URDU NOVEL BANK

قصور وار

از قلم کنزہ ارشد

مکمل ناول

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق مصنفین کے نام محفوظ ہے خلاف ورزی کی صورت میں قانونی کارروائی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ ناول بینک ویب پر اپنی تحریر پبلش کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کرکے ہمارے واٹس اپ یا ای میل پر سینڈ کردیں۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"امی میرے موزے کہاں ہیں، دکھائی نہیں دے رہے--؟؟"

حق نواز نے دو منٹ تک کمرے میں موزے تلاش کرنے کی ناکام کوشش کے بعد بالآخر چلا کر امی سے پوچھا تھا۔

"وہیں دیکھو حق نواز! تمہاری الماری میں رکھے تھے رات کو بہن نے--"

امی نے مصروف سے انداز میں باورچی خانے سے آواز لگائی---

"اُف خدایا--کہاں تلاش کروں الماری تو دو بار دیکھ چکا مگر--"

اچانک اسکی نگاہ اپنے جڑواں بھائی سلیم نواز کے پیروں پر پڑی اور پیروں سے ہوتی ہوئی اسکے چہرے تک گئی، وہ بے حد اطمینان اور مگن انداز میں آئینے کے سامنے کھڑا ٹائی باندھ رہا تھا--- حق نواز کے وجود میں یکدم طوفانی اشتعال برپا ہوا اور اسکا چہرہ غصے کی شدت سے سُرخ ہو گیا--

"سلیم!!!"

وہ غصے کی شدت سے چلایا، سلیم نے آنکھ کے گوشے سے ایک نگاہِ غلط اسکے چہرے پر ڈالی--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یا خدا خیر--یہ دونوں اب کہیں پھر سے کوئی طوفان نہ کھڑا کر دیں، آج تو تمہارے ابا بھی گھر پر موجود ہیں۔کیا کیا باتیں نا سنائیں گے مجھے---کومل تم یہ روٹی سینکو میں "دیکھتی ہوں ان دونوں کو--

امی روٹی سینکنے کا رومال کومل کے ہاتھ میں تھما کر پریشانی اور غصے کے ملے جلے تاثرات کے ساتھ بیٹوں کے کمرے کی جانب بڑھ گئی تھیں۔

"تو میرے ہاتھ سے نہیں بچے گا آج--"

حق نواز اسکی جانب خطرناک تیور لیے ہوئے بڑھا۔

کیا تکلیف ہے تجھے؟ اپنے کام سے کام رکھ ورنہ ایسا تھپڑو تھپڑ کروں گا نا کہ نانی یاد آجائے گی تجھے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز نے جلا کے بھسم کرنے والے انداز میں اسکو مزید تپایا۔

"نانی کے بچے، تیرا میں وہ حشر کروں گا--"

اس نے سلیم کے بال اپنی مٹھی میں بھینچ لیے۔

"!!!حق نواز--"

URDU NOVEL BANK

امی کی آواز پر حق نواز نے ڈر کر دروازے کی جانب دیکھا، جہاں وہ ہاتھ میں ڈنڈا لیے کڑی نگاہوں سے اسے گھو رہی تھیں۔۔

"آہ۔۔ اوئی۔۔۔ چھوڑ مجھے ورنہ میں تیری ہڈی پسلی ایک کردوں گا۔۔"

سلیم کے بال اب تک حق نواز کی مُٹھی میں تھے۔

"نہیں چھوڑوں گا تو نے میرے موزے کیوں پہنے؟"

وہ ایک بار پھر اپنی گرفت مضبوط کرکے چلایا، سلیم آنکھ میں آنسو لیے درد سے دوہرا ہو رہا تھا۔ حق نواز کے بازوؤں میں آج کسی جن کی طاقت کا گمان ہوتا تھا۔

"جھوٹے۔۔میں نے کب پہنے تیرے موزے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں کہتی ہوں چھوڑو اسے، یہ کیا بدتمیزی ہے حق نواز؟"

امی نے ہاتھ میں پکڑے ڈنڈے سے اسے دھمکاتے ہوئے کہا لیکن حق نواز کی آنکھوں میں گویا خون اترا ہوا تھا۔

حق نواز ماروں گی تجھے میں کہتی ہوں چھوڑ بھائی کے بال۔۔ورنہ مجھ سے برا کوئی نا ہوگا۔۔

"امی یہ ہمیشہ ایسے کرتا ہے میرے ساتھ۔۔۔آہ امی۔۔"

URDU NOVEL BANK

کمر پر ڈنڈا پڑنے سے وہ چلایا اور سلیم کے بال چھوڑ دیئے، سلیم نے بھی کم انتقام نہیں لیا تھا اسکی نئ وردی پھاڑ دی تھی، جو ابا کل ہی لائے تھے اے ون یونیفارم سینٹر سے۔

"سب اسی سے پیار کرتے ہیں، میں تو بیٹا ہی نہیں آپ کا جیسے۔۔"

اب وہ باقاعدہ رونے لگا تھا۔ سلیم نے اپنی حالت درست کرنے کی کوشش کی۔۔

میں کہتی ہوں آواز نیچی کرلے ورنہ تیری زبان سی دوں گی۔۔" امی نے ڈنڈے سے حق نواز کا پھٹا ہوا اسپیکر بند کروایا اور سلیم کو تفتیشی نگاہوں سے گھورا۔۔"سلیم یہاں دیکھ "ذرا۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم لاتعلقی اور غصہ ظاہر کرتے ہوئے آئینے میں دیکھتا رہا۔۔

"یہ کیا دیکھے گا، چور کہیں کا۔۔"

حق نواز نے روتے ہوئے لقمہ دیا۔۔۔

حق نواز تو باز نہیں آئے گا کیا؟ سلیم تجھ سے پوچھا ہے کچھ، کیا تو نے اپنے بھائی کے موزے چرائے؟

URDU NOVEL BANK

امی کیا ہوگیا ہے آپکو، حق نواز تو ہے ہی صدا کا جھوٹا بھلا میں کیوں اس موزی کے موزے چراؤں گا؟

تو پھر کیوں اتنا واویلا مچایا ہوا ہے دونوں نے، سکون سے جینے دو گے بھی یا نہیں مجھے تم دونوں؟ سارا گھر سر پر اُٹھا رکھا ہے کم بختو

"امی میں اسے چھوڑوں گا نہیں۔۔تیری گردن مڑوڑ دوں گا سلیم تو رُک ذرا۔۔۔"

حق نواز سلیم پر جھپٹا۔

"بس کر حق نواز میں نے تیری کوئی ہڈی توڑ دی نا تو پھر لور لور پھرتا رہیں۔۔"

سلیم نے اسکا بازو جھپٹتے ہوئے دھمکی دی مگر حق نواز پر کوئی اثر نہ ہوا۔۔اگلے ہی لمحے دونوں بری طرح آپس میں گتھم گتھا ہو گئے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایسی اولاد کو جنم دینے سے بہتر تھا میں زہر کھا کر مر جاتی، لوگ اس دن کے لیے بیٹے پیدا کرتے ہیں؟ ذلیل کروا کے رکھ دیا ہے لوگ بھی کیا سوچتے ہوں گے۔۔

امی ان دونوں کو چھڑوانے کی ناکام کوشش کے بعد ہانپتے ہوئے بولیں اور اپنا سر تھام لیا، انکی اپنی ہمت جواب دے چکی تھی اب۔۔

"اُلو کے پٹھو۔۔"

URDU NOVEL BANK

یکدم ابا کی دھاڑ سنائی دی۔ حق نواز اور سلیم نواز سمیت انکی امی کا بھی خون خشک ہو گیا۔وہ دونوں لڑنا بھول کر دروازے میں کھڑے ابا کی آواز پر سدھ ہو گئے، جیسے کسی نے انکی مشین کا مرکزی پرزہ نکال لیا ہو،امی بھی سہم کر انہیں ہی دیکھ رہی تھیں۔۔۔ آج کسی کی خیر نہیں تھی اور وہی ہوا، تھوڑی دیر بعد ابا کی بھاری بیلٹ سے دونوں صاحبزادوں کی دھلائی ہو رہی تھی۔

"ابو جی۔۔ابو جی۔۔۔معاف کردیں ابو جی۔۔۔"

سارا محلہ سلیم نواز کی چیخیں ملاحظہ کر رہا تھا سلیم کی آواز بند ہوتی تو حق نواز کی دلدوز آہ وزاری گونجنا شروع ہو جاتی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مار دے گا یہ آدمی۔۔۔مار دے گا اپنی اولاد کو۔۔آج نہیں چھوڑتا یہ ۔۔ہائے ملعون۔۔"

"کون باپ بیٹوں پر ایسے ہاتھ اٹھاتا ہے بھلا بتاؤ؟

پڑوس والی دادی ثریا نے اپنے بھاری عدسوں والی عینک ناک پر جمانے کی کوشش میں دہائی دی تھی لیکن ان کی کون سنتا، ان کی تو اپنی اولاد ہاتھوں سے نکلی ہوئی تھی۔

"ٹھیک ہے ٹھیک ہے ،ایسی ناخلف اولاد کا حق ہے پٹنا۔۔"

کونے والے چچا غضنفر نے کان میں تیلی گھماتے ہوئے اپنا خیال ظاہر کیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہاں چچا چار ڈنڈے پڑیں گے تو خود ہی عقل ٹھکانے آئے گی ان کی۔۔۔"

دیہاڑی دار مزدور نے چائے کی چسکی بھرتے ہوئے اپنا مشورہ پیش کیا۔۔

چار ڈنڈے تجھے پڑیں تو تیرے ہاتھ بھی چلنے لگیں۔۔چل جلدی ختم کر چائے اور کام پے لگ۔۔چسکے ہی ختم نہیں ہوتے ہونہہ۔۔

استاد نے اسے اچھی خاصی جھاڑ پلائی اور حکم دے کر نو دو گیارہ ہوگیا۔۔۔ محلے میں ایک، دو مرلے کا پلاٹ خالی پڑا تھا اسکی تعمیر کا کام چل رہا تھا۔

بس کردیں۔۔ کیا جان سے مار دیں گے میرے بچوں کو؟ میں کہہ رہی ہوں نا نہیں کریں گے آج کے بعد۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

امی سے برداشت نہ ہوا اور بالآخر انکی ممتا جوش مارتی ہوئی میدان میں آکھڑی ہوئی ۔۔

تم اپنی زبان بند رکھو ثمینہ۔۔" ابو نے سلیم کا کان مڑوڑ کر اپنی نصف بہتر کو گھورا اور بیلٹ سے حق نواز کی پیٹھ کا نشانہ لیا۔۔۔"یہ سب تمہارا کیا دھرا ہے ثمینہ۔۔" حق نواز کی چیخ بلند ہوئی۔۔۔"تمہاری غفلت کی وجہ سے یہ دونوں بدمعاش بن رہے ہیں" اب سلیم کی کمر پر بیلٹ پڑا تھا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں کہہ رہی ہوں نا آپ سے اب توبہ کر لیں گے، چھوڑ دیں انہیں خدارا۔۔" امی نے باپ بیٹوں کے درمیان آتے ہوئے ان سے فریاد کی، سلیم نواز اور حق نواز دونوں انکے پیچھے چھپ گئے اور زور سے امی کی قمیض کو پکڑ لیا۔۔"ادھر آؤ ذرا تم دونوں۔۔معافی مانگو ابا سے، چلو معافی مانگو" امی نے دونوں کو اپنے پیچھے سے زبردستی باہر نکالا اور ایک ایک تھپڑ جڑ کے معافی مانگنے کا کہا، ابا کا غصہ ایک بار پھر عود آیا۔

ثمینہ میں کہتا ہوں ہٹ جاؤ تم، ان دونوں کو میں سبق سکھاتا ہوں۔۔۔ یہ پیار کی زبان نہیں سمجھ سکتے۔

"ابا معاف کردیں، اب نہیں کریں گے اباااا، کبھی نہیں کریں گے اباااا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا اپنی بیلٹ سمیت آگے بڑھے مگر ایک بار پھر امی نے ان کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

بس کردیں نا آپ بھی اب، معافی مانگ تو رہے ہیں دونوں، کہہ تو رہے ہیں اب نہیں کریں گے کوئی دنگا فساد۔۔۔حد کرتے ہیں آپ بھی؟

URDU NOVEL BANK

امی نے تندہی سے ابا کو دیکھا اور ابا کا غصہ وہیں جھاگ کی طرح بیٹھ گیا لیکن اپنا رعب اور اپنی انا کا شملہ بلند رکھتے ہوئے اپنے دونوں سپوتوں کو ایک ایک بار کڑی نگاہوں سے دیکھا

یہ آخری بار ہے ثمینہ، آئندہ اگر ان دونوں نے کوئی لڑائی جھگڑا یا فساد کھڑا کیا تو میں معاف نہیں کروں گا اور اسکا حساب تم دو گی۔۔

ابا کے جانے کے بعد امی نے حق نواز اور سلیم نواز کا معصوم سا چہرہ غصے سے دیکھا جس پر جگہ جگہ ابا کے سخت ہاتھوں کے نشان تھے اور پھر انکو پتہ نہیں کیا ہوا انہوں نے وہیں بیٹھ کے رونا شروع کردیا۔۔۔

تم دونوں کو کتنا سمجھاتی ہوں، پیار سے بھی سمجھایا، سختی سے بھی مگر میری ایک نہیں سنتے۔۔ اپنے ابا سے میری بھی بے عزتی کرواتے ہو، سارے زمانے کی باتیں سننی پڑتی ہیں۔۔۔آخر کب تم دونوں یہ لڑائی جھگڑا ختم کرو گے؟؟ میری تو ہمت جواب دے گئی ہے اب، دعا کرو میں ہی مر جاؤں۔۔پھر لڑتے مرتے رہنا"

وہ دونوں ہچکیوں سے روتے ہوئے امی کے پیروں میں بیٹھ گئے۔۔

"امی اب ہم کبھی نہیں کریں گے لڑائی معاف کردیں نا ہمیں۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حق نواز ان سے لپٹ کر بولا، وہ بے حد حساس تھا۔وہ امی کو روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

"امی ویسے بھی ہمیشہ حق نواز ہی ایسے کام کرتا ہے جن سے لڑائی شروع ہوتی ہے۔۔" سلیم نے روتے ہوئے کہا تو حق نواز کا دل چاہا اسکا کلیجہ کچا ہی چبا جائے لیکن صرف امی کی وجہ سے، انکا احساس کرتے ہوئے وہ سلیم کی ہر بکواس پی گیا۔۔

©knza musannifa®

کومل اندر کیوں بیٹھی رہتی ہو ہر وقت، باہر نکلا کرو نا کوئی بات کرو، بیٹیاں ہنستی کھلکھلاتی ہی اچھی لگتی ہیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی امی میں تو ویسے ہی۔۔"

اچھا چھوڑو ان باتوں کو مجھے یہ بتاؤ کہ شائستہ بھابھی کا سوٹ دیکھا تھا، جو انہوں نے باجی پروین کی بیٹی کی شادی پر پہنا تھا؟

انہوں نے اپنی بھاوج کا ذکر کیا تو کومل نے یاد کرنے کی کوشش کی لیکن امی نے اسے زیادہ مہلت نہ دی۔۔

URDU NOVEL BANK

ہک ہا، یاد نہیں تمہیں؟ ہلکے رنگوں والا ریشمی سوٹ۔۔ارے ابھی پرسوں ہی تو شادی پر ملی تھیں تم اپنی ممانی سے کیا بھول گئیں انکا وہ لباس؟

"اوہ اچھا وہ والا۔۔جی یاد آ گیا۔۔"

ہاں ہاں وہی۔۔ دیکھا نا بھابھی کے کام؟ ہوبہو میرے سوٹ کی کاپی کی ہے۔ میری کوئی بھی چیز ہو، یہ ہو ہی نہیں سکتا کہ جب تک ویسی ہی چیز بھابھی نہ پہن لیں انہیں سکون مل جائے۔ پیسے سے انسان کی فطرت نہیں بدلتی۔۔

"جی امی۔۔"

ہاں تو اور کیا۔۔ بڑی آئیں ہونہہ دیکھا نہیں تھا کیسے بن بن کر بول رہی تھیں؟ اندر سے ہیں تو وہی نا غریب گھرانے کی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی امی۔۔"

ہائے ہائے میں تم سے بات کر رہی ہوں اور تم نے جی امی کی گردان شروع کی ہوئی ہے۔۔ایسی ہوتی ہیں لڑکیاں؟

"امی میں کیا کہوں، آپ ہی بتا دیں؟"

URDU NOVEL BANK

کومل نے بے بسی سے ان کی جانب دیکھا لیکن امی کا پارہ ساتویں آسمان کو چھو چکا تھا۔

تم کچھ نہ کرو، جا کر آدم بیزار بدروحوں کی طرح کمرے میں بتی بجھا کر لیٹ جاؤ۔۔ تم سے اس کے علاوہ میں کوئی امید نہیں کر سکتی میری بیٹی۔۔

امی نے اپنے موبائل پر پنکی خالہ کا نمبر تلاش کرتے ہوئے اسے بیزار لہجے میں کہا، کومل کو اچھا نہیں لگا تھا امی کو یوں ناراض کرنا مگر وہ اس معاملے میں بے بس تھی اسے نہیں آتا تھا ایسی گفتگو میں حصہ لینا اور نا ہی وہ لوگوں کے لباس، زیورات اور جوتوں میں دلچسپی رکھتی تھی۔اسکی الگ ہی دنیا تھی، جس میں کتابیں تھیں، معلوماتی کتب، دینی کتب، معاشرتی، معاشی غرض ہر طرح کی کتابیں۔۔۔خوبصورت مناظر تھے، خوشبو تھی، خوبصورت خیالات تھے وہ چاہتی تھی امی اسکے ساتھ بیٹھ کر اسکی باتیں کریں، لوگوں کی نہیں۔۔۔مگر!

وہ یہ سوچ کر باورچی خانے کی جانب چل دی کہ امی کے لیے چائے بنا کر انکا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کرے گی کیونکہ امی کو شام کی چائے پینے کی عادت تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سنو لڑکی مجھے اپنی خالہ کا نمبر تو ملا دو ذرا، میری تو جیسے آنکھیں کام کرنا چھوڑ گئی ہیں اب۔

اس نے جلدی سے نمبر ملا دیا اور پانچ منٹ بعد وہ چائے اور نمکو بسکٹ کے ساتھ چلی آئی۔۔۔امی تب تک خالہ سے دکھ سکھ کر کے فارغ ہو چکی تھیں۔

شاباش میری بیٹی، صدقے جاؤں صرف میری بیٹی کو میرا احساس ہے۔۔ لیکن تمہاری چائے کہاں ہے؟

"میں نہیں پیوں گی امی مجھے گرمی لگتی ہے۔۔"

نہیں نہیں تم خالی کپ لے کر آؤ ہم ماں بیٹیاں آدھا آدھا کپ کر کے پی لیں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"گی۔۔

امی نے پیار سے کہا۔

امی ان باتوں میں آپکی چاۓ ٹھنڈی ہو جائے گی، یہ لیں میں نمکو لے رہی ہوں، اب ٹھیک ہے؟

اس نے انکی تسلی کی خاطر نمکو اپنے ہاتھ میں لیتے ہوئے انہیں دیکھا۔۔۔

"توبہ ہے بھئی اس لڑکی نے تو بالکل ہی کچھ کھانا چھوڑ دیا ہے۔۔"

URDU NOVEL BANK

امی نے غیر مطمئن انداز میں چاۓ کی چسکی لی لیکن کڑک چائے نے انہیں اندر تک مطمئن کردیا۔

"!یار حق نواز میں سوچتا ہوں ابا سے ضرور کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔"

سلیم نواز نے صاف سڑک پر چلتے ہوئے کافی پرسوچ انداز میں کہا تھا۔۔

"کیسی غلطی سلیم؟"

حق نواز برف والی نارنجی قلفی کو چوستے ہوئے اپنی دھن میں مگن تھا۔اسے مزہ آتا تھا اس مشغلے نما کھیل میں، جب برف کی ٹھنڈک سے ہونٹ یخ ہو جاتے تو وہ کافی دیر اپنا ہاتھ لبوں پر رکھ کر اسے محسوس کرتا رہتا تھا کہ ابھی تک ٹھنڈک برقرار ہے یا نہیں ۔۔ جیسے ہی اسکے لب اپنے نارمل درجہ حرارت پر واپس آتے وہ ایک بار پھر ٹھنڈی قلفی کو چوس لیتا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہی کہ تیرا نام حق نواز کی بجائے انہیں گپ نواز رکھنا چاہیے تھا۔۔" اتنا کہہ کر وہ متوقع دھینگا مشتی کے پیشِ نظر حق نواز سے کچھ فاصلے پر چلنے لگا،"کیونکہ حق بات تو تیرے منہ سے کبھی نکلتی نہیں، فالتو کی گپیں ہی ہانکتا پھرتا ہے۔۔کیوں ہے نا؟"

URDU NOVEL BANK

حق نواز پہلے پہل تو سلیم نواز کی بات سمجھا ہی نہیں لیکن جیسے ہی اسے اپنے برادر عزیز کی بات سمجھ میں آئی اسکے قلفی کو چوسنے کے لیے بےتاب لب ایک خاص زاویے سے وہیں کے وہیں رہ گئے اور وہ سلیم کی اس بدخوئی پر پیچ و تاب کھانے لگا۔۔۔

"تو پیدائشی خبیث ہے سلیم نواز، خیر کیا یاد کرے گا یہ قلفی تو کھا لے۔۔"

حق نواز نے اسکی جانب قلفی بڑھاتے ہوئے کافی اطمینان سے کہا تھا۔ سلیم نے ایک للچائی ہوئی نظر حق نواز کی نئی نکور نارنجی قلفی پر ڈالی لیکن اگلے ہی لمحے اسکا شاطر ذہن بیدار ہو گیا۔۔

"!ہونہہ پاگل سمجھتا ہے مجھے؟ مجھے نہیں کھانی تیری قلفی شلفی۔۔نکل یہاں سے

"آخری بار ہوچھ رہا ہوں ایسے موقعے بار بار نہیں آتے، سوچ لے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز نے اس تگڑی پیشکش پر اپنے خشک لبوں پر زبان پھیر کر قلفی کو دیکھا اور ذہن کی تمام تر تاویلوں کو پسِ پشت ڈال کر اپنا ہاتھ قلفی کی جانب بڑھایا۔۔

"آجا شاباش۔۔"

حق نواز اسی چیز کے انتظار میں تھا، جیسے ہی سلیم نواز نے ہاتھ آگے کیا حق نواز نے اسکا وہی ہاتھ ہتھیلی سے مڑوڑ کر اسکی کمر سے لگایا اور ٹھنڈی ٹھار قلفی سلیم کی گردن

URDU NOVEL BANK

کے پچھلے حصے سے قمیض میں ڈال کر اپنا دوسرا ہاتھ اوپر رکھ دیا۔ یہ تمام کاروائی کرنے سے پہلے اس نے اردگرد دیکھ کر اس بات کا اچھی طرح یقین کر لیا تھا کہ ابا جیسی کوئی مخلوق اردگرد موجود تو نہیں۔۔۔

"!!حق نواز ابا سے تیری شکایت کروں گا چھوڑ مجھے۔۔"

سلیم نواز چلایا تو حق نواز نے شیطانی ہنسی کے ساتھ اسکی قمیض سے چپکی برف کو دبایا، سلیم تڑپ کر رہ گیا، برف کا وہ گولہ جیسے اسکی کھال سے گوشت میں پیوست ہونے کو تھا۔

جا جس سے مرضی جا کر شکایت کر میری، تو سمجھتا کیا ہے خود کو جھوٹے، موٹے، گینڈے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوئے مجھے گینڈا نہ کہیں میں تیرا منہ توڑ دوں گا۔۔"

سلیم اسکے شکنجے میں بھی باز نہیں آیا تھا۔

"میں تیرا منہ توڑ دوں گا۔۔"

حق نواز نے اسکی نقل اتاری اور زور قہقہہ لگایا۔

"اوئے ابلیس تو چاہتا کیا ہے آخر؟"

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کی ہمت رفتہ رفتہ جواب دے رہی تھی۔

"معافی مانگ مجھ سے، چل جلدی کر۔۔مانگ معافی؟"

"میں کیوں مانگوں معافی۔۔میں نے کیا کیا ہے؟"

اُس دن تیری وجہ سے میں نے فری میں ابا کے بیلٹ کھائے، تو نے میرے موزے پہنے تھے، بتا پہنے تھے نا؟

"وہ میرے تھے۔۔"

سلیم چلایا۔۔۔

"تو میرے موزے کہاں گئے پھر؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز اس سے دُگنی آواز میں چلایا۔۔سلیم خاموش رہا۔

دیکھا فسادی، تو ہے ہی جھوٹا۔۔بتا میرے موزے تھے نا وہ؟ ورنہ تیری ہڈی ٹوٹے گی"

"آج ساری زندگی لنگڑا کر چلے گا، انگلش کی ٹیچر بھی نفرت کرنے لگے گی تجھ سے۔۔

سلیم نے چشم تصور سے اپنے آپ کو مس عاصمہ کی نگاہوں میں مسترد ہوتے دیکھا تو اسکا سارا غرور خاک میں مل گیا۔

URDU NOVEL BANK

نن۔نہیں حق نواز۔۔۔ تجھے اللہ کا وسطہ ہے میری ہڈی نہ توڑیں، یار تیرے موزے میں نے چھپائے تھے اس دن۔۔

بالآخر سلیم نواز نے اعتراف جرم کر لیا تھا۔

"!معافی مانگ"

"نہیں مانگتا۔۔"

"نہیں مانگتا؟"

"کہا نا نہیں کروں گا اب۔۔"

سلیم چلایا۔۔

"چل پھر رو کے دکھا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یار تو پاگل ہو گیا ہے؟"

"رو شاباش۔۔چل رونا شروع کر۔۔"

حق نواز نے اسکو پیچھے سے ایک لات رسید کرتے ہوئے رونے پر اکسایا، وہ ایسا نا بھی کرتا تو سلیم اب برداشت کی آخری حد پر ہی کھڑا تھا۔ بلاشبہ اگلا مرحلہ رونے دھونے کا تھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

توبہ استغفار کتنا منحوس لگ رہا ہے روتے ہوئے، چل میرا موڈ نہ خراب کر ۔۔ جا معاف"

"کیا

حق نواز نے اسے چھوڑتے ہوئے احسان جتایا۔ سلیم نواز کراہ کر رہ گیا۔۔۔ کھنچاؤ کے

باعث اسکا جسم ایک جانب سے اکڑ گیا تھا۔

"اپنی شکل دیکھی ہے۔۔؟"

سلیم نواز غصے سے چلایا تو حق نواز نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

"ہاں بہت پیاری ہے۔۔"

آج حق نواز کا دن تھا، اسکی زبان پھسلتی چلی جا رہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"عینک والا جن۔۔"

سلیم نے روتے ہوئے کہا تو حق نواز نے اسکی جانب منہ کر کے اسے چڑایا۔۔۔

"تو گینڈا۔۔ ہاہاہا"

"تو ابلیس۔۔"

"تو نمرود۔۔"

"ابلیس نمرود سے بھی بڑا ہوتا ہے۔۔"

URDU NOVEL BANK

حق نواز نے اسکی معلومات میں اضافہ کیا۔۔

"جی نہیں سب سے بڑا نمرود ہوتا ہے۔"

سلیم نے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے دوبدو کہا۔۔

"میں کہہ رہا ہوں نا ابلیس بڑا ہوتا ہے۔۔"

"تجھے کیسے پتہ؟"

مجھے اسلامیات والے جو سر نہیں ہیں؟ارے وہی سر قاری صاحب؟ انہوں نے بتایا تھا

"ہیں انہوں نے بتایا تھا؟"

ہاااں تو اور کیا۔۔" حق نواز نے آنکھیں پھیلا کر اسے یقین دلایا،"اور تجھے پتہ ہے وہ کیا کہتے تھے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا کہتے تھے؟"

سلیم نواز تجسس میں اسکے نزدیک چلا آیا۔

کہتے تھے ابلیس کو اللہ نے جنت سے نکال دیا تھا، پہلے وہ جنت میں رہا کرتا تھا، اسکا اتنااا بڑا محل ہوا کرتا تھا جنت میں۔۔اور بے شمار خدمتگار۔۔اور تجھے پتہ ہے؟

"کیا کیا؟"

URDU NOVEL BANK

دونوں بھائی ایک دوسرے کے ساتھ اردگرد سے بے نیاز گھر کی جانب رواں دواں تھے۔
ان کے چہروں کی معصومیت، گرد آلود کپڑے اور بھول پن پر قدرت مسکرا رہی تھی۔
تھوڑی دیر پہلے ہونے والی لڑائی کا شائبہ تک نہ تھا، جس میں اس بار اتفاق سے حق نواز شانداز نمبر لے کر پاس ہوا تھا۔

©®©®©®©®©®

کومل کے ابا کب سے بلائے جا رہی ہوں مگر مجال ہے جو آپ ایک نظر ہی دیکھ یا سن لیں میری بات۔۔

"ہوں کہو بیگم۔۔ سن رہا ہوں؟"

انہوں نے مصروف سے انداز میں اخبار پر ایک تازہ خبر کو ملاحظہ کرتے ہوئے کہا۔

اس خبرنامے سے فرصت ملے آپکو تو کچھ کہوں نا؟ پتہ نہیں یہ اخبار کیوں ہر وقت چپکا رہتا ہے ان کے ساتھ۔۔

"ہاں جی حکم کریں بیگم، ہمہ تن گوش ہوں۔۔"

بالآخر وہ اخبار تہہ کرکے ایک جانب رکھتے ہوئے بولے۔

"میں کہہ رہی تھی کومل نے اسکول تو پاس کرلیا خیر سے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ثمینہ اتنا کہہ کر رُکیں اور شوہر کا چہرہ دیکھا، وہ توجہ سے سن رہے تھے۔

"ہاں پھر، آگے بھی بولو؟"

ماشااللہ میری بیٹی امتیازی نمبروں سے پاس ہوئی ہے امتحانات میں، سارے خاندان والے مبارکبادیں دے رہے ہیں مجھے فون کر کر کے۔۔

"!بہت خوب، آگے بڑھو بیگم۔۔"

ابا اصل بات سننا چاہتے تھے۔۔

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ کالج میں داخلہ۔۔"

"!!بس یہیں رُک جاؤ ثمینہ۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کالج کا نام سنتے ہی ابا نے انہیں سختی سے روک دیا۔اسی بات کا امی کو ڈر تھا۔

"سُن تو لیتے میری بات۔۔ہماری بیٹی اسکالرشپ پر تعلیم حاصل کرے گی۔۔"

"یعنی کہ میں گنگلہ ہو گیا ہوں؟ اپنی اولاد کا خرچ نہیں برداشت کر سکتا؟"

انہوں نے اپنی بیوی کو کڑی نگاہوں سے گھورا۔

ہائے توبہ، خدانخواستہ کیسی عجیب باتیں کر رہے ہیں۔۔میں تو صرف ایک خوش آئند بات کہہ رہی تھی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کچھ بھی خوش آئند نہیں ہے ثمینہ، بہت ہو گئی پڑھائی اب اسے گھر داری سکھاؤ اور اسکے گھر کا کرو۔۔ہمیں کونسا نوکریاں کروانی ہیں؟"

"کہہ تو ٹھیک رہے ہیں لیکن۔۔"

ابا ایک بار پھر اخبار کھول کر بیٹھ گئے تھے۔ امی اپنا سا منہ لے کر کمرے سے باہر آگئیں۔۔کومل جلے پیر کی بلی کی طرح لاونج کے چکر کاٹ رہی تھی۔ جیسے ہی امی کو آتے دیکھا وہ فوراً انکی جانب بڑھی لیکن ابا کا فیصلہ امی کے چہرے پر صاف رقم تھا۔کومل نے بے یقینی سے ماں کا چہرہ دیکھا اور منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے پلٹ کر اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل میری جان۔۔۔"

انہوں نے تڑپ کر اسے پکارا مگر وہ جا چکی تھی۔ ثمینہ جانتی تھیں کہ کومل کو مزید تعلیم جاری رکھنے کا کس قدر شوق ہے مگر شوہر کی خوشنودی بھی اولیت رکھتی تھی۔ وہ اولاد اور شوہر دونوں کو خوش رکھنے کے چکر میں خود کی مرضی اور اپنے فیصلوں کی اہمیت کو فراموش کر چکی تھیں۔

"امی کھانے میں کیا ہے؟"

URDU NOVEL BANK

حق نواز باہر سے بھاگتا ہوا آیا تھا، اس نے ہاتھ میں بلا تھام رکھا تھا۔ وہ اپنے دوستوں کے ساتھ گھر کے سامنے بنے کالونی کے گراؤنڈ میں کرکٹ کھیل رہا تھا۔۔

آلو قیمہ بنایا ہے بیٹے، بس کرو اب بہت کھیل لیا سلیم نواز کو بھی بلاؤ مغرب کی اذان ہونے والی ہے ابا پوچھ رہے ہیں دونوں کا۔۔

ثمینہ نے خود پر قابو پاکر معمول کی جانب آتے ہوئے کہا۔

شکر ہے آج میری پسند کا آلو قیمہ بنا ہے، بس میری آخری باری ہے امی میں ابھی آیا، میں ساتھ دو پھلکے کھاؤں گا۔۔

"ہاں ہاں جلدی آجاؤ سلیم کو ساتھ لیتے آنا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تھوڑی ہی دیر بعد وہ دونوں منہ ہاتھ دھو کر دستر خوان پر موجود تھے۔ سلیم نواز اور حق نواز کے درمیان آج کے میچ کے حوالے سے بحث چل رہی تھی جو کبھی بھی جھگڑے اور جھگڑے سے جنگ کی صورت اختیار کر سکتی تھی۔

"جاؤ سلیم بہن کو بھی بلا لاؤ کھانا تیار ہے۔۔"

ثمینہ نے آلو قیمے کا دونگا دستر خوان کے وسط میں رکھتے ہوئے سلیم سے کہا۔ بھنے ہوئے قیمے کی اشتہا انگیز خوشبو چہار جانب پھیل گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"!!امی یہ حق نواز آپکو کبھی نظر کیوں نہیں آتا، سب کام مجھ سے کرواتی ہیں آپ"

سلیم کو دکھ اس بات کا نہیں تھا کہ اسے کسی کام کا کیوں کہا گیا بلکہ اصل دکھ اس بات کا تھا کہ حق نواز کو کیوں نہیں کہا گیا۔

میرے ساتھ بحث مت کرو سلیم، ایک کام کہو تو تمہیں موت پڑ جاتی ہے؟ تم مت اُٹھو تمہارے ابا کو کہہ دیتی ہوں۔۔

امی کا غصہ دیکھ کر سلیم ڈر گیا اور کومل کو بلانے کے لیے بھاگ کھڑا ہوا۔۔اسی اثناء میں ابا بھی چلے آئے تھے دستر خوان پر۔۔

"امی توے سے اتری روٹی مجھے دیجئے گا، پچھلی باری بھی سلیم نے لے لی تھی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز کو توے سے اُتری ہوئی تازہ کرک روٹی پسند تھی۔ اس بات سے ثمینہ بخوبی واقف تھیں لیکن حق نواز، سلیم نواز کے ڈر سے انہیں ہر بار نئے سرے سے یاد دہانی کروایا کرتا تھا۔

"امی وہ کہہ رہی ہے مجھے بھوک نہیں۔۔"

URDU NOVEL BANK

سلیم نے دستر خوان پر بیٹھتے ہوئے کومل کا پیغام بہم پہنچایا۔امی کا روٹی سمیت حق نواز کی پلیٹ کی جانب جاتا ہاتھ بے ساختہ رک گیا، انہوں نے شکایتی انداز میں شوہر کی جانب دیکھا لیکن وہاں ہر قسم کے تاثرات سے عاری چہرہ تھا۔۔

"!!کھانا شروع کرو۔۔"

ابا نے امی کو نظرانداز کرکے حکم صادر کیا، وہ ایک گہرا سانس لے کر دستر خوان پر بیٹھ گئی تھیں۔

آج ہفتہ ہونے کو آیا تھا کومل نے بات کرنا بالکل چھوڑ دی تھی، بولتی وہ پہلے بھی کم ہی تھی لیکن اب تو اسکی آواز تک سننے کو ترس گئے تھے سب۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل؟"

امی نے کمرے میں جھانکا تو کتاب پڑھ رہی تھی۔

آؤ ذرا بازار چلتے ہیں گڑیا، میں نے کچھ سامان خریدنا ہے ساتھ تمہاری بھی چہل قدمی ہو جائے گی؟

امی کا انداز محبت سے پچکارنے والا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"امی آپ حق نواز کو لے جائیے، میں کتاب پڑھ رہی ہوں۔۔"

اس نے ہوبہو ابا کے انداز اور بے تاثر لہجے میں کہا۔ امی اچھی طرح جانتی تھیں کہ وہ کس بات کا سوگ منا رہی ہے مگر وہ بھی کیا کرتیں، ابا سے لڑ تو نہیں سکتی تھیں۔ وہ اپنا سا منہ لے کر واپس پلٹ گئیں۔

"!ارے بیگم آخر کب بتی بجھاؤ گی؟ میں سونا چاہتا ہوں"

امی نے سلیم نواز کے کُرتے پر پھول کاڑھتے ہوئے ایک نگاہ غلط شوہر نامدار کے چہرے پر ڈالی اور فریم ایک طرف رکھ کر پاؤں میں اپنی چپل اُڑس لی۔۔ ابا نے حیرت سے انہیں دیکھا مگر وہ بتی بجھا کر باہر نکل گئیں تھی۔وہ محسوس کر رہے تھے کہ بیگم کا رویہ روکھا ہے کافی دن سے۔۔۔ زیادہ دیر تک امی کی ناراضگی ابا بھی برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ صبح تک وہ سر کا درد لیے بیٹھے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ تیار نہیں ہوئے اب تک؟"

امی ناشتے کی ٹرے کے ساتھ چلی آئی تھیں۔رات وہ کومل کے ساتھ ہی سو گئی تھیں۔

"ہاں طبعیت کچھ بوجھل ہے۔۔"

URDU NOVEL BANK

وہ کچھ مضمحل آواز میں بولے تو امی کے دل میں رحم جاگا مگر کومل کی خواہش ناجائز نہیں تھی لہذا وہ بھی ممتا کے ہاتھوں مجبور تھیں۔خاموشی سے ٹرے انکے نزدیک رکھ کر باہر چلی آئیں، حق نواز امی کے بغیر ایک لقمہ نہیں حلق سے اتارتا تھا۔

"امی یہ سلیم مجھ سے خوامخواہ میں لڑائیاں لیتا پھر رہا ہے، اسے کہہ دیں مجھے تنگ نہ کرے۔۔"

امی نے غالباً سنا نہیں تھا حق نواز کے بالوں میں کنگھا پھیرتے ہوئے انکا سارا دھیان ابا کی جانب تھا۔

"تو ہے کون جو تجھ سے لڑائی کروں گا گپ نواز؟؟ میں تو کومل کی بات کر رہا تھا۔۔"

میں نے کہا نا سلیم تو زیادہ بڑا نا بنا کر، کومل کیوں روئے گی، بڑی لڑکیاں نہیں روتی ہیں"

"تو امی نہیں روتی ہیں کیا۔۔؟"

وہ دونوں جب لڑنا شروع کرتے تھے تو ابا کے سوا آس پاس موجود ہر شخص کو بھول جایا کرتے تھے۔

"وہ تمہارے تنگ کرنے پر روتی ہیں، سمجھے تم؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حق نواز لاجواب ہونے کے باوجود ہمت ہارنا نہیں چاہتا تھا۔ سلیم نے انتقاماً اسکا انڈہ اٹھا کر منہ میں ڈال لیا، حق نواز اپنی دولت کے لٹنے پر پہلے نیلا، پھر پیلا اور پھر لال ہوا۔۔ اس سے پہلے کہ وہاں دنگل شروع ہوتا ابا کی آواز نے دونوں کو اپنی اپنی جگہ بت بنا دیا گویا وہ ان دونوں کی ہر بات سن رہے تھے۔ امی نے باورچی خانے میں برتن دھوتے ہوئے دونوں کو ڈانٹ کر اسکول جانے کی ہدایت کی۔۔۔

بچوں کے جانے کے بعد گھر بھر میں سناٹا چھا گیا، ذرا دیر بعد کومل نے کمرے سے باہر جھانکا اور سیڑھیوں کے نیچے سے جھاڑو اُٹھا کر سارے گھر کی صفائی میں جُٹ گئی۔۔۔ناراضگی اپنی جگہ گھر کے کام تو کرنے ہی ہوتے ہیں ناں۔۔ ابا کے کمرے میں پہنچتے ہی یکدم کرنٹ سا لگا وہ بیڈ پر نیم دراز اشفاق احمد کی "زاویہ" پڑھنے میں مگن تھے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"السلام علیکم ابا۔۔"

"وعلیکم السلام"

وہ جلدی سے سلام کر کے سر جھکائے سوچنے لگی کہ باہر چلی جائے یا کام جاری رکھے۔۔پھر ابا کے خیال سے وہ باہر نکل آئی کیونکہ انہیں ڈسٹ الرجی تھی۔ ابا اسکے

URDU NOVEL BANK

خیال سے کتاب اُٹھائے باہر بنے مختصر سے لان میں چلے آئے۔ کومل نے اچھی طرح صفائی کر کے گھر کو چمکا دیا تھا، امی باہر ہی ابا کے پاس بیٹھ کر سبزی کاٹ رہی تھیں لیکن کوئی بات نہیں کر رہی تھیں۔ ورنہ ابا پاس ہوتے تو انکی زبان ہی نہ رُکتی تھی۔۔۔ سنا ہے خالد بھائی نے اپنے بیٹے کو نیا موٹر سائیکل لے کے دیا ہے، پروین بھابھی نے اس بار پھر سونے کا سیٹ بنوایا خدا جانے اتنے پیسے کہاں سے آجاتے ہیں لوگوں کے پاس؟ آپ کو معلوم ہے یہ پڑوس والی دادی ثریا ہیں نا ان کے بچے ۔۔ہائے توبہ استغفار، میرے منہ میں خاک۔۔کہنا تو نہیں چاہیے مگر اپنی ہی ماں کے مرنے کے انتظار میں ہیں۔۔۔قیامت نزدیک ہے کومل کے ابا!!

ابا کن اکھیوں سے امی کی جانب دیکھتے ہوئے انکی وہ سب باتیں یاد کر رہے تھے۔ ایسی اوٹ پٹانگ باتوں کے بغیر ایک عدد بیوی دنیا کے ہر شوہر کو نامکمل لگتی ہے۔ انہیں ثمینہ پر جی بھر کے پیار آیا، ابا کا دل نرم ہو رہا تھا۔ تب ہی کومل امی، ابا کے لیے چائے اور گھر کی بیک کی ہوئی کوکیز لے آئی، اس نے خود بیکنگ شروع کی تھی، وہ اپنے شوق سے ایسی چیزیں بناتی رہتی تھی، ٹی وی میں لگنے والے کوکِنگ شو سے دیکھ دیکھ کر۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل--"

کومل پلٹنے لگی تو ابا کی بھاری آواز نے اسکا دل دہلایا--امی نے ذرا کی ذرا ابا کی جانب دیکھا۔

"جی ابا--؟ """

کومل دھیمی آواز میں ادب سے بولی --

"بیٹھو یہاں--"

وہ تیسری کرسی کی جانب اشارہ کرتے ہوئے سنجیدہ لہجے میں بولے۔ کومل جھٹ سے بیٹھ گئی۔امی کے سبزی کاٹتے ہاتھ رُک گئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دیکھو بیٹی ہم مڈل کلاس فیملی سے تعلق رکھتے ہیں اور بڑے بڑے خواب پالنے کا مشورہ میں تمہیں ہرگز نہیں دے سکتا--- تمہاری ماں نے مجھ سے تمہارے مزید تعلیم جاری رکھنے کے بارے میں بات کی تھی، کیا تم بھی ایسا چاہتی ہو؟

"جی ابا جی--"

ناجانے کیوں کومل کی سسکاری نکل گئی۔امی کے دل پر دھرا بوجھ کچھ ہلکا ہونے جا رہا تھا انکے ہاتھ ایک بار پھر رواں ہو چکے تھے۔

URDU NOVEL BANK

ہوں۔۔صرف اس بات کی بنا پر تمہیں مزید تعلیم جاری رکھنے کی اجازت دے رہا ہوں کہ تم نے آج تک اپنے بھائیوں کی طرح ہمیں شکایت کا موقع نہیں دیا اور پڑھائی میں بھی تم ذہین ہو۔۔لہذا تمہارا حق بنتا ہے تم مزید تعلیم حاصل کرو۔۔"

کومل نے بے یقینی سے پہلے ابا کو پھر امی کو دیکھا۔ خوشی سے زیادہ بے یقینی تھی کہ ابا مان گئے۔۔کیا واقعی ابا مان گئے۔۔۔وہ خود سے پوچھ رہی تھی۔

"لیکن ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، تم کالج میں جا کر اپنی حدود اور روایات کو نہیں بھولو گی!" کومل نے زوروشور سے سر اثبات میں ہلایا، امی نے نم آنکھوں سے مسکراتے ہوئے اپنی پیاری بیٹی کو دیکھا۔"ایک بیٹی جب گھر سے باہر قدم نکالتی ہے تو وہ اپنے باپ اور بھائیوں کی عزت کو بھی اپنی ذمہ داری میں لے کر چلتی ہے، تم یہ بات کبھی مت بھولنا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا نے تنبیہ کی تو کومل نے امی کو دیکھا وہ بھی ابا کی ہم خیال تھیں۔کومل نے ابا سے وعدہ کیا اور انکا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔

"وہ میں کہہ رہی تھی کومل کے ابا، آج کھانے میں کیا بناؤں؟"

URDU NOVEL BANK

امی کی زبان بھی رواں ہو گئی تھی۔ ابا نے انکی جانب دیکھتے ہوئے افسوس سے سر ہلایا، کیا ہوتی ہے ایک بیوی کی بلیک میلنگ۔۔

"بالآخر خیال آگیا ہم سے پوچھنے کا بیگم کو؟"

انہوں نے خاص انداز میں کہا تو امی شرما گئیں۔یہ ابا کا پیار ہوتا تھا۔

"آپ بھی ناں، حد ہی کرتے ہیں کومل کے ابا۔۔"

وہ سبزی کی ٹوکری سنبھال کر باورچی خانے میں چلی آئی تھیں، ابا مسکرا کر رہ گئے۔اگلی صبح ابا کے سر کا درد یکسر غائب تھا، وہ ہشاش بشاش سے آفس کو جا رہے تھے۔

میں پھر کہے دیتی ہوں بھولیے گا مت، نور دین سے کہیے گا پالک کا ایک ایک پتہ دیکھ کر لائے، پچھلی بار ساری خراب پالک میرے متھے پر لا کے مار دی تھی اُس کام چور نے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کی ہدایات انکے گھر سے باہر نکلنے سے پہلے تک جاری و ساری تھیں۔ابا مسرور سے آفس کے راستے پر رواں دواں تھے۔کومل بھی چہکتی پھر رہی تھی۔ اسے تو گویا نئی زندگی کی نوید مل گئی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ہیئے کہاں مروں میں جا کر؟ لڑکی تُو ابھی تک کدکڑے لگا رہی ہے؟ دو برتن مانجھنے کا کہا تھا مگر تجھ سے وہ بھی نا ہوا؟

کومل جلدی سے برتن دھونے میں لگ گئی۔

خدا ایسی نکمی اولاد کسی کو نا دے، ہماری اماں ایک بار کام کہتی تھیں ہم فوراً سے پہلے بوتل کے جن کی طرح سب کام کر دیتی تھیں لیکن ایک یہ ہیں مہارانی، ان سے ایک کام کا کہو تو دو تین گھنٹے کہیں نہیں گئے، ناجانے سسرال جا کر کیا گُل کھلاۓ گی "یہ لڑکی؟

کومل کو کالج کی اجازت ملتے ہی امی کی زبان بھی اپنی پرانی جون پر واپس آگئی تھی۔ اب پرانے دستور پر ہمیشہ کی طرح کومل کی شان میں زمین و آسمان کے قلابے ملائے جانے لگے تھے۔کومل بیچاری یہ سوچ کر رہ جاتی کہ اچھی بیٹیاں کیسی ہوتی ہوں گی آخر؟ کیا وہ دنیا سے الگ کسی اور سیارے کی مخلوق ہوتی ہوں گی؟ وہ خود پر جبر کرتے ہوئے امی کے خاموش ہونے کا انتظار کرنے لگی۔ تمام کام ختم کر لینے کے بعد وہ نہا دھو کر جیسے ہی باہر آئی، امی ٹی وی کے سامنے بیٹھی نظر آئیں، سامنے میز پر امرودوں کی پلیٹ کومل کا انتظار کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

صدقے جاؤں میری بیٹی سارا دن کام کرتی رہتی ہے، آجاؤ شاباش یہ امرود تمہارے لیے ہیں صرف

انہوں نے چٹا چٹ اسکے چہرے اور ماتھے کے چار پانچ بوسے لے کر اسے سینے سے لگایا۔امی کے لہجے میں گھُلی ہوئی شیرینیاں کومل کو اندر تک شانت کر گئیں۔ تھوڑی دیر پہلے والی امی کی ڈانٹ ڈپٹ یکسر ذہن سے غائب ہو چکی تھی۔وہ ان کے نزدیک بیٹھ کر رغبت سے، کٹے ہوئے کچے پکے میٹھے امرود کھانے لگی۔۔

"معلوم ہے ظہیر بھائی کو ہارٹ اٹیک آیا ہے؟"

امی نے اپنے خالہ زاد بھائی کا ذکر کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہائے امی ظہیر ماموں کے تو چھوٹے چھوٹے بچے ہیں۔۔"

کومل کی آنکھوں میں فوراً آنسو آگئے۔۔

"ہاں وہی تو، کمبخت بیماری کسی کے اہل وعیال کہاں دیکھتی ہے؟"

امی بھی اداس ہو گئی تھیں۔

"اب کیا ہوگا امی؟"

کومل ابھی تک فکرمند تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہونا کیا ہے، موت آئے اس کمبخت ماری کو۔۔۔جس کی وجہ سے ظہیر بھائی اس حال "کو پہنچے۔۔ لے کے بھلا چنگا آدمی موت کے منہ میں ڈال دیا۔۔۔

امی نے منہ بھر کے بدعائیں دیں۔

"کس کی بات کر رہی ہیں امی؟"

اے یہی منحوس عورت ظہیر بھائی کی بیوی، میں تو نام بھی نہیں لینا چاہتی اس فتنہ پرور عورت کا، ایک دن بھی سکون کا سانس نہیں لینے دیا شوہر کو، ایک نمبر کی نکمی ہڈ حرام "ہے اوپر سے شوہر اور بچوں کے نوالے گنتی رہتی ہے۔۔

امی کو کافی غصہ تھا ظہیر ماموں کی بیوی پر۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!لیکن امی وہ لگتی تو نہیں ایسی، اتنے پیار سے بات کرتی ہیں۔۔"

کومل امی کے خیالات سے اتفاق نہ کرنے کی سنگین غلطی کی۔

"یعنی کہ میں غلط کہہ رہی ہوں؟"

"نہیں امی میرا مطلب ہرگز۔۔"

"ناں تو اور کیا مطلب تھا، کبھی ماں کی بات سے اتفاق نہ کرنا تم؟"

کومل نے اپنا سر تھام لیا۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بیٹا یہ بال میں نے دھوپ میں سفید نہیں کیے، تمہیں یہی تو سمجھاتی رہتی ہوں کہ لوگوں میں اٹھا بیٹھا کرو تمہیں بھی کچھ رہنے سہنے کا ڈھنگ آئے زمانے میں لیکن تم ہر وقت کتابوں میں سر دیئے دانی بینی بنی رہتی ہو، پتہ نہیں کیا اچار ڈالنا ہے ان کتابوں کا۔۔یا اللہ میری لڑکی کو کچھ عقل عطا فرما، سخت پریشان ہوں کومل کیا بنے گا تمہارا ۔۔۔ "سسرال میں جا کر میری عزت کا جنازہ نہ نکال دینا۔۔

امی کی توپوں کے رُخ کومل کی جانب تھے، وہ ایک گہرا سانس لے کر وہاں سے اُٹھ گئی۔امی کی بڑبڑاہٹ بدستور جاری تھی اور ٹیلی وژن اپنی بے وقعتی پر دہائیاں دے رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

اف امی کیا بتاؤں میں آپکو، کالج کی دنیا تو جیسے خوابوں کی دنیا ہے، اسکول جیسی سختی بھی نہیں اور پتہ ہے اتنااا بڑا گراؤنڈ۔۔" کومل نے ہاتھ پھیلائے اور مزید بتانے لگی۔۔"صرف بڑا ہی نہیں بہت خوبصورت بھی، پھول ہی پھول، جہاں دیکھو ہریالی اور دلفریب کیاریاں، میں تو فریفتہ ہی ہو گئی تھی وہاں کے ماحول کی خوبصورتی پر۔۔ "کوئی پڑھائی وغیرہ بھی کی کہ بس گھوم پھر کے واپس آگئیں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آج پہلا دن تھا امی، صرف ہمارا تعارف ہی ہوا تھا اساتذہ سے۔۔باقاعدہ پڑھائی کل یا پرسوں سے شروع ہوگی۔۔

تو بس ٹھیک ہے پھر تم کل چھٹی کرلو اور میرے ساتھ مل کے ساگ بنواؤ، میں اکیلی جان کہاں اتنے سارے ساگ سے نمٹوں گی اوپر سے تمہارے ابا نے ناک میں دم کیا ہوا ہے معلوم ہے نا انہیں ساگ سے کس قدر رغبت ہے؟"

امی کے اپنے دُکھڑے تھے۔کومل نے جلدی سے بہانہ بنایا۔

نہیں نہیں امی کالج میں بہت سختی ہے میں ایک بھی چھٹی افورڈ نہیں کر سکتی ورنہ بھاری جرمانہ پڑ جائے گا میرے کھاتے میں۔۔آپکو تو پتہ ہے نا برائٹ اسٹوڈنٹس کو ایک دن بھی غیر حاضر نہیں رہنا چاہیے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں ہاں بس ٹھیک ہے،کام چور نہ ہو تو۔۔"

امی اس کے بہانے خوب سمجھتی تھیں۔ کومل اپنے کمرے کی جانب چلی آئی لیکن حق نواز کے چلانے پر اس نے لاؤنج میں جھانکا۔۔

"میں آخری بار کہہ رہا ہوں سلیم نو دو گیارہ ہو جا یہاں سے ورنہ تجھے بہت ماروں گا۔۔"

URDU NOVEL BANK

حق نواز کیا بات ہے کیوں بھائی کو تنگ کر رہے ہو؟ دیکھ نہیں رہے کیا وہ نماز پڑھ رہا ہے اور تم اس پر چلا رہے ہو، کیا بدتمیزی ہے یہ؟

تم نہیں دیکھ رہی کیا؟ وہ جان بوجھ کر یہاں نماز پڑھ رہا ہے۔۔ اسے پتہ بھی ہے اس وقت میں نے اپنے کارٹون دیکھنے ہوتے ہیں جان بوجھ کر یہاں آیا ہے تاکہ میں آرام سے کارٹون نہ دیکھ سکوں۔۔"

حق نواز حق پر تھا، کومل نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیار سے مخاطب کیا۔

حق نواز اچھے بھائی اس طرح چیختے چلاتے نہیں جس طرح تم نے اودھم مچایا ہوا ہے، کوئی بھی بات ہو اس پر سوچ سمجھ کر اور سنجیدگی سے رد عمل ظاہر کرتے ہیں ورنہ لوگ تمہاری کمزوری جان جائیں گے اور تمہیں مزید تنگ کریں گے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہر کوئی مجھے کیوں سمجھاتا ہے، کیا سلیم نواز کو پوچھنے والا کوئی نہیں؟ وہ غلطیاں بھی کرتا ہے اور سب کی نظر میں اچھا بھی بن جاتا ہے، ایک میں ہی بُرا ہوں کیا؟"

وہ رونے لگا تھا۔

"کس نے کہا تم بُرے ہو، ہاں؟"

کومل نے اسکے ماتھے پر آئے بالوں کو پیار سے پیچھے ہٹایا۔

URDU NOVEL BANK

تم اگر برے ہوتے تو سلیم کے ساتھ مقابلے بازی کرتے اور ٹی وی کی آواز اونچی کرکے اسکو تنگ کر سکتے تھے لیکن تم نے ایسا نہیں کیا، جانتے ہو کیوں؟

حق نواز نے معصومیت سے کومل کو دیکھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"کیونکہ تم بہادر ہو۔۔"

سلیم نواز کو بہن بھائی کی یہ محبت ایک آنکھ نہ بھائی لہذا وہ جلدی سے دعا مانگ کر میدان میں کُود پڑا۔

"ہاہاہا یہ اور بہادر، کومل تم بھی نا پاگل ہو ایک نمبر کی۔۔ہاہاہا"

ہے کوئی حیا شرم بڑی بہن کی؟ سلیم ایسی جوتی ماروں گی نا تیرے منہ پر کہ ساری عقل ٹھکانے آجائے گی، مردود کہیں کا۔۔ بڑے چھوٹے کا کوئی دید لحاظ نہیں کیا تجھے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی لاکھ بار دونوں کو سمجھا چکی تھیں کہ کومل سے تمیز سے بات کیا کرو وہ بڑی بہن ہے، اسے آپی کہا کرو۔۔مگر مجال ہے جو حق نواز یا سلیم کے کان پر جون تک رینگ جائے۔ امی اور ابا کے انداز میں ہی بات کرتے تھے۔

URDU NOVEL BANK

تو اسے کہا کریں نا ذیادہ بڑی نا بنا کرے، کیوں ہم دونوں کے معاملے میں گھس رہی ہے؟

سلیم اپنی حد سے گزرا تو امی نے اسکے زوردار دھموکا جڑ دیا۔

"اب کرے گا بدتمیزی؟بول ذرا۔۔"

وہ اسے مارنے لپکیں تو کومل نے بیچ بچاؤ کروایا اور امی کو ٹھنڈا کرکے وہاں سے ٹلنے کا کہا۔

"سمجھا لے اس ناہنجار کو ورنہ میرے ہاتھوں سے نہیں بچنے کا یہ۔۔"

سلیم نے اپنی کمر سہلاتے ہوئے غصے سے امی اور اپنے دونوں بہن بھائیوں کو دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سلیم نواز یہاں آؤ اور بیٹھ کر آرام سے بات سنو۔۔"

کومل نے اتنے پیار سے اسکی کمر سہلاتے ہوئے اسے حق نواز کے قریب بیٹھنے کا کہا کہ وہ باوجود غصے کے انکار نہ کر سکا لیکن بیٹھنے سے پہلے وہ حق نواز کو گھورنا نہیں بھولا تھا۔

سلیم تم نے کیوں اسکو تنگ کیا؟ تمہیں کیا لگتا ہے تمہاری نماز ایسے قبول ہو جائے گی؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!یہ بھی تو مجھے ایسے ہی تنگ کرتا ہے--"

وہ تڑخ کر بولا تو حق نواز نے کومل کو دیکھا۔

"سچی کومل میں نے کبھی ایسا نہیں کیا، یہ سلیم جھوٹ بول رہا ہے--"

نماز ایک نیک عمل ہے سلیم نواز اور کوئی بھی نیک عمل صرف تب اللہ کی بارگاہ میں قبولیت کی سند پاتا ہے جب آپکی نیت بھی نیک ہو-- تم نے ایک شیطانی جذبے کے تحت یعنی حق نواز کو تنگ کرنے کی غرض سے یہاں نماز پڑھی تمہارا دھیان بھی یقیناً اسی جانب ہو گا کہ حق نواز تمہاری اس حرکت سے چڑتا ہے یا نہیں--ایسا ہی ہے نا؟"

سلیم نے شرمندگی سے سر جھکایا۔

لہذا تمہیں شیطان نے ورغلا دیا، تمہیں ضرورت اس امر کی ہے کہ تمہیں شیطان کے وار سے بچنا چاہیے جبکہ حق نواز نے فقط تمہاری نماز کا احترام کرتے ہوئے ٹی وی کی آواز بند کردی، تمہیں کیا لگتا ہے اسے تمہارا ڈر تھا؟"

حق نواز اور سلیم نواز، دونوں بھائی کومل کی طرف تجسس بھری نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسے تمہارا نہیں بلکہ اللہ کا ڈر تھا، اس نے صرف اللہ کے ڈر سے تمہاری نماز میں خلل اندازی نہیں کی، اسی لیے میں نے اسے بہادر کہا۔۔۔اور واقعی یہ بہادر ہے کیونکہ اس نے اللہ کی خاطر اپنے نفس پر قابو پایا، سمجھ میں آرہی ہے نا میری بات دونوں بھائیوں کو؟"

اس نے باری باری دونوں کی طرف دیکھا، انکا انہماک بتا رہا تھا کہ وہ اپنی بڑی بہن کی تمام بات سمجھ رہے تھے۔

چلو اب دونوں بھائی دوستی کرو اور وعدہ کرو آئندہ شیطان کو شکست سے دوچار کرو گے کیونکہ شیطان نے اللہ کو چیلنج کیا تھا کہ وہ اللہ کے بندوں کو گمراہ کرے گا اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ بزدل اور بے دین لوگ شیطان کا ساتھ دیں گے جبکہ بہادر اور نیک لوگ شیطان کو شکست دے کر اللہ کے دوست اور پیارے بندے بن جائیں گے۔۔۔ اب تم دونوں کو فیصلہ کرنا ہے کون کتنا بہادر ہے اور کون پہلے شیطان کو شکست دے گا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے تو حق نواز اور سلیم نواز کی سوچ کے زاویے ہی تبدیل کر دیئے تھے۔اس دن کے بعد سے گھر میں خاطر خواہ امن دیکھنے میں آیا۔ابا بھی غرقِ حیرت تھے مگر امی نے انہیں کومل کے کارنامے کے بارے میں بتا دیا تھا، ابا کو خوشی ہوئی تھی۔

"لگتا ہے کومل کو کالج راس آگیا؟"

بالکل ٹھیک کہتے ہیں، اب تو مجھ سے ہر بات کرلیتی ہے اور پہلے سے کافی زیادہ پراعتماد بھی ہو گئی ہے ماشااللہ۔۔

امی نے دل میں کومل کی بلائیں لیتے ہوئے کہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی ابو سے کہیں مجھے موبائل لے دیں،میری ہم جماعت سب لڑکیوں کے پاس موبائل ہوتا ہے سوائے میرے۔۔"

کومل نے منہ بسورتے ہوئے امی سے کہا لیکن وہ موبائل کے حق میں بالکل نہیں تھیں۔

تمہارے ابا نے ایسی بات سن لی نا اگر تو چٹیا سے پکڑ کر مجھے نکال باہر کریں گے ساتھ تمہیں بھی۔۔۔بہتر یہی ہے کہ اپنا یہ خیال ذہن سے نکال دو۔ ویسے بھی موبائل

URDU NOVEL BANK

استعمال کرنے والی لڑکیوں کو دنیا اچھی نظروں سے نہیں دیکھتی، کوئی ضرورت نہیں ایسی فضول فرمائشیں کرنے کی۔۔"

"!امی آپ کو مجھ پر اعتماد ہی نہیں ہے"

کومل نے رنجیدہ خاطر ہوکر ان سے کہا۔

بات اعتماد کے نہ ہونے کی نہیں ہے بیٹا، تمہارے ابا اور میں نے تمہاری ہر جائز خواہش کو پورا کیا لیکن یہ موبائل والے معاملے میں قطعی مجھ سے کوئی امید مت رکھنا تم بس کہہ دیا ہے میں نے۔۔"

امی نے دُھلے ہوئے کپڑوں کی بالٹی میں سے حق نواز کی بنیان نکال کر نچوڑتے ہوئے قطیعت بھرے لہجے میں کہا اور اچھی طرح چھانٹ کر اسے تار پر پھیلا دیا کومل نے شکایتی نظروں سے امی کی جانب دیکھا اور ہاتھ میں پکڑے کلپس میں سے ایک کلپ حق نواز کی دھلی ہوئی بنیان کے اوپر لگا دیا۔

امی میں نے کونسا تفریح کے لیے استعمال کرنا ہے موبائل؟ آپکو بھی اچھی طرح معلوم ہے کہ پڑھائی کے سلسلے میں ضرورت پڑتی ہے موبائل کی۔۔آخر یہ بھی دیکھیں کہ زمانہ کونسا جا رہا ہے۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بس کر لڑکی، مجھے مت پڑھا زمانے کے سبق۔۔" امی نے اسے گھورا مگر اسکی آنکھوں میں موٹے موٹے آنسو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح دل پسیج گیا،"جو بھی مسئلہ ہے رات کو تمہارے ابا آئیں گے ان کے سامنے خود بات کرنا، اگر وہ مان گئے تو میں کچھ نہیں "کہوں گی۔۔چلو اب جاکر ہانڈی دیکھو، سالن نیچے لگا نا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہو گا۔۔

امی کی جانب سے رضامندی کا مطلب ابا کی ہاں ہی سمجھا جاتا تھا کومل نے خوشی خوشی کھانا تیار کیا اور حیرت انگیز طور پر اس دن کھانا بے حد لذیذ اور خوش ذائقہ بنا تھا، اسکی روٹیوں میں بھی گولائی آنا شروع ہو چکی تھی۔امی نے خوب پیار کیا تھا ابا بھی خوش تھے لیکن۔۔۔ دنیا کی ہر خوشی کی طرح یہ خوشی بھی عارضی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خبردار آج کے بعد مجھ سے اس قسم کے موضوع پر کوئی بات کی، دماغ خراب ہو گیا ہے تمہارا تو۔۔! کالج جانے کی اجازت کیا مل تم اپنی حد سے نکلتی جا رہی ہو۔۔

رات کو اس نے ابا کے سامنے بہت پراعتماد انداز میں موبائل کی بات کی تو ابا سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گئے۔

"مگر ابا مجھے پڑھائی کی وجہ سے ضرورت۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مجھے مت سکھاؤ، پڑھائی میں موبائلوں کا کیا کام؟ ہم نے بھی تو ان خرافات کے بغیر پڑھائی کی ہے لیکن آج کل کی اولادیں بگڑتی ہی جا رہی ہیں۔۔ انہیں موبائل چاہیے ہیں،کوئی ضرورت نہیں آئندہ اس قسم کی فضول بات کرنے کی سمجھی تم؟ اگر نہیں گزارا ہوتا تو چھوڑ دو پڑھائی۔۔ ہمیں نہیں چاہیے ایسی پڑھائیاں جو ماں باپ کا لحاظ تک بھلا دیں، دور ہو جاؤ میری نظروں کے سامنے سے۔۔"

کومل لرزتی کانپتی سر جھکا کر وہاں سے چلی آئی، اپنے چھوٹے بھائیوں کے سامنے اسے بے حد ہتک کا احساس ہو رہا تھا۔ "ابا بھی نا موقع محل دیکھے بغیر ہر بات منہ کھول کر کہہ دیتے ہیں، موبائل نا ہوگیا گناہ ہوگیا۔۔مر ہی جاؤں میں تو اچھا ہے، ایسی زندگی سے موت بہتر ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے اپنے کمرے میں آکر روتے ہوئے کڑھ کر سوچا۔۔

"آپ بھی تو حد ہی کرتے ہیں، جوان بچی پر ایسے کون چیخم چلم کرتا ہے؟"

امی کو ابا کا انداز پسند نہ آیا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بالکل ٹھیک کیا میں نے، تمہاری ڈھیل کا نتیجہ ہے یہ جمعہ جمعہ آٹھ دن، کل کی پیداوار میرے سامنے آنے کی جرآت کر بیٹھی۔۔ شکر کرو میں نے دو لگا نہیں دیں، جس قدر مجھے غصہ ہے!!"

ابا نے امی کو بھی بیچ میں رگید ڈالا۔

"چلو تم دونوں لیٹو جا کر، ساری ساری رات سوتے نہیں اور صبح صاحبزادوں کی آنکھ نہیں کھلتی۔۔"

ابا نے حق نواز اور سلیم نواز کو وہاں بیٹھے دیکھا تو انہیں بھی رگڑ دیا۔وہ دونوں اپنی خیریت مناتے چپ چاپ وہاں سے کھسک لیے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے دن کومل کالج نہیں گئی تھی بلکہ اپنے کمرے سے ہی باہر نہیں نکلی تھی۔

امی نے خود ہی گھر کی صفائی کر کے چولہے پر ہانڈی چڑھائی اور وقت دیکھا تو بارہ بج چکے تھے مگر کومل نے ابھی تک خود کو کمرے میں مقید کیا ہوا تھا۔ انہوں نے فریزر میں سے نگٹس نکال کر فرائی کیے اور کوک کا گلاس بھر کر کومل کے لیے ٹرے سجائی۔

"کومل میری جان۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

انہوں نے کمرے میں جھانکا مگر وہ اوندھے منہ پڑی رہی۔ ٹرے اسکی اسٹڈی ٹیبل پر رکھ کر وہ اسکی جانب آئیں اور پیار سے اسکے بالوں پر ہاتھ پھیرا لیکن یہ دیکھ کر ان کی جان ہی نکل گئی کہ وہ ابھی تک رو رہی تھی۔

"اللہ میرے کیا کروں۔۔ یہ لڑکی تو پاگل ہو گئی ہے! ایک موبائل کے پیچھے رو رو کر اپنا کیا حال کر لیا ہے تم نے کومل؟"

انہوں نے اسے اُٹھانے کی کوشش کی مگر وہ انکا ہاتھ جھٹک کر منہ تکیے میں چھپائے روتی رہی۔

"اچھا تو اب ماں کی بات بھی نہیں سنو گی؟ ایک موبائل ماں سے ذیادہ عزیز ہو گیا ہے میری بیٹی کو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے دکھ بھرے لہجے میں کہا تو کومل نے غصے سے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا،

"خدا کے لیے امی مجھے تنہا چھوڑ دیں۔۔مجھے کچھ نہیں چاہیے آپ لوگوں سے!"

اسکی لال سرخ سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر ثمینہ کو پتہ نہیں کیا ہوا وہ بھی رونا شروع ہو گئیں، کومل نے ایک دو منٹ برداشت کیا لیکن وہ اپنی ماں کو کہاں روتا دیکھ سکتی تھی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"آئم سوری امی۔۔مجھے معاف کردیں میں نے آپکے ساتھ بدتمیزی کی۔۔"

کومل نے روتے ہوئے ان کے سینے سے لگنے کی کوشش کی تو ثمینہ نے اسے خود میں سمو لیا اور روتے ہوئے اس کی آنکھوں پر پیار کرنے لگیں۔

"کومل میری چندا، تمہیں نہیں پتہ امی تم سے کتنا پیار کرتی ہیں، ماں صدقے،ماں واری میرے جگر کا ٹکڑا ہو تم۔۔" امی نے اسے پیار کیا اور اسکا معصوم بھولا بھالا سا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اسے محبت پاش نظروں سے دیکھتی رہیں، کومل نے امی کو کبھی ایسے روتے نہیں دیکھا تھا اپنے لیے۔۔ وہ پریشان ہو رہی تھی اس نے دل ہی دل میں موبائل پر لعنت تک بھیج دی تھی۔"میں تو تمہیں کبھی پھولوں کی چھڑی سے بھی تکلیف نہ پہنچنے دوں، تمہارا یوں رونا نہیں دیکھا گیا مجھ سے۔۔دیکھو اپنی کیا حالت بنا لی ہے تم نے رو رو کر؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے کہا۔

"امی مجھے نہیں چاہیے کوئی موبائل شوبائل، آپ پلیز روئیں مت، مجھ سے برداشت نہیں ہو رہا۔۔"

اس نے امی کے ہاتھ چوم کر کہا تو وہ مسکرا دیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم پر میرا سب کچھ قربان یہ موبائل کیا چیز ہے میری بیٹی؟ لیکن اپنے ابا کی بات کو" سمجھنے کی کوشش کرو میری جان، وہ زمانے کی اونچ نیچ کی پہچان رکھتے ہیں اس لیے برہم ہو گئے کل ورنہ ایسا کبھی ہوا ہے کہ تم یا تمہارے بھائی کوئی بات منہ سے نکالیں اور وہ پوری نہ ہو؟"

کومل نے کچھ نہ کہا امی اسکے بال سنوارتے ہوئے مزید گویا ہوئیں۔۔۔

ایسا کبھی مت سوچنا کہ ہمیں تم پر اعتماد نہیں۔۔ تم تو معصوم ہو لیکن زمانہ بہت" خراب ہے بیٹی، جگہ جگہ بھیڑیے گھات لگائے بیٹھے ہوتے ہیں لہذا کیوں کسی کو بات کرنے کا موقع دیا جائے؟ تمہارے ابا تمہیں زمانے کی گرم ہوا تک نہیں لگنے دینا چاہتے اس لیے تمہاری حفاظت اور عزت کے پیش نظر انہوں نے موبائل لے کر دینے سے انکار کیا تھا لیکن تم فکر نہیں کرو میں بات کروں گی ان سے کیونکہ میں سمجھتی ہوں آجکل کی پڑھائیاں اور جدید دور کی اہم ترین ضرورت موبائل ہی ہے۔۔جو چیز ضروری ہے اس میں تمہارے ساتھ ہوں"

کومل ان کی بات سمجھ گئی تھی اس نے موبائل کے حوالے سے مزید کسی قسم کی خواہش کا اظہار نہیں کیا، یہ امی سے محبت کا ثبوت تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رونے دھونے کے مناظر ختم ہوئے تو کومل کو نگٹس کی خوشبو بھی آگئی اور بھوک بھی چمک اُٹھی لہذا اس نے بھرپور انصاف کیا اور امی کی جانب سے گذشتہ تمام گلے شکوے دھل گئے۔

"لو تم بھی نہ پاگل ہو کومل، میں ہوتی تمہاری جگہ تو یہ موقع ہاتھ سے جانے کبھی نہ دیتی۔ ارے بے وقوف ایسے موقعوں کو ضائع نہیں کرتے بلکہ کیش کرواتے ہیں کیش۔۔۔! یہ ماں باپ ٹائپ جو مخلوق ہوتی ہے نا انہیں سیدھی بات سمجھ ہی نہیں آتی انہیں ہم بچے ہمیشہ ہی نا سمجھ اور کم عقل لگ رہے ہوتے ہیں لہذا ان کو انکی زبان میں اپنا مطلب سمجھانا پڑتا ہے۔۔میں تو کہتی ہوں لوہا ابھی گرم ہے تم چوٹ لگا دو ۔۔رو دھو کر منوا لو اپنی!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلے دن کالج میں اسکی ہم جماعت فارحہ موبائل کی اجازت نہ ملنے پر اسے "نصیحت" کر رہی تھی، کومل تو اسکی باتیں ہی سن کر حیران رہ گئی۔ اسے فارحہ پر رشک آیا کیونکہ وہ کبھی فارحہ کی طرح امی یا ابا کے سامنے زبان کھولنے کی ہمت نہیں کر سکتی تھی۔۔۔ چاہ کر بھی نہیں!!

URDU NOVEL BANK

پھر موبائل تو نہ آیا مگر چند دن بعد ابا کے ساتھ ایک عدد کمپیوٹر ضرور آگیا، جسے دیکھ کر کومل سے زیادہ اسکے بھائی دیوانے ہو رہے تھے۔ حقیقتاً یہ کمپیوٹر کومل سے زیادہ حق نواز اور سلیم نواز کے استعمال میں ہی رہتا تھا۔سارے زمانے کی گیمیں انہوں نے اس کمپیوٹر پر کھیل ڈالی تھیں۔ امی اٹھتے بیٹھتے کمپیوٹر کی شان میں منہ بھر گالیاں اور بددعائیں مکمل اطمینان سے دیا کرتی تھیں کیونکہ ان کے خیال میں اس "موئے کمپیوٹر" نے ان کے گھر کا نظام خراب کر کے رکھ دیا تھا۔

وقت پر لگا کر اڑتا رہا اور کب دو سال گزرے پتہ ہی نہ چلا،کومل اب بارہویں جماعت میں پہنچ چکی تھی جبکہ حق نواز اور سلیم نواز آٹھویں کے امتحان دے کر فارغ ہوئے تھے۔آٹھویں جماعت کے بورڈ کے نتائج میں ایک حیرت انگیز واقعہ رونما ہوا جس پر سب خوش تو ہوئے ہی لیکن صد شکر بجا لاۓ کیونکہ حق نواز اور سلیم نواز نے امتحانات میں ایک جیسے نمبر حاصل کیے تھے، نہ ایک نمبر آگے، نہ ایک نمبر پیچھے۔۔۔ہوبہو ایک جیسے نمبر۔۔۔وہ دونوں شاندار نمبر لے کر پاس ہوئے اور کومل کی روایت کو قائم رکھا کیونکہ کومل ہمیشہ سے امتیازی نمبر لیتی آئی تھی۔ ابا کا سر فخر سے بلند ہوا، ان کے دل میں جانے کیا سمائی کہ انہوں نے خاندان بھر کی دعوت کر ڈالی، تمام قریبی رشتہ دار

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مدعو تھے۔ کومل بہت پیاری لگ رہی تھی اس دن۔۔۔اسکی پھپھو کا دل آگیا اور انہوں نے رخصت لینے سے پہلے اپنے بیٹے جمال کے لیے کومل کو مانگ لیا، امی چونکہ پاس موجود نہیں تھیں اس لیے ابا نے پھپھو کو امی سے بات کرنے کے بعد یقینی طور پر کچھ بتانے کا کہا لیکن انکے چہرے سے انکی خوشی ہویدا تھی۔

امی اور کومل مہمانوں کے جانے کے بعد سارا بکھیڑا سمیٹتی رہیں اور تھک ہار کر سو گئیں۔ اگلی صبح کومل کے کالج جانے کے بعد ابا نے امی کے کان میں پھپھو کی رشتے والی بات ڈالی۔امی تو سنتے ہی غصے سے لال پیلی ہو گئی تھیں۔

"یعنی کہ حد ہی ہوگئی کومل کے ابا، یہ بات کہتے ہوئے بھی آپکو بیسیوں بار سوچنا چاہیے تھا۔اچھا بھلا پتہ بھی ہے آپکو جمال کا،نہ تعلیم، نہ جج کی نوکری نہ اپنا گھر بار۔۔ پھر بھی آپ آنکھیں بند کیے اپنی اولاد کو آگ میں جھونکنا چاہتے ہیں؟"

ابا آئیں بائیں شائیں کرکے رہ گئے۔امی کی بات بھی کچھ غلط نہ تھی۔

"لیکن کہیں نہ کہیں تو اسکی شادی کرنی ہی ہے نا؟"

"اللہ سلامت رکھے ہمیں اپنے بچوں کے سر پر، کومل کے ماں باپ مر نہیں گئے رب نواز صاحب۔۔۔" امی شاذونادر ہی ابا کا نام لیا کرتی تھیں۔"ابھی میں زندہ ہوں اپنی بچی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کو جیتے جی اس ٹٹ پونجیے کے حوالے ہرگز نہیں کروں گی اور بہتر ہوگا آپ بھی یہ بات اپنے ذہن سے نکال دیں۔۔۔"

امی کے جلال کے آگے ابا کی بھی نہیں چلتی تھی۔

چلو پھر کرو اپنی من مرضیاں۔۔پتہ نہیں کونسے شہزادے کے خواب دیکھ رہی ہو تم!!"

ابا نے مایوسی بھرے انداز میں وہاں سے اٹھتے ہوئے کہا اور آفس کے لیے نکل گئے۔

ان شاء اللہ شہزادہ نہ سہی کوئی منہ متھے لگتا، انسان کا بچہ ضرور ہوگا وہ، ایک ہی تو میری پھول سی بچی ہے کیا جیتے جی جہنم میں جھونک دوں اسے؟ ابھی عمر ہی کیا ہے اور انہیں فکر پڑ گئی ہے اسے آگے ٹورنے کی۔۔کیا کہتی ہے میری معصوم سی بچی کسی کو، چار نوالے کھلا کر یہ آدمی کیسا پتھر دل ہوا بیٹھا ہے۔"

وہ بڑبڑاتے ہوئے ناشتے کے برتن اُٹھانے لگیں، ابا کی باتیں بھی امی کا بی پی ہائی کر دیتی تھیں کبھی کبھار۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

"اوئے شانی وہاں دیکھ ذرا، وہ کومل ہے نا؟"

عرفان نے اہتشام کو جھنجھوڑا، وہ موبائل میں مگن تھا لیکن کومل کا نام سنتے ہی اس نے فوراً سامنے دیکھا۔ کالج یونیفارم میں ملبوس، سلیقے سے اسکارف لیے کومل گھر کی جانب جا رہی تھی۔

"اوئے ہاں مگر یہ پیدل کیوں جا رہی ہے؟"

اہتشام نے فکرمندی سے کومل کو پیدل چلتے دیکھا۔

"ہو سکتا ہے اسکی وین نہ آئی ہو آج۔۔"

"ہاااں ۔۔۔کتنی پیاری ہے یار یہ، سب سے الگ، معصوم سی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اہتشام نے کومل کو دیکھتے ہوئے اپنے جذبات عیاں کیے۔عرفان اسکا دوست تھا وہ جانتا تھا اہتشام، کومل کے لیے خاص جذبات رکھتا ہے جبکہ کومل کے فرشتوں کو بھی خبر نہیں تھی کہ اہتشام اسکے لیے کئی لوگوں سے لڑ بھی چکا ہے جنہوں نے کومل کو میلی نگاہ سے دیکھنا چاہا۔۔۔

"یار تو اگر واقعی سچا پیار کرتا ہے کومل سے تو پھر اسے بتا کیوں نہیں دیتا؟"

عرفان نے اسکو مشورہ دیا لیکن اہتشام نے نفی میں سر ہلایا۔

URDU NOVEL BANK

"نہیں یار، کومل ایسی ویسی لڑکی نہیں ہے وہ برا مان جائے گی اور میں کبھی اسکی نظروں میں بُرا بننا نہیں چاہتا۔۔۔"

"آخر کب تک اپنے جذبات اُس سے چھپاتا پھرے گا؟ کوئی اور اسے لے گیا نا تو تُو ہاتھ ملتا رہ جائے گا۔۔یار میرے خیال سے اللہ میاں نے یہ موقع خاص تیرے لیے پیدا کیا ہے آج، میں تو کہتا ہوں کہہ ڈال اسے سب، اس لو اسٹوری کا ہیرو تجھے ہی بننا ہو گا شانی۔۔"

عرفان بری طرح اُکسا رہا تھا اہتشام کو اور اہتشام اسکی کومل کے کسی اور کے ہوجانے والی بات پر تڑپ کر رہ گیا تھا۔ اسکی ڈکشنری میں کومل صرف اسکی تھی اسکے علاوہ کسی کا ہوتے نہیں دیکھ سکتا تھا وہ اسے۔ اس نے ایک جوشیلی نظر عرفان کے چہرے پر دوڑائی اور کچھ بھی سوچے بغیر کومل کے پیچھے چلا آیا لیکن مسئلہ یہ تھا کہ وہ کومل کو حالِ دل کہے تو آخر کیسے؟ وہ کومل کے متوقع رد عمل سے ڈرتا تھا۔۔۔ بالآخر اس نے ہمت مجتمع کی اور کومل کو پکارنے کے لیے جونہی اسکا نام لیا۔۔۔ کومل کے ابا سامنے سے آتے دکھائی دیئے، وہ کڑی نگاہوں سے اہتشام کو دیکھ رہے تھے، اسی لمحے کومل بھی اپنا نام سن کر اہتشام کی جانب پلٹی لیکن اسکے چہرے پر ہوائیاں اڑ رہی تھیں۔ اس

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نے اہتشام کی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا تو ابا کو دیکھ کر اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ اہتشام تو الٹے پیروں واپس پلٹ گیا لیکن کومل ابا کی سخت ترین نظروں کی زد میں تھی۔۔۔

"کیا کہہ رہا تھا وہ؟"

ابا نے اسے چلنے کا اشارہ کرتے ہوئے پوچھا،کومل کے قدم من من بھر کے ہو رہے تھے۔

"کک۔کچھ نہیں ابا۔۔"

اہتشام ایک لمبی سانس چھوڑ کر عرفان کے برابر آبیٹھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مروا دیا یار تو نے۔۔۔ابے اسکے ابو آگئے تھے سامنے"

عرفان یہ منظر دیکھ چکا تھا اس لیے خاموش رہا۔

ابا نے مزید کوئی بات نہیں کی تھی لیکن اس دن کے بعد سے کومل لمبی چوڑی چادر میں نظر آنے لگی تھی۔ اسے سختی سے اس چیز کے آرڈرز مل چکے تھے۔

"اوئے کیا بات ہے کیوں تنگ کر رہے ہو اسے؟"

URDU NOVEL BANK

اہتشام نے حق نواز اور سلیم نواز کو اپنے گیند کی خاطر محلے کے ایک لڑکے سے الجھتے دیکھا تو وہ بھی ادھر چلا آیا تھا۔

"!تُو اپنے کام سے کام رکھ ذیادہ ہیرو نہ بنا کر، کیوں تنگ کر رہے ہو۔۔ہونہہ"

اس لڑکے نے اہتشام کی نقل اتاری تو اہتشام کو شدید غصہ آگیا۔اس نے کومل کے بھائیوں کے سامنے نمبر بنانے کے لیے پہلے سے ذیادہ پرجوش انداز میں اپنے اندر کا ہیرو بیدار کیا اور لپک کے دو گھونسے اس لڑکے کے منہ پر دے مارے۔۔

"جی اوئے اہتشام بھائی، مارو اسے اور مارو۔۔ہاہا"

حق نواز اور سلیم نواز نے اہتشام کی ہمت بڑھائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شانی تو نے اچھا نہیں کیا، اسکا بدلہ میں تجھ سے لے کر رہوں گا۔۔"

چل چل نکل یہاں سے، آئندہ ان دونوں کے آس پاس بھی نظر آیا نہ تو ایسا ریپٹا کراؤں"

"گا کئی دن بستر سے اٹھ نہیں سکے گا۔۔

اہتشام نے اپنے سلکی گھنے بالوں کو ایک ادا سے پیچھے جھٹکا اور حق نواز کو گیند پکڑائی۔۔

تم دونوں کو کوئی بھی مسئلہ ہو مجھے بتا دیا کرو، ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے"

"ٹھیک ہے نا؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ دونوں بھی اب بچے نہیں رہے تھے مگر "احتشام بھائی" کی خاص نوازش کے زیر اثر بچوں جیسا انداز ہی اپنائے رکھتے تھے۔دونوں نے زوروشور سے سر ہلایا۔

"جی ٹھیک ہے احتشام بھائی --"

چلو اب گھر جاؤ اور ہر وقت باہر نہ پھرا کرو--" اس نے لگے ہاتھوں رعب" جھاڑا--"پڑھائی وغیرہ پر بھی دھیان دیتے ہو نا؟اس بار تم دونوں میں سے جو اچھے نمبر لے گا میں اسے اپنے ساتھ بڑے والے کرکٹ اسٹیڈیم لے کر جاؤں گا میچ "دکھانے--

احتشام فراخ دل تو تھا ہی مگر کومل کے بھائیوں کے آگے اسکا دل مزید کشادہ ہو جاتا تھا۔حق نواز اور سلیم نواز کی آنکھیں تحیر سے پھیل گئیں۔ہائے کیسی دکھتی رگ پر ہاتھ رکھا تھا احتشام نے ۔یہ ان دونوں کا خواب تھا جو احتشام اتنے آرام سے بیان کر رہا تھا جیسے کرکٹ اسٹیڈیم اسکے باپ دادا کی جاگیر ہی تو تھا۔

قسم لے لیں احتشام بھائی، جھوٹ بولوں تو کل کا دن نہ دیکھوں-- میں نے کل رات" بھی دو گھنٹے لگا کر کومل سے ریاضی کے اصول سیکھے ہیں۔" کومل کا نام آتے ہی احتشام کے کان کھڑے ہو گئے لیکن اس نے یوں ظاہر کیا جیسے وہ نارمل ہے،"یہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم تو روز بہانہ بنا کر سو جاتا ہے۔۔ کومل کی ڈانٹ ڈپٹ کے باوجود یہ بات نہیں مانتا۔۔الٹا بدتمیزی کرتا ہے اسکے ساتھ۔۔!"

صدا کا جذباتی حق نواز سارے کچھے چٹھے کھول بیٹھا تھا، سلیم نے حق نواز کو منہ پر ہاتھ پھیر کر دھمکی دی کیونکہ اہتشام بھائی کے سامنے اسکے ساتھ جھگڑا کر کے وہ اپنی پوزیشن مزید خراب نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"سلیم نواز تمہیں تو میں اچھا لڑکا سمجھتا تھا مگر یہ میں کیا سن رہا ہوں؟کومل کی بات مانا کرو تم، سمجھ گئے نا میری بات؟"

اہتشام نے کومل کا نام لینے سے پہلے احتیاطاً اِدھر اُدھر دیکھ کر تسلی کر لی تھی۔ کومل کا نام لے کر وہ کیسی مسرت حاصل کرتا تھا یہ صرف اسکا دل جانتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل اسکا ساتھ دیتی ہے ویسے بھی، یہ دونوں ملے ہوئے ہیں۔۔یہ چھپ چھپ کر گول گپے، آئس کریم اور سارے نگٹس چٹ کر جاتے ہیں مجھے ہمیشہ بعد میں پتہ چلتا ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نے رونی صورت بنا کر اپنی صفائی دیتے ہوئے کہا تو احتشام کا دل چاہا یہ کومل نامہ یونہی چلتا رہے اور کبھی ختم نہ ہو مگر وہ کومل کو باعزت طریقے سے حاصل کرنا چاہتا تھا اس لیے ہر قدم سوچ سمجھ کر رکھنا اسکی مجبوری تھی۔

"!ختم کرو یہ جھگڑا۔۔ تم دونوں اب گھر جاؤ اور جو کہا ہے اسے بھولنا نہیں"

اس نے تنبیہ کی اور ان دونوں کو جانے کا اشارہ کیا۔۔

یار تو نے دیکھا تھا احتشام بھائی نے کیسے ہیرو کی طرح گلو کے منہ پر گھونسا مارا"

"تھا؟۔۔۔ ہاہاہا بیچارہ بھیگی بلی کی طرح بھاگ گیا

حق نواز واپس جاتے ہوئے سلیم کو یاد دلایا تھا، سلیم نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام مسکرا دیا۔۔

"!!ہائے میری کومل۔۔"

اس نے دیوار سے ٹیک لگا کر سرگوشی کی اور اپنا ہاتھ تیزی سے دھڑکتے دل پر رکھ لیا۔ جیسے جیسے وقت گزر رہا تھا اسکی محبت میں شدت آتی جا رہی تھی۔ وہ ہر حال میں کومل !!کو حاصل کرنے کا ارادہ رکھتا تھا، چاہے اسکے لیے اسے کچھ بھی کرنا پڑتا۔۔۔کچھ بھی

URDU NOVEL BANK

©®©®©®©®©®

تم دونوں کی اس کل کلیان سے میں عاجز آگئی ہوں، آج تمہارے ابا آتے ہیں تو میں" کرتی ہوں بات ان سے۔۔ مجھ سے نہیں سنبھالے جا رہے یہ مردود، خود ہی سمجھ لیں "!!گے وہ تم دونوں کو۔۔آ لینے دو ذرا انہیں۔۔

امی نے سر اپنے پرانے دوپٹے سے باندھ رکھا تھا۔ حق نواز اور سلیم نواز ریسلنگ دیکھتے ہوئے امی کے منع کرنے کے باوجود اونچی آواز میں چیخ چلا کر تبصرے کر رہے تھے۔ حق نواز کا خیال تھا جون سینا کی کارکردگی سب سے اعلیٰ ہے جبکہ سلیم اس بات سے انکاری تھا۔۔۔دونوں نے اودھم مچا رکھا تھا، جب امی نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے دونوں کو ابا کا نام لے کر ڈرایا۔۔۔ کُشتی اپنے آخری مراحل میں تقریباً پہنچ چکی تھی لہذا حق نواز نے عقل سے کام لیتے ہوئے امی کے پیر دبانے شروع کر دیئے۔۔ امی دیکھیں سارا شور اسی منحوس سلیم نواز کا تھا۔۔میری خوامخواہ شامت آئی رہتی" "ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حق نواز نے معصوم بنتے ہوئے کہا تو امی کو ہنسی آگئی لیکن انہوں نے قابو کرلی ورنہ حق نواز کو شہہ مل جانی تھی۔

"نرم ہاتھوں سے دباؤ بیٹا یہ تمہارے ابا کے پیر نہیں ہیں، ذرا پنڈلیوں کے اوپر سے کرکے لاؤ ہاتھ۔۔یہاں بالکل یہاں۔۔ہاااں۔۔۔شاباش میرا بیٹا۔۔" امی نے حق نواز کو ہدایات دے کر اپنی توپوں کا رُخ سلیم نواز کی جانب کیا۔" سلیم کوئی شرم لحاظ کر لے تو بھی۔۔ اتنا نہیں ہوتا کہ ماں کی خیر خبر ہی پوچھ لے بندہ، ہر وقت اس موئے ٹی وی میں پتہ نہیں کیا ڈھونڈتے رہتے ہو تم لوگ ۔۔تمہارا ابھی سے یہ حال ہے جب بیوی آجائے گی پھر تو تم مجھے بالکل ہی بھول جاؤ گے۔۔۔کیا اس دن کے لیے مائیں اپنے "بیٹے پیدا کرتی ہیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے یہ نیا کام شروع کر دیا تھا۔ اب وہ اکثر و بیشتر اپنے دونوں سپوتوں کی "اس" حوالے سے بھی برین واشنگ کرتی رہتی تھیں۔۔۔ وہ دونوں کھلم کھلا امی کی ایسی باتوں پر بجائے کچھ سمجھنے کے اندر ہی اندر تھوڑا سا شرما کر خوش ہو جاتے تھے جبکہ امی کو لگ رہا ہوتا تھا کہ بیٹوں کے دل میں ماں کا خانہ مضبوط ہو رہا ہے، یہ مائیں بھی نا کتنی نادان ہوتی ہیں۔۔۔

URDU NOVEL BANK

امی آپ نے یہ سوچ بھی کیسے لیا؟ وہ تو آپکے پاؤں دبائے بغیر سوئے گی بھی۔۔سارا کام کرے گی وہ اور آپ صرف آرام کریں گی امی۔۔دیکھئے گا ایسا ٹائٹ کر کے رکھوں گا اسے آپکے سامنے زبان تک نہیں کھولے گی۔"

سلیم نے امی کو تسلی دیتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا تو امی کا سر درد یکدم کم ہونا شروع ہو گیا۔اب وہ بہتر محسوس کر رہی تھیں۔

کومل اری کومل، یا اللہ اس لڑکی کا کیا کروں یہ تو اپنے حُجرے سے ہی باہر نہیں نکلتی،" عجیب آدم بیزار مخلوق پیدا کرلی ہے میں نے۔۔"

"جی امی۔۔آپ نے بلایا مجھے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل اپنے کمرے سے ذرا کی ذرا باہر نکلی، بال پوائنٹ اس کے ہاتھ میں ہی تھا جیسے پڑھتے پڑھتے اٹھ کر آئی ہو۔

میں کہتی ہوں کون سے سیارے فتح کرنے ہیں تم نے اتنا پڑھ کے لڑکی؟ کتابیں چاٹ چاٹ کر تم نے اپنا چاٹا)سر یا سر کے بال(چٹا)سفید(کرلیا ہے۔۔کل کو لوگ کیا دیکھ کے تمہارا رشتہ کریں گے؟"

URDU NOVEL BANK

امی نے اسکے دو تین سفید بالوں پر ضرب کی تو حق نواز اور سلیم نواز کا جناتی قہقہہ بلند ہوا۔۔ کومل نے دونوں کو غصے سے دیکھا۔

"امی پلیز آپ تو کچھ کہنے سے پہلے کچھ سوچ لیا کریں، آخر میری بھی کوئی عزت ہے یا نہیں؟ ایک تو یہ دونوں انتہا درجے کے بدتمیز ہیں اوپر سے آپ ان کے سامنے بیٹھ بیٹھ کر مجھے باتیں سناتی ہیں۔۔"

کومل حق پر تھی، وہ کئی بار امی کو سمجھا چکی تھی مگر امیاں پیدا ہی کچھ نا سمجھنے کے لیے ہوتی ہیں شاید۔۔۔

"ہم بدتمیز ہیں تو تم بڑی کوئی عظیم شخصیت ہو؟ ذیادہ فلاسفر نہ بنا کرو، تمہیں تو کوئی دوسری بار سالن نہیں پوچھتا اور باتیں کر رہی ہو عزت کی؟؟ جاؤ بی بی جاؤ کام کرو اپنا ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم ہنس ہنس کر دوہرا ہو رہا تھا کومل کی حالت پر، کچھ اس سے کم مگر یہی حال حق نواز کا بھی تھا۔ کومل نے غم و غصے سے بل کھاتے ہوئے امی کی طرف دیکھا شاید وہ اسکے حق میں کچھ بولیں۔۔

"امی!!!"

URDU NOVEL BANK

وہ چیخی تو امی نے ہڑبڑا کر اسے دیکھا شاید نیم غنودگی میں تھیں اس لیے، لیکن ساری صورتحال دیکھ کر ان کو واقعی ہوش آیا کیونکہ معاملہ حد سے نکل رہا تھا۔

"کچھ حیا کرو بے شرمو۔۔بڑی بہن ہے وہ تم لوگوں کی۔۔کسی کو تو بخش دیا کرو منحوسو!!"

اس بات پر سلیم کی زبان کی نوک پر بڑا کرارہ جواب مچلا تھا مگر امی کے ڈانٹنے پر وہ کومل کی نقل اتار کر چپ ہو گیا۔ جبکہ وہ تن فن کرتی ہوئی واپس اپنے کمرے میں چلی گئی۔اسی وجہ سے وہ ان کے پاس نہیں بیٹھتی تھی کہ بات کرے بھی تو کیا؟؟

"تم کہاں جا رہے ہو؟ بیٹھو ادھر۔۔ذرا تیز ہاتھ چلاؤ۔۔۔آج اگر ماں کا خیال آہی گیا ہے تو ٹِک کے کرلو خدمت دو گھڑی۔۔جان ہی چھڑاتا رہتا ہے نکما نا ہو تو"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز کو ہولے سے کھسکتے دیکھ کر امی کی عقابی نظریں فوراً اسکی جانب متوجہ ہوئی تھیں۔ حق نواز بادل ناخواستہ دوبارہ بیٹھ گیا۔۔

©®©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

اہتشام کے ابا کا موٹر سائیکلوں کا اپنا ذاتی خوب چلتا ہوا شوروم تھا، اس نے ایف کے بعد پڑھائی چھوڑ دی تھی وہ اپنے ابا کے ساتھ شوروم سنبھالتا تھا۔ اس دن وہ کھانا کھانے گھر آرہا تھا جب اسے راستے میں کالونی کے گیٹ کے پاس بھیڑ نظر آئی، اس نے یونہی قریب جاکر دیکھا تو دق سے رہ گیا۔ حق نواز خون میں لت پت زمین پر بے ہوش پڑا ہوا تھا اور سلیم نواز اپنے آنسو ضبط کرتے ہوئے اسے اُٹھانے کی کوشش کر رہا تھا۔ اہتشام یہ دیکھ کر فوراً آگے بڑھا، اسے دیکھ کر سلیم نواز کے اندر نئی روح دوڑ گئی۔۔

"اہتشام بھائی۔۔۔اہتشام بھائی ۔۔ حق نواز کو گاڑی سے ٹکر لگ گئی یہ اُٹھ نہیں رہا۔۔"

وہ بے حد حواس باختہ ہو رہا تھا، اسکے چہرے پر خوف بھی تھا اور آنکھوں میں آنسو بھی۔۔

اہتشام حق نواز کے اوپر جھکا ہوا تھا اور حق نواز کی صورتحال کا جائزہ لے رہا تھا۔

"پریشان مت ہو سلیم، ہم ابھی کے ابھی حق نواز کو اسپتال لے کر جائیں گے یہ ٹھیک ہو جائے گا بالکل۔۔"

اس نے کھڑے ہوتے ہوئے سلیم کو گلے لگایا اور تسلی دیتے ہوئے کہا۔ اسکے بعد اس نے ارد گرد کھڑے چند لوگوں کی مدد سے حق نواز کو موٹر سائیکل پر بٹھایا اور سلیم سمیت اسے قریبی اسپتال لے آیا۔ ڈاکٹر نے اسکا زخم دیکھ کر پٹی کردی تھی اور شام تک ہوش

visit for more novels...
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں آنے کی امید ظاہر کی تھی۔ حق نواز ابھی تک بے ہوشی کے عالم میں تھا۔اہتشام سلیم کو لے کر ایمرجنسی وارڈ سے باہر آگیا اور سلیم کو گھر جانے کا مشورہ دیا مگر سلیم بے حد خوفزدہ تھا وہ حق نواز کو اس حال میں چھوڑ کر جانے کے حق میں نہیں تھا۔

سمجھنے کی کوشش کرو سلیم تمہارے گھر والوں کو اس بات کی خبر ہونا ضروری"

ہے،میں جب کہہ رہا ہوں کہ میں تمہیں خود چھوڑ آتا ہوں تو پھر کیا مسئلہ ہے یار؟--"

سلیم نواز نے کوئی جواب نہ دیا تو اہتشام نے اپنا سرپکڑ لیا--"اچھا اپنے ابا کا نمبر یاد ہے نا تمہیں؟ بتاؤ مجھے فوراً؟"

اہتشام نے اپنی جیب سے موبائل نکالتے ہوئے سلیم نواز سے کہا تو سلیم نواز نے نفی میں سر ہلایا--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں لیکن امی کا نمبر یاد ہے--"

اسکو اچانک یاد آیا تو اہتشام نے مشکور نگاہوں سے آسمان کی جانب دیکھا اور سلیم کے بتاۓ ہوئے نمبر پر کال کی۔ دوسری جانب سے کومل کی مترنم سی آواز نے اہتشام کے ہوش اُڑائے--- اہتشام جیسا مضبوط اعصاب کا لڑکا چند لمحے تو کچھ کہنا ہی بھول گیا پھر اس نے فون سلیم نواز کے ہاتھ میں پکڑا دیا--- سلیم نے کومل کو تمام صورتحال

URDU NOVEL BANK

سے آگاہ کیا لیکن اہتشام جو سوچ رہا تھا اسکا عکس اسکے چہرے پر پھیلی دلنشین مسکراہٹ صاف ظاہر کر رہی تھی۔

قدرت نے خود اہتشام کو موقع فراہم کردیا تھا۔

منحوس ماری بلی نے جو بین ڈالنے شروع کیے تھے کل رات سمجھ تو میں تب ہی گئی" کہ کچھ برا ہوگا مگر مجھ کرموں جلی کو کیا خبر تھی کہ میرے ہی کلیجے کو ہاتھ پڑنے والا "ہے؟؟

امی نے سارا محلہ سر پر اُٹھا رکھا تھا، حق نواز اور سلیم کی کمی وہ بلا کم وبیش پوری کر رہی تھیں۔وہ تو اچھا ہوا ابا انہیں ساتھ نہیں لے گئے اسپتال ورنہ جسے نہیں بھی پتہ تھا وہ بھی دیکھ لیتا یہ ساری صورتحال۔۔

چل ثمینہ تو صبرکرمیری بچی اللہ کا شکر ادا کر حق نواز صحیح سلامت ہے، کوئی بڑا نقصان" "نہیں ہوا۔۔تیرے ہاتھ کا دیا کام آگیا۔۔

دادی ثریا نے امی کو صبر کی تلقین کی مگر امی کا صبر کرنا مشکل ترین کام تھا۔ کومل باورچی خانے میں گلاس دھو رہی تھی۔ تھوڑی دیر پہلے تمام خواتین نے شربت نوش کیا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھا ابھی بھی انکا مزید اٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں تھا کیونکہ گفتگو حق نواز سے پرواز کرتی ہوئی کومل کی پھپھو کے بیٹے جمال اور وہاں سے امی کی بھاوج پروین بھابھی کی جانب پہنچ چکی تھی اور یقین سے کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا کہ یہ گفتگو مزید کتنے گھروں کا رُخ کرنے والی تھی۔ دو گھنٹے بعد ابا اور سلیم نواز، حق نواز کو گھر لے آئے تھے کیونکہ اسے جلدی ہوش آگیا تھا۔ حق نواز کو دیکھ کر امی ایک بار پھر سے جذباتی ہو گئی تھیں۔

"ماں صدقے--ماں واری--میرا بیٹا--میرے جگر کا ٹکڑا---"

امی دیوانہ وار حق نواز کی جانب لپکیں جبکہ وہ پہلے ہی دواؤں کے زیر اثر ڈولتا پھر رہا تھا۔ ڈاکٹر نے اسے ایک پورا دن بستر سے نہ اٹھنے کی ہدایت کی تھی--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ تم کیا کر رہی ہو ثمینہ؟ اسکو آرام کی ضرورت ہے اور تم مزید اسکا سر کھا رہی ہو--"

"بند کرو یہ رونا دھونا

ابا خواتین کی موجودگی کے خیال سے امی کے نزدیک ہوکر ذرا آہستہ آواز میں گرجے تھے۔

کومل؟"ابا نے بلایا تو وہ فوراً قریب آئی--"

"اب کیا میں اپنے بیٹے کو پیار بھی نہ کروں؟"

امی نے منہ بنا لیا،انکا دکھ اپنی جگہ قائم تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"جی ابا؟"

"بھائی کو اندر لے کر جاؤ، ڈاکٹر نے آرام کرنے کا کہا ہے۔۔"

ابا نے ذرا بلند آواز میں کہا تاکہ سب خواتین بھی اپنے گھر کی راہ لیں لیکن امی کو ابا کا ٹوکنا ہرگز نہ بھایا۔۔وہ ناراض نظروں سے انہیں دیکھ رہی تھیں۔ابا انہیں نظر انداز کر کے خود بھی کمرے میں چلے گئے۔

"ہمیشہ ایسے کرتا ہے یہ شخص۔۔میری اوقات ہی کیا ہے اس گھر میں، میرا پیار کرنا بھی کھٹکتا ہے انہیں؟"

امی نے دوپٹہ منہ پر رکھ لیا، سب خواتین ایک بار پھر سر جوڑ کر بیٹھ گئی تھیں۔۔۔اب کی بار موضوع سخن تھا 'شوہر حضرات'

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

ابا نے دونوں بیٹوں کے کالج جانے سے پہلے تک موٹر سائیکل پر پابندی لگا رکھی تھی مگر حق نواز والے حادثے کے بعد انہیں اپنے فیصلے میں کچھ ترمیم کرنا پڑی تھی۔اہتشام کے ابا کے شوروم سے انہوں نے ایک سیکنڈ ہینڈ موٹر سائیکل نکلوا لی تھی۔ ویسے بھی

URDU NOVEL BANK

اہتشام نے حق نواز کو اسپتال پہنچا کر انکی نظروں میں اچھے خاصے نمبر بنا لیے تھے۔ اسے تو یوں لگنا شروع ہو گیا تھا جیسے قسمت خود اسکا ساتھ دے رہی ہے۔۔

"ہیلو؟"

اہتشام نے دعائیں مانگی تھیں کہ کال کومل ہی اُٹھائے اور اسکی دعا قبول ہو گئی تھی۔

"السلام علیکم؟جی کون؟"

کومل نے بہت تمیز سے پوچھا۔

"میں اہتشام بات کر رہا ہوں۔۔"

وہ حتی المقدور کوشش کر رہا تھا کی کومل پر اسکی گھبراہٹ ظاہر نہ ہونے پائے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کون؟"

اب کے کومل نے سنبھلتے ہوئے کچھ سختی سے پوچھا تھا۔

آپ نے شاید مجھے پہچانا نہیں؟ حق نواز کی خبر دینے کے لیے میں نے ہی تو فون کیا"

"اس دن۔۔

کومل کو فوراً یاد آگیا لیکن ساتھ ہی وہ منظر بھی یاد آگیا جب اہتشام نے بیچ راستے اسکا نام لیا تھا اور وہ ابا کے عذاب سے بال بال بچی تھی۔

URDU NOVEL BANK

جی پہچان گئی۔۔"اس نے آہستہ سے کہا، اہتشام کے دل کی دھڑکن تیز ہوگئی۔"آپکا"

"بے حد شکریہ، اس دن آپ نہ ہوتے تو ناجانے کیا ہو جاتا ؟

کومل نے اسکا شکریہ ادا کیا، وہ جلد از جلد فون بند کر دینا چاہتی تھی کیونکہ کسی اجنبی لڑکے سے بات کرنے کا یہ اسکی زندگی کا پہلا تجربہ تھا۔

نہیں ایسے مت کہیں آپ، شکریہ تو غیروں کو کہا جاتا ہے۔۔" وہ کچھ کہتے کہتے رُکا اور" زبان دانتوں تلے دباکر خود کو سرزنش کی۔ "میرا مطلب ہے کہ حق نواز میرے چھوٹے "بھائیوں جیسا ہے۔۔شکریہ کی کوئی ضرورت نہیں۔۔

وہ کہہ کرخاموش ہوگیا تو دونوں جانب ایک معنی خیز سی خاموشی چھا گئی۔۔۔ اہتشام اسکے بولنے کا انتظارکر رہا تھا لیکن کومل اسکے خدا حافظ کے انتظار میں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل۔۔۔"

اچانک اہتشام نے اسکا نام پکارا تو کومل کو لگا جیسے چہار سُو گھنٹیاں بج اُٹھی ہوں، امی نے آج تک اسکا نام اتنی محبت سے نہیں لیا تھا جتنی محبت سے اہتشام نے اسے پکارا تھا۔ اسکے ہاتھ لرزنا شروع ہو گئے۔ وہ خاموش رہی۔اہتشام فقط اسکی اتھل پتھل ہوتی

URDU NOVEL BANK

سانسیں سن رہا تھا۔۔رات کا گھمبیر سناٹا عجیب ہی چالیں چل رہا تھا۔ کومل کو لگا آج کچھ ہو جائے گا۔ اگر مزید کچھ دیر تک فون بند نہ ہوا تو قیامت قائم ہو جائے گی۔

"ٹھیک ہے خدا حافظ۔۔"

اس نے جلدی سے فون بند کر کے یوں بیڈ پر پھینک دیا جیسے وہ فون نہیں کوئی سانپ ہے جو اسے ڈس لے گا۔۔۔کئی لمحے وہ تیز دھڑکن کے ساتھ فون کو خوفزدہ نگاہوں سے دیکھتی رہی۔اگلے کئی دن وہ دل ہی دل میں خوفزدہ رہی کہ کہیں پھر سے نہ اہتشام کا فون آجائے۔ جب بھی کسی کا فون آتا وہ آیت الکرسی پڑھنا شروع کر دیتی تھی۔ تین چار دن بعد وہ اپنی اس کیفیت سے باہر آئی تھی جب اسے یقین ہو چکا تھا اب اہتشام کبھی فون نہیں کرے گا اور چاہتی بھی کچھ ایسا ہی تھی کہ اہتشام پھر کبھی اسے فون نہ کرے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے کالج میں سردیوں کی چھٹیاں ہو چکی تھیں۔وہ گھر میں بور ہوتی رہتی تھی۔ایسے ہی ایک دن آٹا گوندھتے ہوئے اسے امی کے فون کی آواز سنائی دی لیکن اس نے خاص توجہ نہ دی کہ امی خود دیکھ لیں گی۔۔۔ مگر کافی دیر گزرنے کے بعد بھی

URDU NOVEL BANK

جب فون مستقل مزاجی سے بجتا رہا تو بادل ناخواستہ اسے ہاتھ دھو کر فون اُٹھانا ہی پڑا۔۔۔

"السلام علیکم؟"

اس نے عجلت میں کہا تھا مگر دوسری جانب اہتشام کی آواز سن کر اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے۔ فون اسکے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا تھا۔

"شکر ہے آپ کی آواز تو سُننے کو ملی۔۔"

کومل نے بے ساختہ باہر نظر دوڑائی کہیں امی نہ دیکھ لیں۔

"آاپ نے کک۔کیوں فون کیا ہے؟"

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

اسکی آواز میں لڑکھڑاہٹ محسوس کرکے اہتشام کو لطف آیا۔

"یعنی آپکو پتہ چل گیا تھا کہ میں ہوں؟"

ایک دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ اس نے کومل سے پوچھا تو کومل کو اپنی جلد بازی پر غصہ آیا۔۔

"دیکھیں آپ آئندہ کبھی فون مت کیجئے گا، اللہ حافظ۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے جلدی سے فون بند کردیا اورگہرے سانس لینے لگی لیکن ابھی وہ ٹھیک طرح سنبھل بھی نا پائی تھی کہ ایک بار پھر سے اہتشام کی کال دیکھ کر وہ پریشان ہو گئی۔۔ابا جلاد کی صورت میں اسکو اپنے اردگرد گول گول گھومتے نظر آنے لگے۔۔۔امی کی ملامت بھری نظریں۔۔۔ اسکا دل ڈوب کے ابھرا۔۔

"میں نے آپ سے کہا نا آپ آئندہ فون مت کیجئے گا، آپکو ایک بار سمجھ نہیں آتی؟"

"ایک بات کہوں؟"

کومل اسکی دیدہ دلیری پر عش عش کر اُٹھی یعنی وہ بھی کوئی ایک نمبر کا ڈھیٹ ہی تھا۔

"آپکو غصہ کرنا بالکل بھی نہیں آتا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے جواب کا انتظار کیے بغیر اہتشام نے محبت بھرے لہجے میں کہا تو کومل حیران رہ گئی۔وہ ٹھیک کہہ رہا تھا کیونکہ حق نواز اور سلیم نواز اسکا خوب ریکارڈ لگاتے تھے۔ وہ کہتے تھے کومل تم غصہ نہ کیا کرو ہماری ہنسی نکل جاتی ہے۔

"آپ ڈر کیوں رہی ہیں؟"

اس نے ایک بار پھر سوال کیا تو کومل نے سوچا یہ سیدھی طرح سمجھنے والوں میں سے نہیں لگتا۔

URDU NOVEL BANK

میں کیوں ڈروں گی خوامخواہ؟ آپ سے آخری بار کہہ رہی ہوں آج کے بعد اس نمبر پر" فون کیا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔۔ویسے بھی یہ میری امی کا نمبر ہے وہ خود ہی سمجھ "!لیں گی آپکو

کومل نے اسے ڈرانے کی کوشش کی تو وہ ہنس پڑا۔

اگر آپکو اپنی امی کا ڈر ہے تو آپکی اطلاع کے لیے عرض ہے کہ وہ دادی ثریا کے گھر" سدھار چکی ہیں اور انکا وہاں سے دو گھنٹے تک اُٹھنے کا کوئی ارادہ نہیں کیونکہ میری والدہ ماجدہ بھی بنفسِ نفیس وہیں موجود ہیں اور جہاں تک حق نواز اور سلیم نواز کی بات ہے تو وہ اس وقت میرے سامنے کالونی کے گراؤنڈ میں کھیلتے ہوئے ایک دوسرے سے لڑائی کر رہے ہیں، رہے آپکے ابا محترم؟ تو جناب وہ آپکو بھی پتہ ہے اس وقت کہاں پائے "!!جاتے ہیں۔۔۔

کومل تو بس ہیں ہیں ہی کرتی رہ گئی، اگلے بندے نے تو ایک منٹ میں اسے اسکے گھر کی ساری رپورٹ فراہم کر دی تھی یعنی ایک وہ ہی بے خبر تھی؟ جبکہ "لوگ" اسکے گھر کی ساری خبر رکھتے تھے۔۔ اسے یکدم اہتشام سے خوف سا محسوس ہوا۔۔

"خیر چھوڑیں ان باتوں کو، آپ مجھے یہ بتائیں کہ آپ نے کبھی محبت کی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل بھی آخر کتنا برداشت کرتی، اس بات پر اسکے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا۔

"آپ کو شرم آنی چاہیے ایسی حرکت کرتے ہوئے، یہ کوئی طریقہ ہے کسی کو تنگ کرنے کا؟ یہ سب بتا کر آپکو لگ رہا ہے آپ نے کوئی معرکہ مار لیا ہے؟ جب کہ یہ ایک سخت ترین غیراخلاقی حرکت ہے--- سمجھے آپ؟"

کومل نے محبت والی بات گول کرکے اسے شرم و احساس دلانا چاہا لیکن اہتشام شرمو شرمی میں تو ساری زندگی ہاتھ پر ہاتھ دھر کے نہیں بیٹھا رہ سکتا تھا نا؟ اسے ہمت کرنی ہی تھی، اس نے کرلی۔

"دیکھو کومل میری بات غور سے سننا کیونکہ میں صاف بات کرنے کا عادی ہوں-- نہ میں آوارہ لڑکوں کی طرح جگہ جگہ منہ مارتا ہوں اور نہ ہی جھوٹے خواب دکھانے کا روادار ہوں-- محبت کرتا ہوں تم سے اور تمہیں اپنی عزت بنانے کا خواہاں ہوں-- تمہیں صرف یہی بتانے کے لیے فون کیا تھا کہ تم یہ بات اچھے طریقے سے ذہن نشین کرلو کہ تم پر صرف اہتشام کا حق ہے اور کسی کا سایہ بھی میں تم پر برداشت نہیں کر سکتا--- تمہیں صرف میرے حوالے سے خواب دیکھنے کا حق ہے کیونکہ میں کسی تیسرے کو

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تمہارے اور اپنے درمیان برداشت نہیں کر سکتا اور نہ کروں گا۔۔۔امید ہے تمہیں میری بات سمجھ میں آگئی ہوگی؟"

آپ سے تم تک کا فاصلہ بہت تیزی سے طے ہوا تھا۔ کومل پر اسکے تمام الفاظ کسی بارود بھرے گولے کی طرح لگ رہے تھے۔ وہ تو پہلے جھٹکے سے سنبھل نہ پائی تھی کہ اہتشام نے اچانک ہی اسکی زندگی کی پرسکون ندی میں انوکھا بھونچال پیدا کر دیا تھا۔

اسے خاموش پاکر اہتشام نے کچھ نرمی اختیار کی۔۔

ہاں تو میں پوچھ رہا تھا محبت کی ہے کبھی تم نے؟ مجھے سچ سننا بہت اچھا لگتا"

"ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نن۔نہیں۔۔"

گُڈ۔۔تمہاری یہ بات سب سے زیادہ اچھی لگی مجھے خیر کوئی بات نہیں میں آہستہ آہستہ سکھا دوں گا تمہیں کہ محبت کرتے کیسے ہیں۔۔"

اہتشام نے گھمبیر لہجے میں کہا اور کومل کو یوں لگا جیسے کسی نے اسکے جسم کے اندر سب کچھ جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ وہ کیا محسوس کر رہی تھی اسے خود بھی معلوم نہیں تھا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیونکہ وہ اب تک ان تمام احساسات سے عاری دل لے کر جیتی آرہی تھی، نا سمجھ تھی۔۔ نادان تھی۔۔

اہتشام سمجھ گیا تھا کہ کومل معصوم ہے، اسکو زمانے کی ہوا نے ابھی تک چھوا نہیں۔۔اس لیے اس نے نرمی اختیار کرتے ہوئے کومل کو جانے کی اجازت دے دی۔۔جبکہ کومل، اس بیچاری نے کہاں جانا تھا؟ وہ کہیں جانے کے قابل ہی کہاں رہی تھی؟ فون بند ہوتے ہی بیڈ پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئی اور تھوڑی ہی دیر بعد وہ اردگرد سے غافل ہو چکی تھی۔

امی نے اہتشام کے اندازے کو سچ ثابت کرتے ہوئے ٹھیک دو گھنٹے بعد گھر میں قدم رکھا تو آدھا گندھا آٹا دیکھ کر انکو خوب تپ چڑھی آج وہ نہیں چھوڑنے والی تھیں اس نکمی لڑکی کو مگر جیسے ہی کومل کے کمرے کا ادھ کھلا دروازہ کھولا کیا دیکھتی ہیں کہ کومل بخار میں لپی تپی اردگرد سے غافل ہوئی پڑی ہے۔ امی کی تو گویا جان پر بن پڑی تھی۔انہوں نے حواس باختہ ہو کر مدد کے لیے چیخنا چلانا چاہا مگر جوان بیٹی کا معاملہ تھا لہذا وہ خود پر قابو پاتے ہوئے دروازے تک آئیں اور حق نواز اور سلیم نواز کو فوراً گھر پہنچنے کی تلقین کی۔۔اہتشام کی نگاہوں سے کومل کی والدہ کی پریشانی چھپ نہ سکی، اسکا دل

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

طرح طرح کے اندیشوں کا شکار ہو چلا تھا تھوڑی دیر بعد اس نے ڈاکٹر صاحب کو سلیم سمیت گھر میں داخل ہوتے دیکھا تو صحیح معنوں میں وہ پریشان ہو گیا۔ اس نے خود کو سرزنش کی کہ اسے ہاتھ ہولا رکھنا چاہیے تھا۔ کومل عام لڑکیوں کی طرح تیز اور چالاک نہیں تھی۔اسے بیک وقت کومل کی معصومیت پر بے تحاشا پیار آیا اور خود پر غصہ بھی۔۔

"!یہ تو نے کیا کیا شانی، یار وہ اپنے ابا کو بتا دے گی"

عرفان نے اہتشام کے کارنامے پر اپنا رد عمل ظاہر کیا تو اہتشام نے اسکی بات ناک پر سے مکھی کی طرح اُڑائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں اوئے، وہ تو چڑیا ہے چڑیا۔۔" اہتشام نے اپنا ہاتھ لہراتے ہوئے کہا۔" میرا نہیں" خیال اُس میں اتنی ہمت آسکے گی کہ اپنے امی ابا سے کچھ کہہ سکے، یہ لڑکیاں اتنی بہادر ہو جائیں تو ہم لڑکوں کو کون پوچھے بھلا؟ تم دیکھ لینا وہ ڈر کے مارے منہ سے کچھ "!بولے گی ہی نہیں۔۔لکھ لو میری بات

اہتشام نے پورے وثوق سے کہا تو عرفان اسے دیکھ کے رہ گیا۔۔۔ وہ جانتا تھا اہتشام حد سے ذیادہ پر اعتماد لڑکا ہے وہ تو اُڑتی چڑیا کے پر گِن لیا کرتا تھا پھر کومل کس کھیت کی

URDU NOVEL BANK

مولی تھی؟ لیکن اسکے باوجود پتہ نہیں کیوں وہ متجسس بھی تھا اور اہتشام کے لیے فکرمند بھی کہ اب پتہ نہیں کیا ہوگا۔۔۔

بلڈ پریشر لو ہونے کی وجہ سے نیم بے ہوشی کی حالت ہو جاتی ہے یہ کوئی فکر کی بات" نہیں، آپ بس ان کے کھانے پینے کا خیال رکھیں اور۔۔" ڈاکٹر صاحب نے کچھ توقف کرتے ہوئے امی کی جانب دیکھا، وہ بے حد فکر مند تھیں کہ بیٹھے بٹھائے کیا ہو گیا کومل کو اوپر سے ڈاکٹر صاحب کا یہ مشکوک انداز انہیں ہولا رہا تھا، وہ خوفزدہ نگاہوں سے انکے مزید بولنے کی منتظر تھیں۔"جتنا ہو سکے اپنی بیٹی کو وقت دیں یہ بچی ڈپریشن کا شکار ہے اور ڈپریشن انسان کو نفسیاتی مریض بنا دیتا ہے، ساری زندگی کی اذیت برداشت "کرنے سے بہتر ہے قبل از وقت اسکا تدراک کرلیا جائے،شکریہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر صاحب امی کو افکار کے حوالے کر کے خود گھر سے باہر نکل گئے جبکہ امی کومل کی طرف سے حقیقتاً پریشان ہو چکی تھیں۔ کومل میں جان تھی ان کی، ان کے لیے یہ خیال ہی سوہانِ روح تھا کہ وہ کسی بات پر پریشان ہے جس کا ثمینہ کو علم نہیں۔۔

بالآخر اہتشام کا تیر ٹھیک نشانے پر بیٹھا، امی نے ہر طرح کا حربہ آزما لیا تھا مگر کومل کی ایک ہی ضد تھی کہ امی آپ بلاوجہ پریشان ہیں مجھے تو کوئی ٹینشن پریشانی

URDU NOVEL BANK

نہیں ہے لیکن امی کیسے یقین کرلیتی ان کے دل میں بات بیٹھ چکی تھی۔وہ اب پہلے سے ذیادہ اسکا خیال رکھنے لگی تھیں۔ حق نواز اور سلیم نواز کو امی کا یوں کومل کی خاطر داریاں کرنا ایک آنکھ نہ بھا رہا تھا مگر وہ بے بس تھے۔

سو میں سے 95٪ لڑکیاں واقعی ڈر جاتی ہیں، وہ اپنے والدین پر اعتماد کرنے کی بجائے اس ڈر سے انہیں کچھ بتاتی ہی نہیں ہیں کہ انہیں مارا پیٹا جائے گا یا ان پر قید و بند کی صعوبتیں لاگو کر دی جائیں گی، وہ دراصل اس لڑکے سے نہیں ڈر رہی ہوتی ہیں جو انکی پریشانی کی وجہ بنا بلکہ اپنے گھر والوں سے ڈر رہی ہوتی ہیں۔ اسکی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ بچپن سے لے کر جوانی کی دہلیز پر قدم دھرنے تک ان کے دماغ میں یہ بات چسپاں کردی جاتی ہے کہ مرد کا کچھ نہیں جاتا صرف عورت کی شامت آتی ہے، سارا زمانہ عورت کو باتیں کرتا ہے، قصوروار بے شک لڑکا ہو تماشا ہمیشہ لڑکی کا بنتا ہے کیونکہ لڑکی کے ہاتھ میں سارے خاندان کی عزت ہوتی ہے۔ انہیں یہ کبھی نہیں بتایا جاتا کہ عزت ساری کی ساری اللہ کی ہے وہ جسے چاہے عزت بخش دے، جسے چاہے آزمائش میں ڈال دے، انہیں کبھی اعتماد اور حوصلہ دے کر بہادری سے ایسے حالات کا سامنا کرنا نہیں سکھایا گیا ہوتا لہذا وہ معاشرے، گھر، والدین اور زمانے کے ڈر سے اپنے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آپکو بچانے کی خاطر اپنا منہ بند کر لیتی ہیں لیکن اندر ہی اندر کڑھتی رہتی ہیں اور نفسیاتی دباؤ کا شکار ہو کر ذہنی مریضہ بن جاتی ہیں جس کے نتیجے میں خودکشی،احساس کمتری، لیکوریا، ڈپریشن، زبان میں لکنت وغیرہ جیسے کیسز دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں جبکہ دوسری جانب جو بچیاں ایسے کیسز کا شکار نہیں ہوتی وہ تنگ آکر انتقامی طور پر اندھیر نگری میں قدم رکھ دیتی ہیں جس کے نتیجے میں جنسی بے راہ روی، مشت ذنی، فحش گوئی، فحش لٹریچر سننا، پڑھنا اور لکھنا، فحش مواد دیکھنا ،ایام مخصوصہ میں پیچیدگی، نسوانی امراض وغیرہ جیسے کیسز دیکھنے اور سننے میں آتے ہیں۔۔۔ دوسری نمبر والی صورتحال زیادہ سنگین ہے لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ایسے ہی کیسز کی تعداد معاشرے میں خفیہ مگر زیادہ ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عورت نے ایک نسل کو پروان چڑھانا ہوتا ہے، اسکا صحت مند ہونا بہت ضروری ہے اور یہ اسی صورت میں ممکن ہے جب اسکی پرورش، تربیت اور ذہنی نشوونما بھرپور طریقے سے ہو رہی ہو۔ ایک نفسیاتی دباؤ کی شکار عورت سے آپ کیا توقع رکھتے ہیں وہ اپنی اولاد کی کیسی پرورش کرے گی؟ یقیناً آپ سوچ رہے ہوں گے کہ وہ انہیں اس عذاب سے گزرنے نہیں دے گی جس میں سے وہ خود گزر چکی تھی مگر ایسا نہیں ہے، وہ اپنی

URDU NOVEL BANK

ہر محرومی کا بدلہ اپنے بچوں سے لے گی، انہیں مارے پیٹے گی، گالم گلوچ کرے گی اور جب اولاد بالخصوص لڑکے جب ایک عمر کو پہنچیں گے تو نتیجتاً ایسے کیسز دیکھنے میں آئیں گے جن میں سرِ فہرست کم عمر بچوں کے ساتھ جنسی زیادتی ہوتی ہے، یہ دراصل مریض کا ذہنی و نفسیاتی دباؤ ہوتا ہے جو وہ اس طرح سے نکالتا ہے کہ آج ہمارے معاشرے میں کم سن بچیاں اور نومولود ننھی جانیں تک اس غیر انسانی رویے سے محفوظ نہیں رہیں۔۔لیکن اسکا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ آپ بالکل ہی مایوس ہو کر بیٹھ جائیں۔ اگر کچھ بگڑ گیا ہے تو یقیناً اسکا حل بھی موجود ہے اس معاملے میں والدین کو اپنے رویے پر غور کرنے کی اشد ضرورت ہے انہیں اپنے بچوں، بیٹوں اور بیٹیوں کو اعتماد فراہم کرنا ہوگا۔ انہیں غلطیوں پر نذرِ آتش کرنے کی بجائے محبت اور طریقے سے سمجھانا ہوگا اور اعتماد بحال کرنا ہوگا، پڑوس میں وقت ضائع کرنے کی بجائے اپنی اولاد پر توجہ دینی ہوگی تاکہ انکی نگرانی میں ہر چیز سلیقے سے انجام پائے۔

جب میں پیدا ہو ہی رہا تھا تو تیرا پیدا ہونا ضروری تھا ساتھ؟کاش تُو پیدا ہی نہ ہوا ہوتا"

"منحوس انسان۔۔

سلیم نے جل کڑھ کر حق نواز کو کہا، حق نواز کمپیوٹر پر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

metal slug

کھیل رہا تھا۔ اس نے استفہامیہ نگاہوں سے سلیم کو گھورا۔

"کیوں تجھے کیا تکلیف ہے مجھ سے؟ منحوس ہو گا تُو خود گینڈا کہیں کا۔۔۔"

حق نواز نے حساب بے باک کیا لیکن سلیم کی چنگاری بُجھ چکی تھی۔

"میرے منہ نہ لگ میں پہلے ہی بہت غصے میں ہوں، امی کو بھی جب دیکھو کومل کے ساتھ چپکی رہتی ہیں۔ میں تو جیسے کوڑے کے ڈھیر پر ملا تھا امی کو۔۔۔"

سلیم بیک وقت غمگین بھی تھا اور برہم بھی۔

"او جا یار باہر بیٹھ کر رو مجھے تنگ نہ کر، میں آخری اسٹیج پر پہنچ گیا ہوں، تو نے اپنی پسوڑی ڈالی ہوئی ہے۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز نے ایک بیزار سی نظر کمپیوٹر اسکرین پر ڈالی، حق نواز کا ہیرو ایک ایک دشمن کو خوب دھو دھو کر پیٹ رہا تھا اور بالآخر وہ بڑی "بلا" کو مار کر جیت چکا تھا۔ حق نواز نے جیت کی خوشی میں پرجوش سا مُکّا ہوا میں لہرا کر نعرہ لگایا اور کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کر کے سلیم کے بیزار سے چہرے پر نگاہ دوڑائی۔

URDU NOVEL BANK

"تیرے چار آنے لے کر کون بھاگ گیا ہے سلیم نواز؟؟ جاکر آئینے میں اپنا بُوتھا دیکھ
کتنا منحوس لگ رہا ہے --- کینکڑا نہ ہو تو--"

سلیم نواز نے ایک بار پھر انہی نگاہوں سے حق نواز کو دیکھا اور رُخ پھیر کر بیٹھ گیا اسکا موڈ واقعی آف تھا۔

"دیکھا یہ فائدے ہوتے ہیں اکلوتے ہونے کے، امی سارا پیار کومل سے کرتی ہیں، اسے نئے اور مہنگے کپڑے، پیسے، جوتے، زیور اور بھی اللہ جانے کیا کیا دیتی ہیں ہم سے چھپ کر--ہم لڑکوں کی بھی بھلا کوئی زندگی ہے یار؟ سارے مزے ان لڑکیوں کے ہوتے ہیں!"

سلیم نواز کا دکھ ناقابل بیان تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو فکر نہ کر کومل تو بکری ہے بکری-- امی کا پیار بھی دو دن کا ہوتا ہے پھر دیکھ لیں گے اس بکری کو--"

حق نواز نے اسے یقین دلایا۔

"نہیں یار اب کچھ کرنا ہی پڑے گا--"

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کو کسی طور چین نہیں پڑ رہا تھا، ویسے بھی کئی روز سے اس نے کسی سے جھگڑا نہیں کیا تھا لہذا اس کا سکون سے بیٹھنا محال تھا۔

تقریباً ہفتے بھر بعد کی بات ہے۔ کومل باہر لان میں جھولا جھول رہی تھی۔ جب سلیم اپنی شرٹ پکڑے اسکے پاس آیا۔

"کومل تم ہر وقت فارغ بیٹھی رہتی ہو کوئی شرم حیا ہے بھی یا نہیں؟"

سلیم چیخا تو کومل کا چاکلیٹ منہ کی طرف لیجاتا ہاتھ تھم گیا، اس نے جھولا روک کر سلیم نواز کو گھورا۔

کیا تکلیف ہے؟ مجھے تنگ نہ کرو یاد ہے نا ڈاکٹر نے کیا کہا تھا؟ مجھے کوئی ٹینشن نہیں"

"ملنی چاہیے--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے کچھ جتاتے ہوئے اسے ٹکا سا جواب دیا اور چاکلیٹ کا ٹکڑا توڑ کر ایک شان بے نیازی سے اپنے منہ میں رکھا۔

یہ سارے بہانے ہیں تمہارے اور کچھ نہیں، ذیادہ اماں نہ بنا کرو-- چلو جا کر میری"

"شرٹ استری کرو ورنہ ابا کو تمہاری شکایت لگاؤں گا--

سلیم کو کومل کے یہ نئے رنگ ڈھنگ ذرا بھی ہضم نہ ہو رہے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اب تم بڑے ہو گئے ہو اپنے کپڑے خود استری کیا کرو، کیا کہا تھا امی نے پرسوں۔۔"

"یاد ہے نا؟

کومل نے بے خوفی سے اسے یاد دلایا تو سلیم نے اسے غصے سے گھورا۔۔اسی لمحے امی بھی چائے کے کپ لیے خوشگوار موڈ میں وہاں چلی آئیں۔

"میرے سامنے بکواس کرتی ہو؟ میں بتاتا ہوں تمہیں میں کون ہوں؟"

وہ ہوبہو ابا کے اسٹائل میں بولا تھا۔امی سلیم کے یہ نادر خیالات سن چکی تھیں جبکہ سلیم کو امی کے آنے کی خبر نہیں تھی، اس نے جھولے کو جھٹکا دیا کومل کی گرفت مضبوط نہیں تھی وہ منہ کے بل نیچے آگری اور اسکی ناک سے خون بہنا شروع ہو گیا۔

سلیم یہ دیکھ کر جیسے ہی بھاگنے کے لیے پلٹا امی کے ساتھ ٹکرا گیا اور ساری چائے اس پر گر گئی۔امی حواس باختہ ہو کر کبھی کومل کے ناک سے بہتے خون کو دیکھ رہی تھیں کبھی سلیم نواز کے چیختے چلاتے وجود کو۔۔یکدم انہیں شدید غصہ آگیا اس دن انہوں نے کافی عرصے بعد ڈنڈا اُٹھایا اور سلیم کی ایسی دھلائی کی کہ سارا محلہ پریشان ہو گیا۔ سلیم اب بڑا ہو گیا تھا اس سے یہ بے عزتی برداشت نہ ہوئی کیونکہ محلے دار گھر کے اندر آکر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم اور امی کے درمیان بیچ بچاؤ کروا رہے تھے مگر امی کے اوپر کوئی جنونی کیفیت سوار تھی وہ مارے جا رہی تھیں۔

"نہیں چھوڑوں گی اسے آج، جینا حرام کر دیا ہے اس نے۔۔جب دیکھو لڑائی جب دیکھو فساد۔۔۔آج نہیں بچے گا یہ میرے ہاتھ سے۔۔۔"

سلیم کو زبردستی امی کے ڈنڈے کی زد سے چھڑوا کر باہر بھیج دیا گیا جبکہ امی ہانپتے ہانپتے ایک طرف بیٹھ گئیں اور پھر خود بھی رونا شروع کردیا۔۔۔

سب لوگ سلیم کو سمجھا رہے تھے کہ وہ بڑا ہوگیا ہے اب ایسی بچگانہ حرکتیں اسے زیب نہیں دیتیں جبکہ سلیم کے دماغ میں صرف انتقام سوار تھا لیکن امی سے نہیں بلکہ کومل سے۔۔۔کیونکہ وہ اس رزالت کا ذمہ دار کومل کو گردانتا تھا۔ اب وہ کسی ایسے موقعے کے انتظار میں تھا جب کومل کی بھی ایسی ہی پٹائی ہوتی ورنہ سلیم نواز کو کسی صورت سکون ملنے والا نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل؟"

اہتشام نے کافی گھمبیر لہجے میں اسکا نام پکارا۔

URDU NOVEL BANK

"جی؟"

وہ جھجھکتے ہوئے منمائی۔۔

"تمہیں مجھ سے ملنا ہوگا۔۔میں اب تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا"

کومل کے ہاتھوں کے طوطے کیا فاختائیں تک اُڑ گئیں۔

نن۔نہیں یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں۔ ایسا ہرگز ممکن نہیں۔۔آئندہ یہ خیال بھی اپنے" دماغ میں مت لائیے گا"

اس نے گھبرائی ہوئی آواز میں سانس لیے بغیر کہا۔ اہتشام کو معلوم تھا یہی جواب سننے کو ملے گا لیکن پھر بھی ایک "ہیرو" ہونے کے ناطے اسکو ہیرو کی طرح ہی اپنی ہیروئن کو جواب دینا تھا تاکہ محبت کی اعلیٰ مثال قائم کی جا سکے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم سمجھتی ہو میں تمہارے ساتھ فلرٹ کر رہا ہوں؟ چار دن کی عاشقی کے بعد تمہیں" چھوڑ کر کہیں اور مصروف ہو جاؤں گا؟" کومل اس کے ٹھیک اندازے پر حیران رہ گئی مگر اس نے کچھ کہا نہیں۔"جواب دو مجھے کومل اور ہرگز یہ مت کہنا کہ تم میری بات" سے اتفاق نہیں کرتی؟

اہتشام نے دکھ بھرے لہجے میں اسے کہا تو کومل کے دل کو کچھ ہونے لگا۔

URDU NOVEL BANK

میں بس یہ چاہتی ہوں کہ یہ سب نہ ہو، آپ بہت اچھے ہیں لیکن آپ مجھے اور" میرے گھر کے ماحول کو نہیں جانتے اہتشام، میں نہیں چاہتی کہ کوئی تماشا بنے۔۔پلیز "!سمجھنے کی کوشش کریں۔۔

کومل گذشتہ بار کی طرح پھر اسکو سمجھاتے ہوئے آخر پر رونے لگ گئی مگر اہتشام اسکے سارے ڈر ختم کرنا چاہتا تھا۔

کومل میری جان، میری ساری کائنات۔۔۔ کیوں تم اپنے آنسو بہا کر میری جان لینا" چاہتی ہو؟ میں کس لیے ہوں آخر؟ تمہارے لیے ہی تو ہوں۔۔ساری دنیا کو چیر پھاڑ کر رکھ دوں گا اگر کوئی تمہارے اور میرے بیچ آیا۔۔ سمجھ گئیں نا تم؟ میں نے ایسے تھوڑی نا تمہارا اتنا انتظار کیا؟ تمہارے پل پل کی خبر رکھتا تھا میں۔۔کوئی میری کومل کی طرف میلی نگاہ اُٹھا کے دیکھتا تھا تو اسکی آنکھیں نوچ لیتا تھا میں اور یہ جھوٹ نہیں ہے تم کسی سے بھی پوچھ سکتی ہو۔۔میں نے تم سے دل سے پیار کیا ہے کومل۔۔میرا یقین "کرو

اہتشام نے اسکو بھرپور یقین دلاتے ہوئے کہا تو کومل کو اسکے لہجے میں حقیقت کا عکس نظر آیا، وہ گم سم سی بیٹھی رہ گئی۔۔ بھلا کون اسکے لیے اتنی ہمت کر سکتا تھا؟ کیا ابا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جن سے ہر چیز کے لیے رو رو کر اور بے عزتی کروا کے اجازت لینی پڑتی تھی پھر بھی انکا غصہ ناک پر دھرا رہتا تھا۔ یا پھر اسکے بھائی؟ جن کے سب کام وہ جانفشانی سے کرتی تھی انکو پڑھاتی تھی مگر وہ اسکی عزت تک نہیں کرتے تھے۔۔ اسکو کبھی کسی نے اتنی اہمیت کا احساس دلایا ہی کب تھا؟ بھلا کون تھا جو اسکے لیے یوں لڑنے مرنے پر تیار ہو جائے اپنی جان تک کی پرواہ کیے بغیر؟ کوئی نہیں۔۔۔کوئی بھی نہیں تھا سوائے اہتشام کے۔۔۔ آج تیسری بار انکی کال پر بات ہو رہی تھی اور یہ پہلی بار تھا جب کومل کے دل کے کواڑ اہتشام کے لیے کھلنے کو تیار تھے۔۔۔وہ تیزی سے اسکے نازک دل میں جگہ بنا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا واقعی میں اس قابل ہوں کہ کوئی میرے لیے یوں جذباتی ہو؟"

اس نے جیسے خود سے پوچھا تھا۔۔

مجھ سے پوچھو تم کیا ہو کومل؟"اہتشام نے مخمور لہجے میں کہا تو کومل کا دل بے اختیار" دھڑکا،"تم جیسا کوئی نہیں ہے کومل، اس دنیا کی ہر لڑکی سے الگ ہو تم، تمہاری سب "سے خاص بات پتہ ہے کیا ہے؟

اہتشام نے اس سے پوچھا تو کومل نے بے ساختہ کہا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا؟"

اہتشام مسکرا دیا، کومل کے کورے کاغذ جیسے دل پر وہ بہت کامیابی سے اپنے جھنڈے گاڑ رہا تھا۔

"تمہاری معصومیت۔۔"

کومل کو بیک وقت یہ جواب کافی عجیب، اچھا اور دلفریب لگا۔وہ شرما گئی۔

"تم اتنی معصوم اور پاک ہو نا کہ بس کیا بتاؤں میری جان ہو تم۔۔"

وہ آنکھیں بند کر کے خمار آلود لہجے میں بولا تو کومل کی دل کی دھڑکن تیز ہو گئی۔ کہاں وہ ایسی تعریفوں کی عادی تھی بھلا؟ اس نے سوائے لعن طعن کے سنا ہی کچھ نہیں تھا۔۔ یہ اہتشام ہی تھا جو کومل کو اسکے حقائق سے آگاہ کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہاری یہ سانسیں میری جان لے لیں گی کسی دن۔۔۔"

وہ بے حد جذباتی ہو رہا تھا، کومل کے ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔

میرے خیال سے اب سونا چاہیے۔بہت دیر ہو گئی ہے۔ امی اُٹھ گئیں نا تو مسئلہ ہو"

"جائے گا بہت۔۔

اس نے فون بند کرنے کے لیے پرتولے تو اہتشام نے بے قراری سے اسکی بات کاٹی۔

URDU NOVEL BANK

کہاں؟ کوئی نہیں جناب۔۔روز تم ایسے ہی کرتی ہو۔آج تمہیں نہیں جانے دوں گا"

"کہیں بھی، سمجھ گئیں نا؟

"نہیں اہتشام ایسے اچھا نہی لگتا ناں۔۔"

"میں نے کہا نا تم نہیں جاؤ گی تو بس نہیں جاؤ گی۔۔اب جیسے مرضی ہے تمہاری؟"

اہتشام نے حق جتانے والے انداز میں دھونس جمائی تو کومل کو ناچار اسکی بات ماننی پڑی۔ پھر ساری رات وہ اسے اسکی خوبصورتی کے متعلق بتاتا رہا۔۔وہ کس رنگ کے لباس میں زیادہ پیاری لگتی ہے، اسکے پاؤں میں کونسی چپل اچھی لگتی ہے، وہ مسکراتی ہوئی کیسی لگتی ہے، اسکی آنکھیں کتنی حسین ہیں، اسکے گال کتنے گلابی ہیں، اسکی ادائیں کتنی قاتل ہیں،اسکے ہاتھ میں کتنا ذائقہ ہے، اسکی باتیں کتنی اچھی ہیں، وہ کتنی سمجھدار ہے، وہ کس قدر ذہین ہے، وہ کتنی الگ ہے۔۔۔ یہ سب باتیں کومل کو آج معلوم ہوئی تھیں۔ اب سے پہلے تک وہ اپنی خوبیوں سے بالکل ناآشنا تھی۔ امی کی گالم گلوچ، ابا کی لعن طعن، بھائیوں کی بے عزتی کے بعد وہ خود کو قصوروار سمجھنا شروع ہو جاتی تھی مگر یہ اہتشام تھا جس نے اسے بتایا تھا کہ اسکا تو کبھی کوئی قصور ہی نہیں ہوتا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھا۔ اہتشام ہی تھا جس نے اس پر یہ حقیقت کھولی تھی کہ وہ کس قدر بیش قیمت خوبیوں کی مالک دنیا کی سب سے بہترین لڑکی ہے۔

وہ ہر گزرتے دن کے ساتھ نکھرتی جا رہی تھی۔ اس نے آئینہ دیکھنا شروع کر دیا تھا۔ پہلے وہ اتنی مصروف ہوتی تھی کہ صبح منہ دھونے کے بعد رات کو ہی شیشے کا سامنا ہوتا تھا اور وہ بھی سرسری سا بغیر کسی اور جانب دیکھے، صرف دانت صاف کرکے، منہ دھو کر سیدھا بستر پر ڈھیر ہو جاتی تھی۔ اب وہ ہر زاویے سے خود کو دیکھا کرتی تھی یہاں تک کہ اسے اس بات کو جاننے کا بھی اشتیاق تھا کہ وہ جب مسکراتی ہے تو کس زاویے سے اسکا چہرہ زیادہ پرکشش لگتا ہے؟ اس پر وہ کافی محنت بھی کر رہی تھی۔ بات بے بات مسکراتی رہتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دادی ثریا کی طبیعت ناساز رہتی تھی اب، امی کا زیادہ وقت وہاں گزرتا تھا۔

حق نواز اور سلیم نواز اپنی عمر کے اس حصے میں تھے جہاں لڑکوں کا دل کم ہی گھر میں لگتا ہے، باہر کی دنیا میں نئی نئی چیزیں دیکھنے، جاننے کا تجسس عروج پر ہوتا ہے لہذا وہ شام گئے امی کے چیخنے چلانے پر گھر واپس آتے تھے جب ابا کے آنے کا وقت ہوتا تھا۔ کومل کے پاس فرصت ہی فرصت ہوتی تھی۔۔ وہ ہر وقت آئینے کے سامنے کھڑی

URDU NOVEL BANK

رہتی تھی یا پھر اہتشام کی دلنشین باتوں کے سحر میں کھوئی رہتی تھی۔وہ دونوں وقت گزرنے کے ساتھ ایک دوسرے سے قریب تر ہوتے جا رہے تھے اور یہ قربت بے حد خطرناک موڑ اختیار کرنے والی تھی، کومل کو اس بات کا قطعی علم نہیں تھا۔

"امی میں یہ بریانی سعدیہ کے گھر دے آؤں؟"

امی نے اسے نئے لباس میں بریانی کی پلیٹ تھامے باہر جانے کو تیار دیکھا تو گھورتے ہوئے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے یونہی منہ اُٹھا کر لوگوں کے گھر جانے کی، سعدیہ کے گھر اپنا آنا جانا ذرا کم کرو۔۔اسکی ماں کا اتنا نخرہ ہے۔ سیدھے منہ کسی سے بات تک نہیں کرتی اور تم وہاں بریانیاں لے جا کر ان کے منہ میں ٹھونسو گی؟ بس کوئی ضرورت نہیں کہیں جانے کی، گھر بیٹھو آرام سے۔۔یہ نیا کسب شروع کر دیا ہے اس لڑکی نے، گھر میں ٹکا ہی نہیں جاتا۔۔جب دیکھو سعدیہ۔۔ سعدیہ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حسبِ عادت آخری جملہ اپنے منہ میں بڑبڑاتے ہوئے وہ ایک بار پھر ابا کی الماری میں چیزیں ترتیب سے رکھنا شروع ہو گئی تھیں۔کومل کی آنکھوں میں فوراً موٹے موٹے آنسو آگئے، آج اہتشام کی سالگرہ تھی اور اس نے کومل سے خاص طور پر بریانی کی فرمائش کی

URDU NOVEL BANK

تھی۔صرف یہی نہیں بلکہ کومل اسکی خواہش پر اپنا ہرا اور گلابی سوٹ بھی پہن چکی تھی، جس میں وہ بغیر کسی میک اپ اور جیولری کے نظر لگ جانے کی حد تک خوبصورت لگ رہی تھی۔ جوانی میں انسان بغیر ان "ہتھیاروں" کے بھی غضب کی کشش رکھتا ہے۔ جوانی بذاتِ خود خوبصورتی کا دوسرا نام ہے۔

لڑکی تم ابھی تک یہاں کھڑی ہو؟ میں نے کہا نا تم نہیں جاؤ گی۔۔۔کس بات کا" "سوگ منا رہی ہو؟

کچھ دیر بعد وہ الماری بند کرکے باہر نکل آئی تھیں۔کومل نے ایک ناراض سی نگاہ ان کے چہرے پر دوڑائی اور منہ بنا کر وہاں سے واپس پلٹ گئی۔اسکا موڈ بری طرح خراب ،ہو چکا تھا امی کی وجہ سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیا تھا جو امی مجھے جانے دیتیں؟ خود بھی تو سارا سارا دن محلے کی عورتوں کے ساتھ" پھرتی رہتی ہیں۔۔ایک میری باری ہی انہیں ساری دشمنیاں یاد آتی ہیں۔۔کاش یہ میری امی ہی نا ہوتیں۔۔ جب دیکھو باتیں سننی پڑتی ہیں ان منحوس لوگوں کی۔۔ کبھی امی کبھی "ابا کبھی وہ دونوں شیطان ہونہہ

URDU NOVEL BANK

کومل ہمیشہ کی طرح اپنے کمرے میں جل کڑھ رہی تھی۔ یہ بھی اتفاق ہی تھا کہ امی میں اور اہتشام کی والدہ میں بنتی نہیں تھی کیونکہ اہتشام کی والدہ نک چڑی اور نخریلی مشہور تھیں۔ انہیں اپنی خوبصورتی اور دولت کا غرور تھا مزید یہ کہ انہوں نے ساس نندوں کی بے انتہا کوششوں کے باوجود اپنی کامیاب چالبازیوں سے اپنے شوہر یعنی اہتشام کے والد محترم کو اپنی مٹھی میں کیا ہوا تھا اور یہ وہ بات تھی جسے وہ سینہ ٹھونک کر ہر آئے گئے کے سامنے بڑھ چڑھ کر بتاتی تھیں۔

امی کو خوامخواہ ہی اہتشام کی امی سے چڑ چڑھتی ہے،ایسا کومل اکثر سوچتی تھی کیونکہ وہ اپنے طور پر انہیں اپنی ساس کے درجے پرفائز کر چکی تھی۔ موبائل پر میسج کی بیپ سے وہ چونک گئی۔اسے علم نہیں تھا کہ امی کا فون اس کے کمرے میں ہی پڑا ہے۔ اس نے لپک کر اہتشام کا میسج دیکھا، وہ اسکا انتظار کر رہا تھا۔کومل کا دل بھر آیا۔ ظالم سماج اسکو خوش نہیں دیکھ سکتا تھا اس لیے اسکی راہ میں روڑے اٹکا رہا تھا کبھی کبھی تو اسکا جی چاہتا تھا کہ سب کچھ بھلا کر ہمیشہ کے لیے اہتشام کے ساتھ کہیں دور چلی جائے، جہاں اہتشام اور کومل کے سوا کوئی نہ ہو، صرف وہ دونوں ہوں اور انکی پرسکون سی زندگی۔۔اہتشام نے اسے یقین دلایا تھا کہ جلد وہ اسے اپنی دلہن بنا کر لے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جائے گا پھر وہ دونوں ہمیشہ خوش رہیں گے اور کومل نے اسکے یقین کی بنیاد پر خواب دیکھنا شروع کر دیئے تھے۔۔ وہ اب انتظار کرتی رہتی تھی کہ جلدی سے اہتشام کی دلہن بن جائے لیکن شرم کے مارے وہ یہ بات اہتشام سے کہتی نہیں تھی کہ وہ کیا سوچے گا اسکے بار میں۔۔۔وہ اچھے وقت کے انتظار میں تھی۔

اس نے سوچا ایک بار پھر امی کی منت کر کے دیکھتی ہے شاید ان کے دل میں رحم جاگ جائے اور وہ کومل کو جانے کی اجازت دے دیں لیکن اس کے کچھ کہنے سے پہلے ہی امی کی آواز آئی۔۔۔

کومل۔۔۔ارے کومل ۔۔دادی ثریا کی حالت بگڑ گئی ہے اچانک میں جا رہی ہوں تم"

"گھر کا دھیان رکھنا۔۔۔ بس جلدی آجاؤں گی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی عجلت میں چادر اوڑھتی ہوئی باہر نکل گئیں جبکہ کومل نے یہ موقع غنیمت جانتے ہوئے بریانی کی پلیٹ اُٹھائی اور پہنچ گئی اہتشام کے گھر۔۔ اس بار وہ اپنے بھرے بھرے ان چھوئے گلابی لبوں پر ٹرانسپیرنٹ لپ گلوز(اہتشام کو سرخ لپ اسٹک پسند تھی مگر کومل مجبور تھی کہ امی نے صرف ٹرانسپیرنٹ لپ گلوز کی اجازت دی تھی، جس

URDU NOVEL BANK

کا کوئی رنگ نہیں ہوتا) لگانا نہیں بھولی تھی کیونکہ اب کونسا امی دیکھ رہی تھیں جو وہ ڈرتی؟

"ماشااللہ--- میری جان کتنی حسین لگ رہی ہو--"

دروازہ اہتشام نے کھولا تھا کیونکہ اسکی بہن سعدیہ کو دروازہ کھولنے کی اجازت نہیں تھی۔اہتشام اسے دیکھ کر خوشی سے پاگل ہو گیا تھا۔ نظرہی نہیں ہٹ رہی تھی۔کومل کے گال اسکے والہانہ انداز پرتمتما اُٹھے۔ ناجانے کیوں اسکی آنکھیں بھر آئی تھیں---

اہتشام امی نے مجھے آپکے گھر آنے سے روک دیا تھا مگر میں آپکی خاطر ساری دنیا سے لڑ" سکتی ہوں،یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ آپ میرے منتظر ہوں اور میں نہ آؤں؟ دیکھیں میں آگئی--"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اتنی معصومیت، سچائی، بے خوفی اور جذبے سے بول رہی تھی کہ اہتشام اسے دیکھے گیا---وہ دونوں اب تک دروازے پر ہی کھڑے تھے اور کومل کے مقناطیسی وجود کے باعث اہتشام کی حالت دیوانوں کی سی ہو رہی تھی لیکن اس وقت خود پر قابو پانا ضروری تھا اس لیے اس نے پیار بھرے لہجے میں کومل کو رونے سے منع کیا۔

URDU NOVEL BANK

"شش رونا بالکل نہیں ۔۔آج تو خوشی کا دن ہے میری جان۔۔ چلو یہ آنسو صاف کرو اور اندر جاؤ سعدیہ گھر پر ہی ہے، ٹھیک ہے نا۔۔۔؟" اہتشام نے اسے سمجھانے والے انداز میں دیکھا تو کومل نے فوراً اثبات میں سر ہلایا۔۔"ہوں شاباش، چلو اب اندر جاؤ۔۔

"آپ لوگ برتھ ڈے کہاں سیلیبریٹ کریں گے شام کو؟"

اس نے لان عبور کرکے اندر آتے ہوئے اہتشام سے پوچھا تو اہتشام نے مسکرا کر اسے دیکھا۔

سیلیبریشن تو تمہیں دیکھ کر ہی مکمل ہو گئی ہے، تم میرے لیے یہاں تک آئی۔۔یہی "میرا انعام ہے کومل!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کومل کو اپنی اہمیت پر بے حد خوشی محسوس ہوئی اور وہ گلنار چہرے کے ساتھ گھر کے رہائشی حصے کی جانب چلی آئی۔ سعدیہ نے اپنے کمرے سے نکل کر کومل کو فہمائشی نگاہوں سے دیکھا اور ایک اچٹتی سی نظر اسکے پیچھے آتے اہتشام پر دوڑائی۔۔اہتشام فوراً اپنے کمرے میں چلا گیا۔

اسکی کیا ضرورت تھی کومل، ہمارے گھر میں کوئی شوق سے نہیں ایسی چیزیں کھاتا، "تم کیوں اُٹھا لاتی ہو ہر بار کچھ نا کچھ؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پتہ نہیں سعدیہ آپی ہمیشہ اتنی بیزار کیوں رہتی تھیں۔ اس نے ایک دو بار احتشام سے پوچھا بھی تھا مگر احتشام نے لاپروائی سے کہہ دیا تھا کہ اسکا مزاج ہی ایسا ہے اور کومل نے تسلیم کرلیا تھا۔ محبت میں بڑی طاقت ہوتی ہے، یہ دن کو رات اور رات کو دن بنانے کی قوت رکھتی ہے۔ آپکا محبوب آپکو جھوٹ کو سچ ماننے کا کہے تو باوجود اسکے کہ آپکو حقیقت معلوم ہو آپ اسکے جھوٹ کو سچ ہی مانیں، اگر آپ ایسا نہیں کر سکتے تو آپ سچے عاشق نہیں، آپ کی محبت میں کہیں کوئی کمی ہے۔۔۔

یہ میں نے اپنے ہاتھوں سے بنائی ہے آپی، آپ کھائیں گی تو انگلیاں چاٹتی رہ جائیں"
"گی قسم سے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے سعدیہ کو یقین دلانا چاہا تو وہ مزید بیزاری سے گویا ہوئی۔۔

چلو تم کہتی ہو تو رکھ لیتی ہوں، ویسے کھائے گا کوئی نہیں کل تک خراب ہو جائے"
گی۔۔ پھینکنی پڑے گی۔۔۔ہم نے تو پزے آرڈر کیے ہیں وہی کھائیں گے ویسے بھی آج شانی کی سالگرہ ہے اسکی فرمائش پر پزا پارٹی ہوگی، چٹخورہ ہے پورا پزے کا، گھر میں کھانا
"کم ہی بناتے ہیں ہم لوگ۔۔زیادہ باہر سے آرڈر کروا لیتے ہیں۔۔۔

URDU NOVEL BANK

سعدیہ بریانی کو دوسری پلیٹ میں منتقل کرتے ہوئے کومل کو بتا رہی تھی اور کومل کے منہ میں پانی آرہا تھا۔ اسے پزا بہت پسند تھا مگر امی اور ابا دونوں صرف دیسی خوراکیں کھانے کے عادی تھے۔ وہ پزے کے نام سے ہی ماتھے پر آنکھیں چڑھا لیا کرتے تھے اور اسکے بنانے والوں پر صلواتیں بھیجنا شروع کر دیتے تھے۔ اس نے پکا تہیہ کرلیا تھا شادی کے بعد روز پزا کھائے گی اور اسکی معصومیت کی انتہا یہ تھی کہ ایک دن اس نے اہتشام سے بھی اپنی خواہش کا اظہار کر دیا تھا اور اہتشام ہنس ہنس کر دہرا ہو گیا تھا۔۔۔

"آپ ہنس رہے ہیں؟ یہاں میرا برا حال ہے اور آپکو مذاق سوجھ رہا ہے۔۔کسی کو میری فکر نہیں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے منہ بنا کر کہا تھا کیونکہ اسے اہتشام سے یہ امید ہرگز نہ تھی۔

"ہنسوں نا تو اور کیا کروں؟ یار اپنی خواہش تو دیکھو ذرا۔۔ کبھی کسی محبوبہ نے اپنے ہونے والے شوہر سے اس قسم کی فرمائش نہیں کی ہو گی، مطلب روز پزا کھلانے والی۔۔۔" اہتشام پر ایک بار پھر ہنسی کا دورہ پڑا تھا، "کیا چیز ہو یار تم؟؟ تمہاری خواہشات بھی تمہاری طرح معصوم ہی ہیں۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل تو بس انہی الفاظ میں کھو کر اپنی ساری ناراضگی بھول چکی تھی جب اہتشام نے خود کو اسکا ہونے والا شوہر کہا تھا۔ کیسا اپنائیت بھرا احساس تھا۔ وہ ایک دن اسکی بیوی بن جائے گی اور اہتشام کے دل پر حکومت کرے گی۔ اپنی مرضی سے اٹھے گی اپنی مرضی سے کھائے پیے گی۔۔اسے اس وقت کا شدت سے انتظار تھا کیونکہ اہتشام اسکے شوق کو ہوا دیتا رہتا تھا۔ وہ مستقبل کے حوالے سے اسے وقتاً فوقتاً آگاہ کرتا رہتا تھا کیونکہ وہ جان گیا تھا کومل کو مادی چیزوں سے ذیادہ ایسی چھوٹی چھوٹی گھریلو چیزوں میں دلچسپی ہے جہاں ہمیشہ اہتشام اسکے ساتھ ہو۔۔۔ خواہ وہ ایک کمرے کی کوٹھڑی ہو یا وسیع رقبے پر پھیلا کوئی محل۔۔وہ ہر جگہ اہتشام کو اپنے ساتھ دیکھتی تھی اور دیکھنا چاہتی تھی۔۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

اہتشام بھی اسکا ذہن پڑھتے ہوئے اسکے خوابوں کی ترتیب بدلتا رہتا تھا۔

وہ ہر طرح سے کومل کو اپنا عادی بنا لینا چاہتا تھا تاکہ کومل بھول کر بھی اپنے دل میں کسی اور کا خیال نہ لائے۔۔

عورت خوبصورت ہو تو مرد کو یہی فکر لگی رہتی ہے کہ کہیں وہ کسی اور کی جانب ملتفت نہ ہو جائے لہذا وہ اسکی نظروں میں اول نمبر پر رہنے کے لیے ہرحربہ آزماتا ہے اور جب تک اسے یقین نہ ہو جائے کہ اسکی عورت کو اسکی بری طرح عادت پڑ گئی ہے

URDU NOVEL BANK

تب تک وہ سکون سے نہیں بیٹھتا کیونکہ اسے اچھی طرح پتہ ہوتا ہے کہ عادت محبت سے ذیادہ جان لیوا ہوتی ہے۔۔۔ کومل عادی ہو رہی تھی وہ نہیں جانتی تھی کہ اہتشام اسکی عادت نہیں بلکہ مجبوری بن جائے گا۔۔۔

"ایک بات کہوں؟"

اس رات اہتشام کچھ ہچکچاتے ہوئے بولا تو کومل کو حیرت ہوئی۔

"پوچھ کیوں رہے ہیں آپ؟ "

اس نے فراخ دل ہونے کا ثبوت دیا تو اہتشام مسکرا کر پھر کچھ تذبذب کا شکار ہو گیا۔

"لیکن تم وعدہ کرو تم برا نہیں مناؤ گی، مجھ سے روٹھو گی بھی نہیں۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہے میں وعدہ کرتی ہوں، اب بولیں؟"

کومل کو وہ بات جاننے کا تجسس تھا جس کی وجہ سے اہتشام جیسے لڑکے کو بار بار سوچنا پڑ رہا تھا۔ اسے پہلا خیال یہی آیا کہ کسی دوسری لڑکی کا چکر ہوگا۔

"آج تم بہت پیاری لگ رہی تھی اور۔۔وہ۔۔"

وہ کچھ کہتے کہتے ایک بار پھر رُکا۔

"بول بھی چکیں اب۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل بےتابی سے چیخی تو اہتشام نے آنکھیں بند کیں اور جھٹ سے دل کی بات زبان پر لے آیا۔

"کومل آج تم بہت پیاری لگ رہی تھی اور تمہارے ہونٹ ۔۔اف کومل میرا دل چاہ رہا تھا انہیں چوُم لوں۔۔"

کومل کو یوں لگا جیسے سخت سردی میں اچانک کسی نے اس پر تند و تیز ہوا کا دروازہ کھلا چھوڑ دیا تھا۔ وہ اب تک پھول، خواب، شادی، گھر، لباس، کھانا پینا، فکرومحبت اور اپنے معصوم جذبات کے حوالے سے ہر بات کر چکے تھے اور انہی باتوں پر کومل کا دل دھڑک جایا کرتا تھا اسکے علاوہ کسی جانب اسکا دھیان نہیں گیا تھا مگر یہ پہلی بار تھا کہ اہتشام نے ان باتوں سے ہٹ کر کوئی ایسی بات کر دی تھی کہ کومل کے وجود میں جوار بھاٹا سا پھوٹ پڑا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل؟"

اہتشام نے خاموشی سے گھبرا کر ڈرتے ڈرتے اسے پکارا مگر کومل کی جانب سے کوئی جواب نا آیا۔ اہتشام کی بےقراری بڑھنے لگی۔

"ناراض ہو گئی ہو نا مجھ سے؟"

URDU NOVEL BANK

اہتشام نے ایک بار پھر اسے بولنے پر اکسایا مگر اس بار بھی کومل کچھ نہ بولی۔

"تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کومل، تم مجھ سے ناراض نہیں ہوگی۔۔ پلیز کومل کچھ تو بولو۔۔"

اسکی بات بیچ میں ہی کٹ گئی کیونکہ لائن کٹ چکی تھی۔۔۔اس نے کومل کو بے شمار میسجز اور کالز کر ڈالیں مگر کومل کو پتہ نہیں کیا ہو گیا تھا؟ وہ اس کی کال اُٹھانا تو دور، اسکے پیغامات تک نہیں پڑھ رہی تھی بس گھٹنوں میں سر دیئے روئے جا رہی تھی۔۔۔اسے اہتشام سے یہ امید نہیں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بالآخر ایک لمبی مدت چارپائی پر گزارنے کے بعد دادی ثریا اس دنیا کی قید سے آزاد ہو گئی تھیں۔ انکے نو بیٹے تھے اور آخری وقت تک نو کے نو میں سے ایک بھی ان کے پاس نہ تھا، ہاں مگر ان کے جنازے میں تمام آل اولاد نے شرکت کی تھی۔۔۔دادی ثریا کی کہانی بھی بڑی عجیب اور دردناک سی تھی لیکن اس سے ذیادہ تمام لوگوں کے لیے عبرت ناک تھی۔

URDU NOVEL BANK

جب وہ بیاہ کر یہاں آئی تھیں ان کے مقابلے کا حسین کوئی نہ تھا اس پر مستزاد آتے ساتھ اللہ نے بیٹا دے دیا۔ دوسری بار لڑکی ہوئی جس کے بارے میں کہا جاتا تھا کہ چاند کا ٹکڑا تھی لیکن شومئ قسمت ماں نے نفرت سے منہ پھیر لیا اور بچی کو دیکھا تک نہیں۔۔دائی نے توبہ توبہ کرتے بچی کو نہلا دھلا گرم کمبل میں لپیٹ ماں کے قریب لٹا دیا کہ شاید اسکی ممتا جاگ ہی جائے، بیٹی سے ہمہ وقت غفلت اور رب کی جانب سے بھیجے گئے عظیم تحفے کی ناشکری پر رحمتِ خداوندی جوش میں آئی۔ نومولود بچی مہینہ بھی نہ پورا کر سکی اور اللہ نے اسے اپنے پاس بلا لیا۔

کیا عجیب سنگدل خاتون تھیں وہ کہ مجال ہے جو لمحہ بھر کو ہی دل میں ملال جاگ جاتا؟ اس کے برعکس وہ ایک بوجھ کے ٹل جانے پر دل میں خوشی مناتی تھیں۔ اس بچی کی وفات کے بعد ان کے میاں کا کاروبار یوں چمکا جیسے کسی نے وقت کا پہیہ تیز رفتار سے گھما ڈالا تھا۔ شوہر پہلے ہی مٹھی میں تھا اس پر مزید بچی کی وفات کو نیک شگون کا خطاب دے ڈالا جس پر دادی ثریا کی سوچ سے ساس سسر نے کچھ پس وپیش کے بعد اتفاق کرنا شروع کردیا۔ اسکے بعد دادی ثریا نے اوپر تلے آٹھ بیٹوں کو جنم دیا۔ ان سا خوش قسمت پورے خاندان میں کسی کو نہیں سمجھا جاتا تھا۔ وہ بھی خوب

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گردن کڑا کر اترایا کرتیں مگر انہیں کیا معلوم تھا اللہ نے ان کی رسی دراز کر ڈالی ہے اور اللہ ظالموں کی رسی یونہی دراز کرتا ہے۔

اوپر تلے کی اولادوں نے ان کو کافی مصروف کر ڈالا تھا لیکن بیٹوں نے ناک میں دم کر دیا تھا۔ ایک کو سنبھالتیں دوجا چلانے لگتا۔۔۔دوسرے کا منہ بند کرواتی تو تیسرے کی آہ وزاری شروع ہو جاتی۔۔ گھر میں چار چار نوکر تھے مگر ماں کی جگہ کوئی نہیں لے سکتا، وہ بچوں کا غصہ بوڑھے ساس سسر پر نکالنے لگیں، کبھی شوہر سے شکایت کردیتیں کہ تمہارے اماں باوا بچوں کو مجھ اکیلی جان کے سپرد کرکے خود بے فکری سے اِک دوجے میں گم رہتے ہیں۔ اس سب میں بوڑھے ماں باپ بیچارے بیٹے اور بہو کے طعنے سن کر خاموش ہو رہتے۔۔۔ کہا جاتا ہے ایک وقت ایسا بھی آیا کہ دادی ثریا اور ان کے شوہر نے بوڑھے ماں باپ کو وائپروں کے ساتھ مار مار کر گھر سے نکال دیا تھا۔۔۔ وہ تب بھی بیٹے اور پوتوں کی محبت میں دروازے سے لگے پڑے رہے اور پھر ایک دن ایک بھلا مانس انہیں وہاں سے اپنے گھر لے گیا۔ دادی ثریا کے شوہر کو ایک رات دل کا اٹیک آیا، وہ بچ تو گیا مگر زندہ نہ رہا۔۔ اس نے سارا زمانہ چھان مارا مگر ماں باپ ملنے تھے، نہ ملے۔۔۔وقت گزرنے کے ساتھ وہ نیم پاگل ہوتا چلا گیا جبکہ دادی ثریا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شوہر اور بچوں میں بری طرح ہلکان ہو رہی تھی۔۔۔بچے بڑے ہو رہے تھے مگر بیٹے تھے لاپرواہ تھے وہ اس طرح ماں کا احساس نہیں کر سکتے تھے جیسے ایک بیٹی کرتی ہے، نہ ماں نے تربیت ایسی کی تھی کہ چھوٹے بھائیوں کو سنبھالنے میں والدہ کی معاونت کرتے۔۔۔شوہر جلد مر گیا تو بڑے بیٹے کو باپ کے کاروبار میں لگا دیا اور وہیں سے اصل بربادی کا آغاز ہوا۔۔۔

بڑا بھائی عیش و عشرت کا دلدادہ تو تھا ہی اس نے دیگر بھائیوں کو بھی اسی جانب لگا لیا، سب اپنی زندگیوں میں مصروف ہو گئے اور ماں کو بھولتے چلے گئے۔آخری بیٹے کی شادی بے شمار وعدوں کے بعد کی کہ وہ انہیں چھوڑ کر کہیں نا جائے گا، اس نے مان لیا اور اپنی محبت کو بیاہ کر گھر لے آیا مگر بہو بیٹے کا ایک دوسرے سے ایکا ان کے اندر کی حاسد عورت کو باہر لے ہی آیا اور پھر گھریلو ناچاکی سے بدظن ہوکر چھوٹا بیٹا بھی علیحدہ ہوگیا اور دادی ثریا تن تنہا اپنی بڑی سی کوٹھی میں دیواروں سے باتیں کیا کرتی۔۔۔

کبھی سال، چھ ماہ بعد کسی پسر کو ماں کی یاد آتی تو دو گھڑی کو یہاں جھانک لیتا مگر اسکے بعد دادی ثریا سمیت انکی بڑی سی کوٹھی پھر ویران ہو جاتی۔۔۔ وقت نے انکا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سارا طنطنہ مٹی کر دیا تھا۔ انہیں بہت اچھی طرح سمجھ آگئی تھی کہ مال اور اولاد آزمائش ہیں۔انہیں دونوں سے آزمایا گیا اور وہ دونوں میں ناکام ٹھہریں۔۔۔ بیٹوں کو یاد کرتیں مگر کیا فائدہ جن پتوں پر تکیہ تھا وہی ہوا دینے لگے۔۔

محلے دار کبھی ترس کھا کر پوچھ پاچھ لیتے مگر یہ ثمینہ ہی تھیں جنہوں نے یوں انکا خیال رکھا جیسے کوئی ماں کی خدمت کرتا ہے۔ وہ شرمندہ سی ہو جاتیں اور یہ احساس رہ رہ کر انکا دل چیرے جاتا کہ انکی بیٹی زندہ ہوتی تو وہ بھی ایسی ہی خدمت کرتی، انہیں ایک سہیلی، غمگسار، حق جتانے کے لیے ساتھی میسر آجاتی مگر وہ خود اپنی دشمن آپ کے مصداق ماضی میں اللہ کی رحمت کی بے قدری کر چکی تھیں۔

کومل پیدا ہوئی تو وہ ہاتھ میں لیے اسکی موہنی صورت تکے گئیں، اسکی پرورش کی ذمہ داری انہوں نے نامحسوس انداز میں اپنے سر لے لی۔ کومل ہر وقت انکے گھر کھیلتی رہتی تھی اور صرف سونے کے لیے اپنے گھر آیا کرتی تھی۔ دادی ثریا کی وجہ سے ثمینہ کو بھی خاصہ آرام مل گیا تھا۔ حق نواز اور سلیم نواز کی پیدائش پر ثمینہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے، دو دو بچوں کو سنبھالنا آسان جو نہ تھا۔ یہاں بھی دادی ثریا نے خوب ساتھ دیا مگر جو التفات انکا کومل کے ساتھ تھا وہ جگہ اور کوئی نہ لے سکا۔ کومل بھی ان

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کے ساتھ کافی مانوس تھی لیکن وہ اب بڑی ہو گئی تھی اسے ایسے ہم عمر ساتھی کی ضرورت تھی جو اسکے ساتھ کھیلتا، کودتا لیکن دادی ثریا یہ سب نہیں کر سکتی تھیں۔ وہ آہستہ آہستہ ان سے دور ہوتی چلی گئی۔

وہ امی کی توجہ کے لیے بار بار انکے پاس آتی مگر امی کی مصروفیات ہی ختم نہیں ہوتی تھیں۔ کبھی وہ اسکے سوالات پر بری طرح جھڑک دیتیں اور کومل خوفزدہ ہو کر اپنے تمام سوالات کا گلا گھونٹ لیتی۔۔۔پھر وہ آہستہ آہستہ اپنے کمرے تک محدود ہوتی چلی گئی۔ کومل ایک احساس کرنے والی بچی تھی، اسے یہ بھی پتہ تھا حق نواز اور سلیم نواز کی وجہ سے امی ہر وقت کسی نی کسی مصیبت میں مبتلا رہتی ہیں اس لیے اس نے خاموشی سے اپنے حصے سے دستبرداری قبول کرلی اور اپنے گرد ایک سخت خول چڑھاتی چلی گئی۔۔ ابو کی کتابیں اسکے زیرِ مطالعہ رہنے لگیں مگر یہ شوق کب نشہ بن گیا اسے پتہ ہی نہ چلا۔ اسے جو پیسے ملتے تھے وہ کتابوں پر خرچ کر دیتی تھی۔ امی سے کئی بار ڈانٹ بھی کھا چکی تھی مگر کتب بینی کا یہ شوق دنیا کی کوئی طاقت کم نہ کر سکی۔ بس وہ ہوتی، اسکا کمرہ ہوتا اور اسکی اپنی ایک دنیا۔۔ جس کی وہ بلا شرکت غیرے ملکہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھی۔۔ خوابوں کی دنیا، جہاں پھول تھے، بہار تھی، رنگ تھے، لطیف احساسات تھے، ادب تھا، معلومات کا جہان تھا۔۔۔

اسکول میں اسکی دوستیں نا ہونے کے برابر تھیں، اسکی کم گوئی اور الگ تھلگ رہنے کے باعث سب اس سے کنارہ کرلیتیں لیکن کومل کے گرد چڑھا خول کوئی نہ چٹخا سکا۔ یہ اہتشام ہی تھا، جس نے کومل کے وجود پر چڑھے اس ضدی خول کو اپنی محبت کی طاقت سے توڑا تھا۔

بس کر کومل۔۔! رو رو کے تو نے اپنا کیا حال بنا لیا ہے؟ میری بچی اللہ کو یہی منظور" "تھا۔ جانے والے کو بھلا کون روک سکتا ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دادی ثریا کی چارپائی سے لگی وہ رو رو کر ادھ موئی ہو گئی تھی۔ سب خواتین اسکی دادی ثریا سے محبت کو جانتی تھیں مگر کسی کو یہ معلوم نہیں تھا کہ اس محبت میں اہتشام کا دکھ بھی شامل ہے۔ اسے تو گویا بہانا چاہیے تھا آنسو بہانے کا کیونکہ وہ فیصلہ کر چکی تھی کہ اب کچھ بھی ہو جائے اہتشام سے کوئی تعلق نہیں رکھے گی۔

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

اہتشام سے کومل کی یہ بے التفاتی ہرگز برداشت نہیں ہو رہی تھی۔ وہ اسکی کالز اُٹھاتی تھی نہ اسکے پیغامات کا کوئی جواب دیتی تھی۔اسے معافیاں مانگتے اور محبت کا یقین دلاتے الفاظ لکھ لکھ کر اہتشام کی انگلیاں گھس گئی تھیں مگر وہ تو جیسے پتھر ہو چکی تھی۔ کومل کو اپنا عادی بنانے کے چکر میں کب اہتشام اسکے سحر میں گرفتار ہو گیا اسے پتہ ہی نہ چل سکا۔ اب وہ مُرغِ بسمل کی طرح تڑپ رہا تھا۔ سارا سارا دن وہ کمرے میں بند دکھی گانے، غزلیں اور قوالیاں سنتا رہتا تھا اور اگر کبھی جو امی یا سعدیہ کچھ کہہ دیتیں تو انہیں بری طرح جھڑک دیتا تھا۔ تقریباً سبھی گھر والوں کو اس نے پریشان کر رکھا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس نے بہت انتظار کیا کہ شاید کومل کو اسکی یاد آجائے اور وہ رابطہ استوار کرلے مگر کومل اسکی طرف سے مکمل خاموش ہو چکی تھی۔ اہتشام کو اسکی اس قدر بے اعتنائی پر اب غصہ آنے لگا تھا۔ کیا وہ جانتی نہیں تھی کہ اہتشام اسکے لیے کتنے خالص جذبات رکھتا تھا؟ وہ کیسے اسکی جانب سے اس قدر غفلت برت سکتی تھی؟ کیا اسے اہتشام کی اپنے لیے دیوانگی کا علم نہیں تھا؟ اگر محبت میں مجبور ہو کر اہتشام نے اپنی خواہش کا اظہار کر ہی دیا تھا تو وہ اسکو منع کر دیتی آئندہ وہ کبھی اسکے سامنے ایسی

URDU NOVEL BANK

بات تک نہ کرتا، اس سے لڑتی، جھگڑتی اور وہ اسے منا لیتا۔۔ آخر وہ ہوتی کون تھی اہتشام کو اتنی سنگین سزا دینے والی۔۔؟

اہتشام کے صبر کا پیمانہ اب لبریز ہو چکا تھا۔ یہی سب سوچتے ہوئے وہ فیصلہ کن انداز میں اپنے بستر سے اُٹھا اور بائیک کی چابی دبوچ کر خطرناک تیور لیے کمرے سے باہر نکل آیا۔۔۔

"کہاں جا رہے ہو ایسے ملگجے حلیے میں؟"

امی نے پوچھا مگر وہ کوئی جواب دیئے بغیر ہوا کے دوش پر بائیک اُڑاتا کومل کے کالج پہنچ گیا۔ آج اسے کسی قسم کا کوئی ڈر نہیں تھا، وہ بغیر کچھ سوچے، سمجھے ہر انجام سے بے خوف ہو کر وہاں آیا تھا۔ اسے ہر حال میں کومل سے جواب طلب کرنا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دادی ثریا کی وفات کے بات امی کی مصروفیت میں خاطر خواہ کمی واقعہ ہوئی۔ گھر کا ہوش آیا تو بہت سی توجہ طلب چیزیں انہیں اپنی منتظر ملیں۔۔۔ حق نواز اور سلیم نواز کے کمرے کی تفصیلی صفائی انکا پہلا حدف تھا۔ان دونوں کے سر پر کھڑے ہو کر امی نے انکی الماریاں درست کروائیں، اسکے بعد کمپیوٹر ٹیبل، سائیڈ ٹیبل، بیڈ کراؤن، آئینہ،

URDU NOVEL BANK

کھڑکیاں، کارپٹ، وال ہینگنگز، جوتوں کے ریک پر جمی گرد کی تہہ بھی اچھی طرح صاف کروائی گئی۔ اس سب کے ساتھ ساتھ وہ حق نواز اور سلیم نواز کی شان میں زمین و آسمان کے قلابے ملانے سے ہرگز گریز نہ کر رہی تھیں لیکن وہ دونوں بھی ایک نمبر کے ڈھیٹ تھے ایک کان سے سن کر دوسرے کان سے نکال دیتے۔

کومل کے لیے امی کی یہ توجہ خاصی معاون ثابت ہوئی تھی۔اہتشام کی یاد اسے بے چین کیے رکھتی تھی لیکن اسے بھلانے کی کوشش میں وہ سارا دن امی کے ساتھ صفائی ستھرائی میں جُٹی رہتی اور رات کو جو تھک ہار کر بستر نصیب ہوتا تو دوبارہ صبح ہی آنکھ کھلتی، جوانی کی نیند شاید ایسی ہی ہوتی ہے۔ اگلے دن امی نے تفصیلی واشنگ مشین لگائی اور گھر کے کونوں کھدروں سے تمام میلے کپڑے ڈھونڈ ڈھانڈ کے خوب رگڑ رگڑ کر دھوئے۔ کبھی وہ کومل کے بال کھول کر بیٹھ جاتیں اور ناک کی نوک پر عینک چڑھا کر خوب جانفشانی سے اسکے سر کی مالش کرتیں۔۔ وہ دراصل کومل کے سر میں نظر آنے والے ان دو تین سفید بالوں پر ریسرچ کر رہی تھیں اور بھری جوانی میں اسکے سر پر ان "موئے سفید بالوں" کا راز جاننے میں غلطاں تھیں۔ خوب چٹنیاں، مربے، روغن بنا بنا کر انہیں شیشے کے جار میں محفوظ کیا گیا۔ حق نواز اور سلیم نواز کی صحیح معنوں میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تب شامت آئی جب انکے ذمے پنکھے صاف کرنے کا کام لگایا گیا۔وہ دونوں سنتے ہی بدک گئے لیکن امی نے نگٹس اور پزا کا لالچ دے کر دونوں کے منہ بند کروا دیئے۔کومل کی مفت میں عید ہو گئی تھی۔

ان سب مصروفیات سے فارغ ہو کر ایک دن امی نے ٹیکسی منگوائی اور صبح ہی صبح کومل کے ساتھ اس میں سوار ہو کر بڑی تھوک مارکیٹ چلی آئیں جہاں سے تھان کے حساب سے کپڑا لیا جاتا تھا۔ کومل کو ساتھ اس لیے لائی تھیں کے بیٹیوں کے مشورے بڑے کارآمد ثابت ہوتے ہیں۔۔۔ بالآخر بہت دیکھ پرکھ کر ڈھونڈنے کے بعد ایک ہلکے رنگوں والا آنکھوں کو بھلا لگتا کپڑا انہیں اور کومل کو مشترکہ طور پر پسند آہی گیا، اسکا پرنٹ بے حد نفیس تھا۔ امی نے پورا تھان نکلوا لیا۔ اب اس کپڑے سے پردے، تکیے،گاؤ تکیے، بیڈ شیٹ، صوفہ کور، کشن کور، لحاف کور، دستر خوان، رومال وغیرہ بنائے جانے تھے۔ محلے کی درزن کو بلوا کر امی نے اپنی سلائی مشین کے پرزوں میں تیل ڈلوا کر اسے نئے سرے سے ہوش دلایا کیونکہ یہ انکی جہیز کی سلائی مشین تھی جو عرصہ دراز سے اسٹور میں پڑی ہوئی تھی۔ اگلے ہی دن امی صبح صبح سلائی مشین کے سامنے گدی پر نشست سنبھال چکی تھیں۔ ان کے روشن خیالات کے مطابق ایک سلائی کا کام ہے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بھلا اتنے سے کام کے لیے درزنوں کے نخرے کیوں اُٹھائے جائیں؟ کومل کو معلوم نہیں تھا کہ امی سلائی بھی گھر میں ہی شروع کر دیں گی وہ ڈر کے مارے اپنے کمرے میں سے ہی باہر نہیں نکل رہی تھی لیکن ہونی کو کون ٹال سکتا ہے؟ کچھ دیر بعد ہی حق نواز اپنا جناتی وجود لیے حاضر ہوا۔۔۔

"!!چل بھئی کومل بکری والدہ تجھے یاد فرماتی ہیں۔۔"

وہ سیب کو دانتوں میں دبا کر مسخرے پن سے بولا۔ کومل نے خوفزدہ نظروں سے کتاب نیچے کرکے اسے دیکھا اور دل میں آل تو، پال تو آئی بلا کو ٹال تو کا ورد کرتے ہوئے کسی معجزے کا انتظار کرنے لگی۔۔

چلووووو بھی لڑکی۔۔۔ تم نے سنا نہیں کیا؟ کام چور کہیں کی۔۔ اُٹھو! اُٹھو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!شاباش۔۔۔ بہت کر لیا آرام اب ذرا کام پر لگو

حق نواز نے اسے بستر سے چپکے دیکھ کر مزید زور ڈالا مگر کومل ایک آخری کوشش ضرور کرنا چاہتی تھی۔

"حق نواز؟ میرے پیارے بھائی؟"

URDU NOVEL BANK

وہ لجاجت سے بولی تو حق نواز کے کان کھڑے ہو گئے، اس نے ایک ابرو اچکا کر اسے سوالیہ نظروں سے دیکھا اور مصنوعی مسکراہٹ چہرے پر سجا لی۔

"کوئی بھی رشوت دینے سے پہلے امی کا فرمان سن لو، انہوں نے سختی سے تمہیں باہر لے کر آنے کے آرڈرز جاری کیے ہیں لہذا مجھ سے کوئی امید مت رکھنا میری بہن، میرا تو اپنا اس محل کے پنکھے صاف کر کے پتہ پانی ہو گیا ہے اور ایک وہ سلیم ہے؟ ایک نمبر کا کام چور، نکھٹو کہیں کا۔۔ ٹوٹے ہوئے ہاتھوں سے کام کرتا ہے اسکے حصے کا بھی مجھے ہی کرنا پڑتا ہے۔۔"

حق نواز کے اپنے دکھ تازہ ہو چکے تھے۔ کومل نے کتاب زور سے بند کر کے سائیڈ ٹیبل پر پٹخی اور دوپٹہ سنبھالتے ہوئے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"!تم سے کوئی امید رکھنا ہی فضول ہے، ہونہہ"

کومل کو باہر آتے دیکھ کر امی کو دِلی سکون محسوس ہوا لیکن اس کے چہرے پر بارہ بجے دیکھ کر وہ شیریں لہجے میں بولیں۔

"صدقے جاؤں میری ایک آواز پر دوڑی چلی آئی میری بچی، آجاؤ میرے پاس۔۔ میں آج اپنی بیٹی کو سیدھی سلائیاں لگانی سکھاؤں گی۔۔"

URDU NOVEL BANK

امی نے اسے یوں بتایا جیسے کسی سینما میں فلم دیکھنے کی بابت بتا رہی تھیں۔کومل خون کے گھونٹ بھر کر رہ گئی، آخر امی تھیں وہ کچھ کہہ بھی نہیں سکتی تھی۔ناچار بیٹھنا ہی پڑا۔۔ امی نے مرحلہ در مرحلہ دھاگے کو نلکی میں سے نکال کر مختلف مراحل سے لاتے ہوئے سوئے کے ناکے میں سے اسے گزار کر دکھایا اور پھرکی کا بھی سارا سسٹم کومل کو سمجھانے کی کوشش کی اسکے بعد سیدھی سلائیوں کی جانب آئی تھیں وہ۔

"یہ سیدھی سلائیاں اتنی بھی سیدھی نہیں ہیں امی جتنے آرام سے آپ کہہ رہی تھیں۔۔" کپڑا بار بار پھسل رہا تھا، کومل کے پیچ و تاب کھاتے ہوئے امی سے کہا تو وہ مسکرا دیں۔

آجائے گا آہستہ آہستہ سب سیکھ جاؤ گی، میں بھی ایسی ہی تھی تمہاری طرح جان جاتی" تھی میری بھی، مگر جب ہاتھ میں صفائی آگئی تو پھر اپنے شوق سے پورا جوڑا سی لیتی تھی۔

اللہ بخشے تمہاری دادی کو میرے ہاتھ کی نفاست بڑی پسند آئی تھی جب وہ مجھے دیکھنے آئی "تھیں اور شادی کے بعد تو میرے ہاتھ کا سلا جوڑا ہی زیب تن کرتی تھیں۔

امی نے ماضی کے جھروکوں میں جھانکا۔کومل نے بے یقینی سے آنکھیں پھیلائیں۔

یعنی آپکی ساس آپکو دیکھنے آئی تھیں اور آپ سلائی مشین لے کے بیٹھی ہوئی تھیں۔۔۔"

"ایسا کہاں ہوتا ہے امی؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کے یوں حیران ہونے پر وہ مسکرا دیں۔

"وہ زمانے سادہ تھے مجھے تو یہ تک نہیں پتہ تھا کہ وہ مجھے رشتے کی نیت سے دیکھنے آئی تھیں۔۔"

امی کے چہرے پر شرمیلی سی مسکراہٹ تھی۔

"اوئے سلیم نواز آجا یار امی اپنی شادی کے قصے سنا رہی ہیں، آجاا تجھے تو ویسے بھی بڑا شوق ہے شادی کروانے کا۔۔ تجربہ حاصل کر کچھ۔۔"

وہ دونوں بھی بھاگے چلے آئے۔۔

"امی کیا ابو بھی آپکو دیکھنے آئے تھے دادی کے ساتھ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز نے وفورِ شوق سے انہیں دیکھا۔۔

"ہائے توبہ کرو، ایسی بات کا تو تصور تک نہیں کیا جا سکتا تھا۔۔۔ ان کو تو میں نے دیکھا ہی نکاح کے بعد تھا، عین شادی والے دن۔۔رخصتی سے چند گھڑی پہلے۔۔"

امی نے نئی نویلی دلہن کی طرح شرمگیں مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے بتایا، وہ ماضی کی حسین یادوں میں کافی گہرائی سے کھوئی ہوئی تھیں۔ کومل کو یکدم بہت شدت سے اہتشام یاد آیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی میں تو کہے دیتا ہوں لڑکی دیکھنے خود جاؤں گا ساتھ، بھئی جب شادی میری ہے تو"
"لڑکی بھی میری پسند سے آنی چاہیے، کیوں حق نواز ٹھیک کہہ رہا ہوں ناں؟
حق نواز نے زوروشور سے اسکی حمایت میں سر ہلایا۔
ہائیں۔۔؟ کیسی لڑکی؟"اچانک امی کو ہوش آیا لیکن اپنے سامنے اپنی تینوں اولادوں کو"
متواتر قطار میں بیٹھے دیکھ کر انہیں تپ ہی چڑھ گئی۔۔۔"او کچھ شرم کرو مردودو! ماں
ہوں تم لوگوں کی سہیلی نہیں۔۔ کیسی بے غیرتی سے اپنی شادی کی باتیں کر رہے ہو
تم لوگ، نا ماں کی حیا نا بہن کی شرم۔۔دفعان ہو جاؤ یہاں سے۔۔۔اور سلیم تجھے جو آگ
لگی ہوئی ہے نا تو بچ جا میرے ہاتھوں سے کہے دیتی ہوں۔۔ یا اللہ کیسا زمانہ آگیا ہے،
اب تو انسان کوئی بات بھی منہ سے نہیں نکال سکتا ایسی بے شرم اولاد کے سامنے، توبہ
"!توبہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز اور حق نواز دم دبا کر بھاگ گئے۔ کومل ابھی تک اہتشام کی کسی بات میں
کھوئی ہوئی تھی۔ اسے یوں بے وجہ مسکراتے دیکھ کر امی نے حیرت سے انگلی منہ میں
دبا لی لیکن اسکی بے خبری پر انہیں سخت غصہ آیا۔ انہوں نے رکھ کے ایک پٹوکا کومل
کی کمر میں جڑ دیا۔ وہ بیچاری آئی اوئی کرکے رہ گئی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک تو میں نے یہ جو وکھرا پیس پیدا کر دیا ہے اسکی مجھے سمجھ نہیں آتی۔۔۔ نا میں کہتی" ہوں لڑکی تیرا دھیان کدھر ہے؟ تجھے سلائی کرنے کا کرنا اور تو بیٹھی دانت نکال رہی ہے؟؟ کیا کروں میں تیرا؟ لوگوں کی بیٹیاں اتنے شوق سے سلائی سیکھتی ہیں اور ایک "یہ نمونہ ہے؟ ذرا جو اس لڑکی کو شوق ہو کسی کام کا۔۔۔

کومل سخت خائف ہوتے ہوئے سلائی مشین کی جانب متوجہ ہوئی۔ اسے اپنی بے خودی پر سب سے زیادہ غصہ آرہا تھا۔

اوپر والی سائیڈ پر ہلکا ہاتھ رکھ لڑکی پھر نیچے سے نہیں پھسلے گا کپڑا۔۔ پتہ نہیں کب" "عقل آئے گی اس لڑکی کو؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے عینک ناک پر چڑھا کر غور سے دیکھتے ہوئے اسے سمجھایا۔

"اف امی کر تو رہی ہوں۔۔"

کومل نے جھنجھلاتے ہوئے کہا تو امی اسے گھور کر رہ گئیں۔

بہت کوشش کے بعد بھی کومل کی دلچسپی بحال نہ ہو سکی امی نے بہتیرا سمجھانے کی کوشش کی مگر اس سے سیدھی سلائیاں بھی نہیں لگ رہی تھیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اچھا چل جا دفع ہو، کرلوں گی میں خود میرے سر پر احسان نہ کر۔۔ مجھے نمبر ملا کر"
دے زبیدہ کپڑے والی کا، اس سے پوچھوں کہاں تک پہنچا اسکا قافلہ۔۔؟آج آنے کا کہا
"تھا اس نے۔۔

بالآخر امی نے اس کو آزاد کرتے ہوئے کہا۔ کومل نے بے اختیار سکون کا سانس لیا۔
امی نے اسکے لیے ملتان سے خالص ریشم کے کپڑے منگوائے تھے جس پر تارکشی کا
نفیس کام کڑھا ہوا تھا۔ وہ منگواتی رہتی تھیں کچھ نہ کچھ کومل کے لیے لیکن اسکو بتاتی
نہیں تھیں کیونکہ کومل پڑھائی میں تھی اور پڑھتی بچیوں کو اس جانب لگانا مناسب بات
نہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

"یار میں تو تنگ آگئی ہوں اس بورنگ لائف سے، زندگی میں کچھ مزہ نہیں رہا۔۔"
آخری لیکچر لے کر وہ کلاس سے باہر آرہی تھیں جب فارحہ نے کومل سے کہا۔کومل
نے اسکی بات سے سو فیصد اتفاق کیا۔

URDU NOVEL BANK

یار میں تو خود کہیں دور چلی جانا چاہتی ہوں، امی کا بس نہیں چلتا مجھے ہر کام میں" طاق کردیں، تھوڑی دیر کے لیے انہیں فارغ بیٹھی نظر آجاؤں تو بس میری خیر نہیں ہوتی پھر۔۔۔اور آج کل تو سلائی کا شوق چڑھا ہوا ہے انہیں، میں خوامخواہ رگڑی جاتی "ہوں بیچ میں۔۔یہ کوئی بات ہے بھلا؟

کومل نے اپنے دل کے پھپھولے پھوڑے تو فارحہ اسکی آخری بات پر قہقہہ لگا کر ہنس دی۔کومل نے شاکی نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا تو فارحہ نے وضاحت دی۔

یار تمہاری باتیں ہی اتنی مزے کی ہوتی ہیں، کہاں سے آتے ہیں تمہارے دماغ میں یہ" "جملے؟

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ اب بھی ہنس رہی تھی۔کومل بھی کچھ خفیف سی ہوکر مسکرا دی۔۔

وہ دراصل حق نواز اور سلیم نواز کے ساتھ ایک چھت تلے رہتی ہوں نا یہ اسی کے فیوض" "وبرکات ہیں۔۔

کومل نے بیگ میں سے چادر نکال کر اوڑھتے ہوئے کہا تو فارحہ نے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

"کہاں کی تیاری ہے میڈم؟ ابھی تو چھٹی میں پندرہ منٹ باقی ہیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

،فارحہ نے کلائی پر بندھی گھڑی اسے دکھائی تو کومل نے کہا

آج وین والے انکل نہیں آئیں گے اور تم جانتی ہی ہو مجھے زیادہ بھیڑ بھاڑ سے خوف آتا"

"ہے اس لیے جلدی گھر جاؤں گی، امی نے سختی سے تاکید کی تھی۔

وہ بیگ بند کر رہی تھی۔ فارحہ نے بیزاری سے منہ پھیر لیا۔

سوچا تھا آج زیادہ ساری باتیں کریں گے مگر تم پتہ نہیں کیسی پھیکی سی لڑکی ہو،ڈر ڈر"

کر سانس لینے والی۔۔ یہ نہیں کرنا۔۔!! وہ اچھا نہیں لگے گا۔۔!! ابا کو یہ پسند

"نہیں۔۔!! امی جان نکال دیں گی۔۔!! آخر ان سب میں تم کہاں ہو کومل؟

وہ دونوں چلتے چلتے گیٹ تک آچکی تھیں۔کومل نے اسکے بیزار انداز پر ایک نظر اسکا چہرہ

دیکھا اور پھر مسکرا دی۔۔ایک بے معنی سی مسکراہٹ۔ اسکے علاوہ اسکے پاس کوئی جواب

نہیں تھا، فارحہ کی ان باتوں کا۔ کومل نے کبھی اپنے والدین کے دفاع میں کچھ نہیں

کہا تھا۔ وہ جو بھی کہتی تھی ان کے ڈر سے کہتی تھی۔کوئی لڑکی ہمت کرے تو یہ چھوٹا

سا جملہ کہہ سکتی ہے کہ والدین ہمارے بھلے کے لیے یہ سب کہتے ہیں۔ وہ ہماری فکر

میں مبتلا ہوکر ایسا کرتے ہیں۔ان کی ہر بات میں اولاد ہوتی ہے کیونکہ ایک خاص عمر

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تک پہنچ کر ہر بچے کو پتہ چل جاتا ہے والدین کی ہمارے لیے وہ فکر اور غصہ بے معنی نہیں تھا اور یہ ضرور ہوتا ہے۔

لڑکا ہو یا لڑکی، اسے کم از کم اس بات کو مثبت انداز میں لینا چاہیے کہ

والدین ہمارے لیے جو فکر کر رہے ہیں اس کا مطلب ہماری کوئی تو اہمیت ہے۔۔!!

یہ سوچ کر اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہم ان لوگوں میں سے نہیں جن کی فکر کرنے والا ہی کوئی نہیں ہوتا۔ یقین جانیں اس سے ان کے دل ودماغ میں ڈر کی جگہ اعتماد پیدا ہوگا۔

ڈر اور اعتماد میں بہت فرق ہے۔ ڈر انسان کے اندر احساسِ کمتری کو جنم دیتا ہے اور اعتماد انسان کو بلند حوصلہ عطا کرتا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل؟"

وہ اپنے ہی خیالات میں گُم ڈھیلے ڈھالے قدم اُٹھاتی کالج کے باہر صاف سڑک پر سر جُھکائے چلتی جا رہی تھی، جب اس نے اہتشام کی آواز سنی۔ وہ تیزی سے پلٹی، سامنے اہتشام کھڑا تھا۔ بکھرے بال، بڑھی ہوئی داڑھی، آنکھوں کے نیچے حلقے، ملگجی جینز اور سلوٹ شدہ ٹی شرٹ۔۔ یہ اس نے اپنا کیا حال بنا لیا تھا؟ کومل نے کبھی اسے اس

URDU NOVEL BANK

حلیے میں نہیں دیکھا تھا۔ وہ اکثر اُسے ایک نظر دیکھنے کے لیے راستے میں کھڑا رہتا تھا لیکن کومل نے ہمیشہ اسے بہترین لباس اور اچھی حالت میں دیکھا تھا۔وہ جانتی تھی اہتشام خوش گفتاروخوش لباس ہے۔

"اہتشام؟؟"

کومل کے لبوں پر بے ساختہ جنبش پیدا ہوئی۔ اہتشام اسکے رُک جانے پر قدم بڑھاتا ہوا اسکے نزدیک چلا آیا۔ اردگرد طالبات کے انتظار میں کھڑے رکشہ ڈرائیور ، وین ڈرائیور، موٹرسائیکل سوار اور گاڑیوں میں انتظار کرتے لوگوں کا ہجوم تھا۔

"!!کومل"

وہ اسکے بالکل نزدیک آکر رُک گیا۔ کومل حیرت سے صرف اسکی نگاہوں میں دیکھ رہی تھی جہاں درد پنہاں تھا، سوالات کی بھرمار تھی، گزری راتوں کے رتجگوں کا حساب تھا، محبت تھی، ناراضگی تھی، غصہ تھا لیکن سب سے ذیادہ جنون سوار تھا۔

کیوں کر رہی ہو میرے ساتھ ایسا؟ میں یہاں تم سے تمہاری بے وفائی کا جواب طلب" "کرنے آیا ہوں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل اسکے اس انداز پر خوفزدہ ہو کر اردگرد دیکھنے لگی۔۔ یکدم اسے احساس ہوا کہ لوگ اس طرف متوجہ ہو رہے ہیں۔

"مجھ سے نظریں مت چراؤ تم، میں آج ہر حال میں تم سے جواب لے کر رہوں گا" "کیونکہ میری اس حالت کی ذمہ دار تم ہو۔۔ سمجھی؟

اس پر عجیب سی جنونی کیفیت طاری تھی۔ کومل نے بے ساختہ تھوک نگل کر اپنا خشک حلق تر کیا۔وہ بے حد ہراساں لگ رہی تھی۔

"یہ۔۔یہ تم کک۔کیا کہہ رہے ہو اہتشام؟ میں نے تم سے کوئی بے وفائی نہیں کی۔۔ " "بہتر ہے کہ تم میرے راستے سے ہٹ جاؤ اور بند کرو یہ تماشا۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کومل نے بدقت تمام اپنی بات مکمل کی اور اسکے پہلو سے ہوتی ہوئی تیزی سے آگے بڑھ گئی۔ وہ بے حد تیز قدم اُٹھا رہی تھی تاکہ پلک جھپکنے سے پہلے گھر پہنچ جائے۔ اہتشام اسکی اس بات پر ہکابکا رہ گیا۔

"تماشا۔۔؟؟"

اسکے وجود میں یکدم اشتعال کی پرزور لہر دوڑ گئی اور وہ تیزی سے پلٹ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا اسکے پیچھے گیا۔

URDU NOVEL BANK

کیا کہا تم نے؟ تماشا؟؟" وہ اسے بازو سے اپنی طرف کھینچ کر بولا،"تماشا تو تم نے بنا دیا ہے میرا۔۔ حال دیکھو میرا۔۔!! کیا میں ایسا تھا؟ میرے شب وروز عذاب میں گزر رہے ہیں تمہاری وجہ سے اور تم کہہ رہی ہو تماشا؟؟" وہ کومل کی آنکھوں میں دیکھ کر غرایا،"اگر تم نہیں نبھا سکتی تھی تو مجھے حوصلہ ہی کیوں دیا؟ بولو۔۔؟"

کومل کی آنکھوں میں تیزی سے آنسو بھر آئے اور اسکے ساتھ ہی اسکے سرخ گالوں پر تیرنے لگے۔اس نے خود کو اسکی گرفت سے چھڑوانے کی کوشش کی۔

"چھوڑو مجھے درد ہو رہا ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن اہتشام کے جنون کے آگے وہ بے بس تھی، وہ تصور میں بھی اہتشام سے ایسی بے باکی کی توقع نہیں رکھتی تھی۔ اسکے معمولی درد پر جان نچھاور کرنے والا آج خود اسکو درد میں مبتلا کرکے ظلم کی انتہا پر پہنچا ہوا تھا۔کومل کے آنسو بھی اسکے غصے کو کم نہ کر سکے تھے۔

"!!یہ وطیرہ ہے تم لڑکیوں کا۔۔ چار دن کی لگن اور پھر کہیں اور یاری۔۔ "

URDU NOVEL BANK

کومل کی برداشت جواب دے گئی۔ وہ اپنی ذات پر پے در پے لگائے جانے والے الزامات نہیں سہہ سکتی تھی۔

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو؟ میرے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی ہمت بھی کیسے کی تم نے--؟"

وہ اپنا بازو چھڑاتے ہوئے چیخی۔

"!!اچھاا ہاہاہا یہ بکواس ہے؟؟ تو پھر کیا ہے سچ؟ آخر مجھے بھی تو پتہ چلے--"

"سچ یہ ہے کہ تم نے شرم و حیا کی حد کو پار کیا تھا میں نے نہیں-- تم نے میری پاکیزہ محبت کا مذاق اُڑایا میں نے نہیں، سمجھے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ خونخوار شیرنی کی طرح اسے دیکھ کر غرائی۔ حق نواز اور سلیم نواز کے ساتھ گھریلو معرکوں کی کافی پریکٹس تھی اسے آج وہی کام آرہی تھی-- اہتشام لمحہ بھر کو گڑبڑایا لیکن وہ اپنی انا کا بھرم رکھنا چاہتا تھا باوجود اسکے کہ کومل حق پر تھی---

"تم اتنی بھی معصوم نہیں ہو، کوئی بھی لڑکی اتنی معصوم نہیں ہوتی کہ اسے یہ پتہ نہ ہو کہ محبت کے تقاضے کیا ہوتے ہیں، ہونہہ پاکیزہ محبت--!!"

وہ اس پر چیخ چلا کر اسکے جذبات کی توہین کر رہا تھا۔ کومل کو بے حد افسوس ہوا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اگر یہی تمہاری محبت کے تقاضے ہیں تو جاؤ جا کر اپنی جیسی کسی لڑکی سے محبت کرلو،"
"تمہارے تمام تقاضے تمہیں مبارک۔۔

وہ دونوں ہی کم عمر اور جذباتی تھے۔ سڑک کے بیچوں بیچ انہیں یوں لڑتے دیکھ کر کافی لوگ متوجہ ہو رہے تھے اور دلچسپی سے اس "ڈرامے" کو دیکھ رہے تھے۔۔

"کومل؟ تم۔۔ تم مجھے ایسے چھوڑ کر نہیں جا سکتی، سمجھی تم۔۔۔ ہم کومل۔۔ ہم تو سچی محبت کرتے ہیں ناں ایک دوسرے سے، ہم نے وعدہ کیا تھا کچھ بھی ہو جائے ہم کبھی کوئی ایسی بات نہیں آنے دیں گے اپنے درمیان۔۔ تم کیسے بھول سکتی ہو اپنا وعدہ؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کومل اُسے نظر انداز کرتے ہوئے آگے بڑھتی گئی لیکن اہتشام حواس باختہ ہوکر اسے روکنے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ کومل کو "عام لڑکیوں" کی طرح سمجھ رہا تھا لیکن اس نے تو ساری بساط ہی بدل کر رکھ دی تھی۔ پل بھر میں اہتشام کا سارا نشہ ہرن کردیا تھا۔ آج سے پہلے اہتشام اس پر غالب رہتا تھا۔ خواہ کوئی فرمائش ہوتی یا کوئی بات منوانی ہوتی ہمیشہ اہتشام کی مرضی کو اہمیت دی جاتی تھی۔ اہتشام کو اندازہ بھی نہیں تھا کہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک دن کومل اس پر یوں غالب آئے گی کہ وہ اسکے سامنے ساری دنیا کی پرواہ کیے بغیر گڑگڑائے گا۔۔۔

"سب ختم!! تم نے بروقت یہ ثابت کردیا کہ تم محبت کے قابل ہی نہیں۔۔ اور میری محبت کے تو ہرگز نہیں۔۔اب تم روز جیو گے روز مرو گے لیکن تمہارے ہاتھ خالی رہیں گے۔۔تم نے آج مجھے کھو دیا۔۔"

وہ سفاکی سے بولی تو اہتشام کا دل حلق کو آگیا، جیسے جیسے کومل کا حوصلہ بلند ہوتا جا رہا تھا ویسے ویسے اہتشام کو اپنا آپ شکست خوردہ محسوس ہوتا جا رہا تھا اور یہی تو مسئلہ تھا کہ شکست وہ کھانا نہیں چاہتا تھا، اس لڑکی سے تو ہرگز نہیں جسے حاصل کرنے کے لیے اس نے اتنی پی کاٹی تھی۔اسے ناجانے کیا ہوا وہ تمام انا اور مردانگی کا بھرم بالائے طاق رکھتے ہوئے اسکے سامنے آ کھڑا ہوا اور کومل کے دیکھتے ہی دیکھتے وہ اپنے گھٹنوں کے بل جُھکا اور ہاتھ جوڑ کر اسکے سامنے بیٹھ گیا۔

"مجھے معاف کردو کومل، میں مانتا ہوں مجھ سے واقعی غلطی ہوئی ہے۔۔تم جیسی باکردار لڑکی کے ساتھ مجھے واقعی اپنی حدود کا خیال رکھنا چاہیے تھا۔۔۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے دونوں ہاتھ جوڑے اس سے معافی مانگ رہا تھا۔ اب تو ہر آتا جاتا شخص اس تماشے کو دیکھ کر باتیں بنا رہا تھا۔کومل ششدر رہ گئی۔

"پلیز کومل میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا، مجھے معاف کردو کومل۔۔ آئندہ ایسی کوئی بات نہیں کروں گا۔۔۔"

یکدم کومل کو اپنا آپ بہت خاص محسوس ہوا۔وہ گویا ہواؤں میں اُڑنے لگی۔سب لوگوں سے بے پرواہ ہوکر وہ دونوں ایک دوسرے میں گُم تھے۔ دونوں کی آنکھوں میں آنسو تھے۔

©®©®©®©®

"!!سلیم نواز"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز اونچی آواز میں چیخا تو امی کا دل اپنی جگہ سے ہل کر رہ گیا۔وہ چاول دم دے رہی تھیں اسی طرح ہاتھ میں گفگیر تھامے باورچی خانے سے باہر نکل آئیں۔ سلیم نواز اور حق نواز کو آمنے سامنے دیکھ کر انکا پارہ چڑھ گیا۔

"بے شرمو! کچھ حیا کرو۔۔! بچے نہیں رہے تم لوگ اب، کھوتوں جتنے قد نکال لیے ہیں لیکن عقل اب بھی گِٹوں میں ہی سمائی ہوئی ہے۔۔آہستہ نہیں بکواس کی جاتی تم

URDU NOVEL BANK

دونوں سے؟ ایک تو اتنی بھاری آواز اوپر سے میرے کانوں میں گُھس کر چیختے ہیں

"!دونوں--

وہ گفگیر لیے دونوں کے پیچھے لپکیں مگر وہ اپنا بچاؤ کرنا خوب جانتے تھے۔ بچپن سے اس کا تجربہ حاصل تھا۔

امی اس کو ابا نے بھی سمجھایا تھا اور میں بھی لاکھ بار کہہ چکا ہوں کہ موٹر سائیکل کی" چابی یہاں سے نہ ہٹایا کرے لیکن یہ پھر جان بوجھ کے وہی کام کرتا ہے جس سے

"سب منع کریں--

حق نواز نے اپنے غصے سے چیخنے کی وجہ بتائی تو سلیم کو بھی غصہ آگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تیری وجہ سے ہی چھپانی پڑتی ہے مجھے چابی، امی پوچھیں اس سے ذرا کہ اسوقت اسے" کیا ضرورت پڑ گئی چابی کی؟ کونسی آوارہ گردیاں ہیں اسکی جو ختم ہونے میں ہی نہیں

"آتی ہیں؟

سلیم نواز نے حق نواز کی متوقع شامت کے پیش نظر مکمل اعتماد سے امی کے قریب آتے ہوئے کہا لیکن اگلے ہی لمحے امی کا کفگیر اسکی کمر پر ڈیزائن بنا چکا تھا۔

"آاااہ ---اوئی ---مجھے کیوں مار رہی ہیں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز اس اچانک حملے پر درد سے دہرا ہو رہا تھا جبکہ حق نواز کے سینے میں ٹھنڈ پڑ چکی تھی۔

"تو کس پر چلا گیا ہے سلیم؟ کسی ماہر پھپھے کٹنی کی روح سمائی ہوئی ہے تیرے اندر جو ہر روز تجھے کسی نہ کسی سے پنگے لینے ہی ہوتے ہیں؟ میں کہے دیتی ہوں ان حرکتوں سے باز آجا سلیم ورنہ میرے ہاتھوں سے ہی ختم ہوگا تو کسی دن۔۔لا دے مجھے چابی؟"

امی نے سلیم کو گھورتے ہوئے ہاتھ آگے کیا تو سلیم نواز نے حق نواز کو غصے سے دیکھتے ہوئے چابی امی کے ہاتھ پر رکھی۔

"اور تو اپنا والیم کم رکھا کر، یہ پکڑ چابی اور لے کر آ کومل کو جلدی سے۔۔دیر سے گھر پہنچا تو ٹانگیں توڑ دوں گی تیری۔۔"

امی نے حق نواز کے ہاتھ پر چابی پٹخی تو وہ سعادت مندی سے سر ہلا کر باہر چلا گیا۔

"وہی آپکو نظر آتا ہے؟ مجھے باہر جانا ہو تو سو طرح کے سوالات پوچھے جاتے ہیں۔۔" سلیم نواز نے شکوہ کیا تو امی نے اسے تیز نظروں سے گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تو پہلے اس قابل تو ہو جا۔۔!! کسی کے ساتھ لگا کے نہیں رکھتا اور فرمائشیں نوابوں"
"والی۔۔جب دیکھو لڑائی لڑائی۔۔پتہ نہیں کیوں یہ میرے گھر پیدا ہو گیا ہے۔۔۔؟
امی بڑبڑاتے ہوئے باورچی خانے میں چلی گئی تھیں جبکہ سلیم نواز نے غصے سے حق نواز کے بارے میں سوچتے ہوئے ٹی وی کا ریموٹ میز کے اوپر سے اُٹھایا۔
مزے کریں گے دونوں منحوس اور میں یہاں سڑ رہا ہوں فضول میں۔۔ واقعی میں نے"
"اس گھر میں پیدا ہو کر غلطی کی ہے۔۔
وہ غم و غصے سے بڑبڑاتے ہوئے چینل تبدیل کر رہا تھا۔ اسے اپنی بے بسی پر رونا آرہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز کے جانے کے دو منٹ بعد ہی دروازے کی گھنٹی بجی تو امی حیران رہ گئیں کہ اتنی جلدی دونوں آگئے؟ کومل کا کالج ذرا دور تھا۔ دس پندرہ منٹ لگ ہی جاتے تھے۔
سلیم نواز نے دروازہ کھولا تو واقعی کومل سامنے کھڑی تھی۔ اس نے دروازے سے گردن باہر نکال کر دور تک نظر دوڑائی مگر حق نواز کا نام و نشان تک نہ تھا۔
"ہائیں اتنی جلدی تم دونوں آگئے؟"

URDU NOVEL BANK

امی نے خوشگوار حیرت سے کہا تو کومل نے اپنی چادر اتار کر تہہ کرتے ہوئے انہیں نا سمجھی سے دیکھا۔

"لیکن میں تو اکیلی آئی ہوں، آپ نے اسے بھیجا تھا کیا؟"

ہاں ابھی تو گیا تھا۔۔ کہہ رہا تھا بہن اکیلی کیسے آئے گی میں لے آتا ہوں۔ میں بھی" خوش ہوگئی کہ چلو احساس ہے بہن کا۔۔ خیر آجائے گا وہ واپس تم جلدی سے منہ ہاتھ دھو کر کپڑے تبدیل کرلو، چاول تیار ہیں تقریباً۔۔"

کومل نے سرسری نظر سلیم نواز کے بیزار چہرے پر ڈالی اور مسکراتے ہوئے کمرے کی جانب بڑھ گئی۔ ساری بات وہ سمجھ چکی تھی۔ حق نواز نے بھی کچی گولیاں نہیں کھیلی تھیں وہ کومل کو آتا دیکھ چکا تھا لیکن کومل اپنے خیال میں گم تھی اسے دیکھ نہ سکی۔ اسی موقع سے فائدہ اُٹھا کر وہ اب خوب سیر سپاٹے کرنے کے بعد ہی گھر واپس آنے کا ارادہ کیے ہوئے تھا۔ آج حق نواز کا دن تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

زندگی ایک بار پھر سے خوبصورت ہو گئی تھی۔ اہتشام اور کومل کی محبت پہلے سے زیادہ مضبوط ہو چکی تھی۔ وہ دونوں بے خوف وخطر اس نازک شاہراہ پر قدم دھرتے چلے جارہے تھے، جس کی منزل اندھیروں میں ڈوبی ہوئی تھی۔

بہت کچھ تبدیل ہوگیا تھا، جذبات منہ زور ہوتے چلے جا رہے تھے۔۔

یہ کہا جاتا ہے کہ پہلی محبت میں انسان اس قدر اندھا ہو جاتا ہے کہ اسے سیاہ و سفید کی کوئی تمیز معلوم نہیں ہوتی بس یہ پتہ چل رہا ہوتا ہے کہ وہ دنیا کا طاقتور ترین انسان ہے اور اسکی تمام طاقت اسکے محبوب سے ہے جس کی خاطر وہ جان تک کی بازی لگانے سے گریز نہیں کرتا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نادانی کی عمر ایسی ہی منہ زور ہوتی ہے کہ ایک بار انسان کا حوصلہ بلند ہو جائے تو وہ کم نہیں ہوتا بلکہ مزید بڑھتا چلا جاتا ہے۔۔ تجسس کو ہوا ملتی رہتی ہے۔۔۔ ان دونوں کے حوصلے بھی بلند ہو رہے تھے۔ وہ پھولوں اور خوشبوؤں کے احساسات سے پھلانگ کر اب فطرت کے تقاضوں کی جانب گامزن تھے۔ کومل کو بھی معلوم ہو گیا تھا کہ محبت میں دل کیوں دھڑکتا ہے، دماغ کیوں نہیں؟ وہ اپنی عمر کے اس حصے میں تھی جہاں جسمانی تبدیلیاں بہت سے نئے سوالات کو جنم دیتی ہیں۔ اس پر مستزاد اہتشام کی باتیں

URDU NOVEL BANK

اور مخمور لہجہ اسے عجیب طرح کے احساسات سے روشناس کروا رہا تھا۔ اب وہ کومل کے منع کرنے کے باوجود اسکے ہونٹوں کی تعریف کرتا تھا۔ وہ اسکے جسم کے تمام اعضاء تک پہنچنے کی کوشش میں تھا۔ کومل کا ہر بار نئے سرے سے برا حال ہوجاتا تھا ان کی گفتگو کا اختتام یا لڑائی پر ہوتا تھا یا پھر کومل کی اس ضد پر کہ وہ اپنے والدین کو کب اسکے گھر بھیج رہا ہے؟ جس پر اہتشام بیزار ہوکر فون بند کر دیتا تھا۔

کومل کو دراصل اس بات کا بہت اچھی طرح سے احساس تھا کہ یہ سب باتیں مناسب نہیں جو اہتشام اس سے کرنا چاہتا تھا۔ وہ بھی اسکا دل توڑنا نہیں چاہتی تھی بار بار انکار کرکے لیکن وہ بغیر نکاح کے اہتشام کی کسی ایسی خواہش کو پورا نہیں کرنا چاہتی تھی جس پر اسے گناہ ملے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ گناہ و ثواب کے چکر بھی بڑے گھمبیر اور پیچیدہ ہوتے ہیں۔ انسان کی لگامیں انہی دو گھوڑوں کے ہاتھ میں ہوتی ہیں۔ ذرا سی بےاحتیاطی سے گناہوں کی لگامیں ڈھیلی پڑ جاتی ہیں اور ایک بار اگر انسان بےلگام ہو جائے تو پھر اسکے اندر کی اچھائی بھی !اسکو واپس نہیں لا سکتی، واپسی ناممکن تو نہیں ہاں مشکل ضرور ہے---

"تمہاری گردن کتنی پیاری ہے کومل--"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک رات اہتشام کومل کو آنکھوں میں بسائے مخمور لہجے میں بولا تو کومل کو ہنسی آگئی۔۔

"گردن بھی پیاری ہوتی ہے؟ یہ میں پہلی بار سن رہی ہوں۔۔"

اسکے ہنسنے پر اہتشام کو کافی تقویت ملی۔

"ہائے تمہارا تو سب کچھ ہی بہت خوبصورت ہے کومل، کاش میں تمہیں تفصیل سے سب بتا سکتا، خیر ابھی تو تم نے مجھ پر پہرے لگائے ہوئے ہیں ناں لیکن ایک دن میں بھی گِن گِن کر بدلے لوں گا۔۔"

کومل کے اندر کچھ ہلچل ہونے لگی۔۔

"وہ اہتشام میں کہہ رہی تھی آنٹی سے بات کی آپ نے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کون آنٹی؟"

اہتشام کو یکدم غصہ آگیا۔

"تمہیں کتنی بار کہا ہے انہیں امی کہا کرو، وہ تمہاری امی ہیں کومل۔۔لیکن تم بیگانوں کی طرح انہیں منہ ٹیڑھا کرکے آنٹی کہہ دیتی ہو۔۔پتہ بھی ہے مجھے کتنا دکھ ہوتا ہے اس بات پر۔۔شادی کے بعد نہ یہ لفظ سنوں میں تمہارے منہ سے۔۔!!"

"آئی ایم سوری۔۔ میں بھول گئی تھی۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ نم لہجے میں منمنائی تو اہتشام نے بھی فوراً غصہ تھوک دیا۔

"اچھا سُنو ناں۔۔۔پتہ ہے شادی کے بعد میں اور تم اکٹھے شاپنگ کیا کریں گے اپنی۔۔

"تم میری پسند کی ہر چیز پہنا کرو گی، پہنو گی نا کومل؟

وہ بہت اشتیاق بھرے لہجے میں اس سے پوچھ رہا تھا۔کومل کا دل خوشی سے بھر گیا وہ بھی تو یہی چاہتی تھی۔

"میری بھی یہی خواہش ہے اہتشام، میں تو سانس بھی آپکی مرضی سے لینا چاہتی

"ہوں۔۔

"کومل پتہ ہے؟ میں دنیا کا خوش قسمت ترین انسان ہوں مجھے تم جیسی بیوی ملے گی

"جان نچھاور کرنے والی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اپنی جذبات سے مخمور آواز میں بولا تو کومل کو اپنا آپ سب سے الگ اور خاص محسوس ہوا۔

"میں بھی آپکی اتنی محبت پر خود کو بہت خاص محسوس کرتی ہوں اہتشام، بس ہماری اس محبت کو کسی کی نظر نہ لگے۔۔۔"

وہ واقعی اس بات سے خوفزدہ رہتی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"ایسے تھوڑی کسی کی نظر لگنے دوں گا، میں نے تو تمہارے ساتھ ساتوں جنم جینے کی قسم کھائی ہے۔۔"

کومل ہنس دی۔

"سات جنم ہوتے ہیں؟ کیا واقعی ؟"

اہتشام بھی ہنسا۔

"چلو جتنے بھی ہوتے ہیں، ہم نے کونسا حساب کتاب کرنا ہے؟ میرے لیے تو یہی کافی ہے کہ ہر جنم میں تم میرے ساتھ رہو بس۔۔"

اسکے لہجے میں صداقت تھی۔ کومل نے آمین کہا۔

"میں تمہیں ہر جگہ سے شاپنگ کروانا چاہتا ہوں، مہنگے سے مہنگے مال سے، تمہاری ہر چیز اپنی پسند سے خریدوں گا، کپڑے، جوتے، جیولری، کراکری، میک اپ اور۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اہتشام نے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی۔کومل بہت شوق سے سن رہی تھی۔

"اور؟"

وہ وفورِ شوق سے بولی تو اہتشام نے دھیمی آواز میں زنانہ انڈر گارمنٹس کا نام لیا۔ کومل تو اچھل کر ہی رہ گئی۔۔

URDU NOVEL BANK

"اب ناراض نہ ہو جانا پلیز۔۔آخر ہونے والی بیوی ہو میری، اتنا تو حق رکھتا ہوں نا۔۔؟"

کومل کو خاموش پاکر وہ فوراً بولا تھا۔ کومل نے ناراض ہونا چھوڑ دیا تھا۔

"میں اس بات پر حیران ہوں کہ آپ کو "اس" کا کیسے پتہ؟ میرا مطلب آپ تو لڑکے ہیں۔۔"

کومل کو سمجھ نہیں آیا کہ اپنی بات کیسے سمجھائے مگر اہتشام کو ساری سمجھ آرہی تھی۔

"ہم بھی کوئی ایویں تھوڑی ہیں؟ سب طرف کی خبر رکھتے ہیں۔۔اور جس چیز کا تعلق میری کومل سے ہو اسکا تو خاص طور پر مجھے پتہ ہوتا ہے"

کومل کو بے حد شرم محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے کال بند کردی۔ اہتشام جانتا تھا وہ یہی کرنے والی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

کومل کے بورڈ کے امتحانات چل رہے تھے اسے آجکل ہر دوسری چیز بھولی ہوئی تھی۔ اہتشام پر بھی اس نے آخری پرچے سے پہلے تک پابندی لگائی ہوئی تھی اور وہ بیچارہ اسکے امتحانات کی وجہ سے لب سیے انتظار کی مجسم تصویر بنا پھرتا رہتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

سب تمہارا پوچھیں گے میری چندہ، دو گھڑی بیٹھ کے جلدی واپس آجائیں گے، ایسے"
انکار مت کرو۔۔ لوگوں کا منہ کیسے بند کرواؤں گی میں؟
امی کوئی تیسری بار اسکے کمرے کا چکر لگا چکی تھیں لیکن انکی منت سماجت کے باوجود وہ انکے ساتھ خاندان کی قریبی شادی پر جانے سے انکاری تھی۔
مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی کہ آپکو ہو کیا گیا ہے امی؟ کیا میرے امتحانات شادی سے "
اہم ہیں؟ آپ بھی نا کبھی کبھی بچوں جیسی باتیں کرتی ہیں۔۔۔شادیاں آتی جاتی رہیں گی لیکن امتحان میں خدانخواستہ نمبر کم آگئے تو لوگ ضرور جینا حرام کریں گے۔۔۔یہ بھی تو سوچیں؟"
کومل نے انہیں احساس دلانا چاہا تو وہ دل مسوس کر رہ گئیں۔۔۔ وہ چاہتی تھیں کومل اس شادی پر ضرور چلے تاکہ انکی نند کا امریکہ پلٹ بیٹا کومل کو دیکھ کر پسند کرلے مگر امی کی دانست میں کومل کو اتنی چالاکی ہوشیاری آتی ہوتی تو انہیں اور دکھ ہی کیا تھا بھلا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔!! نہیں پھر تمہاری مرضی تو یونہی سہی، گھر پر اکیلی رہ لوگی۔۔؟ اور وہ" بھی رات کے وقت؟ ہم لوگ تو دس ساڑھے دس سے پہلے نہیں آنے لگے۔۔۔ سوچ "لو؟

اپنی نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے اسے ڈرانا چاہا۔ کومل کا کمزور سا دل سینے میں پھڑپھڑا کر رہ گیا۔ اس نے ہراساں ہوکر امی کا چہرہ دیکھا لیکن کل کا اہم پرچہ بھوت بن کر آنکھوں کے سامنے ناچنے لگ گیا۔

اوہو امی پلیز۔۔آپ مجھے تنگ نہیں کریں!! میں نے آخری بار کہہ دیا ہے کہ میں" "شادی پر نہیں جاؤں گی بس۔۔!! اب آپ جائیں پلیز

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ تڑخ کر بولی۔ کومل جب ضد پر اڑ جاتی تھی تو پھر اسے منانا مشکل ہوتا تھا۔ وہ لوگ چلے گئے تو اس نے بے حد سکون سے دو تین گھنٹے لگا کر اہم سوالات، مشقیں، مثالیں، نیومیریکل، فارمولے نئے سرے سے ذہن نشین کیے اور انہیں رجسٹر پر زبانی لکھ کر خوب اچھی طرح تسلی کرلی کہ کہیں وہ کچھ بھول تو نہیں رہی؟ لیکن صد شکر اسکا زرخیز ذہن سب نقش کیے ہوئے تھا۔

URDU NOVEL BANK

بہت سی ہڑھائی کرلینے کے بعد اس نے مختصر سا وقفہ لینے کا سوچا اور پیٹ پوجا کی غرض سے ایک بھر پور انگڑائی لے کر کچن میں چلی آئی۔۔۔وہ گھر میں اکیلی تھی اس لیے دوپٹہ لینے کا بھی کوئی تردد نہ کیا تھا ورنہ امی نے سختی سے تاکید کر رکھی تھی کہ بھائیوں والا گھر ہے دوپٹہ ہر وقت سر پر نہ سہی سینے پر لازم ہونا چاہیے۔ وہ خود بھی اس بات کا خیال رکھتی تھی کیونکہ وہ اب جوان لڑکی تھی۔ وہ مزے سے گنگناتے ہوئے اپنے لیے نگٹس اور فنگر فش فرائی کر رہی تھی، فرائی کیے ہوئے گرماگرم ٹکڑے منہ میں بھی رکھتی جا رہی تھی۔ زبان جل جانے کے خطرے کے باوجود وہ ایسا کر رہی تھی کیونکہ اسے مزہ آتا تھا اس میں۔۔۔ اسے اچانک یوں لگا جیسے باہر سرسراہٹ ہوئی ہے لیکن آواز فوراً ہی معدوم ہوگئی تھی وہ سر جھٹک کر کڑاہی میں سے چھان کر نگٹس نکالنے لگ گئی۔۔۔ ٹھیک دس سیکنڈ بعد اس نے اپنی پشت پر کسی کی نظروں کا ارتکاز محسوس کیا۔ اسکی چھٹی حس نے اسے کسی متوقع خطرے سے آگاہ کیا، اسکا نگٹس والا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا اور جسم کا سارا لہو اکٹھا ہوکر چہرے پر جما ہوگیا۔۔ وہ خوف اور دہشت کے مارے سن سی ہوگئی تھی۔

"!!کومل۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسی لمحے اہتشام کی محبت میں ڈوبی آواز گونجی اور کومل نے تیزی سے پلٹ کر اسے دیکھا۔ وہ بہت سکون سے ریفرجریٹر کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑا اسکے چہرے اور بھرپور وجود کو محبت پاش نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔ کومل کا چہرہ یکدم خوف کی شدت سے لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔ وہ حیرت و خوف سے گنگ ہو کر اپنے سامنے کھڑے اہتشام کو دیکھ رہی تھی۔ اہتشام اسکا خوف محسوس کرتے ہوئے اسے تسلی دینے کی خاطر اسکے قریب چلا آیا۔۔۔ جیسے جیسے وہ قدم بڑھا کر قریب آرہا تھا ویسے ویسے کومل کا دل کوئی مٹھی میں جکڑتا جا رہا تھا۔۔ اس لمحے اسکے اندر سے کوئی پوری شدت سے چلایا کہ اس نے امی کے ساتھ نا جاکر بہت سنگین غلطی کی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"گھبراؤ نہیں کومل۔۔۔میں ہوں۔۔تمہارا اہتشام۔۔"

کومل کی آنکھ سے بےاختیار ایک آنسو ٹوٹ کر گال پر اٹک گیا۔اہتشام اسکے بدن کی کپکپاہٹ کو روکنے کے لیے اپنے دونوں ہاتھ اسکے چہرے کے قریب لے گیا لیکن کومل نے پوری قوت سے اسکا ہاتھ جھٹک دیا۔ اہتشام نے حیرت سے کومل کا چہرہ دیکھا وہاں اسے بےاعتباری کے سوا کچھ نظر نہ آیا۔ اہتشام کی نگاہوں میں محبت کی جگہ دکھ نے لے لی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم کیا سوچ رہی ہو میرے بارے میں، اچھی طرح جانتا ہوں میں لیکن کومل میں اتنا" بھی گھٹیا نہیں ہوں کہ اپنی سچی محبت کو کسی شیطانیت کی بھینٹ چڑھا دوں۔۔ میرا تمہارے لیے عشق صادق ہے، اسی لیے بغیر اپنی جان کی پرواہ کیے صرف تمہیں ایک نظر دیکھنے کی غرض سے یہاں چلا آیا۔۔۔ لیکن تمہاری آنکھوں میں موجود اس شک نے مجھے آج میری ہی نظروں میں گرا دیا کومل۔۔"

وہ بے حد اذیت بھرے لہجے میں بول رہا تھا کومل کو اپنی غلطی کا فوراً احساس ہوا۔۔۔

"!!اہتشام۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

وہ بے حد شکستہ انداز میں پلٹ کر باورچی خانے سے باہر نکل گیا جب کومل نے اسے پیچھے سے آواز دی تھی لیکن اہتشام بنا اسکی جانب دیکھے رُک گیا۔ کومل کو سمجھ نہیں آرہی تھی ایسی صورتحال میں وہ کیا کرے جبکہ اک طرف اہتشام تھا جس کی محبت پر اسے کوئی شک نہیں تھا تو دوسری جانب تنہائی اور شیطان کا خوف تھا جو اسکی جان عذاب کیے دے رہا تھا۔ وہ بے بسی سے اپنی انگلیاں مڑوڑتی ہوئی اہتشام کی پُشت تکتی رہی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تمہیں کچھ کہنے کی ضرورت نہیں کومل، میں ہی غلط تھا جو اپنی محبت میں اندھا ہوکر" رات کے اس پہر ہر طرح کے خوف کے باوجود تمہاری ایک جھلک دیکھنے چلا آیا۔۔۔ رہ جو نہیں سکا تمہارے بغیر، کیا کرتا؟"آخری جملہ ادا کرتے کرتے اسکی آواز بھرا گئی تھی۔ کومل کی سسکی نکل گئی۔ اسکے خوف کی جگہ اب شرمندگی نے لی تھی۔

"!!مم۔مجھے معاف کردیں اہتشام۔۔میں۔۔ میں ڈر گئی تھی"

وہ روتے ہوئے بولی تو اہتشام بےاختیار پلٹ کر اسے دیکھنے لگا۔

تم کیوں ڈر گئی تھی؟ اور آخر کس سے ڈری تم کومل؟ کیا مجھ سے؟ جسے تم نے" اپنے دل کا شہنشاہ مانا تھا؟جس کے ساتھ تم دنیا کے ہر کونے میں خود کو محفوظ تصور کرنے کا دعویٰ کرتی تھی؟ جن کے ساتھ جینے مرنے کی قسمیں کھائی جائیں ان پر آنکھیں بند کرکے یقین کیا جاتا ہے کومل اور تم نے پہلے مرحلے میں ہی مجھے یہ بات جتا " دی کہ میں آج بھی تنہا ہوں۔۔

اہتشام کا ایک ایک لفظ کومل کے وجود کے پرخچے اُڑا رہا تھا۔ وہ بے تحاشا رو رہی تھی۔ اسکی ہچکیاں بندھ گئیں تو اہتشام نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں میں بھر کر اوپر کیا اور کئی لمحے اسے دیکھتا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل میری جان۔۔ تم پر میں بری نظر رکھوں تو آج ہی مر جاؤں۔۔ کل کا دن دیکھنا نصیب نہ ہو مجھے۔۔"

اہتشام کی آنکھوں سے آنسو ٹوٹ ٹوٹ کر اسکے گریبان میں جذب ہورہے تھے لیکن وہ ضبط کیے ہوئے تھا۔

"ایسا مت کہیں اہتشام۔۔!! پلیز ایسا مت کہیں۔۔۔آپکو میری قسم۔۔ایسا مت کہیں۔۔!!"

کومل نے لرزتے کانپتے وجود کے ساتھ اُس سے فریاد کی۔ اہتشام نے نظر بھر کر اسے دیکھا اور اپنے ہاتھ نیچے گرا لیے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مستقبل میں ہم ایک مضبوط رشتے میں جڑنے والے ہیں اور تمہارے دل میں میرے لیے بے اعتباری اور شک کے علاوہ کچھ ہے ہی نہیں، خدارا خود سے یہ جھوٹ بولنا چھوڑ دو کہ تم مجھ سے محبت کرتی ہو۔۔۔"

وہ ایک گہرا سانس لے کر مایوسی سے بولا تو کومل تڑپ کر رہ گئی۔

"میری محبت میں کوئی کھوٹ نہیں اہتشام، میرا یقین کریں میں نے دل و جان سے آپکا ساتھ قبول کیا ہے۔ آپکی جگہ کوئی نہیں لے سکتا کیونکہ کومل صرف اہتشام کی ہے۔۔"

URDU NOVEL BANK

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے ایک ایک لفظ پر زور دے کر مکمل یقین سے بولی۔اب حیران ہونے کی باری اہتشام کی تھی۔ کومل نے زندگی میں پہلی بار برملا اہتشام سے اپنی محبت کا اظہار کیا تھا۔

"اگر ایسا ہے تو پھر آج سے دماغ کی بجائے دل سے سوچنا شروع کردو کیونکہ اہل محبت کا دل ہی انکا سب کچھ ہوتا ہے۔ دماغ کی تاویلوں کو نظرانداز کرکے دل کی سرکشی پر سر جھکانا محبت کی شان ہے کومل۔۔۔!! ہمیں دنیا کا خوف دل سے نکالنا ہوگا کیونکہ ہم دل والے ہیں، ڈر والے نہیں۔۔۔!!"

اہتشام اسے محبت کی سائنس پڑھا رہا تھا اور کومل اسکا ہر سبق دل پر نقش کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دونوں ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے نئے عہدوپیماں میں بندھ رہے تھے۔

اہتشام نے جواب طلب نگاہیں کومل کے چہرے پر گاڑ رکھی تھیں، کومل نے فیصلہ کن انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔اہتشام مسکرا دیا۔

"لیکن ایک بات یاد رکھنا، ایک بار فیصلہ کرلیا ہے تو اب تم اس سے پیچھے نہیں ہٹو گی، سمجھ گئی؟"

URDU NOVEL BANK

وہ شہادت کی انگلی اُٹھائے سفاک نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا تھا۔کومل نے ایک گہرا سانس لیا اورایک جاندار مسکراہٹ کے ساتھ اپنا سر جھکا دیا۔

"!!نہیں ہٹوں گی۔۔ کبھی بھی نہیں ہٹوں گی اہتشام۔۔"

ہوں۔۔یہ ہوئی نا شیروں والی بات، چلو اب مجھے کچھ کھلاؤ ۔۔پہلی بار اپنے سسرال آیا"

"ہوں یار

وہ بشاش لہجے میں بولتا ہوا خود ہی کومل کا ہاتھ تھام کر ماربل کی بنی ہوئی شیلف کی جانب چلا آیا۔ جہاں نگٹس اور فنگر فش کی اشتہا انگیز خوشبو پھیلی ہوئی تھی۔

"واہ زبردست۔۔۔ کیا بہترین ذائقہ ہے۔۔!! یہ میری جان نے بنایا ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ایک ٹکڑا کومل کے منہ میں رکھا کومل نے آدھے سے کچھ کم حصہ دانتوں سے توڑ کر کھایا، باقی بچا ہوا حصہ اہتشام نے اپنے منہ میں رکھ لیا۔ پتہ نہیں کیوں لیکن کومل کو اہتشام کا یوں کرنا بے حد اچھا لگا۔ وہ اسکا جھوٹا نوالہ کسی نعمت متبرکہ کی طرح مزے سے کھا رہا تھا۔

"میں نے اور امی نے، مل کر بنایا۔۔"

اس نے سچائی سے بتایا تو اہتشام اسکی معصومیت پر مسکرا دیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بہت پیاری لگ رہی ہو۔۔ بہت ہی ذیادہ۔۔"

وہ گہری نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا کومل کو یکدم احساس ہوا کہ اس نے دوپٹہ نہیں اوڑھا ہوا۔۔

"ایک منٹ میں ابھی آئی۔۔"

وہ کہتے ہوئے جلدی سے کمرے میں چلی آئی اور اچھی طرح اپنے گرد دوپٹہ لپیٹ لیا۔

"اتنے مزے کے کھانے بناتی ہو تم، میں تو لمحوں میں چٹ کرگیا سب۔۔۔"

کومل کی اپنی بھوک تو اُڑ چکی تھی لیکن اہتشام کا پیٹ بھر گیا تو اسے لگا اسکا بھی پیٹ بھر چکا ہے۔۔یہ اندھی محبت کے کرشمے ہوتے ہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسکی کیا ضرورت تھی۔۔؟"

اہتشام نے ناپسندیدہ نظروں سے دوپٹے کو گھورا تو کومل اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔

"کیوں ضرورت نہیں تھی؟ دوپٹہ مشرقی لباس کی اصل زینت ہے۔۔ عورت کی خوبصورتی پردے سے ہے۔۔"

کوئی اور وقت ہوتا تو اہتشام اسکی اس بات پر واری صدقے جاتا لیکن اس وقت اسے کومل کا یہ لیکچر بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

یہ کہو نا کہ تمہیں اب بھی مجھ پر اعتبار نہیں آیا۔۔۔ مجھ پر بھروسہ ہوتا تو اس ڈھال کا" "استعمال تم کبھی نہ کرتی۔۔خیر۔۔

اسکے ناراض انداز پر کومل کا منہ کھلا کا کھلا رہ گیا۔

خدا کے لیے اہتشام۔۔کہاں کی بات کہاں ملا رہے ہیں آپ۔۔ ایسی کوئی بات نہیں" "ہے ورنہ میں آپکے ساتھ کیوں بیٹھی ہوتی اور وہ بھی اتنے سکون سے؟

اہتشام نے ایک گہری نگاہ اس پر ڈالی اور اسکا سارا غصہ لمحہ بھر میں دور ہو گیا۔۔۔

بہت پیار کرتا ہوں تم سے۔۔"وہ اسکے کچھ نزدیک ہوا تو کومل کا دل بے چین ہوگیا۔" اگر وہ اسے منع کرتی یا پیچھے ہٹ جاتی تو ایک بار پھر سے اہتشام کی ناراضگی کا سامنا کرنا پڑ سکتا تھا اور ایسا وہ چاہتی نہیں تھی۔اس لیے دل تھام کر بیٹھی رہی۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"آپکو یہاں آتے ہوئے کسی نے دیکھا تو نہیں؟ "

کومل نے دانستہ بات تبدیل کی۔

نہیں تو، اہتشام کے کام بڑے پکے ہوتے ہیں میری جان۔۔۔میرا مخبر عرفان تمہارے" گھر کے باہر مکمل چوکس کھڑا ہے اس وقت، خطرے کی گھنٹی بجتے ہی مجھے اطلاع دے "گا اور میں اسی وقت نودوگیارہ ہو جاؤں گا۔۔۔کیسا؟

URDU NOVEL BANK

وہ ہاتھ لہرا لہرا کر اسے سارا منصوبہ بتا رہا تھا۔ کومل بے ہوش ہونے کے قریب تھی۔۔

"کیا مطلب وہ عرفان بھی ساتھ ملا ہوا ہے؟ اس نے کسی کو بتا دیا تو؟"

کومل کو کسی پر یقین نہیں تھا اہتشام کے سوا۔

"وہ یار ہے اپنا۔۔۔کس کو بتائے گا؟ اچھا سنو ناں۔۔میں کہہ رہا تھا کہ شادی کے بعد تم ہرگز مجھے دوپٹے میں نظر مت آنا۔۔میں ہر وقت اپنے سامنے تمہیں اپنی مرضی سے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"

اہتشام نے محبت بھری دھونس جماتے ہوئے کہا تو کومل اسکی بے باکی پر کانپ کر رہ گئی۔اب سے پہلے ان کی فون پر بات ہوتی تھی اور وہ فون پر ہی اسکے کسی ایسے جملے پر شرم سے لال ہوجاتی تھی۔۔لیکن آج تو وہ اسکے روبرو تھا۔۔کومل کے لیے وہاں بیٹھنا دوبھر ہوچکا تھا۔

"اب آپ چلے جائیں ابا آنے والے ہیں۔۔"

وہ بے ساختہ اُٹھ کھڑی ہوئی تھی اور انگلیاں مڑوڑتے ہوئے اہتشام کو گزرتے وقت کا احساس دلایا۔۔۔

"تم ڈرپوک ہی رہو گی صدا؟ ابھی تھوڑی دیر پہلے کیا سمجھایا تھا میں نے یاد ہے نا؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مجھے سب یاد ہے لیکن ---"

"کوئی لیکن ویکن نہیں! بیٹھو میرے پاس--"

اہتشام نے کومل کی بات کاٹ کر اسکا ہاتھ تھامنا چاہا مگر کومل حواس باختہ ہو کر کچھ فاصلے پر جاکھڑی ہوئی--وہ لاکھ اہتشام پر اعتبار کر لیتی لیکن وہ اس قدر بے لگام نہیں ہوئی تھی کہ تنہائی میں اپنی تمام حدود کو بھلا بیٹھتی۔آج بھی اسکے دل میں نکاح کی خواہش مقدم تھی۔ ہر اچھی اور سادہ مشرقی لڑکی کی طرح وہ لحاظ اور شرم میں گندھی ہوئی تھی۔

"یار کیا ہوگیا ہے کومل؟ کیوں ایسا سلوک کر رہی ہو تم میرے ساتھ---"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اہتشام نے اسے خوفزدہ ہرنی کی طرح بدکتے دیکھا تو اپنا لہجہ بدل کر اسکے نزدیک چلا آیا---

دیکھو اگر تم یونہی ڈرتی رہی تو ہم کبھی ایک دوسرے کے نزدیک نہیں آسکیں گے--"

"سمجھ رہی ہو نا کومل؟

کومل نے ہراساں ہوکر اسے دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا--

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

عورت اگر چاہے تو پہاڑ کو بھی زیر کر سکتی ہے، صرف اپنے کردار کی مضبوطی کی بنا پر--- وہاں اہتشام اور کومل کے سوا کوئی تیسرا نہ تھا، وہ بے حد آرام سے ایک دوسرے کے ساتھ وقت گزار سکتے تھے لیکن کومل کو جو چیز روک رہی تھی وہ اسکا ضمیر تھا---

وہ ایک خوشحال زندگی کی خواہش رکھنے والی بے حد عام سی لڑکی تھی۔وہ امی کی طرح ہر صبح اہتشام کے لیے ناشتہ بنانا چاہتی تھی، جیسے امی، ابا کے لیے بناتی تھیں---وہ ہر شام اہتشام کے لیے تیار ہونا چاہتی تھی جیسے امی ابا کے لیے ہوتی تھیں ۔وہ اہتشام کی ہر خواہش کو پورا کرنا چاہتی تھی لیکن نیک اور پاکیزہ تعلق میں جُڑنے کے بعد اور بالکل اسی چیز کی توقع وہ اہتشام سے بھی رکھتی تھی لیکن اہتشام پتہ نہیں کیوں اسکی سوچ کے برخلاف چلا جاتا تھا کبھی کبھی---تب وہ بے حد بے چینی محسوس کرتی تھی اور آج تو اہتشام نے یوں اسکے گھر میں چوروں کی طرح گُھس کر ہر حد ہی پار کردی تھی۔ وہ اسے معتبر دیکھنا چاہتی تھی جبکہ اہتشام اپنی ان جذباتی اور فضول حرکات سے اسکے دل میں اپنا مقام و مرتبہ کھو رہا تھا۔ کومل کا ضمیر اہتشام کے اس عمل سے ہرگز مطمئن نہیں تھا لیکن یہ وقت اور صورتحال بے حد نازک تھی۔ اس نے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لمحے کی ہزارویں سیکنڈ میں فیصلہ کیا کہ اہتشام کو اہتشام کی ہی زبان میں جواب دے گی کیونکہ اپنی عزت کا سودا بہرحال وہ کسی صورت نہیں کر سکتی تھی۔

"اہتشام---؟"

وہ بے حد پیار سے بولی--

"بولو میری جان--"

اہتشام بے حد خوش ہو گیا۔

"آپ جانتے ہیں ناں میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں---"

وہ اسے دیکھ رہی تھی اہتشام کو یقین کرنا مشکل ہوگیا کہ یہ وہی کومل ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری جان، میری دنیا مجھے سو فیصد یقین ہے--"

"پھر آپکو یہ بھی پتہ ہونا چاہیے کہ میرے دل میں آپکی حیثیت کیا ہے؟"

وہ اتنے شیریں لہجے میں کبھی بات نہیں کرتی تھی--اہتشام ہواؤں میں اُڑ رہا تھا۔

اہتشام--آپ کو میں نے اپنے دل کا بادشاہ مانا ہے، جانتے ہیں کیوں؟ کیونکہ آپ" نے مجھے یہ احساس دلایا ہے کہ میری بھی کوئی حیثیت ہے---آپ میری زندگی میں نا آتے تو میں اپنی کم مائیگی اور تذلیل پر آج بھی رو ہی رہی ہوتی، آپ نے مجھے ہمت دی،

URDU NOVEL BANK

میری طاقت بن گئے، میرے دل کو فتح کرلیا۔۔ تو میں کیوں نا آپکو آپکی اصل حیثیت اور مقام سے روشناس کرواؤں اہتشام؟؟" اہتشام لب سیے حیرت اسے اس طرح بولتے دیکھ رہا تھا۔ یہ تو کوئی اور ہی کومل تھی جس سے وہ اب تک بے خبر تھا۔

"آپ کو اعلیٰ مقام پر دیکھنا چاہتی ہے آپکی کومل۔۔ ہر کوئی آپکی عزت کرے، آپ سر اُٹھا کر جیئیں اور آپکے احترام میں کبھی کمی نہ آئے۔۔۔ایسا چاہتے ہیں نا آپ؟"

اہتشام نے نم آنکھوں سے اسکی جانب دیکھ کر اثبات میں سر ہلایا۔

"تو پھر آپکو اس کے لیے خود کو تیار کرنا ہوگا اہتشام۔۔ مجھ سے وعدہ کریں آئندہ کبھی اس طرح۔۔۔میں معذرت چاہتی ہوں مگر مجھے کہہ لینے دیجئے کہ یوں چوروں کی طرح نہیں اس گھر میں آئیں گے بلکہ اپنی اصل آن بان شان کے ساتھ فخر سے سر بلند کرکے آئیں گے۔۔میں آپکو ہر حال میں مقدم دیکھنا چاہتی ہوں بس کہہ دیا ہے میں نے۔۔ اب آپ پر منحصر ہے آپ میری بات کو کس انداز میں لیتے ہیں۔۔!!"

وہ واقعی شرمندہ ہو گیا تھا کہ اسکا طریقہ مناسب نہیں تھا۔وہ کومل کو اپنی عزت بنانا چاہتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جسے عزت بنانا ہو اسے عزت دی بھی جاتی ہے۔۔۔ ہماری محبت میں کوئی نقص،" بے وفائی اور گندگی نہیں ہے اہتشام، پھر ہم کیوں وہ کام کریں جس کے لیے چُھپنا پڑے؟ ہم پوری سچائی سے ساری دنیا کے سامنے محبت کی ایک اعلیٰ مثال قائم کریں گے، دنیا ہمارے سچے جذبے کی خود گواہی دے گی۔۔ہم بغیر ڈر اور خوف کے ہر جگہ ساتھ ہوں گے اہتشام میرا یقین کیجئے"!

آگ بھڑکانے کے لیے صرف ایک تیلی کا جل جانا ہی کافی ہوتا ہے اور کومل نے جلی ہوئی تیلی کو کامیابی سے بجھا دیا تھا۔اگر وہ ایسا نا کرتی تو دونوں اس آگ میں جل کر بھسم ہوچکے ہوتے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اہتشام بنا کچھ بولے ایک عالمِ بے خودی میں وہاں سے واپس لوٹ گیا، لیکن جانے سے پہلے ایک آخری نظر اس نے کومل کے چہرے پر ڈالی جس میں یہ بات واضح رقم تھی" کومل تم میری زندگی کا واحد اثاثہ ہو" کومل اسے وہاں سے جاتا دیکھتی رہی۔ اسکے جانے کے بعد وہ صوفے پر گرنے کے سے انداز میں بیٹھ گئی اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔وہ ساری رات کمرہ بند کرکے روتی رہی تھی، کب امی وغیرہ آئے کب وہ سب سوئی اسے کوئی ہوش نہ رہا۔ امی نے بھی اسکے آرام کے خیال سے اسے تنگ کرنا

URDU NOVEL BANK

مناسب نہ سمجھا ورنہ دل تو بہت تھا کہ کومل کو الف سے لے کر یے تک تمام روداد مرچ مصالحہ لگ کر سناتیں۔۔۔

صبح کومل کی سوجی ہوئی آنکھیں دیکھ کر امی کو شدید تاؤ آیا۔

"منحوس ماری پڑھائیاں سر پر سوار کر لی ہیں اس لڑکی نے، میں کہتی ہوں آخر کونسے سیارے فتح کرنے ہیں لڑکی تو نے اتنا پڑھ پڑھ کے؟ حشر دیکھ اپنا کیا کر لیا ہے؟ موئی موٹی موٹی کتابوں نے ستیاناس کر ڈالا ہے۔۔۔یا اللہ اس لڑکی کا کیا کروں میں؟؟"

امی کی فکر مندی بھی ہمیشہ کی طرح غصے کے کاغذ میں لپٹی ہوئی تھی۔ کومل خاموشی سے ناشتہ کرتی رہی اور وین کے آتے ہی اپنا بیگ پیک اٹھا کر باہر چل دی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اللہ حافظ امی، دعا کیجئے گا۔۔"

امی کی نظروں نے دور تک اسکا پیچھا کیا تھا۔

©®©®©®©®

"کومل میں ذرا حمیدہ باجی کی طرف جا رہی ہوں، گھر کا خیال رکھنا۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کے ہاتھ سے بال پوائنٹ بے اختیار نیچے گر گیا۔ مغرب کے بعد امی کم ہی باہر نکلتی تھیں۔

"نن۔ نہیں امی آپ اس وقت کیوں جا رہی ہیں۔۔؟ میرا مطلب ہے مجھے بھوک لگ رہی ہے دونوں ساتھ کھانا کھاتے ہیں ناں مل کر۔۔؟"

"ہائے ماں صدقے، میری بھولی بچی۔۔۔ میں فوراً ہی آجاؤں گی، روٹی ابھی تازہ بنا کر ہاٹ پاٹ میں رکھی ہے جب بھوک لگے کھا لینا، سالن بھی گرما گرم ہے۔۔"

امی نے اسے ہر فکر سے آزاد رہنے کا مشورہ دیا لیکن وہ کیسے فکر نہ کرتی؟ اب ہی تو اسکی افکار کا در کھلا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی میں بھی ساتھ چلوں؟"

وہ کچھ ہچکچاتے ہوئے بولی۔اب کہ امی نے کچھ حیرت سے اسے دیکھا۔۔

"ہائیں۔۔ یہ تجھے کیا ہوگیا ہے لڑکی؟"

"امی مجھے ڈر لگتا ہے، مجھے اکیلے چھوڑ کر مت جائیں۔۔۔"

وہ بے ساختہ ان کے سینے سے لگ کر بھرائی ہوئی آواز میں بولی تھی۔ امی کے دل میں خدشات نے سر اُٹھایا۔

URDU NOVEL BANK

"چندہ کچھ ہوا ہے کیا؟ ادھر دیکھو میری طرف۔۔"

وہ فکرمندی سے اسکا چہرہ اونچا کرکے پوچھ رہی تھیں کومل کی آنکھوں میں تیرتے آنسو کسی خطرے کی نشانی بھی ہو سکتے تھے۔ اب وہ انہیں کیا بتاتی۔۔۔چاہ کر بھی وہ کچھ نہ کہہ سکی۔۔

"تم تو میری بہادر بیٹی ہو کومل، بہادر بیٹیاں ماؤں سے کوئی بات نہیں چھپاتیں۔ "

اوہو امی کیا ہو گیا ہے آپکو؟ آپ تو بال کی کھال اتارنے لگ جاتی ہیں۔۔ میں خواب"

"میں ڈر گئی تھی پرسوں بس اسی وجہ سے کہا آپکو رُکنے کا۔۔

امی نے بغور اسکا چہرہ دیکھا اور بالآخر اسکی بات پر یقین کرتے ہوئے ایک گہرا سانس خلوج کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چلو کھانا کھاتے ہیں۔۔"

وہ دونوں کچن کی جانب بڑھ گئیں۔۔

©®©®©®©®

"امی؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رات کے بارہ بجے وہ امی کے سرہانے کھڑی انہیں اُٹھا رہی تھی۔

"ہوں کیا ہوا؟"

اس وقت اسے اپنے کمرے میں دیکھ کر امی کو حیرت کا جھٹکا لگا، کومل کبھی رات کو انکے کمرے میں نہیں آتی تھی۔

"امی مجھے ڈر لگ رہا ہے۔۔آپ آج میرے ساتھ سو جائیں پلیز"

وہ خوفزدہ لہجے میں بولی تو امی نے اپنا سر پیٹ لیا۔۔۔

"ایک تو اس لڑکی کو ناجانے کیا ہوگیا ہے، تمہارے باپ کی آنکھ کھل گئی نا تو جینا حرام کردے گا میرا۔۔چلو اب!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بستر سے اٹھتے ہوئے بولیں اور اسکے ساتھ کمرے میں چلی آئیں۔ کومل پورے پانچ منٹ بعد اردگرد سے غافل بے خبر سو رہی تھی۔ امی بھی چند لمحے بعد اردگرد سے غافل ہو چکی تھیں۔

"امی؟"

اگلی رات وہ پھر سے انکے سر پر سوار تھی۔

"کیا ہو گیا ہے کومل؟ تم تو کبھی نہیں ڈرتی تھیں؟ پھر اب کیوں ڈرنے لگیں آخر؟"

URDU NOVEL BANK

امی نے اسکے ساتھ چلتے ہوئے جمائی لے کر کہا۔وہ نیند میں تھیں۔ کومل کا دل بے حد خوفزدہ تھا۔

"امی مجھے ایسا لگتا ہے جیسے باہر کچھ سرسراہٹیں ہو رہی ہیں، کسی کے قدموں کی آواز آتی ہے۔۔بہت ڈر لگتا ہے امی۔۔پلیز آپ میرے ساتھ سو جایا کریں ناں؟؟"

کومل نے جس انداز میں انہیں اپنی کیفیت بتائی تھی وہ خوف سے کچھ ذیادہ تھی، کچھ ابنارمل سی کیفیت۔۔ امی کی چھٹی حس نے انہیں خبردار کیا کہ کہیں کچھ غلط ہے لیکن کہاں یہ وہ نہیں جانتی تھیں۔ انہوں نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔ وہ وحشت ذدہ نظروں سے باہر دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ نہیں ہے بیٹی۔۔باہر کچھ نہیں ہے۔۔بس بے فکر ہو کر سو جاؤ امی پاس ہیں۔۔" امی نے نرمی سے اسے اپنے اندر سمو کر کہا۔ ٹھیک پانچ منٹ بعد وہ گھوڑے بیچ کر سو رہی تھی لیکن امی کی انگلیاں اضطراری انداز میں ساری رات اسکے بالوں میں پھرتی رہیں۔۔۔ جوان بیٹی کا یہ انداز بالکل بھی خیر کی علامت نہیں تھا۔ پہلا خیال جو انکے ذہن میں آیا وہ یہی تھا کہ کہیں کسی آسیب کا سایہ نہ ہو، کیونکہ کومل کی حالت

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بے حد عجیب سی تھی۔ وہ ساری رات آیت الکرسی پڑھ پڑھ کر اس پر پھُونکتی رہی تھیں۔

"کومل کے ابا میں ایک بات سے بہت پریشان ہوں؟"

آج ابا کو چھُٹی تھی وہ فرصت سے اخبار تھامے باہر لان میں بیٹھے تھے۔امی حسبِ معمول سبزی بناتے ہوئے ان سے باتیں کر رہی تھیں۔

"کہو بیگم اب کیا پریشانی لاحق ہو گئی تمہیں؟"

ابا اب بھی اخبار میں گُم تھے جبکہ امی کومل کی حالت سے پریشان تھیں۔

مجھے لگتا ہے میری کومل پر کسی چیز کا اثر ہوگیا ہے--وہ عجیب حرکات کرتی ہے"

"!!اب

امی نے اپنے خدشات کو زبان دی تو ابا کی زبان بھی پھسلی۔

"تم سے زیادہ کس چیز کا اثر ہو سکتا ہے بیگم؟"

امی نے غصے سے بل کھاتے ہوئے اپنے شوہر نامدار کو دیکھا۔ ابا نے کسی متوقع حملے کے تحت کن اکھیوں سے اپنی نصف بہتر کو دیکھا اور زیرِ لب مسکرا دیئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں یہاں پریشانیوں میں گُھل رہی ہوں اور ان کی حِس مذاح پھڑپھڑا رہی ہے۔۔میری" بات کی کوئی قدر کہاں میں مروں جیوں آپکو اس سے کیا؟آپ اپنے اس منحوس خبر "نامے میں چپکے رہیے۔۔۔

امی تیز ہاتھوں سے اپنی سبزی کی ٹوکریاں سمیٹتے ہوئے تن فن کرتی اندر جانے لگیں جب ابا نے چہرے پر سنجیدگی لاتے ہوئے رسانت سے انہیں دوبارہ بیٹھنے کو کہا اور امی بیٹھ بھی گئیں۔ ایک بیوی کو صرف شوہر کی توجہ ہی تو چاہیے ہوتی ہے، جب وہ گھر، بچوں اور خاندان کی پریشانیوں میں گُھل کر اپنا آپ ضائع کر رہی ہوتی ہے تب شوہر کی ایک نظرِ التفات ہی کافی ہوتی ہے، وہ نئے سرے سے تازہ دم ہو جاتی ہے اور ایک بہادر جنگجو کی طرح اپنے مقاصد کے حصول کی جانب مضبوطی سے قدم بڑھاتی ہے۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

بیگم تم کبھی کبھار بچوں کو بھی پیچھے چھوڑ جاتی ہو۔۔" ابا نے پرسکون انداز میں تمہید" باندھی تو امی نے شاکی نگاہوں سے انہیں دیکھا، انکا غصہ بدستور ناک پر دھرا تھا۔۔۔"دیکھو ثمینہ پریشانیاں بھی زندگی کا حصہ ہیں لیکن تمہاری طرح اگر میں بھی خود کو سوچوں اور فکروں کی نذر کردوں تو ہم دونوں ہی کسی مسئلے کو سلجھانے کے قابل نہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رہیں گے، کسی ایک کا خود کو پرسکون رکھنا بہرحال ضروری ہے تاکہ بہتر حل نکالا جا سکے،

"اب مجھے یہ بتاؤ اصل مسئلہ کیا ہے جو پریشانی کا سبب بنا؟

میری بچی پر سایہ ہو گیا ہے کسی چیز کا، کتنے دن ہو گئے ہیں وہ بات بات پر ڈر جاتی" ہے، عجیب وحشت زدہ نظروں سے اپنے اطراف میں چیزوں کو گھورتی ہے جیسے ابھی کوئی عفریت باہر نکل کر اسے نگل لے گی، آپ ہی بتائیں کومل کے ابا میں کیسے سکون سے رہ سکتی ہوں؟ راتوں کو ڈرتی ہے میری کومل، میری بہادر بیٹی جو کبھی ڈرتی نہ تھی اب ڈرنے لگ گئی ہے آپ تو محسوس ہی نہیں کرتے مگر میں تو ماں ہوں نا؟ ماں کے دل میں سو طرح کے خوف کنڈلی مار لیتے ہیں۔۔۔بچی ذات ہے! کل کلاں کو یہ

"خبر باہر نکل گئی تو ہم کس کس کو جواب دیتے پھریں گے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جب وہ بہت سا بول چکیں تو ابا نے پرسوچ انداز میں ایک گہرا سانس خارج کیا۔

ایسی صورتحال میں تمہیں کومل کو مکمل وقت دینا چاہیے، اسے اپنے ساتھ مصروف رکھو" ہمہ وقت اور وجہ معلوم کرنے کی کوشش کرو کہ کسی پریشانی کے سبب بھی ایسا ہو سکتا ہے جو وہ تم سے چُھپا رہی ہو اور ہاں یہ اس قسم کے فرسودہ خیالات کو اپنے ذہن

URDU NOVEL BANK

سے نکال دو، کوئی سایہ وایہ نہیں ہوتا یہ انسان کے اپنے دماغ کا فتور ہوتا ہے بس،
"بے معنی باتوں پر دھیان نہ دو سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔
تو آپکو کیا لگتا ہے میں نے کیا پوچھا نہیں ہوگا؟ بہانے بہانے سے کئی بار پوچھ چکی مگر"
کوئی بات ہوتی تو وہ ضرور مجھ سے کہتی کیونکہ وہ اپنی ہر بات مجھ سے کر لیتی ہے۔۔کچھ
"نہیں چُھپاتی۔۔
دیکھو ثمینہ تم سے صاف کہوں تو میں کومل کو مزید پڑھانے کے حق میں تھا ہی"
نہیں۔۔تم نے ضد کرکے اسے کالج میں داخلہ دلوایا لیکن میرے خیال سے اب تمہیں
اسکے ہاتھ پیلے کر دینے چاہئیں ، جتنی جلدی ہماری بیٹی اپنے گھر چلی جائے اتنی جلدی
"بہتر ہے اسکے لیے اور ہمارے لیے بھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حد کرتے ہیں آپ بھی، کہاں کی بات کو کہاں جا ملاتے ہیں؟ آخر اس نے آپکو کبھی"
تنگ بھی تو نہیں کیا۔۔۔ کیا اس کے چار نوالے بھاری ہیں آپ پر جو ایسی باتیں کر
"رہے ہیں؟
فضول باتیں مت کرو ثمینہ، کومل میری بھی بیٹی ہے اور سوچو اگر وہ اپنے گھر میں خوش"
"!!ہوگی تو سکون ہمیں ہی ہوگا، میں باپ ہوں اسکا، دشمن نہیں۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اجی رہنے دیجئے آپ، میری بچی پتہ نہیں کس مشکل میں گرفتار ہے اور انہیں اپنی پڑی"
"ہے--

امی بڑبڑاتے ہوئے اندر کی جانب بڑھ گئیں تو ابا سر ہلا کر رہ گئے--

©®©®©®©®

تم پریشان کیوں ہوتی ہو ثمینہ یہ بات تمہارے اور میرے درمیان رہے گی، کہیں باہر"
"نہیں نکلے گی چاہو تو کوئی بھی قسم اُٹھوا لو---

بس آپا لوگوں کی زبانوں سے ڈر لگتا ہے--- میری معصوم سی بچی ہے میں اسے زمانے"
"کی ہوا بھی نہیں لگنے دینا چاہتی--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کے دل کو کسی کل قرار نہیں مل رہا تھا کیونکہ کومل کی فکر انہیں اندر ہی اندر کھائے جا رہی تھی۔وہ رات کو سوتے ہوئے بھی ڈرنا شروع ہو گئی تھی۔ وہ ساری ساری رات اسکے سرہانے بیٹھی مختلف آیات اور سورتوں کا ورد کرتی رہتی تھیں جب تک کہ کومل پرسکون ہوکر سو نا جاتی۔ ابا سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہ ہوا تو انہوں نے ڈرتے ڈرتے محلے کی ایک خاتون سے مشورہ کرنے کا سوچا۔

URDU NOVEL BANK

میں تمہیں ایک ایسے بزرگ کا پتہ دیتی ہوں جو ایسی کئی لڑکیوں کا مرض جڑ سے اکھاڑ کر"
"پھینک چکا ہے اور آج وہ اپنے گھر میں خوش باش زندگی گزار رہی ہیں۔۔

وہ خاتون امی کے نزدیک آکر رازداری سے بولی تو امی کا دل ہول کر رہ گیا۔

توبہ کریں آپا، میری بچی بالکل ٹھیک ہے اسے کوئی مرض لاحق نہیں، میں تو بس اس"
وجہ سے خوفزدہ ہوں کہ اچانک اسکی بھوک پیاس کیوں اُڑ گئی؟ وہ بات بات پر چونک
"کیوں جاتی ہے۔۔؟ آپ نے تو اسے بیٹھے بٹھائے ذہنی مریضہ بنا ڈالا۔۔

ہائے ثمینہ تم کتنی نادان ہو، جوان بیٹی کا معاملہ ہے تم اسے اتنا ہلکا مت لو۔۔میری"
بات سمجھو اور جو میں کہتی ہوں اس پر عمل کر دیکھو پھر بھی کوئی بہتری نہ آئے میرا
"سر تیری جوتی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی دم بخود انہیں دیکھتی رہ گئیں۔۔۔

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

کومل اپنا آخری پرچہ دے کر کالج سے باہر نکلی تو اہتشام اسے ایک کونے میں کھڑا نظر آیا، وین والے انکل ابھی نہیں آئے تھے وہ احتیاط سے ادھر ادھر دیکھتی اسکے نزدیک چلی آئی۔۔

"آپکو یہاں نہیں آنا چاہیے تھا۔۔"

"آزادی مبارک۔۔۔"

وہ اسکی بات کاٹ کر خوشی سے معمور لہجے میں بولا تو کومل اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔ وہ اتنا خوش تھا کہ کومل حیران ہی رہ گئی۔

"اب میری کومل میرے پاس آجائے گی، جدائی ختم!! میرا تو جی چاہ رہا ہے میں خوشی سے بھنگڑے ڈالوں۔۔تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچانک وہ اسے دیکھ کر بولا تو کومل سٹپٹا گئی اور اسکے لب میکانکی انداز میں پھیل گئے۔

"خوش ہوں ناں۔۔بہت خوش۔۔"

"آج کی رات سونے نہیں دوں گا، بس ساری رات باتیں کریں گے، بہت کچھ ہے تمہیں بتانے کو۔۔"

کومل شرم سے لال ہوگئی۔۔اس نے اپنی سفید چادر کا کونہ زور سے بھینچ لیا۔

URDU NOVEL BANK

"وین والے انکل آگئے ہیں، مجھے جانا ہوگا۔۔"

"اچھا سنو رات کو جلدی آجانا، مجھے زیادہ انتظار مت کروانا پلیز۔۔۔ "

کومل نے اثبات میں سر ہلایا اور تیزی سے پلٹ کر اپنی وین میں سوار ہو گئی۔ وہ سارا راستہ اہتشام کے بارے میں سوچتی رہی تھی۔ وہ اسے بے حد اچھا لگتا تھا۔ اسکی پہلی محبت اور شاید آخری بھی۔۔۔ وہ بس یہ دعا کرتی تھی کہ جلد اہتشام اپنی امی کو رشتہ لے کر بھیجے تاکہ وہ مطمئن ہو کر اور فخر سے سر اٹھا کر اپنی محبت کی فتح کا جشن منا سکے۔۔۔

رات کو سب کام نمٹانے کے بعد امی دودھ کا گلاس لے کر اسکے کمرے میں آئیں تو وہ بے چین ہوگئی کیونکہ آج اہتشام سے بات بھی کرنی تھی لیکن امی کی موجودگی میں یہ کبھی ممکن نہ ہوتا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اب تو امتحانات ختم ہو گئے ہیں ناں،اس لیے کوئی ضرورت نہیں ہے رات دیر تک"
جاگنے کی۔۔جلدی سو جانا صبح ہم ایک جگہ جائیں گے۔۔"

"کونسی جگہ؟"

وہ تجسس بھرے انداز میں بولی تو امی نے سوچنے لگ گئیں۔

"امی آپ کس سوچ میں گُم ہو گئیں ہیں؟ بتائیں ناں ہم کہاں جا رہے ہیں صبح؟"

URDU NOVEL BANK

ثمینہ کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ یہ بات کومل سے کرتے ہوئے جھجھک کا شکار کیوں ہیں؟ وہ کونسا کسی جرم میں شریک ہونے جا رہی تھیں جو اتنی پس و پیش آڑے آتی؟

"کچھ نہیں چندہ تم یہ دودھ پی کر سو جاؤ، ویسے ہی ایک حکیم صاحب ہیں انکے ہاتھ میں اللہ نے شفا رکھی ہے بہت، اُن سے دم کروا لیں گے۔"

وہ اپنا تکیہ سنبھالتے ہوئے اسے بتا رہی تھیں۔کومل کو یوں محسوس ہوا جیسے امی اس سے نظریں چُرا رہی ہیں لیکن اس وقت اسکے دماغ پر اہتشام سوار تھا۔ وہ کسی بھی وقت کال کر سکتا تھا پھر کومل کیسے ساری صورتحال کو سنبھالتی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی میری وجہ سے آپ کی بھی نیند خراب ہوتی ہے میں جانتی ہوں۔۔۔لیکن آپ فکر نہیں کریں میں اب نہیں ڈروں گی آپ سوجائیں اپنے کمرے میں۔۔"

"ہائے ماں صدقے، کس قدر احساس کرنے والی بیٹی ہے میری، اللہ ایسی بیٹی سب کو دے۔۔۔میں یہاں بالکل سکون سے ہوں چندہ، کوئی فکر کی بات نہیں۔۔ چلو شاباش اب یہ دودھ پی کر تم بھی سو جاؤ کیونکہ صبح جلدی نکلنا ہے ہمیں۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے لیٹتے ہوئے اسے جلد سونے کی ہدایت کی تو کومل دل مسوس کر رہ گئی۔ اس کے اندر علیحدہ ہی کشمکش جاری تھی۔

"کومل میں تمہیں پانچ منٹ تک کال کرتا ہوں۔۔ موبائل پاس ہی رکھنا"

اہتشام کا میسج دیکھ کر اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔ وہ بے حد پریشان کن صورتحال میں گھر گئی تھی اہتشام پر کسی صورت آج اسکا کوئی بہانہ نہیں چلنا تھا یہ تو تہہ تھا اور دوسری جانب امی تھیں جن کو وہ اگر مزید ایک دو بار اپنے کمرے سے جانے کا کہتی تو وہ شک میں پڑ سکتی تھیں اور اسکے نتیجے میں ہیش آنے والی قیامت کا سوچ کر ہی کومل کو غش پڑ رہے تھے۔اس نے موبائل ہاتھ میں پکڑ کر زور سے آنکھیں میچ لیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!یا اللہ پلیز آج کچھ ایسا کردیں کہ کچھ بُرا نہ ہو، پلیز پلیز پلیز اللہ تعالیٰ۔۔"

وہ شدومد سے دعا کرنے میں مصروف تھی کہ پورے پانچ منٹ بعد موبائل اسکرین پر اہتشام کا میسج چمکا۔۔۔ اسے حیرت ہوئی کہ کال کی بجائے اہتشام نے میسج کیوں کیا؟

"کومل۔۔؟"

"جی اہتشام۔۔"

URDU NOVEL BANK

"مجھے معاف کردو میری جان، میں جانتا ہوں تم بھی میری طرح مجھ سے بات کرنے
کے لیے بہت بے قرار ہو، اتنے لمبے عرصے بعد ہم ملے تھے مگر--"

"ہوا کیا ہے اہتشام، سب ٹھیک ہے نا؟ پلیز مجھے سچ بتائیں---"

وہ تفکرات میں گھری کھٹاکھٹ پیغام لکھ کے اسے بھیج رہی تھی۔آخر ایسی کیا بات ہو
سکتی تھی جو اہتشام اتنا مضمحل ہے--؟ وہ تو ایسے کبھی پریشان نہیں ہوتا--

"کچھ ٹھیک نہیں ہے یار--بس آج کی رات برداشت کرلو کل میں اپنی جان کے پاس
ہوں گا، ڈھیر ساری باتیں کریں گے"

"یعنی کہ آج ہم بات نہیں کریں گے--؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے دل ہی دل میں اللہ کا شکر ادا کیا۔

"بس آج کی رات--کل ہم ساتھ ہوں گے-- خدارا مجھ سے ناراض مت ہونا کومل،
صرف آج رات کی بات ہے۔!!"

کومل نے کوئی جواب نہ دیا بلکہ ایک اداس شکل والی ایموجی بنا کر بھیج دی--- اہتشام
نے جواب میں دل بنا کر بھیجا--

"تم آنکھیں بند کرکے میرا تصور کرو--میں تمہارے ساتھ ہوں میری پیاری سی بلی--"

URDU NOVEL BANK

پتہ نہیں کومل کو ایسا کیوں لگ رہا تھا کہ اہتشام اس سے کچھ چھپا رہا ہے۔ کوئی تو بات تھی ایسی ورنہ اہتشام جیسا لڑکا معمولی باتوں پر پریشان نہیں ہوتا تھا۔

©®©®©®©®

"بتا دو مجھے شرافت سے کہاں جا رہی ہو تم دونوں؟"

سلیم نواز نے اپنی آنکھیں گھماتے ہوئے کومل سے دوبارہ استفسار کیا لیکن کومل نے اسے بتانے سے انکار کردیا۔ وہ اسے مزید چڑانا چاہتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کسی کو نہیں بتاؤں گا کومل دیکھ لو میری بہن نہیں؟"

"کہا نا نہیں بتاؤں گی، کیوں کان کھا رہے ہو میرے؟ چلو ہٹو ابا آرہے ہیں، تمہاری وجہ سے کہیں میری شامت نہ آجائے۔۔!!"

"اچھا تو ابا کو بتا دیتا ہوں کہ تم اور امی کہیں جا رہی ہو دونوں۔۔"

"جاؤ بتاؤ۔۔جاؤ شاباش ابھی بتاؤ۔۔!!"

"تمہارے پرچے تو ختم ہوگئے تم کہاں جا رہی ہو؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ابا نے سخت لہجے میں پوچھا تو سلیم نے جتاتی نظروں سے کومل کو دیکھا جبکہ کومل اس بات پر حیران تھی کہ امی نے ابا کو پہلے کیوں نہیں بتایا تھا۔وہ ہر بات پہلے ابا کو بتاتی تھیں پھر کسی اور کو۔۔

"وہ ابا امی مجھے ۔۔۔"

"اے سلیم تو یہاں بت بنا کیوں کھڑا ہے جا دفع ہو اسکول سے دیر نہیں ہو رہی تجھے۔۔؟ کومل ہاۓ تیرا کیا کروں لڑکی تو یہاں کھڑی ہے؟ وہاں چاۓ ابل ابل کر آدھی رہ گئی، جلدی سے چولہا بند کر۔۔۔اۓ جا بھی کھڑی کیا ہے سر پر؟"

امی نے آناً فاناً میدان میں کودتے ہوۓ پہلے سلیم کو باہر نکالا اور پھر کومل کو گھورتے ہوۓ وہاں سے ہٹنے کا اشارہ کیا۔۔کومل نا سمجھی و حیرت سے امی کو دیکھتی ہوئی باورچی خانے میں چلی گئی۔

"کیا ہے یہ ثمینہ؟؟ اسکی کوئی وضاحت ہے تمہارے پاس؟"

"ہاۓ آپ بھی نا حد ہی کرتے ہیں۔۔۔ہر کام میں جلدی، عجلت۔۔ایسے ہتھیلی پر سرسوں مت جمایا کریں۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے نہیں جماتا، مجھے یہ بتاؤ تم کہاں جا رہی ہو میری حق حلال کی کمائی حرام"
"کرنے؟

اجی توبہ کریں۔۔۔ منہ سے اچھی بات نکالیں خدارا۔۔ میں بھلا کہاں جاؤں گی؟ پڑوسن"
نے بتایا تھا کہ ایسا ستھرا ساگ منگوایا ہے اس نے اپنے گاؤں سے کہ ہائے کیا بتاؤں
آپکو کومل کے ابا۔۔ دیکھ کے دل اور آنکھوں کو ٹھنڈ پڑتی ہے بس ذرا وہی دیکھنے جا رہی
"تھی۔۔۔ تازہ نکلا تو میں بھی خرید لوں گی لگے ہاتھوں۔۔ ٹھیک ہے نا کومل کے ابا؟

امی نے معصوم بننے کی اداکاری کرتے ہوئے انہیں دیکھا مگر ابا کے چہرے سے صاف
ظاہر تھا وہ امی کی اتنی لمبی چوڑی وضاحت سے بالکل بھی متاثر نہیں ہوئے تھے بلکہ
ایک خشمگیں نظر ان کے چہرے پر ڈالتے ہوئے آفس کے لیے نکل گئے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی آپ نے ابا سے جھوٹ کیوں بولا؟"

کومل نے ابا کے جانے کے بعد امی سے پوچھا۔

"ہرگز اپنے باپ کے سامنے کسی حکیم کا ذکر مت کرنا، جینا عذاب کردے گا میرا"
"!!ویسے امی سُن تو میں نے بھی یہی رکھا ہے کہ نیم حکیم خطرہ جان۔۔"

URDU NOVEL BANK

چار لفظ پڑھ کے میری اماں نا بن ۔۔ایک تو میں تیرے علاج کی خاطر اپنی عزت تک" داؤ پر لگائے بیٹھی ہوں اور تو مجھے ہی سبق پڑھا رہی ہے؟ ایسی ناخلف اولاد بھی بھلا ہوگی "کسی کی؟

امی نے تنک کر جواب دیا تو کومل خاموشی سے سر جھکا کر چادر اوڑھنے لگ گئی۔ وہ دونوں پہلے پڑوسن کے گھر گئی تھیں جس نے دونوں کو لے کر "حکیم" کے پاس جانا تھا۔

ویسے آپا مجھے ان بابے بُوبوں کے چکر سے بڑا خوف آتا ہے۔۔ ناجانے کیا دو کی چار لگا" "کے بتائے؟

امی نے پڑوسن کے نزدیک ہوتے ہوئے کہا تو کومل کے کان فوراً کھڑے ہوگئے۔

میں کہتی ہوں ثمینہ تو فکر ہی نہ کر، بڑے ہی پہنچے ہوئے بابا جی ہیں، ہر چیز کا علاج" "چٹکیوں میں بتاتے ہیں۔۔

کومل کا تجسس عروج کو جا پہنچا۔۔

بابے کے آستانے میں کافی رش لگا ہوا تھا۔جہاں نظر پڑتی تھی عورتیں ہی دکھائی دیتی تھیں۔ بہت انتظار کے بعد انکا نمبر آیا تو بابا جی کی نیم اندھیری کوٹھڑی میں

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دونوں ماں بیٹی نے ڈرتے ڈرتے قدم رکھا۔ بابا جی واقعی کافی "پہنچے" ہوئے تھے انہوں نے کومل کو اپنی لال لال آنکھوں سے گھور کر ایک جھاڑو نما اوزار اُٹھایا اور کومل کے اوپر گھمایا۔۔کومل کو اس میں سے نکلتی گرد کے باعث چھینکیں شروع ہوئی تو اس نے مطمئن ہو کر قہقہہ لگایا۔۔۔

"بالآخر میرا شک ٹھیک نکلا۔۔"

"کک۔کیا ہوا بابا جی سب ٹھیک تو ہے نا۔۔۔میری بچی تو ٹھیک ہے نا بابا جی؟"

"کالا جادو۔۔۔۔ہاہاہا۔۔۔۔تیری بچی پر کالا جادو ہوا ہے۔۔"

خوفزدہ سی کومل مزید امی کے ساتھ چپک گئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کس نے۔۔۔بب۔بابا جی کس نے کیا ہے یہ منحوس کالا جادو میری معصوم بچی پر؟"

وہی جو اسکے رشتے میں رکاوٹ بننا چاہتے ہیں۔۔۔تیرے حاسد۔۔۔ وہ تیرے بہت"

"نزدیک آچکے ہیں۔۔۔تیری بچی کا بچنا مشکل ہے اب۔۔

کومل کو لگا اب اسکا وقت واقعی پورا ہو چکا ہے وہ وہیں بے ہوش ہو گئی۔۔۔ثمینہ بھی غش کھا کر ایک جانب کو ڈھے گئیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس قسم کے بابے بہت چالاک ہوتے ہیں وہ لڑکی کی عمر، اسکی معصومیت اور اسکا حُسن دیکھ کر اندازے سے تکا لگاتے ہیں اور اس کے متعلق کوئی پھڑکتا ہوا سا جملہ کہہ کر لواحین کے متوقع رد عمل کا انتظار کرتے ہیں۔۔۔ تیر جیسے ہی نشانے پر لگتا ہے وہ پورے اعتماد اور دیدہ دلیری سے مریدوں)یہاں وہ لوگ مراد ہیں جن کا اعتقاد اللہ کی ذات پر کم ہوتا ہے، استغفرلا(کو مکمل گھیرے میں لیتے چلے جاتے ہیں اور انکو گھمبیر صورتحال میں اچھی طرح الجھا کر خوب پیسے بٹورتے ہیں یا عورت کی عزت اور وقار کو پامال کرتے ہیں۔۔۔ مطلب پورا ہونے پر آنکھیں پھیر لیتے ہیں اور اسی دوران اگلا شکار ہاتھ لگ جاتا ہے کیونکہ ہمارے معاشرے میں کونسا ضیعف الاعتقاد لوگوں کی کمی ہے۔۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مزید یہ کہ جو عورت ان کے کام کی نکل آئے یعنی خوب چالاک، مکار، گھر گھر کی خبر رکھنے والی۔۔اسے اس مکروہ کام میں شامل کرکے اپنے کاروبار کی چمک دمک کے لیے ہر گلی محلے ان خواتین کے ذریعے تشہیر کرواتے ہیں جسے عام طور پر پبلیسٹی کہا جاتا ہے۔ اس طرح یہ حرام جس جس کے منہ کو لگتا ہے وہ اس اندھے نشے کا عادی ہوتا چلا جاتا ہے۔۔۔ جس طرح کوٹھوں پر طوائفوں کے دام کھرے کرنے کے

URDU NOVEL BANK

لیے دلال امیر پارٹیاں ڈھونڈتے پھرتے ہیں بالکل اسی طرح یہ بابے اپنی دلالی اپنے ماتحت کام کرنے والے کارندوں بشمول مرید مرد و عورتوں سے کرواتے ہیں اور خود آرام سے گٹھی ہوئی طوائف کی طرح بیٹھ کر کم فہم لوگوں کو فریب دینے کے نت نئے گُر اور اداکاری کے جوہر ذہن میں ترتیب دیتے ہیں۔۔۔ انکے پاس حرام کا اتنا پیسہ اکٹھا ہو جاتا ہے کہ یہ بدعنوان سیاسی و قانونی کارندوں کو بھی اپنی انگلیوں پر نچانا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔ ایسا اس لیے بھی ہوتا ہے کہ ان کی دھاک مشہور عاملوں) جعلی (تک پہنچ جائے اور وہ انہیں اپروچ کرکے اپنے گروہ کا حصہ بنا لیں، بڑے گروہوں کو تو تقویت ملتی ہی ہے لیکن لگے ہاتھوں انکا بھی بھلا ہوجاتا ہے۔۔۔ یہاں سے ہوتے ہوئے انکی شہرت ان خالص ہندو کالے بابوں تک پہنچتی ہے جو کالے جادو کے فقط چند جنتر منتر جانتے ہیں اور اسی کے زور پر اپنی کالی حکومت کی دھاک بٹھائے ہوئے ہیں۔۔۔ جو حرام خور، سنگدل، مکروہ چہرہ، سیاہ قلب، جھوٹا ترین، خبیث ترین مسلمان عامل انہیں پسند آجائے اسے اپنا چیلا بنا لیتے ہیں اور کچھ کی بلی دے کر کالی شکتیاں) شیطانی طاقتیں(حاصل کرتے ہیں۔۔ کیونکہ مسلمان کی بلی دینے کا ہندو کاہن کو سب سے زیادہ فائدہ ہوتا ہے، یہ شیطان کی خوشی حاصل کرنے کا بہترین طریقہ ہے۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

باقی رہ جاتے ہیں کمزور جڑوں والے بابے، جن کی پشت پناہی کرنے
والا کوئی نہیں ہوتا۔۔۔وہ خود ہی کچھ عرصہ ہاتھ پاؤں مارنے کے بعد ذلیل و خوار ہوکر یہ کاروبار چھوڑ دیتے ہیں کیونکہ ان میں اتنا دل گردہ نہیں ہوتا کہ وہ اس اہم کام کی ساکھ سنبھال کر اسے تادم مرگ قائم رکھ سکیں۔۔۔ لہذا وہ شیطان کو مایوس کرتے ہوئے پسپائی اختیار کر لیتے ہیں۔۔۔

"او کھوتے دے پتر ایہہ کی تماشا لا دِتا ایناں بڈیاں نیں؟ جا ویکھ جاکے ہوش وِچ آیاں نے کہ نئیں۔۔؟جنانیاں نوں پراں مار تے ہوش دوا دوواں نوں۔۔۔پتہ نئیں کیہڑے ڈنگراں نوں واڑ لیندے نیں۔۔!!"

(اوئے گدھے کے بچے یہ ان عورتوں نے کیا تماشا لگا دیا ہے؟ جا کے دیکھو ہوش آیا ہے کہ نہیں انہیں؟ فضول خواتین کو فارغ کرکے ان دونوں کو جلدی سے ہوش میں لاؤ۔۔پتہ نہیں کیسے لوگوں کو بلا لیتے ہیں یہ آستانے میں۔۔!!)

بابے کے تو ہوش ہی اُڑ گئے تھے۔ یہ پہلی خواتین تھیں جو اسکی لگی لگائی دکان کو اجاڑنے چلی تھیں۔۔۔ وہ شدید غیض و غضب میں آچکا تھا۔۔۔اسے کیا پتہ تھا کومل تو تھی ہی بچی۔۔۔ وہ نادان تھی۔۔ لیکن ثمینہ بھی ان چکروں سے دور ایک سادہ سی عورت

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھیں۔۔۔وہ کہاں جانتی تھیں ان مکاریوں اور چالاکیوں کو۔۔۔ خاندانی سیاست میں ماہر ہونا اور بات ہے لیکن ان جگہوں پر پورا آنا سب کے بس کی بات نہیں ہوتی۔۔۔!!

کیا ہوا ہے ان دونوں کو،اندر تو ٹھیک ٹھاک گئی تھیں پھر اچانک بے ہوش کیسے ہو" گئیں؟"

"میں تو کہتی ہوں یہاں سے نکلو اس بابے کی نیت ٹھیک نہیں لگتی۔۔!"

"ائے کوئی پوچھو تو آخر وجہ کیا بنی؟"

ہر کوئی اپنے حساب سے قیافے بُن رہا تھا، غرض جتنے منہ اتنی باتیں۔۔۔

سب لوگ سُن لیں، بابا جی کے علمِ خاص سے ان دونوں عورتوں کا جن بخیروعافیت" نکال لیا گیا ہے۔۔۔اب کچھ ہی دیر میں یہ ہوش میں آجائیں گی آپ سب کو خبردار کیا جاتا ہے کہ جتنی جلدی ممکن ہو سکے ان سے دور ہٹ جائیں کیونکہ وہ سرکش جن کسی کے بھی جسم میں پناہ لے سکتا ہے۔۔"

یہ سننا تھا کہ آستانے میں عجیب سی بھگدڑ مچ گئی۔ جیسے قصاب کو دیکھ کر مرغیاں اپنے پنجرے میں بدکتی ہیں بالکل اسی طرح یہ عورتیں بھی ایک جن سے ڈر کر آستانے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کے کونے میں سمٹ رہی تھیں یہ جانے بغیر کہ اصل جن تو وہ بابا ہے جو انہیں بے وقوف بنا رہا ہے---

"ہائے جمال تیرا ککھ نہ رہے، میری معصوم سی بچی پر تم ماں بیٹے نے کالے جادو کروائے-- میں کسی کو نہیں چھوڑوں گی--"

امی کو جیسے ہی ہوش آیا وہ بین ڈالنا شروع ہو گئیں۔ کومل ابھی تک ہوش و خرد سے بیگانہ تھی--پڑوسن نے آگے بڑھ کر امی کو دلاسہ دیا--

"ثمینہ اب فکر کیسی، ایک بار تشخیص ہو جائے تو پھر علاج میں ذرا دیر نہیں لگتی---اور دیکھو بابا جی نے کیسے کومل کو دیکھتے ہی سارا مسئلہ سامنے کھول کر رکھ دیا--تمہیں تو شکرگزار ہونا چاہیے انکا--اب تمہاری کومل کی زندگی خطرے سے باہر ہے--"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سچ کہتی ہو بہن---میری بچی کی جان بچ گئی لیکن میں چھوڑوں گی نہیں ان ماں بیٹا کو، سارے خاندان کے سامنے ناک رگڑواؤں گی دیکھنا تم؟میری معصوم بچی نے کیا بگاڑا تھا ان کم ظرفوں کا؟"

"ہاں ہاں ثمینہ،انکو ضرور سبق سکھانا--لیکن ابھی اُٹھو یہاں سے دیکھو بابا جی سے ملاقات کے لیے لوگ دور دور سے آئے ہیں-- ان کے کام میں خلل پڑ رہا ہے--"

URDU NOVEL BANK

بابا جی نے سرے سے ہی ان کی شکل دیکھنے سے انکارکردیا تھا جبکہ ثمینہ ایک بار انکا تہہ دل سے شکرادا کرنا چاہتی تھیں۔۔۔

"بابا جی بالکل بھی لالچی نہیں ہیں۔۔ جب کومل بالکل ٹھیک ہو جائے تم اپنی مرضی سے ہزار پانچ سو ان کے فلاحی گلے میں ڈال آنا۔۔۔انکی ویسے کوئی ڈیمانڈ نہیں بہت سیدھے سادے ہیں۔۔۔"

وہ واپسی پر ثمینہ کو سمجھا رہی تھیں۔۔ثمینہ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے کومل کو دیکھا اسے ہوش آرہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

امی نے کومل کو اچھی طرح سمجھا بجھا دیا تھا کہ ابا کے سامنے غلطی سے بھی اس واقعہ کا ذکر نہ کرے اور نہ ہی اپنے بھائیوں کے سامنے منہ کھولے، کومل نے اس وعدے پر ہامی بھر لی کہ اب امی اسے دوبارہ نہیں وہاں لے کر جائیں گی کبھی۔۔۔ وہ مان گئی تھیں۔کومل خوش ہوگئی۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس رات بھی امی کومل کے ساتھ سوئی تھیں اور کومل بھی اہتشام کے میسج کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔۔اگلے دن وہ بے حد تازہ دم تھی کیونکہ صبح ہی صبح اہتشام کی جانب سے خوشخبری ملی تھی اس نے اپنا ذاتی کاروبار شروع کر لیا گاڑیوں کا۔۔۔ کومل نے اس سے اس بارے میں کوئی سوال نہیں کیا تھا اسے تو بس یہی خوشی تھی کہ اہتشام اسکی خاطر اتنی محنت کر رہا ہے۔۔۔ اسے اپنا آنے والا کل بے حد روشن نظر آرہا تھا۔۔۔

وہ سارا دن خوشگوار موڈ میں بھائیوں کے ساتھ اٹھکیلیاں کرتی رہی، گھر کے کام میں بھی دلجمعی سے امی کا ہاتھ بٹاتی رہی تھی۔ کھانا بھی خوب رغبت سے کھایا،اسےآج رات اہتشام کا بے صبری سے انتظار تھا۔ وہ اسے بتانا چاہتی تھی کہ کتنی خوش ہے وہ۔۔ امی نے کومل کا خوف اور ڈر زائل ہوتے دیکھا تو انکا اعتقاد ان بابا جی پر مزید پختہ ہوگیا۔۔ اس رات کومل نے انکو زبردستی انکے کمرے میں سونے کے لیے بھیجا کہ وہ اب بالکل ٹھیک ہے۔وہ وقتی کیفیت تھی جو کہ اب ختم ہو چکی ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں اتنی خوش ہوں، اتنی خوش کہ آپکو بتا نہیں سکتی اہتشام۔۔۔ آپ نے مجھے جو خوشی" آج دی ہے اسکو ماپنے کا کوئی پیمانہ نہیں۔۔ مجھے لگتا ہے اب بہت جلد ہماری خوشحالی "کے دن شروع ہونے والے ہیں۔۔

کیوں نہیں میری جان۔۔۔ میں تمہیں دنیا کی ہر خوشی دینا چاہتا ہوں۔۔ تم جس چیز کی" خواہش کروگی تمہارے کہنے سے پہلے سامنے ہوگی۔۔۔ اہتشام کا وعدہ ہے اپنی کومل "!!سے

اہتشام نے محبت سے لبریز لہجے میں اسے یقین دلایا، کومل خیالات کے جہاں میں ڈوبی رہی اور اہتشام کے ساتھ محو سفر رہی۔۔۔ صبح اسکی آنکھ دیر سے کھلی تھی۔ ابا تو آفس جا چکے تھے، امی بھی گھر پر نہیں تھیں، اسے ہلکی سی حیرت ہوئی لیکن امی کی عادت تھی وہ پاس پڑوس میں اپنا کافی وقت گزارتی تھیں اس لیے کومل نے زیادہ دھیان نہیں دیا اور اپنے لیے ناشتہ بنانے باورچی خانہ کی جانب چلی آئی جہاں امی نے اسکے لیے پہلے سے ناشتہ تیار کرکے ٹرے میں رکھ ہوا تھا۔ کومل نے رومال ہٹا کر مسکراتے ہوئے اپنی ٹرے اُٹھائی اور لاؤنج میں چلی آئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بس بابا جی میں چاہتی ہوں کچھ ایسا ہو جائے کہ انکی کی اُنہی پر اُلٹی پڑ جائے، دوبارہ پلٹ کر میری بچی کی طرف میلی آنکھ سے دیکھیں بھی نا وہ منحوس لوگ۔۔آپ کے کہنے پر بڑی مشکل سے خود کو روکا ورنہ اب تک ان کم نسلوں کا گھرپورا کرچکی ہوتی میں۔۔

"جنہوں نے میری بچی پر کالا جادو کروایا۔۔۔

بابا جی نے اپنا بڑے سائز کا سر گول گول گھمایا اور ثمینہ کو داد دی۔۔۔

بابا جی کچھ ایسا کردیں کہ میری بچی کا اچھی جگہ رشتہ ہو جائے۔۔ کسی امیر خاندان"

"میں۔۔ جہاں سکون ہی سکون ہو۔۔

بابا سب کرے گا،بابا سب کر سکتا ہے۔۔۔ حق ہووو حق ہووووو۔۔۔۔۔بابا خوش ہو تو"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سب کر سکتا ہے۔۔۔

بابا جی یکدم اُٹھ کر چھلانگیں لگانے لگ گئے تو ثمینہ نے اپنا دل تھام لیا۔۔

"!!بابا جی کے اندر بھی بزرگ رہتے ہیں۔۔ وہ ان سے ملاقات کر رہے ہیں"

ان کے اسسٹنٹ نے سمجھایا تو ثمینہ نے سمجھی نا سمجھی کی کیفیت میں اپنا سر ہلا دیا۔

ایسی کیفیت میں دعا بڑی جلدی قبول ہوتی ہے نذرانہ چڑھانا چاہتی ہیں تو چڑھا دیں،ہو"

"سکتا ہے اس بار آپکی سُنی جاۓ۔۔۔

URDU NOVEL BANK

اس نے اپنا سر دھنتے ہوئے ناصحانہ انداز میں ثمینہ کو کہا تو انہوں نے پرس میں سے دو ہزار نکال کر ان کے گلے میں ڈال دیئے۔۔ یہ انہوں نے حق نواز کے کپڑوں کے لیے رکھے تھے لیکن شاید یہاں یہ پیسے لگانا انہیں ذیادہ مناسب لگا تھا اور انہوں نے یہی کیا۔

"پوری ہوگی پوری ہوگی۔۔۔ تیرے دل کی پوری ہوگی۔۔"

بابا جی نے چھلانگیں لگاتے ہوئے کہا تو امی نے خوش ہو کر انہیں دیکھا اور عقیدت سے سر جھکا لیا۔ یعنی بابا جی نے کہہ دیا تو گویا اب حرفِ آخر ہوگیا۔۔ کس قدر بے قدرا ہے انسان، جسے اشرف المخلوقات کا درجہ دیا گیا، اسے خدا بننے کی طلب ہے اور جسے یہ شوق نہیں وہ شیطان بننا چاہتا ہے۔۔۔!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

"کومل میں تم سے ایک ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔"

پتہ نہیں اہتشام اتنا سنجیدہ کیوں رہنے لگا تھا۔ کومل اسکے برعکس بہت شوخ و چنچل ہوتی جارہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"نہیں پہلے میری بات سنیں بہت مزے کی ہے۔۔۔"

اس نے اہتشام کو بتایا تو وہ اپنا دل مسوس کر رہ گیا۔۔وہ کومل سے کچھ بھی چھپانا نہیں چاہتا تھا لیکن کومل کی معصومیت پر کبھی کبھار اسے رونا بھی آجاتا تھا۔۔ کومل اسکی کیفیت سے بے خبر اسے مزے لے لے کر بابا جی کے بارے میں بتا رہی تھی۔۔

اہتشام نے اسکی بے ہوشی کا سنا تو آپے سے باہر ہوگیا۔۔

کوئی ضرورت نہیں ہے آئندہ وہاں قدم دھرنے کی۔۔ یہ سالے ڈھونگی بابے ہوتے"

"ہیں۔۔۔ تمہیں کچھ ہو جاتا تو؟

"میں خود تھوڑی نا گئی تھی۔۔امی کی ضد پر جانا پڑا۔۔۔"

بس میں نے کہہ دیا ہے نا اب تم نے وہاں جانے کا سوچا بھی تو میں تم سے زندگی"

"بھر کبھی بات نہیں کروں گا۔۔۔

وہ قطعیت بھرے لہجے میں اسکی بات کاٹ کر بولا تو کومل خاموش ہوگئی۔۔ وہ خود بھی وہاں نہیں جانا چاہتی تھی۔۔۔

"میں نے بریانی بنائی ہے بہت مزے کی، آپکے لیے بھیجوں؟"

،کومل نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاں کیوں نہیں۔۔ایک تگڑا سا لیگ پیس میرے لیے اوپر سجا کے بھیجنا اپنے پیارے"

"پیارے ہاتھوں سے۔۔۔

کومل اسکے انداز پر ہنس دی۔۔۔

"جی جناب جو آپکا حکم۔۔"

اہتشام نے اسکے ہاتھ کے ذائقے کی تعریف کی اور چند جملوں میں اظہار محبت کرکے فون بند کردیا۔۔۔ وہ جب باہر ہوتا تھا تو فون پر بات کرتے ہوئے اسکی یہی کوشش ہوتی تھی کہ کومل کا نام نا لے۔۔۔ سلیم نواز کچھ فاصلے پر اسکے پیچھے کھڑا سوچ رہا تھا کہ کتنا خوش قسمت ہے شانی جسے اسکی محبوبہ بریانیاں اور وہ بھی لیگ پیس والی، بنا بنا کر بھیجتی ہے اور ایک وہ ہے جس کی طرف کوئی لڑکی دیکھتی تک نہیں۔۔۔آخر اس میں کیا کمی تھی جو کوئی لڑکی اس کی جانب متوجہ نہیں ہوتی تھی۔۔؟ اسے خوف تھا کہ اگر یہی حال رہا تو اسکی شادی کسی صورت نہیں ہو سکے گی۔۔۔وہ کنوارہ مرنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ اپنا دل مسوس کر گھر کی جانب چل دیا۔

"حق نواز میرے پیارے بھائی۔۔۔ جاؤ یہ بریانی سعدیہ آپی کے گھر دے آؤ۔۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل پلیٹ ہاتھ میں تھامے باورچی خانے سے باہر نکلی تو سامنے حق نواز کی بجائے سلیم نواز کو دیکھ کر اسکا حلق تک کڑوا ہو گیا۔۔ سلیم نواز کبھی ایمانداری سے اسکا کوئی کام نہیں کرتا تھا اس لیے وہ اسکی بجائے حق نواز سے ہر بات کہتی تھی۔

"چلو اب تم آہی گئے ہو تو یہ بریانی سعدیہ آپی کے گھر دے آؤ اور سنو سلیم اگر تم نے "لیگ پیس کو ہاتھ بھی لگایا نا تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا۔۔۔ سمجھے تم؟

"اور تمہیں کون بتائے گا یہ بات کہ میں نے لیگ پیس سے چھیڑ خانی کی ہے؟" سلیم نواز نے کچھ عجیب سے انداز میں کومل کو دیکھتے ہوئے سوال کیا، کومل اس سوال کے لیے تیار نہیں تھی وہ گڑبڑا گئی لیکن فوراً سنبھلتے ہوئے اسے غصے سے گھورا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!سعدیہ آپی سے پوچھ لوں گی، ذیادہ چالاک بننے کی کوشش بھی مت کرنا۔۔" سلیم نواز کچھ کہے بنا پلٹ گیا۔۔

"!!اف یہ سلیم نواز بھی نا۔۔۔پتہ نہیں کس پر چلا گیا ہے؟ عجیب بونگا نا ہوتو۔۔" کومل کو پتہ نہیں کیوں تاؤ چڑھ رہا تھا۔۔ وہ خوامخواہ چیزیں یہاں وہاں پٹخنے لگی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©®©®©®©®

جب سے امی کی امریکا والی نند نے آنے کا عندیہ دیا تھا امی کے پیر ہی زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔ وہ مارے خوشی کے پھولے نا سماتی تھیں۔ کیا کریں، کیا نا کریں کچھ سمجھ نہیں آتی تھی۔۔۔ نئے سلے ہوئے پردے رنگ راڈ میں لگائے گئے۔۔ صوفوں کے کور تبدیل کئے گئے۔۔ کشن کے کور تبدیل کئے گئے۔۔۔ نئی بیڈ شیٹ، تکیے، گاؤ تکیے۔۔۔ ہر شے نکھری نکھری نظر آنے لگی تھی۔۔ کومل کی کمر دُکھنے لگ گئی تھی اس نے گھر کے کاموں میں ہلکان ہوتے ہوئے، آنے والے مہمانوں کے بارے میں کوفت بھرے انداز میں سوچا۔۔۔ ناجانے کس سیارے سے اترنے والے تھے یہ مہمان جو امی کو دوسری کسی چیز کا ہوش ہی نہ رہا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہائے ماشااللہ، کیسا روشن اور کشادہ لگنے لگ گیا ہے گھر!"

امی نے ایک طائرانہ نظر ہر جانب گھماتے ہوئے چمکتی آنکھوں سے کومل کو دیکھا۔۔۔ یہ رنگ اور پرنٹ کومل کی پسند پر خریدا گیا تھا اور واقعی کومل کے اعلیٰ ذوق کا منہ بولتا ثبوت تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سات قسم کے پکوان تیار کرنے کا آرڈر جاری ہوا تو کومل نے یوں امی کی جانب دیکھا جیسے انکی دماغی حالت پر شبہ ہو رہا ہو۔۔۔

"امی آپکی نند آرہی ہیں یا اس ملک کا وزیر اعظم آرہا ہے دعوت پر؟ دہائی خدا کی اتنے کھانے تیار کرنے کی کیا تک ہے؟"

"تجھے جو کہا ہے تو وہ کر لڑکی۔۔۔!! جب دیکھو چُر چُر زبان چلتی رہتی ہے اس لڑکی کی، کوئی کام کہہ دو تو بس وہیں موت آجاتی ہے۔۔پتہ نہیں کون سی مائیں ہوتی ہیں وہ جنہیں اولاد کی جانب سے سکھ دیکھنے کو ملتا ہے؟ مجھے تو کھپنا پڑتا ہے ان کے ساتھ پھر جا کر کوئی ایک کام مکمل ہوتا ہے مشکل سے۔۔۔"

"ہاں میں کوئی انسان تھوڑی ہوں۔۔۔؟ غلطی سے ایک مشین پیدا کرلی ہے امی نے جسے آرام کی قطعی ضرورت نہیں، انکی بلا سے میرا کچومر ہی نکل جائے لیکن سات قسم کے پکوان ضرور تیار ہوں بس، ہونہہ!!"

کومل دل کی بھڑاس دل میں ہی نکالتی رہی، زبان پر لا کر وہ کسی نئے محاذ کو دعوت دینا نہیں چاہتی تھی۔ شام تک پلاؤ، اچارگوشت، چکن کڑاہی، پالک گوشت، بھُنا قیمہ شملہ

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مرچ، تین قسم کے سلاد، شامی کباب، رائتہ، کسٹرڈ ٹرائفل تیار تھا۔ پورا گھر انواع و اقسام کے کھانوں کی اشتہا انگیز خوشبو سے مہک رہا تھا۔

امی نے پچکارتے ہوئے اسے نہا کر نئے کپڑے پہننے کا کہا تو اس نے یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہو، بڑی جلدی خیال آگیا میرا؟ اور مرے مرے انداز میں اپنے کپڑے لے کر غسل خانے میں چلی گئی۔۔۔ امی کے پاس اسکی ناراضگی پر دھیان دینے کا وقت ہی کہاں تھا؟ وہ تو ایک نظر ڈرائنگ روم کو دیکھنے کی غرض سے گئی تھیں کہ کہیں حق نواز اور سلیم نواز نے کوئی چھیڑ خانی نہ کردی ہو۔۔۔لیکن صد شکر کہ سب ٹھیک تھا۔وہ مطمئن انداز میں پلٹ آئی تھیں۔۔ کومل نہا کر نکلی تو مہمان آچکے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے اندر امی کی ان نند کو دیکھنے کا اشتیاق جاگا جن کے لیے خاص تیاریاں کی گئی تھیں۔۔۔ وہ جلدی سے بال سنوار کر تین چوڑیاں ایک کلائی میں، تین دوسری کلائی میں پہن کر دوپٹہ اوڑھتے ہوئے ڈرائنگ روم میں چلی آئی۔۔

"لو بھئی کومل کا ذکر ہوا تو کومل بھی چلی آئی بالآخر۔۔۔"

اس نے کچھ جھجکتے ہوئے مسکرا کر سلام کیا تو وہ بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔اور کومل کو سینے سے لگا لیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مائے گاڈ۔۔۔ ثمینہ تمہاری بیٹی تو پہچاننے میں ہی نہیں آرہی۔۔۔ماشااللہ شی اِز سو"

"سوِیٹ اینڈ گُڈ لکِنگ۔۔۔اف کتنی پیاری ہے یہ۔۔بالکل بے بی فیس۔۔ معصوم۔۔

وہ کومل کا معائنہ کچھ یوں کر رہی تھیں جیسے کوئی منجھا ہوا ڈائریکٹر اپنی نئی فلم کے لیے اداکار تلاش کرتے وقت کرتا ہے۔ کومل کو ان کے انداز میں ناجانے کیوں بے حد بناوٹ محسوس ہوئی تھی۔ یہ اسکے ابو کی فرسٹ کزن تھیں، نبیلہ پھپھو۔۔ان کے ساتھ انکا بیٹا بھی آیا تھا جسے دیکھ کر کومل کو امی کی یہ خاطرداریاں کچھ کچھ سمجھ میں آرہی تھیں۔ کومل کے دل میں تو اہتشام بسا تھا، باقی سب کووہ جوتے کی نوک پر رکھتی تھی، خواہ کوئی امریکا پلٹ ہو یا کوہ کاف پلٹ۔۔ وہ کسی کو کچھ نہیں سمجھتی تھی۔اس نے ایک سرسری سی نظر نبیلہ پھپھو کے نخریلے بیٹے پر ڈالی جو یوں گردن کڑائے بیٹھا تھا جیسے کسی نے اسکی گردن میں سریہ گھسا دیا تھا۔ غرور دونوں ماں بیٹا کی باتوں سے لے کر بیٹھنے کے انداز تک میں جھلکتا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قصوروار وہ دونوں نہیں تھے، اصل قصور تو احساس کمتری کی شکار اس سوچ کا تھا جو کسی انسان سے زیادہ اسکے مالی معیار کو اہم گردانتی ہے۔اسی سوچ نے اپنائیت اور رشتوں کا بیڑہ غرق کر رکھا ہے۔ آج کے جدید دور میں بھی جب کسی کے پاس بیرون

URDU NOVEL BANK

ملک کی نیشنلٹی کا معلوم ہو جائے اسکے گرد یوں سب جھمگٹا بنا لیتے ہیں جیسے گڑ کے گرد مکھیاں-- دوسرے بندے کا تو دماغ خراب ہونا ہی ہے، خواہ وہ باہر اپنا غسل خانہ تک خود اپنے ہاتھوں سے صاف کرتا ہو لیکن پاکستان میں اپنے رشتہ داروں کے گھر یوں تکلف اور تکبر سے بیٹھتا ہے جیسے نبیلہ پھپھو اور انکا بیٹا اسوقت کومل اور اسکی امی کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے۔

فہد تو یہاں کی ڈسٹ سے سخت پریشان ہے اُف کیا بتاؤں تمہیں ثمینہ-- اتنی پولیوشن"

"میں میرا بیٹا کسی صورت سروائیو نہیں کر سکتا--

نبیلہ پھپھو منہ ٹیڑھا کرکے اور ہاتھ نچا نچا کر انہیں بتا رہی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں تو اور کیا کہاں امریکا---؟ کہاں پاکستان---؟"

امی نے بھی اپنے پاکستانی ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے زوروشور سے امریکا کی حمایت میں زمین و آسمان ایک کرنا ضروری خیال کیا، "باہر کے بچے، باہر کی خوراکیں--- یہاں پاکستان کے دیسی ماحول کہاں پسند آسکتے ہیں---فہد بیٹا دل تو لگانا پڑتا ہے نا پھر بھی اپنے ملک سے ناطہ تھوڑی توڑا جا سکتا ہے--؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے کولڈ ڈرنک سرو کی اور امی کی باتوں پر دل ہی دل میں کُڑھتے ہوئے وہاں سے واپس چلی آئی۔۔۔فہد کو ہر جگہ خاصہ پروٹوکول ملا تھا، لڑکیاں اسکے سامنے اوٹ پٹانگ حلیے میں اسکی توجہ طلب کرنے کے لیے چکر لگاتی رہتی تھیں۔ کبھی کوئی خود کو ماڈرن ظاہر کرتے ہوئے اس سے چپکنے کی کوشش کرتی تو کبھی کوئی کسی اور طرح اسکی توجہ حاصل کرنے کی کوشش کرتی تھی۔ کومل عجیب لڑکی تھی جس نے فہد جیسے امریکا پلٹ کزن کو ایک نظر دیکھ کر دوسری بار دیکھنا گوارا نہیں کیا تھا۔ اس صورتحال میں فہد کا کومل کی جانب متوجہ ہونا ضروری ہوگیا تھا۔

امیزنگ پرنٹ ثمینہ، تمہاری پسند کی داد دینی پڑے گی۔۔ ورنہ جہاں جاؤ وہی تیز رنگوں"

"والے پینڈو پرنٹ ہر گھر میں دیکھ دیکھ کر میرا دل ہی اچاٹ ہو گیا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تعریف کرنی ہے تو کومل کی کرو نبیلہ، یہ رنگ اور پرنٹ میری بیٹی کی پسند کا ہے۔۔ "

"ویری نائس، ویری ویری نائس۔۔"

کومل نے خاموشی سے دستر خوان پر کھانا چُنتے ہوئے اپنی تعریف سنی۔ فہد نے اس تعریف پر کومل کے چہرے پر فخروغرور کی کوئی جھلک تلاش کرنا چاہی مگر ناکام رہا۔ یہ لڑکی واقعی الگ تھی۔

URDU NOVEL BANK

امریکا پلٹ پھپھو اور انکا بیٹا پاکستانی دیسی کھانے بہت رغبت سے کھا رہے تھے۔

ایک بار پھر دونوں ماں بیٹا کو حیرت کا جھٹکا لگا جب انہیں یہ معلوم ہوا کہ آدھے سے ذیادہ کھانا کومل کے ہاتھ کا بنا ہوا ہے۔۔

"بھئی میں کہتی ہو کمال کرتی ہو ثمینہ، اتنی سی عمر میں تم نے اپنی بیٹی کو ہر کام میں طاک کردیا، کیا لذیذ ذائقہ ہے بھئی لاجواب۔۔۔"

"رئیلی اٹس امیزنگ آنٹی۔۔ویری ڈیلیشئس چکن کڑاہی آئی لوڈاِٹ۔۔"

امی فہد کے انگریزی میں کہے گئے ایک بھی لفظ کو سمجھے بغیر صرف اس بات پر خوش ہو رہی تھیں کہ فہد ہوبہو انگریزوں کی طرح انگریزی بولتا ہوا کتنا اچھا لگ رہا ہے۔ جتنی تعریف نبیلہ پھپھو نے کر دی تھی کومل کی ،وہ یقیناً فہد کو اپنا داماد تسلیم کرنا شروع ہو گئی تھیں۔

"ہائے ماں صدقے۔۔۔بیٹا تم رہو نا یہاں تمہیں بہت سی چیزیں اپنے ہاتھ سے بنا کر کھلاؤں گی میں خود؟"

"اتنے پیار سے تو کبھی مجھ سے بات نہیں کی امی نے اور اس فہد کے لیے لہجے سے شہد ٹپک رہا ہے ہونہہ!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کو امی کا یوں بچھ بچھ جانا زہر لگ رہا تھا۔ وہ آخر کیوں اپنی آنکھوں پر بندھی پٹی کو نہیں اتارتی تھیں؟ وہ جتنا سوچ رہ تھی اسی قدر کُڑھ رہی تھی۔۔

جب کسی بھائی کو پتہ چلتا ہوگا کہ اسکی بہن اسی کے محلے کے ایک لڑکے سے مبتلائے محبت ہے تو اسکے دل پر جو گزرتی ہے بالکل وہی سلیم نواز کے دل پر گزر رہی تھی۔

اسے رہ رہ کر اہتشام کا گھنٹوں گراؤنڈ میں کھڑے ہو کر فون کان سے لگائے رکھنا یاد آرہا تھا، وہ جب ہونٹ کا نچلا حصہ دبا کر سرگوشیانہ انداز میں موبائل کو ہونٹوں کے قریب کرلیتا تھا، جب وہ فون پر بات کرتے ہوئے دلفریب قہقہے لگا کر اپنے سر کو ایک ادا سے جھٹکتا تھا۔۔۔ صرف یہی نہیں بلکہ آنکھوں سے پٹی ہٹتے ہی اسے اور بھی بہت کچھ نظر آنے لگا۔ کومل اور اہتشام بہت اطمینان سے پیار کی پینگیں جھول رہے تھے اور یہ چکر کہاں تک جا پہنچا تھا یہ معلوم کرنے کے لیے سلیم نواز ایڑھی چوٹی کا زور لگا رہا تھا۔

" سلیم نواز جاؤ بیٹا یہ دودھ کا کپ کومل کے کمرے میں رکھ آؤ۔۔"

اسکا ذہن اپنی کیفیت کو سمجھنے کی تگ ودو میں الجھا ہوا تھا جب امی اسکے پاس دودھ لے کر آئیں۔ اس نے بے حد غصے سے کپ کو گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"وہ مہارانی ہے نا اسکے لیے دودھ کے کپ لے کر جاؤں۔۔۔ آپ اسکو آواز دیں خود آکر لے کر جائے۔۔۔ہاتھ ٹوٹ نہیں گئے اسکے۔۔ پتہ نہیں کیا کرتی رہتی ہے کمرے میں بیٹھ کر۔۔!!"

امی کو اسکے الفاظ سے زیادہ اسکے انداز پر حیرت ہوئی۔

"بیٹا تمہیں ایک دودھ کا کپ بہن کے کمرے میں رکھنے کو کہا تھا لیکن تم نے تو بدتمیزی کے اگلے پچھلے سارے ریکارڈ ہی توڑ ڈالے، میں کہتی ہوں کون سی قیامت ٹوٹ پڑے گی جو تم ہل کر تھوڑا سا کام کرلو گے؟"

سلیم نواز نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا مگر امی نے اسکی کوئی بات شروع ہونے سے پہلے ہی ختم کردی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوئی ضرورت نہیں زبان درازی کرنے کی، مر نہیں گئی میں۔۔!! یہ ذرا سا کام ہی تو ہے۔۔۔ خود کر لوں گی ۔۔ ہاتھ پیر سلامت ہیں میرے۔۔۔بے شرم، بدلحاظ!!"

امی کی آواز رندھ گئی تھی۔ سلیم نواز اکثر ہی انکا دل دُکھا جایا کرتا تھا۔ سلیم نواز کو لگا اس نے واقعی غلطی کردی لیکن وہ بجائے شرمندہ ہونے کے مزید پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔

وہ ہمیشہ کی طرح اس سب کا ذمہ دار کومل کو ٹھہرا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

کومل کے سر میں ہلکا سا درد تھا۔ وہ برتن دھو کر اپنے کمرے میں لیٹ گئی تھی آرام کی غرض سے۔۔ تب ہی امی نے اسکا خیال کرتے ہوئے سلیم نواز کو کہہ دیا تھا لیکن۔۔۔

"ہائے یہ تو میں بھول ہی گئی۔۔ ایک تو دماغ پتہ نہیں کہاں رہتا ہے میرا۔۔"

امی نے باورچی خانے کی بتی بجھانے سے پہلے شیلف پر رکھے دودھ کے کپ کو دیکھ کر اپنا سر پیٹ لیا۔ وہ خود بھی اسے کومل کے کمرے میں پہنچانا بھول گئی تھیں۔ انہوں نے مائیکرو ویو اوون میں دودھ کو دوبارہ گرم کیا اور کپ لیے کومل کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔ابھی وہ ہینڈل پر ہاتھ رکھ کر اسے دبانے ہی والی تھیں کہ جب کومل کا قہقہہ گونج اُٹھا۔۔۔ امی کو لگا ابھی دودھ کا کپ انکے ہاتھ سے گر جائے گا وہ بمشکل سنبھلتے ہوئے خود کو طرح طرح کے وسوسوں سے نکالنے کی کوشش کرنے لگیں۔

ٹھیک ہے ہنستی ہیں لڑکیاں بھی اور کبھی بار قہقہے بھی لگا لیتی ہیں لیکن رات کے اس پہر آواز میں کھنک اور کومل کے قہقہے کی بے ساختگی انکو عجیب سے خوف میں مبتلا کر رہی تھی۔۔۔

"!!پتہ نہیں کیا کرتی رہتی ہے کمرے میں بیٹھ کر۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کا جملہ انکے وجود کے آرپار ہوگیا۔

انہوں نے بدقت تمام ہینڈل کو دبا کر نیچے کیا، یکدم سناٹا چھا گیا۔۔ وہ دروازہ کھول کر اسکے کمرے کے اندر چلی آئیں لیکن کومل تو سو رہی تھی۔ امی کا موبائل اسکے سرہانے پڑا تھا وہ دودھ کا کپ رکھ کر اسے کئی لمحے دیکھتی رہیں۔۔ کومل کی آنکھیں بند تھیں پلکیں لرز رہی تھیں۔۔۔ چہرے پر بلا کی معصومیت تھی اور اسکا بے داغ چہرہ کسی مومی گڑیا کی طرح شفاف تھا۔۔۔ وہ خالی الذہنی کے عالم میں وہاں سے چلی آئیں۔۔۔ انکے جانے کے بعد کومل نے ایک آنکھ کھول کر دروازے کی طرف دیکھا اور پھر تکیے کے اوپر، نیچے، آگے، پیچھے، اندر، باہر ہر طرف دیکھ لیا مگر موبائل ہوتا تو ملتا ناں۔۔۔ امی جاتے ہوئے اپنا موبائل ساتھ لے گئی تھیں۔۔۔ کومل دل مسوس کر رہ گئی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی بھی ناں۔۔کیا ضرورت تھی موبائل لے کر جانے کی، اہتشام کی کال چل رہی"
"تھی۔۔وہ کیا سوچ رہے ہوں گے۔۔؟

اسے اب بھی اہتشام کے سوچنے کی فکر تھی اور اس بات کی قطعاً فکر یا پرواہ نہیں تھی کہ وہ کس کس کی نظروں میں آچکی ہے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

محبت کے دائرے میں قدم دھرنے کے بعد انسان کبوتر کی طرح آنکھیں کیوں بند کرلیتا ہے؟ اسے ایسا کیوں لگتا ہے کہ کبھی اسکی پکڑ نہیں ہوگی۔۔ وہ ہربار خود کو کیوں خطروں کی نظر کر دیتا ہے؟ اسے ایسا کیوں لگت ہے وہ سب سے طاقتور ہوگیا ہے؟ وہ کیوں بے خوف ہو کر اس اندھی راہ پر چلتا چلا جاتا ہے؟ آخر کیوں۔۔ محبت انسان کے دماغ کو مفلوج کر دیتی ہے؟؟

©®©®©®©®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک سے ہاتھ چلا لڑکی، ہاتھوں میں جان نہیں ہے کیا؟"

یہ کوئی تیسری بار انہوں نے اسے ٹوکا تھا۔

اف امی، آپ کو کیا ہوگیا ہے کر تو رہی ہوں۔۔آپ جائیں نا حق نواز سے کہیں مجھے "میری کتاب لا دے، کالونی کے بک اسٹور سے۔۔!!"

کومل نے آٹا گوندھتے ہوئے امی کو التجائیہ انداز میں دیکھا اور منظر سے ہٹانے کی کوشش کی ورنہ آج امی کو پتہ نہیں کیا ہوگیا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کوئی ضرورت نہیں ہے اتنی موٹی موٹی کتابیں پڑھ کے اپنا سر سفید کرنے کی۔۔"

"!!!سسرال میں کتابیں نہیں کام آئیں گی۔۔

"لوجی۔۔ اب سسرال کہاں سے آگیا بیچ میں۔۔؟"

بس بس۔۔۔کوئی زبان درازی کرنے کی ضرورت نہیں۔۔ تم کوئی انوکھی لڑکی نہیں ہو"

"دنیا کی، سب کو گھر داری سیکھنی پڑتی ہے، یہ باتیں آگے تمہارے ہی کام آئیں گی۔۔

امی نے رعونت بھرے لہجے میں کہہ کر اسکا خون مزید نچوڑا۔

اہتشام سے پوچھیں میں کتنی الگ ہوں، آپ کو کیا قدر کہ آپکی چھت تلے کیسا کوہ نور"

پرورش پا رہا ہے۔۔ دن رات بس باتیں سناتی رہتی ہیں۔۔۔پتہ نہیں کبھی انہیں میری

کوئی بات اچھی لگے گی بھی یا نہیں۔۔۔عجیب زندگی ہے، اللہ کرے بس جلدی سے میری

شادی ہوجائے اہتشام سے۔۔۔ میری تو جان چھوٹ جائے گی اس منحوس گھر سے۔۔

"!ہونہہ

آٹے کی پٹھی پر زور سے مکیاں مارتے ہوئے اس نے کلس کر سوچا تھا آج اہتشام کو ہر

حال میں اپنے والدین سے بات کرنے کا کہے گی، اگر اس نے ٹال مٹول کی تو وہ اس

بار وہ بھی خاموش نہیں رہے گی بلکہ اینٹ کا جواب پتھر سے دے گی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شام سے کچھ پہلے نبیلہ پھپھو کا فون آگیا۔ وہ فہد کے ساتھ پھر چکر لگانا چاہ رہی تھیں۔۔

"فہد کا اپنا گھر ہے، جب مرضی آئے میرا بچہ۔۔آپکو بھلا پوچھنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔؟ جب دل چاہے آجاتیں۔۔"

امی کے زبان سے نکلتی شیرینناں شہد کو مات دے رہی تھیں۔

"نہیں بھئی ثمینہ، ہمارے امریکہ میں تو اس بات کو سخت معیوب سمجھا جاتا ہے کہ بغیر اطلاع دیئے کسی کے بھی گھر منہ اُٹھا کر چلا جائے کوئی، بھئی انسان کی اپنی بھی پرائیویسی ہوتی ہے، کوئی کسی بھی حال میں ہو سکتا ہے اب میزبانی کے فرائض تو انسان اچھی حالت میں ہی انجام دے سکتا ہے ناں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بات تو ٹھیک تھی انکی لیکن امی نے بھی کون سا ہار ماننی تھی۔۔خیر فون بند ہوتے ہی کومل کو بلا لیا گیا۔۔۔

"کل فہد آرہا ہے نبیلہ کے ساتھ۔۔۔"

انہوں نے اسے اتنی خوشی سے بتایا جیسے فہد نہیں کوئی ہوم منسٹر آرہا ہے، کومل نے بیزاری سے امی کا چہرہ دیکھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

اب کس خوشی میں آرہے ہیں وہ لوگ، اتنی لمبی چوڑی دعوت کے بعد کوئی کمی رہ گئی"
"تھی کیا؟

امی نے کومل کی بات پر اپنا سر ہی پیٹ لیا۔۔

نکمی لڑکی، تیری عقل کیا گھاس چرنے گئی ہے؟؟ ارے فہد نے خود یہاں آنے کی"
فرمائش کی ہے تو سوچو ذرا یہ کتنی خوش آئند بات ہے۔۔۔تمہارا رشتہ ہوگیا نا فہد کے ساتھ
"!!تو سمجھو وارے نیارے ہو جائیں گے تمہارے۔۔

امی تو خوشی سے پھولی نا سماتی تھیں۔ کومل نے دل ہی دل میں فہد کو کوسا۔

مجھے تو کچھ خاص نہیں لگا اس فہد میں، ماں بیٹا دونوں ہی ہر وقت غرور میں رہتے ہیں"
"!!جیسے ان سے امیر کوئی دنیا میں ہے ہی نہیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے اپنی کم عقل اولاد کی صورتحال پر ماتم کرتے ہوئے اپنا سر پکڑ لیا۔

ارے ایسا رشتہ تو چراغ لے کر بھی ڈھونڈنے نکلیں نا ہم لوگ تو بھی ہاتھ نہ آئے۔۔"
تم تو ہو ہی صدا کی ناشکری۔۔میری بات دھیان سے سنو۔۔کل تم اچھی حالت میں آنا
ان لوگوں کے سامنے۔۔۔ہلکا ہلکا میک اپ بھی کرلینا ذرا۔۔اور فہد سے ذرا اعتماد کے

URDU NOVEL BANK

ساتھ بات کرنا انہیں بھی پتہ چلے تم کتنی قابل لڑکی ہو۔۔۔مرد کا قابو میں ہونا ضروری ہے!!"

کومل نے حیران ہو کر امی کی طرف دیکھا، اسے میک اپ سے سختی سے دور رکھنے والی اسکی ماں آج اپنے اصول ایک فہد نامی امریکہ پلٹ کے لیے بے دردی سے توڑ رہی تھیں۔کومل کو اب کوفت ہونے لگی تھی۔

امی خدا کے لیے بس کردیں کیا ہو گیا ہے آپکو؟ اتنا آگے کی مت سوچیں۔۔عین ممکن ہے ان کے ذہن میں دور دور تک ایسا کوئی ارادہ نہ ہو اور ویسے بھی مجھے اس فہد میں کوئی دلچسپی نہیں۔۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کومل میری چندہ، دیکھو تم خوش قسمت ہو کہ تمہارے لیے ایسا رشتہ خود چل کر گھر آرہا ہے جس کے لیے سارا خاندان اپنی بیٹیاں لیے ترس رہا ہے۔۔ تمہیں تو شکر ادا کرنا چاہیے۔۔ کیا بہتر تھا تمہارے ابا اس نکمے جمال کے ساتھ تمہیں بیاہ دیتے؟؟" کومل نے خوفزدہ نگاہوں سے امی کی جانب دیکھا۔"نہیں ناں؟ تو پھر تم کیوں نہیں سمجھداری کا مظاہرہ کر رہیں آخر؟ دیکھو میں تمہاری ماں ہوں دشمن نہیں۔۔ تمہارا بھلا برا سوچنا میرا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فرض ہے۔۔ میں فہد کی آنکھوں میں تمہارے لیے پسندیدگی دیکھ چکی ہوں اور مجھے علم تھا کہ وہ لوگ ضرور آئیں گے۔۔اور دیکھو آگیا نا فون؟"

اسے امی کے پریقین لہجے پر حیرت ہوئی۔۔

"لیکن آپکو کیسے پتہ تھا کہ وہ لوگ پھر آئیں گے؟"

"یہ سب بابا جی کی کرامت ہے کومل، اللہ نے ہماری سن لی کہ ہمیں یہ بابا جی مل گئے ورنہ اب تک تمہاری وہ ڈائن پھپھی اور جمال مل کر ہمارا قلعہ قمہ کر چکے ہوتے۔۔۔ بابا جی بہت پہنچے ہوئے ہیں، انہوں نے ہی کہا تھا کہ ضرور ایک اچھا رشتہ چل کر آئے گا کومل کے لیے اور دیکھو انکی بات سچ ثابت ہوئی۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی بے حد عقیدت سے بابا جی کے بارے میں کومل کو پرجوش ہو کر بتا رہی تھیں۔

کومل کو اپنی ماں کی ایسی باتوں پر افسوس کے ساتھ ملال بھی ہوا۔۔

"لیکن ان بابا جی کو کیسے معلوم تھی یہ بات؟"

کومل کے بے ساختہ پوچھے جانے والے سوال نے امی کو چند لمحوں کے لیے لاجواب کیا مگر وہ امی تھی اور امیاں کبھی ہار مانتی ہیں بھلا؟

"بیٹا ان لوگوں کے ڈائریکٹ رابطے ہوتے ہیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!ڈائریکٹ رابطے تو صرف اسکے ہوتے ہیں جو اللہ سے قریب ہو۔۔"

ہاں تو ہوتے ہیں نا، یہ لوگ اللہ سے بہت قریب ہوتے ہیں ان کے ڈائریکٹ رابطے"

"ہوتے ہیں اللہ کے ساتھ۔۔۔

امی نے پورے وثوق سے کہا تو کومل انہیں دیکھنے لگی۔۔۔

تو امی آپ کیوں نہیں ڈائریکٹ رابطہ بنا لیتیں اللہ سے؟ کیا یہ بابا جی آپ کے اور اللہ"

کے درمیان رابطے میں رکاوٹ نہیں ہیں؟ آپ نے انکو کبھی نماز پڑھتے دیکھا۔۔؟ وہ پیسے

لے کر اوٹ پٹانگ کرتب دکھا کر آپ اور آپ جیسی سادہ لوح خواتین کو بے وقوف بنا

"رہے ہیں اور آپ بن رہی ہیں اور اللہ کو بھی ناراض کر رہی ہیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایسی باتیں نہیں کرتے، یہ کوئی ڈھونگی نہیں ہے۔۔!! ایسے اچھے لوگ وسیلہ ہوتے"

"ہیں۔۔اللہ ان کی نزدیک ہو کر سنتا ہے۔۔۔

وسیلہ صرف اللہ کے محبوبؐ ہیں امی، کیا انؐ سے ذیادہ ہیں یہ بابا جی؟؟ آپ ہاتھ اٹھا"

کر صرف اللہ سے اتنا کہہ دیں۔۔۔ اے اللہ تجھے تیرے پاک حبیبؐ کا واسطہ میری یہ

"!!مشکل حل فرما دے، پھر دیکھئے گا اللہ آپکی کتنی قریب ہو کر سنتا ہے۔۔

URDU NOVEL BANK

امی دم بخود اسکا منہ دیکھنے لگ گیئں۔ یہ باتیں کومل کو انہوں نے تو نہیں بتائی تھیں تو پھر کس نے بتائی تھیں۔۔۔؟

جس جگہ جانے کے لیے آپکو زندگی میں پہلی بار ابا سے جھوٹ بولنا پڑا۔۔۔اپنے حق حلال" کے پیسے ضائع کرنے پڑے، وہاں سے کیا فیض مل سکتا ہے؟ آپ وہاں نا بھی جاتیں تب بھی نبیلہ پھپھو ضرور ہمارے گھر آتیں۔۔۔لیکن آپ نے اپنی ساری سلیقہ مندی، صفائی، محنت، بہترین ذائقے کا سارا کریڈٹ بیٹھے بٹھائے " بابا جی" کو دے دیا، واہ "امی؟؟

کومل نے امی کو آئینہ دکھا دیا تھا وہ جہاں کی تہاں بیٹھی رہ گیئں۔۔

"آپ مجھے بتا دیجئے گا کل کا مینیو۔۔ میں تیاری شروع کردوں گی رات کو ہی۔۔"

اس نے وہاں سے اُٹھتے ہوئے امی کا ہاتھ نرمی سے دبایا۔ اسکا وہاں سے اٹھ جانا ہی بہتر تھا فی الحال۔۔۔

©®©®©®©®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"یہ کتابیں تمہاری ہیں؟"

فہد نے ریک میں سے ایک موٹی سی اردو ادب کی کتاب نکال کر کومل کو دیکھا۔

"جی یہ سب کتابیں میری ہیں۔۔"

کومل نے بظاہر متانت سے لیکن اندر ہی اندر کڑھتے ہوئے جواب دیا تھا۔۔ امی اور نبیلہ پھپھو کے اصرار پر کومل اپنا گھر دکھا رہی تھی فہد کو۔۔ کومل کے کمرے میں آتے ہی فہد کو کافی اچھا محسوس ہو رہا تھا۔

اوہ مائی گاش۔۔۔اتنی موٹی موٹی کتابیں کیسے پڑھ لیتی ہو تم اور وہ بھی اردو میں۔۔۔"

"!!براوو

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے اسکی بات کے جواب میں صرف ایک نظر دیکھنے پر اکتفا کیا تھا۔

"اور دوستوں کے بارے میں کیا خیال ہے، تمہاری کتنی دوستیں ہیں۔۔؟"

فہد نے اسٹڈی ٹیبل کے سامنے رکھی کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس سے پوچھا۔۔کومل اسکے شاہانہ انداز پر اندر ہی اندر خار کھانے لگی۔

"کچھ خاص نہیں۔۔ لوگ میری خشک طبیعت کو پسند نہیں کرتے شاید۔۔۔"

فہد نے ایک گہری نظر اس پر دوڑائی۔۔

URDU NOVEL BANK

"اسی لیے تم کتابوں میں پناہ ڈھونڈتی ہو، ہے نا؟"

کومل نے اسے گھورا۔۔انداز ایسا ہی تھا۔۔

کتاب سے اچھی کوئی دوست نہیں۔۔۔ انسانوں سے بہتر ہے کتابوں سے دوستی کرلی"

"جائے۔۔یہ بغیر نقصان کے آپکو بہت کچھ سکھا جاتی ہیں۔۔۔

فہد اسکے جواب سے متاثر ہوا اور داد دینے والے انداز میں سر دھننے لگا۔۔۔

"گھر میں اور بھی کمرے ہیں۔۔۔آیئے آپکو وہ بھی دکھا دوں۔۔۔"

کومل نے دانت پیستے ہوئے کہا تو فہد زیر لب مسکراتا ہوا اسکے اشارے پر کمرے سے باہر نکلا۔۔ کومل نے کینہ توز نگاہوں سے اسکی پُشت کو گھورا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز اور سلیم نواز، حسبِ سابق کسی نئی گیم میں ایک دوسرے کے ساتھ مار دھاڑ کر رہے تھے۔فہد کو دیکھتے ہی دونوں نے اپنے منہ کے ساتھ ساتھ گیم بھی بند کردی۔۔۔

امی کے دھمکیاں انہیں اچھی طرح ازبر تھیں۔۔۔ فہد دلچسپی سے دیوار سے لٹکتے ریکٹ اور وال ہینگنگز دیکھ رہا تھا۔۔ لڑکوں کا کمرہ ایسا ہی ہوتا ہے۔۔۔وہ سوچ کر مسکرا دیا۔۔۔

کھانے کے بعد فہد نے حق نواز اور سلیم نواز کو آئس کریم کھلانے کی پیشکش کی وہ دونوں تو فوراً ہی پرجوش ہوگئے جبکہ کومل دل مسوس کر رہ گئی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اب یہ منحوس ان دونوں جوکروں کو آئس کریم کھلائے گا، میرا یہاں کام کر کر کے برا حال ہوگیا ہے--"

اس نے پلیٹ پر زور سے اسفنج رگڑتے ہوئے زیر لب بڑبڑا کر کہا--- تب ہی امی اسکے پاس چلی آئیں--

"کومل چندہ جاؤ تم بھی بھائیوں کے ساتھ--- فہد سب کو آئس کریم کھلانے لے جا رہا ہے---چھوڑو یہ برتن ورتن ہوتے رہیں گے بعد میں---!!"

کومل نے خوش ہو کر بے یقینی سے امی کو دیکھا--- لیکن فوراً ہی اسکی آنکھوں کی جوت بُجھ گئی--

"میں اکیلی جا کر کیا کروں گی---؟رہنے دیں آپ حق نواز اور سلیم نواز کو ہی بھیج دیں اس مسخرے کے ساتھ---"

کومل نے جل کر کہا تو امی نے باہر جھانکا---

"ہشت-- زبان کو لگام دے لڑکی کسی نے سن لیا تو؟ اور بھائی تمہارے ساتھ ہیں ناں ڈرنے کی کوئی ضرورت نہیں-- چلو جاؤ اب جلدی کرو فہد کو زیادہ انتظار کروانا ٹھیک نہیں میری بیٹی---"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گویا امی کے پاس آج ہر الجھن کی سلجھن موجود تھی۔ کومل نے ہلکی سی حیرت سے امی کو دیکھا اور ہاتھ دھو کر باہر چلی آئی۔۔ کومل کے گاڑی میں بیٹھتے ہی فہد نے میوزک لگا لیا۔۔۔ حق نواز اور سلیم نواز اتنے پرجوش تھے کہ انہیں یہ ہوش تک نہیں تھا فہد، کومل کو کیسی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے ۔۔۔ وہ دونوں اپنے حال میں مست تھے۔۔۔ یونہی ہنسی مذاق کرتے فہد کی گاڑی کالونی کے گیٹ سے باہر نکل گئی اور ایسے ہی کسی لمحے میں جب کومل مسکرا رہی تھی، اہتشام نے ان لوگوں کو وہاں سے نکلتے دیکھا۔۔۔ ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھا اجنبی لڑکا جن نگاہوں سے کومل کو دیکھ رہا تھا اہتشام کا جی چاہا زمین و آسمان ایک کردے۔۔۔ یا اس آدمی کی آنکھیں باہر نکال دے۔۔اسکی ہمت کیسے ہوئی کومل کو دیکھنے کی۔۔۔یہ حق اہتشام نے فقط خود کو دے رکھا تھا۔۔ کسی اور کی نظر کومل پر وہ برداشت کر ہی نہیں سکتا تھا۔۔۔اس نے بائیک موڑی اور کک مار کر اس گاڑی کے پیچھے لگا دی۔۔۔آجکل وہ جس ذہنی کیفیت سے گزر رہا تھا اس سے کچھ بعید نہیں تھا وہ کیا کر بیٹھتا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آئس کریم پارلر میں بہت بڑا فش ٹینک بنا ہوا تھا۔ حق نواز اور سلیم نواز اپنی آئس کریم لے کر وہاں چلے گئے کومل بھی انکی معیت میں اس طرف بڑھی کیونکہ وہ فش ٹینک واقعی خوبصورتی میں اپنی مثال آپ تھا۔۔۔

"کومل۔۔"

فہد نے جلدی سے اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے روکا۔۔کومل نے ششدر نگاہوں سے پلٹ کر فہد کے ہاتھ میں دبا اپنا ہاتھ دیکھا اسکے وجود میں کوئی لہر سی دوڑ گئی تھی۔۔ اس نے سختی سے اپنا ہاتھ فہد کی گرفت سے چھڑایا۔۔۔

"اوہ آئم سوری۔۔۔ شاید تمہیں برا لگا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ امریکا نہیں ہے، یہاں ایسی باتیں معیوب سمجھی جاتی ہیں، کہیے؟"

کومل نے ٹھنڈے لہجے میں اسے بہت کچھ باور کروا دیا تھا۔ فہد نے مسکرا کر اسے دیکھا اور کرسی کی جانب اشارہ کیا۔۔

کومل نے نا سمجھی سے فہد کو دیکھا اور ناچاہتے ہوئے بھی سامنے رکھی کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

"میں تم سے بہت ضروری بات کرنا چاہتا ہوں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ضروری بات؟"

کومل کے کان کھڑے ہوگئے۔۔۔آس پاس خطرے کی گھنٹیاں بج اُٹھیں۔۔

ہاں ضروری بات۔۔۔اور وہ یہ ہے کہ میں تمہیں پسند کرنے لگا ہوں، تم سے شادی کا"

"!!ارادہ رکھتا ہوں۔۔۔

کومل کے گرد بہت سے دھماکے ایک ساتھ اُٹھے جن کے شور میں اسکی ذہنی صلاحیتیں مفلوج ہونے لگی تھیں۔۔۔وہ یک ٹک فہد کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔کومل صرف اہتشام کی ہے یہ بات وہ فہد کو آج کی تاریخ میں ہی بتا دینا چاہتی تھی تاکہ فہد ایسا کوئی بھی ارادہ اپنی دل میں جڑ پکڑنے سے پہلے ہی نکال دے۔۔ اس نے ایک گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی اور فہد کی جانب فیصلہ کن انداز میں دیکھا۔۔لیکن اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی، حق نواز اور سلیم نواز واپس آکر اپنی کرسیوں پر بیٹھ چکے تھے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اہتشام کا دل اس منظر سے بے حد دُکھا تھا۔۔۔ وہ فہد کو شوٹ کردینا چاہتا تھا۔۔۔ اس نے ان لوگوں کو وہاں سے اٹھتے ہوئے دیکھا تو فوراً ایک جانب ہوگیا تاکہ کسی کی نظر اس پر نہ پڑے۔۔لیکن اسکا بزنس پارٹنر اسی وقت سامنے آگیا اور دونوں کی مڈبھیڑ میں کومل

URDU NOVEL BANK

وغیرہ کب نکلے اسے معلوم نہ ہو سکا۔۔۔ مجبوراً اسے اپنے دوست جمع کاروباری شراکت دار کو وقت دینا پڑا۔۔

"کیسی لگی آئس کریم؟"

آئس پارلر سے نکلتے ہی فہد نے خوشگوار موڈ میں حق نواز اور سلیم نواز کو دیکھا۔۔۔ وہ لوگ چلتے ہوئے کافی آگے آ گئے تھے۔

"زبردست۔۔۔ یو آر دا بیسٹ فہد بھائی۔۔"

وہ دونوں گرم جوشی سے فہد کے ساتھ لپٹ گئے، فہد کو اسکی امید نہیں تھی اور نا ہی وہ اس کے لیے تیار تھا لہذا وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور دھڑام سے نیچے آگرا۔۔ حق نواز اور سلیم نواز بھی اسکے اوپر ڈھیر ہو گئے اور ہنس ہنس کر انکا برا حال تھا۔۔۔فہد کو اس چیز کا اندازہ نہیں تھا کہ پاکستان میں لوگ ہر چیز کو اتنا انجوائے کرتے ہیں یہاں تک کہ اپنی عزتی کو بھی۔۔۔ اس نے کچھ خفیف نگاہوں سے کومل کو دیکھاوہ اپنی ہنسی ضبط کرتے ہوئے سلیم نواز اور حق نواز کو آنکھیں دکھا رہی تھی۔۔ فہد بھی مسکرا دیا۔۔۔

"تھینکس۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے کھڑے ہوتے اپنے کپڑے جھاڑ کر حق نواز اور سلیم نواز کو دیکھا۔۔وہ دونوں جواب میں اپنے دانتوں کی نمائش کرنے لگے۔۔ کومل جلد گھر جانا چاہتی تھی لیکن فہد کو ایسی کوئی جلدی نہیں تھی اور کچھ یہی حال اسکے اپنے بھائیوں کا بھی تھا۔۔۔

"تم دونوں میں سے سب سے زیادہ بہادر کون ہے؟"

فہد نے کن اکھیوں سے کومل کو دیکھتے ہوئے سلیم نواز اور حق نواز سے پوچھا۔۔۔ کومل اس نئے سوال پر کچھ حیران ہوئی، بھلا اب اس سوال کی کیا تک بنتی تھی۔۔

"میں۔۔۔میں۔۔"

حسب توقع دونوں شیطانوں میں تکرار شروع ہو گئی تھی۔ فہد اسی چیز کا منتظر تھا۔۔

اچھا ٹھیک ہے لڑنے کی ضرورت نہیں۔۔اس بات کا فیصلہ ابھی ہو جائے گا۔۔چلو" یہ سیدھی سڑک ہے جو پہلے اس سفید گاڑی تک پہنچے گا وہ ہی سب سے زیادہ بہادر ہوگا۔۔۔۔"

فہد نے فیصلہ ان دونوں پر چھوڑتے ہوئے کومل کو معنی خیز نظروں سے دیکھا۔۔کومل ان نظروں کا مطلب قطعی نہ سمجھ سکی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"لو بھلا یہ بھی کوئی بات ہے؟ فہد بھائی آپ بس دیکھتے جائیں اس سلیم نواز کو ہر قسم کی ریس میں ہرانا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے--"

حق نواز نے چٹکی بجا کر سلیم نواز کو چیلنج دیا-- سلیم جو پہلے ہی ریس سے انکار کرنے کا ارادہ رکھتا تھا اس چیلنج پراسکے خون نے بھی جوش مارا اور چند ہی لمحوں بعد وہ دونوں کھلی صاف سڑک پر اپنی پوزیشنز لیے تیار کھڑے تھے---

"کوئی ریس ویس نہیں لگانی گھر چلو اب --- تم دونوں کو تو بس بہانہ چاہیے ہوتا ہے لڑائی کا-- حق نواز سنا نہیں تم نے؟"

کومل نے غصے سے کہا تو حق نواز اور سلیم نواز نے اسکو گھورا--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل ہماری اماں نا بنو زیادہ-- خود تم بکری ہو ہمیں بھی اپنے جیسا بنانا چاہتی ہو--؟ چلیں فہد بھائی! چھوڑیں اسے آپ گنتی شروع کریں--- دیکھ لیتے ہیں آج کون زیادہ بہادر ہے--یہ گپ نواز یا میں دا ینگ سلیم---"

کومل،فہد کے سامنے اپنی بے عزتی اور بری طرح نظرانداز کیے جانے پر تلملا کر رہ گئی--- فہد اپنی ہنسی ضبط کیے ہوئے تھا۔ اسکے ایک--دو--تین-- کہتے ہی وہ دونوں بھاگ کھڑے ہوئے اور فہد کومل کی طرف متوجہ ہوا---

URDU NOVEL BANK

تمہیں اتنی جلدی کیوں ہے گھر واپس جانے کی؟ فضول اور بورنگ روٹین سے تنگ"
"نہیں آجاتی تم؟

وہ کومل کے نزدیک آکر محبت بھرے لہجے میں ہمدردی سے بولا تو کومل کا دل پتے کی مانند لرزنے لگا۔۔۔ اس قسم کی ہمدردیاں اسے خوف میں مبتلا کردیتی تھیں۔

"میرے خیال سے اب چلنا چاہیے۔۔۔"

وہ قدم آگے بڑھاتے ہوئے بولی تو فہد نے اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنی طرف کھینچا۔۔۔

جانتا ہوں یہ ادائیں دکھا کر تم مجھے رجھانا چاہتی ہو، تمہیں اچھی طرح پتہ ہے میں"
تمہارے لیے کتنا اہم ہوں۔۔ لہذا، اس احتراز کو ہم دونوں کے بیچ سے نکل جانا چاہیے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"موقع سے فائدہ اٹھاؤ مائی لو۔۔

وہ اسکو اپنی گرفت میں لئے ہوئے مخمور لہجے میں بولا، کومل کو فہد کے مہنگے کپڑوں اور خوشبو میں بسے وجود سے کراہت اورخوف محسوس ہوا۔

"چھوڑو مجھے غلیظ انسان یہ کیا بے ہودگی ہے؟"

"کومل یہ موقع پھر نہیں ملے گا۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اسکے ہونٹوں کو فوکس کرتے ہوئے بولا۔۔ کومل کو اہتشام بے حد یاد آیا۔۔۔ فہد نما بھیڑیے سے کس قدر مختلف تھا اہتشام۔۔۔ جبکہ فہد میں ہوس کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی شاید یہی وجہ تھی کی کومل اسکی نظروں سے نروس ہوتی تھی۔۔۔۔

"بے غیرت انسان۔۔۔یہ تمہارا امریکہ نہیں ہے جہاں سرعام بے حیائی کرتے پھرتے ہو تم لوگ۔۔۔تمہاری ہمت کیسے ہوئی اپنے غلیظ ہاتھوں سے مجھے چھونے کی؟؟"

اس نے ایک زور دار تھپڑ فہد کے منہ پر دے مارا، فہد ہکا بکا اسکا منہ دیکھتا رہ گیا۔ یہ کیا ہوگیا تھا آن کی آن میں۔۔ وہ تو سمجھا تھا کومل اسکی حوصلہ افزائی کرے گی۔۔ ویسے بھی اس نیم اندھیرے میں کسے کچھ پتہ چلنا تھا؟ لیکن اسکی توقعات کے برعکس کومل نے کھڑے کھڑے اسکی توہین کردی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یو بلڈی پاکستانی۔۔۔اگر تم پاکستان میں رہنے والی اتنی پاکباز ہو تو تمہاری ماں نے یہاں اکیلے کیوں تمہیں بھیجا میرے ساتھ؟؟" کومل یکدم سناٹے میں آگئی۔۔" ہاں بتاؤ مجھے۔۔۔رات کے اس وقت تم کیا کر رہی ہو میرے ساتھ؟ تمہارے یہ گدھے بھائی۔۔ اور تمہاری وہ چالاک ماں سب ملے ہوئے ہو تم لوگ۔۔۔ میرا پیسہ دیکھ کر۔۔میری امریکن نیشنلٹی دیکھ کر تم لوگوں کی آنکھیں ہوس سے بھرگئی ہیں۔۔تمہیں تو شکر کرنا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

چاہیے کہ میں تم سے شادی کرنے پر تیار ہو گیا تھا۔۔۔لیکن تم نے اپنے پاؤں پر خود کلہاڑی مار لی۔۔ہونہہ!!"

وہ تنفر سے کہتا ہوا پلٹا اور لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اپنی گاڑی کی جانب بڑھ گیا۔۔کومل سن سی کھڑی رہ گئی۔۔فہد کی سوچ، اسکی ماں کی سوچ کا آئینہ تھی۔۔وہ خود سے ایسی بات کبھی نہیں کر سکتا تھا،ایسی باتیں لاشعور میں بیٹھ جاتی ہیں اور خاص موقعوں پر زبان کی نوک سے نکلتی ہیں۔۔۔

امی نے یہ سب کیوں نہیں سوچا؟ کیا امی واقعی اتنی نادان ہیں یا فہد سچ کہہ رہا ہے؟"

کومل خود سے پوچھتی رہ گئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

کومل کو سو فیصد یقین تھا کہ فہد اب اس رشتے سے خود ہی انکار کردے گا۔۔۔ لیکن ایسا ہوا نہیں تھااس نے اس رشتے کے لیے صرف ہاں ہی نہیں کی تھی بلکہ جلد شادی کی

URDU NOVEL BANK

ضد بھی کی تھی۔۔۔ امی جلدی شادی کے حق میں نہ تھیں کچھ یہی خیالات نبیلہ پھپھو کے بھی تھے لیکن فہد کو پتہ نہیں کیا ہوگیا تھا اچانک۔۔۔

"ایک تو امی پتہ نہیں کیوں موبائل چھپا دیتی ہیں۔۔"

کومل امی کے کمرے میں بے چینی سے موبائل تلاش کرتے ہوئے بڑبڑا رہی تھی لیکن ہر جگہ تلاش کرلیا موبائل نہ ملا، خود وہ ان سے اس لیے پوچھ نہ سکی کہ وہ ابا کے ساتھ لاؤنج میں بیٹھی ہوئی تھیں۔۔ابا کے سامنے موبائل کا ذکر بھی کردیا جاتا تو وہ آپے سے باہر ہو جاتے تھے۔۔۔کجا کہ کومل ایسی بات کہتی ۔۔۔ وہ بے حد خراب موڈ کے ساتھ حق نواز اور سلیم نواز کے کمرے میں چلی آئی۔۔اہتشام سے بات کرنا بہت ضروری تھا وہ اسے اس صورتحال سے آگاہ کرنا چاہتی تھی کیونکہ فہد کی صورت میں ایک بہت بڑا طوفان اسکی زندگی میں آنے والا تھا یا شاید آچکا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی کا موبائل تمہارے پاس ہے ؟"

اس نے حق نواز سے پوچھا تو اس نے انکار کر دیا وہ منہ لٹکا کر جیسے ہی باہر جانے لگی اس نے سلیم نواز کے ہاتھ میں امی کا موبائل دیکھا۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

میں کتنی دیر سے موبائل تلاش کر رہی ہوں سلیم اور تم سے اتنا نا ہوا کہ کم سے کم"
"مجھے بتا ہی دو کہ موبائل تمہارے پاس ہے --لاؤ ادھردو مجھے؟

سلیم نواز نے ایک سرسری سی نگاہ اس کے چہرے پر دوڑائی اور ایک بار پھر موبائل میں گم ہوگیا۔

"!!فارغ نہیں ہے--"

کومل کو اسکے انداز پر شدید غصہ آیا--

"کیا کہا؟"

"فارغ نہیں ہے، دماغ نہ کھاؤ میرا--"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس بار سلیم نے اسے دیکھنا ضروری نہیں سمجھا تھا۔ کومل کا رنگ غم و غصے سے لال پڑ گیا--

میرے صبر کو نہ آزماؤ سلیم نواز، میں نے کہا نا مجھے موبائل چاہیے--- تو کیوں تنگ کر"
"رہے ہو؟

وہ غصے سے کانپتی آواز میں چلائی تو سلیم نواز بھی میدان میں کود پڑا--

URDU NOVEL BANK

کیا کرنا ہے تمہیں موبائل؟ بتاؤ ذرا؟؟؟ امتحانات تو تمہارے ختم ہو چکے ہیں پھر کس"
"لیے چاہیے موبائل--؟کس سے بات کرنے کی آگ لگی ہوئی ہے؟

سلیم نواز کا تفتیشی انداز کومل کو آگ ہی لگا گیا۔ وہ بپھری شیرنی کی مانند اس پر جھپٹی اور موبائل چھیننے کی کوشش کی-- حق نواز نے کومل کو غصے میں لال پیلے ہوتے تو کئی بار دیکھا تھا لیکن اس طرح بے قابو ہوتے پہلی بار دیکھ رہا تھا--- وہ حواس باختہ سا اٹھ کے ان دونوں کے قریب آگیا--

اوئے یار سلیم نواز کیا کر رہا ہے تو؟ دے دے یار موبائل-- بڑی ہے وہ تجھ سے---"
"!!ایک موبائل کے پیچھے بدتمیزی نا کر--ابا باہر بیٹھے ہیں بھون کے رکھ دیں گے تجھے--

سلیم نواز کو خود بھی کومل سے اس قدر جرآت کی توقع نہیں تھی-- لیکن وہ کومل سے چار سال چھوٹا ہونے کے باوجود توانا تھا اور شکست کھانا اپنی مردانگی کے خلاف سمجھتا تھا۔اب نا وہ ہار مانے، نہ یہ---پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا-- دھاڑ کے ساتھ کمرے کا دروازہ کھلا اور ابا کمرے میں آگئے--انکے پیچھے امی بھی تھیں-- ابا کو دیکھ کر کومل اور سلیم نواز کو یکدم کرنٹ لگا اور دونوں ایک دوسرے سے الگ ہوگئے-- ابا کا غصہ کومل کی حالت دیکھ کر حیرانی سے سفید سا پڑ گیا--- الجھے بال، سرخ چہرہ، لال انگارہ آنکھیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور آنکھوں میں ۔۔۔اف ان آنکھوں میں کیا تھا۔۔۔ایک جوان لڑکی کی ایسی آنکھوں سے ماں باپ کو بڑا خوف آتا ہے۔۔۔یہ آنکھیں بڑی اجنبی سی لگتی ہیں۔۔۔ان آنکھوں میں، وحشت،بے خوفی، بے باکی، جنون، انتقام، درد، موت ہوتی ہے۔۔۔ ہر قسم کے لحاظ و مروت سے عاری یہ حیوانی چمک لیے آنکھیں بہت خوفناک ہوتی ہیں۔۔۔۔ وہ غم و غصے سے ہانپتے ہوئے ابا کو دیکھ رہی تھی۔۔۔ سلیم نواز کے چہرے، ہاتھوں اور بازوؤں پر جابجا ناخنوں کے نشان تھے لیکن پھر بھی اسکی آنکھوں میں ابا کا خوف تھا۔۔۔ کومل بالکل ہی اپنے آپے سے باہر ہو گئی تھی۔۔

"کیا ہو رہا تھا یہاں، کیسی رزالت ہے یہ؟"

ابا نے سلیم نواز کی طرف دیکھ کر پوچھا۔۔ وہ گردن جھکا کر کھڑا ہوگیا۔۔۔

"کچھ پوچھا ہے تمہارے ابا نے۔۔۔ حق نواز کس بات کی لڑائی تھی آخر۔۔۔؟"

امی کو کومل کی مخدوش حالت دیکھ کر پتہ نہیں کیا ہو رہا تھا۔

"!وہ۔۔ابا۔۔۔۔ سلیم اور کومل موبائل کے لیے لڑ رہے تھے۔۔"

حق نواز نے ڈرتے ڈرتے بتا دیا۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک موبائل کے لیے جانوروں کی طرح لڑ رہے تھے تم لوگ؟؟ کوئی شرم لحاظ ہے یا"
"نہیں تم میں؟

"ابا یہ مجھے موبائل نہیں دے رہا تھا۔۔"

کومل بالکل رو پڑی۔۔۔ سلیم نواز نے کومل کو روتے دیکھا تو اسے اس جھوٹے رونے پر شدید غصہ آیا۔۔

"پوچھیں اس سے ابا۔۔ کیا کرنا تھا اس نے موبائل۔۔؟"

اس نے شکایتی انداز میں کومل کو دیکھتے ہوئے کہا تو کومل بھونچکا رہ گئی ابا کے سامنے۔۔۔وہ کومل کو ہی گہری کڑی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے رزلٹ کی تاریخ کا پوچھنا تھا اپنی دوست سے۔۔"

اس نے بغیر لڑکھڑائے پورے اعتماد سے جھوٹ بولا۔۔۔ سلیم نواز اسے دیکھ کر رہ گیا۔۔۔

"کتنی جھوٹی ہو تم؟ ابا کے سامنے جھوٹ بول رہی ہو۔۔؟"

امی کو لگا اب انکا بولنا ناگزیر ہے۔۔

سلیم نواز یہ کیسے بات کر رہے تم اپنی بڑی بہن سے۔۔۔ ایک تو تم نے اسے موبائل"
"نہیں دیا اور اوپر سے جرح کر رہے ہو؟ بس بند کرو اب یہ لڑائی جھگڑا۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے ابا کو خاموش دیکھا تو اسے مزید شہہ ملی---

"اس سے پوچھیں کس بات کی آگ لگی ہوئی ہے اسے؟ ایک دن موبائل نہ ملتا تو مر نہ جاتی یہ --- کون سی لڑکی ایک موبائل کے لیے اتنا فساد کھڑا کرتی ہے---آپ کو تو کوئی ہوش ہی نہیں اپنی بیٹی کا لیکن میں اندھا نہیں ہوں---"

سلیم نواز نے تو حد ہی کردی تھی۔ کومل نے پہلی بار خوفزدہ نگاہوں سے سلیم کا چہرہ دیکھا جو غصے سے سرخ ہو رہا تھا۔امی کو لگا کچھ غلط ہونے والا ہے، بہت غلط---

"!!بے شرم---ابا کے سامنے بکواس کیے جا رہا ہے؟؟ زبان کو لگام دے--"

امی کے چیخنے پر ابا بھی حرکت میں آئے---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا کہہ رہا ہے سلیم نواز؟"

انہوں نے امی کی طرف دیکھا، وہ کیا بتاتیں--- وہ خود اس معاملے سے بے خبر تھیں--- کومل کو یوں لگ رہا تھا آج اسکا اس دنیا میں آخری دن ہے بس--

"میں ٹھیک کہہ رہا ہوں ابو---یہ کومل لڑکوں سے موبائل پر باتیں کرتی ہے ساری ساری رات-- ہمارے سامنے بہت نیک شریف بنتی ہے لیکن کمرے میں چھپ چھپ کر پتہ نہیں کیا باتیں کرتی ہے محلے کے لڑکوں سے---"

URDU NOVEL BANK

وہ مزید بھی کچھ بولتا اگر ابا کا زناٹے دار تھپڑ اسکا منہ بند نہ کرواتا۔۔۔۔۔ سلیم نواز گال پر ہاتھ رکھے تحیر سے ابا کو دیکھنے لگا۔۔۔ اسکے خیال میں یہ تھپڑ کومل کو پڑنا چاہیے تھا۔۔ خبردار۔۔۔آئندہ ایسی کوئی بکواس نہ سنوں تمہارے منہ سے۔۔ تمہیں شرم نہیں آتی اپنی" "بڑی بہن پر الزام لگاتے ہوئے۔۔؟

ہر کوئی اپنی جگہ ساکت تھا۔۔

کوئی نہیں لے گا یہ موبائل۔۔" ابا،امی کا موبائل سلیم کے ہاتھ سے جھپٹتے ہوئے" "گرجے۔۔"میں اس فساد کی جڑ کا ہی خاتمہ کردوں گا۔۔

وہ موبائل لے کر کڑی نظروں سے امی کو دیکھتے ہوئے اپنے کمرے میں چلے گئے۔۔۔

سب سے پہلے کومل کے جسم میں جنبش پیدا ہوئی اور وہ منہ پر ہاتھ رکھتے ہوئے بھاگ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔ گویا سلیم نواز اسکے اور اہتشام کے تعلق کو بھانپ چکا تھا۔۔ جس بات کو ساری دنیا سے چھپا کر رکھنا چاہتی تھی وہ اب کھل چکی تھی۔۔ لیکن حیرت اسے ابا کے رد عمل پر ہوئی تھی کہ انہوں نے آخر کومل کی حمایت کر کیسے لی؟

©®©®©®©®

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل سچ سچ بتا دے کون ہے وہ لڑکا، کن لڑکوں سے بات کرتی ہے تو؟ دیکھ بیٹی میں" تیری ماں ہوں مجھ سے کچھ مت چھپا۔۔۔خدا کے لیے رحم کر ہم پر ۔۔اس بڑھاپے میں "ذلیل کروائے گی کیا ہمیں؟

امی اُس سے پوچھتے پوچھتے باقاعدہ رونے لگ گئی تھیں۔۔لیکن کومل کی بے حسی اپنے عروج پر تھی۔۔اسکی نا، ہاں میں نہ بدلی۔۔

امی جائیں یہاں سے آپ میرے سر میں پہلے ہی درد ہے، آپکو جو سوچنا ہے سوچیں۔۔" "!!اپنے بیٹوں کی طرح سوچیں آپ بھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے بےتاثر لہجے میں کہا تو امی نے نرمی اختیار کی۔

ایسا نہیں ہے بیٹی۔۔۔مجھے اپنی بیٹی پر مکمل اعتماد ہے۔۔۔میں بس یہ چاہتی ہوں کہ" "اگرایسا ہے کچھ تو امی ماں سے مت چھپاؤ۔۔۔

کومل نے بےرُخی سے منہ پھیر لیا۔

ہونہہ اعتماد۔۔۔اعتماد تو کبھی آپ لوگوں نے مجھ پر کیا ہی نہیں۔۔ کالج میں داخلے" کی بات ہو، موبائل کی بات ہو یا گھر سے باہر بک شاپ تک جانے کی بات ہو۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہرمعاملے میں تفتیش اور شک--- جیسے میں نے جوانی کی دہلیز پر قدم رکھتے ہی سب سے پہلے کوئی غلط قدم ہی تو اٹھانا تھا--- اعتماد کے لیے تو ترسنا پڑتا ہے مجھے اس گھر میں لیکن دیکھ لیں کچھ غلط نہ کرنے کے باوجود آپکے بیٹے نے مجھ پر الزام لگا ہی دیا آخر اور آپ نے یقین بھی کر لیا---"

کس نے کہا کہ میں نے یقین کیا ہے--؟ میں نے کسی کی بات کا یقین نہیں کیا" میری بیٹی۔ تم سب برابر ہو میرے لیے--!!"

اچھا اگر یہ بات ہے تو آپ اس وقت میرے پاس بیٹھی کیا کر رہی ہیں پھر؟ آپکی" آنکھوں میں یہ خوف کیسا ہے امی؟ پر اعتماد ماؤں کی آنکھیں ایسی ہوتی ہیں؟ نا آپکے اندر اعتماد آسکا نا آپ نے میرے اندر آنے دیا--یہ جھوٹے دلاسے جا کر اپنے بیٹوں کو دیں جنہیں آپ نے سر پر چڑھا لیا ہے--"

وہ منہ موڑ کر لیٹ گئی اور پھر کوئی بات نہیں کی-- امی بھی اپنے آنسو پونچھ کر اُٹھ کھڑی ہوئیں۔ بے شک کومل کی بات بالکل ٹھیک تھی مگر وہ کومل کو کیسے سمجھاتیں کہ ماؤں کے دل ایسے ہی ہوتے ہیں، ہر آہٹ-- ہر دستک--- انہیں چونکنے پر مجبور کر دیتی ہے---

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قصوروار اولاد ہوتی ہے نا والدین۔۔۔! قصور تو اس سوچ کا ہوتا ہے جو معاشرہ تشکیل دیتا ہے۔۔ مردوں کو اپنی عزت سب سے زیادہ پیاری ہوتی ہے، ہر سیاہ و سفید اپنے لیے جائز قرار دے کر وہ صرف اپنا شملہ اونچا رکھنا چاہتے ہیں۔۔ اور عورتیں بزدل سوچ کی مالک ہوتی ہیں، ڈر ڈر کر سانس لیتی ہیں پھر بھی ہر چھوٹا موٹا گناہ وہ کرتی ہیں راشن سے لے کر کپڑوں کی سلائی دینے تک وہ ہر جگہ جھوٹ بولتی ہیں،ڈنڈی مارتی ہیں۔۔۔اپنی کمزوری پر پردے ڈالتی ہیں۔۔اپنے حق کے لیے گناہ میں ہاتھ ڈالنا گوارا کر لیتی ہیں لیکن بہادری سے اپنا حق مانگنے کی کبھی کوشش نہیں کرتیں۔۔۔ اسی خوف کو اپنی اولاد بالخصوص بیٹیوں میں بھی ٹرانسفر کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔۔ وہ بھی اپنی ماؤں کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، باپ اور بھائیوں کے سامنے زبان سی لیتی ہیں اور انکی پیٹھ پیچھے ہر سیاہ و سفید یہ کہہ کر جائز کرلیتی ہیں کہ ہم انسان نہیں ہیں کیا؟ ہمارے کوئی جذبات نہیں؟ ہماری کوئی خواہشات نہیں؟ ہمارا بھی حق ہے خوشیوں پر۔۔۔!! اور غلطی سے اگر بیٹی کومل جیسی پیدا ہو جائے جو ہر کام ٹھیک طرح سے کرنا چاہتی ہو، سوچ سمجھ کر، جائز طریقے سے، حدود میں رہتے ہوئے۔۔ یہاں تک کہ محبت میں بھی نکاح کو اولیت دیتی ہو، اسے یہ معاشرہ قبول نہیں کرتا۔۔۔ہر بری لڑکی کا گناہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس جیسی لڑکیوں کے سر منڈھ دیا جاتا ہے۔۔۔ کہ آخر اس نے محبت کی ہی کیوں۔۔۔؟؟

محبت سب کو ہوتی ہے، آپ کے ابا کو بھی ہوئی تھی، آپکی اماں کو بھی ہوئی تھی۔۔ ہر زندہ انسان کو زندگی میں ایک بار محبت ضرور ہوتی ہے کیونکہ یہ ایک فطری جذبہ ہے، اس فطری جذبے کو لے کر اپنی اولاد کا حق مارنا اور انکی کردارکشی کرنا دراصل آپکے اندر کی کمزوری اورکم ظرفی کو ظاہر کرتا ہے۔۔۔ والدین کو چاہیے کہ بیٹا ہو یا بیٹی اسکی بات آرام سے پاس بیٹھ کر سنی جائے، سب سے پہلے تو بچوں کو اتنا اعتماد دیا جائے کہ اگر وہ کسی ایسے جذبے کواپنے دل میں رکھتے ہیں تو پہلی فرصت میں والدین کو اس بارے میں آگاہ کریں۔۔۔ اور والدین کشادہ دل سے ان کی بات سنیں، سمجھیں، غور کریں اور اس حساب سے اپنے بچوں کی راہنمائی کریں تاکہ وہ کوئی غلط قدم نہ اٹھائیں۔۔۔ کیونکہ والدین سے بڑھ کراولاد کا کوئی خیر خواہ نہیں ہو سکتا اور یہی سچ ہے۔۔۔!

جس دن اہتشام اسکی زندگی میں آیا تھا اور اس نے کومل سے نکاح کا وعدہ کیا تھا اسی دن کومل امی کو بتا دینا چاہتی تھی کیونکہ اہتشام نے نکاح کا وعدہ کرکے اسے

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حوصلہ دیا تھا کہ وہ پاک تعلق کی بنیاد رکھنا چاہتا ہے اس لیے کومل قدرے بے خوف تھی مگر جب جب اس نے امی سے بات کرنے کی کوشش کی تب ہی اسے انجانا سا خوف آڑے آیا کیونکہ اس کے اندر اعتماد کا بے حد فقدان تھا۔ وہ کل پر ٹالتے ٹالتے اہتشام کے مزید نزدیک آنے لگی تھی۔

اسے اہتشام کی خوش کن باتیں اچھی لگتی تھیں۔ اہتشام نے اپنی محبت اور چاہت سے اسکا اعتماد بحال کیا تھا۔ اسے اسکی خوبیوں سے آگاہ کیا تھا۔ وہ ہر طرح سے کومل کا ہم مزاج تھا۔ وہ کومل سے صرف اسکی باتیں کرتا تھا، کومل کے لیے اپنا وقت مختص کرتا تھا۔ وہی وقت جسے امی محلے میں ضائع کرتی تھیں اور جس کے لیے کومل ترستی تھی وہ وقت اہتشام کی جانب سے ملنے لگا تو کومل اہتشام سے مانوس ہونے لگی، اسے اہتشام کی محبت میں ممتا کا سا سکون ملنے لگا۔۔ وہ جو چاہتی تھی امی خاندان بھر کی غیبت اور برائیاں چھوڑ کر کومل سے اسکی اور اپنی باتیں کریں، وہ باتیں اس سے اہتشام کرنے لگا، وہ کسی کی برائی اور غیبت نہیں کرتا تھا اسکے سامنے تو ہرگز نہیں۔۔ کومل اندر ہی اندر نامحسوس طریقے سے اسکی جانب کھنچتی چلی گئی۔۔۔ ابا سے نا ملنے والی شفقت اہتشام سے مل رہی تھی۔۔اور سب سے بڑی چیز جس کا ہر انسان کو شوق، تمنا بلکہ لالچ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہوتا ہے"عزت" وہ اسے اہتشام سے ملی تھی۔۔اسکی محبت میں،باتوں میں، ارادوں میں، ہر چیز میں کومل کے لیے عزت جھلکتی تھی۔۔ اسکی ذمہ دار کہیں نا کہیں خود کومل بھی تھی ورنہ آجکل تو جب دو لوگوں میں تعلق بنتا ہے،ان کے درمیان سب سے پہلے جس چیز کا خاتمہ ہوتا ہے وہ عزت ہی ہوتی ہے۔۔۔

ہر وقت خاموش رہنے والی کومل مسکرانے لگی تھی، باتیں کرنے لگی تھی، کھلکھلانے لگی تھی، رنگوں میں نہانے لگی تھی، خوبصورت ہوگئی تھی، اسکا جوبن کھلنے لگا تھا کیونکہ اسے سراہنے والا آگیا تھا۔۔ اسے سوچنے کے لیے موضوع مل گیا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہمارے مشرقی معاشرے میں دو طرح کی عورتیں پائی جاتی ہیں، ایک عورت وہ ہوتی ہے جسے گھریلو عورت کہا جاتا ہے۔۔۔۔اس قسم کی عورت کی سوچ میں شادی سے لے کر بچوں تک گھر اور گھر کا سکون غالب رہتا ہے اور اسی سوچ کے ساتھ وہ مرنا پسند کرتی ہے۔ جبکہ دوسری قسم وہ ہے کہ جس میں عورت کی سوچ مادیت پرستی سے لبریز ہوتی ہے، اسے غلام نما شوہر بھی چاہیے، اسے گھر بھی چاہیے، اچھا کھانا بھی چاہیے، آرام بھی چاہیے، آسائش بھی چاہیے اور ذیادہ سا پیسہ بھی چاہیے۔۔بچوں کی کوئی جلدی نہیں کیونکہ

URDU NOVEL BANK

بچے ہو گئے تو انہیں وقت دینا پڑے گا اور عیش و آرام میں خلل پیدا ہوگا۔۔۔رہی بات دین سے دوری کی تو وہ اپنی جگہ۔۔!

کومل کا شمار پہلی قسم کی خواتین میں ہوتا تھا، اسکی آنکھ نے اہتشام کے ساتھ پہلا خواب ایک گھر کا ہی دیکھا تھا، خواہ وہ ایک کمرے کا ہوتا یا محل جتنا بڑا اور وسیع۔۔ وہ اس چار دیواری کو اپنی محبت اور رونق سے جنت بنا دینے کی چاہت رکھتی تھی جیسے ہر گھریلو اور سادہ لڑکی چاہتی ہے۔۔۔۔

عورت کو ایک بار پتہ چل جائے کہ جس مرد سے وہ محبت کرتی ہے وہ صرف اسکا دیوانہ ہے اور اسکی خاطر زمانے کو کسی خاطر میں نہیں لاتا، تو وہ اندر ہی کہیں دل میں اسکے سامنے سجدہ ریز ہو چکی ہوتی ہے لیکن اپنی نسوانیت کے وقار کو برقرار کرتے ہوئے منہ سے کچھ نہیں کہتی ہاں البتہ اسکے رنگ ڈھنگ اور لہجے کی اپنائیت و فکرمندی سب عیاں کر دیتی ہے۔۔۔ اور سونے پر سہاگہ تب ہوتا ہے جب عورت اپنی عمر کے اس نازک حصے میں ہو جسے ٹین ایج کہا جاتا ہے۔۔ اس عمر میں کسی مرد کے حوالے سے دل و دماغ پر پڑنے والے نقش اس قدر گہرے اور جامد ہو جاتے ہیں کہ پھر وہ موت کو تو قبول کر سکتی ہے لیکن اس مرد سے جدائی نہیں۔۔۔گھریلو، دبی دبائی، باپردہ،

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سخت والدین کی لڑکیوں کا گھر سے بھاگ جانا یا نوجوانی میں ہونے والے خودکشی کے کیسز اس کی تازہ مثال ہیں کیونکہ عموماً اس عمر میں انسان نادان ہوتا ہے،جذبات میں آکر ایسے قدم اُٹھا لیتا ہے جس کے لیے بعد میں پچھتانا پڑے۔۔۔ اسی لیے والدین، اولاد بالخصوص لڑکیوں پر کڑی نظر رکھتے ہیں لیکن وہ بس نظر ہی رکھتے ہیں،شک ہی کرتے ہیں، پابندیاں ہی لگاتے ہیں، بات بات پر انہیں ٹوکتے رہتے ہیں، گالم گلوچ کرتے ہیں۔۔ جس سے چڑچڑا پن اور بیزاری جنم لیتی ہے۔۔ والدین کبھی بچیوں بچوں کو اعتماد نہیں فراہم کرتے، انہیں خوشگوار اور بےتکلف ماحول میں بٹھا کر یہ نہیں سمجھاتے کہ اگر وہ ان کی نگرانی کر رہے ہیں تو کیوں کر رہے ہیں؟ اگر وہ انہیں سمجھا رہے ہیں تو کیوں سمجھا رہے ہیں؟ بہت کم والدین ایسے سمجھدار ہیں جو اپنی اولاد کو پراعتماد ماحول مہیا کرتے ہیں، ایسے گھروں میں جھگڑے شروع ہوتے ہی سلجھ جاتے ہیں کیونکہ معاملات بچے اور والدین مل کر خود ہی باہمی مفاہمت سے حل کرلیتے ہیں اور بات چار دیواری سے باہر نہیں نکلتی،سب کا بھرم قائم رہتا ہے۔۔۔!

صبح سلیم نواز اور حق نواز کے نکلتے ہی کومل دبے پاؤں امی کے کمرے میں آئی۔۔ ابا غسل خانے میں تھے اس نے موبائل تلاش کرنے کی کوشش کی لیکن

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

موبائل امی کی تحویل میں ہونے کے باعث وہ ناکام رہی اور منہ لٹکا کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔۔ ساری رات وہ روتی رہی تھی اہتشام کو یاد کر کر کے اور اب پھر سے اسکے آنسو بہنے لگے تھے۔۔۔ کیسی بے بسی تھی وہ اہتشام سے بات تک نہیں کر سکتی تھی اسے اپنا حال دل نہیں بتا سکتی تھی۔۔ اہتشام کو کیا معلوم کتنا تڑپ رہی تھی وہ اسکے لیے۔۔ اس نے روتے ہوئے غصے سے سوچا۔۔ ایک لڑکی حالت بے بسی میں اور کیا کر سکتی تھی۔۔؟ یکدم اسکے ذہن میں ایک خیال کوندے کی مانند لپکا وہ جلدی سے بستر سے اُٹھی اور اپنی چھوٹی ڈائری میں سے اہتشام والے خفیہ صفحے پر تیزی سے نگاہیں دوڑانے لگی۔۔۔ چند لمحوں بعد اسکی بے قرار روح کو سکون مل گیا اور اس نے بے ساختہ ڈائری بند کر کے اپنے لبوں سے لگا لی۔۔ اب کی بار اسکی آنکھ سے نکلنے والے آنسو تشکر کے تھے۔۔ اس نے رات رو رو کر اللہ سے دعا کی تھی کہ بس ایک بار اسکی اہتشام سے بات ہوجائے اور اسے کچھ نہیں چاہیے۔۔۔ اور اللہ نے اسکی سن لی تھی۔۔ اس نے جلدی جلدی سارے گھر کی صفائی کی، برتن دھو کر وہ کمپیوٹر کے سامنے آ بیٹھی، وہ کچھ پریشان تھی کہ پتہ نہیں اہتشام سے بات ہو بھی سکے گی یا نہیں کیونکہ کومل کی ابھی تک انٹرنیٹ سے خاص واقفیت نہیں تھی۔ فیس بک آن کر کے اس نے اہتشام کی دی گئی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آئی ڈی سرچ کی اور اہتشام کی تصویر سامنے آتے ہی اسکا دل بے ساختہ تیزی سے دھڑک اُٹھا۔۔ اس نے بےتابی سے میسنجر کو کلک کیا اور پیغام لکھنا شروع کیا۔۔

اہتشام نے موبائل میں ایسا سسٹم رکھا ہوا تھا کہ انٹرنیٹ پر موصول ہونے والے ہر پیغام کا نوٹیفکیشن اسے موبائل پر مل جاتا تھا۔ "دا ینگ سلیم" کے نام سے ملنے والے میسج نے اہتشام کو چونکنے پر مجبور کردیا اس نے جلدی سے موبائل پر فیس بک آن کی اور سلیم نواز کی آئی ڈی میں کومل کا پیغام چمک رہا تھا۔۔۔

"آگیا خیال میرا؟"

اہتشام کا روکھا سا جواب کومل کو بے حد رنجیدہ کر گیا۔وہ کم از کم اہتشام سے اس جواب کی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا مطلب؟"

اس نے کی بورڈ پر پورا ایک منٹ لگا کر یہ ننھا سا پیغام لکھا اور اہتشام کو بھیج دیا۔۔

"تم چھوٹی بچی نہیں ہو، مطلب بھی تمہیں میں سمجھاؤں؟"

ایک اور تازیانہ۔۔۔کومل ششدر ہی تو رہ گئی۔۔۔آپ کسی سے بات کرنے کے لیے تڑپ رہے ہوں اور آپکا محبوب آپکو اپنے الفاظ کی سنگ باری سے ہی لہولہان کردے تو

URDU NOVEL BANK

کہیں کا نہیں رہ جاتا انسان۔۔ کومل کا بھی یہی حال تھا۔۔جن پتوں پہ تکیہ تھا وہی ہوا دینے لگے۔۔

"آپکو میری بالکل یاد نہیں آئی ناں ان گزرے چار دنوں میں؟"

اس نے باقاعدہ روتے ہوئے یہ پیغام لکھا تھا۔

"یاد؟ مجھے کیوں آئے گی تمہاری یاد؟ تمہارے نزدیک میری کوئی اہمیت ہی نہیں رہی تو اب تمہیں یاد کرنے کا کوئی جواز بھی نہیں بنتا۔۔ تم اپنی زندگی کے بارے میں بہتر فیصلہ کرنے کا حق رکھتی ہو۔۔۔ میری طرف سے تمہیں اجازت ہے کوئی روک ٹوک نہیں۔۔۔ مجھے میسج کرنے کی خاص وجہ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اسکی روح کو بہت بے دردی سے چھلنی کر رہا تھا۔۔۔

"نہیں کوئی وجہ نہیں، دماغ خراب ہوگیا تھا میرا شاید۔۔آپ جائیں کام کریں اپنا۔۔۔ معذرت آپکو تنگ کیا۔۔"

کومل نے خالی خالی نگاہوں سے کمپیوٹر کی اسکرین کو دیکھا،اہتشام نے تو اسکی رہی سہی جان ہی نکال دی تھی۔۔دوسری طرف اہتشام کو کومل کی اس بے اعتنائی پر شدید غصہ آیا۔۔

URDU NOVEL BANK

ہاں ہاں اب تم کیوں بات کرو گی مجھ سے؟ اب امریکہ پلٹ امیر کبیر کزن جو آگیا"
ہے تمہارا۔۔ ہم جیسوں کو بھلا منہ کیوں لگاؤ گی۔۔؟ جاؤ عیاشیاں کرو اس امیرزادے کے
ساتھ، گاڑیوں میں گھومو پھرو، چاردن عیش کرلو گی لیکن اہتشام جیسا پاگل تمہیں کہیں
"!نہیں ملے گا یہ یادرکھنا بس۔۔۔

کومل جو کہ کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کرنے کا ارادہ رکھتی تھی اہتشام کا یہ پیغام دیکھا تو سرتاپا
لرز کر رہ گئی۔۔۔وہ اہتشام تھا جس کی دو نہیں بلکہ ناجانے کتنی آنکھیں تھیں، خاص
طور پر کومل کے لیے۔۔اب بات کچھ کچھ اسکی سمجھ میں آنے لگی تھی لیکن دکھ اس
بات کا ہوا تھا کہ اہتشام نے اسے اتنا کم ظرف سمجھ لیا تھاکہ کومل کے بارے میں اتنی
گھٹیا رائے قائم کرلیتا وہ بھی حقیقت جانے بغیر؟ بنا سوچے سمجھے؟۔۔۔اسے دل سے
افسوس ہوا۔۔

اتنی گھٹیا بات بولنے سے پہلے آپکو ہزار بار سوچنا چاہیے تھا۔۔مجھے نہیں پتہ تھا کہ آپ"
"!!میرے بارے میں ایسا بھی سوچ سکتے ہیں۔۔۔

اہتشام کواپنے لہجے کی سنگینی کا فوری احساس ہوا لیکن اسکا دل بھی سوالات اور شکوک و
شبہات سے لبریز تھا۔وہ ایسے الفاظ استعمال کرنے پر مجبور ہو گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تو کیا یہ سچ نہیں؟ تم اسکے آتے ہی بھول چکی ہو مجھے، مجھے یاد کرنا تو دور ایک بار بھی بات کرنا گوارہ نہیں کیا تم نے کومل--- تم ایسی تو نہ تھی--!"

"اگر میں نے بات نہیں کی تو آپ نے کون سا یاد کر لیا؟"

"تمہاری عزت کا خیال کر کے کال نہیں کی ورنہ مجھے کس کے باپ کا ڈر پڑا ہوا تھا؟"

اس نے کومل کو لاجواب کر دیا۔

لیکن پھر بھی آپکو اتنی انتہائی سطح پر نہیں جانا چاہیے تھا، مجھے آپکی بات سے واقعی رنج پہنچا ہے--"

اس نے ایک گہرا سانس لے کر کہا اور پھر اہتشام کو اول سے آخر تک تمام صورتحال بتا دی--- اہتشام بھی ساری بات سن کر پریشان ہو گیا تھا-- لیکن کومل کا پرسکون رہنا بھی ضروری تھا تاکہ وہ جلد بازی میں کوئی غلط قدم نہ اُٹھا لے--

"سب سے پہلے تو تم یہ رونا بند کرو-- چلو شاباش جلدی سے اپنے آنسو صاف کرو"

اس نے محبت و اپنائیت کے ملے جلے انداز میں کہا۔

"لیکن آپکو کیسے پتہ چلا کہ میں رو رہی ہوں--؟"

وہ واقعی حیران تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیونکہ تم میرے دل میں رہتی ہو اس لیے پتہ چل گیا، چلو اب جیسا کہا ہے ویسا"
"!!اکرو۔۔میں یہیں انتظار کررہا ہوں۔۔

وہ بھاگ کر واش بیسن تک گئی اور جلدی سے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر واپس آگئی۔۔

ویری گُڈ۔۔ اب میری بات دھیان سے سنو کومل۔۔۔دیکھو میں تم سے پوری ایمانداری" اور دل کی سچائی سے محبت کرتا ہوں۔۔یہ بات تم بھی اچھی طرح جانتی ہو۔۔!! جہاں محبت ہوتی ہے وہاں آزمائش بھی ہوتی ہے میری جان لیکن اگر تعلق میں سچائی اور پائیداری ہو تو دنیا کی کوئی طاقت ہمیں جدا نہیں کر سکتی، تم نے اب وہی کرنا ہے جیسا "میں کہوں گا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے کچھ توقف کیا اور ایک بار پھر لکھنا شروع کیا۔

تم نے کسی کو یہ بھنک بھی نہیں پڑنے دینی کہ تم موبائل والی بات سے پریشان ہو" یا غصے میں ہو۔۔ہم صبر سے کام لیں گے اور اس معاملے کو بہت طریقے سے ہینڈل کریں گے۔۔۔میرا یقین کرو کومل ہم دونوں کو کوئی جدا نہیں کر سکتا۔۔صرف تمہیں " تھوڑی سی ہوش مندی سے کام لینا ہوگا۔

URDU NOVEL BANK

لیکن احتشام وہ فہد؟ وہ تو ہر حال میں اپنی من مانی کرکے رہے گا۔۔۔اوپر سے امی سمیت سب گھر والے بھی اس کی طرف ہیں، میں کیسے پریشان نہ ہوں؟ اس کے انداز میں واضح دھمکی نظر آتی ہے، وہ مجھے رسوا کرکے اپنا بدلہ لینا چاہتا ہے۔۔آپ سمجھ کیوں نہیں رہے آخر۔۔؟"

اس فہد کی تم بالکل فکر نہ کرو اسکو تو میں دودھ میں سے بال کی طرح نکال پھینکوں گا۔۔۔بس تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا اس معاملے میں۔۔دیکھنا تم"

کتنا کہا تھا آپکو کہ اپنے گھر والوں سے بات کرلیں جتنی جلدی ہو سکے انہیں منا لیں لیکن آپ نے میری ایک نا سنی اور اب دیکھیں کیسی مشکل آن پڑی ہے۔۔میری تو سمجھ میں کچھ نہیں آرہا کیسے حل ہوگا یہ مسئلہ۔۔کاش آپ نے میری بات مان لی ہوتی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کی پریشانی میں اضافہ ہوا تو احتشام بھی اس بات پر گھبرا گیا، وہ کومل کو سچائی بتا دینا چاہتا تھا لیکن یہ موقع مناسب نہیں تھا۔۔۔ وہ کومل کی ذہنی حالت کو بھی سمجھ رہا تھا جو اس وقت بے حد ابتر تھی۔۔وہ اسے مزید کوئی ذہنی دھچکا نہیں پہنچانا چاہتا تھا۔

"کومل تمہیں مجھ پر کتنا یقین ہے؟"

URDU NOVEL BANK

اس نے اچانک پوچھا تو کومل کو پتہ چل گیا کہ وہ اسے آزما رہا ہے۔۔

"خود سے زیادہ۔۔۔"

اگر ایسا ہے تو ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا میں پھر نہیں دوہراؤں گا۔۔۔اس دنیا میں اللہ کے بعد تمہارے علاوہ کوئی ایسا شخص نہیں جو تمہیں میرا ہونے سے روک سکے۔۔اہتشام کو عام کبھی مت سمجھنا بلکہ سوچنے کی غلطی بھی مت کرنا۔۔۔!!"

کومل سن سی بیٹھی رہ گئی۔

"تم صرف میری ہو کومل، صرف اہتشام کی۔۔۔ یہ منگنی، شادی تو محض دنیا دکھاوے کی رسمیں ہوتی ہیں،اصل میں تو تمہارے حقوق میرے نام لکھے جا چکے ہیں۔۔ اس طرح کی باتیں مت سوچا کرو ورنہ مجھے لگتا ہے تمہیں مجھ پر یقین نہیں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایسی باتیں ہی کومل کو چپ کروا دیتی تھیں۔ بھری سڑک پر اردگرد کی پرواہ کیے بغیر کومل کے سامنے گھٹنے ٹیکنے والا اہتشام اسے دنیا کا بہادر ترین آدمی لگتا تھا جس کے سامنے اس کے امی ابا بھی کومل کو کافی چھوٹے اور بزدل لگنے لگ گئے تھے کیونکہ وہ اہتشام جتنے بہادر نہیں تھے۔

"آئی ایم سوری، میں بس ڈر اور خوف میں ایسی بات کہہ گئی تھی۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

"کوئی بات نہیں میری جان۔۔میں جانتا ہوں تم بے حد معصوم ہو، دنیا کی ہر لڑکی سے الگ۔۔۔"

اہتشام نے بہت طریقے سے اسکا خوف زائل کیا اور رابطہ ختم کرنے سے پہلے اسے جب یہ بتایا کہ اس وقت وہ سلیم نواز کے اکاؤنٹ پر اہتشام سے بات کر رہی ہے تو کومل کانپ کر رہ گئی ایک دم سے اسکی آنکھوں میں خوف اتر آیا۔۔۔

"اب ڈرنا مت شروع کر دینا، اہتشام اپنی کومل کو بزدل نہیں بہادر دیکھنا چاہتا ہے۔۔۔ شیر بنو شیر۔۔!!"

اس نے کومل کو بتایا کیسے پیغامات غائب کیے جاتے ہیں۔۔۔کومل کی کنپٹی سے پسینے کے قطرے بہہ رہے تھے۔ وہ تیزی سے اہتشام کے بتائے طریقے سے میسجز ڈیلیٹ کرنے لگی۔۔۔ اسے حیرت ہوئی کہ بات تو تھوڑی سی کی تھی پھر اتنا انبار کیسے اکٹھا ہوگیا۔۔۔ جب تک وہ فارغ ہوئی تب تک اہتشام اسکا ذاتی اکاؤنٹ بنا چکا تھا۔۔

"تمہیں میرے ساتھ رابطے میں رہنا ہوگا کومل، تم اپنی امی سے موبائل کے لیے اب ہرگز ضد نہیں کرو گی بلکہ ایسے ظاہر کرنا جیسے تمہیں کوئی پرواہ ہی نہیں۔۔"

"تو پھر رابطہ کیسے کروں گی؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ تمہاری آئی ڈی اور پاسورڈ ہے، اسے کہیں لکھ لو یہاں سے نقل کر کے تاکہ محفوظ" رہے۔۔۔موبائل نا سہی فیس بک سہی، ہم اب بھی ایک ہیں میری جان، کوئی ہمیں جدا نہیں کر سکتا۔۔دنیا والے ہمیں بے وقوف سمجھتے ہیں اب ہم انہیں بے وقوف بنا کر "دکھائیں گے۔۔

اس نے کومل کو تمام مواد پیغام میں لکھ کر بھیجتے ہوئے کہا تو کومل بے ساختہ استغفرلا پڑھ کر رہ گئی۔۔اندر کہیں ضمیر کرلایا کہ وہ دھوکہ دے رہی ہے اپنے والدین سے تمام بات چھپا کر۔۔کیا واقعی وہ انہیں بے وقوف بنائے گی، صرف اہتشام کی خاطر؟ اف سوالات تھے کہ اسکی جان کو آگئے تھے کومل نے بے ساختہ نظریں چرا لیں۔۔۔وہ اہتشام کے بغیر جینے کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی۔۔اس نے خود ساختہ تسلی دیتے ہوئے اپنے کو سمجھایا کہ یہ بہت ضروری ہے دو محبت کرنے والوں کے لیے۔۔! جیسے ہی اہتشام اپنی امی کو لے آئے گا سب ٹھیک ہو جائے گا، سب کے منہ بند ہو جائیں گے، کسی سے کچھ چھپانا نہیں پڑے گا، کسی کو کوئی دھوکہ نہیں ملے گا، ہر کام باقاعدہ طریقے سے ہوگا۔۔۔اس نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور اہتشام کے بتائے گئے طریقے سے اپنا اکاؤنٹ کھولا، وہاں اہتشام کا پیغام چمک رہا تھا۔۔۔اہتشام نے خود ہی ایک

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گڑیا کی تصویر بھی لگا دی تھی اسکی پروفائل پر -- کومل کو بے حد خوشی محسوس ہو رہی تھی اپنا ذاتی اکاؤنٹ دیکھ کر، اسکو ایک سلطنت مل گئی تھی جس کی وہ بلا شرکت غیرے ملکہ تھی--

"تم سے بات کرکے میں پرسکون ہوں اب ورنہ اتنا برا حال تھا میرا لیکن اب تم آگئی ہو تو میں بالکل ٹھیک ہو گیا ہوں--اہتشام کو صرف کومل ٹھیک کر سکتی ہے--"

کومل نے بے حد اترا کر اسکا پیغام کوئی چھ بار پڑھا--واقعی صرف کومل اہتشام کو ٹھیک کر سکتی ہے--اور کوئی نہیں-- صرف کومل---اہتشام کی کومل---وہ بے حد مسرور تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب دھیان سے اپنی آئی ڈی لاگ آؤٹ کرکے پھر کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کرنا تاکہ کسی کو کان و کان خبر نہ ہونے پائے کہ تم نے مجھ سے بات کی تھی یہاں--کل میں پھر اپنی جان کا انتظار کروں گا--"

"رات کو رہ لیں گے میرے بغیر؟"

لڑکیوں کو اپنی تعریفیں سننے کا بہت شوق ہوتا ہے، کومل نے اتراتے ہوئے پوچھا تو اہتشام نے تعریفوں کے پل باندھ دیئے اور پھر کومل نے سرخ چہرے کے ساتھ کمپیوٹر

URDU NOVEL BANK

بند کردیا۔۔تین گھنٹے بعد وہ جب کرسی سے اٹھ رہی تھی تو اسکی کمر تختہ بن چکی تھی۔۔۔وہ بے ساختہ اکڑ کر رہ گئی اور پھر مسکراتے ہوئے ایک بھرپور انگڑائی لی۔۔ امی ابھی تک محلے کے دورے سے واپس نہیں آئی تھیں۔۔۔ کومل کو سب اچھا لگنے لگا تھا وہ جھومتی ہوئی لان میں چلی آئی۔۔۔اور بڑے سے درخت کے نیچے گول گول گھومنے لگی، اسکے روم روم میں سرور کی کیفیات سرایت کر چکی تھیں۔۔وہ عالم بے خودی میں ہاتھ پھیلائے گول گول گھومتی گئی اور پھر اپنا چہرہ چھپا کر جھولے پر آبیٹھی، اس وقت وہ دنیا کی ہر لڑکی سے زیادہ حسین لگ رہی تھی۔۔۔اس نے اپنی آنکھیں بند کرلیں اور پاؤں سے پینگ سمیت خود کو چند قدم پیچھے لیجاتے ہوئے خود کو ایک دم فضا میں چھوڑ دیا۔۔۔وہ اہتشام کی بانہوں میں محو پرواز تھی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®©®

کومل کے ابا میں کہہ رہی تھی کہ وہ لوگ ہتھیلی پر سرسوں جما رہے ہیں اب آپ ہی بتائیے میں کیا جواب دوں نبیلہ کو۔۔معلوم نہیں کس بات کی جلدی ہے آخر۔۔"!!

URDU NOVEL BANK

امی نے ابا کے پاس بیٹھتے ہوئے کہا تو ابا نے اخبار ایک طرف رکھ دی۔۔آج وہ گھر پر تھے۔

اب اگر رشتہ آہی گیا ہے کوئی ڈھنگ کا، تو جتنی جلدی ہو سکے شادی کردو تم اسکی۔۔"

"اب کس بات کا رونا ہے؟

انہوں نے سنجیدگی سے اپنی نصف بہتر کا چہرہ دیکھا۔

ہائے آپ بھی عجیب باتیں کرتے ہیں کومل کے ابا۔۔۔ابھی تو میں نے اپنی بچی کو" جی بھر کر دیکھا بھی نہیں تھا۔کیسے اسے پرائے پردیس میں بھیج دوں؟آپ تو ایسی بات "!!کردیتے ہیں ایک دم کہ کلیجہ ہی منہ کو آجائے،توبہ۔۔

میں نے کوئی انوکھی بات نہیں کی،اس سے پہلے کہ یہ لڑکی کوئی نیا چاند چڑھا لے تم" اسکا فوری بندوبست کردو۔۔میں اس بڑھتی عمر میں اپنے سر پر خاک نہیں ڈلوانا "چاہتا۔۔

آپ کے پاس بیٹھ جاؤں دو گھڑی تو آپ کڑوی کسیلی سنانے کے علاوہ دوجا کوئی کام" "نہیں کرتے ، کون باپ اپنی بیٹی کے بارے میں ایسی بات زبان سے نکالتا ہے؟

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تم تو شاید اندھی ہو چکی ہو ثمینہ یا جان بوجھ کر آنکھیں بند کیے بیٹھی ہو۔۔ اُس دن دیکھا نہیں تھا کیا حالت تھی تمہاری بیٹی کی؟ ایسی لڑکیاں باپ بھائی کا کوئی لحاظ نہیں رکھتیں اور ان کی عزت دو کوڑی کی کر دیتی ہیں۔۔۔ سلیم نواز پاگل ہے جو بیٹھے بٹھالئے اسے یہ بات سوجھی؟ شعلہ جلتا ہے تو آگ بھڑکتی ہے ثمینہ بیگم۔۔!!"

"بس کر دیں آپ۔۔" امی اپنا دوپٹہ منہ پر رکھے رونا شروع ہو گئیں،" میری بچی بالکل معصوم ہے!! سمجھے آپ؟ آئندہ کبھی ایسی بات مت کیجئے گا میری بچی کے بارے میں۔۔ سلیم تو نادان ہے۔۔ اس نے کہہ دیا اورآپ نے مان لیا؟"

وہ روتے ہوئے تیزی سے اٹھ کر باہر چلی آئیں،سامنے کومل اپنا دھوواں دھوواں سا چہرہ لیے کھڑی تھی۔۔امی نے بے حد دکھ اور رنج سے اسکی جانب دیکھا لیکن کومل جو سن چکی تھی اب مزید کھڑے ہونا اس کے لیے ممکن نہ رہا تھا۔۔۔وہ پلٹ کر روتے ہوئے اپنے کمرے میں بھاگ گئی۔۔

"کومل۔۔۔میری بچی ۔۔۔"

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی روتے ہوئے اپنا سر تھام کر بیٹھ گئیں۔۔۔ عجیب بے بسی تھی۔ کتنے دن ہو گئے تھے کومل نے ان سے موبائل مانگا نہ کوئی ضد کی تھی۔۔ وہ ہر وقت انکی آنکھوں کے سامنے ہوتی تھی پھر کیسے وہ اسکے بارے میں کچھ غلط بات برداشت کر سکتی تھیں۔۔؟

©®©®©®©®

سلیم نواز کی حرکات سب کو شش وپنج میں مبتلا کیے دے رہی تھیں۔۔ہر وقت اسکا آئینے کے سامنے کھڑے رہنا اور مختلف زاویوں سے خود کو دیکھنا عجیب لگتا تھا۔۔پتہ نہیں کن دوستوں کی نئی اوٹ پٹانگ پینٹ، شرٹ پہن کر وہ گھوما کرتا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز۔۔بند کرو یہ کمپیوٹر اور جاؤ پانی لے کر آؤ فلٹر سے۔۔امی ڈانٹ رہی ہیں گھر میں پینے کے پانی کا ایک قطرہ بھی نہیں ہے۔۔"

کومل نے اپنے بھائیوں کے کمرے میں جھانکا اور سلیم نواز کو یکسر نظرنداز کرکے حق نواز سے کہا تھا۔۔ حق نواز نے ایک تیز نظر سامنے دیوار پر چسپاں "پانی کے شیڈول" پر دوڑائی اور چوڑا ہو کر بیٹھ گیا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"آج پانی لانے کی باری تیری ہے سلیم نواز، اب یہ ایکشن مارنے بند کر اورجا پانی لے کر آ۔۔ورنہ امی تیرا قیمہ کردیں گی۔۔"

"شکل دیکھی ہے تم لوگوں نے اپنی جو مجھ سےایسی بات کی؟ میں اب ایک اسٹار بن چکا ہوں۔۔کیا اسٹار پانی لاتا ہوا اچھا لگے گا؟"

اسکی بات پر کومل اور حق نواز کا قہقہہ چھوٹا لیکن سلیم نواز ابھی تک اپنی گردن کڑا کر آئینے کے سامنے تنا ہوا تھا۔۔ وہ ایک نمبر کا ڈھیٹ تھا۔

"منہ تو صبح اٹھ کر دھوتے نہیں تم، اسٹار کہیں بن ہی نہ جاؤ۔۔۔ کام کا نہ کاج کا دشمن اناج کا۔۔ہاہاہا کیوں کومل؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کومل نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی تو سلیم نواز نے ایک طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔۔

"پوچھ بھی کس سے رہے ہو۔۔جس نے کالونی کے کسی لڑکے کو نہیں چھوڑا۔۔ سب سے بڑی اور مشہور اسٹار تو ہماری بہن ہے ہونہہ!"

کومل کے لب یکدم سمٹ گئے۔ اس نے بے حد تکلیف سے سلیم نواز کا چہرہ دیکھا۔۔۔ لیکن وہ اسے نظر انداز کیے کھڑا ایکشن کرتا رہا۔۔یکدم ایک زور دار جوتی سلیم کی کمر پر پڑی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسکی چیخ نکل گئی۔ اسنے تڑپ کر دروازے میں کھڑی امی کو دیکھا۔۔وہ غصے سے بھری کھڑی تھیں۔

"تجھے پانی لانے کا کہا تھا بے شرم تو آئینے میں کون سی ماں کو ڈھونڈ رہا ہے؟ تیرے یہ کرتوت میں ذیادہ دیر برداشت نہیں کروں گی کہے دیتی ہوں۔۔آج آ لینے دے اپنے باپ کو کرتی ہوں تیرا کچھ بندوبست۔۔!!"

"مجھے اچھی طرح پتہ ہے اس کومل ڈائن کی وجہ سے آپ مجھ پر برس رہی ہیں لیکن مجھے مارنے سے حقیقت بدل نہیں جائے گی اس جیسی لڑکیاں ہی تباہ کرتی ہیں ماں باپ کو۔۔۔پتہ نہیں کہاں کہاں منہ مارتی رہی ہے ہماری آنکھوں میں دھول جھونک کر۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

انسان کی نرم زبان سے نکلنے والے تند الفاظ کسی تیز دھار تلوار سے کم نہیں ہوتے بلکہ یہ الفاظ بغیر کسی آہنی وجود کے ہی جسم کو چھلنی کر دیتے ہیں اور گہرے گھاؤ بھر دیتے ہیں۔۔ اتفاق سے وہ الفاظ آپکے کسی اپنے کے ہوں تو درد ناقابل برداشت ہوجاتا ہے۔۔۔ کیونکہ جو انسان جتنا قریبی ہوگا،اتنا ہی گہرا درد دے گا۔۔۔کومل جو اذیت محسوس کر رہی تھی وہ اس وقت ناقابل بیاں تھی۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں نے ڈنڈا اٹھا لینا ہے سلیم اگر تیری یہ غلیظ زبان بند نہ ہوئی تو۔۔بے غیرت، بے حیا کہاں سے سیکھ لیں تو نے یہ لن ترانیاں؟؟پتہ نہیں کن لوگوں میں تیرا اٹھنا بیٹھنا ہے جو تجھے یہ خرافات سکھاتے ہیں۔۔!!"

"پتہ چل جائے گا آپکو بھی ایک دن۔۔!"

وہ بدتمیزی کے ریکارڈ توڑتے ہوئے کمرے سے نکل گیا۔ کومل اس سارے عرصے میں اپنے ہاتھوں کو گھورتی رہی۔۔اسے زندگی میں پہلی بار نفسیاتی دھچکا پہنچا تھا۔ گھاؤ گہرا تھا لیکن قصور اتنا بڑا نہیں تھا کہ اسکی یوں تذلیل کی جاتی۔۔پھر یہ سلسلہ رُکا نہیں بلکہ رواں ہوگیا۔۔ سلیم نواز کو جب موقع ملتا وہ کومل کی کردار کشی کرنا شروع کر دیتا تھا۔ خاص طور پر تب، جب وہ تنہا ہوتی کیونکہ کومل ایسی باتوں پر سہم جاتی تھی اور سلیم نواز کو اسکی حالت سے ایک کمینی سی خوشی ملتی تھی،وہ نفسیاتی طور پر بے حد متاثر ہو رہی تھی اس اذیت ناک صورتحال سے۔۔ اہتشام کو وہ کیا بتاتی؟ اہتشام کے پاس صرف ایک ہی جواب ہوتا تھا صبر۔۔۔ صبر تو وہ کر ہی رہی تھی، اس میں کوئی شک نہیں تھا لیکن اسکی اپنی ذات جس اذیت کا شکار تھی وہ ناقابل برداشت ہوتی جا رہی تھی۔۔۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ حق نواز کے ساتھ ڈاکٹر کے پاس گئی تھیں۔ابا کسی دوست کی طرف تھے۔ گھر میں کومل اور سلیم نواز کے علاوہ کوئی نہ تھا۔۔کومل خاموشی سے باورچی خانے میں گئی اور تیز نوک والی چُھری ہاتھ میں دبا کر سلیم نواز کے کمرے میں چلی آئی، دروازہ بند تھا لیکن مقفل نہیں تھا اس نے آہستگی سے دروازے کو دھکا دیا تو وہ کھلتا چلا گیا، سلیم نواز بغیر پلکیں جھپکائے،منہ کھولے کمپیوٹر کی اسکرین پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔۔۔کومل کے یکدم چلے آنے پر اسکے ہاتھ پاؤں پھول گئے،اسکے سامنے پورنوگرافی کی ایک ویب سائیٹ کھلی ہوئی تھی جس پر ایک ویڈیو چل رہی تھی۔۔۔اس نے ہڑبڑا کر جلدی سے اسکرین کو مِنی مائیز کرنا چاہا لیکن گھبراہٹ میں اسکے ہاتھوں کی گرفت ماؤس پر لرزنے لگی۔۔ کومل کے سامنے جو منظر تھا وہ بے حد ہیجان انگیز اور اخلاق باختہ تھا بلکہ ناقابل یقین تھا۔۔اس نے زندگی میں برے سے برا منظر دیکھا تھا یہ منظر ان سب پرسبقت لے گیا تھا۔۔ لمحوں میں اسکا چہرہ لٹھے کی مانند سفید پڑ گیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز بے حد حواس باختہ ہو چکا تھا، وہ کبھی اسکرین پر تھرتھراتے قبیح منظر کو دیکھ رہا تھا کبھی کومل کو۔۔بالآخر اس نے تنگ آکر مانیٹر کا پاور بٹن بند کردیا اور خوفزدہ نظروں سے کومل کی سمت دیکھنے لگا۔۔۔ وہ ابھی تک بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے بلینک اسکرین کو دیکھ رہی تھی۔۔ اس کے ہاتھ میں دبی چھری ماس کو چیر کر گوشت میں پیوست ہو رہی تھی۔۔ اس نے یک لخت اپنی نگاہیں کمپیوٹر کی تاریک اسکرین سے ہٹا لیں اور بے یقینی سے سلیم نواز کا چہرہ دیکھا۔۔ وہ اس قدر شرمندہ تھا کہ کومل سے نظریں نہیں ملا پا رہا تھا۔۔۔ اسے سر جھکائے دیکھ کر کومل کی بے یقینی دکھ اور پھر تنفر میں بدل گئی۔۔۔ وہ نفرت سے منہ پھیر کر پلٹ گئی اور تیزی سے کمرے سے باہر نکل آئی، ہاتھ میں تکلیف کا احساس ہوتے ہی اس نے اپنا خون آلود ہاتھ چہرے کے سامنے کیا اور خون آلود چھری کو میز پر پٹخ کر اپنے کمرے میں چلی آئی اور دروازہ مقفل کرلیا۔۔۔ پھر وہ دروازہ تب تک نہیں کھلا جب تک امی واپس نہ آگئیں اور گھر بھر میں کومل کومل کی چیخ و پکار گونجنے لگی۔۔۔ خون آلود چھری اور خون کے قطرے دیکھ کر امی کی روح فنا ہو گئی تھی۔۔ کومل کے کمرے کا دروازہ اندر سے مقفل تھا اس پر مزید

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

خوف نے آن لیا۔۔۔ سلیم نواز سے پوچھ گچھ کی تو وہ نظریں چرانے لگا۔۔۔ امی کا ماتھا ٹھنکا۔۔

"میری بیٹی کو کچھ ہوا تو تجھے پولیس کے حوالے کروں گی اپنے ہاتھوں سے۔۔۔ تو ہی اس سے ہر وقت لڑتا رہتا تھا، میری معصوم بچی کی جان کا دشمن۔۔۔تو نے ہی کچھ کہا ہوگا اسے ذلیل انسان"

امی بے حد جذباتی ہو رہی تھیں انہوں نے کومل کا دروازہ دھڑ دھڑاتے ہوئے سلیم۔نواز کو خونی نگاہوں سے گھورا۔۔ سلیم پولیس کا نام سنتے ہی مزید کانپنے لگا۔۔اس نے سن رکھا تھا انکا نو نمبر والا چھتر بڑی زور سے پیٹھ پر پڑتا ہے آدمی کئی دن تک اٹھ نہیں پاتا۔۔

اس نے دعا کی کاش کومل نے واقعی خودکشی کرلی ہو تاکہ اسکا راز رہ جائے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دروازہ پیٹنے پر کومل گہری نیند سے جاگی۔ وہ امی کا انتظار کرتے کرتے سو گئی تھی۔ اس نے مندی مندی آنکھوں سے دروازے کی جانب دیکھا اور امی کی چیخ و پکار پر لپک کر دروازہ کھول دیا۔۔۔

امی نے کومل کو صحیح سلامت اپنے سامنے کھڑے دیکھا تو دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں۔۔انہوں نے کومل کو اپنے ساتھ لپٹا لیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے نا سمجھی سے حق نواز کو دیکھا۔۔

امی کو لگا تھا تم نے اپنے ساتھ کچھ کر لیا ہے۔۔دروازہ کیوں نہیں کھول رہی تھی"

"تم؟

حق نواز کو وہ زندگی میں پہلی بار سنجیدہ دیکھ رہی تھی۔

"لیکن میں تو سو گئی تھی۔۔مجھے پتہ ہی نہیں چلا امی آپ لوگ کب آئے۔۔۔"

یہ ہاتھ پر کیا ہوا۔۔۔ تم اپنی جان لینا چاہتی تھی نا؟ کچھ مت چھپانا مجھ سے۔۔۔"

"خودکشی کرنا چاہتی تھی نا تم؟

امی نے روتے روتے تڑپ کر اسکا ہاتھ ہونٹوں سے لگا لیا۔اپنا خون آلود ہاتھ دیکھ کر کومل کی آنکھوں میں ہر منظر تازہ ہو گیا۔۔ اس نے تنفر سے سلیم نواز کا چہرہ دیکھا،وہ کومل کی جانب ہی دیکھ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں واضح خوف محسوس کیا جا سکتا تھا۔ کومل نے نفرت سے منہ پھیر لیا اور امی کو تسلی دینے لگی۔۔

امی ایسا کچھ نہیں ہے جیسا آپ سوچ رہی ہیں۔۔میرے ہاتھ پر پھل کاٹتے ہوئے"

لگ گئی تھی چھری۔۔ میں پٹی باندھ لوں گی دوا لگا کر۔۔۔آپ کیوں اتنا پریشان ہو رہی

"ہیں مجھے یہ سمجھ نہیں آرہی۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پتہ نہیں کس منحوس کی نظر لگ گئی ہے میرے ہنستے بستے گھر کو۔۔ میرے گھر کا" سکون برباد ہو کر رہ گیا ہے۔۔پتہ نہیں کہاں غلطی ہوئی ہے مجھ سے جو یہ دن دیکھنے "پڑ رہے ہیں۔۔یا اللہ تو ہی مدد کر ۔۔میرے حال پر رحم فرما۔۔۔

وہ روتے روتے شکوہ کرنے لگیں۔۔۔ کومل اور سلیم نواز ایک دوسرے کو معنی خیز لیکن تولتی نظروں سے دیکھ رہے تھے۔ جبکہ حق نواز غیر معمولی طور پر سنجیدہ تھا۔۔۔

©®©®©®©

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز کومل پر جس قدر جھوٹے الزامات لگا چکا تھا اور جس حد تک اسکو بے عزت کر چکا تھا، اسے سو فیصد یقین تھا کومل اپنا بدلہ ضرور لے گی، وہ یہ موقع کبھی ہاتھ سے جانے نہ دے گی لیکن کومل نے امی کو نہ بتا کر اسے حیرت سے دوچار کیا تھا۔ سلیم نواز پھر بھی مطمئن نہ ہوا وہ اس حد تک بدگمان ہو چکا تھا کہ اب بھی اسکے دماغ میں یہ خیال جڑ پکڑے ہوئے تھا کہ کومل ابا کو یہ دھواں دھار چٹپٹی خبر ضرور بتائے گی۔۔۔ آج سلیم نواز کا ضمیر اسے اچھی طرح ذلیل کر رہا تھا لیکن وہ ان لوگوں میں سے تھا جو

URDU NOVEL BANK

سبق حاصل کرنے کی بجائے اپنی جان بچ جانے اور اپنے راز کے رہ جانے کی فکر زیادہ کرتے ہیں۔۔۔ابا گھر آئے تو وہ جان بوجھ کر ان کے آس پاس منڈلانے لگا، کھانا تناول کرتے ہوئے بھی وہ خطرے کی سولی پر لٹک رہا تھا۔۔۔ اس نے کئی بار کن اکھیوں سے کومل کا چہرہ دیکھا کہ وہ ابا کے سامنے اب بولی کہ تب بولی لیکن یہ بے وقوف کومل تو منہ سے کچھ پھوٹتی ہی نہ تھی۔۔۔اچھا خاصا موقع وہ اتنے آرام سے کیسے گنوا سکتی تھی۔۔۔ سلیم نواز نے بے چین ہوکر سوچا تھا۔۔

کہا جاتا ہے کہ انسان جیسا خود ہوتا ہے ویسا ہی گمان وہ دوسرے سے بھی رکھتا ہے۔۔۔یہ بات قدرے درست ہے۔ ایک منفی سوچ کا انسان خواہ وہ مرد ہو یا عورت، اپنے اندر کے منفی پہلو کو وہ دوسروں کی خاموشیوں میں تلاش کرکے انہیں منفی رنگ دینے کی کوشش کرتا ہے، اس طرح سے اسکے نفس اور احساس جرم کو تسکین ملتی ہے لیکن یہ تسکین وقتی ہوتی ہے اور خوشی کی بجائے غم اور پچھتاوں سے دوچار کرتی ہے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کھانے کے بعد بھی اسکی بے قراری عروج پر رہی تو وہ ابا کے پیر دبانے بیٹھ گیا۔ وہ کافی حیران تھے کہ آج بغیر کہے کیسے سلیم کو خیال آگیا۔۔۔؟ کافی دیر گزر گئی

URDU NOVEL BANK

کومل برتن دھو کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔۔۔ امی بھی کمرے میں آچکی تھیں اسکا مطلب اب خطرہ ٹل گیا تھا۔ وہ ڈرتے ہوئے اپنے بستر پر آکر لیٹ گیا۔۔۔ اس نے اتنی بڑی غلطی کیسے کردی کہ آج دروازہ مقفل کرنا بھول گیا۔۔ وہ خود کو کوس رہا تھا، ساری رات کروٹیں بدلتے گزر گئی۔۔بے چینی تھی کہ ختم ہونے کا نام ہی نا لیتی تھی۔ نیند تو کومل کی بھی اڑ چکی تھی۔ اس رات کومل بھی سو نہ سکی کیونکہ

وہ رات اسکی زندگی میں حقیقی معنوں میں سنجیدگی لائی تھی۔ اب سے پہلے وہ ایک چھوئی موئی لڑکی بن کر اپنے ہی دکھوں اور غموں کی پرواہ کرتی اور ان پر روتی رہی تھی لیکن آج اس نے زندگی میں پہلی بار بڑی بہن بن کر سوچا تھا۔ وہ سلیم نواز کے دوستوں کو تو نہیں جانتی تھی اور نہ ہی یہ اسکی دردسر تھی لیکن ایک بات تو تہہ تھی کہ سلیم نواز کی صحبت ٹھیک نہیں تھی جو یقیناً اسے جلد یا بدیر کسی بڑے نقصان سے دوچار کرنے والی تھی۔۔ اس صورتحال میں ابا کا اس بارے میں کوئی مضبوط قدم اٹھانا بے حد ضروری تھا لیکن ابا اتنے غافل تھے کہ انہوں نے سلیم نواز اور حق نواز کو اپنے پاس بٹھا کر کبھی یہ تک نہیں بتایا تھا کہ مرد "غسل" کیسے کرتے ہیں اور اپنے جسم کے ہر عضو کی صفائی کا اہتمام کیسے کرتے ہیں؟ یہ وہ باتیں ہیں جو ہر باپ کو اپنے بیٹوں کو لازماً بتانی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

چاہییں تاکہ وہ اپنی ضروری جسمانی نشوونما کے لیے طرح طرح کی لوگوں کے پاس دھکے نہ کھاتے پھریں۔۔ بعض مرد بالخصوص لڑکے اس قدر غلیظ حلیے میں آرام سے چل پھر رہے ہوتے ہیں کہ شکل سے ہیرو نظر آتے ہیں لیکن اندر سے بدبو کے بھبھوکے اٹھ رہے ہوتے ہیں، غلطی سے بغلیں اٹھا لیں تو کوئی پاس کھڑا ہونا پسند نہ کرے، ایک ہاتھ ہمیشہ پینٹ کی زپ کے آس پاس ہی حرکت کرتا نظر آئے گا، کیوں؟ کیونکہ صفائی نہیں---!!

صفائی کیوں نہیں ہے؟

گھر سے کسی نے سکھائی نہیں---

کسی نے سکھائی نہیں تو شرم کے مارے انہوں نے کسی سے پوچھی نہیں کیونکہ وہ تو بچے تھے نا---قصوروار کون ہوا؟

والدین--!!

جی ہاں-- والدین--!!

آپ نے صرف بچوں کو پیدا ہی نہیں کرنا، انہیں جینے کا ڈھنگ بھی سکھانا ہے، صفائی ستھرائی، ضروری باتوں سے آگاہ بھی کرنا ہے-- اسی فیصد لوگوں کو دانت صاف کرنے

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کا صحیح طریقہ بھی ٹھیک طرح نہیں آتا ہمارے ملک میں، وہ اپنے بچوں کو کیا سکھائیں گے؟؟

دانتوں پر برش کو کھچا کھچ زور زور سے رگڑا جاتا ہے جو کہ غلط ہے---

مسوڑھوں، داڑھوں، اور دانتوں کی اندرونی نازک سطح پر بے حد نرم لیکن تیز ہاتھ سے برش چلانا چاہیے تاکہ خون نا نکلے، خون نکلے گا تو دانت صاف کرنے میں دشواری آئے گی اور خون کی وجہ سے منہ میں بدبو پیدا ہو جائے گی، مسوڑھے پھول کر سوج جائیں گے اور تکلیف ہوتی رہے گی، اگلے دن برش کرنے کا دل نہیں کرے گا، گندے مندے بدبودار منہ کو سب سے چھپاتے پھریں گے لیکن بات کیے بنا کوئی چارہ بھی نہیں--

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

برش کو کبھی بھی آگے پیچھے زور سے نہ رگڑیں بلکہ نرم ہاتھ سے گولائی میں حرکت دیں تاکہ ہر چھوٹا بڑا دانت چمک اٹھے --- بالکل ایسے جیسے آپ ایک جوتے کو پالش والے برش سے لاکھ زور سے رگڑتے رہیں، اس میں چمک نہیں آئے گی وہ صاف ہونے کے باوجود بھدا اور ادھورا لگے گا--- اصلی چمک تب ہی آتی ہے جب جوتے پر برش کو تیز تیز لیکن دبا کر نہیں بلکہ نرمی سے چلایا جائے--- یہ چند چھوٹی چھوٹی باتیں بے حد ضروری ہیں ہر انسان بحیثیت ایک فرد کے---

URDU NOVEL BANK

آپ والدین ہیں آپ نے اتنی تکلیف اٹھا کر ان بچوں کو پیدا کیا، ان کے لیے دن رات محنت کرکے روزی روٹی، کپڑا لتا، مکان چھت کا انتظام کرتے ہیں۔۔۔آپکا فرض بنتا ہے آپ حکمیہ انداز اختیار کرتے ہوئے انہیں یہ سب سمجھائیں کیونکہ شرع میں کوئی شرم نہیں۔۔۔ آپکے بچے ایک دن آپکے جوتوں کو اپنے ہاتھوں سے پکڑ کر آپکے پیچھے چلیں گے کہ ہمارے ماں باپ نے مناسب وقت پر راہنمائی کرکے ہمیں غیروں کے ہاتھوں رسوا ہونے سے بچا لیا۔۔۔

گفتگو لمبی نہ ہو جائے اس خوف سے اختصار سے کام لے رہی ہوں ورنہ موضوع پر جتنی بحث کی جائے اتنی کم ہے۔۔۔ اس بات سے کوئی لڑکی انکار نہیں کر سکتی کہ نوعمر بچیوں کو ایام مخصوصہ کے آغاز میں جس ذلالت سے گزرنا پڑا وہ کیسی تھی۔۔ ماؤں نے بچیوں کو وقت سے پہلے گائیڈ نہیں کیا ہوتا اور وہ اسکول میں مرد اساتذہ، چوکیداروں، اگر مخلوط نظام تعلیم ہے تو ہم جماعت لڑکوں کے سامنے طنز و مذاق کا نشانہ بنتی ہیں۔ بعض نادان و بے وقوف لڑکیاں اسی داغدار سفید لباس میں پورے اسکول میں گھوم پھر رہی ہوتی ہیں۔۔۔ جن بچیوں کی والدہ نے سمجھداری کا مظاہرہ کرتے ہوئے انہیں کچھ تھوڑا بہت بتا دیا ہوتا ہے وہ بھی شاذونادر ہی ایسی لڑکیوں کی مدد کرتی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہیں بلکہ خوب مرچ مصالحہ لگا کر گھر اور باہر انکی رسوائی کا چرچہ کر رہی ہوتی ہیں، ایسا اس لیے نہیں کہ انکی اپنی ہم جماعت کے ساتھ کوئی دشمنی تھی بلکہ اس لیے کیونکہ وہ عمر ہی ایسی ہوتی ہے نادانی کی، جب عقل سے کام لینا ضروری نہیں سمجھا جاتا، بس جو دل میں آئے اسے بنا تاخیر فوراً کر ڈالو۔۔۔کچھ ایسے معاملات ہوتے ہیں۔۔ مرد اساتذہ کے سامنے بیٹھنے اور کھڑے ہونے کا انداز، ان سے کتنا فاصلہ رکھ کے بات کرنی ہے، ان کے ناک کے نتھنوں میں آپکے جسم کی بدبو یا خوشبو کا عمل دخل۔۔۔ یہ سب باتیں گھر سے سکھائی جاتی ہیں جس پر کوئی دھیان نہیں دیتا۔۔۔بعض بچے بچیاں خوشبو کی پوری بوتل خود پر انڈیل کر تعلیمی اداروں کا رخ کرتے ہیں جو کہ اور بھی خطرناک ہے۔ گناہ کو دعوت عام ہے۔اس کی بجائے گرمی ہو یا سردی، پانی گرم ہو یا ٹھنڈا، ہر حال میں سختی سے روز صبح اٹھ کر نہانے کی عادت ڈال دی جائے تو کسی مصنوعی خوشبو کی ضرورت نہیں رہتی اور بدبو کے اٹھنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا، چراثیم سے پاک، بیماریوں سے دور صحت مند جسم، عقل مند ذہن ساری زندگی کے لیے آپکو اور آپکی اولاد کو چست و توانا بنا دے گا۔ بہت سی معاشرتی برائیاں تعلیمی اداروں میں جنم اسی لیے لیتی ہیں کیونکہ وہاں زیادہ تر ایسے غافل والدین کے بچے، بچیاں زیر تعلیم ہوتے ہیں جن کی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تربیت پر کوئی دھیان دینے والا نہیں ہوتا گھر میں۔۔۔ مائیں اپنے اللے تللوں کے چکر میں جان چھڑاتی ہیں اور باپ کو روپے کمانے کی فکر نہیں چھوڑتی۔۔۔یہ بھول جاتے ہیں کہ جن کے لیے کما رہے ہیں وہ کس سمت کو جا رہے ہیں؟ ایک دن جب وہ اس دنیا سے رخصت ہو جائیں گے کیا ان کے بچے ان کے لیے دعا مغفرت کریں گے۔۔۔؟ یا قبر میں کوستے رہیں گے؟ اگر اماں باوا نے یوں سمجھا دیا ہوتا تو آج ہم یوں ناکام نہ ہوتے۔۔۔!!

کومل نے دونوں بھائیوں کے اسکول روانہ ہوتے ہی کمرے سے باہر جھانکا، ابا بھی جانے کی تیاریوں میں مگن تھے۔امی ان کی چیزیں اور کھانے کا ٹفن رکھ رہی تھیں۔ وہ خاموشی سے باورچی خانے میں چلی آئی، سر درد سے پھٹ رہا تھا لیکن اس نے آج ہر درد کو پس پشت ڈالنے کی ٹھان رکھی تھی۔ ناشتہ کرکے وہ برتن دھونے کا سوچ رہی تھی لیکن امی نے منع کردیا کیونکہ کومل کے ہاتھ پر چوٹ لگی تھی اور زخم گہرا تھا۔ وہ اس بات کا اطمینان کرکے حق نواز اور سلیم نواز کے کمرے میں چلی آئی کہ ابا گھر سے نکل چکے ہیں۔ اس نے درد سے بے حال ہوتے ہاتھ کی پرواہ کیے بغیر کمرے کی ایک ایک چیز کو چھان مارا، بہت تلاش کے بعد ایک ڈی وی ڈی پردے کے پیچھے اسکاچ ٹیپ

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کے ساتھ چپکی ملی۔۔ کومل سلیم کی ذہانت پر عش عش کر اٹھی۔کالے سیاہ خول میں ایک بےنام سی ڈی چمک رہی تھی۔۔ جس انداز میں اسے چھپانے کا تردد کیا گیا تھا کومل کو پکا یقین تھا کہ اس میں کیا بھرا ہو سکتا ہے۔۔ اس نے تنفر سے اسے بیڈ پر پھینک کر دوبارہ تلاش شروع کردی۔۔امی دو بار جھانک کے جا چکی تھیں۔۔لیکن کومل پر جیسے کوئی جنون سوار تھا۔

ایک ڈی وی ڈی بیڈ کے نیچے لکڑی کے بالکل ساتھ چپکا کر چھپائی گئی تھی۔ کومل نے جھک کر اسے نکالا اور اپنے زخمی ہاتھ کو مزید زخمی کر بیٹھی۔ اس نے الماریاں، کھڑکیاں، سائیڈ ٹیبلز، کمپیوٹر ٹیبل، سی ڈی ریک، وال ہینگنگز، سپورٹس کٹ۔۔۔ غرض ہر چھوٹی بڑی جگہ چھان ماری لیکن اسے مزید ایسی کوئی چیز نہ مل سکی۔۔آخر میں وہ یونہی ایک سرسری سی نظر غسل خانے کے اندر ہر چیز پر دوڑا کر جونہی پلٹنے لگی اسکا ذہن ایک جگہ ٹھٹک گیا۔۔ وہ اک جانب غور سے دیکھتے ہوئے واش بیسن کے نزدیک آئی اور آئینے کے سامنے آکر رک گئی۔۔ آئینے کے پیچھے، صاف ستھری، بے داغ، چمکدار سفید ٹائلوں پر جس چیز کا ہلکا سا عکس نمایاں ہو رہا تھا وہ ایک کالے رنگ کا خول تھا۔۔ کومل نے لمحے بھر کی تاخیر کیے بغیر آئینے کو الٹ کر دیکھا اسکے پیچھے واقعی ایک ڈی وی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ڈی اسکاچ ٹیپ سے چسپاں کی گئی تھی۔۔ وہ حیرت سے ششدر اس منظر کو دیکھتی رہ گئی۔۔کیسی لذت ہوگی اس گناہ میں جس کے لیے ایک ساڑھے بارہ سالہ لڑکے بلکہ بچے نے اس قدر چالاکی اور ہوشیاری سے پکا کام کیا تھا۔۔

"ارے میں کہتی ہوں آخر کچھ پتہ تو چلے کہ کمبخت ماری ایسی کیا آفت آن پڑی جو تو ہر چیز الٹ پلٹ کرتی جا رہی ہے لڑکی؟؟"

امی کی زوردار آواز اس وقت صور اسرافیل سے کم نہ تھی، کومل بری طرح ڈر گئی اور اسکے ہاتھ سے آئینہ چھوٹ کر نیچے جا گرا اور کرچی کرچی ہوگیا۔۔۔

"لو جی۔۔ہو گیا کام۔۔۔اسی کی کمی تھی بس۔۔۔لڑکیاں چیزوں کو جوڑ جوڑ کر رکھتی ہیں اور ایک میری لڑکی ہے ہر چیز کو توڑنے کے درپے ہے۔۔کیا آنکھیں ٹوٹ گئی ہیں تیری یا ہاتھوں میں کوڑھ پڑ گیا ہے؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ غصے سے چیختی چلاتی غسل خانے کی جانب آئیں۔ کومل پنجوں کے بل نیچے بیٹھی کرچیوں میں اپنا کئی حصوں میں بٹا ہوا چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔۔بہت سے آنسو ایک ساتھ ٹوٹ ٹوٹ کر آنکھوں سے گرنے لگے۔ اس نے ڈی وی ڈی کو نکال کے امی کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ نا سمجھی سے کومل کی یہ عجیب حرکات ملاحظہ کر رہی تھیں۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آئیں میرے ساتھ۔۔"

وہ اُٹھتے ہوئے بولی اور کمرے میں چلی آئی۔۔۔آنسو صاف کرنے کا تردد اس نے ہرگز نہیں کیا تھا۔۔وہ روتی جا رہی تھی اور ایک ایک کرکے اپنے چھوٹے بھائی، سب سے خوبصورت سلیم نواز کی کالی کاروائیوں سے انہیں آگاہ کرنے لگی۔۔۔

یہ دیکھیں یہ پردے کے پیچھے چپکی ہوئی ملی، یہ بیڈ کے نیچے گھپ اندھیروں میں۔۔۔اور" یہ۔۔!!" اس نے ایک کالے خول میں بند گول ڈی وی ڈی امی کی آنکھوں کے سامنے لہرائی۔۔"یہ واش بیسن کے آئینے کے پیچھے چپکائی گئی تھی جہاں تک پہنچنے کا کسی کے ذہن میں خیال بھی نا آتا کبھی۔۔۔آپ جانتی ہیں کیا ہے یہ؟"

کومل نے روتے ہوئے ان سے استفسار کیا تو امی ہکا بکا اسے دیکھنے لگیں۔۔ وہ کیسے جان سکتی تھیں، انہوں نے دھیان ہی کب دیا تھا اس جانب، وہ تو ماں تھیں، دنیا کی بے حد مصروف ترین شخصیت، سب کی روٹی، پانی، کپڑوں کی فکر کرنے والی، ان کے پاس اتنا وقت کہاں تھا وہ اس جانب دھیان دیتیں؟

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی یہ ہمارے سلیم نواز کی تباہی و بربادی کا پیش خیمہ ہیں۔۔۔آپ جاننا چاہتی تھیں"
"!!نا کل میں نے کیوں خود کو کمرے میں بند کرلیا تھا۔۔؟ اسکی وجہ یہی ہے۔۔
اس نے کل کا سارا واقعہ حرف بحرف امی کے گوش گزار کردیا۔۔وہ حیرت سے گنگ ہوکر اسکا منہ تکتی رہ گئیں۔ بات اتنی غیرمتوقع تھی کہ یقین کرنا مشکل ہو رہا تھا۔۔ انکا سلیم نواز تو بچہ تھا، ابھی کل ہی تو وہ پیدا ہوا تھا اور انہوں نے اسے پاؤں پاؤں چلنا سکھایا تھا، انکا سلیم نواز ایسی کوئی حرکت بھی کر سکتا تھا۔۔؟
کومل امی کی حالت کو بخوبی سمجھ رہی تھی۔ اس نے اس تمام
"گند" کو ایک شاپر میں بند کرکے ابا کی الماری میں رکھ دیا۔ وہ چاہتی تو اسے نظرِ آتش بھی کر سکتی تھی یا توڑ کر کوڑے کے ڈبے میں پھینک دیتی لیکن اس نے ایسا نہ کیا۔۔ ناجانے اس میں کیا حکمت چھپی تھی۔ وہ ہاتھ دھو کر واپس آئی تو امی ابھی تک بے یقینی کی کیفیت میں بیٹھیں اپنے آنسو خشک کر رہی تھیں۔ اس نے انکے پاس بیٹھتے ہوئے انکے کندھے پر نرمی سے ہاتھ رکھا۔۔وہ خود ابھی تک ایک شاک میں تھی۔
"!!آپ مجھ سے وعدہ کریں اس بات پر سلیم نواز کو بالکل نہیں ڈانٹیں گی۔۔"
اس کی بات پر امی نے کومل کو یوں دیکھا جیسے اسکی دماغی حالت پر شبہ ہوا ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیسی باتیں کر رہی ہو تم؟ اتنی بڑی قیامت ٹوٹ پڑی اور اس سے پوچھ گچھ بھی نہ کروں--؟ماں ہوں اس کی، میرا حق بنتا ہے اسکی خبر لوں--- کل کو مجھے اللہ کو جواب نہیں دینا کیا؟"

کومل نے ایک گہرا سانس لے کر خود کو جذباتی ہونے سے روکا۔

"اسکا وقت گزر چکا امی، اب وہ بچہ نہیں رہا--- آپکو اب بھی احساس نہ ہوتا اگر اللہ کی ذات اس بات سے پردہ نہ اُٹھاتی--یہ سب آپکو پہلے سوچنا چاہیے تھا--اب آپ ایسا کچھ نہیں کریں گی ورنہ سخت نقصان کا احتمال ہے--!!"

امی نے سر جھٹکا۔

"رہنے دو تم اپنے فلسفے--اگر اللہ نے آنکھیں کھول ہی دیں ہیں تو ہمیں بھی گرفت کرنی چاہیے اپنے بچوں پر -- یہ ڈنڈے کی مار سے درست ہوگا اب دیکھنا تم--!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے امی کی بات سے بالکل اثر قبول نہ کرتے ہوئے انہیں مسکرا کر دیکھا، ایک عجیب سی سوالیہ مسکراہٹ--

"اچھا، آپ ڈنڈے کی زبان سے اسکی یہ بری عادت چُھڑوانا چاہتی ہیں؟ تو بتائیے امی اس سے کیا ہوگا؟" اس نے امی کے چہرے پر نظریں جما کر پوچھا، وہ نظریں چرانے

URDU NOVEL BANK

لگیں۔۔"میں آپکو بتاتی ہوں کیا ہوگا۔۔اس سے ہوگا یہ کہ وہ بجائے آپکی بات سمجھنے یا خوفزدہ ہونے کے ڈھیٹ ہو جائے گا اور اب تک جو چھپ چھپا کر کرتا آرہا تھا وہ کھلم کھلا کرتا پھرے گا، اس گھر میں ماں، بہن بھی ہیں وہ اس بات کا لحاظ بھی نہیں رکھے گا امی۔۔۔!! کیونکہ جس برائی میں وہ پڑ گیا ہے یہ اسکی نفسیات پر گہرا اثر ڈالے گی، اسے صرف آپکی شفقت و محبت اور آپکا ساتھ ٹھیک کر سکتا ہے امی۔۔ آپکو پتہ ہے نا اب وہ بڑا ہو رہا ہے ، اسکا راز کھلا تو اسکی ذات کا بھرم بھی ٹوٹ جائے گا۔ تباہی کے دھانے پر تو وہ کھڑا ہی ہے مزید پستیوں میں گر جائے گا۔۔خدارا آپ جذباتیت سے باہر نکل کر ٹھنڈے دماغ سے سوچیں امی"!!

وہ کئی لمحے کومل کو دیکھتی رہ گئیں۔وہ اکثر انہیں حیران کر دیتی تھی۔ انہوں نے بے ساختہ اسے سینے سے لپٹا لیا اور ایک بار پھر سے رونے لگیں۔۔کومل انہیں برابر دلاسہ دیتی رہی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

"جیسا میں نے تمہیں کہا ہے سمجھ گئیں نا تم؟"

احتشام نے کومل کو ساری بات سمجھا کر پوچھا تو کومل نے اسے مثبت جواب دیا۔ وہ مطمئن ہوگیا۔۔۔

بس ٹھیک ہے پھر اب یہ معاملہ ختم سمجھو تم اور میں ایک بار پھر کہہ رہا ہوں کہ" پریشان بالکل مت ہونا میں ہمیشہ تمہارے ساتھ ہوں۔۔ جیت ہماری ہی ہوگی میری جان۔۔!!"

"ان شاء اللہ۔۔۔"

کومل نے بے ساختہ کہا تو وہ مسکرا دیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل تم مجھے کچھ الجھی الجھی سی لگ رہی ہو، سب ٹھیک تو ہے نا؟"

کیسے اسکی مسکراہٹ میں سے احتشام نے اسکی پریشانی کو بھانپ لیا تھا۔۔یہ بے حد حیرت انگیز تھا کومل کے لیے۔۔لیکن یہ ایسی بات تھی کہ وہ چاہ کر بھی احتشام سے اسکا ذکر نہیں کر سکتی تھی۔

"ایسا کچھ نہیں ہے احتشام، آپکو یونہی لگ رہا ہے!"

احتشام اسکے جواب سے مطمئن نہ ہوا۔

URDU NOVEL BANK

"یونہی تو کچھ نہیں لگ سکتا احتشام کو۔۔۔خیر تم کہہ رہی ہو تو ایسا ہی ہوگا۔۔"

دونوں جانب خاموشی چھا گئی۔

"کومل؟"

احتشام نے اچانک اسے پکارا۔

"جی؟"

وہ اب کمپیوٹر بند کرنا چاہتی تھی۔ ذہن جس کشمکش میں تھا اسکا احتشام سے بھی بات کرنے کا دل نہیں کر رہا تھا۔

"!!میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تو کومل کچھ ٹھٹھک سی گئی۔۔ وہ پوری طرح سے اسکی جانب متوجہ ہوگئی لیکن تب ہی امی نے اسے بلانا شروع کردیا۔

"امی بلا رہی ہیں۔۔۔میں آپ سے بعد میں بات کروں گی۔۔"

"لیکن کومل۔۔۔اچھا ٹھیک ہے جاؤ تم"

احتشام نے کچھ سوچ کر چپ سادھ لی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©®©®©®©®

"امی یہ میرے کمرے کے اٹیچڈ باتھ کا شیشہ کیسے ٹوٹا؟"

حق نواز نے توے سے اتری روٹی کا بے صبری سے انتظار کرتے ہوئے پوچھا تو سلیم نواز کا منہ کی جانب جاتا نوالہ نیچے گر گیا، پہلے والا حلق میں اٹک گیا۔وہ تیز لقمے لیتا تھا۔۔۔ کومل نے سلیم کی اس حرکت کو خصوصی طور پر نوٹ کیا، اسکے ذہن میں جو تھوڑا بہت شک تھا وہ بھی یقین میں بدل گیا۔ حق نواز کی روٹی توے سے اتار کر لاتے ہوئے امی نے بھی کچھ ایسی ہی نظروں سے اسکا چہرہ دیکھا۔۔کومل نے جھوٹ نہیں بولا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اے ہے کیا ہوگیا تجھے۔۔۔ نوالہ کیوں اٹک گیا تیرا؟"

امی نے تیز لہجے میں پوچھا تو کومل بے ساختہ انہیں دیکھ کر رہ گئی۔۔۔ اس نے خاموشی سے پانی کا گلاس سلیم کے قریب رکھا۔ وہ نظریں چراتا ہوا پورا گلاس گٹا گٹ پی گیا۔ اس کے بعد سلیم نواز سے ایک بھی لقمہ نہ ٹھیک سے لیا گیا۔۔۔وہ جلد از جلد اس منظر سے غائب ہوجانا چاہتا تھا لیکن سب کی موجودگی میں اٹھ کر جانا بھی عجیب لگتا تھا۔اسے ناجانے کیوں لگ رہا تھا کہ جیسے ہر آنکھ اسے شک کی نگاہ سے دیکھ رہی ہے۔

URDU NOVEL BANK

اس نے حق نواز کا چہرہ دیکھا وہ رغبت سے کھانا کھا رہا تھا۔ امی کا چہرہ دیکھا وہاں حسب معمول تاثرات تھے۔ کومل بھی نارمل تھی۔۔۔گویا ابنارمل صرف وہی تھا۔۔اس نے بے وقوفوں کی طرح خود سے پوچھا اس خوف کی وجہ کیا ہے؟ جبکہ وجہ وہ خود ہی تھا۔

کھانے کے بعد کومل برتن سمیٹ رہی تھی جب اس نے دیکھا سلیم نواز اپنے غسل خانے سے خوفزدہ چہرہ لیے باہر آیا تھا۔۔۔اسکی کل متاع لٹ گئی تھی۔۔تمام خزانے پر دن دھاڑے کسی نے شب خون مارا تھا۔ اس کا پیلا پڑتا چہرہ کومل پر اسکی تمام کیفیت عیاں کر رہا تھا۔۔۔

شام تک وہ اپنے تمام "خفیہ مقامات" کی تلاش بسیار کے بعد اس نتیجے پر پہنچ چکا تھا کہ اسکا راز فاش ہو چکا ہے۔ اگلہ مرحلہ اس بات کا اندازہ لگانا تھا کہ اگر ایسا ہو چکا ہے تو اب تک کسی نے اسکا گریبان کیوں نہیں پکڑا؟ امی کیوں برہم نہیں؟ کومل کیوں خاموش ہے؟ ابا نے کیوں اب تک اسے اپنی عدالت میں طلب نہیں کیا؟ تو کیا حق نواز۔۔۔؟ کیا وہ ہے اس راز کا واحد امین۔۔۔؟ لیکن حق نواز کی فطرت سے وہ بخوبی واقف تھا۔ اگر ایسی کوئی بات ہوتی تو وہ قطعی خاموش نہ رہتا، جذباتی پن کا مظاہرہ کرتے ہوئے فوراً ابو سے سلیم کی شکایت کر دیتا۔۔۔مگر پورا دن گزر گیا، رات کی سیاہی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

صبح کے اجالے میں بدل گئی کوئی طوفان نہیں کھڑا ہوا تھا، کوئی چھوٹی بڑی قیامت نہیں آئی تھی۔ یہ ہو کیا رہا تھا آخر۔۔۔۔وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

وہ چوروں کی طرح اپنے ہی گھر میں سب کی نظروں سے چھپتا پھر رہا تھا۔

دوسرے دن شام تک اسکی بے چینی عروج پر پہنچ چکی تھی۔ وہ چاہتا تھا کوئی تو بولے، بات تو کرے اس بارے میں تاکہ معاملہ آر یا پار ہو جائے۔۔یہ بے چینی تو اسکا جینا حرام کیے دے رہی تھی۔ ناجانے کب سے وہ اس قبیح عادت میں مبتلا تھا۔ یہ بہت بری لت تھی۔ تیسرے دن تک وہ بے حد چڑچڑا ہو رہا تھا۔ بات بات پر سب سے لڑنے کو آتا، حق نواز کے ساتھ لڑائی میں ہاتھا پائی تک نوبت پہنچ گئی تو امی نے ڈنڈے سے خوب خاطر مدارت کی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!تجھے جو جوانی چڑھی ہے میں ٹھیک کرتی ہوں صبر کر ذرا۔۔۔بے شرم"

اس نے چیختے چلاتے ڈنڈا زور سے پکڑ لیا۔۔۔

"!!امی۔۔"

وہ ان پر چلایا تو امی حیرت اور غصے سے اسے دیکھا۔ سلیم نے ڈنڈا کھینچا اور زور سے زمین پر مارا۔

URDU NOVEL BANK

"کیا مسئلہ ہے آپکو؟ اب آپ نے مجھے ہاتھ لگایا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا۔۔"

اس نے بے حد دیدہ دلیری و بدتمیزی سے چیختے ہوئے کہا تو وہ اپنی جگہ بت بنی رہ گئیں۔ گویا یہ وقت بھی آنا تھا۔ حق نواز اور کومل بھی ششدر تھے۔ ان میں سے کسی نے آج تک امی یا ابا کو پلٹ کر جواب نہیں دیا تھا۔ یہ ریکارڈ بھی سلیم نے توڑا تھا۔

"بے غیرت بے حیا۔۔۔ کیا کرے گا تو؟"

وہ چیل کی طرح اس پر جھپٹ پڑیں تو سلیم نواز نے انہیں دھکا دے کر ڈنڈا اٹھا لیا۔۔۔

"میں آپکو ماروں گا۔۔۔"

وہ لال انگارہ آنکھوں سے انہیں دیکھتے ہوئے بولا۔ اس وقت وہ بالکل اپنے حواس میں معلوم نہیں ہوتا تھا۔ اسے ڈنڈا اٹھاتے دیکھ کر حق نواز اور کومل کی چیخیں نکل گئیں۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس سے پہلے کہ وہ کچھ غلط کر بیٹھتا حق نواز نے جلدی سے اسے قابو کیا اور کومل نے اسکے ہاتھ سے پورا زور لگا کر ڈنڈا کھینچا۔۔۔ امی دہشت و حیرت سے آنکھیں پھاڑے بے ساختہ دیوار سے جا لگیں۔ انہیں زندگی میں پہلی بار اپنی اولاد سے خوف آیا تھا۔ صورتحال بے حد سنگین تھی۔

"!!سلیم نواز تیرا دماغ کام کر رہا ہے کیا؟ تو کیا کرنے جارہا تھا بے شرم انسان۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

حق نواز نے اسے زور دار گھونسہ رسید کیا۔۔

"!یہ تو بالکل جانور بن چکا ہے۔۔۔درندہ"

کومل نے تنفر سے روتے ہوئے اسکا منہ دیکھا۔۔۔ اب کہ سلیم نواز خود بھی حیرت میں گنگ کھڑا رہ گیا۔۔ یہ وہ کیا کرنے والا تھا؟؟ اس نے بے ساختہ امی کی جانب دیکھا وہ خوفزدہ تھیں۔۔۔اسکی امی اس سے خوفزدہ تھیں۔۔۔اف۔۔امی۔۔ اس نے لپک کر انکی طرف جانا چاہا۔

"کومل مجھے لے چلو یہاں سے۔۔۔میں اسکی شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتی۔۔ "

امی نے صرف اتنا کہا اور کومل کا سہارا لے کر وہاں سے پلٹ گئیں۔۔۔ان کے ہاتھ پاؤں شل ہو رہے تھے۔اس نے تڑپ کر حق نواز کو دیکھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!یار حق نواز۔۔"

وہ اسکی طرف بڑھا لیکن حق نواز نے اسکا ہاتھ اپنے اوپر سے ہٹاتے ہوئے اسے پیچھے دھکیل دیا۔

تو نے بہت برا کیا سلیم نواز۔۔۔بہت برا۔۔۔مجھے تجھ سے ایسی امید ہرگز نہیں"

"!تھی۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ بھی وہاں سے پلٹ گیا اور سلیم نواز تنہا کھڑا رہ گیا۔ وہ خود سے پوچھ رہا تھا کہ اس نے ایسا کیوں کیا؟ اسکی ہمت کیسے ہوئی اس قدر انتہائی قدم اٹھانے کی۔۔۔وہ اس رزالت کا مرتکب کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔وہ بھی اپنی ماں کے ساتھ؟ اس ماں کے ساتھ جس نے تکلیفیں کاٹ کر اسے پیدا کیا، چلنا سکھایا، بولنا سکھایا، اسکی ضروریات کا خیال رکھنے میں اپنی ذات تک کو فراموش کر دیا۔۔۔؟؟ وہ بے اختیار نیچے بیٹھتا چلا گیا اور گھٹنوں میں منہ دے کر اپنی سزا کا انتظار کرنے لگا کیونکہ اسے معلوم تھا جو وہ کرنے جا رہا تھا اس کے لیے ابا تو کیا اللہ بھی اسے کبھی معاف نہیں کرے گا۔۔!

امی کا بلڈ پریشر خطرناک حد تک بڑھ گیا تھا۔ ابا نے گھر میں غیر معمولی خاموشی کو محسوس کیا تو ان سے وجہ پوچھ بیٹھے لیکن وہ منہ سر لپیٹے پڑی رہیں۔۔ ابا حیرت میں مبتلا تھے کہ آخر ایسا کیا ہو گیا جو گھر بھر میں سناٹا چھایا ہوا ہے جیسے سب کو کوئی سانپ سونگھ گیا تھا۔ رات کے کھانے پر بادل ناخواستہ سب نے ایک دوسرے سے بات کیے بنا کھانا زہر مار کیا۔۔ کومل نے ہی تمام باورچی خانہ سنبھال رکھا تھا۔ امی کو وہ مکمل آرام کروا رہی تھی لیکن امی کو سکون کہاں مل سکتا تھا۔ سلیم نواز کی حالت الگ مخدوش سی ہو رہی تھی۔۔۔ ابا نے بالآخر حق نواز کو بلا لیا اور سب دم سادھے اسے ابا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کے کمرے کی جانب قدم بڑھاتا دیکھتے رہ گئے، سلیم نواز نے اپنا سر گھٹنوں میں دے دیا اور ایک کونے میں دبک کر پڑا رہا۔۔توقع کے عین مطابق حق نواز نے سلیم نواز کی تمام کاروائی ابا کے گوش گزارکر دی تھی۔

ایسی برانگیختہ انگیز بات سن کر ابا بھی برداشت نہ کر سکے۔ وہ بے ساختہ اپنے کمرے سے باہر نکلے اور سلیم نواز کو تلاش کرتے ہوئے اسکے کمرے کی جانب تیز قدم اٹھاتے چلے گئے لیکن وہ ڈرائنگ روم میں ایک صوفے کے پیچھے چھپا بیٹھا لرز رہا تھا۔۔۔

"!!!سلیم۔۔"

ابا دھاڑے۔۔ سلیم نواز جی جان سے کانپ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"الو کے پٹھے یہاں چھپا بیٹھا ہے؟؟"

ابا نے کان سے پکڑ کر اسے گھسیٹا۔

نکل باہر۔۔میں کہتا ہوں اٹھ۔۔چل نکل میرے گھر سے۔۔۔ایک بدمعاش کو کسی صورت میں اپنے گھر میں پناہ نہیں دے سکتا۔۔۔"!!

کومل اور حق نواز جان ہتھیلی پر رکھے گھبرائے گھبرائے سے ابا کے پیچھے لپکے۔ وہ غصے میں شعلہ بار نگاہیں لیے سلیم نواز کا بازو گھسیٹتے ہوئے اسے باہری دروازے کی جانب

URDU NOVEL BANK

لے گئے۔۔۔ سلیم نواز لرزتا کانپتا انکے ساتھ گھسٹتا چلا گیا۔۔۔ وہ اپنے ضمیر کے کچوکوں سے اس قدر خوفزدہ تھا کہ اپنے دفاع میں کوئی جھوٹ تک بولنے کے قابل بھی نہ رہا تھا۔ ابا نے اسے گھر سے باکر نکال کر بلکہ باقاعدہ پھینک کر کومل اور حق نواز کو گھورا۔۔

"خبردار کسی نے دروازہ کھولا تو اسے بھی دو لپڑ لگا کر نکال باہر کروں گا۔۔"

ابا واقعی غصے سے بھرے ہوئے تھے۔ وہ دونوں سہم کر رہ گئے۔

!!انسان بھی کس قدر بے خبر ہے نا۔۔۔

کوئی آنکھیں کھولنے کی کوشش نہ کرے تو اپنے گردوجوار سے بے خبر آنکھیں بند کیے چلتا رہتا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا کے دماغ میں صرف ایک ہی بات سمائی ہوئی تھی کہ "میری اولاد" نے ایسا کیوں کیا۔۔؟؟؟ ان کو سلیم نواز کی گستاخی کے بارے میں علم ہوا تو وہ شدید غصے میں اپنے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود پاتے ہوئے انتہائی قدم اٹھا چکے تھے۔ شاید وہ یہ سمجھتے تھے کہ انکی اولاد پارسائی میں اپنی مثال آپ ہے۔۔ ایسا ہو سکتا تھا اگر وہ اپنے

URDU NOVEL BANK

بچوں کو برابر وقت دیتے لیکن انکی زندگی میں دفتر اور دوستوں کے بعد انکی کتابیں اول نمبر پر تھیں اور بچوں سے بیزاری عروج پر---

کومل کا دل بری طرح سے ڈر رہا تھا۔ایک بار تو اس کا جی چاہا ابا کو روک ہی لے لیکن وہ چاہ کر بھی ایسا نہیں کر سکتی تھی، اسکے اندر اتنی ہمت آ ہی نہیں سکتی تھی--

وہ بے حد رنجیدہ و خوفزدہ ہوکر امی کے پاس چلی آئی-- سب ایک دوسرے سے منہ چھپا رہے تھے۔

"!!کاش میں نے تمہاری بات مان لی ہوتی، یہ سب میری وجہ سے ہوا---"

امی نے روتے ہوئے کہا تو کومل نے انہیں دیکھا۔ وہ سمجھی نہیں تھی کہ امی کس بارے میں بات کر رہی ہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنے غصے پر قابو رکھنا چاہیے تھا مجھے-- نہ میں سلیم نواز پر ہاتھ اٹھاتی، نہ وہ اس رزالت کا مرتکب ہوتا ---اور اسکا نتیجہ--"

امی بے ساختہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئیں۔ ماں تھیں نا--- کیسے دل کو سکون آسکتا تھا؟ لاکھ انکا دل سلیم نواز کی حد درجہ بدتمیزی پر دُکھا تھا لیکن ماں، ماں ہی ہوتی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہے۔۔۔دنیا کا بدتمیز سے بدتمیز بچہ بھی اپنی ماں کے دل میں اپنے لیے نفرت نہیں پیدا کر سکتا۔۔۔ دل کا درد اور چیز ہے ، دل کی نفرت اور۔۔۔

"نہیں امی آپ نے بالکل ٹھیک کیا۔۔وہ حد سے بڑھ رہا تھا اس بات پر بھی آپ ڈنڈا نا اٹھاتیں تو کیا کرتیں آخر؟"

کومل نے انکا ہاتھ دبا کر انہیں اس خیال سے نکالنا چاہا لیکن امی نے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں بیٹی۔۔ تم نہیں جانتی جوان اولاد کے سامنے ماں باپ کس قدر بے بس ہوجاتے ہیں۔۔ بچپن میں بچے والدین کے غصے سے ڈرتے ہیں اور جیسے ہی وہ جوان ہونا شروع ہوتے ہیں والدین ان کی خودسری سے خوفزدہ ہونا شروع ہو جاتے ہیں۔۔۔ایک بھرم ہی ہوتا ہے جو ٹوٹ جائے تو کچھ باقی نہیں رہتا، اس لیے بیٹا،'ڈھکن ڈھکے ہی رہیں تو اچھا ہے"۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انکے لہجے میں اس قدر کرب تھا کہ پتہ نہیں کیوں کومل کی آنکھ میں ٹھہرے آنسو روانی سے بہنے لگے۔۔۔اور وہ اتنا روئی کہ اسکی ہچکی بندھ گئی۔۔۔

"مت رو بیٹی۔۔۔بس دعا کرو اللہ کسی ماں کو اتنا بے بس نہ کرے کہ۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ان سے آگے کچھ نہ بولا گیا۔۔کومل پہلے ہی برے حال میں تھی۔

"خدا کے لیے امی خاموش ہو جائیے، میرا دل پھٹ جائے گا۔۔۔آپ نے ہی ہمت ہار دی تو ہمارا کیا بنے گا امی؟ آپ ایسی باتیں کرکے خود اپنے ساتھ ساتھ مجھے اورحق نواز کو بھی شکستہ حال کرنا چاہتی ہیں؟؟"

کومل کی بات ٹھیک تھی، وہ اپنی اولاد کو کسمپرسی کی حالت میں نہیں دیکھ سکتی تھیں۔ بچے نہیں جانتے تھے لیکن کچھ دیر پہلے تک وہ اللہ سے موت مانگ رہی تھیں۔۔کچھ ایسی ہی شرمندگی سے دوچار کیا تھا انکی اولاد نے کہ وہ نظر اٹھانے کے قابل نہ رہی تھیں۔۔ لیکن اب وہ سوچ رہی تھیں کہ وہ ایک ماں ہیں اور ماں اپنے لیے نہی بلکہ اپنی اولاد کے لیے سانس لیتی ہے۔۔۔اس خیال نے انکے ارادے کو تقویت دی اور وہ اپنے اوپر سے چادر ہٹاتے ہوئے بستر سے اتر آئیں۔۔کومل نے انکو منع کرنا چاہا لیکن انہوں نے اسے روک دیا۔۔

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ، جوان بیٹا ہاتھ سے نکل جائے کیا یہ چاہتے ہیں؟"

ابا ڈرائنگ روم میں اپنا سر تھامے بیٹھے تھے۔جب امی اپنی ٹانگوں میں اٹھتی تکلیف بمشکل دباتے ہوئے انکے پاس چلی آئیں۔۔ابا نے کچھ ایسی نگاہوں سے انہیں دیکھا کہ

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ شرم سے پانی پانی ہو گئیں اور بے ساختہ انکے قریب ہی دوسرے صوفے پر بیٹھ گئیں۔۔۔

"ایک غلطی اس نے کی اور اب دوسری غلطی آپ کرنا چاہتے ہیں؟ چلیں وہ تو بچہ ہے،نا سمجھی میں جو کیا سو کیا لیکن کم سے کم آپ تو دانائی کا دامن نہ جانے دیجئے ہاتھ سے۔۔۔گھر سے باہر نکال دینا کسی مسئلے کا حل نہیں میرے خیال سے۔۔۔ لوگ تو پہلے ہی موقع کی تلاش میں بیٹھے ہوتے ہیں۔۔!!"

امی نے بے حد نرمی سے انہیں ایک بار پھر سمجھانا چاہا لیکن ابا کے ناک پر غصہ دھرا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ سب تمہاری ڈھیل کا نتیجہ ہے بےوقوف عورت۔۔۔ تم نے اس کتورے کی لگامیں کس کے رکھی ہوتیں تو آج یہ دن نہ دیکھنا پڑتا۔۔۔"

امی کا دماغ پہلے ہی ہائی بلڈ پریشر کی وجہ سے گرم تھا وہ بہت ہمت مجتمع کر کے انہیں کسی بڑے نقصان سے خبردار کرنے آئی تھیں۔اس پر مزید ابا کی اس بات نے انہیں آگ ہی تو لگا دی۔۔ انہوں نے تیز نظروں سے شوہر کا چہرہ دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رب نواز صاحب اپنے الفاظ پر غور کیجئے۔۔۔یہ صرف میرے ہی نہیں آپکے بھی بچے" ہیں۔۔ جتنی میری ذمہ داری بنتی ہے اتنی ہی آپکی بھی بنتی ہے لیکن آپ ساری ذمہ داری میرے ناتواں کندھوں پر ڈال کر خود آنکھیں بند کیے رہے۔۔۔اور آج جب بیٹے نے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے تو سارا الزام مجھ پر دھردیا۔۔۔؟؟ میں کیا ہوں آپکی "نظر میں؟ انسان ہوں کہ نہیں؟؟

ابا نے حیرت اور غصے سے امی کا لال بھبھوکا چہرہ دیکھا اور انہیں مزید تاؤ چڑھا۔۔

جاہل عورت میرا دماغ مت کھاؤ۔۔۔ پہلے ہی تمہاری وجہ سے میں جس مصیبت میں" پھنس چکا ہوں وہ ناقابل برداشت ہے ۔۔بیٹا نکل گیا میرا، ہاتھ سے اور اس پر مزید "تمہاری بک بک۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا کا لہجہ بے حد نامناسب تھا۔

"کیا قصور ہے میرا بتائیے؟؟"

امی چیخ پڑیں۔ کومل باہر دیوار کے ساتھ چپکی لرز رہی تھی۔۔۔اسکا دل کانپ گیا جیسے کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔۔۔ وہ بھاگی بھاگی حق نواز کے کمرے میں گئی وہ بیڈ پر

URDU NOVEL BANK

پریشان سا بیٹھا ہوا تھا۔۔۔ کومل کے چہرے کا اُڑا ہوا رنگ دیکھا تو بے ساختہ اسکے قریب آیا۔

ثمینہ میں کہے دیتا ہوں میرے منہ مت لگو تم۔۔میرا ہاتھ اٹھ گیا تو اچھا نہیں "!!ہوگا۔۔۔"

ابا غصے سے اپنی جگہ سے اٹھ کھڑے ہوئے۔۔غصے سے زیادہ بے یقینی تھی کیونکہ وہ ثمینہ سے اس قدر جرأت کی توقع نہیں رکھتے تھے۔

ساری زندگی اپنی خواہشات کو مار کر آپکا، آپکی اولاد کا خیال رکھا، خاطرمدارت میں کوئی کمی" نہیں آنے دی، آپ نے جو کہا، جیسا کہا میں جی حضوری کرتی رہی۔۔۔اور آج جب آپکی اولاد نے کوئی غلطی کردی تو اسکا الزام بنا سوچے سمجھے اتنے آرام سے میرے سر دھر "دیا؟؟ میں اب چپ نہیں رہوں گی۔۔۔آپکو بتانا ہی ہوگا کہ میرا قصور کیا ہے؟؟

امی نے بھی صوفے سے اٹھتے ہوئے دوبدو جواب کے بدلے سوال کیا۔۔ ابا کی اس بات نے انکو بے حد ٹھیس پہنچائی تھی۔۔ بجائے امی کی علالت اور ذہنی افسردگی کا خیال رکھنے کے وہ الٹا ان پر الزامات دھر رہے تھے یہی بات امی کا دماغ برداشت نہ کر سکا اور معاملہ انتہائی سطح پر آن پہنچا۔۔۔ یہاں ابا کا ضبط جواب دے گیا۔۔وہ خطرناک

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تیور لیے ہوئے ان کی طرف بڑھے۔ اس سے پہلے کہ ابا کا ہاتھ امی پر اُٹھ جاتا،کومل اور حق نواز چیختے ہوئے امی سے لپٹ گئے۔۔۔

"ابا ہماری امی کو مت ماریں۔۔۔پلیز ابا۔۔۔"

حق نواز نے امی کی ڈھال بنتے ہوئے کہا۔

"امی کا کوئی قصور نہیں ہے ابا۔۔۔ امی بے قصور ہیں۔۔۔"

کومل نے روتے ہوئے ابا سے التجا کی۔۔۔

اسکو کہو دفع ہو جائے میری نظروں کے سامنے سے ورنہ برا حشر کر دوں گا۔۔۔میرے" سامنے بکواس کرنے کی ہمت کیسے ہوئی اسکی۔۔؟ یہی سب اس نے اپنے بیٹے کو سکھایا "پڑھایا ہوگا ورنہ آج وہ اس گھر سے باہر نہ ہوتا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا نے بھڑک کر کہا۔۔ امی جو بت بنے بیٹھی تھیں اس بات پرایک بار پھر سے غصے میں آئیں۔۔۔

کیا کر لو گے تم۔۔۔ مارو گے مجھے؟؟ مار کر اپنی مردانگی کی آگ ٹھنڈی کرنا چاہتے ہو تو" کرلو لیکن اصل قصوروار تم ہو، جیسے تم سانپ ہو ویسے تمہارے سنپولیے ہیں۔۔ تمہاری "ہمت کیسے ہوئی مجھ پر الزام لگانے کی۔۔؟

URDU NOVEL BANK

عورت جب بولنے پر آئے تو پھر اسکی زبان سے ذیادہ زہر آلود دنیا کی کوئی شے نہیں ہوتی اور ایسی عورت جسے عرصہ دراز سے اپنی بھڑاس نکالنے کا موقع نہ ملا ہو، جب وہ بولتی ہے تو پھر یونہی بولتی ہے جیسے مردہ کفن پھاڑ کر بولتا ہے۔ابو نے اسکے جواب میں بے حد غلیظ گالی نکالی اور کومل کو دھکا دے کر پیچھے کیا وہ نیچے جا گری۔۔۔زمین کے اوپر کارپٹ نہ ہوتا تو اسکا سر یقینی طور پر اب تک لہولہان ہو چکا ہوتا۔۔۔

"نہیں ابا۔۔۔امی کو مت ہاتھ لگائیے گا۔۔۔"

حق نواز نے امی اور ابا کے بیچ آتے ہوئے کہا لیکن ابا کی آنکھوں میں جو جنونیت وہ دیکھ رہا تھا وہ بڑی بے رحم سی لگ تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل۔۔۔۔ جلدی اٹھ۔۔۔۔"

وہ چلایا۔۔۔کومل گرتی پڑتی ایک بار پھر امی کے قریب آئی۔۔۔

"!!!امی کو لے کر جاؤ یہاں سے۔۔۔ جاؤ جلدی۔۔۔"

وہ ابا کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کومل پر چیخا۔۔۔ابا نے امی کے بال نوچے۔۔انکے ہونٹوں سے کراہ نکلی۔۔۔

"!!!کومل جلدی۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

حق نواز کی حالت دیدنی تھی۔۔وہ مسلسل چلا رہا تھا۔

کومل نے ابا کو پیچھے کرنا چاہا تاکہ امی کو پکڑ سکے لیکن ابا نے زوردار تھپڑ اسکے منہ پرمارا،اسکا جبڑا ہل کر رہ گیا اور منہ سے خون جاری ہو گیا۔۔۔ لیکن اس بار اس نے تہیہ کر لیا تھا۔ وہ روتی ہوئی بمشکل امی تک پہنچی اور انہیں گھسیٹتے ہوئے ڈرائنگ روم کے دروازے کی جانب کھینچا۔۔امی بھی شدید تکلیف میں تھیں انکے بال ابا کی گرفت میں تھے۔امی نے زورلگانا چاہا تو ابا کی مٹھی میں امی کے بالوں کا گچھا رہ گیا اور خود وہ کومل کے ساتھ دراوزے باہر آرہیں۔۔۔ تکلیف کی شدت سے آنسو بہنے لگ گئے تھے لیکن امی اب پتھر کی ہوچکی تھیں۔۔۔ شاید وہ کبھی دوبارہ پہلی جیسی نہ بن سکتیں۔۔۔آج وہ بچ تو گئی تھیں لیکن زندہ نہیں رہی تھیں۔۔۔ بے تحاشا محبت، قربانی، خلوص،تابعداری، خدمت گزاری، احترام، ادب، عزت، دن رات کی محنت، صبر، تکالیف و مصائب اور تین خوبصورت بچوں کی ماں ہونے نے انہیں ایک رات پتھر کردیا تھا۔۔۔

حق نواز سے ابا کے بھرپور وجود کو سنبھالنا مشکل ہو رہا تھا۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہٹ جاؤ اس حرافہ کو نہیں چھوڑوں گا۔۔۔ اسکی زبان کاٹ دوں گا آج۔۔۔ میری" ناک کے نیچے کیا گل کھلاتی رہی مجھے علم ہی نہ ہو سکا۔۔۔آج نہیں چھوڑوں گا اسے۔۔ "!!!

وہ غصے اور تنفر سے پھنکارتے ہوئے باہر کو لپکے لیکن حق نواز انہیں بمشکل قابو میں کیے ہوئے تھا۔

ابا آپ مرد ہیں،آپ اس گھر کے سربراہ ہیں کچھ ہمت سے کام لیں۔۔۔امی نا سمجھ ہیں" "آپ اسوقت اپنے حواس بحال نہیں کریں گے تو بہت بڑا نقصان ہو سکتا ہے۔۔۔

حق نواز کے منہ سے یہ الفاظ ناجانے کیسے نکلے تھے لیکن ان الفاظ نے ابا پر خاطرخواہ اثر کیا۔وہ غصے سے اپنا بازو حق نواز کی گرفت سے نکال کر صوفے پر جا بیٹھے۔۔۔ انکا غصہ کسی طرح کم ہونے میں نہیں آرہا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کافی دیر بند دروازے سے لگا ابا سے معافیاں مانگتا رہا لیکن اسے کیا علم کہ اندر کیسے طوفان بپا ہیں۔۔۔وہ بے حد خوفزدہ تھا۔ یہ بات تو اس کے وہم و گمان میں بھی نا تھی کہ ابا اسے گھر سے ہی باہر نکال دیں گے۔ ابا نے سلیم کی کافی منت سماجت کے بعد بھی دروازہ نہ کھولا تو اسکے اندر بغاوت نے سر اُٹھانا شروع کردیا۔ اسکا ہر طرح کے ممکنات پر سوچنے لگا جہاں جہاں اس کو پناہ مل سکتی تھی۔ وہ جیسے جیسے سوچتا جا رہا تھا، اسکا حوصلہ بلند ہو رہا تھا کیونکہ اسے پسند کرنے والوں کی لمبی فہرست تھی۔ پہلے نمبر پر اسکے دوست اور مداح آتے تھے جو ہر وقت اسکے گیت گاتے رہتے تھے۔۔۔ سلیم نواز کو پورا یقین تھا کہ اگر وہ ان میں سے کسی پر سرسری سا بھی اپنا خیال ظاہر کرتا تو وہ سب اسکے لیے دیدہ دل فراش کیے بیٹھ جاتے۔۔۔ اسکا دل اپنے گھر، والدین اور بہن بھائی سے مزید متنفر ہونے لگا۔ بہت سا سوچنے کے بعد بالآخر اس نے فیصلہ کر لیا کہ وہ یہاں سے بہت دور چلا جائے گا اور ایک دن جب وہ بہت بڑا اسٹار بن کر اپنے گھر والوں کے سامنے آئے گا تب انہیں احساس ہوگا کہ انہوں نے سلیم نواز کو گھر سے نکال کر اچھا نہیں کیا تھا۔۔۔ تب انہیں اسکی اہمیت پتہ چلے گی۔۔۔ وہ جس قدر سوچ سکتا تھا اسی قدر سوچ رہا تھا۔۔۔ نادانی کی عمر، کچے دھاگے سی باغیانہ سوچ، کم فہمی، نا

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تجربے کاری--- ہر چیز اسکے انداز سے مترشح تھی۔ وہ زمین سے اٹھا اور اپنے کپڑے جھاڑ کر ایک طرف کو چل دیا۔

"ابا خدا کے واسطے سلیم نواز کو گھر لے آیئے، وہ کچھ غلط نہ کر بیٹھے--"

کومل نے روتے ہوئے کہا تو ابا نے اسکا سوجا ہوا گال اور ہونٹ کے پاس سے رستا خون دیکھ کر نظریں چرا لیں--- حق نواز کا معصوم، پریشان سا چہرہ انکا دل مزید دُکھا گیا--- غصے اور جذباتیت کی دھند چُھٹی تو دماغ نے بھی کام کرنا شروع کر دیا---وہ ہر کسی کو جواب دینے کی سکت نہیں رکھتے تھے اور نہ ہی خاندان اور گرد و نواح میں مذاق کا نشانہ بننا چاہتے تھے-- سلیم نواز انکا اپنا خون تھا۔ انہیں اسے ایک موقع دینا چاہیے تھا لیکن ان کے اندر کے انا پرست مرد نے کرلاتے ہوئے اپنا حق مانگا تو وہ گردن کڑا کر بولے---

"ٹھیک ہے اس کم نسل کو آنے دو اندر، اگر انسان کا بچہ بن جائے تو ٹھیک ہے ورنہ میری طرف سے کوئی امید مت رکھے، صاف کہہ رہا ہوں میں---میرا اس خبیث سے کوئی تعلق نہیں---!!"

وہ دو ٹوک لہجے میں کہہ کر وہاں سے اُٹھ آئے۔ کومل نے چمکتی آنکھوں سے حق نواز کی طرف دیکھا--

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جاؤ حق نواز۔۔۔جلدی سے سلیم کو لے آؤ اس سے پہلے کہ وہ کوئی اور نادانی کر"
"!بیٹھے۔۔۔

حق نواز فوراً سے پہلے بیرونی دروازے کی جانب لپکا لیکن دروازہ کھولا تو سلیم نواز غائب تھا۔۔۔

مجھ سے میرے ماضی کی، محرومیاں نہ پوچھ
میرا ماضی میری ذلت کے سوا کچھ بھی نہیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!امی آپکو ابا کے سامنے یوں نہیں بولنا چاہیے تھا۔۔۔"

حق نواز کے باہر جاتے ہی وہ امی کے پاس چلی آئی اور رنجیدہ لہجے میں امی سے شکوہ کیا۔ امی نے اس سے پہلے کبھی ابا سے اس قدر غصے میں بات نہیں کی تھی یا یہ کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ وہ کبھی اس قدر آپے سے باہر نہ ہوئی تھیں۔۔۔ وہ سلیم نواز اور حق نواز کے مشترکہ کمرے میں بیڈ پر ہاتھ پاؤں چھوڑے بیٹھی تھیں۔ انکا وجود ساکت رہا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ابا پہلے ہی غصے میں تھے۔۔۔اس پر مزید آپکا بولنا جلتی پر تیل کا کام کر گیا۔۔۔اگر آپکو"
"کچھ ہو جاتا تو ہمارا کیا بنتا؟

وہ انکی گود میں سر رکھ کر نم لہجے میں بولی۔

"!!سات سال۔۔۔"

امی کے ساکت وجود میں کوئی جنبش پیدا نہیں ہوئی تھی لیکن لبوں سے یہ الفاظ نکلے تو کومل نے چونک کر اپنا سر اُٹھایا اور امی کا چہرہ دیکھا۔ وہ سامنے دیوار پر کسی نادیدہ نقطے کو دیکھتے ہوئے جیسے خود سے بول رہی تھیں۔۔۔

سات سال اس آدمی نے مجھے میرے ماں باپ سے دور رکھا۔۔۔ میں گھر بھر کی لُوڈی" لاڈی،ماں باپ کی آنکھوں کا تارہ۔۔اسکی بے وجہ انا اور جھوٹے گھمنڈ میں اپنے والدین "کا چہرہ تک نہ دیکھ سکی اور میرا باپ اس دنیا سے چل بسا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دو آنسو انکی ساکت پتلیوں سے ٹوٹ کر نیچے گِرے لیکن وہ بولتی رہیں۔۔۔وہ ماضی میں عازمِ سفر تھیں۔۔۔

کتنے موسم آئے اور گزر گئے۔۔۔ میں نے زندگی سے اپنا حصہ لینا چھوڑ دیا، اپنی ہر" "خواہش اور خوشی کو اس شخص کی انا کی خاطرقربان کردیا۔۔۔ یہ پھر بھی خوش نہ ہوا۔۔

URDU NOVEL BANK

کئی آنسو ایک ساتھ انکی آنکھوں سے نیچے گرے۔ وہ بولتی رہیں۔

"اِس سفاک شخص نے اپنی ماں کے ساتھ مل کر مجھے بے گھر کردیا۔۔۔ مجھ سے میرے دودھ پیتے بچے چھین لیے۔۔ میری قربانیوں کا صلہ مجھے رسوائی کی صورت میں ملا۔۔۔ لیکن میری ماں کی مجبوری اور بھائیوں کا رویہ مجھے اس احساس سے دوچار کر گیا کہ شاید اس دنیا میں میرے لیے کہیں کوئی جگہ نہیں ہے۔۔۔"

امی کا ماضی بے حد دردناک تھا۔۔۔کومل ششدر رہ گئی۔۔۔

"میں نے ایک فیکٹری میں ملازمت کرلی تاکہ بھائی بھابھیوں کو میرا وجود بوجھ نہ لگے۔۔۔ چار پیسے آنے لگے تو سب کے منہ بند ہو گئے لیکن میری ماں کا دل بے چین رہا۔۔۔

جوان بیٹی ماں کے در پر ٹھوکریں کھاتی پھر رہی تھی۔۔۔میری ماں سے یہ صدمہ کہاں برداشت ہوتا۔۔۔وہ بھی ایک رات میری بانہوں میں آنسو بہاتے چل بسی۔۔۔ میں ساری رات روتے ہوئے خدا سے سوال کرتی رہی مجھے یہ موت کیوں نا آئی؟ اپنے ماں باپ کے درد کی وجہ میں تھی، موت بھی مجھے آنی چاہیے تھی۔۔۔"

امی کی سسکی نکل گئی اور گرم آنسوؤں کا ریلہ بہہ نکلا۔کومل حیرت زدہ سی امی کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔۔۔ کیسے کیسے طوفان وہ اپنے نازک وجود میں چھپائے بیٹھی تھیں اور وہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کتنی بے خبر رہی۔ انہوں نے بھی تو کبھی احساس تک نہیں ہونے دیا۔۔۔ اف امی کس قدر گہری تھیں۔

"میری ممتا بچوں کے لیے تڑپتی رہی لیکن اس ظالم شخص نے پھر بھی مجھ پر رحم نہ کھایا۔۔۔!! لیکن قدرت کو شاید مجھ پر رحم آچکا تھا۔۔۔ جب سب نے ان ماں بیٹا کو چھوڑ چھاڑ دیا تو دنیا دکھاوے کو مجھے واپس لے آئے۔۔۔ ہر کسی نے منہ لگانا چھوڑ دیا تھا لیکن میں نے دل بڑا کیا اور اس درندہ صفت کی ماں کی اس حال میں تیمار داری کی جب وہ حاجت کی غرض سے اُٹھنے سے بھی رہ چکی تھی۔۔۔ تب بھی وہ مجھے باتیں سنانے اورطعنے دینے سے باز نہ آتی اور یہ آدمی مسلسل اپنی ماں کے ساتھ مل کر مجھے ذلیل کرتا رہا۔۔۔ میرا اب کون رہا تھا اس دنیا میں جس کے سہارے اپنا دفاع کرتی؟ بھائیوں کی بے رحم چوکھٹ پر رسوا ہونے سے بہتر تھا شوہر اور ساس کی باتوں کا زہر کھا کرمر جایا جائے۔۔۔ میں یہ زہر بخوبی اپنے اندر انڈیلتی رہی۔۔۔ محلے میں دادی ثریا کے سوا کوئی میرا درد سمجھنے والا نہ تھا۔۔۔انکی بڑائی کہ تمہارا خیال رکھا، تمہاری ذمہ داری اپنے کندھوں پر لے رکھی تھی۔۔۔ اللہ انکو کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے، آمین۔۔۔ انہوں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نے میرے رستے زخموں پر اپنی محبت اور شفقت سے ٹکور کی لیکن میں۔۔۔میں ہی زندگی "کو اپنے اندر سے ختم کر چکی تھی۔۔

امی بولتی رہیں لیکن کومل نے انہیں بالکل نہیں ٹوکا۔۔۔ شاید اس نزلے کا بہہ جانا ہی بہتر تھا۔

پھر ایک رات تمہاری دادی مجھ سے بہت دیر اپنے پاس بٹھائے معافیاں مانگتی" رہی،میری سمجھ سے یہ چیز باہر تھی کہ اچانک یہ کیا ہوگیا لیکن اسی طرح ایک دن وہ بھی روتی روتی زندگی کی قید سے آزاد ہوگئی۔۔۔تمہاری دادی کے دنیا سے چلے جانے کے بعد مجھے پتہ چلا اللہ نے تم تینوں کو میری طاقت بنا کر بھیجا ہے۔۔۔ ماں کی وفات کے بعد یہ آدمی اکیلا پڑ گیا اور اسے میری اہمیت کا احساس ہوا۔۔۔ میری فرمانبرداری، خدمت گزاری نظر آئی۔۔۔ لیکن مجھے اب زندگی سے، اس آدمی سے کسی قسم کا کوئی لگاؤ نہیں رہا تھا۔۔۔ کاش میں بھی اس شخص کی طرح ظالم اور سفاک ہوتی تو اس سے گن گن کر بدلہ لیتی۔۔۔ لیکن میں ایسا نہ کر سکی، میرے خمیر میں خدا نے یہ چیز رکھی ہی نہیں تھی۔۔۔ وقت کی ریت پھسلتی رہی اور اسکی جھوٹی محبت بھی۔۔۔میں علیحدگی چاہتی تھی یہ مجھے مناتا رہا۔۔۔میں اس سے کلام کرنا تو دور اس کی شکل تک نہیں دیکھنا چاہتی تھی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لیکن یہی ایک عورت کی سب سے بڑی خوبی یا خامی ہوتی ہے کہ وہ مان جاتی ہے)
عمیرہ احمد(اور میں بھی مان گئی تھی ناچاہتے ہوئے بھی اس شخص کو تنہا نہیں
چھوڑا--- ہم ایک چھت تلے تو رہ رہے تھے لیکن اجنبیوں کی طرح--- ہمارے بیچ کھڑی
دیوار مضبوط ہوتی چلی گئی--- میں نے اور تمہارے باپ نے صرف تم لوگوں کی خاطر
ایک ان کہے معاہدہ کے تحت زندگی گزارنے کا فیصلہ کرلیا--- اس نے کتابوں میں
مصروفیت ڈھونڈ لی اور میں--- میں نے دنیا محلے میں--- مجھے اس شخص کے وجود سے
بھی نفرت ہو چکی تھی اس لیے میں ہر ممکن کوشش کرتی تھی کہ اس سے دور
"رہوں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کا لہجہ دردناک تھا۔ کومل نے بیچ میں سوال کیا۔
امی تو کیا ابا کو آپ کے ساتھ اپنے گذشتہ رویے پر کوئی شرمندگی نہیں تھی؟ انہوں"
"نے معافی تو مانگی ہوگی---؟
امی نے ایک استہزائیہ نگاہ اس پر دوڑائی اور ایک بار پھر اپنی نظریں دیوار پر جما لیں۔
ہونہہ! معافی---؟ بیٹا مانگی مانگنے کے لیے انسان کے ظرف کا وسیع ہونا ضروری"
ہے--- ایسا شخص جو اپنی انا کی غلامی میں جی رہا ہو وہ شرمندہ ہو کر بھی شرمندہ نہیں

URDU NOVEL BANK

ہوتا، اپنی جھوٹی انا میں سانس لیتا رہتا ہے۔۔۔یہاں تک کہ سانس بھی اسکا ساتھ چھوڑ جاتی ہے۔"

"!!!امی۔۔۔"

سلیم نواز اور حق نواز کی رندھی آواز پر امی اورکومل نے کمرے کے دروازے کی جانب دیکھا۔۔۔ وہ دونوں سر جھکائے کھڑے تھے۔۔۔ انہیں سخت شرمندگی ہوئی کہ وہ اپنی دکھیاری ماں کو کس قدر ستاتے آئے تھے۔۔۔

امی نے بے ساختہ آنسو پونچھتے ہوئے اپنی بانہیں پھیلا دیں اور وہ تینوں امی کے نحیف وجود کے ساتھ لپٹ گئے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!ہمیں معاف کردیں امی۔۔۔"

حق نواز نے باقاعدہ روتے ہوئے کہا تھا۔ سلیم بھی سخت شرمندہ تھا۔

تم تینوں میرے جینے کی وجہ ہو۔۔۔ صرف تم لوگوں کی وجہ سے اب تک میں زندہ ہوں"

"!!ورنہ کب کی خودکو ختم کرچکی ہوتی۔۔اور یہی سچ ہے میرے بچو

امی نے تینوں کے بھولے معصوم چہرے اپنے ہاتھوں میں لے کرچومتے ہوئے کہا۔۔۔

حق نواز ان سے لپٹا رہا۔۔۔امی نے پیار سے اسکے سر پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

میرا اس دنیا میں تم لوگوں کے سوا کوئی نہیں۔۔۔تم لوگ وعدہ کرو کبھی اپنی ماں کو" تنہا نہیں چھوڑو گے۔۔۔ میرا سر شرم سے نہیں جھکنے دو گے۔۔۔ اتفاق، محبت، سلوک "سے رہو گے۔۔۔

سلیم نواز ابھی تک سر جھکائے بیٹھا تھا۔ شاید وہ اپنی حرکت پر شرمندہ تھا اور خود کو امی سے نظریں ملانے کے قابل نہیں سمجھتا تھا۔

امی آپ بالکل فکر نہیں کریں۔۔ ہم ابا سے آپکے ساتھ کی گئی تمام زیادتیوں کا بدلہ" "!!لیں گے۔۔۔اب انکی نہیں چلے گی امی۔۔۔ہم ہیں نا آپ کے لیے۔۔۔

حق نواز سینہ سپر ہوا تو امی نے دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھ کر نفی میں سر ہلایا۔۔

نہیں میرے لختِ جگر تم ایسا کچھ نہیں کرو گے۔۔۔ یہ بات اپنے ذہن میں خوب" اچھی طرح بٹھا لو کہ تمہاری ماں نے کبھی تم لوگوں کو اپنے باپ سے نفرت کا درس نہیں دیا۔۔ کبھی میں نے تمہاری دادی کے ظلم و ستم کا ڈنڈورا نہیں تم لوگوں کے سامنے پیٹا کیونکہ میں جس اذیت سے گزری ہوں وہ میں جانتی ہوں صرف اور اسے میں نے ہی برداشت کرنا تھا۔۔۔ اگر میں تمہاری مری ہوئی دادی کے بارے میں ہی زہر انڈیلتی رہوں گی تو تم لوگ کیا سوچ لے کر پلو بڑھو گے؟ ان کی تمام زیادتیاں میں بہت

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پہلے معاف کر چکی ہوں کیونکہ اس دنیا سے جانے سے پہلے وہ اپنا انجام بخوبی دیکھ چکی تھیں۔۔۔رہے تم لوگوں کے ابا تو وہ اب پہلے جیسے نہیں رہے وقت نے انکو بہت سے اسباق سے آشنا کروا دیا ہے۔ ماضی کو فراموش نہیں کیا جا سکتا لیکن عقلمندی کا تقاضا یہی ہے کہ اسے کڑوا گھونٹ سمجھ کر پی لیا جائے اور میں نے بھی یہی کیا تمہارے ابا سے بات بھی کرتی ہوں، انکی مرضی کو بھی فوقیت دیتی ہوں لہذا تم لوگ اپنے باپ کے احترام میں کوئی کمی نہیں لاؤ گے۔۔ سمجھ گئے نا میری بات۔۔؟"

انکی بات پر تینوں بچوں کی نگاہوں میں اختلاف نظر آیا۔۔۔ رب نواز صاحب نے آج اپنے بچوں کی نظر میں خود کو گرا لیا تھا اور یہ بات ثمینہ اپنی اولاد کی نظروں میں صاف محسوس کر رہی تھیں۔ وہ ایک ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گئیں، جوان اولاد پر اپنا بس چلانا بے حد مشکل کام تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

کومل امی کے سر پر تیل لگا کر نرمی سے مالش کر رہی تھی۔ ابا کی حیوانی گرفت نے امی کے بال ایک جانب سے جڑ سے ہی اکھاڑ دیئے تھے۔ اس نے بے حد احتیاط سے زخم سے ہاتھ بچاتے ہوئے نرم ہاتھوں سے مالش مکمل کی اور تیل کی شیشی بند کر کے ایک طرف رکھ دی۔۔۔امی دو دن سے خاموش تھیں۔نا پہلے کی طرح بات کرتی تھیں، نا انہیں ڈانٹتی تھیں بس گم سم سی کیفیت میں بیٹھی رہتی تھیں۔۔۔ فون بجنے پر کومل نے امی کا موبائل اٹھا کر دیکھا۔۔۔

"نبیلہ پھپھو کا فون ہے امی۔۔۔"

اس نے یس کا بٹن دبا کر امی کو موبائل تھما دیا۔۔۔ نبیلہ پھپھو کا فون کسی خیر کی علامت کیسے ہو سکتا تھا۔۔۔ وہ آج شام چائے پر تشریف لا رہی تھیں اپنے اکلوتے سپوت کے ساتھ۔۔۔ کومل نے دل میں پیچ و تاب کھاتے ہوئے یہ خبر احتشام کو بتائی تو وہ ہنس پڑا۔۔۔

"بہت ہنسی آرہی ہے؟"

"تو اور کیا تمہاری طرح بے وقوف نہیں ہوں جو بلاوجہ پریشان ہوکر بیٹھ جاؤں۔۔۔ تم تو خوامخواہ رائی کا پہاڑ بنا لیتی ہو میری جان۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رائی کا پہاڑ تو تب بنے گا نا جب وہ منحوس فہد مجھے بیاہ کر لے جائے گا اور آپ آرام"
"سے بیٹھ کر ہنستے رہیے گا---

اس نے کلس کر کہا تو احتشام نے تیوری چڑھا لی--

آئندہ ایسی بات سوچ سمجھ کر اپنے منہ سے نکالنا میرے سامنے--- تم پر صرف میرا"
"حق ہے کیا تمہیں ایک بار سمجھ نہیں آتی؟

کومل سہم گئی اور کچھ نہ بولی۔

کوئی ایسا مائی کا لال نہیں جو کومل کو احتشام سے دور کرسکے---احتشام اس کے اندر"
"!!سے گزر جائے گا---

کومل کچھ مطمئن ہو گئی۔اب اسے فہد نامی بلا سے خطرہ محسوس نہیں ہو رہا تھا کیونکہ
اسے احتشام پر پورا یقین تھا۔

©®©®©®©®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حسب توقع فہد ایک بار پھر اپنی پیشکش کے ساتھ آموجود ہوا۔۔۔وہ حق نواز اور سلیم نواز کو آئس کریم کھلانے لے جا رہا تھا اس نے براہ راست کومل سے بھی چلنے کو کہا۔۔۔کومل اسکے لیے پہلے ہی خود کو تیار کر چکی تھی۔۔

"آاااا۔۔۔نہیں شکریہ میرے سر میں درد ہے آپ لوگ جائیں پلیز۔۔"

اس نے سہولت سے انکار کردیا۔۔۔لیکن نبیلہ پھپھو سمیت امی نے بھی اسکو ساتھ جانے پر اصرار کیا۔۔۔

ارے اس عمر میں سر درد کی ٹینشن نہیں لیتے۔۔۔جاؤ تم بھی انجوائے کرو، گھومو پھرو۔۔۔ فہد کے ساتھ بالکل بے فکر رہو یہ بہت جولی سی نیچر کا ہے۔۔۔اسکے فرینڈز بھی خوب انجوائے کرتے ہیں اسکے ساتھ۔۔جاؤ بیٹا۔۔۔ جاؤ شاباش۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فہد مسکرا کر اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا۔کومل مسکرا تک نہ سکی۔۔ وہ ایسا انجوائے نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔۔

آئس کریم تو پھر بھی کھائی جا سکے گی پھپھو لیکن میں یہ وقت آپکے ساتھ گزارنا پسند کروں گی۔۔۔میں نے کچھ نئے برینڈز سرچ کئے ہیں نیٹ سے۔۔۔یقیناً آپ کے لیے

URDU NOVEL BANK

دلچسپی کا باعث ہوں گے کیونکہ بالکل نئ کلیکشن ہے اور وہ بھی افورڈایبل پرائزز ہیں"--

کومل نے نبیلہ پھپھو کی دُکھتی رگ پر ہاتھ رکھا--- فہد کومل کی چالاکی پر بل کھا کر رہ گیا--

"ہاؤ سویٹ مائی ڈارلنگ--- ثمینہ تمہاری بیٹی پر یونہی نہیں میرا دل آیا--- شی اِز سو ڈفرنٹ---فہد تم ایسا کرو حق نواز اور سلیم کو گُھما پھرا لاؤ تب تک میں کومل اور ثمینہ کے ساتھ گپ شپ لگا لیتی ہوں---"

فہد کومل کو کینہ توز نگاہوں سے دیکھتا ہوا باہر نکل گیا۔ کومل نے بھی جواب میں جتاتی نظروں سے اسے گھورا تھا---وہ کافی دیر ان کے پاس بیٹھی رہی، زندگی میں پہلی بار اسے پتہ چلا بظاہر عام نظر آنے والے موضوع پر بات کرنا بھی کتنا مشکل ہوتا ہے---تفصیلاً مختلف اقسام کے کپڑوں، ڈیزائرز اور برانڈز کی بات کرتے ہوئے اسکا منہ پک گیا تھا لیکن نبیلہ پھپھو مزید دس گھنٹے بھی بغیر تھکے اس موضوع پر سیر حاصل بحث کر سکتی تھیں--- وہ انکے حوصلے کی داد دیتے ہوئے رشک بھری نظروں سے انہیں دیکھتی رہی---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ٹھیک دو گھنٹے بعد حق نواز اور سلیم نواز، فہد کو دونوں جانب سے پکڑے گھر میں لے کر آئے۔۔۔ فہد کی "حالت" دیکھ کر نبیلہ پھپھو سمیت کومل اور ثمینہ بھی ششدر رہ گئیں۔۔۔

"ہائے میرے اللہ۔۔۔ یہ کیا ہو گیا؟"

وہ تینوں بے ساختہ اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑے ہوۓ۔امی نے تو فہد کی دگرگوں حالت دیکھ کر اپنا دل ہی تھام لیا تھا جبکہ نبیلہ پھپھو چیختی چلاتی فہد کے پاس بھاگیں۔۔۔ سلیم نواز اور حق نواز خوف سے لرزتے کانپتے ایک جانب کھڑے تھے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔ یہ۔۔۔ یہ کیسے؟ کس نے کیا میرے بیٹے کا یہ حال؟"

وہ قدرے بے یقینی و ترشی سے چلائیں۔۔۔اور فہد کے چہرے پر جابجا بنے نیل کے نشانات پر اپنا ہاتھ رکھا۔۔ وہ تکلیف کی شدت سے بلبلا اُٹھا۔۔۔

"!!اوہ کم آن ممی۔۔۔ جسٹ لیو می۔۔"

اس نے انہیں پیچھے دھکیلتے ہوئے اپنا کندھا مسل کر زخم کو سہلایا جہاں نبیلہ نے دباؤ ڈالا تھا۔۔۔مارنے والوں نے ہاتھ پاؤں تک توڑ دیئے تھے۔۔ اسکی ہڈیاں کچکچا رہی تھیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ورسٹ پیپل۔۔۔ورسٹ کنٹری۔۔۔اوہ شِٹ۔۔۔"

وہ بے ساختہ کراہتے ہوئے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گیا۔۔ ایک بار پھر فہد کے لبوں سے دردناک کراہیں بلند ہوئیں۔ تب ہی اچانک اس کی نظر سامنے بیٹھی کومل پر پڑی وہ لب بھینچے اپنی ہنسی ضبط کر رہی تھی۔۔فہد کے وجود میں شدید ابال اُٹھا۔۔۔ اسکا چہرہ غصے کی زیادتی کے باعث سرخ پڑ گیا۔۔۔

پپ۔پانی۔۔۔پانی لے کر آؤ۔۔۔میرے خدا یہ کیا حال ہو گیا بچے کا۔۔۔جلدی پانی" "لاؤ۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کر بیٹھتا۔ امی نے اسکے قریب آتے ہوئے حواس باختہ انداز میں کومل کو پانی لانے کا کہا۔۔انکی اپنی حالت ابھی ٹھیک نہیں تھی اس پر مزید فہد کی یہ صورتحال نئے سرے سے انکی جان لینے کے لیے کافی تھی۔ کومل تیزی سے اٹھ کر باورچی خانے کی جانب چلی گئی۔۔ویسے بھی اس سے ہنسی ضبط کرنا مشکل ہورہا تھا۔

ہُوا نہیں ہے۔۔۔کِیا گیا ہے۔۔۔!! دیکھ نہیں رہی تم کس برے طریقے سے میرے" بیٹے کا حشر نشر کرکے رکھ دیا۔۔؟ میرے بیٹے کی تو کسی سے دشمنی نہیں تھی۔۔۔نا ہی ہم تم لوگوں کے علاقے میں کسی سے جان پہچان رکھتے ہیں۔۔"!!

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نبیلہ پھپھو نے یوں الزام دھرا جیسے فہد کا یہ حال خود امی نے کیا تھا۔۔امی کو نبیلہ پھپھو کی یہ بدگمانی ایک آنکھ نہ بھائی لیکن وہ معاملہ فہمی کا ثبوت دیتے ہوئے خاموش رہیں اور اپنی توپوں کے رُخ حق نواز اور سلیم نواز کی جانب موڑ لیے۔۔

ادھر آؤ نا ذرا تم دونوں۔۔"وہ دونوں ہراساں نظر آرہے تھے م کھسکتے کھسکتے اسی حالت" میں امی کے سامنے چلے آئے۔۔" میں پوچھتی ہوں کیا ہوا ایسا جو فہد کا یہ حال ہوا؟ سچ "سچ بتاؤ مجھے۔۔ جھوٹ بولا تو مجھ سے برا کوئی نہیں ہوگا؟

امی نے دونوں کو دھمکی آمیز انداز میں دیکھا۔۔۔ سلیم نواز نے خوفزدہ نظروں سے حق نواز کو دیکھا۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

قسم لے لیں امی ہمیں نہیں پتہ فہد بھائی کا یہ حال کس نے کیا۔۔۔" حق نواز نے" فوراً صفائی پیش کی، سلیم نواز نے بھی اسکی حمایت میں زوروشور سے اپنا سر ہلایا۔۔ لیکن امی کی نگاہوں میں لہراتا غصہ جوں کا توں تھا، "ہمیں تو فہد بھائی نے خود ہی گاڑی سے نکال دیا تھا کہ تم لوگ جاؤ اور آئس کریم کھا کر اور فِش ٹینک دیکھ کر واپس آجانا پارکنگ میں۔۔۔ہم نے انکو بہت کہا بھی ساتھ چلنے کو مگر ہمیں ڈانٹ کر بھگا دیا۔۔۔ !!'پوچھ لیں بے شک یہ سامنے بیٹھے ہیں۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حق نواز نے اپنی بے گناہی کا ثبوت دینے کی ہر ممکن کوشش کی۔ امی نے سرسری نظروں سے فہد اور نبیلہ پھپھو کا چہرہ دیکھا۔۔۔ وہاں چھائی بدگمانی اب بھی اپنے عروج پر تھی۔۔۔تکلیف کی تو سمجھ آتی تھی لیکن فہد کا غم و غصہ امی کی سمجھ سے باہر تھا۔۔۔

"آئی ایم ہنڈرڈ اینڈ ٹین پرسنٹ شیور دے ور ٹیررسٹس۔۔۔ راسکلز۔۔۔دے جسٹ وانٹڈ ٹو کِل می۔۔۔ بلڈی ٹیررسٹ کنٹری۔۔ آل پیل آر ٹیررسٹ ہیئر۔۔۔!!"

فہد کے انداز میں اس قدر حقارت تھی کہ پانی کا گلاس کمرے کے اندر لاتی کومل کا جی چاہا گلاس سمیت یہ سارے کا سارا پانی اسکے منہ پر دے مارے تاکہ فہد کے گندے ذہن کا فتور دُھل سکے۔۔۔اس نے غصے سے فہد کو دیکھااور پانی کا گلاس میز پر پٹخا۔۔۔

"سوچ سمجھ کر بات کیجئے۔۔۔! نا ہم دہشتگرد ہیں اور نا ہی ہمارا ملک اور یہ مت بھولیں کہ آپ کی رگوں میں دوڑنے والا خون بھی کسی انگریز کا نہیں بلکہ ایک پاکستانی کا ہے۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے خود پر اور اپنے غصے پر قابو رکھتے ہوئے فہد کو یہ بتانا ضروری سمجھا۔ اس نے بہت بڑی بات کردی تھی۔وہ ایک سچی محب وطن تھی اور اسکا ثبوت اس نے مکمل بہادری و دلیری سے بخوبی دیا تھا۔ امی کو علم نہیں تھا کہ فہد نے انگریزی میں کیا کہا

URDU NOVEL BANK

تھا لیکن کومل کی بات سن کر وہ سب سمجھ گئیں انہیں بھی دکھ پہنچا تھا فہد کی سوچ سے اس لیے انہوں نے کومل کو روکا نہیں ورنہ اس انداز میں نبیلہ پھپھو اور فہد کے سامنے بولنے پر وہ کومل کو کبھی نا بخشتیں۔ نبیلہ پھپھو کو صرف فہد کی فکر تھی یا پھر شاید وہ سب جان کر بھی انجان بن رہی تھیں۔۔۔

"مجھے اپنے امریکی ہونے پر فخر ہے اور تم سب لوگ دہشتگرد ہو۔۔ یہی حقیقت ہے ساری دنیا جانتی ہے۔۔۔ تم لوگ دولت کے پجاری ہو، امیر لڑکوں کو دیکھ کر اپنا ایمان تک بیچ دیتے ہو۔۔ مکاری سے کام نا چلے تو ہتھیار اُٹھا لیتے ہو۔۔لالچی کمینے لوگ۔۔۔ تم سب گھٹیا ہو۔۔!!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فہد کچھ اس طرح بھڑک اُٹھا تھا کہ اپنے اصلی روپ میں سب کے سامنے آگیا تھا۔ آج کومل کو پتہ چلا تھا کہ پاکستان جیسے پیارے ملک کو دنیا کے دیگر خِطوں پر بدنام کرنے میں ذیادہ ہاتھ کس کا تھا، دراصل یہ "نیم انگریز" جب اپنے کرتوتوں کے باعث خالص پاکستانیوں سے کُٹ کھا کر روتے ہوئے اپنی ماؤں کی بغل میں آتے ہیں تو اس وقت انکا اور تو کہیں بس چل نہیں سکتا لہذا یہ اپنا غصہ پاکستانیوں کو دہشت گرد کہہ کر نکالتے ہیں۔۔۔ وہ کہتے ہیں نا "گھر کا بھیدی لنکا ڈھائے۔۔" اور وہ بھیدی فہد ہی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھا۔۔۔ بالکل وہی بھیدی جو اپنی جڑوں کو اپنے ہی ہاتھوں سے کھوکھلا کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ یہ اچھا ہوگیا کہ فہد نے اپنی زبان خود کھول دی تھی ورنہ کومل کی بات پر بھلا کس نے یقین کرنا تھا؟ لڑکیوں کو صرف خاموش کروایا جاتا ہے کبھی ان کی بات سننے کی کوشش نہیں کی جاتی۔۔۔کومل کے خون نے بھی جوش مارا مگر اسے فی الحال خاموش رہنا تھا۔۔۔جبکہ امی، سلیم نواز اور حق نواز جہاں کے تہاں کھڑے رہ گئے۔۔۔ کومل کو تو حقیقت معلوم تھی لیکن ان کے لیے یہ منظر بالکل نیا تھا۔ نبیلہ پھپھو کو پہلی بار کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا انہوں نے فہد کو گھورا مگر وہ بھڑک چکا تھا اس پر کسی چیز کا اثر ہونا مشکل تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ تو بچے ہیں کم از کم تم ہی عقلمندی کا ثبوت دے دو ثمینہ۔۔۔" نبیلہ پھپھو نے" مداخلت کرتے ہوئے امی کو دیکھا اور پھر فہد پر گہری نظر دوڑاتے ہوئے سرعت سے اُٹھ کھڑی ہوئیں۔۔"جو ہوا بے حد نامناسب تھا میرے خیال سے اب ہمیں چلنا چاہیے، اس بارے میں بعد میں بات ہوگی۔۔ تم دل برا مت کرو، بچے جذباتی پن کا مظاہرہ کر رہے ہیں لیکن ہمیں سمجھداری سے کام لینا ہوگا۔۔۔"!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی سے اب بھی کچھ نہ کہا گیا۔۔۔وہ فہد کی بات پر، اسکے لہجے اور اسکے انداز پر اتنی حیران بلکہ پریشان تھیں کہ اس کے سر پر ہاتھ پھیرا نا اسکی کمر تھپک سکیں۔۔۔

©®©®©®©®

"یہ کیا حرکت تھی فہد؟ کیا تم میرا منصوبہ خراب کرنا چاہتے ہو اپنی بے وقوفی کی وجہ سے؟"

کالونی کی حدود سے گاڑی جیسے ہی باہر نکلی، نبیلہ پھپھو نے فہد کو جالیا۔۔فہد نے گاڑی ڈرائیو کرتے ہوئے انہیں تیز نظروں سے گھورا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپکو میرا کوئی احساس نہیں ہے، صرف اپنی پڑی ہوئی ہے۔۔ مجھے آج کچھ ہو جاتا تو بھاڑ میں چلی جاتی آپکی سب منصوبہ بندیاں۔۔۔ہونہہ!"

"اپنا منہ بند کرلو، تم جیسی اولادیں نہ ہی ہوں تو بہتر ہے۔۔۔ کیا احسان کردیا تم نے اس دنیا میں آکر سوائے میرے لیے ٹینشنز بڑھانے کے؟ ایک تمہارا باپ نکٹھو اور ایک۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

"!اوہ جسٹ شٹ اپ ممی۔۔"

فہد نے اسٹیرنگ وہیل پر زوردار مکا مارا۔۔لیکن یہ غصہ اسکو کافی مہنگا پڑا۔۔تمام زخم پھر سے تازہ ہوگئے تھے۔

"بکواس بند کرو اپنی، میرے سامنے چلانے کی ضرورت نہیں۔۔۔اگر کومل میرے ہاتھ سے نکلی تو بھول جاؤ تم کہ میں تمہارا ساتھ دوں گی کبھی۔۔پڑے سڑتے رہنا جیل میں۔۔ ذلیل انسان!!"

اس بات پر فہد نے بے بسی سے سامنے دیکھا اور کچھ کہہ نہ سکا۔۔۔ نبیلہ پھپھو نے زہریلے انداز میں اس پر ایک نظر ڈال کر اپنا رُخ موڑ لیا۔۔ فہد غم و غصے سے لب بھینچ کر رہ گیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

کومل اور احتشام کا ہنس ہنس کر برا حال تھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

اف اس فہد کی آنکھ پر جو آلو بنا دیا تھا نا آپ نے۔۔۔" اس نے بات ادھوری چھوڑ دی" اور ہنسی سے لوٹ پوٹ ہوتے ہوئے وہ ایک بار پھر پیٹ پکڑ کر بیٹھ گئی، ہنسنے کی وجہ سے پیٹ میں درد شروع ہو گیا تھا۔۔" میں کہتی ہوں کمال ہی کر دیا تھا۔۔ بے چارہ ساری زندگی نہیں بھولے گا ایسی کُٹ۔۔۔ مجھے حیرت اس بات پر ہوئی کہ آخر آپ نے "اتنی آسانی سے قابو کر کیسے لیا اس بندر کو؟؟

وہ آنکھ میں آئی نمی کو انگلی سے صاف کرکے احتشام کے جواب کا انتظار کرنے لگی۔۔ بس یہ سمجھ لو قدرت بھی میرا ساتھ بھرپور دے رہی تھی۔۔ ہم لوگ یعنی میں اور میرے" دو دوست ایک جانب اندھیرے میں اسکا تعاقب کر رہے تھے اور میں واقعتاً یہی سوچ رہا تھا کہ حق نواز اور سلیم نواز کی موجودگی میں کیسے میں اپنے ارادے کو عملی جامہ پہنا پاؤں گا لیکن پھر قدرت نے ہمیں وہ موقع خود فراہم کردیا، میں نے جب حق نواز اور سلیم نواز کو اس لنگور کے بغیر گاڑی سے نکل کر آئس پارلر کی جانب جاتے دیکھا تو سمجھ گیا کہ سوگ منانے کے لیے گاڑی میں بیٹھا رہے گا۔۔ پارکنگ والی سائیڈ پر نیم اندھیرا تھا۔۔۔اب تعین اس بات کا کرنا تھا کہ اسے گاڑی سے باہر کیسے لایا جائے کیونکہ حق نواز اور سلیم کے کبھی بھی واپس چلے آنے کا احتمال تھا۔۔۔ لیکن چند سیکنڈز

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بعد ہی وہ فون پر بات کرتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا اور بونٹ کے ساتھ ٹیک لگا کر کھڑا ہوگیا۔۔۔یہ موقع غنیمت تھا اور میں اسی لمحے اس پر ہلہ بول دیا۔۔۔ ایسی دھلائی کی ہے اس فہد کی کہ اسکی آنے والی نسلیں بھی یاد رکھیں گی۔۔۔ جو بھی میری کومل کو "میلی آنکھ سے دیکھے گا اسکا یہی حشر ہوگا بلکہ اس سے بھی برا۔۔۔

کومل کو اپنا آپ بہت خاص لگا۔۔

"لیکن آپکو میری وجہ سے خود کو خطرے میں ڈالنے کی کیا ضرورت تھی؟"

جب تک میری سانس آ جا رہی ہے میں تمہاری طرف کسی کو بری نگاہ سے دیکھنے نہیں" دوں گا ہاں جس دن احتشام مر گیا اس دن تمہیں اپنا دفاع خود کرنا ہوگا میری جان۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں اسی لیے تمہیں کہتا ہوں بہادر بنو۔۔

احتشام نے کچھ اس انداز میں کہا تھا کہ کومل کی آنکھیں بھر آئیں۔۔

اللہ میری سانسیں بھی آپکو لگا دے احتشام۔۔۔میں آپکے بغیر جی کر کیا کروں گی؟ میں"

"تو آپ کے بنا کچھ بھی نہیں ہوں۔۔۔

کومل بے حد جذباتی ہو رہی تھی۔۔۔ احتشام سے جدائی کا خیال ہی سوہانِ روح تھا۔

URDU NOVEL BANK

کیوں ظلم کر رہی ہو مجھ غریب پر ---؟ جانتی ہو نا تمہارے آنسو نہیں برداشت کر سکتا"
"پھر کیوں تم انہیں ضائع کرتی ہو؟

وہ اتنی محبت اور چاہت سے بولا کہ کومل کو احتشام کے ساتھ ساتھ خود پر بھی پیار آنے لگا تھا---

میں بہت خوش قسمت ہوں اتنا پیار کرنے والا شوہر اللہ میری قسمت میں لکھے گا--"
"ہے نا احتشام؟

وہ اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے بولی تو احتشام مسکرا دیا--

ہاں میری جان لیکن مجھ سے زیادہ نہیں--- مجھے تو دنیا میں تمہارے سوا اور کسی چیز"
کی چاہ ہی نہیں--- میں ہر جگہ تمہیں دیکھتا ہوں کومل-- تم ہی میری سلطنت ہو جس
"کا میں بادشاہ ہوں---اور تا عمر رہنا چاہتا ہوں--

اس نے اتنے یقین سے کہا کہ کومل اسکی بات پر صدق دل سے ایمان لے آئی---

"خوشی کے موقع پر آپکو بھی جذباتی کر دیا میں نے---خیر آپ ابھی کہاں ہیں؟"

اس نے بات کا رُخ موڑتے ہوئے احتشام سے پوچھا۔ وہ چونک گیا۔

"میں--میں باہر ہوں--کیوں خیریت؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جی خیریت ہی ہے۔۔۔میں نے آپکی فیورٹ بریانی بنائی ہے تہہ والی۔۔۔آپ دروازے"
"تک آکر لے جائیں میں پلیٹ میں نکال لیتی ہوں فوراً۔۔ٹھیک ہے؟
واہ زبردست۔۔۔تم ایسا کرو میرا حصہ پہلے سے نکال کر علیحدہ رکھ دو۔۔۔میں ابھی تو ذرا"
"آؤٹ آف اسٹیشن ہوں شام کو آکر لے جاؤں گا۔۔کیسا؟
کومل کچھ پریشان ہوگئی۔۔
"شام کو؟ لیکن احتشام۔۔۔"
احتشام اسکا خوف سمجھتا تھا۔
"!!پریشان مت ہو۔۔۔میں کرلوں گا کچھ نہ کچھ۔۔یقین رکھو مجھ پر میری زندگی۔۔۔"
کومل خاموش رہی تو احتشام مزید بولا۔۔
"سنو؟"
"جی؟"
اپنا دیدار ہی کروا دو۔۔۔کب سے دیکھا نہیں اپنی جان کو۔۔آج آؤ گی نا سامنے شام"
"کو؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل اسکی بات پر کچھ جھینپ گئی اور کال بند کردی۔۔۔ احتشام چشم تصور میں کومل کا شرمانا دیکھتا رہا۔۔کال بند کرتے ہی اسکے چہرے پر گہری سنجیدگی چھا گئی۔۔

اگر کومل کو پتہ چل جائے کہ میرے گھر والوں نے مجھ سے جھگڑا کیا ہوا ہے اور" "میں گھر چھوڑ چکا ہوں تو اسکا کیا رد عمل ہوگا۔۔۔؟؟

اسکے ذہن میں پھر سے سوال اٹھنے لگے۔۔۔احتشام کو صرف ایک چیز کا خوف تھا کہ کہیں کومل اسے چھوڑ نہ دے۔۔وہ اسکے بغیر جینے کا تصور نہیں کر سکتا تھا۔۔۔ کومل اسکی زندگی تھی اور جب کسی سے اسکی زندگی چھین لی جائے تو زندہ رہنا مشکل ہو جاتا ہے۔۔۔ احتشام بھی اپنی زندگی کے چھن جانے سے ڈرتا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فہد کو بس اس بات کی سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اس کو جن لڑکوں نے مارا تھا انکو اس سے کیا چاہیے تھا۔ اس کی کوئی ذاتی دشمنی نہیں تھی ان میں سے کسی سے یہ تو تہہ تھا۔ حق نواز اور سلیم نواز پر شک کرنا اسے انتہا درجے کی بے وقوفی لگی کیونکہ ایک آئس کریم پر پگھل جانے والوں کا دور دور تک ان موالیوں سے تعلق نہیں ہو سکتا تھا۔ ایک اور خیال اسکے ذہن سے چپک گیا تھا کہ اگر وہ کوئی چور ڈاکو تھے تو کیوں انہوں نے اس

URDU NOVEL BANK

کا موبائل، گاڑی، بٹوہ، پیسے، سونے کی چین یا گھڑی نہیں چُرائی تھی؟ کیوں۔۔۔آخر کیوں؟ وہ جس قدر سوچ رہا تھا اسی قدر الجھتا جا رہا تھا۔۔۔ تب ہی اچانک اسکے ذہن میں ایک جھماکا سا ہوا اور اسکے فوراً بعد اسکے لبوں پر ایک عیار و مکار سی مسکراہٹ پھیل گئی۔۔۔

"!!کومل۔۔۔!! ہاں تو یہ بات ہے۔۔۔۔"

اس نے بے ساختہ ایک شاطرانہ قہقہہ لگاتے ہوئے اپنی فرنچ کٹ ہلکی داڑھی پر ہاتھ پھیرا۔۔۔

اوہ کومل ڈارلنگ۔۔۔تمہیں کیا پتہ جس اسکول میں تم نے داخلہ لیا ہوا ہے وہاں کے" "!استاد بھی مجھے سے مشورے کرتے ہیں اپنی اگلی چال چلنے سے پہلے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکی وہ سرگوشی اور لہجہ زہر میں بھجا ہوا تھا۔ وہ ایک بھرپور انگڑائی لے کر اُٹھا اور گاڑی کی چابی اٹھا کر باہر نکل آیا۔۔۔

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

کومل کافی خوشگوار موڈ میں احتشام سے بات کر رہی تھی جب بیرونی دروازے پر دستک ہوئی۔۔ امی حسب معمول پڑوس کو پیاری ہو چکی تھیں وہ گھر میں اکیلی تھی اس وقت۔۔۔

"اف کون آگیا اس وقت؟"

اس نے دروازے پر دستک سن کر بے ساختہ منہ بنایا تھا۔۔

"باہر کوئی آیا ہے میں آتی ہوں دیکھ کر۔۔۔"

اس نے میسج ٹائپ کیا۔

"!!امی دیکھ لیں گی ناں تم بات کرو مجھ سے۔۔۔ کہیں جانے کی ضرورت نہیں۔۔"

احتشام نے دوٹوک لہجے میں کہا تو کومل اسکے حق جتانے والے انداز پر دل ہی دل میں صدقے واری ہوگئی۔۔ اسی دوران ایک بار پھر دروازہ دھڑدھڑایا۔۔اب کہ کومل کو اٹھنا ہی پڑا۔۔۔ وہ احتشام سے دو منٹ کا کہہ کر بھاگی بھاگی باہر آئی اور پھولی سانسوں سمیت دروازہ چوپٹ کھول دیا، اس وقت زیادہ تر آس پڑوس کی خواتین ہی چکر لگایا کرتی تھیں امی کا پوچھنے کے لیے لیکن اپنے سامنے فہد کو دیکھ کر اسکا اوپر کا سانس اوپر اور نیچے کا نیچے رہ گیا۔۔۔ وہ اپنی آنکھوں سے سن گلاسز ہٹاکر کومل کی اتھل پتھل ہوتی سانسوں کو

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دلچسپی سے دیکھنے لگا۔۔۔کومل کو اسکی اس حرکت پر شدید غصہ آیا۔۔۔اس نے بے ساختہ اپنا دوپٹہ درست کیا اور سوالیہ نگاہوں سے فہد کا چہرہ دیکھا۔۔۔فہد اسکی ناپسندیدگی کو محسوس کر کے محظوظ ہوا اور اندر چلا آیا۔۔۔کومل اسکی دیدہ دلیری پر حیران رہ گئی۔۔۔

"کسی کے گھر میں آنے کے کچھ آداب ہوتے ہیں۔۔۔یوں منہ اُٹھا کر اندر کہاں جا رہے ہیں آپ؟"

وہ تیزی سے گھوم کر اسکے عین سامنے آکھڑی ہوئی اور بغیر کوئی لحاظ کیے اسے اسکی اوقات یاد دلانے کی کوشش کی لیکن دوسری جانب بھی فہد تھا جسے شرمندگی کے احساس سے دوچار کر دینا آسان نہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہٹو سامنے سے چالاک لومڑی۔۔۔ میں تم سے نہیں تمہاری امی سے بات کرنے آیا ہوں۔۔۔بلکہ انہیں حقیقت بتانے۔۔۔" وہ حقارت سے اسے ایک طرف کرتے ہوئے امی کو بلند آواز میں پکارنے لگا۔"آنٹی؟؟؟ ثمینہ آنٹی۔۔۔؟ کہاں ہیں آپ؟"

کومل نے قدرے بیزاری لیکن تحمل سے اسکا یہ ڈرامہ دیکھا۔ اپنی پلکیں زور سے بھینچ کر دوبارہ آنکھیں کھولیں اور ایک گہرا سانس لے کر فہد کا شیطانی ہنسی سے لپٹا چہرہ

URDU NOVEL BANK

دیکھا۔۔۔ وہ اپنی طرف سے کومل کو خوفزدہ کرنے کی کوشش کر رہا تھا جبکہ کومل اسکی گیدڑ بھبھکیوں پر لعنت بھیجنا ذیادہ پسند کرتی تھی کیونکہ کچھ بھی کرکے وہ احتشام کو اپنے تمام حقوق سونپ چکی تھی اور یہ ہمت بھی اسکی بےانتہا محبت کی عطا کی ہوئی تھی۔

"امی گھر پر نہیں ہیں۔۔آپکو جو حقیقت بتانی ہے مجھے بتا دیں میں امی کو بتا دوں گی"۔۔

کومل کا انداز صاف مذاق اڑانے والا تھا۔

"میرا شک بالکل ٹھیک نکلا تھا۔۔۔ تم جتنی معصوم نظر آتی ہو اتنی ہو نہیں۔۔۔ تم جیسی لڑکیوں کو بہت اچھے سے جانتا ہوں میں اور انہیں سبق سکھانا بھی۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فہد نے اپنے خاص حقارت بھرے انداز میں کومل کو دیکھ کر کہا تو کومل نے بہت مشکل سے اسکی بات کڑوا گھونٹ سمجھ کر پینے کی کوشش کی۔

"میری تعریف میں رطب اللسان ہونے کی بجائے جو بات کرنے آئے ہیں صاف صاف کریں تو ذیادہ بہتر ہوگا مسٹر فہد۔۔۔!!"

اسکا لہجہ سخت تھا۔

URDU NOVEL BANK

"اس دن وہ حملہ مجھ پر تم نے کروایا تھا نا؟"

فہد نے براہ راست اسکی آنکھوں میں دیکھا۔ کومل کے چہرے کا رنگ یک لخت ہلکے سفید اور پھوپیلا پڑگیا۔۔۔اس نے سٹپٹا کر فہد کی طرف دیکھا وہ کومل پر ہی نظریں گاڑے ہوئے تھا۔۔۔کومل نے بے ساختہ نظریں چرائیں لیکن وہ پراعتماد نظر آنے کی کوشش کر رہی تھی۔

"یہ۔۔یہ کیسا الزام ہے؟؟ شرم آنی چاہیے تم۔۔۔آاآپکو ایسا گھٹیا۔۔"

فہد نے اسکا بازو بھینچ کر اسے زور سے جھنجھوڑا۔۔

"ہرگز۔۔!! ہرگز یہ مت کہنا کہ اس میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں۔۔۔ مجھ سے جھوٹ بولا تو تمہارا جو حشر ہوگا وہ سارا زمانہ دیکھے گا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فہد کے لہجے میں موت کی سی سختی و سفاکی تھی۔ کومل ڈرنا نہیں چاہتی تھی لیکن اسکا اور احتشام کا تعلق غلط انداز سے سب کے سامنے آئے یہ اسے کسی صورت گوارہ نہیں تھا۔

"سچ سچ بتاؤ کون تھے وہ لڑکے اور ان کا تم سے کیا تعلق ہے؟ اور کون کون شامل ہے تمہارے ساتھ اس شرمناک کھیل میں؟"

URDU NOVEL BANK

فہد نے اسے دیوار چپکاتے ہوئے پوچھا۔۔کومل ابھی تک ہراساں نگاہوں سے اسکا سفاک چہرہ دیکھ رہی تھی۔۔اسے لگا وہ اسے قتل ہی کر دے گا۔۔۔

مم۔۔میں نہیں جانتی ۔۔۔کون تھے وہ لڑکے۔۔۔میرا اس معاملے سے کوئی تعلق"

"نہیں۔۔۔میرا یقین کریں۔۔

وہ کہتے ساتھ ہی رونا شروع ہو گئی تھی۔۔۔اس کے سوا اسکے پاس کوئی چارہ نہ رہا تھا۔

"شٹ اپ۔۔۔ڈونٹ لائی ود می۔۔۔ مجھے سچ بتا دو کون تھے وہ ورنہ۔۔"

"آپ کیسے کہہ سکتے ہیں میں ملوث ہوں اس سب میں؟"

کومل نے ہمت مجتمع کرتے ہوئے اپنی سی ایک آخری کوشش کی۔۔۔ فہد اس بات پر ہلکا سا گڑبڑایا کیونکہ اس بات کا واقعی کوئی خاطر خواہ ثبوت نہیں تھا اسکے پاس۔۔۔لیکن وہ فہد تھا، مقابل کی آنکھوں میں دیکھ کر جھوٹ بولنے والا، بڑے بڑوں کو چکما دے جانے والا، کومل بھلا اسکے سامنے کس کھیت کی مولی تھی؟

اچھا میرے ساتھ چالاکی کرو گی اب تم؟ مجھے تم دھوکہ نہیں دے سکتی مکار لڑکی۔۔۔"

اگر تمہارا اس سب میں کوئی قصور نہیں وہ تمہارا نام کیوں لے رہا تھا مسلسل۔۔۔مجھے تم سے دور جانے کا کیوں کہہ رہا تھا وہ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فہد نے اپنی جانب سے اندھا تیر چلایا تھا جو کہ سیدھا نشانے پر جا کے لگا تھا۔۔۔ کومل بے دم سی ہوگئی اور فہد نے فاتحانہ نگاہوں سے اسکا شکست خوردہ چہرہ دیکھا اور ایک جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا۔۔۔وہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔۔۔کہیں کوئی جائے فرار نہ بچی تھی اسکا ذہن بند ہونے لگا تھا۔۔۔وہ کچھ ہوشمندی کا ثبوت دیتی اگر سوچتی کہ احتشام جو کومل کے معاملے میں سانس لیتے ہوئے بھی احتیاط برتتا تھا وہ بھلا فہد کے سامنے یہ فاش غلطی کیسے کر سکتا تھا۔۔لیکن کومل کی عقل میں یہ بات نہ سما سکی اور اس نے فہد کے سامنے سرنڈر کردیا۔۔۔ محبت کا راز بدترین دشمن کے سامنے کھل چکا تھا۔۔اب باری تھی اپنی محبت کو بچانے کی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا چاہتے ہو تم؟"

کومل نے مرے مرے سے لہجے میں بغیر اسکی جانب دیکھے پوچھا۔فہد کو اسے پسپا کرکے کافی سکون ملا تھا۔۔۔

"!!تمہارا ساتھ۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے تڑپ کر اسے دیکھا، اسکی غلیظ سوچ کو وہ سمجھ سکتی تھی۔۔اسکی آنکھوں میں نفس کی بھوک دیکھ کر فہد سے ذیادہ ظالم اس وقت پوری دنیا میں اسے کوئی نہ لگ سکتا تھا۔۔۔

"تمہارے پاس اب صرف ایک موقع بچا ہے خود کو بچانے کا، سوچ لو اچھی طرح۔۔۔ورنہ آج میں یہ خبر تمہارے پورے خاندان کو سنا کر ہی یہاں سے جاؤں گا پھر تم دیکھ لینا تمہارا باپ کیا حشر کرتا ہے تمہارا اور تمہارے اس عاشق کا۔۔!!"

فہد نے مکمل بے رحمی سے اسکے تابوت میں آخری کیل ٹھونک دی۔۔

"تم ایسا نہیں کر سکتے۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے خوفزدہ انداز میں کہا۔

"میں ایسا کرنے والا ہوں۔۔۔!!"

فہد نے بے رحمی سے کہہ کر اسے یقین دلایا۔۔

"میں تم سے اپنی محبت کے لیے رحم کی بھیک مانگتی ہوں۔۔"

کومل نے جس درد سے یہ بات کہی تھی کوئی پتھر بھی ہوتا تو پگھل جاتا لیکن سامنے انسان کھڑا تھا جس نے پتھروں کو حیران کرنے کی قسم کھائی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!!یہ سب تمہیں پہلے سوچنا چاہیے تھا۔۔۔"

کومل نے بے حد حیرت اور دکھ سے فہد کا چہرہ دیکھا۔

میں نے تمہارا کیا بگاڑا ہے جو تم یہ سب کر رہے ہو؟ میں اپنی غلطی کی معافی مانگتی" ہوں تم سے۔۔تمہارے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں" اس نے واقعی فہد کے سامنے اپنے ہاتھ "!!جوڑ دیئے۔۔۔"لیکن خدارا ایسا مت کرو

اس نے اتنی معصومت سے التجا کی کہ فہد کئی لمحے اسے دیکھتا رہ گیا اور پھر اسکا زوردار قہقہہ بلند ہوا۔

تمہیں اتنی کمال اداکاری پر بہترین اداکارہ کا ایوارڈ ملنا چاہیے کومل۔۔۔!! میں داد دیتا" "!!ہوں تمہاری اداکاری کی۔۔۔واہ زبردست۔۔جاندار۔۔۔بہت خوب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ قہقہے لگا رہا تھا اور کومل احتشام کی خاطر، اپنی محبت کی خاطر، اپنے چھوٹے سے آشیانے کی خاطر، اپنے مستقبل کی خاطر، اپنے خوابوں کی تعبیر کی خاطر، اپنی زندگی کی خاطر فہد سے رو رو کر التجا کر رہی تھی لیکن فہد اس پر کوئی رحم نہیں کھا سکتا تھا کیونکہ اسکے پاس اسکے سوا اور کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔اسے ہر حال میں کومل کو حاصل کرنا تھا۔۔کومل کی صورت میں کامیابی اور دولت کے کئی اہم دروازے اس پر کھلنے کو تیار

URDU NOVEL BANK

تھے وہ یہ موقع ہاتھ سے گنوا نہیں سکتا تھا۔۔۔ ورنہ امریکا واپسی پر موت اسکی منتظر تھی۔۔۔اب بھلا کوئی فہد کے سامنے جھوٹے منہ ہی موت سے نجات اور محبت کا موازنہ کرنے کا کہتا تو وہ بلا جھجھک محبت کو بے وقوفانہ فیصلہ تصور کرتے ہوئے دھتکار دیتا اس نے اب بھی یہی کیا۔۔۔ وہ کومل کی بہتیری منت سماجت پر بھی نہ مانا۔۔

"کل ممی تمہاری اور میری شادی کی بات کرنے آئیں گی اور تم۔۔!!" اس نے انگلی اٹھا کر کومل کو تنبیہ کی۔۔" تم انکار نہیں کرو گی کومل۔۔۔ سمجھ گئی؟

کومل بے اختیار اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔فہد پلٹ چکا تھا۔۔

"!!رُکو۔۔"

فہد نے کومل کی آواز پر پلٹ کر دیکھا اور اسے کومل کے چہرے پر ایک فیصلہ نظر آیا جو فہد کو بالکل خوش آئند نہیں لگ رہا تھا۔۔۔

"میں تمہارے ساتھ کسی بھی صورت شادی نہیں کر سکتی۔۔ہرگز نہیں۔۔میں کل انکار کردوں گی۔۔"

کومل کی بے خوفی فہد کو بالکل اچھی نہ لگی۔۔۔

"ٹھیک ہے پھر اپنی بدنامی کے لیے تیار رہنا، جب تمہارے ابا کے سامنے یہ بات۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فہد نے کندھے اچکاتے ہوئے کہنا چاہا لیکن کومل نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

"میرے ابا کو بیچ میں مت لاؤ بار بار۔۔۔"

فہد جان بوجھ کر ابا کا ذکر کر رہا تھا کیونکہ وہ اس خاندان کی دکھتی رگ کو پا گیا تھا۔۔۔۔

کل رات اس نے اپنی ماں سے اپنے جذباتی پن کی معافی مانگی تھی اور جب

نبیلہ کا موڈ قدرے بہتر ہو گیا تو اس نے ان سے پوچھا تھا۔

"ممی آپکی فیملی میں اور بھی تو بہت خوبصورت اور پڑھی لکھی لڑکیاں ہیں تو پھر آپ کومل

کو ہی کیوں ترجیح دے رہی ہیں؟"

انکا جواب فہد کے لیے کافی سود مند ثابت ہوا تھا۔

"جس گھر کی چھت میں چھید ہو اسکی دیواریں لرزتی ہی رہتی ہیں فہد اور ایسا گھر کبھی

بھی زمین بوس ہو سکتا ہے لہذا ایسے گھر کو قائم رکھنے والی کمزور دیواریں سانس بھی

پھونک پھونک کر لیتی ہیں۔۔۔لڑکیاں اور بھی ہیں لیکن کومل نہ صرف سادگی و سلیقے

میں بے مثال ہے بلکہ اس کے گھر کا ماحول وہ خاص چیز ہے جس میں ہماری لیے

اصل کشش ہے۔۔۔جانتے ہو کیسے؟"

فہد نے لاعلمی کا اظہار کرتے ہوئے نفی میں سر ہلا دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"وہ ایسے میرے بھولے بیٹے کہ کومل جیسی گھُٹے ماحول میں پلی بڑھی لڑکیاں جو اپنی آنکھ ہی والدین میں ناچاکی کو دیکھتے ہوئے کھولتی ہیں ان کو قابو میں کرنا آسان ہوتا ہے، ان کی فرمائشیں بھی تھوڑی ہوتی ہیں، جتنا دے دیا صبر شکر کرکے کھا لیا جو نہ دیا تو اس پر بھی رو دھو کر خاموش ہو گئیں لیکن گلہ کسی سے نہیں کر سکتیں۔۔۔آخر کس سے کریں؟ کیا اپنے باپ سے؟ جس کو پہلے ہی بیٹی جیسے بوجھ کو سر سے اتارنے کی جلدی ہوتی ہے یا پھر ماں سے؟ جو بدنامی اور مرد کے قہر کے خوف سے بیٹی کو خاموش رہنے پر اصرار کرتی ہیں۔۔۔؟ اس لیے یہ لڑکی بڑے کام کی ہے ہمارے لیے۔۔تم دیکھ لینا ہماری پانچوں گھی میں ہوں گی فہد۔۔یہ ہمیں کما کر بھی دے گی اور ہماری احسان مند بھی رہے گی!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نبیلہ پھپھو کی بات پر فہد نے انہیں رشک بھری نگاہوں سے دیکھا۔۔۔

"واہ ممی۔۔آپ نے تو ہر چیز پہلے سے ہی سوچ کر رکھی ہے۔۔یعنی پیپرورک مکمل ہے!!اب بس پریکٹیکل کی دیر ہے اور پھر من پسند نتیجہ سامنے۔۔۔

"تو اور کیا۔۔۔ہر طرف سے آنکھیں کھلی رکھنی پڑتی ہیں پھر ہی کامیابی ہاتھ آتی ہے۔۔۔اسی لیے تم سے کہتی ہوں جذباتی مت ہوجایا کرو فوراً، سوچ سمجھ کر ہر قدم اُٹھاؤ گے تو

URDU NOVEL BANK

دنیا تمہیں اپنے قدموں کے نیچے ہی ملے گی۔۔۔اگر سب کے سامنے خود کو ظاہر کرتے پھرو گے تو دنیا سر پر سوار ہو جاتی ہے میرے شیر۔۔۔!!!"

فہد نے یہ سبق اچھی طرح سے ذہن نشین کرلیا تھا اور انہی مہروں پر چلتے ہوئے وہ اپنا کھیل شروع کر چکا تھا۔۔ جس میں اسے کومل کامیابی سے ہمکنار کروانے والی تھی۔

"ٹھیک ہے میں تمہارے ساتھ ایک ڈیل کر لیتا ہوں۔۔"

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی چلے جاؤ یہاں سے۔۔۔تم مجھے کسی صورت بھی قبول نہیں۔۔!!"

کومل چیخی تو فہد نے اسکی جانب پیش قدمی کی کومل غصے سے اسے گھورتی ہوئی پیچھے ہٹنے لگی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں چاہتا ہوں تم سن لو کیونکہ اس میں تمہارا اور تمہارے اس عاشق کا بھی فائدہ ہے۔۔۔"

کومل رک گئی۔۔۔فہد بھی رُک گیا۔۔۔ کومل کو فہد سے کوئی خیر کی امید نہیں تھی لیکن وہ پھر بھی اسے سننا چاہتی تھی۔وہ احتشام کی خاطر سب سننا چاہتی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تمہیں میرا ساتھ دینا ہوگا بدلے میں، میں تمہیں اور تمہارے عاشق کو ایک کردوں"
"گا--

کومل نے مشکوک نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔

لیکن پھر بھی میں تم سے شادی نہیں کروں گی---مجھے موت قبول ہے لیکن تم"
"!!نہیں--

فہد نے معنی خیز نگاہوں سے اسے دیکھا اور اپنی جینز کی جیبوں میں ہاتھ ڈالتے ہوئے بھرپور نظر کومل کے شفاف چہرے پر ڈالی--

فکر نہیں کرو مائی لَو-- یہ شادی صرف ایک دھوکہ ہوگی، لوگوں کی نظر میں ہم اس رشتے"
کو بنانے پر مجبور ہوں گے۔ امریکا جاتے ہی تم آزاد ہو جاؤ گی-- پھر تم اپنے عاشق--کیا
نام ہے اسکا--؟" فہد نے اپنی کنپٹی کو مسلتے ہوئے یاد کرنے کی اداکاری کی--"خیر
چھوڑو جو بھی ہے-- تم اسے بھی اپنے پاس امریکا بلوا لینا اور آرام سے شادی کرکے
"!!مزے کی زندگی گزارنا-- عیش ہی عیش--

فہد نے اتنے رسان سے کومل کا ذہن بدلا کہ کومل کو لگا اب اسے اور احتشام کو کبھی کوئی جدا نہیں کر سکے گا وہ کچھ لمحات کے لیے اس قدر خوش ہوگئی کہ اسے یہ تک بھول

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گیا کہ وہ کہاں ہے۔۔۔فہد اسکے چہرے اور آنکھوں کی چمک سے بخوبی اسکے اندر ہونے والی جوڑ توڑ دیکھ رہا تھا۔ اسے کومل سے اسی قدر بے وقوفی کی امید تھی۔۔

"میں جانتا تھا تم بے حد عقلمند لڑکی ہو میری بات کو سمجھ جاؤ گی۔۔"

فہد کے الفاظ کومل کو حقیقت حال میں واپس لے آئے۔ اس نے کچھ ہچکچاتے، کچھ مشکوک، کچھ بے یقینی سے فہد کا چہرہ دیکھا۔

"لیکن تم ایسا کیوں کرو گے۔۔۔؟تمہیں اس سے کیا فائدہ حاصل ہوگا۔۔؟میں تم پر کیسے یقین کر سکتی ہوں؟"

کومل کا خوف بجا تھا۔ فہد مسکرا دیا۔

"تم نے مجھے بہت ہی گھٹیا سمجھ لیا تھا شاید۔۔۔" فہد نے اپنے چہرے پر مسکینیت طاری کرلی،"میں بھی ایک اچھا انسان ہوں کومل ۔۔ایک عدد دل میرے سینے میں بھی دھڑکتا ہے۔ میں کیوں دو محبت کرنے والوں کو جدا کروا کر بدعائیں اپنے سر لوں؟ میں یہ سب تمہارا احساس کرتے ہوئے کہہ رہا ہوں میرا یقین کرو۔۔"

اسکے چہرے پر یہ مسکینیت بھی خباثت ہی لگ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مجھے پھر بھی تم پر یقین نہیں۔۔۔ بہتر ہو گا کہ تم مجھ سے سچ بولو کیونکہ تمہاری سوچ"
"سے میں بخوبی واقف ہو چکی ہوں۔۔

فہد نے جینز کی جیبوں میں اڑسائے ہوئے ہاتھ باہر نکال لیے اور اپنی سن گلاسز آنکھوں پر جما لیں۔۔۔

اگر ایسا ہے تو پھر ایسا ہی سہی۔۔۔ تمہیں میرا ایک کام کرنا ہوگا لیکن مکمل رازداری"
سے۔۔ایک یہی راستہ ہے تمہارے پاس خود کو ، اپنی عزت کو اور اپنی محبت کو بچانے
"کا۔۔

فہد نے دانستہ اپنی نگاہوں اور تاثرات کو کومل سے مخفی رکھا تھا کیونکہ ایک دھوکے باز شخص اپنی نیت اپنی آنکھوں سے ظاہر کرتا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیسا کام۔۔؟"

کومل نے سنسناتے ذہن کے ساتھ فہد کو دیکھتے ہوئے پوچھا تو فہد نے کچھ بے چینی سے اپنا رُخ موڑ لیا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

چوپٹ کھلے دروازے سے اندر آتے ہی امی کی عقابی نظریں کومل کے رنگ بدلتے چہرے اور اسکے بے حد قریب کھڑے فہد پر جیسے جم سی گئیں--- فہد کے بارے میں یوں بھی انکا دل اب یقینی و بے یقینی کی اماہ جگاہ بنا رہتا تھا اس پر مستزاد اسکا کومل کے بے حد قریب کھڑے ہونا انہیں مزید تپا گیا---

"ارے کوئی ہوش ہے تجھے گھر کا لڑکی؟ دروازہ چوپٹ کھلا چھوڑ رکھا ہے---کوئی بھی منہ اٹھا کر اندر گھسا چلا آئے؟؟"

امی کی تیز آواز پر فہد پلٹا اور اسکے لب کچھ کہتے کہتے رُک گئے---کومل اب بھی فہد کی اس بات پر الجھی ہوئی تھی جو فہد اسے کہنے والا تھا مگر امی کی مداخلت پر وہ بات ادھوری رہ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"السلام علیکم آنٹی کیسی ہیں آپ؟"

فہد نے اپنی مخصوص مصنوعی دلفریب مسکراہٹ کے ساتھ امی کو دیکھا، اسے شرم و خوف کسی چیز نے نہیں چھوا تھا۔

"ارے تم بھی یہاں ہو؟ کب آئے --بتایا ہی نہیں نبیلہ نے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے اندر دیکھتے ہوئے یوں ظاہر کیا جیسے فہد کی وہاں عین موجودگی سے لاتعلق تھیں وہ--

"جی آنٹی بس اچانک پروگرام بنا، ممی نہیں آئیں میرا ہی جی چاہ رہا تھا آپ سے ملنے کو تو سوچا سرپرائز دے دوں--!!"

فہد جیسا چالاک شخص امی کی آنکھوں میں پھیلی بے اعتنائی کو بھانپ چکا تھا لیکن اسے اب اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑنے والا تھا کیونکہ اسکے ہر مسئلے کا حل کومل کی مُٹھی میں تھا اور کومل اسکی مُٹھی میں تھی۔ وہ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر، حق نواز اور سلیم نواز سے مل کر واپس چلا گیا تھا۔ اسکی معنی خیز نگاہوں نے کومل کو بار بار خبردار کیا تھا کہ وہ فہد کی ہر بات پر خوب اچھی طرح غور کرلے، ورنہ اسکی نگاہوں میں چھپی دھمکی کومل کو لرزا کر رکھنے کے لیے کافی تھی۔

کومل بولائی بولائی پھر رہی تھی۔ اسے کسی کُل چین نہ پڑ رہا تھا--- ناجانے فہد کیا کہنے والا تھا۔ ویسے تو اسے فہد سے کوئی اچھی امید نہیں تھی اور اب تو بالکل ہی وہ کھل کر اسکے سامنے آچکا تھا لیکن پھر بھی احتشام کی خاطر وہ جی جان کی بازی لگانے کو تیار تھی۔ وہ اپنی عمر کے اس حصے میں تھی جہاں کسی زہریلے خطرناک سانپ سے ڈر نہیں

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لگتا لیکن محبوب کے جدا ہونے سے بے حد ڈر لگتا ہے۔۔ جدائی کا خوف دنیا کے ہر دوسرے خوف پر سبقت لے جاتا ہے اور اس خوف کو حقیقت میں بدلنے سے بچانے کے لیے آگ میں بھی کودنا پڑنے تو انسان اس سے بھی دریغ نہیں کرتا، انسان سب سے ذیادہ وفادار ایسی ہی محبت میں ہوتا ہے۔۔۔!

"سچ سچ بتا کیا کہہ رہا تھا فہد؟"

امی نے اپنی تیز نوکیلی نگاہوں سے کومل کا ایکسرے کرتے ہوئے ایک بار پھر پوچھا۔

"امی بتا چکی ہوں آپکو، وہ آپ کا ہی ہوچھ رہا تھا اور کیا سننا چاہتی ہیں آپ؟"

کومل نے جھنجھلاتے ہوئے امی کو دیکھا مگر وہ اب بھی مطمئن نہیں تھیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دیکھو بیٹا میں تمہاری ماں ہی نہیں سہیلی بھی ہوں، ماؤں سے کوئی بات نہیں چھپانی" چاہیے۔۔۔ اب تم سمجھدار ہو، بڑی ہو گئی ماشااللہ۔۔۔ تمہاری عزت ایک آبگینے جیسی ہے اور اسکی حفاظت اللہ کے بعد تمہارے اپنے ہی ہاتھ میں ہے۔۔۔۔ ماں باپ آخر کہاں تک نگرانی کر سکتے ہیں؟

URDU NOVEL BANK

امی نے اسے بڑے پیار سے سمجھایا وہ سر جھکا کر سنتی رہی اور کچھ بھی نہ کہا۔۔۔ اسکا ذہن بری طرح الجھا ہوا تھا۔ اسے ایک فیصلہ کرنا تھا اور یہ فیصلہ اسے اپنی زندگی کا سب سے بڑا فیصلہ لگ رہا تھا۔

©®©®©®©®©®

سلیم نواز کھانا کھا کر کمپیوٹر کے سامنے آبیٹھا لیکن اسے حیرت ہوئی کہ کمپیوٹر ٹائبرڈ تھا، وہ سمجھ گیا کہ کومل کمپیوٹرکو شٹ ڈاؤن کرنا بھول گئی تھی۔ اسے کومل کی لاپروائی پرغصہ بھی آیا لیکن آج اسکا موڈ خوشگوار تھا کیونکہ اسکی کرش نے اسکی فرینڈ ریکویسٹ ایکسپٹ کر لی تھی۔ اب بس کسی طرح اسکو شیشے میں اتارنا باقی تھا اور یہ کام تو سلیم نواز کو اپنے بائیں ہاتھ کا کھیل لگتا تھا۔ وہ بے حد پرجوش ہوکر ڈیسک ٹاپ پر آیا۔ فیس بک کے آئی کان کو کلک کرتے ہی اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔ اسکے سامنے اسی کرش کی آئی ڈی کھلی ہوئی تھی۔ وہ حیرت کے سمندر میں غوطہ زن منہ کھولے یہ منظر دیکھتا رہ گیا۔ کافی دیر بعد جب اسکے حواس کچھ بحال ہوئے تو اس نے خود کو سنبھالتے ہوئے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اپنا ذہن چلانا شروع کیا اور پانچ منٹ کے اندر اندر سلیم نواز پر یہ راز فاش ہوا کہ جس لڑکی کے پیچھے وہ دن رات خوار ہو رہا تھا، اسکے خواب دیکھ رہا تھا، اسکے احتراز پرصدقے واری جا رہا تھا، جس کی سادگی پرجان نثارکرنے کو تیارتھا، جس کی شرافت پر حیران و پریشان تھا۔۔۔ وہ اور کوئی نہیں اسکی اپنی بہن تھی۔

"اسکا مطلب یہ کومل کا اکاؤنٹ ہے؟ اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔؟"

سلیم نواز کا غم و غصے سے برا حال تھا۔ اسے یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ وہ کومل سے دھوکہ کھا گیا۔ سوشل میڈیا پر دھوکہ کھانا کوئی بڑی بات نہیں لیکن اپنی ہی بہن کے ہاتھوں بے وقوف بننا بے حد توہین آمیز تھا۔ اس نے اپنے بال مٹھیوں میں جکڑ لیے۔۔ شرمندگی تھی کہ ختم ہونے میں نہیں آتی تھی اور غصہ تھا کہ بڑھتا ہی چلا جا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک منفی سوچ رکھنے والے انسان کے لیے وہ لمحہ بے حد تکلیف دہ ہوتا ہے

جب اس کا کوئی اہم راز اسی شخص پر کھل جائے جس پر پہلا راز فاش ہوا تھا اور سلیم نواز کا پہلا راز تو ویسے بھی قابل فکر اور باعث شرمندگی تھا۔ اسکے بعد بھی وہ باز نہیں آیا تھا اور اب قسمت نے ایک اور موڑ پر دونوں کو آمنے سامنے لا کھڑا کیا تھا۔۔ اسکے دل میں بجائے خوف خدا اور ندامت کے جذبہ دشمنی نے جنم لینا شروع کر دیا۔۔۔ اس نے

URDU NOVEL BANK

کومل کا انباکس کھولا اور وہیں اس نے احتشام اور کومل کی وہ باتیں پڑھ لیں جن کو پڑھ کر اسکے لب عجیب انداز میں مسکرا اٹھے۔۔۔ کومل ان میسجز کو ڈیلیٹ کرنا بھول گئی تھی اور سلیم نواز کے لیے یہی کافی تھا۔ اسکے علاوہ احتشام کی کچھ ویڈیوز اور تصاویر تھیں جنہیں احتشام کی ہدایات کے باوجود کومل نے ڈیلیٹ نہیں کیا تھا کیونکہ وہ جب بھی اداس ہوتی تھی ان تصاویر کو دیکھ لیا کرتی تھی۔۔۔ سلیم نواز نے وہ سارا مواد کاپی کر کے اپنے انباکس میں بھیج دیا اور اپنی موجودگی کے نشانات بہت صفائی سے مٹا دیئے تاکہ کومل کو شک بھی نہ ہو سکے کہ سلیم نواز اسکی حقیقت سے آشنا ہو چکا ہے۔ اس نے بہتیری کوشش کی مزید کوئی سراغ لگانے کی مگر احتشام کے علاوہ اس کی کسی سے بات نہ ہوئی تھی اور اگر ہوئی بھی تھی تو تمام میسجز کو ڈیلیٹ کر دیا گیا تھا۔ سلیم نواز کو پورا یقین تھا کہ کومل اور لڑکوں سے بھی بات چیت کرتی ہے اور وہ اپنے یقین پر پوری جان سے مطمئن تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب میں تمہیں بتاؤں گا کومل کہ کھیل کھیلتے کیسے ہیں۔۔۔ہونہہ میرے ساتھ کھیلنے چلی تھی!"

سلیم نواز، کومل کی آئی ڈی کو لاگ آؤٹ کرتے ہوئے تنفر سے پھنکارا تھا۔

URDU NOVEL BANK

©®©®©®©®©

احتشام کا نمبر بند جا رہا تھا وہ امی کے موبائل سے دو تین بار اسکا نمبر ملا چکی تھی لیکن جواب موصول نہیں ہو رہا تھا۔ کومل بے حد پریشان تھی وہ احتشام کو اس صورت حال سے آگاہ کرنا چاہتی تھی۔ اسے یقین تھا احتشام بھی فہد کے اس فیصلے کو ضرور پذیرائی دے گا لیکن پتہ نہیں وہ تھا کہاں۔۔۔کومل جھنجھلا گئی۔۔۔

"کومل؟؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے کمرے میں آتے ہوئے اسے محبت سے پکارا۔۔۔

"چندہ کیا ہوا۔۔۔سب خیریت ہے نا؟"

اسکے چہرے پر اڑتی ہوائیاں دیکھ کر امی نے بے ساختہ پوچھا،کومل بے اختیار سنبھلنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔

"کچھ بھی تو نہیں امی، میں ٹھیک ہوں۔۔۔یہ کیا؟"

URDU NOVEL BANK

اس نے امی کے ہاتھ میں پکڑی پھلوں کی ٹوکری دیکھی۔امی نے اس کے چہرے سے نظر ہٹاکر اپنے ہاتھوں کی جانب دیکھا اور واپس حال میں آتے ہوئے مسکرا دیں۔

"ہاں--- یہ میں تمہارے لیے لائی تھی---بیٹا یہ اپنے کمرے میں ہی رکھ لو اور جب بھوک محسوس ہو، پھل کھایا کرو اچھے ہوتے ہیں صحت کے لیے میری جان، اپنا رنگ دیکھو کیسا پھیکا پڑ گیا ہے--- اس سے تمہاری جلد بھی چمکنے لگے گی--"

امی نے پیار سے اسکے بالوں کو کان کے پیچھے سمیٹتے ہوئے کہا---کومل امی کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ اسے ناجانے کیا ہوا اس نے امی کے گلے سے لگ کر رونا شروع کردیا۔ وہ بھی پریشان ہو گئیں۔ کافی دیر اسکی کمر پر ہاتھ پھیرتی رہیں اسے پیارکرتی رہیں،کچھ تسلی ہوئی تو کومل ان سے الگ ہو گئی--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب بتاؤ مجھے کیا ہوا میری چندہ؟ یہ آنسو کیوں؟"

"اپ مجھ سے اتنا پیار کیوں کرتی ہیں امی، میرا اتنا خیال کیوں رکھتی ہیں؟"

کومل نے آنسو اپنی ہتھیلی کی پشت سے صاف کرتے ہوئے کہا تو امی ناصحانہ انداز میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا دیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیونکہ تم میری بیٹی ہو، میری جان کا ٹکڑا ہو --- تمہارا خیال نہیں رکھوں گی تو اور کس کا رکھوں گی؟ میں نے صرف تم تینوں کے لیے اس زندگی کو دکھوں سمیت قبول کر لیا تھا--- اب تم تینوں ہی میرا سب کچھ ہو---اور میری بیٹی تو میری جان ہے--!"

امی نے آگے بڑھ کر اسکے ماتھے کا بوسہ لیا۔

"تمہارے دل میں جو بھی بات ہے مجھ سے بلا جھجھک کرلو بیٹی کیونکہ ایک ماں سے ذیادہ کوئی بھی اپنی اولاد کو نہیں سمجھ سکتا، مجھ سے ذیادہ اس دنیا میں تمہارا کوئی سگا نہیں ہے یہ بھی یاد رکھنا--!!"

کومل نے نفی میں سر ہلا کر نظریں جھکا لیں۔خاموشی کا ایک معنی خیز دورانیہ آیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسا کچھ نہیں ہے امی--!"

کچھ تو بات تھی جو کومل چھپا رہی تھی۔ امی نے ذیادہ اصرار نہیں کیا لیکن وہ جانتی تھیں کہ کومل جلد ان کے پاس آئے گی اور اپنا مسئلہ ان سے بیان کرے گی، اس لیے ایک بار پھر وہ اسے پھل کھانے کی تاکید کرتے ہوئے کمرے سے باہر نکل آئیں۔

"امی مجھ سے اتنا پیار کرتی ہیں اور میں--- میں کیا کرنا چاہتی ہوں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسے بے حد شرمندگی ہوئی اور وہ ضمیر کی عدالت میں آکھڑی ہوئی، جہاں ڈھیروں ڈھیر ملامت اسکی منتظر تھی۔۔

"کیا میں امی سے دور رہ کر کبھی خوش رہ پاؤں گی؟"

اس نے خود سے پوچھا۔۔

"!!ہرگز نہیں۔۔"

اندر سے آواز آئی۔

اسے یہ بھی احساس تھا کہ امی نے ایک بہت تکلیف دہ زندگی گزاری ہے اور اب اگر انہیں کومل کی جانب سے کوئی دکھ ملا تو شاید وہ اسے برداشت نہ کر سکیں۔۔ کومل ایک احساس کرنے والی بیٹی تو تھی ہی مگر اسکے ساتھ ساتھ وہ ایک نرم دل بھی رکھتی تھی۔ احتشام کے علاوہ وہ کسی کا تصور نہیں کر سکتی، یہ بات سچ تھی لیکن وہ اپنی خوشی کی خاطر امی کے ارمانوں کا خون بھی نہیں کرنا چاہتی تھی۔۔ اس نے اپنی ذمہ داری محسوس کی تو پتہ چلا وہ بیٹی ہے، ایک ایسی جنگجو اور بہادر سپاہی جو اپنی حدود کی سرحد پر کھڑی تھی اور واحد اسی کو اپنی اور اپنے گھر، خاندان کی عزت کا پاس رکھنا تھا۔ اسے ایسی جنگ میں لڑنا تھا کہ بے شک وہ اندر سے لہولان ہوجائے لیکن اسکی عزت اور

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گھر پر کوئی آنچ نہ آئے۔۔۔ہر بیٹی ایک ایسی ہی جنگجو ہوتی ہے، جن بیٹیوں نے اپنے گھر اورعزت کا پاس رکھنا وہ کبھی اپنی جنگ جیتے بغیر واپس نہیں پلٹتیں خواہ انہیں خود اکو اس جنگ میں ہارنا پڑے۔۔

©®©®©®©®©®

کل نبیلہ پھپھو نے آنا تھا امی حق نواز کے ساتھ مارکیٹ سے سامان لینے گئی تھیں۔ کومل باورچی خانے سے نکل کر سلیم نواز کے کمرے میں چلی آئی۔ ابو اپنے کمرے میں کتاب پڑھ رہے تھے۔ سلیم نواز نے کومل کو دیکھا تو سرد نگاہوں سے اسے گھور کر رہ گیا لیکن کہا کچھ نہیں۔۔۔اسے نہیں معلوم تھا کہ اب کومل کیوں آئی ہے اسکے پاس۔۔۔ شاید اسے شرمندہ کرنے۔

"!مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے سلیم۔۔"

کومل نے انگلیاں مڑوڑتے ہوئے کہا، وہ اب بھی پس و پیش کا شکار تھی کہ آیا سلیم سے بات کرنی چاہیے یا نہیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہاں کہو؟"

سلیم نے کچھ سرد لہجے میں بغیر اسکی جانب دھیان دیئے لٹھ مار انداز میں کہا۔

"تھوڑی دیر کے لیے اسے بند کرکے میری طرف متوجہ ہو کر بیٹھو تاکہ میں تم سے بات کر سکوں۔۔!"

کومل نے کمپیوٹر کی جانب اشارہ کرتے ہوئے سلیم سے کہا، سلیم نواز نے بادل ناخواستہ اس پر نظر دوڑائی اور کمپیوٹر بند کرکے احسان جتانے والے انداز میں اسکی جانب متوجہ ہوا۔ اندر سے وہ سخت خوفزدہ تھا، کچھ احساس جرم، کچھ گذشتہ پشیمانی۔۔۔ اسکا دل واقعی مجروح ہو رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دیکھو سلیم نواز تم میرے بھائی ہو اور اچھی طرح جانتے ہو کہ حق نواز سے زیادہ سمجھدار اور ذہین ہو تم کیونکہ اس میں بچپنا ہے لیکن تم میں نہیں۔۔۔"

کومل نے طوعاً کرہاً بات کا آغاز کیا۔ سلیم نواز کو سمجھ نہیں آرہی تھی اس تمہید کی وجہ کیا ہے آخر۔۔۔جو بات کرنی ہے انسان وہ سیدھی طرح بھی کہہ سکتا ہے۔۔۔اس نے کوفت بھرے انداز میں کومل کا چہرہ دیکھا، وہ بے حد سنجیدہ تھی۔ سلیم نواز کو ایک بار پھر خوف نے گھیرنا شروع کردیا لیکن اس نے ہر خوف کو یہ سوچ کر ذہن سے جھٹک دیا

URDU NOVEL BANK

کہ جو بھی ہو اب کومل میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی کیونکہ اسکا بہت بڑا راز سلیم کے پاس تھا جسے وہ کبھی بھی استعمال کرکے ابا کے سامنے اسکو مزہ چکھا سکتا تھا۔ اب کی بار وہ گردن کڑا کر کومل کو دیکھنے لگا۔

انسان اپنی ہر بات اپنے قریبی لوگوں سے شیئرکرنا چاہتا ہے تاکہ وہ اسکی صحیح راہنمائی کرسکیں اوربات غیروں تک جا کر بتنگڑ نہ بنے۔۔۔کیونکہ اپنوں سے ذیادہ کوئی ہمارا ہمدرد و خیر خواہ نہیں ہوتا۔۔۔!!"

کومل نے کھوئے کھوئے سے لہجے میں مزید کہا۔۔ سلیم نواز لب سیے اسکا چہرہ دیکھنے لگا۔ وہ خوب سمجھ رہا تھا کہ کومل یہ سب باتیں اسکو لگا کر کہہ رہی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس لیے سلیم نواز۔۔"کومل نے اچانک اپنا سر اٹھا کر سلیم نواز کا چہرہ دیکھا۔۔"میں" تم سے اپنا ایک راز بانٹنے آئی ہوں، میری زندگی کا سب سے بڑا راز کیونکہ تم میرے بھائی ہو اور ایک بھائی سے ذیادہ بہن کا خیال رکھنے والا اسکو تحفظ دینے والا کوئی نہیں ہوتا۔۔۔"

سلیم نواز دم بخود رہ گیا۔۔۔ اس نے بے یقینی سے سامنے بیٹھی اپنی بڑی بہن کا چہرہ دیکھا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہاں ہاں کہو؟"

سلیم نواز کے سارے وجود میں سنسنی پھیلی ہوئی تھی۔ وہ شدت سے منتظر تھا کہ کومل سب کہہ ڈالے۔۔۔

"لیکن پہلے تمہیں مجھے ایک بات بتانی ہوگی؟"

کومل نے گہری نگاہوں سے سلیم نواز کا چہرہ دیکھا۔

"کیسی بات؟"

سلیم نے سانس روک کر اسے دیکھا۔

تم نے اس دن ابا سے کہا میں محلے کے لڑکوں سے باتیں کرتی ہوں وغیرہ وغیرہ ۔۔۔"

"کیوں کہا تم نے وہ سب سلیم نواز؟

کومل کے براہ راست پوچھے جانے والے اس سوال نے اسے بغلیں جھانکنے پر مجبور کردیا، چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا ایک جا رہا تھا۔ سلیم نواز شرمندگی کے مارے کچھ بول ہی نہ سکا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہمارے معاشرے میں باتوں کو آمنے سامنے بیٹھ کر "کلیئر" کرنے کا رواج بہت کم ہے۔ ہمیشہ کسی تیسرے بندے کی جھوٹی سچی پر یقین کیا جاتا ہے اور اگر کوئی خود اتنی ہمت اور بہادری دکھا دے تو قصوروار کا وہی حال ہوتا ہے جو سلیم نواز کا ہوا۔ اس نے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور اپنی نظریں چراتے ہوئے کہا۔

"!!کچھ جھوٹ نہیں کہا تھا میں نے، تم ہو ایسی۔۔ہمارے سامنے ستی ساوتری بنتی ہو" اپنی غلطی سلیم نے پھر بھی تسلیم نہیں کی تھی۔کومل اچھی طرح جانتی تھی سلیم نواز جان بوجھ کر جھوٹ بول رہا ہے،وہ بجائے اپنی غلطی کا اعتراف کرنے کے الٹا چور کوتوال کو ڈانٹے کے مصداق کومل پر چڑھ دوڑا تھا۔ کومل اس الزام پر دکھ کے مارے اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!تم جھوٹ بول رہے ہو۔۔۔"

کومل نے آواز کی بھراہٹ پر قابو پاتے ہوئے سختی سے کہا۔

"!!میں سچ بول رہا ہوں۔۔"

سلیم نواز سیاہ ساکن اسکرین پر نظریں جمائے خودسر لہجے میں بولا۔

"!!تم جانتے ہو تم جھوٹ بول رہے ہو سلیم۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کا ضبط کنارے کنارے تھا۔

"!!تم جھوٹی ہو جبھی مجھ سے معافی مانگنے آئی ہو۔۔"

"یہی بات یہاں دیکھ کر کہو ذرا۔۔؟"

"!!نہیں۔۔۔میں تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔"

"!!تم دراصل مجھ سے نظریں نہیں ملا پا رہے، شرمندگی کے باعث۔۔"

شرمندگی؟" سلیم نواز ڈھیٹ پن میں بے ساختگی سے مسکرایا، اسکا انداز سراسر مذاق"

"اڑانے والا تھا۔"کیسی شرمندگی۔۔اور وہ بھی تم جیسی جھوٹی کے سامنے؟؟

کومل خاموش رہی۔اس نے ہچکچاتے ہوئے بالآخر کومل کو دیکھا، کومل ہنوز سلیم نواز کو دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بتاؤ کیوں جھوٹ بولا تم نے؟"

کومل نے جیسے اپنی آنکھوں سے جکڑ لیا تھا اسے۔

او جاؤ بی بی جا کر کام کرو اپنا، لڑکوں سے میسجز پر باتیں کرو گندی گندی۔۔ میرا دماغ"

"!!نہ خراب کرو

URDU NOVEL BANK

کومل بےاختیار اُٹھی اور سلیم نواز ایسے ڈر کر کرسی سے اٹھا جیسے موت کا فرشتہ اسکی جان قبض کرنے آرہا ہے۔

"چلو میرے ساتھ۔۔!!" کومل نے اسکا بازو جکڑا، سلیم نواز نے تیزی سے اپنا بازو چھڑانا چاہا، "ابو کو تو پتہ چلے تم کیا کرتے پھر رہے ہو ان کی آنکھوں میں دھول جھونک کر،چلو میرے ساتھ۔۔!!"

کومل اسے غصے سے گھورتے ہوئے ایک بار پھر اپنے ساتھ کھینچنے لگی۔۔۔ سلیم گھگھیا کر رہ گیا۔۔۔اس نے اپنے آپ کو چھڑانے کی کوشش کی لیکن کومل کی گرفت اتنی مضبوط نہیں تھی جتنا اسکا انداز طاقتور تھا اور نظریں سلیم کو زیر کیے دے رہی تھیں۔۔۔ سلیم رعشہ خطمی ہو کر بالآخر سسکنے لگا۔۔گھر پر امی اور حق نواز کے سوا کوئی نہ تھا کومل اس پر پوری طرح حاوی تھی۔ابا کو کچھ پتہ چل جاتا تو آج سلیم نواز کو بچانے والا کوئی نہیں تھا۔

جب وہ بہت سا رو کے چپ ہوا تب بھی کومل اسکے پاس ہی تھی۔ سلیم کا سر ندامت و شرمندگی کے ملے جلے جذبات سے جُھکا ہوا تھا۔ کومل نے کافی سوچنے کے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بعد اسکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا۔ سلیم نواز نے اسکا ہاتھ جھٹکا نہیں تھا، کومل کو کچھ تسلی ہوئی۔

"سلیم نواز تم میرے بارے میں کچھ غلط مت سوچو، میں تمہاری بہن ہوں اور ایک بھائی کو اپنی بہن کے بارے میں سب پتہ ہوتا ہے، تم بھی جانتے ہو میں کوئی غلط قدم نہیں اٹھا سکتی۔۔۔ہاں لیکن محبت انسان کے اختیار میں نہیں ہوتی سلیم۔۔!"

کومل کی آواز بھرا گئی۔ سلیم نے آنسو صاف کرتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھا۔ وہ نہیں سمجھ سکتا تھا اس وقت جو کیفیت کومل کی تھی وہ کبھی نہیں سمجھ سکتا تھا کیونکہ وہ کومل نہیں تھا اور نہ ہی کومل کی سی سوچ رکھتا تھا۔ وہ اسی معاشرے کا ایک روایتی سا مرد تھا جو خود چار چار لڑکیوں سے چکر چلا کر بھی معاشرے میں باعزت کہلاتا ہے لیکن اگر بہن، بیٹی نے کسی سے نکاح جیسے پاک تعلق کی بھی ہلکی سی خواہش ظاہر کردی تو غیرت کا ڈرامہ رچا کر مرنے مارنے پر اتر آتا ہے۔

"کومل کے آنسو بہہ نکلے" میں غلط نہیں ہوں سلیم نواز، نا ہی میرے افیئرز ہیں آوارہ لڑکوں سے۔۔" ہاں لیکن محبت۔۔۔اس پر میرا کوئی اختیار نہیں، مگر۔۔۔ سلیم نواز میں

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بالکل سچ کہہ رہی ہوں میری محبت بالکل پاک ہے۔۔اس نے مجھ سے وعدہ کیا ہے وہ بہت جلد اپنے والدین کو ہمارے گھر لائے گا۔۔۔!!"

کومل نے پریقین انداز میں سلیم نواز کو بتایا لیکن سلیم نواز تلملا اٹھا۔اس نے اپنا ہاتھ کھینچ کر کومل کے ہاتھ سے علیحدہ کیا۔ کومل کا دل جیسے کسی نے یکدم مٹھی میں بھینچ لیا۔ اس نے سراسیمہ ہوکر سلیم نواز کا چہرہ دیکھا جس پر تلخی و تنفر کے سوا کچھ نہ تھا۔

"سب کچھ کرکے اب بھی تم اتنی بے شرمی سے صفائیاں پیش کر رہی ہو؟ شرم سے ڈوب مرنے کی بات ہے یہ۔۔۔"

کومل نے تڑپ کر اسکی بات کاٹی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں سلیم نواز، محبت کوئی بے شرمی نہیں ہے۔۔یہ تو۔۔۔یہ تو انسان کی زندگی کا سب سے اہم حصہ ہے۔۔۔اور پھر میری محبت تو بہت پاک ہے، میں نے تو کبھی۔۔۔"

یکدم سلیم نواز نے اسکی بات کاٹی اور تلخی سے پوچھا۔

"کیا نام ہے اسکا؟"

"احتشام۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے نظریں جھکا کر آہستگی سے کہا۔

"ہاں جبھی اس مسٹنڈے کے گھر بریانیاں اور پکوان بنا بنا کر بھیجے جاتے تھے، ہے نا؟"

سلیم نواز نے طنزیہ انداز میں اسے دیکھتے ہوئے زہر اُگلا۔کومل کا دل کوئی آری سے چیر چیر کر ٹکڑوں میں علیحدہ کر رہا تھا۔

"وہ تو میری سعدیہ باجی سے بھی دوستی ہے، انہیں۔۔۔"

"بس کردو، اب بھی تم دیدہ دلیری سے اپنے بھائی کے سامنے اپنی محبت کا پرچارکر رہی ہو؟ میں تمہیں ایسا نہیں سمجھتا تھا کومل۔۔۔!!"

سلیم نواز نے یوں ظاہر کیا جیسے کومل نے محبت نہیں کسی کا قتل کر ڈالا تھا اور کومل کا سر یوں جھکا ہوا تھا جیسے اس نے محبت نہیں کوئی جرم کر ڈالا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں سمجھتا تھا میری بہن سب سے الگ ہے، پڑھائی میں بھی اول، گھریلو اور باادب۔۔" کومل کی سسکاری نکل گئی، کیسے وقت پر سلیم نواز کے منہ سے اپنی تعریف سنی تھی اس نے۔۔ "لیکن تم نے تو اس احتشام سے محبت کرکے ہمارا سر شرم سے جھکا دیا ہے، جانتی ہو لوگ کیا کیا باتیں نہ بنائیں گے؟ ایک زمانہ واقف ہے میرا۔۔ میں کیسے لوگوں کو۔۔اف!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔ کومل بے زبان باندی کی طرح سر جھکائے رو رہی تھی۔۔مشرقی لڑکیوں کی حیا ایسی ہوتی ہے وہ اپنے جذبات کا اظہار اپنی زبان سے کرتے ہوئے بھی کتراتی ہیں، کجا کہ والدین سے اتنی بڑی بات کرنا۔۔

اس نے جو سوچا تھا سلیم نواز اسکی بات سمجھے گا اور کومل کی حمایت میں امی ابا کے سامنے ڈٹ کر کھڑا ہوگا کیونکہ وہ آج کے دور کا لڑکا تھا، بہت سی لڑکیوں سے اسکی بات چیت بھی ہوتی تھی لہذا وہ ایک مثبت ذہنیت کے ساتھ کومل کا دفاع کرے گا۔۔۔

تو وہ سب صرف اسکی خوش فہمی تھی بلکہ غلط فہمی۔۔۔اب تو اسے یوں لگنے لگا تھا جیسے اس نے واقعی کوئی جرم کردیا ہے۔ خود ترسی کا یہ عالم تھا کہ اسکے آنسو مزید تیزی سے بہنے لگے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب یہ رونا بند کرو، ایسی باتیں پیار ویار کے چکروں میں پڑنے سے پہلے سوچنی چاہیے تھیں۔۔ سب کچھ کر کرا کے اب تم مجھے دکھانے کے لیے آنسو بہا رہی ہو؟"

کومل نے کچھ کہنا چاہا مگر سلیم نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا، کومل پر اسکا غلبہ طاری تھا۔وہ اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا تھا۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ٹھیک ہے۔۔تم نے مجھ پر بھروسہ کیا ہے تو میرا بھی فرض بنتا ہے میں بھائی ہونے" کی حیثیت سے تمہارا خیال رکھوں۔۔کیونکہ میں بے حس نہیں ہوں مجھے پھر بھی تمہارا احساس ہے۔۔۔"!!!

سلیم کا انداز احسان جتلانے والا تھا لیکن کومل نے اسے یوں دیکھا جیسے اسے ہفت اکلیم کی دولت ہاتھ آگئی ہو۔۔۔وہ جو بالکل ناامید ہو چلی تھی سلیم کی اس بات نے اسے نئی زندگی بخش دی۔۔

کیا۔۔۔واقعی۔۔۔تم سلیم نواز۔۔کیا تم ابا سے بات کرو گے میرے لیے؟"

کومل سے بے یقینی کے باعث بولنا مشکل ہو رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پاگل واگل ہو گئی ہو تم؟ شکر کرو میں نے تمہاری لاج رکھ لی۔۔۔اور تم اب بھی " فضول باتیں کیے جا رہی ہو؟ تمہیں اپنی عزت پیاری نہیں ہے کیا؟ یا ہماری عزت کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی ہو؟"

یہ سلیم نواز کیا کہہ رہا تھا۔ کومل ویران آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھے گئی۔

میری بات دھیان سے سنو۔۔ اب تم اس لڑکے سے کسی بھی قسم کا کوئی تعلق" نہیں رکھو گی، سمجھی؟"

URDU NOVEL BANK

کومل کی وقت گویائی تو سلب ہو چکی تھی لیکن سلیم نواز کی قوت گویائی جیسے اب ہی واپس آئی تھی۔

"ارے تم جانتی ہی کیا ہو لڑکوں کے بارے میں۔۔۔ہم سے پوچھو ان آوارہ لونڈوں کی اصلیت۔۔۔ تم جیسی بے وقوف لڑکیوں کو ورغلانا، بہلانا، پھسلانا اور پھر ان کی معصومیت کا فائدہ اٹھانا۔۔۔ہونہہ۔۔۔یہ محبت وحبت کچھ نہیں ہوتی بی بی رانی، سمجھی نا؟"

"!!لیکن احتشام ایسا نہیں ہے۔۔"

کومل کے نیم مردہ جسم نے میکانکی انداز میں یہ فقرہ بول کے مکمل کیا۔ سلیم نواز نے تمسخرانہ انداز میں قہقہہ لگایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاہاہا اور تم اسی بات سے رتیجھ گئیں۔۔۔؟ کان ادھر سے پکڑ لو یا ادھر سے۔۔۔بات ایک ہی ہے اب تو ویسے بھی یہ احتشام والا ڈائیلاگ کافی پرانا ہو چکا ہے۔۔۔لیکن تمہاری عقل کیا گھاس چرنے گئی تھی؟ تم کیوں سمجھ نہ سکیں کہ وہ فیشن کا دلدادہ، باپ کی دولت پر عیش کرنے والا۔۔اسے کیا کمی ہوگی لڑکیوں کی، جو وہ تمہارے لیے خود کو پارسا بناتا پھرے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں تو سمجھتی تھی کہ تم اسکے ساتھ رہتے ہو، اسے جانتے ہو، ہر وقت اسکے گن گاتے رہتے ہو، تم اسکی حمایت ضرور کرو گے لیکن افسوس صد افسوس تم بھی نا سمجھ سکے سلیم نواز؟"

یہ سب دنیا دکھاوے کو کرنا پڑتا ہے ورنہ لڑکوں میں رہ کر لڑکوں کو لڑکوں کی اصلیت کا نہ پتہ ہو یہ ممکن ہے بھلا؟ سب پتہ ہوتا ہے سلیم نواز کو، یونہی نہیں اسکا کچھا چٹھا کھول کے رکھ دیا تمہارے سامنے۔۔!!"

یہ تو تمہیں تب پتہ چلے گا جب اسکے گھر سے میرا رشتہ آئے گا، وہ باقاعدہ نکاح کر کے باعزت طریقے سے اپنی دلہن بنا کر مجھے اس گھر سے لے کر جائے گا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ناجانے کومل میں اتنی ہمت کہاں سے آئی وہ احتشام کے حق میں اتنی بڑی بات کہہ گئی۔ شاید یہ اپنی محبت کی صداقت پر اسکا کامل یقین تھا۔ سلیم نواز یوں ہنس دیا جیسے کوئی بڑا کسی بچے کی بات پر سر ہلاتے ہوئے ہنس دیتا ہے۔

تم بھی یہاں ہو اور میں بھی یہاں ہوں۔۔۔!!"

جس دن وہ لڑکا اس گھر میں تمہارا رشتہ لے آیا۔۔۔پھر تمہاری جوتی ہوگی اور میرا سر۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے کھلم کھلا چیلنج دے دیا تھا کومل کو جبکہ ادھر کومل کے اعتماد میں ذرہ برابر فرق نہیں آیا تھا۔اس نے انہی نگاہوں سے سلیم کو جواب دیا۔۔۔

"وہ دن جلد آئے گا لیکن تم فکر نہیں کرو میں تمہیں جوتیاں بالکل نہیں ماروں گی۔۔۔ کیونکہ میں کم ظرف نہیں۔۔!!"

سلیم نواز نے جیسے ناک پر سے مکھی اڑائی۔

"وہ یہاں آئے تب نا۔۔۔اسکے تو ویسے ہی بڑے چرچے ہیں آجکل کالونی میں۔۔۔"

ابھی سلیم نواز کی بات مکمل بھی نا ہونے پائی تھی کہ باہر دروازہ زور سے دھڑدھڑایا جانے لگا۔۔۔ حق نواز کی دستک سب پہچانتے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیسے چرچے۔۔۔؟"

کومل پوچھنا چاہتی تھی لیکن سلیم نواز دروازے کی طرف بڑھ چکا تھا۔یکدم وہ پلٹا اور کومل کو سفاک نگاہوں سے دیکھا۔

"اب تم نے اس لڑکے سے بات کی تو مجھ سے برا کوئی نہ ہوگا، یہ بات اچھی طرح یاد رکھنا۔۔!"

کومل خود سے چار سال چھوٹے بھائی کے لہجے پر کانپ کر رہ گئی۔

URDU NOVEL BANK

©®©®©®©®

نبیلہ پھپھو کی آمد پر اس بار اس جوش و خروش کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تھا جس طرح پہلے ہوتا تھا۔ فہد پر بھی صدقے واری جانے والا کوئی منظر دیکھنے میں نہیں آیا تھا فی الحال۔ امی کا بھجا بھجا سا لہجہ ابا کی سمجھ سے باہر تھا لیکن مہمانوں کے سامنے وہ امی سے کچھ سوال جواب نہ کر سکے۔ خلاف معمول ماحول کافی کھنچا کھنچا سا تھا اور یہ بات صورتحال کو ذیادہ معنی خیز بنا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حیرت کی بات یہ تھی کہ نبیلہ پھپھو اور فہد کے رویے میں اس تناؤ کے باوجود کوئی تبدیلی نہیں آئی تھی۔ کھانے کے بعد چائے پیش کر کے کومل ڈرائنگ روم سے باہر آ گئی لیکن اس نے دروازہ اس قدر کھلا ضرور چھوڑ دیا تھا کہ اندر کی تمام گفتگو باآسانی سن سکے۔

بھئی ثمینہ ماشااللہ کومل بیٹی کی تربیت تم نے خوب کی ہے، رب نواز بھائی میں تو کہتی" "ہوں اللہ ایسی بیٹی سب کو دے۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نبیلہ پھپھو نے چائے کی لمبی سی چسکی لے کر خوشگوار لہجے میں کہا۔ ابا متانت سے بیٹھے انکی بات پر سر ہلاتے رہے جبکہ امی نے پھیکی سی مسکراہٹ اچھال کر ایک بار پھر سنجیدگی کی چادر اوڑھ لی۔

"نبیلہ پھپھو-- اب دیکھیں نا یہاں آئے مجھے ایک، ڈیڑھ ماہ ہی تو ہوا ہے مگر خدا کی پناہ" نبیلہ پھپھو نے چاۓ کا کپ میز پر رکھ کر کان کی لو کو چُھوا اور حیرت کے انداز میں آنکھیں مزید پھیلا لیں--- "ایسی تیز طرار لڑکیاں، امریکہ کی انگریزنیوں سے دو دو ہاتھ آگے-- ہائے توبہ توبہ ایسی بے حیائی کہ بس توبہ ہی بھلی، ماں باپ نے بھی ایسا کُھلا چھوڑ رکھا ہے کہ پوچھیں مت---!!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

انہوں نے اپنی بات میں وقفہ دیتے ہوئے میز پر دھرا چائے کا کپ اٹھاکر لبوں سے لگایا اور اس دوران ایک طائرانہ نگاہ حاضرین پر بھی دوڑا لی-- سب حسب توقع انکی بات میں الجھے ہوئے تھے-- خیر انہوں نے مطمئن انداز میں تازہ دم ہوکر بات جہاں سے چھوڑی تھی وہیں سے دوبارہ جوڑ لی--

"لڑکیاں کہاں کہاں منہ مارتی پھر رہی ہیں ماں باپ کو کوئی ہوش ہی نہیں اور اگر اپنی شامت بلوانے کی غرض سے کچھ پوچھنے کی غلطی کر بیٹھو تو یہ--" انہوں نے باقاعدہ

URDU NOVEL BANK

ہاتھ کے اشارے سے اپنی بات میں وزن پیدا کرتے ہوئے کہا،" یہ اتنی لمبی لمبی زبانیں، ہر بات کا جواب حاضر ہے، پٹر پٹر زبان چلتی ہے توبہ---"

نبیلہ پھپھو نے فقرہ مکمل کرکے فکر مند انداز میں اپنے ماتھے ہر ہاتھ رکھ لیا اور پھر کپ اُٹھا کرلبوں سے لگا لیا---

"!!اوہ پلیز ممی--ڈاکٹر نے آپکو ٹینشن لینے سے منع کیا ہے نا--پلیز بی ریلیکس---" فہد نے اداکاری کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے نبیلہ پھپھو کو پریشان ہونے سے روکا۔

"ماں صدقے، یہ میرا معصوم بچہ ادھر آ ماں کے پاس---دیکھ رہے ہیں آپ رب نواز بھائی؟" نبیلہ پھپھو نے ڈبڈبائی نگاہوں سے ابا کو دیکھا اور فہد کو سینے سے لگا کر رونے لگیں---"کیسی فکر ہے اسے ماں کی، راتوں کو اٹھ اٹھ کر میرا بی پی چیک کرتا ہے، یقین نہیں آتا نا مگر دیکھ لیں اس فرشتہ صفت بچے کو، اسی کی فکر میں دن رات لگی رہتی ہوں میری تو جیسی تیسی گزرنی تھی گزر گئی رب نواز بھائی--" نبیلہ پھپھو نے دوپٹے سے آنکھیں رگڑتے ہوئے بے حد دکھ بھرے لہجے میں کہا،" مگر میرا بچہ---اسکی خوشی دیکھ لوں تو کم سے کم سکون سے مر تو سکوں گی نا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے بھی اپنی نم آنکھیں صاف کرتے ہوئے پیار بھری نظر سے فرشتہ صفت فہد کو دیکھا۔انہیں اس سارے عرصے میں پہلی بار محسوس ہوا کہ جیسے فہد کے بارے میں اتنی سفاکی سے سوچنا ٹھیک نہیں، ہو سکتا ہے انکے شکوک بے بنیاد ہوں۔۔۔

"!!بس کرو نبیلہ، اللہ سب اچھا کرے گا، حوصلہ رکھو"

ابا نے امی کو روتے دیکھا تو گلا کھنکھارتے ہوئے نبیلہ پھپھو سے کہا۔ نبیلہ پھپھو کو ابا کے انداز اور امی کے آنسوؤں سے کافی تسلی ہوئی تھی۔ لوہا برابر گرم ہو رہا تھا۔

"اللہ سے امیدیں تو بڑی اچھی، بڑی پکی ہیں رب نواز بھائی، اسی لیے تو آپکو اورثمینہ کو روز روز تکلیف دینے چلے آتے ہیں ہم ماں بیٹا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نبیلہ پھپھو نے معنی خیز انداز میں کہہ کر جملہ ادھورا چھوڑ دیا۔

"ارے نہیں نہیں۔۔۔ آپ لوگوں کا اپنا گھر ہے جب مرضی آؤ سو بسم اللہ۔۔"

امی نے فوراً ٹکڑا لگایا تو نبیلہ پھپھو طمانیت سے مسکرا دیں، ابا نے بھی امی کی حمایت میں سر ہلایا۔

"ہاں ثمینہ تم لوگوں کی اپنائیت ہی ہے جو میں اپنا رشتہ تم لوگوں سے مزید مضبوط کرنا چاہتی ہوں۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

نبیلہ پھپھو نے گفتگو کو مزید دلچسپ بناتے ہوئے تجسس کا تڑکہ لگا کر کہا تھا۔ ابا اور امی نے ایک دوسرے کی جانب سرسری نگاہوں سے دیکھا، سمجھ تو وہ گئے تھے مگر صورتحال کے تقاضے کے مطابق خود پر قابو پاکر وہ ایک بار پھر نبیلہ پھپھو کی جانب متوجہ ہوگئے۔

دراصل رب نواز بھائی، میں کومل کو اپنے فہد کے لیے مانگنے آئی ہوں۔۔۔مجھے ایسی ہی" بچی کی تلاش تھی جو گھر بار سنبھالنے والی ہو، سیدھی سادی، شریف، ساہُو۔۔ مطلب یہ ہے کہنے کا کومل میرے دل کو بھا گئی ہے۔۔۔اس میں وہ تمام خوبیاں بدرجہا اتم موجود ہیں جو کسی کی بھی زندگی کو خوشگوار بنا سکیں، جنت بنا سکیں۔۔۔میں اسے اپنی بیٹی بنانا "چاہتی ہوں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نبیلہ پھپھو نے بہت محبت بھرے انداز میں اور شیریں لہجے میں کہہ دیا تھا۔ابا کی خوشی کا کوئی ٹھکانہ نہ تھا۔ کچھ یہی حال امی کا بھی تھا۔کتنا انتظار کیا تھا اس دن کا انہوں نے۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"بھئی بات کچھ یوں ہے نبیلہ، کومل تمہاری ہی بیٹی ہے اور تم سے زیادہ بہتر ہمیں اور کون ہو سکتا ہے لیکن تم خوب سوچ بچار کرلو اس معاملے پر کیونکہ فہد میاں ٹھہرے مغربی ماحول کے عادی جبکہ کومل ایک مشرقی گھرانے کی بچی ہے، تم تو خوب سمجھدار ہو، ان معاملات کو بخوبی سمجھتی بھی ہو--!!"

امی نے اپنی حیرت چھپانے کی کوشش کی۔ انہیں ابا سے اس قدر حاضر دماغی کی امید نہیں تھی یا یوں کہنا زیادہ بہتر ہوگا کہ کومل کے معاملے میں اس قدر دلچسپی کی امید نہیں تھی جبکہ نبیلہ پھپھو ابا کی بات سن کر مسکرا کر رہ گئیں۔

"یہ آپکے سامنے بیٹھا ہے میرا فہد، چاہے تو خود پوچھ کے دیکھ لیجئے---ارے رب نواز بھائی آپ بالکل خاطر جمع رکھیے، فہد کی ماں کی مرضی ہی فہد کی مرضی ہے--- پلا بڑھا بے شک یہ وہاں ہی ہے مگر گارنٹی سے کہہ سکتی ہوں یہاں کے لڑکوں سے زیادہ شریف اور معصوم ہے میرا بچہ--کوئی برائی چھو کے نہیں گزری اور بات کی بات اب یہ عقدہ بھی کھولے ہی دیتی ہوں کہ فہد کی مرضی سے ہی تو میں آئی تھی پاکستان میں، اسی کی ضد تھی کہ لڑکی گھریلو، باادب، شرم وحیا والی ہو---تو بھلا بتائیے کومل سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ذیادہ بہتر کون ہو سکتا ہے میرے فہد کے لیے؟ ہائے ماشااللہ۔۔ اللہ ملائی جوڑی ہے رب نواز بھائی۔۔!"

نبیلہ پھپھو نے کچھ یوں فہد کی تصویر پیش کی کہ امی اور ابا کو وہاں بیٹھے بیٹھے ہی کومل کا روشن مستقبل نظر آنے لگا تھا۔ بے شک نبیلہ پھپھو باتیں کرنے کا ہنر جانتی تھیں اور دوسروں کو قائل کرنے کا بھی۔ انہوں نے ذرا کی ذرا فہد کی جانب نظر کی اس نے آنکھوں ہی آنکھوں میں "سب اوکے" کا عندیہ دے کر انہیں مطمئن کر ڈالا۔

اب دیکھو نا ثمینہ زمانہ کیسا جا رہا ہے۔۔؟ انسان کسی غیر کو بیٹیاں دیتے ہوئے بھی" ڈرتا ہے۔۔ لیکن اپنوں میں بیٹی جائے تو کم سے کم یہ ڈر تو نہیں رہتا نا کہ بیٹی دشمنوں کے حوالے کردی، ارے رب نواز بھائی کسی نے سچ ہی کہا ہے کہ اپنا مارے بھی تو "چھاؤں میں پھینکتا ہے۔۔۔یہ بھی تو سوچیں نا؟

نبیلہ پھپھو نے آنکھیں مٹکاتے ہوئے کہا اور باری باری امی اور ابا کا چہرہ ملاحظہ کیا۔۔

مگر میں کہتی ہوں اتنی دور اپنی کومل کو بھیجنے کا سوچ کر ہی جان ہتھیلی میں سمٹی چلی" آتی ہے، کہاں تو کبھی میری بچی اماں باوا کے بغیر شہر سے باہر نہیں نکلی اور کہاں تن

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تنہا دور پردیس، سچ پوچھو تو مجھے تو اس امریکے سے بڑا خوف آتا ہے۔۔میری بچی ناجانے وہاں کی زندگی سہن کر پائے گی بھی یا نہیں۔۔!!"

امی نے زرد چہرے کے ساتھ اپنے دل کا خوف سامنے رکھا۔ نبیلہ پھپھو کے لیے یہ کوئی مسئلہ ہی نہیں تھا۔

"لوجی کیسی غیروں کی سی بات کردی تم نے ثمینہ؟ ہمارے گھر میں ہم دو جی کے سوا ہے ہی کون جو بٹیا کو مسئلہ ہونے لگا کوئی۔۔۔؟ لوگ ایسے رشتوں کے لیے خواب دیکھتے ہیں جو تمہارے گھر آپ چل کر آیا ہے۔۔۔ اور پھر یہ بھی تو دیکھو نا کہ میں وہاں کومل بیٹی کی دل جوئی کو ہر لمحہ موجود جو رہوں گی تو پھر فکر کاہے کی؟ کیوں رب نواز بھائی آپ ہی بتائیں، زمانہ شناس ہیں آپ ماشااللہ۔۔۔امریکہ جیسے ترقی یافتہ ملک میں بھلا کیسی تنگی، پیشی؟ وہاں انسان عیش کرتا ہے اور کام مشینیں کرتی ہیں۔۔۔!!"

نبیلہ پھپھو نے تو رہا سہا خوف بھی زائل کردیا تھا۔اب امی کے پاس کوئی جواز ہی نہ بچا تھا کہ اس رشتے سے انکار کر سکتیں۔۔ امی سے زیادہ ابا کو ہاں کہنے کی جلدی تھی کہ کہیں نبیلہ پھپھو اپنا ارادہ نہ بدل دیں۔۔۔امی خوب سمجھ رہی تھیں لیکن رشتے ناتے یونہی نہیں طے کر دیئے جاتے سو مین میخ دیکھنی پڑتی ہے۔۔۔ "ہاں" کہنے کے بھی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کچھ طریقے ہوتے ہیں۔ انہوں نے نگاہوں ہی نگاہوں میں ابا کو اشارہ کیا اور وہ نبیلہ پھپھو سے دو منٹ کی معذرت طلب کرکے دوسرے کمرے میں صلاح مشورے کی غرض سے چلے گئے۔۔۔

"او ایم جی ممی، آئی مین رئیلی؟۔۔۔یو ور پلیئنگ دا بیسٹ۔۔ٹوٹلی ان بیلیوایبل۔۔۔ جسٹ فیب ممی!!"

فہد نے بھرپور انداز میں نبیلہ پھپھو کے قریب ہوتے ہوئے مبارکباد پیش کی، نبیلہ پھپھو اپنی شاندار کارکردگی پر خود بھی مسکرا دیں۔

"بس اب دیکھو کیسے تمہاری ماں کا جادو چلتا ہے۔۔۔!! ثمینہ کی تو آنکھیں دیکھنے لائق تھیں، ایسا نقشہ سیٹ کیا ہے آسائشوں کا تمہاری ماں نے کہ کل کی دیتی آج ہی ہاتھ پکڑ لڑکی دینے کو تیار ہوگی۔۔۔ان لوگوں کی کمزوریاں خوب جانتی ہوں میں۔۔!!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

نبیلہ پھپھو کا پراعتماد لہجہ زہر میں بھجا ہوا تھا۔ فہد نے کچھ اکتاہٹ سے اپنے موبائل کی جانب دیکھا۔۔۔

"اف یہ ڈیوڈ نا جانے کب میرا پیچھا چھوڑے گا؟"

"کیوں کیا ہوا؟ کیا پھر سے اپنے پیسوں کے لیے تنگ کر رہا ہے وہ تمہیں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نبیلہ پھپھو نے ایک نظر موبائل کو دیکھ کر فہد سے استفسار کیا۔

"تو اور کیا ممی، یو نو ویری ویل۔۔۔میں جلد از جلد اس خبیث سے جان چھڑانا چاہتا تھا

"!ہوں۔۔۔میرا واپس جانا بہت ضروری ہے اب

فہد نے موبائل پاور آف کر کے صوفے پر پٹخا اور صوفے کی پشت سے ٹیک لگا کر اپنا ماتھا مسلا۔۔

"پلیز ممی کسی بھی طرح آج ہی یہ شادی والا مسئلہ وائنڈ اپ کریں۔۔۔ میں تنگ آگیا

"!!ہوں اس ماحول سے۔۔آئی جسٹ وانا گو بیک۔۔

نبیلہ پھپھو نے ایک گہری نظر اسکے چہرے پر ڈورائی اور پرسچ انداز میں ہنکارہ بھرا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پہلے تو تم بہت خوش تھے یہاں،اب اچانک جانے کی جلدی کیوں پڑ گئی؟"

فہد نے الجھن بھرے انداز میں سر اُٹھا کر انکو گھورا اور کندھے اچکائے۔۔۔

"!!وہاٹ ربش۔۔۔آپکو تو میری ہر بات پر شک ہے"

"شک نہیں یقین ہے کیونکہ تم میری اولاد ہو، یہ بات اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ کومل سے شادی کے بعد تمہیں باہر منہ مارنا چھوڑنا پڑے گا۔۔یہ مشرقی لڑکیاں بہت شوہر پرست ہوتی ہیں، کٹ مرنا پسند کرتی ہیں مگر شوہر کے ساتھ دوسری عورت نہیں

URDU NOVEL BANK

دیکھ سکتیں۔۔۔!!بس بہت ہو گئی آوارہ گردیاں، اب تمہیں خود کو بھی سدھارنا ہوگا،
" سمجھے؟

"اوہ جسٹ شٹ اپ ممی۔۔۔"

اس نے چلا کر انکی بات کاٹی تو نبیلہ پھپھو نے باہر دیکھتے ہوئے اسکا ہاتھ زور سے
دبایا۔۔۔

"آہستہ بکواس کرو بے غیرت انسان۔۔۔یہ تمہارے باپ کا محل نہیں ہے جہاں تم جو
"جی میں آئے بکتے رہو۔۔تمہیں اپنی خیریت عزیز نہیں کیا؟

نبیلہ پھپھو نے دانت کچکچا کر کہا۔ فہد نے بدتمیزی سے انکا ہاتھ جھٹک دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!آئی وِل سی یو۔۔"

وہ قدرے آہستہ آواز میں غرایا تھا۔ نبیلہ پھپھو اسے گھور کر رہ گئیں۔

"اب تم نے ایک بھی لفظ منہ سے نکالا تو مجھ سے کسی قسم کی مدد کی امید مت رکھنا،
"!ڈیوڈ سے کیسے نمٹنا ہے یہ بھی خود سوچ لینا۔۔۔اور ہاں، یہ رشتہ تو ختم ہی سمجھو۔۔۔

URDU NOVEL BANK

یہ واضح دھمکی تھی۔فہد نے غم و غصے سے کھا جانے والے انداز میں اپنی ماں کا چہرہ دیکھا۔ وہ بے بس تھا ورنہ اس عورت کو جو اسکی ماں تھی،ضرور مزہ چکھاتا۔۔۔اسکی بہت پہلے سے یہ خواہش تھی جو وقت کے ساتھ ساتھ مزید جڑ پکڑتی جا رہی تھی۔

اس نے کبھی انہیں خالص ماں کے روپ میں نہیں دیکھا تھا۔۔۔ ان کی ممتا اور محبت کے لیے وہ تڑپا تھا بہت۔۔۔باپ سے دوری اپنی جگہ لیکن ماں کی مادیت پرستی اسے اندر سے کھا گئی تھی۔ اس نے جھوٹ بولنا،دھوکہ دینا،چوری کرنا بہت بچپن میں سیکھ لیا تھا۔ اسکی ماں نے کبھی اس سے یہ نہیں پوچھا تھا کہ اس نے جھوٹ کیوں بولا؟ چوری کیوں کی؟ وہ صرف اسے مارتی تھیں یا بزدل باپ کی بزدل اولاد ہونے کے طعنے دیتی تھیں۔پھر اس نے انہیں بہادر بن کے دکھایا۔۔۔کچھ عمر گزری، وہ اب بہادری و بے خوفی سے آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر جھوٹ بولتا تھا، نامحسوس انداز میں لوگوں کی جیبیں صاف کر جایا کرتا تھا، اپنی معصوم صورت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے لوگوں کو سامنے سامنے دھوکہ دے جایا کرتا تھا، خنزیز کا لذیز لیکن حرام گوشت بلا جھجھک کھا لیتا تھا، لڑکیوں کو اپنی پرفریب باتوں کے جال میں پھنسانا، ان سے پیسے بٹورنا، انکے جسم سے فائدہ اٹھانا اسکے بائیں ہاتھ کا کھیل اور محبوب مشغلہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے اندر کی توڑ پھوڑ اوراپنے ضمیر کے بے رحم کچوکوں سے بچنے کے لیے شراب بھی پیتا تھا، نشہ بھی کرتا تھا،زنا بھی کرتا تھا غرض ہر دنیاوی لذت سے آشنا تھا لیکن اس نے خود کو ان چیزوں کا عادی نہیں بنایا تھا کیونکہ اسے پتہ تھا وہ ایک اچھا انسان نہیں ہے،ایک برے انسان کو زندہ رہنے کے لیے بہت احتیاط سے برے کام کرنا پڑتے ہیں، ذرا سی لغزش بھی اسکے لیے خطرناک ثابت ہو سکتی ہے۔ اچھے انسان کو تو پھر بھی موقع مل جاتا ہے اپنی غلطی سدھارنے کا لیکن ایک برے انسان کو غلطی کی صرف سزا ملتی ہے۔ اسے غلطی کرنے کا کوئی حق نہیں ہوتا کیونکہ وہ غلطی کرے گا تو سیدھا موت کے منہ میں جائے گا۔ برا انسان ایسے ابلیس کی مانند ہوتا ہے جس نے خدا سے بغاوت مول لے لی ہو، وہ اچھے لوگوں میں رہ سکتا ہے، اچھا بننے کی خواہش کر سکتا ہے لیکن وہ کبھی اچھا بن نہیں سکتا، اسے قیامت کا انتظار کرنا پڑتا ہے۔ اسے اپنے حساب کا انتظارکرنا پڑتا ہے۔۔۔!

بحیثیت مسلمان اسے خوب اندازہ تھا کہ وہ کن گناہوں میں پڑا ہوا ہے لیکن وہ خود کو حق بجانب سمجھتا تھا کیونکہ زندگی سے اپنے حصے کی خوشیاں بٹورنے کا یہی واحد حل نظر آیا تھا اسے۔۔۔ایسا بھی نہیں تھا کہ اسے ہدایت کی جانب بلایا نہیں گیا تھا،

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہر خاص و عام مسلمان کی طرح اسے بھی کئی بار مختلف طریقوں سے ہدایت کی طرف بلایا گیا تھا مگر یہ الگ بات کہ وہ ان بدنصیب لوگوں میں ٹھہرا کہ جنہیں "توفیق" نہ ملی تھی۔۔۔ وہ پور پور خود کو اندھیروں میں گم کرنے کا فیصلہ کرچکا تھا۔

آدمی کے اختیار کی یہ صورت ہے کہ اس کے سامنے اللہ تعالیٰ ہر چیز ٹھیک ٹھیک کھول کر بیان کر دیتے ہیں کہ یہاں آؤ گے تو ایسا ہوگا وہاں جاؤ گے تو ویسا، یوں کرو گے تو یہ صورت بنے گی اور ووں کرو گے وہ نتیجہ نکلے گا۔۔۔ اب دو راستے ہیں نیکی اور بدی، انسان کو اختیار دے دیا گیا کہ وہ جیسے چاہے اپنا اختیار استعمال کرتے ہوئے اپنے لیے کوئی سی "بہتر" راہ کا انتخاب یا فیصلہ کرے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہاں آکر بڑے بڑے مار کھا جاتے ہیں، یونہی نہیں کہہ دیا گیا کہ آدمی جتنا بااختیار ہوگا اسی قدر اس پر بوجھ بھی ہوگا، جو ظاہری صورت میں بے شک نظر نہ آئے اور دنیا کو پرکشش و پرآسائش لگے مگر اندر سے وہی آدمی جانتا ہے جس پر بیت رہی ہوتی ہے۔

ﷺ کل کائنات کے لیے بہترین ہمارے پیارے نبی حضرت محمد مصطفیٰ نمونہ ہیں لیکن وہ جانتے تھے کہ جس اونچے مقام پر وہ فائز ہیں کس قدر نازک بھی

URDU NOVEL BANK

ہے۔۔انہوں نے محسن انسانیت ہونے کے تحت ہر شے میں احتیاط برتی کیونکہ انکا ہر عمل لوگوں کا عمل بننا تھا۔ وہ کھانے، پینے، سونے، جاگنے، بول، چال یہاں تک کہ غصہ کیسے کرنا ہے اس چیز میں بھی احتیاط برتتے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ آج دنیا بھر کے مسلمانوں کو قرآن کے بعد قولی، فعلی اور تقرری احادیث کا سہارا ہے۔۔۔

تو سوچیں کہ جب دنیا کے بہترین انسانؐ کے اختیار کا یہ عالم ہے کہ اللہ سے اپنی امت کے لیے بخشش کی دعا کرنا بھی اپنی ذمہ داری سمجھتے ہیں، اپنے اختیار کا استعمال اپنی ذات کی بجائے اپنی امت کے لیے کرتے ہیں، تو ایک عام فرد کے لیے ذمہ داری تو کوئی بڑی بات ہی نہیں لیکن کیا کیجئے کہ آدمی کو یہ بات بھی بڑا بوجھ بلکہ کبھی تو عقل سے بالا تر لگتی ہے۔۔۔ فہد نے اللہ کے دیئے گئے اختیار کا غلط استعمال کیا۔ اس نے بدی کو چن لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ جیسے جیسے بڑا ہوتا گیا اس نے گھر آنا بہت کم کر دیا تھا، وہ صرف تب گھر آتا تھا جب اسے اپنی ماں سے کوئی کام ہوتا تھا ورنہ خود انہوں نے بھی کبھی اسے ممتا کی سی محبت سے گھر آنے کا نہیں کہا تھا۔ کم سے کم اب وہ اس فکر سے آزاد تھیں کہ انہیں پل پل فہد کو سنبھالنا پڑے گا، وہ اب خود کو خود سنبھال لیا کرتا تھا۔ نبیلہ

URDU NOVEL BANK

پھپھو کا ذیادہ وقت جاب پر گزرتا تھا یا پھر دوستوں میں بیٹھ کر شیخیاں بگھارنے میں۔۔۔ فہد کو وہ تب ہی یاد کرتی تھیں جب مطلب ہوتا تھا۔ لیکن پھر زندگی ایسے موڑ پر انہیں لے آئی تھی کہ اب نبیلہ کو ایک سہارے کی ضرورت تھی کیونکہ نوکری کرنا ان کے بس کی بات نہ رہی تھی،اس پر مزید فہد کے خلاف بڑھتے کیسز نے انہیں وہاں سے نکلنے پر مجبور کر دیا تھا، وہ کئی لوگوں کا مقروض تھا۔ کچھ لوگوں نے تنگ آکر پولیس کو شکایت کر دی تھی لہذا پولیس بھی فہد کو تلاش کر رہی تھی۔ زندگی نے دونوں کو ایسے مقام پر لا کھڑا کیا تھا جہاں انکا مفاد اس بار مشترکہ تھا۔دونوں ماں بیٹا موقع پاتے ہی پاکستان کے لیے نکل کھڑے ہوئے، اس بار وہ باقاعدہ منصوبہ بندی کے ساتھ آئے تھے اور کومل کی صورت میں ایک اچھی خاصی "لاٹری" انہیں نظر آئی تھی یہی وجہ تھی کہ نبیلہ اور فہد جان توڑ محنت کرکے اس لاٹری کے ٹکٹ کو حاصل کرنا چاہتے تھے۔ کیونکہ وہ پڑھی لکھی بھی تھی اور گھریلو بھی، اسکے علاوہ سادہ مزاج بھی۔۔۔ایسی لڑکی کو ہاتھوں پر ڈالنا نبیلہ پھپھو کو بخوبی آتا تھا۔

امی اور ابو نے رضامندی ظاہر کردی تھی لیکن امی نے کومل سے پوچھنے کے بعد ہی ہاں کرنے کا فیصلہ کیا تھا۔ ابو کو اس بات پر خاطر خواہ اختلاف تھا امی سے مگر امی

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اپنی بات پر سختی سے قائم تھیں۔۔۔ فہد کو یہ تاخیر ایک آنکھ نا بھائی، وہ جرح کرنے والا تھا لیکن نبیلہ پھپھو نے اسے اشارے سے روک دیا لہذا وہ مصلحت کے تحت خاموش ہوگیا۔

©®©®©®©®

مہمان رخصت ہوئے تو امی اور کومل باورچی خانہ سمیٹنے میں لگ گئی جبکہ حق نواز ابو کے کندھے دبا رہا تھا، ساتھ ساتھ ملکی سیاست اور حالات حاضرہ پر گفتگو چل رہی تھی۔ سلیم نواز کچھ خاموش سا دکھائی دیتا تھا۔ کومل کافی دیر سے محسوس کر رہی تھی کہ جیسے وہ کسی سوچوں میں غلطاں ہے مگر بات کیا تھی وہ یہ نہیں جانتی تھی اور نہ ہی اسے یہ امید تھی کہ سلیم خود بتائے گا۔ اسکے دل میں طرح طرح کے خیالات آ رہے تھے کہ ناجانے کیا بات ہے جو سلیم اس قدر سنجیدہ ہے۔۔۔اسے اتنا خاموش اور سنجیدہ کم ہی دیکھا تھا کسی نے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

صبح وہ حق نواز اور سلیم نواز کے جانے کے بعد جلے پیر کی بلی کی طرح اپنے کمرے میں چکراتی پھر رہی تھی۔ اسے شدت سے ابا کے آفس جانے کا انتظار تھا۔وہ احتشام سے بات کرنا چاہتی تھی۔ ابا کے نکلتے ہی وہ دبے قدموں کمرے سے باہر نکلی۔۔۔

"ہائیں۔۔۔یہ چوروں کی طرح اپنے ہی گھر میں کیوں جھانکتی پھر رہی ہے تو لڑکی؟"

یکدم امی کی آواز پر اچھل کر رہ گئی اور شرمندہ نگاہوں سے پلٹ کر امی کو دیکھا۔وہ اسے ہی گھور رہی تھیں۔

"کچھ بھی تو نہیں امی، میں ناشتہ۔۔۔"

امی نے اسکی بات کاٹی۔

شریف لڑکیاں دن ڈھلے تک سوئی رہیں تو باتیں ماؤں کو ہوتی ہیں، تمہیں تو نوکرانی مل گئی ہے نا یہاں تو سے پکا پکا کر دیتی ہے لیکن سسرال میں کوئی نہیں پوچھتا بی بی رانی۔۔۔!! ہونہہ۔۔لوگ نوالے گنتے ہیں نوالے، بہتر یہی ہوگا اپنے یہ لچھن بدل لے لڑکی کہے دیتی ہوں!"

امی کا موڈ بری طرح آف تھا۔ یقیناً حق نواز یا سلیم نواز کا غصہ کومل پر نکل رہا تھا۔ کومل نے جلدی جلدی چیزیں سمیٹنی شروع کردیں مبادا امی کا خراب موڈ اس پر قہر بن

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کر برسنے لگے۔۔۔ وہ نامحسوس انداز میں کھسکتی کھسکاتی بھائیوں کے کمرے کی جانب بڑھی لیکن ابھی دروازہ کھول کر قدم اندر رکھنے ہی والی تھی کہ امی کی پاٹ دار آواز نے اسے وہیں بت بنا دیا۔۔

"بس یہی ایک کام رہ گیا ہے تجھے لڑکی؟"

"!اجج۔جی امی؟ میں تو صفائی کرنے آئی تھی کمرے کی۔۔"

کومل کو جو جواب بن پڑا اس نے کہہ ڈالا۔

"ماں کو جتنا بے وقوف بنانا ہے تم تینوں مل کر بنا لو، ایک طرف وہ دو کم بخت ہیں جن کے پیچھے خوار ہوئی رہتی ہوں اور ایک تو ہے۔۔نہ منہ دھویا،نا حلق میں کچھ گیا سیدھا اس موئے کمپیوٹر میں گھسنے کی جلدی ہوتی ہے؟ اے میں اندھی نہیں ہوں،ایسا کیا رکھا ہے اس کم بخت کمپیوٹر میں جو ماں کے پاس بیٹھتے ہوئے تیرا جی گھبراتا ہے؟ بتا تو سہی؟"

امی نے غصے سے پوری آنکھیں کھول کر اسے گھورا اور سر ہلا کر، ہاتھ نچا کر اپنی تفتیشی نگاہیں اس پر گاڑ دیں۔

"!امی پلیز۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے دہائی دی مگر امی آج کہاں سننے والی تھیں۔ اسے کبھی کبھی لگتا تھا کہ امی میں کوئی جن سرایت کر جاتا ہے جو انکی سوچنے، سمجھنے کی صلاحیت مفلوج کردیتا ہے۔

اب ایسا بھی کیا غصہ بھلا۔۔۔

"پہلے وہ کم بخت سلیم کم تھا کیا جو اب تیری ڈیوٹیاں دیتی پھروں میں۔۔۔مجھے تو پہلے دن سے اس منحوس مارے کمپیوٹر پر شک تھا۔۔۔سچ سچ بتا لڑکی تو کیا ڈھونڈتی پھرتی ہے اس گناہوں کے پٹارے میں؟"

یعنی کہ امی نے حد ہی کردی تھی۔ وہ کیاسوچ رہی تھیں کومل کے بارے میں اسے سن کرکافی شاک لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

استغفار۔۔" اس نے بے ساختہ کان کو لگایا۔"امی کچھ تو خدا کا خوف کریں۔۔۔آپکو کم سے کم ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی۔۔"

اس کا غم و غصہ لہجے سے عیاں تھا۔ناچاہتے ہوئے بھی آنکھیں بھر آئیں۔

"اب تو مجھے سکھائے گی کہ مجھے کیا کہنا چاہیے اور کیا نہیں؟ یہی عزت رہ گئی ہے تمہارے دل میں ماں باپ کی؟ کیسی قینچی کی سی زبان چلنے لگی، ذرا جو برداشت ہو تجھ میں لڑکی۔۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس سے پہلے کہ طوفان کا ایک اور ریلا آتا۔ امی کی زبان کو یکدم بریک لگا،باہر دروازہ بجا تھا۔ انہوں نے ناپسندیدہ نگاہوں سے باہر کی جانب دیکھا۔۔۔ محبوب مشغلے میں ایسی دخل اندازی انہیں ایک آنکھ نا بھائی تھی۔کومل نے دل ہی دل میں اس غیبی مدد پر اللہ کا شکر ادا کیا۔

"!!ارے آرہی ہوں بھئی کواڑ توڑو گے کیا؟ نجانے کون کم بخت ہے۔۔۔"

مستقل مزاجی سے ہوتی دستک پر امی نے چلا کر کہا تھا۔ کومل کے آنسو بہہ رہے تھے۔ وہ امی کی پشت دیکھتی رہ گئی۔

"اے لڑکی سن، میں ذرا حمیدہ کے ہاں جا رہی ہوں، دروازہ اندر سے بند کرلے اور میرا سوگ منانے کی بجائے دو برتن جو پڑے ہیں انہیں دھو دے، اگر توفیق ہوئی بیگم صاحبہ کو۔۔۔ میرے لیے مت رکھنا چھوڑنا۔۔" امی چادر اوڑھتے ہوئے بول رہی تھیں پھر وہ دروازے کی جانب بڑھیں اور ذرا کی ذرا پلٹ کر کومل کو دیکھا۔"ناشتہ اوون میں رکھا ہے کھا لینا پہلے کچھ۔۔۔!"

کومل کا جی بہت کڑھنے لگا تھا۔اسے کبھی کبھی لگتا تھا وہ امی کی سگی اولاد نہیں ہے۔ اس نے بے دردی سے اپنے ہاتھ کی پشت سے آنسو صاف کرتے ہوئے سر جھٹکا۔ امی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جا چکی تھیں۔ کومل کو احتشام ٹوٹ کر یاد آیا اور اس خیال کے آتے ہی وہ ایک بار پھر تیزی سے کمپیوٹر کی جانب بڑھی۔ اس نے فوراً احتشام سے رابطہ استوار کرنے کی کوشش کی لیکن یہ دیکھ کر اسکا دل ڈوب گیا کہ احتشام آن لائن ہی نہیں تھا۔ وہ کل سے کہیں غائب تھا۔ کومل کو اب غصہ آنے لگا تھا احتشام کی لاپروائی پر۔ یہاں وہ فہد سے شادی کا سوچ کر مر رہی تھی، امی کی ڈانٹ کھا کر ذلیل ہو رہی تھی اور وہاں وہ احتشام آرام سے،مزے سے منہ سر لپیٹے ناجانے کہاں پڑا ہوا تھا۔

اسے بے حد تاؤ آنے لگا مگر وہ رونے کے سوا کچھ کر نہیں سکتی تھی۔ اس نے روتے ہوئے باورچی خانے کے سِنک میں پڑے "دو برتن" دھوئے اور احتجاجاً ناشتہ بھی نہیں کیا بلکہ اپنے کمرے میں چلی آئی۔ کمرے میں آتے ہی ایک سرپرائز اسکا منتظر تھا اسٹڈی ٹیبل پر امی کا موبائل پڑا دیکھ کر اسکی حالت شادی مرگ کی سی ہوگئی تھی۔ وہ بے یقینی سے موبائل پر جھپٹ پڑی جیسے وہ موبائل نہیں بلکہ اسکے تمام مسائل کا حل تھا۔اب وہ بے یقینی سے موبائل ہاتھ میں پکڑے رو رہی تھی۔ خوشی کے گرم گرم آنسو۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یکدم اسکے دل میں خواہش جاگی احتشام اسکے تمام آنسو سمیٹ لے اور اپنی محبت سے اسکا ہر غم دور کر دے۔ اسکے ساتھ ہی اسے خیال آیا کہ اسے وقت ضائع کیے بغیر احتشام کو کال کرنی چاہیے۔ وہ موبائل لے کر جلدی سے چھت پر چلی آئی۔۔۔ احتشام کا نمبر ڈائل کرکے فون کان سے لگایا اور دادی ثریا کے گھر والی منڈیر پر ایک بازو ٹکا کر احتشام کے کال اٹھانے کا انتظار کرنے لگی۔۔۔اسکی نگاہیں آس و بیم لیے دادی ثریا کے گھر کی چھت پر ٹکی تھیں جبکہ سماعت احتشام کی آواز کی منتظر تھی۔ یکدم کوئی خیال آنے پر کومل نے ذرا آگے کو ہو کر دیکھا، وہ منڈیر پر جھک آئی تھی۔

اب نیچے کا منظر واضح تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مختصر لیکن قیمتی سامان سے بھرا ٹرک دادی ثریا کے گیٹ کے سامنے کھڑا تھا۔ یعنی اسکا شک ٹھیک نکلا دادی ثریا کی کوٹھی ایک بار پھر آباد ہونے جا رہی تھی۔ اس نے فطری تجسس کے ہاتھوں مجبور ہوکر بغور نظر دوڑا کر دیکھا کہ شاید کوئی خاتون یا بچہ نظر آجائے کہ آخر نئے آنے والے کون لوگ ہو سکتے ہیں؟ لیکن وہاں سوائے سامان اٹھا کر اندر لانے والے مزدوروں کے اور کوئی نظر نہ آیا۔۔۔ کومل نے یونہی کچھ محسوس کر کے ایک جانب دیکھا، بالکونی میں ایک گندمی رنگت کا حامل

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ستائیس اٹھائیس سالہ قدآور لڑکا کومل کی روئی روئی آنکھوں کو بہت محو ہوکر دیکھ رہا تھا جیسے وہ اسکی آنکھوں کے درد کی گہرائی میں کھو گیا تھا۔۔ نگاہوں کے تصادم پر کومل گربڑا کر رہ گئی اور اس نے جلدی سے خود کو پیچھے کرلیا۔۔۔

اف پتہ نہیں کیا سوچ رہا ہوگا وہ، کیسے ندیدے لوگ ہیں۔۔۔میرا بھی کوئی حال نہیں"

"کیا ضرورت تھی بھلا یوں تانکا جھانکی کرنے کی۔۔؟

اس نے خود کو سرزنش کرتے ہوئے موبائل کی جانب دیکھا اور ایک بار پھر سے تمام زخم ہرے ہوگئے۔ احتشام نے اسکی کال نہیں اٹھائی تھی۔ وہ بے ساختہ نیچے بیٹھتی چلی گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"احتشام کہاں ہیں آپ؟ آپکی کومل کس حال میں ہے کاش آپکو کچھ علم ہوتا۔۔۔"

اس نے آنکھیں موند کر اسے دل میں پکارا، آنکھوں میں مرچیں سی بھر آئی تھیں۔ تب ہی ہاتھ میں دبا موبائل تھرتھرا اٹھا۔ اس نے احتشام کی کال دیکھی تو بے ساختہ رو پڑی۔۔۔کسی کو دل سے پکارا جائے تو اس تک آپکی پکار ضرور جاتی ہے۔۔۔کومل کو آج اس بات کا بخوبی اندازہ ہوا تھا۔

"کیا ہوا میری زندگی؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے بھاری آواز میں پوچھا۔وہ ابھی کچی نیند سے جاگا تھا۔

"بہت یاد آرہی تھی آپکی۔۔۔"

"آئی لو یو۔۔۔"

احتشام نے محبت بھرے انداز میں کہا۔

"کہاں چلے گئے تھے آپ؟"

کومل نے نروٹھے پن سے شکوہ کیا۔

"تمہارے دل میں تھا، تم نے کیوں نہیں دیکھا۔۔۔؟"

احتشام کی گھمبیر آواز کومل کی دھڑکنیں منتشر کر گئی۔۔ہاں واقعی وہ تو اسکے دل میں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں کل آپکو اتنی کالز کر رہی تھی آپ نے کوئی رسپانس نہیں دیا، مجھے لگا آپ مجھ سے خفا ہیں۔۔۔پتہ بھی ہے میری کتنی بری حالت تھی؟"

احتشام اسکی سوں سوں پر مسکرا کر رہ گیا۔

"میں کیوں خفا ہوں گا اپنی جان سے؟ میری زندگی ہو تم۔۔۔کوئی اپنی زندگی سے خفا ہو سکتا ہے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بس یہی وہ لمحہ تھا جہاں کومل پگھل گئی۔۔۔ایسا ہی ہوتا تھا ہمیشہ وہ خواہ کتنی ہی پریشان یا اداس کیوں نا ہوتی احتشام کی محبت بھری باتیں اسے اندر تک سرشار کر دیتی تھیں۔

"اچھا اب مجھے یہ بتاؤ کہ روئی کیوں تھی؟"

"آپکو یاد کر کے۔۔"

مجھے یاد کر کے تمہیں مسکرانا چاہیے اور تم ہو کہ روتی رہتی ہو، اسکا مطلب میری محبت" "تمہیں دکھ دے رہی ہے۔

"نہیں احتشام ایسا کچھ نہیں۔۔۔ آپ پلیز ایسا نا سوچا کریں"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے جلدی سے کہا۔

"اچھا۔۔پھر کیا سوچا کروں میری جان؟"

احتشام نے ایک بھرپور انگڑائی لیتے ہوئے پوچھا تھا۔ کومل کا دل سینے میں پھڑپھڑانے لگا۔

میرا مطلب تھا کہ ایسا۔۔یعنی ایسی باتیں مت سوچا کریں بس اچھی باتیں سوچا" "کریں۔۔۔

URDU NOVEL BANK

گھبراہٹ میں کچھ سمجھ نہی آرہا تھا کیا کہے، کیا نا کہے۔۔۔ حتیٰ کہ اصل موضوع بھی دماغ سے محو ہو گیا تھا جو وہ احتشام کو بتانے کے لیے بےتاب تھی۔

"پتہ ہے تمہاری سب سے خوبصورت چیز کیا ہے کومل؟"

یکدم احتشام نے گھمبیر لہجے میں اس سے پوچھا۔۔

"کیا۔۔؟"

تمہاری معصومیت۔۔۔" وہ بے حد سچائی سے بولا تھا۔"عورت کی سب سے بڑی" خوبصورتی اسکی معصومیت ہوتی ہے، خواہ وہ کالی ہو گوری ہو، موٹی ہو، پتلی ہو۔۔۔ جیسی بھی ہو بس ایک معصومیت اور حیا اسے دنیا کی حسین ترین عورت بنا دیتی ہے۔۔اور میری جان تو دنیا کی سب سے حسین شہزادی ہے، میرے دل کی ملکہ۔۔۔ خوبصورتی میں "بھی بے مثال اور خوب سیرتی میں بھی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کو احتشام کے منہ سے اپنی تعریف بہت بھلی لگتی تھی۔ اسکا جی چاہتا تھا وہ یونہی بولتا رہے لیکن کبھی کبھی اتنی تعریف پر شرم بھی آجاتی تھی۔ اسے لگتا تھا وہ اتنی تعریف کے لائق نہیں۔

"آپ کچھ مبالغہ آرائی سے کام لے رہے ہیں شاید۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

وہ منمنائی تو احتشام دلفریب انداز میں مسکرا دیا۔

"تمہیں کبھی یقین نہیں آ سکتا لیکن یہی سچ ہے، احتشام کے دل پر لکھا ہوا سچ۔۔۔"

احتشام کے یقین پر وہ صدق دل سے ایمان لے آئی لیکن بظاہر خاموش تھی۔ پھر کچھ دیر بعد بولی۔

"دنیا میں اور بھی بہت سی اچھی لڑکیاں ہیں۔۔۔ مجھ سے بھی اچھی"

"!تم سے اچھا اور خوبصورت کوئی نہیں ہو سکتا کومل۔۔"

احتشام کا انداز قطعی تھا۔

"آپ اتنے یقین سے کیسے کہہ سکتے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے پوچھا۔

"تم نے کبھی آئینہ نہیں دیکھا؟"

احتشام نے پوچھا۔

"دیکھا ہے۔۔"

کومل مسکرائی۔

"کیا کہتا ہے؟"

URDU NOVEL BANK

احتشام نے گھمبیرتا قائم رکھتے ہوئے پوچھا۔

"یہی کہ تم سے زیادہ حسین لڑکیاں ہیں اس دنیا میں، تم کچھ بھی نہیں انکے آگے۔۔۔"

کومل نے سچائی سے کہا تو احتشام نے اسکی بات کاٹی۔

"اس بار تم آئینے کو میری نظر سے دیکھنا۔۔۔ تم جان جاؤ گی اس دنیا کی سب سے حسین لڑکی تم ہی ہو۔۔۔!!"

احتشام نے کچھ ایسے انداز میں کہا کہ کومل چپ کی چپ رہ گئی۔اسے اچھا لگتا تھا احتشام کا اسے لاجواب کر دینا۔۔۔وہ مزید یونہی اس سے لاجواب ہوتے رہنا چاہتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

لیکن احتشام خوبصورتی صدا قائم تھوڑی رہتی ہے، ایک نہ ایک دن حُسن کو بھی ماند پڑنا ہوتا ہے نا؟"

کومل نے اداسی سے کہا۔

"تم جب بوڑھی ہو جاؤ گی، دو دانت رہ جائیں گے تمہارے منہ میں اور لاٹھی کے سہارے چلا کرو گی۔۔۔ میں تب بھی تمہاری یونہی تعریف کیا کروں گا اور روز کروں گا بغیر جھجکے، بغیر ڈرے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل بے ساختہ ہنس دی۔۔

"واہ کیا نقشہ کھینچا ہے آپ نے بڑھاپے کا۔۔۔اور آپ کا اپنے بارے میں کیا خیال ہے۔۔۔آپ پر تو جیسے بڑھاپا آنا ہی نہیں نا؟"

کومل نے شوخ لہجے میں لطیف سا طنز کیا۔

"مرد کبھی بوڑھا نہیں ہوتا، صدا جوان رہتا ہے۔۔"

احتشام نے زیر لب مسکراتے ہوئے بھرپور اعتماد سے کہا۔

"ارے۔۔۔واہ بھئی واہ۔۔۔یہ کیا بات ہوئی؟"

کومل نے کچھ یوں اپنی حیرت کا اظہار کیا کہ احتشام کا قہقہہ بے ساختہ لبوں سے آزاد ہوا۔ کومل کو وہ بھی اچھا لگا۔ اسے احتشام کی ہر شے اچھی لگتی تھی، اسکا ہنسنا بھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"اتنا کیوں چاہتے ہیں آپ مجھے؟"

کومل نے کھوئے ہوئے لہجے میں پوچھا۔احتشام کو اس پر بہت پیار آیا تھا اس لمحے۔

"!کیونکہ تم میری جان جو ہو۔۔"

"!!پلیز بتائیں نا؟ میں سنجیدہ ہوں بالکل۔۔۔"

"سنجیدہ جواب بھی یہی ہے لیکن سچ بتاؤں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!بالکل سچ--"

"!سچ یہ ہے کہ تم سب سے الگ ہو--- بہت الگ"

"اف پلیز احتشام آپ پھر سے---"

احتشام نے پیار اور نرمی سے اسکی بات کاٹی۔

"!!میری ساری بات تو سُن لو یار---"

اب کہ کومل خاموش رہی۔

"میں ساری دنیا کے سامنے بھی قسم کھانے کو تیار ہوں اس بات پر کیونکہ میں نے
تمہیں دیکھا ہے، پرکھا ہے، باقی لڑکیوں میں اور تم میں زمین و آسمان کا فرق ہے---!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسکا مطلب آپ مجھے آزماتے بھی رہے ہیں؟"

کومل کو کچھ عجیب لگی یہ بات۔

"!!ہاں بالکل--"

"پھر کیا جواب ملا مجھے آزما کر؟"

"تم ہر آزمائش میں کامیاب ٹھہری---"

"سچ؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!مچ--"

"مجھے کیوں پتہ نہیں چلا؟"

"بتایا نا کیونکہ تم معصوم ہو اس لیے میری دنیا---"

کومل خاموش رہی تو احتشام پھر بولا۔

"تمہیں یاد ہے نا میں کتنے ترلے منتیں کرتا رہا تمہارے لیکن میرے ہزار بار کہنے کے باوجود تم نے کبھی مجھ سے کوئی تحفہ نہیں لیا۔ یہ چیز بے حد حیران کن تھی۔کہاں تو لڑکیاں تحفوں کے لالچ میں کتنا کچھ داؤ پر لگاتی ہیں اور خوشی خوشی تحفے قبول کرتی ہیں اور ایک میری کومل ہے جو میرے ہزار بار کہنے کے باوجود مجھ سے کچھ مانگتی ہی نہیں---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں تو کیوں مانگوں میں؟ اول تو یہ کہ آپ اتنی محنت سے کماتے ہیں میرا فرض بنتا ہے آپکا خیال کرتے ہوئے یہ تمام پیسے مستقبل کے لیے سنبھال رکھنے کا مشورہ دوں نا کہ خود چٹوری بن کے سب ہڑپ کر ڈالوں اور ویسے بھی ابھی میرا حق نہیں بنتا کہ آپ سے تحفہ قبول کروں چاہے کتنا ہی جی چاہ رہا ہو ہاں مگر شادی کے بعد خوشی سے لوں گی اور سینے سے لگا کر رکھوں گی آپکا ہر تحفہ---

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دوسری بات یہ ہے کہ جو لڑکیاں تحفے لیتی ہیں شاید انکے گھر والے انکی ضروریات کا خیال نہیں رکھتے جبھی وہ ایسا قدم اٹھانے پر مجبور رہتی ہوں گی لیکن میرے ابا الحمداللہ زندہ ہیں، حلال روزی کماتے ہیں، ہر چیز مجھے مہیا کرنا انکا فرض ہے کیونکہ فی الوقت میں انکی ذمہ داری ہوں آپکی نہیں احتشام، پھر میں کیوں آپ کو خوامخواہ اس جھنجھٹ میں ڈالوں؟"

"میں اگر تم پر کچھ خرچ کروں تو مجھے اچھا لگے گا کومل، تم میری بھی ذمہ داری ہو۔۔" احتشام نے فوراً اپنی اہمیت جتاتے ہوئے کہا تو کومل کے چہرے پر حیا آلود مسکراہٹ چھا گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپ کے خلوص پر کوئی شک نہیں احتشام لیکن آپکے نکاح میں آنے کے بعد ہی آپ میرے کفیل ہوں گے، میں آپکی ذمہ داری بن جاؤں گی اس سے پہلے نہیں۔۔۔پھر دیکھوں گی اپنی ذمہ داری کیسے نبھاتے ہیں آپ؟"

"تم کتنی سمجھدار ہو کومل، مجھے تمہاری یہ بات بھی اکثر حیران کر دیتی ہے۔ تم کہتی ہو نا کہ میں تمہیں الگ کیوں سمجھتا ہوں؟ تو خود دیکھ لو یہ سب وجوہات تمہارے سامنے ہیں۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل فقط مسکرا دی۔

اور ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا احتشام خود بھوکا رہ سکتا ہے لیکن اپنی کومل کو دنیا کی ہر"
"!!خوشی دے گا، تمہارے کہنے سے پہلے تمہاری ہرخواہش پوری کروں گا دیکھنا تم--

کومل اسکے جذباتی انداز پر بے ساختہ خود کو سنبھالتے ہوئے کھڑی ہوگئی۔ اس نے یونہی مسکراتے ہوئے دادی ثریا کی کوٹھی پر سرسری سی نظر دوڑائی اور یک لخت اسکا دل اچھل کر حلق میں آگیا۔اسکے پھیلے ہونٹ میکانکی انداز میں سمٹ سے گئے۔ وہ لڑکا ابھی تک سابقہ انداز میں ٹیرس پر کھڑا اس سمت دیکھ رہا تھا جہاں اس نے پہلی نظر کومل کو دیکھا تھا۔ کومل اسکی لال، وحشت ناک، عجیب نگاہوں سے اس قدر خوفزدہ ہوئی کہ اسکے وجود میں خوف کی بھرپور لہر سرایت کر گئی اور سارے جسم پر کپکپاہٹ طاری ہو گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل؟ ہیلو---؟ کیا ہوا کومل، تم ٹھیک ہو؟"

"ہوں-- ہاں---جی---!جی---؟"

کومل کے منہ سے مبہم الفاظ سن کر احتشام کچھ چونک گیا۔

"کیا ہوا کومل؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟ ایک دم کیا ہوگیا تمہیں؟"

URDU NOVEL BANK

وہ لڑکا ٹس سے مس ہوئے بغیر یوں محویت سے کومل کو دیکھ رہا تھا جیسے اسے کسی نے منجمد کردیا تھا۔کومل اپنے چہرے پر اس لڑکے کی گڑی نگاہوں کو محسوس کر کے بمشکل خود کو گھسیٹتے ہوئے سیڑھیوں تک آئی اور کیسے وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی یہ الگ کہانی ہے۔

"!!میں سن رہی ہوں آپکی بات۔۔۔"

اس نے نیچے آتے ہی ایک گہری سانس لے کراحتشام سے کہا جو اس وقت کافی فکرمند تھا۔

جواب تو دو نایار کم از کم،میں یہاں پریشان ہو رہا ہوں خوامخواہ۔۔۔اچھا وہ عرفان فانی ہے"

"نا میرا دوست؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے باتوں کا سلسلہ وہیں سے جوڑا۔ کومل کی اپنی تمام تر دلچسپی ہر چیز سے یکسر ختم ہوچکی تھی لیکن وہ احتشام کویہ بات بتا کر پریشان نہیں کرنا چاہتی تھی۔

"!!جی ایک ہی تو دوست ہے آپکا کالونی میں۔۔"

کومل کا دل اب بھی خوفزدہ تھامگر وہ خود پر قابو پانےکی ہر ممکن کوشش کرتی رہی۔

URDU NOVEL BANK

ہاں وہی۔۔۔وہ نا مجھے ایک دن خوب تیار شیار ہوکر اپنے ساتھ گرلز کالج لے گیا پوچھو"

"کیوں؟

احتشام نے تجسس پیدا کرنے والے انداز میں کہا۔

"کیوں؟"

کومل نے میکانکی انداز میں کہا۔

کیونکہ وہاں اسے بہت سی لڑکیاں لفٹ کرواتی تھیں اور وہ بھی خود۔۔۔تمہیں حیرت"

"نہیں ہوئی سن کر؟

احتشام کو کومل کی عدم توجہی محسوس ہوئی تو اس نے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہوئی ہے ناں۔۔!! بہت حیرت ہوئی ہے، پھر؟"

پھر کیا؟ چھٹی کا وقت تھا جیسے ہی لڑکیاں باہر نکلیں اس نے بائیک ایک رکشے کے"

پیچھے لگا دی، پیچھے والی سیٹ پر شوخ سی لڑکیاں بیٹھی ہوئی تھیں۔ یہاں تک تو سب

ٹھیک تھا لیکن اب جو میں تمہیں بتانے والا مجھے سو فیصد یقین ہے تم ششدر رہ جاؤ

"!!گی۔۔۔

"یعنی؟"

URDU NOVEL BANK

"یعنی یہ کہ فانی میرا مطلب عرفان نے اشارے سے ایک لڑکی کو فون نمبر دینے کا کہا اور کومل اس لڑکی نے میری آنکھوں کے سامنے اپنے کالج بیگ سے ایک چھوٹی سی پرچی نکال کر فانی کی طرف اچھال دی۔۔۔"

"کیا مطلب؟ بیچ سڑک؟ چلتے رکشے میں؟"

"ہاں تو اور کیا؟"

"!!ناقابلِ یقین۔۔"

"اللہ کی قسم بس؟"

"میں نہیں مان سکتی کوئی لڑکی اس حد تک نہیں جا سکتی احتشام، اتنی دیدہ دلیری نہیں ہوتی لڑکیوں میں اور وہ بھی ہمارے ملک میں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چلو اسکا مطلب میں جھوٹ بول رہا ہوں؟"

کومل نے کوئی جواب نہیں دیا۔

"یار میں پاگل ہوں تم سے غلط بیانی کروں؟ تم یقین کرو کومل اس لڑکی نے اپنی ماں باپ کی عزت تک کا لحاظ نہیں کیا۔۔۔اور کتنے ہی دن وہ دونوں ایک دوسرے سے باتیں کرتے رہے تھے رات رات بھر۔"

URDU NOVEL BANK

کومل کو ناجانے کیوں ایسی باتوں سے تکلیف محسوس ہو رہی تھی۔احتشام یہ سب کہتے ہوئے وہ وقت بھول گیا جب اس نے ایک بار کومل کو یونہی کالج کے باہر روکا تھا۔

لیکن تم میں ایسا کچھ نہیں، میری کومل سب سے الگ ہے۔۔۔کومل تم خاموش"

"کیوں ہوگئی ایک دم؟

"نہیں۔۔ میں سن رہی ہوں آپکی بات۔۔"

"اچھا پھر بتاؤ کیا کہا ہے میں نے۔۔؟"

"وہی آپکے دوست کی بات۔۔"

"!!وہ تو کب کی ختم ہو چکی۔۔"

"احتشام کومل کے اندر رہتا ہے تم کیسے بھول گئیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے اسے جتایا۔۔کومل ایک گہرا سانس لے کر رہ گئی۔

"اس بات سے انکار نہیں۔۔"

کومل نے اسکی ہاں میں ہاں ملائی۔

"تو پھر بتاؤ کس بات سے پریشان ہو تم میری جان؟"

"!ابا نے میرا رشتہ طے کردیا ہے فہد کے ساتھ۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

کومل نے بے جان سے لہجے میں کہا۔ دوسری جانب کئی گافی دیر تک خاموشی چھائی رہی۔کومل کو اسکی خاموشی سے خوف محسوس ہوا۔

"!!تم صرف میری ہو کومل، صرف احتشام کی۔۔۔"

احتشام نے کچھ عجیب سے لہجے میں کہا تو کومل اندر سے ہل کر رہ گئی۔

"احتشام میں۔۔"

احتشام نے تیزی سے اسکی بات کاٹی۔

"!تم اس شادی سے انکار کردو، بس بات ختم۔۔"

احتشام کے لہجے میں غصے کی آنچ تھی۔ کومل کو سمجھ نہیں آرہی تھی ایسی صورتحال میں اسے کیا کہنا چاہیے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مگر احتشام میری کون سنے گا؟ میں کیا وجہ بتاؤں گی انکار کی؟"

کومل نے ڈرتے ڈرتے کہا تو احتشام کا خون کھول اُٹھا۔

"میں کچھ نہیں جانتا، اگر تمہیں واقعی مجھ سے محبت ہے تو انکار کردو۔۔بس کہہ دیا ہے میں نے!!"

URDU NOVEL BANK

کومل نے بے بسی سے رونا شروع کردیا۔ اسے جو ایک خوش فہمی تھی کہ احتشام اسے سمجھے گا، اسکا ساتھ دے گا ویسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ وہ بے حد جذباتی ہو رہا تھا۔

"مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ تمہارا باپ اندھا ہے کیا؟"

"!پلیز احتشام ابا کے لیے ایسے الفاظ استعمال نہ کریں۔۔"

احتشام کو اسکا اپنے ابا کی طرفداری کرنا مزید سلگا گیا۔ "اور کیا کروں پھر؟ انکی بہادری و شجاعت کے قصے گاؤں بیٹھ کر؟ یار مطلب انکی عقل کیوں کام نہیں کر رہی وہ لڑکا ٹھیک نہیں، یہ کیوں نظر نہیں آرہا انہیں؟ کیا وہ جانتے بوجھتے تمہیں جہنم میں دھکیلنا چاہتے ہیں؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

وہ دھوکہ دے رہا ہے انہیں، آنکھوں میں دھول جھونکنے کی کوشش کر رہا ہے اپنی"

"معصومیت کا ڈرامہ رچا کر، اسے تو آپکا اور میرا بھی پتہ چل گیا ہے۔۔

کومل نے روتے ہوئے بتایا تو احتشام چونک گیا۔

"اسکے باوجود وہ ایسا چاہتا ہے؟"

اس نے مجھے دھمکی دی ہے کہ میں اس رشتے کے لیے ہاں کہہ دوں ورنہ وہ سارے"

"خاندان میں میرے اور آپکے قصے کو اچھال کر مجھے بدنام کردے گا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"عجیب پاگل، گھمنڈی انسان ہے۔۔کچھ سمجھ نہیں آرہی کیا چکر ہے آخر؟"

احتشام نے بالوں میں انگلیاں پھنساتے ہوئے پرسوچ انداز میں کہا۔

"!!وہ یہ شادی کسی منصوبے کے تحت کر رہا ہے، جو کہ وہ مجھے وہاں جا کر بتائے گا"

"کیا؟ کیا مطلب؟ ایک منٹ۔۔۔تم کومل مجھے ساری بات آرام سے بتاؤ؟"

وہ یہ شادی دنیا دکھاوے کو کرنا چاہتا ہے، امریکہ جارے وہ مجھے طلاق دے دے گا پھر وہ آپکو بھی وہاں بلا لے گا اور ہم دونوں آرام سے نکاح کر کے ایک اچھی زندگی گزار سکیں گے۔۔۔!"

احتشام نے ایک عجیب انداز میں قہقہہ لگا کر زیر لب فہد کو ایک درمیانے درجے کی گالی سے نوازا۔ کومل کو اچھا نہیں لگا لیکن وہ پھر بھی خاموش رہی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"وہ تمہاری معصومیت کا فائدہ اُٹھا رہا ہے، کوئی بغیر مقصد کے ایسی نوازشات تو دور اس قسم کے مشورے بھی نہیں دیتا، ضرور وہ استعمال کر رہا ہے تمہیں۔۔۔تم آج ہی اسکی اصلیت بتاؤ اپنے گھر والوں کو!!!"

"نہیں احتشام کوئی میرا یقین نہیں کرے گا۔۔ اور ویسے بھی وہ فہد مجھے اور آپکو بدنام کردے گا زمانے بھر میں۔"

URDU NOVEL BANK

"ایسے کیسے نہیں یقین کریں گے، تم بیٹی ہو ان کی۔۔۔"

کومل خاموش رہی۔

"تم مجھ سے محبت نہیں کرتی نا؟"

"یہ کیسا سوال ہے احتشام؟ کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

"تو اور کیا تم بھی امریکہ کی پرتعیش زندگی کا سوچ کر بدل گئی ہو۔۔۔ورنہ اب تک انکار کر چکی ہوتی!"

کومل کو بہت غصہ آگیا۔ اس قسم کا غصہ اسے کم ہی آتا تھا۔

"اور اپنے بارے میں آپکا کیا خیال ہے؟ آپ کتنی محبت کرتے ہیں مجھ سے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم اچھی طرح جانتی ہو کہ میں۔۔۔"

کومل نے اسکی بات کاٹی۔

"نہیں چپ کر جائیں آپ، مجھے بول لینے دیں۔۔۔ آپکو مجھ سے محبت ہوتی تو اب تک آپکا رشتہ آچکا ہوتا میرے گھر، مجھے اس طرح پریشان نہ ہونا پڑتا، نہ ہی اپنے سے چھوٹے بھائی کی باتیں سن کر ذلالت اٹھانی پڑتی۔۔ اب میں کس جواز کو لے کر اس رشتے سے

URDU NOVEL BANK

انکار کروں؟ کیا وجہ ہے میرے پاس؟ کچھ بھی تو نہیں، آج اگر آپکا رشتہ آیا ہوتا تو اس "رسوائی کی نوبت ہی نہیں آنی تھی سمجھے آپ؟

وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح بولتی چلی گئی اور احتشام کی گویا سٹی گم ہوچکی تھی۔ وہ کچھ کہنے کے قابل نہیں رہا تھا۔

معذرت لیکن میں جذباتیت کا مظاہرہ نہیں کر سکتی آپکی طرح کیونکہ مجھے خود سے زیادہ" آپکی عزت کاخیال ہے اور اگر آپکو میری عزت کا خیال ہوتا تو اب تک میں آپکے نام کی انگوٹھی پہن چکی ہوتی۔ کس کی ہمت تھی جو اس گھر کی دہلیز پار کر سکتا؟ لیکن آج میں ہو رہی ہوں رسوا اچھی طرح، جس کا جی چاہتا ہے اٹھ کر دو باتیں سنا دیتا ہے---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام لب سیے سنتا رہا۔ وہ اسے کیا بتاتا کہ آج وہ اسی رشتے والی بات کی وجہ سے بے گھر ہو کر کرایوں پر رُلتا پھر رہا تھا۔ احتشام نے اپنے گھر میں کومل کے رشتے کی بات کی تو اسکی امی اور بہن ہتھے سے اکھڑ گئیں۔ ان کے مطابق عیار و مکار کومل نے انکے معصوم سیدھے سادے احتشام کو ورغلایا ہے اور اسکی دولت کے لالچ میں وہ اس سے شادی کرکے سارے گھر پر قابض ہونا چاہتی ہے،راج کرنا چاہتی ہے---انہوں نے

URDU NOVEL BANK

احتشام کو صاف انکار کر دیا تھا لیکن احتشام نے اپنے اکلوتے ہونے کا فائدہ اتھاتے ہوئے اڑی دکھائی اور گھر چھوڑ دینے کی دھمکی دی بلکہ صرف یہی نہیں وہ اپنا مختصر سامان باندھ جر گھر سے بھی نکل آیا تھا۔

اسے یقین تھا آج یا کل اسکے گھر والے اسکی ضد کے آگے گھٹنے ٹیک دیں گے لیکن وقت گزرنے کر ساتھ ساتھ اسکی تشویش بڑھ رہی تھی کیونکہ اسکی امی رو رو کر اسے گھر آنے کا کہتی رہتی تھیں لیکن کومل والی بات پر آکر معاملہ پھر سے خراب ہو جاتا تھا۔ احتشام نے بھی ضد نہ چھوڑنے کی قسم کھا لی تھی۔

"کومل میری ایک بار مانو گی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے غمزدہ لہجے میں اچانک اس سے پوچھا۔

"کون سی بات ہے جو میں نے نہیں مانی آپکی؟"

کومل۔۔۔میں کہہ رہا تھا کہ۔۔۔آؤ ہم یہاں سے کہیں دور بھاگ چلتے ہیں۔۔ہم نکاح" کرلیں گے میری جان۔۔ اور تم دیکھنا ایک دن تمہارے اور میرے گھر والے ضرور ہمیں واسطے دے دے کر واپس بلائیں گے۔۔۔پلیز کومل میری خاطر مان جاؤ۔۔میں تمہارے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بغیر نہیں رہ سکتا۔۔ تم میری نا ہوئی تو جیتے جی مر جاؤں گا کومل، رحم کھاؤ مجھ پر ۔۔۔
"!بھاگ چلتے ہیں اس ظالم جگہ سے دور کہیں۔۔
کومل نے کبھی نہیں سوچا تھا ایک دن احتشام ایسی بات بھی کرے گا۔ وہ دم بخود رہ گئی۔

"احتشام آپکو پتہ بھی ہے آپ کیا کہہ رہے ہیں؟"
کومل نے اسے کچھ ہوش دلانا چاہا۔
"!!کومل سمجھنے کی کوشش کرو یار۔۔اس وقت اور کوئی راستہ نہیں ہمارے پاس۔۔"
"ابھی کچھ دیر پہلے جو آپ میری تعریف کر رہے تھے وہ سب جھوٹ تھا کیا؟"
کومل کے لہجے میں دکھ جھلک رہا تھا۔
ایک ایک لفظ سچ تھا میری جان، اسی لیے تو تمہیں کھونا نہیں چاہتا، مجھے چاہ کر بھی تم"
جیسی اچھی لڑکی دنیا میں کہیں نہیں ملے گی، مجھ جیسے آوارہ، لوفر کو سنجیدہ انسان بنانے
والی صرف تم ہو کومل۔۔۔ خدا کے لیے میری بات مان لو۔۔میں ۔۔میں وعدہ کرتا ہوں
"!!تمہیں کبھی دکھ نہیں پہنچنے دوں گا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام کا لہجہ نم ہوگیا تھا اور کومل کی آنکھیں احتشام کی بے بسی پر نم ہوگئی تھیں۔

اسے لگا وہ رو دے گا۔

"اگر میں اچھی ہوں تو پھر مجھے اچھا رہنے دیں احتشام۔۔۔خدارا ایک اچھی لڑکی کو برا بننے سے بچا لیں۔۔!!"

احتشام تڑپ اٹھا۔

"کومل۔۔۔"

"اچھی لڑکیاں گھروں سے نہیں بھاگتی احتشام۔۔!!"

کومل نے اسکی بات کاٹ کر ایک ایک لفظ پر زور دیتے ہوئے ایسے لہجے میں کہا کہ احتشام سن سا ہوگیا۔اسکے بعد وہ کچھ بولنے کے قابل نہ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مرد کو وہی عورت اچھی لگتی ہے جو اسکی وفادار رہے، فضول گو نہ ہو، اسکی بات کو اہمیت دے، خود پر قابو رکھے، پراعتماد ہو، پاکیزہ ہو، خوبصورت ہو، خوب سیرت ہو، باادب ہو، سلیقہ مند ہو، اسکی آزمائشوں پر پورا اترے، اس سے مطالبات کی فہرست نہ دکھائے، اس سے تحائف کا مطالبہ نہ کرے، اس کی بات مانے، معصوم ہو، خوش اخلاق ہو، خوش لباس ہو، خوش خلق ہو، خوش اطوار ہو، خوش گفتار ہو، خوش رو ہو، اسکا

URDU NOVEL BANK

دم بھرنے والی ہو، باذوق ہو، ہوشمند ہو وغیرہ وغیرہ لیکن وہی مرد جس کے لیے عورت اتنا کچھ کر رہی ہو وہ ایسی اخلاق باختہ بات کردے تو وہ اس عورت کے دل میں اپنی قدر گرا لیتا ہے۔ اچھی عورت کبھی بھی مرد سے بزدلی کی توقع نہیں رکھتی۔

ایک اچھی بیٹی سب سے پہلے اپنے والدین کی وفادار ہوتی ہے اور پھر کسی اور کی۔۔ کیونکہ وہ "اچھی" ہوتی ہے۔۔۔اچھی کا مطلب ہوتا ہے احساس کرنے والی، اپنی حدود سے تجاوز نہ کرنے والی۔۔ اور احساس کرنے والی کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ایسی لڑکی جسے پتہ ہو کہ اگر میں نے غلط قدم اٹھایا (خواہ مجبوری ہو یا خوشی) تو میرے والدین کو یہ معاشرہ کبھی نہیں بخشے گا اور اگر والدین نے مجھے نا بخشا تو میری نجات ممکن نہیں کیونکہ اللہ نے ماں باپ کے آگے اُف کرنے سے منع کیا ہے محبوب کے آگے نہیں۔۔۔ یہ احساس اسے اپنی حدود میں رہنے پر پابند کرتا ہے، نفس پر قابو پانے کا سبق دیتا ہے لہذا وہ "اچھی" لڑکی/بیٹی/بہن/بیوی کہلاتی ہے اور مرد کو اچھی لگتی ہے۔

ہم نے ایک اچھی زندگی جینے کا خواب دیکھا ہے احتشام، ہم ایسا قدم کیسے اٹھا سکتے" "ہیں؟ جس کے بعد ہماری پاک محبت بدنام ہو کر رہ جائے۔۔۔؟

کومل کا لہجہ کچھ دیر بعد خود بخود بے حد نرم ہوگیا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تو پھر تم ہی بتاؤ کیا کریں گے ہم؟ کیا اس فہد کے ساتھ تمہیں رخصت ہوتا"

"دیکھوں--- یہ چاہتی ہو تم؟

میں ایسا کیوں چاہوں گی؟ میں تو یہ چاہتی ہوں کہ ہم ایسی مثال قائم کریں کہ راستے"

کی ہر رکاوٹ خود بخود ختم ہوتی چلی جائے، ہم نے اب تک جو اتنا صبر کیا، انتظار کیا وہ

ہرگز رائیگاں نہیں جائے گا احتشام، اسکا بدلہ ضرور ملے گا، اللہ ہمیں خود ملائے گا،

"!!ہماری محبت کی سچائی ہمیں ایک کردے گی--

کومل کی باتوں سے احتشام کو خاطر خواہ تقویت ملی۔

"کیا واقعی ایسا ہوگا کومل؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کومل کو اس لمحے وہ ایک معصوم بچے کی مانند لگا جو حسرت کی تصویر بنا اپنی خواہش کے

پورا ہوجانے کا منتظر، راستے میں کھڑا ہوتا ہے--

بالکل ایسا ہوگا اور آپ کریں گے یہ سب،ساری دنیا میں آپ اپنی بہادری اور محبت کی"

مثال قائم کریں گے، جو لوگ بھاگنے کو راہ فرار سمجھتے ہیں ان کو بتائیں گے کہ فرار

بزدلوں کی راہ ہے، بہادروں کی نہیں---بہادر وہی ہوتا ہے جو منزل تک پہنچ کر ہی دم

"!!لے---

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کی باتوں میں کوئی جادو سا تھا جو سیدھا احتشام کے دل پر اثرکر رہا تھا۔

"تم ٹھیک کہہ رہی ہو کومل، ابھی بھی بہت کچھ ہمارے ہاتھ میں ہے۔۔۔میں یونہی جذباتی ہو رہا تھا۔"

احتشام کے اوپر سے جذباتیت کا بخار اُترا تو اسکے دماغ نے کام کرنا شروع کیا۔

"جیسے کہ؟"

کومل مسکرا دی۔ اسے احتشام پر بے حد پیار آرہا تھا اورخود پر فخر محسوس ہو رہا تھا۔

"جیسے کہ اب دھیان سے سنو، تم نے بہت بہادری کا مظاہرہ کرنا ہے اب کیونکہ ہمارے پاس یہی آخری اور سب سے اہم موقع ہے کومل!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی میں ہر حال میں ساتھ ہوں آپکے۔"

"گُڈ، منصوبہ یہ ہے کہ تم نے کسی طرح فہد کو اپنے گھر بلانا ہے اور اس سے سچ اگلوا کر اسکی باتیں ریکارڈ کرنی ہیں اور وہ ریکارڈنگ ہم تمہارے امی ابا تک پہنچائیں گے تاکہ ان کو معلوم ہو سکے انکی ناک کے نیچے کیا کھیل رچایا جا رہا ہے، اسکے بعد فہد تو کیا اسکے فرشتے بھی نظر نہیں آئیں گے تمہارے آس پاس۔۔۔اب بتاؤ کیسا لگا میرا منصوبہ؟"

کومل واقعی احتشام کی ذہانت پر حیران رہ گئی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مائنڈ بلوئنگ،لیکن میں اسکو اکیلے بلاؤں گی کیسے امی تو میرا قیمہ کردیں گی اور مجھے فہد سے اکیلے ملنا بالکل مناسب نہیں لگتا۔ اسکی بے باک، حریص نگاہوں سے بے حد الجھن محسوس ہوتی ہے۔۔"

میرا بس چلے تو اس ڈیش کی آنکھیں نوچ ڈالوں مگر یہ وقت ہوش سے کام لینے کا ہے" میری جان، پھر میں ہمیشہ کے لیے تمہیں اپنے سینے میں چھپا لوں گا، کبھی گرم ہوا تک نہیں لگنے دوں گا۔۔۔"

احتشام اسکو سمجھانے والے انداز میں محبت سے بولا۔ کومل کے چہرے پر حیا آلود مسکراہٹ آگئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لیکن میں اسکی باتیں ریکارڈ کروں گی کیسے؟"

"اسکی تم فکر نہیں کرو میں بندوبست کردوں گا۔۔"

"میرے ذہن میں ایک اور خیال بھی آیا ہے ابھی۔"

کومل نے پرسوچ انداز میں کہا۔

"کیسا خیال؟ "

فہد نے پر تجسس انداز میں پوچھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیوں نا امی کے ہوتے ہی اسکا اصلی چہرہ سب کے سامنے عیاں کیا جائے؟"

"میں سمجھا نہیں۔۔؟"

دیکھیں نا بجائے ریکارڈنگ کے جھنجھٹ میں پڑنے کے امی کی موجودگی میں فہد کو بلوایا" جائے کسی طرح اور اس پر یہی ظاہر کیا جائے کہ گھر میں اکیلی میں ہی ہوں، میرے سوا کوئی نہیں، امی ساری حقیقت اپنے کان سے سنیں گی اور پھر ابا کو بتائیں گی۔۔

"یہ ذیادہ بہتر نہیں ہے کیا؟

زبردست میری جان، تم نے تو کمال کردیا۔۔۔ بس تم کل ہی اسے بلواؤ کسی"

"طرح۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!میں کرتی ہوں کچھ۔۔۔آپ بالکل پریشان مت ہوں، سب ٹھیک ہو جائے گا"

©®©®©®©®©®

"کومل چندہ۔۔۔" امی نے اسکے کمرے میں جھانکا،"کیا کر رہی ہو؟"

امی نے اسے کتاب پڑھتے دیکھا اور کمرے میں چلی آئیں۔

URDU NOVEL BANK

"کتاب پڑھ رہی ہوں امی۔۔۔آپ بتائیے کوئی کام تھا؟"

اسے امی کے شیریں لہجے پر ہنسی سی آئی تھی جسے وہ کمال مہارت سے چھپا گئی۔

"کام کے علاوہ نہیں میں اپنی بیٹی کے پاس بیٹھ سکتی کیا؟"

کومل فقط مسکرا کر رہ گئی۔

"کل نبیلہ فہد کا رشتہ ڈال گئی ہے اب ہم لوگوں نے ہاں کرنے جانا ہے لیکن پہلے تم سے بات کرنا ضروری تھا اس لیے میں نے سوچا اس بارے میں تمہاری رائے پوچھ لوں۔۔"

کومل نے کتاب بند کرکے بے حد اطمینان سے امی کا چہرہ دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی مجھے نہیں کرنی شادی، آپ انکار کر دیں۔۔"

اس نے اپنی بات مکمل کرکے ایک بار پھر کتاب کھول لی تھی۔

"ہیں۔۔۔ ہیں؟"

جوان بیٹی کے منہ سے صاف انکار سن کر انکا حیران ہونا بنتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"یوں منہ پھاڑ کر کیسے انکار کر دیا تو نے لڑکی؟ جوان جہان لڑکیوں کے یہ طریقے نہیں ہوتے۔۔۔نا میں پوچھتی ہوں کیا تکلیف ہے اس رشتے میں؟ ناشکروں والی باتیں کیوں کرتی ہے تو لڑکی؟"

کومل نے خاموشی سے کتاب بند کر کے امی کا چہرہ دیکھا، بغیر کچھ کہے کتاب سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر پانی کا گلاس لبوں سے لگا لیا اور ایک سانس میں خالی کر گئی۔ اس نے کس جتن سے خود پر قابو رکھا ہوا تھا، یہ صرف وہی جانتی تھی۔وہ جتنا توقف کر رہی تھی، امی کے ماتھے پر بنتی لکیروں میں اسی حساب سے اضافہ ہورہا تھا۔

"!!امی وہ لڑکا ٹھیک نہیں ہے۔۔۔ دھوکے باز ہے"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے ایک گہرا سانس لے کر امی کو بتایا۔

"میرے صبر کا امتحان مت لے لڑکی، کیسی رزالت ہے یہ؟"

کومل نے فیصلہ کن انداز میں انہیں دیکھا اور اپنی نظریں جھکا لیں۔

"میری کسی بات پر آپکو یقین نہیں آئے گا لہذا بہتر یہی ہے کہ آپ سچ خود اپنے کان سے سنیں اور آنکھوں سے دیکھیں۔۔۔!!"

امی نے خفگی و نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

"فراڈ ہے وہ، شادی کا صرف ڈرامہ کر رہا ہے وہ میری زندگی برباد کردے گا امی۔۔۔"

ایسی کوئی بات نہیں، نیک شریف بچہ ہے۔۔ سادہ مزاج ہے۔۔فضول باتیں مت سوچا"
"کرو۔۔

آپکو تو فضول لگے گا ہی کیونکہ آپکی اور ابا کی آنکھوں پر امریکا کی پٹی جو چڑھی ہوئی"
"ہے۔۔

زبان کو لگام دے لڑکی، ماں کے سامنے زبان چلانے والی لڑکیاں ہمیشہ خطا ہی کھاتی"
ہیں۔۔ہمیں پتہ ہے وہ کیسے لوگ ہیں سب دیکھ بھال کے تمہارے ابا نے ہاں کرنے
"کا سوچا ہے اب تم میری ماں نا بنو اور زبان کم چلایا کرو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اف امی آپ سمجھ کیوں نہیں رہیں میری بات، آپ کو مجھ پر یقین نہیں لیکن جب"
آپ کے سامنے حقیقت آئے گی نا تب آپکو پتہ چلے گا کہ میں جھوٹ نہیں بول رہی
"تھی، بس آپکو میرا ساتھ دینا ہوگا

"میری تو کچھ سمجھ میں نہیں آرہی۔۔"

URDU NOVEL BANK

میں بتاتی ہوں آپکو، کسی طرف فہد کو اکیلے بلائیں یہاں اور یوں ظاہر کریں کہ آپ گھر" پر نہیں، پھر جو دھمکیاں اس نے مجھے دی ہیں آپ کے سامنے وہ سب سچ آجائے "گا۔۔

مجھے تو لگتا ہے یہ موئی کتابیں پڑھ کے تیرا دماغ بالکل ہی خراب ہوگیا ہے، کیا اس عمر" "میں اپنے ساتھ میرے سر پر بھی خاک ڈلوانا چاہتی ہے؟

"ٹھیک ہے مت کریں یقین، ہو لینے دیں مجھے تباہ۔۔۔ جھونک دیں جہنم میں۔۔"

کومل ضبط کے آخری مراحل میں تھی۔اس نے غصے سے اٹھ کر باہر جانا چاہا لیکن امی کے الفاظ نے اسے روک لیا۔

ٹھیک ہے تمہارے کہنے پر میں مان رہی ہوں لیکن مجھے پھر بھی تم سے اس قدر" بےوقوفی کی امید نہیں تھی۔" کومل نے بےیقینی سے امی کا چہرہ دیکھا۔

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

"واہ میرے شیر کیا چال چلی ہے، تم سے امید نہیں تھی مگر یہ تو تم نے بہت ذہانت کا کام کیا، اب بازی ہمارے ہاتھ میں ہے اور مجھے یقین ہے کومل تمہاری پیشکش ٹھکرا نہیں سکتی۔۔!"

فہد نے نبیلہ کو کومل کے احتشام سے تعلق اور اس سے ہونے والی اپنی گفتگو کے بارے میں بتا دیا تھا۔ خلاف توقع انکا بہت زبردست رد عمل آیا تھا ورنہ عام طور پر وہ فہد کے منصوبوں پر پانی پھیرنا اپنا فرض عین سمجھتی تھیں۔

"بس اب کسی طرح یہ شادی ہو جاۓ پھر میری زندگی آسان ہوجائے گی۔۔!"

فہد نے بیڈ پر گرتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میری بھی۔۔۔!!"

نبیلہ کی بات پر دونوں کا مشترکہ قہقہہ گونج اُٹھا۔ تب ہی فہد کے موبائل کی گھنٹی بجنا شروع ہو گئی۔ اس نے فون کان سے لگایا تو کومل کی آواز سن کے اسکے چودہ طبق روشن ہو گئے۔۔۔اس نے اشارے سے ماں کو کومل کی کال کا بتایا، نبیلہ بھی حیران رہ گئی تھیں۔ انہوں نے اسپیکر آن کرنے کا اشارتاً حکم دیا اور دونوں لاؤڈ اسپیکر پر کومل کی ڈری سہمی آواز سننے لگے۔

URDU NOVEL BANK

"کیسے ہیں آپ؟"

کومل کی گھبرائی ہوئی آواز سے فہد نے اسکی اندرونی حالت کا اندازہ لگایا اور اسے بے حد لطف محسوس ہوا۔

"میں تو ٹھیک ہوں لیکن تم نے کیسے کال کر لی؟ سب ٹھیک تو ہے نا وہاں؟"

فہد نے اپنے لہجے میں فکرمندی سموتے ہوئے کومل سے پوچھا۔

"جی سب ٹھیک ہے--- وہ مجھے آپ سے بات کرنی تھی ایک---"

کومل کو یہ سب ایک ڈرامائی صورتحال لگ رہی تھی، جس کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ اسے کافی دقت پیش ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!ہاں ہاں کہو نا--- میں سن رہا ہوں--"

فہد نے ہمہ تن گوش ہوتے ہوئے کہا۔

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ امی--- میرا مطلب ہے امی صبح بازار چلی جائیں گی تو آاااپ"

"اگر آجائیں ---یعنی میرا مطلب تھوڑی دیر کے لیے صرف---

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کے ہاتھوں میں پسینہ آگیا۔ رنگت ہلدی کی مانند پیلی ہونے لگی۔ اسکا حلق خشک ہوگیا تھا۔ یہ سب بے حد مشکل تھا ناجانے وہ فہد کا اصلی چہرہ امی کے سامنے لا سکے گی یا نہیں۔۔۔اسے اپنا یقین ڈولتا ہوا محسوس ہوا۔

"یہ تم نے بہت اچھا کیا۔۔۔تمہاری اس بات سے مجھے تمہاری بہادری کا اندازہ ہوا ہے۔۔۔یو آر آ لکی گرل، ویری نائس۔۔۔!!"

فہدکا دل بلیوں اچھل رہا تھا۔کومل اس سے خود ملاقات کرنا چاہتی تھی اور وہ بھی تنہائی میں اس سے ذیادہ خوش آئند اور کیا ہو سکتا تھا بھلا فہد کے لیے۔۔۔کومل خاموش رہی تو وہ دوبارہ بولا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم بالکل فکر نہیں کرو کومل، آئی ایم ود یو سو سوئیٹ۔۔۔تم اتنی اچھی ہو تمہارے ساتھ کچھ برا نہیں ہونے دوں گا کیونکہ میں تمہارا خیر خواہ ہوں، بس میں صبح آرہا ہوں پھر، تم پہلی دستک پر دروازہ کھول دینا تاکہ کوئی دیکھ نہ لے ۔۔ بیلیو می، آنٹی کے آنے سے پہلے میں چلا جاؤں گا۔۔۔بالکل بے فکر ہوجاؤ۔۔۔!!"

فہد نے اسے ہر طرح سے مطمئن کرنے کی کوشش کی۔

"میں انتظار کروں گی۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے کال بند کردی۔ فہد نے موبائل آف کرکے نبیلہ کی طرف دیکھا اور خوشی سے نعرہ لگاتے ہوئے ہوا میں مُکّا لہرایا۔

"!!!یس ممی۔۔۔"

لیکن نبیلہ کے چہرے کی سنجیدگی نے فہد کو ٹھیک طرح خوش بھی نہ ہونے دیا، وہ پرسوچ انداز میں فہد کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔

"مجھے تو یہ کومل کوئی دودھ کی دُھلی نہیں لگتی، کوئی ضرورت نہیں منہ اٹھا کر وہاں جانے کی۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فہد نے بیزاری سے اپنی ماں کا چہرہ دیکھا۔

"فار گاڈ سیک ممی۔۔اب اگر سب ٹھیک ہونے ہی جا رہا ہے تو۔۔۔"

نبیلہ نے ترشی سے اسکی بات کاٹی۔

"کیا ٹھیک ہونے جا رہا ہے؟ یہ جسے تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے بالکل بھی ٹھیک نہیں لگ رہا، آخر ایسی کیا ضرورت پڑ گئی جو تمہیں اس مکار لڑکی نے ستی سویرے اپنے گھر بلا لیا۔۔اب کہاں گئی اسکی شرم و شرافت؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فہد نے نفی میں سر ہلایا اور ان کا شک دور کرنے کی کوشش کی۔

"ہو سکتا ہے اس نے کوئی ایسی بات کرنی ہو جو وہ اپنے گھر والوں کے سامنے نا کرنا چاہتی ہو، ٹرائے ٹو انڈرسٹینڈ ممی، ضرورت ہمیں ہے اسے نہیں۔۔!!"

فہد نے سمجھانے والے انداز میں کہا لیکن نبیلہ اب بھی اسکے جواب سے متفق نہ ہوئی تھیں۔

"مجھے مت بتاؤ کسے ضرورت ہے اور کسے نہیں، سمجھے تم؟" نبیلہ نے اسے تیز نگاہوں سے گھورا،"جو بھی بات ہے وہ فون پر بھی تو کر سکتی تھی آخر گھر بلانے کی کیا تک بنتی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انکا ذہن مستقل وہیں اٹکا ہوا تھا۔

"ویل۔۔جو بھی ہے یہ تو اب کل جا کر ہی پتہ چلے گا،اینڈ پلیز ڈونٹ وری جس طرح وہ ڈر رہی تھی اِٹس کلیئر کہ وہ میری بات ماننے کا فیصلہ کر چکی ہے فائنلی۔۔!!"

"ٹھیک ہے تم مان لو اسکی بات لیکن ایک شرط پر۔۔!"

فہد نے سوالیہ نگاہوں سے انکا چہرہ دیکھا۔

"تم کل نہیں جاؤ گے، کسی اور دن کا کہہ دو اسے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نبیلہ کا انداز فیصلہ کن تھا۔ فہد اس نئی منطق پر بھنا گیا۔

"بٹ وائے؟"

وہ چیخا۔

"وائے کیا؟ میں نے بھی کوئی کچی گولیاں نہیں کھیلی ہوئیں، مجھے اس لڑکی پر ذرہ برابر اعتماد نہیں۔۔۔ تم ان لالچی لوگوں کی عیاری کو نہیں جانتے۔۔"

"اوہ کم آن ممی۔۔آپکو اپنے علاوہ ہر دوسرا شخص لالچی، دھوکے باز یا مکار کیوں لگتا ہے؟ وہ ایسی نہیں ہے، آئی نو ہر۔۔ ذیادہ سے ذیادہ کیا ہوگا اسکی کچھ ڈیمانڈز ہوں گی؟ جو سبز باغ ہم نے ان کو دکھا دیئے ہیں، ان میں کچھ اور کا اضافہ ہوجائے گا بس؟ اور میں کل اس سے ملنے ضرور جاؤں گا چاہے کچھ بھی ہو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

فہد کا انداز قطعی تھا۔ نبیلہ کا دل یقینی و بے یقینی کے درمیان ڈول رہا تھا۔ وہ فہد کی بات پر یقین کرنا بھی چاہتی تھیں لیکن کوئی چیز تھی جو انہیں مسلسل کھٹک رہی تھی، وہ کیا چیز تھی یہ انہیں سمجھ میں نہیں آرہا تھا۔۔۔

©®©®©®©®©®

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کو کومل کے کمرے کر باہر بے چینی سے ٹہلتے دیکھ کر امی کو حیرت ہوئی۔

"کیا ہوا سلیم،یہاں کیوں کھڑے ہو۔۔؟ نیند نہیں آرہی کیا بیٹا؟"

سلیم نواز نے امی کا چہرہ دیکھا اور پرسوچ انداز میں کومل کے کمرے کی جانب دیکھا۔

"بیٹا کوئی پریشانی ہے کیا؟ مجھے بتاؤ میں ماں ہو تمہاری۔۔"

سلیم نواز نے زور سے سر جھٹکا۔ وہ جیسے خود کو کسی الجھن میں سے نکالنے کی کوشش کررہا تھا۔

نہیں امی، میں کچھ کتابیں لینے آیا تھا کومل سے مگر سوچ رہا ہوں وہ سو نا گئی ہو، خیر"

"صبح لے لوں گا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ انہیں اپنے تئیں مطمئن کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہنے لگا لیکن امی غور سے اسکا چہرہ دیکھتی رہیں بالآخر سلیم نواز نظریں چراتا ہوا اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا۔ حق نواز کب کا سو چکا تھا، سلیم نواز کی نیند لیکن آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔ امی بھی سوچوں میں گھری ہوئی واپس پلٹ گئی تھیں۔ کچھ دیر بعد سلیم نواز دبے قدموں کمرے

URDU NOVEL BANK

سے باہر نکلا اور اب وہ کومل کے کمرے کا دروازہ کھٹکھٹا رہا تھا۔ کومل جا رہی تھی لیکن سلیم نواز کو اپنے کمرے کے باہ کھڑا دیکھ کر اسے اچھنبا ہوا۔

"سلیم تم اس وقت؟ سب خیریت ہے نا؟"

"!!شش آہستہ بولو امی جاگ جائیں گی۔۔"

سلیم نواز نے احتیاطاً ارد گرد دیکھتے ہوئے اسے ٹوکا اور جلدی سے کومل کے کمرے میں آگیا۔ کومل کو اسکی ہر حرکت حیران کئے دے رہی تھی۔

"آخر کچھ بتاؤ گے بھی کہ ہوا کیا ہے؟"

کومل نے کچھ الجھ کر پوچھا۔ سلیم نے اسکی جانب دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم سوئی نہیں تھی اب تک؟"

بیڈ پر پڑی کتاب کو دیکھتے ہوئے اس نے پوچھا۔

"نہیں لیکن تم مجھے وہ بات بتاؤ جو تمہیں پریشان کر رہی ہے۔۔"

کومل نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔ سلیم اسکی بات سے یکدم چونک گیا۔

"پریشان؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاں تو اور کیا میں کئی گھنٹوں سے محسوس کر رہی ہوں تم کسی وجہ سے پریشان ہو بلکہ"

"میں تو کیا کوئی بھی تمہاری شکل دیکھ کر بتا سکتا ہے کہ تم کسی الجھن کا شکار ہو۔۔۔

سلیم نواز نے بالآخر ہار مانتے ہوئے اپنا سر اثبات میں ہلایا۔

"ہاں بات ہی ایسی ہے مجھے اپنے کانوں پر یقین نہیں آرہا جب سے سنا ہے۔۔"

"بات کیا ہے؟"

کومل نے متجسس انداز میں اسکی جانب دیکھا۔

یار وہ فہد بھائی۔۔۔ اور انکی امی نبیلہ پھپھو یہ لوگ ویسے ہیں نہیں جیسے نظر آتے"

"ہیں۔۔۔مجھے یقین ہی نہیں آرہا کہ فہد بھائی جیسا لڑکا بھی اس قدر گھٹیا نکل سکتا ہے؟

کومل کی دلی مسرت ہوئی تھی کہ سلیم نواز بھی فہد کی حقیقت جان گیا ہے لیکن نبیلہ پھپھو والی بات پر کومل حیران تھی کیونکہ وہ نبیلہ پھپھو کو فہد جیسا نہیں سمجھتی تھی لیکن وقت ہر راز سے پردہ اُٹھا ہی دیتا ہے۔

یہ تم کیا کہہ رہے ہو سلیم؟ مجھے صحیح طرح بتاؤ آخر بات کیا ہے، تم کیوں کہہ رہے ہو"

"ایسا؟

کومل نے اسے مزید بولنے پر اکسایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جب امی اور ابا کمرے میں مشاورت کرنے گئے تھے، اس وقت میں باہر لان میں" تھا۔ میں نے لان کی جانب جو کھڑکی کھلتی ہے نا ڈرائنگ روم کی اس کے پاس فہد بھائی اور انکی امی کے درمیان ہونے والی گفتگو سن لی۔۔۔ وہ چیخ چلا رہے تھے اور نبیلہ پھپھو "وہ تو بالکل ہی الگ روپ میں تھیں۔۔۔۔

سلیم نواز نے آہستہ آہستہ اسے سب بتا دیا۔ کومل کو نبیلہ پھپھو کی حقیقت جان کر دکھ ہوا تھا۔

"لیکن تم وہاں کر کیا رہے تھے؟"

کومل نے ماحول پر چھائی کثافت کم کرنے کی غرض سے پوچھا۔

میں؟" سلیم نواز گڑبڑا گیا۔"وہ میں تو، میں بس ایک کال سننے گیا تھا۔ تب میں نے" "وہ سب باتیں سُنیں۔۔۔!! تمہیں حیرت نہیں ہوئی کیا؟

کومل نے اپنے پاؤں سے کارپٹ کو کریدتے ہوئے اپنا سر ہلایا۔

میں فہد کی نیت بہت پہلے جان گئی تھی۔ وہ آئس کریم پارلر میں ہی اپنی گھٹیا ذہنیت" مجھ پر عیاں کر چکا تھا، اس لیے تو دوسری بار میں گئی نہیں اسکے اصرار کے باوجود۔۔۔

سلیم کا چہرہ غصے سے سُرخ ہوا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اچھا تو اسکا مطلب وہ ذلیل انسان اسی لیے ہمیں بہانے سے دور بھیج رہا تھا۔۔۔تم نے"
"مجھے پہلے کیوں نہیں بتائی یہ بات؟

سلیم نواز غرایا۔۔

"کیسے بتاتی؟ تمہیں مجھ پر الزام لگانے سے فرصت ملتی تو بتاتی نا۔۔۔"

کومل نے سابقہ انداز میں اپنے پاؤں کی جانب دیکھتے ہوئے دُکھ بھرے انداز میں کہا۔

سلیم نواز کے نقوش فوراً ڈھیلے پڑگئے۔۔کومل نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا تاکہ وہ شرمندگی سے بچ جائے مگر پھر بھی اس نے بے ساختہ نظریں چرائیں۔

"اچھا ٹھیک ہے تم سو جاؤ اب، میں بھی چلتا ہوں رات بہت ہو گئی ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز اٹھ کھڑا ہوا۔ ایک بار تو کومل کا جی چاہا وہ اسے اپنے کل والے منصوبے کے متعلق بتا دے آخر وہ اسکا بھائی تھا لیکن پھر ناجانے کیوں اس نے سلیم سے کچھ نہیں کہا اور اسے جاتا دیکھتی رہی۔ کومل کا کیس مزید مضبوط ہوگیا تھا، اسے سو فیصد یقین تھا کہ سلیم نواز ابا تک یہ بات ضرور پہنچائے گا اور فہد نامی بھوت اسکی زندگی سے خود بخود دفعان ہوجائے گا لیکن وہ نہیں جانتی تھی کہ سلیم نواز اسکے ساتھ وہ کرنے والا ہے جو کوئی اپنے دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©®©®©®©®©®

"مجھے یقین نہیں آرہا آپ آگئے۔۔"

کومل نے مسکرانے کی کوشش کی لیکن اسکے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا ایک جا رہا تھا۔

"ایسی کوئی بات نہیں،آئی کین انڈرسٹینڈ یُو، تم ثمینہ آنٹی کی وجہ سے باؤنڈ ہو لیکن فکر نہیں کرو تم، امریکہ میں ایک آزاد من مرضی کی زندگی تمہاری منتظر ہے تم وہاں بہت اچھی لائف گزارو گی۔۔۔"

فہد نے اسکی ہمت بندھائی۔ کومل کا جی چاہا وہ بولتا رہے اسے خود کوئی سوال نہ کرنا پڑے لیکن یہ کیسے ہو سکتا تھا بھلا، بات آگے بڑھانے کے لیے اسے کچھ نہ کچھ تو بولنا ہی تھا نا ورنہ فہد شک کا شکار بھی ہو سکتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جج۔جی بالکل۔۔آپ کیا لیں گے؟ چائے یا؟"

"نتھنگ ڈیئر، جسٹ سِٹ ہیئر اینڈ بی ریلیکس۔۔"

URDU NOVEL BANK

وہ کومل کی گھبراہٹ کو محسوس کر چکا تھا۔ کومل شاید نہیں جانتی تھی مگر اس وقت اسکی یہ گھبراہٹ اسکا پلس پوائنٹ بن رہی تھی۔ فہد کے دل میں جو انجانا سا خوف تھا کومل کی جانب سے وہ بھی جاتا رہا۔

"وہ میں کہہ رہی تھی کہ شش۔شادی۔۔ یعنی ہماری شادی۔۔"

فہد نے اسکی بات کاٹتے ہوئے جان بوجھ کر ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"اوہ کم آن کومل، ہاؤ انوسنٹ یُو آر۔۔۔میں نے تم سے کہا تھا نا کہ یہ شادی صرف ایک دکھاوا ہوگی، محض دنیا کے سامنے یہ ایک شادی ہوگی لیکن امریکہ پہنچتے ہی تم آزاد ہوگی بیلیو می۔۔۔تم جیسی چاہو ویسی زندگی کا انتخاب کر سکتی ہو وہاں۔۔ جسٹ ریلیکس اینڈ سِٹ ہیئر!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے ایک بار پھر اسے اپنے قریب بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کومل کچھ فاصلے پر سمٹ کر بیٹھ گئی۔ فہد کے اندر کمینی سی گدگدی ہوئی۔

"کک۔کیسے ممکن ہوگا میں تو وہاں جانتی نہیں کچھ بھی۔۔میرا مطلب کسی کو بھی۔۔۔"

"ڈونٹ وری، میں بھلا کس لیے ہوں؟ تم مجھے کال کر دینا کبھی بھی۔۔۔ فوراً آجاؤں گا۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"لیکن میں اکیلی نہیں رہنا چاہتی۔۔"

اسکی تو بالکل بھی فکر نہیں کرو، جیسے ہی میرا کام ہو جائے گا تمہیں ایک بڑی اماؤنٹ" مل جائے گی تم کبھی بھی اپنے بوائے فرینڈ کو بلوا سکتی ہو پھر اس سے نکاح کرلینا اور بے فکری کی زندگی گزارنا۔۔۔بیلیو می کومل تم ایک بہت اچھی زندگی گزارنے والی ہو وہاں۔۔"

فہد نے کچھ اسکے قریب ہوتے ہوئے نرمی سے کہا، کومل مزید سمٹ گئی۔ اسے فہد سے اسی بے حیائی کی امید تھی۔ بعض لوگوں کے چہروں پر انکی نیت لکھی ہوتی ہے۔ کومل کے کپکپاتے ہاتھ فہد کو مزید اپنی جانب کھینچنے لگے۔ حُسن جب ہراساں ہوتا ہے تو اور زیادہ پرکشش ہو جاتا ہے، اسے امریکہ میں ایسا ہراساں حُسن کب ملا تھا بھلا۔۔۔؟ اسکے اندر کے وحشی کو ایسی ڈری سہمی لڑکیاں ہی اپنی جانب کھینچتی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مم۔مجھے کرنا کیا ہوگا لیکن؟"

کومل نے لرزتی کانپتی آواز میں پوچھا۔

"یہ تو میں تمہیں وہاں جاکر ہی بتاؤں گا مائی گرل۔۔۔"

فہد نے اسکا ہاتھ تھامنا چاہا۔ کومل بدک کر وہاں سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

URDU NOVEL BANK

"کیا ہوا بیٹھو نا؟"

فہد نے اسے اپنے قریب بلانا چاہا۔

"وہ۔۔وہ۔۔مجھے لگا باہر کوئی ہے۔۔۔میں دیکھ کر آتی ہوں۔۔"

اسکے ساتھ ہی وہ باہر بھاگ گئی، فہد زیر لب گالی دیتا ہوااسکے پیچھے بھاگتے ہوئے باہر نکل گیا۔

"!!اُلو کا پٹھا۔۔۔ "

امی نے دروازے کے پیچھے سے نکلتے ہوئے سرخ چہرے کے ساتھ کہا۔ وہ غیض و غضب کی تصویر بنی ہوئی تھیں۔ اس غصے میں بے یقینی کی رمق واضح تھی۔ کومل ڈرائنگ روم میں چھپ گئی تھی۔ فہد اسے ڈھونڈنے کی ناکام کوشش کے بعد وہاں سے رفو چکر ہو گیا تھا۔ اسکے جاتے ہی وہ دروازہ بند کرکے واپس اندر آئی۔۔۔امی بیڈ پر اپنا سر پکڑے بیٹھی تھیں۔۔

"خدا غرق کرے ایسے لوگوں کو، کمبخت کو میرا ہی گھر ملا تھا یہ گندگی پھیلانے کے لیے؟ ہائے فہد تجھے اللہ پوچھے۔۔"

کومل بھی گرنے کے سے انداز میں پاس بیٹھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ تو کچھ نہیں امی ابھی آپکو یہ سن کر مزید صدمہ پہنچے گا کہ نبیلہ پھپھو بھی اس مکروہ"
"فعل میں فہد کے ساتھ شریک ہیں۔۔

جانتی ہوں، بہت اچھی طرح انکا بھانڈا پھوٹ چکا ہے۔۔ہائے نبیلہ تو نے اچھا نہیں"
"کیا۔۔۔ خدا غارت کرے تجھے۔۔۔ ہائے کسی کی آئی تجھے آئے۔۔۔

امی حسبِ توقع انکو منہ بھر بھر کر بددعائیں دے رہی تھیں۔ کل رات انہوں نے سلیم اور کومل کی باتیں سن لی تھیں لیکن انہیں وہم تھا کہ سلیم نواز تو ابھی بچہ ہے ہو سکتا ہے اسے مغالطہ لگا ہو مگر اب جب سارا سچ انکے سامنے واضح ہو چکا تھا تو انکی حالت دیدنی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی پلیز مجھے نہیں کرنی اس فہد سے شادی پلیز مجھے بچا لیں امی، اب تو سارا سچ سامنے"
"آگیا ہے نا آپکے؟

کومل نے ملتجیانہ انداز میں امی سے فریاد کی۔

ماں صدقے میری پھول سی بچی کن دھوکے بازوں کے حوالے کرنے والی تھی"
میں۔۔۔تو فکر نہ کر اس نبیلہ کی تو ایسی مٹی پلید کروں گی سارے خاندان میں کہ واپس

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جانے کے قابل نہیں رہے گی، چلی بھی گئی تو ساری زندگی یاد رکھے گی کہ کسی کی بیٹی کھلونا نہیں ہوتی۔۔ان لوگوں کو تو خدا ہی بھول گیا ہے، بے شرم لوگ!!"

امی نے کومل کو اپنے سینے سے لپٹا لیا تھا۔ کومل کو بے حد دھاڑس ملی۔

"اب دیکھنا ذرا ایسی اونچی جگہ اپنی بیٹی کا رشتہ کروں گی کہ آنکھیں پھٹیں گی ان لوگوں کی، ارے ہم کونسا ان سے لے کے کھاتے ہیں؟ لو بتاؤ بھلا ہمیں مفت میں لالچ دینے چلے تھے۔۔لالچی لوگ!!"

کومل تڑپ کر ان سے الگ ہوئی۔

"امی خدا کے لیے اب ایسی کوئی بات مت کریں۔۔۔مجھے نہیں کرنی کوئی شادی۔۔یہ سبق کافی نہیں کیا آپکے لیے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کو مزید غصہ آیا۔

"اے لڑکی تو پاگل ہو گئی ہے کیا؟ آخر کہیں نا کہیں تو کرنا ہی ہے نا تیرا بیاہ۔۔۔ سبھی ماں باپ کو ایک نا ایک دن اپنی بیٹی رخصت کرنی ہوتی ہے، تو کوئی الگ تھوڑی ہے؟ بلکہ اب تو اس ذلیل کمینی نبیلہ کا غرور توڑنے کے لیے مجھے ایڑھی چوٹی کا زور بھی لگانا پڑا تو میں لگاؤں گی۔۔مجھے بھی اب سکون نہیں آنا ایسے۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے سہم کر انہیں دیکھا۔ وہ انتقام کی آگ میں جل رہی تھیں اور کومل اس فکر میں تھی کہ امی کو احتشام کا کیسے بتائے؟

"امی رشتہ بھی آجائے گا لیکن آاااپ اتنی جلدی تو مت مچائیں۔۔"

کومل نے بڑی ہمت کرتے ہوئے کہا تھا۔

ارے ایسے بیٹھے بیٹھے تھوڑی نا رشتہ آتا ہے۔۔۔بیٹا خود ہل جُل کرنی پڑتی ہے تب"

"کہیں جا کر بات بنتی ہے۔۔۔

امی اپنی سوچوں میں غلطاں تھیں۔

"امی بعض اوقات رشتے خود بھی تو چل کر آجاتے ہیں نا، اچھے رشتے۔۔۔"

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

اب کہ امی کا ماتھا ٹھنکا۔انہوں نے چونک کو کومل کا چہرہ دیکھا۔کومل نے بے ساختہ اپنی نگاہیں چُرالیں۔

"کومل؟"

انہوں نے عجیب لہجے میں اسکا نام پکارا۔

"جی امی۔۔"

URDU NOVEL BANK

کومل نے اب بھی انکی جانب نہیں دیکھا تھا۔ دل تھا کہ جیسے کسی نے مٹھی میں بھینچ لیا تھا۔

"میں پہلے ہی بڑی مصیبت میں ہوں میری بچی میرا صبر مزید مت آزما، سچ بتا جو بھی بات ہے، سب سچ بتا مجھے۔۔!!"

کومل نے انہیں مختصراً احتشام کے بارے میں بتا دیا۔

"کب سے چل رہا ہے یہ سب؟"

امی نے کڑی نگاہوں سے گھورا، کومل کو اسی قسم کی تفتیش کی توقع تھی۔

"امی وہ ایسا لڑکا نہیں ہے، اس نے وعدہ کیا ہے اپنے والدین کو جلدی بھیجے گا۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کومل نے پورے یقین سے احتشام کی وکالت کی۔

"اگر وعدہ کیا تھا تو اب تک آئے کیوں نہیں اسکے ماں باپ؟"

امی کی بات نے کومل کو لاجواب کردیا۔

"مجھے تو یہ بھی نہیں پتہ وہ لڑکا کرتا کراتا کیا ہے؟ اس تو جب بھی دیکھا آوارہ لڑکوں کی طرح کالونی میں یہاں سے وہاں گھومتے ہی دیکھا ہے۔۔۔اور اسکی ماں؟ ہائے نوج اسکی

URDU NOVEL BANK

ماں کو جانتی ہے نا تُو۔۔ ارے اس عورت کا تو دماغ ہی ساتویں آسمان پر رہتا ہے

"چوبیس گھنٹے۔۔۔یا اللہ یہ کیسی آزمائش ہے۔۔کہاں جاؤں میں؟

امی نے اپنا سر تھام لیا۔ کومل سر جھکائے مجرموں کی طرح بیٹھی رہی۔

"امی۔۔۔"

اس نے کچھ کہنے کی کوشش کی لیکن امی نے تیزی سے اسکی بات کاٹی۔

"بس کچھ کہنے کی ضرورت نہیں۔۔۔اپنے باپ کو جانتی ہے نا تُو؟ تیرے ساتھ میری بھی چُنی مٹی کر دے گا تیرا باپ اگر اس آدمی کو ذرا سی بھی بھنک پڑ گئی اس بات کی۔۔۔یہ میرے ہاتھ دیکھ اور خدا کے لیے اس بات کو یہیں دفن کردے میری بچی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!میرے اوپر یہ احسان کردے بس

کومل امی کی ایسی حالت پر رو پڑی۔۔امی اسکے سامنے یوں ہاتھ جوڑ رہی تھیں جیسے کومل نے خودسری کے سارے ریکارڈ توڑتے ہوئے انہیں تنگ کرکے رکھ دیا تھا۔

اسے شدید حیرت ہوئی اس لمحے کہ اس نے تو ڈرتے ڈرتے امی سے محض بات ہی کی تھی احتشام کی اور وہ بھی اس یقین کے ساتھ کہ وہ اپنے والدین کو جلد لائے گا باقاعدہ رشتہ لے کر۔۔۔آخر لڑکیاں اپنی ماں سے نہ کہیں تو کس سے کہیں؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

باپ سے تو ظاہری سی بات ہے ایک فطری شرم و حیا اور لحاظ کا پردہ ہوتا ہے لیکن ماں تو دکھ سکھ کی سانجھی ہوتی ہے اسے تحمل کا مظاہرہ کرنا چاہیے فوراً فیصلہ صادر کر دینا یا الزامات کے پہاڑ توڑ دینا کوئی دانشمندی اور بزرگی نہیں۔۔۔

تو کیا اس لیے احتشام نے مجھے بھاگنے کا کہا تھا کیونکہ اسکو پتہ تھا میرے والدین کا رد عمل "یہ" ہوگا؟ احتشام کتنا اچھا ہے، کتنی محبت ہے اسے مجھ سے، کتنی فکر ہے اسے میری، اس نے مجھے میری خوبیاں بتائیں۔۔۔مجھے میری اچھائیوں سے آگاہ کیا۔۔ وہ مجھے اس نظر سے دیکھتا ہے جس نظر سے میرے گھر والے بھی مجھے نا دیکھ سکے۔۔۔ بلکہ میرے گھر والوں نے مجھے دیکھنا تو دور مجھے کچھ سمجھا ہی نہیں کبھی۔۔۔ میں بھی "کچھ" ہوں یہ صرف احتشام نے جانا۔۔میری نادانیوں اور غلطیوں کے باوجود اب بھی وہ دل سے میری عزت کرتا ہے۔۔ وہ اچانک اپنی جگہ سے اُٹھی اور بنا کچھ کہے ایک زندہ لاش کی مانند وہاں سے چل دی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل مجھے ایک بات بتا سچ سچ؟ "

"جی امی؟"

"وہ منحوس فہد کس لڑکے کی بات کر رہا تھا تجھ سے؟"

URDU NOVEL BANK

"!!احتشام کی۔۔۔"

کومل نے مرے ہوئے انداز میں کہا اور خود کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے چلی گئی۔

قصوروار#(جلدی ہے)

مصنفہ:کنزہ ارشد

تیسویں قسط

"کیا ہوا کومل؟ تم اتنی پریشان کیوں ہو؟"

احتشام نے کوئی تیسری بار یہ بات اس سے پوچھی تھی لیکن کومل کا ایک ہی جواب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تھا۔۔۔"میں ٹھیک ہوں

"کال پر بات ہو سکتی ہے؟"

کومل چونک گئی۔

"اس وقت؟"

"!ہاں۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی کا موبائل ان کے پاس ہے اور وہ اس وقت پڑوس والی حمیدہ خالہ کے پاس بیٹھی ہوئی مٹر چھیل رہی ہیں۔۔۔"

کومل نے تفصیلی جواب دیا۔

"احتشام ایک بات کہوں؟"

"ہاں کہو نا میری جان۔۔"

"اگر مجھے کچھ ہو گیا تو آپ کیا کریں گے؟"

"کیسی باتیں کر رہی ہو؟ کیا مطلب ہے اس بات کا؟"

احتشام بے حد سنجیدہ ہوگیا۔ سنجیدہ تو کومل بھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یعنی اگر میں مر گئی تو آپ کیا کریں گے؟"

دوسری جانب کافی دیر خاموشی چھائی رہی، کومل کو لگا وہ کچھ زیادہ ہی جذباتی ہورہی ہے اسے ایسی بات نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن وہ جس کیفیت کا شکار تھی اسے خود پر اختیار ہی کب رہا تھا۔

"آج تو تم نے یہ بات کر دی ہے لیکن آئندہ میں نے ایسے الفاظ سنے تو میں وہ کروں گا جو تمہارے وہم گمان سے بھی نہیں گزرا ہوگا، سمجھی تم۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہت دیر بعد اسکرین پر احتشام کا میسج چمکا جسے پڑھ کر کومل کی ریڑھ کی ہڈی میں سرد سی لہر دوڑ گئی۔

"آئی ایم سوری لیکن آپ بتا کیوں نہیں رہے ایک سرسری سا سوال ہی تو ہے۔۔"

"!!جسٹ شٹ اپ کومل۔۔۔"

کومل کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔ اس نے بے اختیار اپنے لب بھینچ لیے۔ احتشام نے کبھی اسکے ساتھ یوں بات نہیں کی تھی۔

"احتشام مجھے اگر کچھ ہوگیا تو پلیز آپ کسی اچھی سی لڑکی سے شادی کرلیجئے گا۔۔"

کومل۔۔۔کومل۔۔۔بکواس بند کر لو اپنی ورنہ میں کسی کا لحاظ کیے بغیر ابھی اسی وقت" تمہارے گھرآجاؤں گا اور پھر جو ہوگا اسکی ذمہ دار صرف تم ہوگی۔۔۔اور تم اچھی طرح جانتی ہو میرے غصے کو۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کے آنسو مزید روانی سے بہنے لگے۔ اس نے رونے والی ایموجی اور اسٹیکرز اسے بھیجے۔

تکلیف کیا ہے آخر تمہیں؟ بتا کیوں نہیں رہی آخر ہوا کیا ہے؟ بہت مزہ آرہا ہے نا" مجھے دُکھ دے کر؟"

URDU NOVEL BANK

احتشام کا غصہ ساتویں آسمان پر جا پہنچا تھا۔۔۔

دُکھی ہی تو نہیں کرنا چاہتی آپکو۔۔۔ لیکن افسوس میری ذات سے آپکو دُکھ مل رہے"

"ہیں۔۔مجھے معاف کر دیں احتشام میں۔۔۔میں شاید آپکے قابل ہی نہیں۔۔

احتشام کے اعصاب پر کومل کے یہ الفاظ بجلی بن کر گرے تھے۔ وہ کئی لمحے گم سم بیٹھا رہا اور کومل کے آخری میسج کو دیوانوں کی طرح پڑھتا رہا۔ آدھے سر میں شدید درد اُٹھا وہ اپنا سر پکڑے یہاں وہاں گھومنے لگا۔۔ درد کی شدت اتنی تھی کہ ہر چیز اسکی آنکھوں میں دھندلی نظر آنے لگی تھی۔ وہ وہیں بیٹھتا چلا گیا۔

کسی کو ٹوٹ کر چاہا جائے تو انسان اپنے لیے کم اور دوسرے کے لیے زیادہ جینا شروع کردیتا ہے۔اس لیے کبھی کسی سے اتنی شدید محبت نہیں کرنی چاہیے کہ جب آپکا محبوب آپکو دُکھ دے تو آپ اس دکھ کو سہہ ہی نا پائیں۔ خود کو اتنا اختیار ضرور دیں کہ آپ درد کو برداشت کر سکیں کم از کم کیونکہ محبت میں دھوکے کم اور غلط فہمیاں زیادہ ہوتی ہیں۔

سچ کہوں تو ایسا نیک شریف باادب لڑکا میں نے زندگی میں پہلی بار دیکھا ہے حمیدہ۔۔۔"

اس دن میں سبزی لے کر آرہی تھی تب گاڑی میرے پاس روک لی اور زبردستی اصرار

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کر کے مجھے ساتھ بٹھا کر سیدھا گھر تک چھوڑ کر گیا وہ بچہ۔۔۔ایسا سلجھا ہوا انداز ہے کہ بس پوچھو ہی مت۔۔۔اور جب مجھے یہ پتہ چلا کہ یتیم ہے بے چارہ تو سچ پوچھو دل کو بڑا "دُکھ پہنچا ہائے سچی حمیدہ۔۔۔دل ہی مسوس کر رہ گئی میں تو۔۔۔

امی نے مٹر چھیلتے ہوئے حمیدہ خالہ کو "ارسلان" کے بارے میں بتایا۔

ہاں کہتی تو سچ ہو، مجھے بھی کافی سلجھا ہوا لڑکا لگا۔۔ آج کل کے لونڈوں کی طرح شوخ" و نظرباز نہیں ہے۔۔ اور اتنی سی عمر میں کاروبار بھی سنبھال لیا بڑی حیرت کی بات ہے، مجھے تو لگتا ہے باپ کا کاروبار ہے اور روپے پیسے کی تو ویسے ہی ریل پیل "!!ہوگی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حمیدہ خالہ نے اپنا خیال پیش کیا۔

اری کہاں؟ باپ تو پھوٹی کوڑی نہیں چھوڑ کر گیا تھا۔یہ سب تو اس نے اپنی محنت" "اور ماں کی دعاؤں سے بنایا ہے۔۔ خیر سے بڑا ذہین ہے۔۔

امی نے مٹر کے چھلکے ٹوکری سے لفافے میں منتقل کرتے ہوئے حمیدہ خالہ کو بتایا۔

"ہوں۔۔۔تو ماں کیسی ہے بھلا اسکی؟ بڑی نخریلی ہوگی؟"

URDU NOVEL BANK

ابھی کل رات ہی تو شِفٹ ہوئے ہیں، آج کھانا میرے گھر سے جائے گا سوچ رہی"
"ہوں لگے ہاتھوں ذرا اہل خانہ کی تفصیل بھی پوچھ لوں گی---

امی نے بہت فخر سے گردن کڑا کر حمیدہ خالہ کو بتایا۔ کیوں نا بتاتیں امیر کبیر لوگوں سے علیک سلیک ہو جانا کوئی عام بات تھوڑی ہوتی ہے؟ انسان خود کو بھی امراء میں تصور کرنے لگتا ہے۔

"بھئی واہ ثمینہ تم نے تو خوب جان پہچان بنا لی ہے، سچ بتاؤ کیا پڑھ کر پھونکا ہے؟"
حمیدہ خالہ نے آنکھیں گھماتے ہوئے طنز کیا لیکن امی نے کھلے دل سے انکا طنز جانے دیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حمیدہ یہ بس انسان کے اخلاق کی بات ہوتی ہے ساری، تم تو جانتی ہو دادی ثریا کی"
جان تھی مجھ میں---ارے سگی اولاد سے بڑھ کر عزت کون دیتا ہے کسی کو؟ کون خدمتیں کرتا ہے یوں آج کے زمانے میں کسی کی؟ بس میں نے کبھی غرور نہیں کیا
"لیکن جو خوبیاں ہیں سو ہیں---

ہاں چلو اچھا ہی ہوا دادی ثریا کا گھر بھی آباد ہوا خیر سے مگر ایک بات سمجھ نہیں آئی"
کہ آخر اسے تمہارے گھر کا پتہ کیسے چلا تھا؟ کوئی پہلی ملاقات میں یونہی اتنی باتیں

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

واتیں نہیں کرتا، سچ پوچھو تو مجھے نا دال میں کچھ کالا لگتا ہے، بہنوں والا مشورہ میرا یہی ہے تمہیں کہ ذرا دور ہی رہنا۔۔!!"

امی نے مسکراتے ہوئے حمیدہ خالہ کو یوں دیکھا جیسے کہہ رہی ہوں کہ "خوب جانتی ہوں تم جیسیوں کا چلتر پن، میری دوری کہیں تمہیں ہی راس نہ آجائے۔۔"

ارے حمیدہ تم بھی نا کتنی بھولی ہو قسم سے، بھئی دیوار سے دیوار ملی ہے کیسے ناپتہ چلتا اسے؟ آتے جاتے دیکھ لیا ہوگا اس نے مجھے۔۔۔اب یہ تو اسکی اچھائی ہے کہ اس نے یاد رکھا۔۔۔۔اری کومل؟"

کومل انکے قریب سے گزر کر اپنے خیالوں میں چلتی ہوئی باہر لان میں جا رہی تھی۔ امی کے بلانے پر وہ یوں چونک گئی جیسے کہیں دور سے واپس آنا پڑا۔ اس نے ہڑبڑا کر پہلے امی اور پھر حمیدہ خالہ کو دیکھا۔ حمیدہ خالہ پر نظر پڑتے ہی اس نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی اور کندھے پر ڈھلکتا دوپٹہ سر پر جمایا۔

لڑکی کوئی ہوش ہے یا نہیں؟ خالہ آئی بیٹھی ہیں کوئی سلام نہیں۔۔؟ کوئی حال احوال نہیں؟ یوں منہ اُٹھا کر جہاں جی چاہا چل دیں۔۔لو بتاؤ بھلا؟؟"

امی کو کومل کی یہ بے دھیانی ایک آنکھ نا بھائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"سلام خالہ۔۔ "

کومل نے جھٹ سلام جھاڑ دیا۔

"وعلیکم السلام بیٹی۔۔ "

حمیدہ خالہ نے کومل کو بغور دیکھتے ہوئے جواب دیا۔

"یہ پکڑ لفافہ باہر کوڑے دان میں پھینک آ اور یہ مٹر دھو کر فریج میں رکھ دینا، شام کو تمہارے ابا پلاؤ کا کہہ گئے ہیں۔۔" کومل نے جلدی سے لفافہ پکڑا اور باہر دُڑکی لگا دی۔

"یہی باتیں اس لڑکی کی پسند نہیں مجھے۔۔انسان آئے گئے کا تو ہوش کرے کم سے کم۔۔۔ کل کلاں کوباتیں ماؤں کو سُننی پڑتی ہیں، میں تو سمجھا سمجھا کر تنگ آ گئی ہوں "مگر مجال ہے جویہاں میری کوئی سن لے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کا اونچا ٹیپ ریکارڈر کومل تک بخوبی تمام خبریں پہنچا رہا تھا وہ حمیدہ خالہ کے سامنے شرم سے پانی پانی ہوتی ہوئی مٹروں سے بھری ٹوکری تھامے چپ چاپ باورچی خانے میں چلی گئی۔

"اے ثمینہ بچی ہے بیچاری تم تو اسکے پیچھے ہی پڑگئیں۔۔۔مجھے یہ بتاؤ کہ کومل کا رنگ اتنا پیلا کیوں پڑا ہوا ہے؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟"

URDU NOVEL BANK

امی کے چہرے پر بے ساختہ ایک رنگ آکر گزر گیا۔۔۔انہوں نے نظریں چراتے ہوئے باورچی خانے کی جانب دیکھا

"ارے نہیں حمیدہ کھاتی کچھ نہیں، بس یہ الم غلم بے وقت کے کھانے ۔۔۔ پھر بھلا چہرے پر رونق کیسے آئے؟"

امی نے بات ٹالنے کی کوشش کی۔

"جو بھی کہو، مجھے تو یہ بابا جی کے پاس دوبارہ نا جانے کی وجہ سے لگتا ہے۔۔۔ ارے دور دور سے لوگ انکے پاس فیض پانے آتے ہیں تم کیوں نہیں اس لڑکی کو وہاں لے کرجاتی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کو ڈھونگی بابا کے نام پر شدید غصہ آگیا۔

"ہائے بیڑہ غرق ہو اس نامراد بابے کا، اس لالچی دو نمبر بابے پر بھروسہ کرکے میں نے بہت خطا کھائی ہے حمیدہ، پیسہ اور وقت دونوں برباد کیے اور حاصل بھی کچھ نا ہوا۔۔اللہ اسکے شر سے بچائے میں تو کبھی اپنی بچی لے کر وہاں نہ جاؤں ہونہہ!"

حمیدہ خالہ چپکی بیٹھی رہ گئیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©®©®©®©®

عصر کا جاتا ہوا وقت تھا۔ روپہلی شام ہر سو چھانے کو بےتاب تھی۔ حق نواز اپنے دوستوں کے ساتھ باہر کالونی کے گراؤنڈ میں کرکٹ کھیل رہا تھا جبکہ سلیم نواز اپنے کمرے میں کمپیوٹر پر مصروف تھا۔ کومل نے چاولوں کو دم دے کر آنچ دھیمی کی جب امی باورچی خانے میں آئیں۔ کومل نے ہنوز چولہے کی جانب دھیان رکھا اور مصالحہ جات کے ڈبے استعمال کے بعد کپڑے سے صاف کرکے دوبارہ ریک میں ایک ایک کرکے رکھنا شروع کیے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کل والے واقعے کے بعد سے اسکی امی سے کوئی بات نہ ہوئی تھی۔ اسکی خاموشی امی کو اچھی نہ لگ رہی تھی اور اس وقت اسکا اداس مرجھایا ہوا چہرہ دیکھ کر انکے دل کو کچھ ہونے لگا تھا۔ وہ جانتی تھیں کومل معصوم ہے لیکن وہ کیا کرتیں بنی بنائی عزت کو اپنے ہاتھ سے آگ میں جھونکنے کا حوصلہ ان میں قطعی نہیں تھا۔ وہ جانتی تھیں کہ کومل نادان ہے اس لیے جذباتی ہو کر احتشام کی باتوں میں آگئی ہے اور وہ یہ بھی جانتی تھیں کہ یہ رشتہ کسی بھی صورت ممکن نہ ہوگا۔ وہ بس یہ نہیں چاہتی

URDU NOVEL BANK

تھیں کہ کومل اس جذباتیت میں اپنی ماں سے نفرت کرنے لگے اس لیے انہوں نے کومل سے بات کرنے کا فیصلہ کیا۔

"کومل؟"

انہوں نے قدرے نرم لہجہ اپنایا۔

"جی؟"

کومل نے بنا انکی جانب دیکھے بےتاثر لہجے میں جواب دیا۔

"ناراض ہو مجھ سے؟"

امی نے اسکے قریب آتے ہوئے کہا۔

"نہیں--"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے باورچی خانے سے باہر قدم بڑھائے۔

"!!رُکو بیٹا مجھے تم سے بات کرنی ہے--"

کومل نے پلٹ کر امی کی جانب دیکھا۔

"کہیے؟"

URDU NOVEL BANK

اسکی آنکھوں میں رونق نام کی کوئی چیز نہیں تھی۔ امی کو اسکی یہ ویران آنکھیں دیکھ کر دھچکا سا لگا۔

"تمہاری نگاہوں میں اپنے لیے یہ بیگانہ پن دیکھ کر مجھے بالکل اچھا نہیں لگ رہا۔۔۔بیٹا

"میں دشمن نہیں ہوں، ماں ہوں تمہاری۔۔

انہوں نے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"میں جانتی ہوں امی آپ میری دشمن نہیں ہیں، اسی لیے میں نے ہمیشہ کی طرح آپکے ہر فیصلے پر سر جھکا دیا ہے۔ اب ابا بھی خوش رہیں گے اور آپ بھی۔۔۔بلکہ سب خوش رہیں گے۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے خود پر قابو پانے کی کوشش میں زور سے دیوار کا کونہ تھام لیا اور اپنا رُخ موڑ لیا۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی۔ امی کو یوں لگا جیسے کومل کو دکھ دے کر وہ بہت خود غرضی کا مظاہرہ کر رہی ہیں لیکن جلد انہیں یاد آگیا کہ یہ وقت جذباتیت سے نہیں بلکہ عقل سے کام لینے کا ہے۔

"کومل میری جان، میری چندہ۔۔۔" امی نے پیار سے اسکا کندھا تھامتے ہوئے کہا، کومل نے آنکھیں بھینچ لیں۔۔ "بات سمجھنے کی کوشش کرو وہ لڑکا تمہارے قابل۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

کومل نے بے ساختہ اپنا کندھا انکی گرفت سے آزاد کروایا۔۔

سلیم نواز پانی لینے کمرے سے باہر نکلا تھا۔ اس نے یہ جذباتی منظر دیکھ کر خود کو وہیں روک لیا۔

"!!پلیز امی۔۔۔"

کومل کے یوں ہاتھ جھٹکنے پر امی نے دکھ اور حیرت سے اس کا چہرہ دیکھا۔ ایک احتشام کے لیے وہ اس قدر جذباتی ہو رہی تھی۔ انہوں نے لمحوں میں سارے حساب کتاب کیے اور خود کو ایک نئے محاذ کے لیے تیار کیا۔ سلیم نواز دیوار کی اوٹ میں ہوگیا۔کومل اور امی دونوں کی نظر اس پر نہیں پڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا ٹھیک ہے، تم اس لڑکے سے کہو وہ اسی ہفتے اپنے ماں باپ کو ہمارے گھر بھیجے۔۔۔"

کومل نے بے یقینی سے پلٹ کر امی کا چہرہ دیکھا اور کب سے رُکے ہوئے اسکے آنسو پوری شدت سے بہنے لگے۔ وہ امی کے گلے لگ کر خوب روئی۔۔امی اسکی پشت پر ہاتھ پھیرتی رہیں۔

"تھینک یو سو مچ امی۔۔"

URDU NOVEL BANK

کومل نے ہچکیوں کے درمیان امی سے کہا۔ سلیم نواز جل کر خاک ہوگیا۔ اس نے بے ساختہ اپنے لب بھینچ لیے اور وہاں سے چل دیا۔

©®©®©®©®

کومل بھی امی کے ساتھ شوق شوق میں پڑوسیوں کا گھر دیکھنے گئی تھی۔ دادی ثریا کی کوٹھی کافی بڑی تھی لیکن مین گیٹ سے اندر داخل ہوتے ہی دونوں کی آنکھیں کھلی کی کھلی رہ گئیں۔ کہاں دادی ثریا کی دیمک زدہ سی پرانی کوٹھی اور کہاں یہ عالیشان سی محل نما پوری شان سے کھڑی کوٹھی۔۔۔ نئے آنے والوں نے گھر کا ناک نقشہ تک بدل کر رکھ دیا تھا۔۔۔ امی کو پورا یقین تھا کہ یہ ارسلان کا اعلیٰ ذوق ہے کیونکہ وہ ہی شفٹ ہونے سے پہلے اس گھر کی دیکھ ریکھ کرتا رہا تھا۔

ارے بہن اس تکلف کی کیا ضرورت تھی؟ آپ نے خوامخواہ میں اتنی زحمت کی۔۔۔"

"کھانا ایک دن باہر سے آجاتا تو کیا ہو جاتا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

خاتون خانہ بے حد باوقار اور سادہ مزاج تھیں۔ امی بار بار ان کے نفیس کپڑوں اور بیٹھنے کے عمدہ انداز کو دیکھ رہی تھیں۔ کومل کا سارا دھیان گھر کی آرائش پر تھا۔

"زحمت کیسی بھلا، دیوار سے دیوار ملی ہے۔۔۔اتنا حق تو بنتا ہی ہے ہمارا کہ آپکا خیال رکھ سکیں۔۔۔"

امی اچھی خاصی مرعوب ہو چکی تھیں۔ وہ خاتون سادگی سے مسکرا دیں۔

"دراصل مجھے شرمندگی ہو رہی ہے آپکو ہماری وجہ سے اتنا تکلف کرنا پڑا۔۔"

امی بھی اس بار انکساری سے مسکرا دیں۔

"شرمندہ تو مجھے آپ کر رہی ہیں یوں بار بار جتا کر، خیر یہ تکلف کی باتیں چھوڑیئے اور اپنے خاندان کے بارے میں بتائیے۔۔اور کون کون ہے گھر میں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے بے حد اشتیاق سے پوچھا۔

"گھر میں مِیں اور میرا بیٹا ارسلان ہوتے ہیں، باقی ہمارے تمام رشتہ دار دوسرے شہروں میں مقیم ہیں۔۔"

"یعنی اتنے بڑے گھر میں آپ دو جی ہی رہیں گے؟" امی کی حیرت دیدنی تھی۔"ہائے اکیلی رہ لیں گی آپ؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مجھے عادت ہے اس زندگی کی اور ویسے بھی ارسلان، میرا بیٹا ہے نا ماشااللہ میرے"
"پاس-- وہی میرا سب کچھ ہے---

اپنے بیٹے کا ذکر کرتے ہوئے انکا لہجہ بے حد محبت سے لبریز تھا۔ کومل اور امی نے محسوس کیا اور مسکرا دیں۔

"یہ بیٹی ہے آپکی؟"

انہوں نے کومل کی جانب دیکھتے ہوئے پوچھا۔

جی یہ میری ایک ہی اکلوتی بیٹی ہے اور دو بیٹے ہیں وہ گھر پر ہیں پڑھائی میں مصروف"
"رہتے ہیں ہر وقت---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے معنی خیز نگاہوں سے امی کی جانب دیکھا۔

"اچھا ماشااللہ--- بہت ہی پیاری بیٹی ہے آپکی-- بیٹا پڑھتی ہیں آپ؟"

"جی ابھی انٹر میڈیٹ پاس کیا ہے--- مزید؟؟؟"

کومل نے جملہ ادھورا چھوڑ کر امی کی جانب دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بس اسکے ابا کا خیال ہے کہ اتنی پڑھائی کافی ہے ویسے بھی لڑکیوں نے پڑھ کرکون سا" چاند پر جانا ہے، گھر داری ہی تو کرنی ہوتی ہے۔ اس لیے میں بھی اسکے ابا کی ہم خیال "ہوں۔

ملازمہ سجی سجائی ٹرالی سمیت حاضر ہوئی اور چائے کے ساتھ مختلف قسم کے آئٹمز میز پر سجانے میں مصروف ہوگئی۔ ان میں کچھ ایسی بھی کھانے پینے کی چیزیں تھیں جو کومل اور اسکی امی شاید زندگی میں پہلی بار دیکھ رہی تھیں۔۔۔ وہ خاتون کافی دیر امی اور کومل کا چہرہ غور سے دیکھتی رہیں۔

یہ آپ نے کافی عجیب سی بات کی ہے ویسے۔۔آج کے دور میں کون ایسی دقیانوسی" سوچ رکھتا ہے بھلا؟"امی نے حیرت سے انکی بات سنی لیکن وہ مسکرا رہی تھیں لہذا امی کو بھی مسکرانا پڑا۔" معاف کیجئے گا بہن لیکن پڑھائی بچیوں کے لیے بہت اہمیت کی حامل ہے، اس لیے نہیں کہ انہیں چاند پر جانا ہے بلکہ اس لیے کیونکہ انکا باشعور ہونا بہت ضروری ہے۔۔۔اور باشعور ہونا اس لیے ضروری ہے کیونکہ انہوں نے اولاد کو جنم دینا ہوتا ہے، انکی پرورش کرنی ہوتی ہے، انکی تربیت کرنی ہوتی ہے اور اگر علم اور شعور

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہی نہیں ہوگا تو جہالت کے سوا کچھ بھی نہیں ہوگا، یہ معاشرہ مزید بگڑتا چلا جائے گا۔۔"

کومل کو ان سادہ سی خاتون کی بات بالکل ان کتابوں جیسی لگی جنہیں پڑھ کر وہ ان میں کھو جایا کرتی تھی۔اسکے دل نے گواہی دی کہ سامنے بیٹھی عورت یہ سب باتیں بڑے گہرے تجربے سے گزرنے کے بعد کر رہی ہے، شاید یہ اسکی زندگی کا نچوڑ ہو۔۔۔ کیونکہ ایسی باتیں تجربات کے بغیر نہیں زبان کی نوک پر آتیں، گہری چوٹیں کھانی پڑتی ہیں۔

"جی بہت خوبصورت بات کہی آپ نے، یہ اتنا تکلف کرنے کی بھلا کیا ضرورت تھی؟ ساتھ گھر سے ہی تو اُٹھ کر آئے ہیں ہم لوگ آپ نے خوامخواہ اتنا تکلف کرلیا۔۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کا سارا دھیان میز کی جانب تھا۔

"جی نہیں تکلف کیسا، آپ لیں نا یہ۔۔۔" انہوں نے پن رولز کی رکابی امی کی جانب بڑھائی۔۔"چائے ٹھنڈی ہو رہی ہے۔۔۔لو بیٹا آپ بھی لو، یہ کوکیز ٹرائی کرو بچے

URDU NOVEL BANK

انہوں نے بہت محبت اور نرمی سے کومل کی جانب دیکھا۔ تب ہی باہر گاڑی کے ہارن کی آواز آئی۔ معمر خاتون کے چہرے پر در آنے والی خوشی کومل سے مخفی نہ رہ سکی۔ وہ بے ساختہ نشست سے اُٹھ کر باہر کی جانب بڑھ گئیں۔

"میرا بیٹا آگیا ہے میں بس ابھی آتی ہوں۔۔"

کومل ان کو جاتا دیکھتی رہی۔

کومل اسکو کھانا کیسے ہے مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی، کیسی کیسی چیزیں آگئی دنیا میں"

اور ہم بریانی پلاؤ سے ہی نہیں ہٹ رہے۔۔واہ بھئی واہ کیا بات ہے امیر لوگوں کے

"ٹھاٹھ ہیں بھئی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے انہیں چھری کانٹے کی مدد سے "پیزا ساس سینڈوچ" کھانے کا طریقہ بتایا۔ امی اسکو فخر سے گردن کڑا کر دیکھ رہی تھیں۔ باہر سے باتوں کی آوازیں آرہی تھیں۔ ٹھیک دو منٹ بعد معمر خاتون کے ساتھ جو لڑکا اندر داخل ہوا اسے دیکھ کر کومل کا رنگ متغیر ہو گیا۔ چائے کا گرم گھونٹ جو وہ باہر نہیں اگل سکتی تھی اسکا حلق جلا گیا۔۔۔ امی نے چائے کا کپ میز پر رکھ کر گرم جوشی سے ارسلان کا ماتھا چوما۔ کومل ابھی تک خوفزدہ نگاہوں سے اُسے گھور رہی تھی۔ امی دوبارہ واپس اپنی نشست پر آ کر بیٹھ گئیں

URDU NOVEL BANK

تب کومل نے خود کو سنبھالنے کی کوشش کی۔ وہ لڑکا عین اسکے سامنے والے سنگل صوفے پر بیٹھ گیا۔ کومل کا جی چاہ رہا تھا وہاں سے بھاگ جائے لیکن وہاں اصل گفتگو اب شروع ہوئی تھی۔۔۔ امی اور ارسلان دلچسپی سے ایک دوسرے کے ساتھ باتیں کر رہے تھے جبکہ میزبان خاتون چہرے پر مسکراہٹ سجائے انہیں سن رہی تھیں۔ کومل وہاں سے جلد اُٹھنے کی ترکیب سوچ رہی تھی۔ اسے اچانک یوں محسوس ہوا کہ جیسے وہ لڑکا بہت گہری نگاہوں سے اسے دیکھ رہا ہے کومل نے جب اسکی جانب دیکھا وہ بالکل بھی کومل کی جانب متوجہ نہیں تھا بلکہ امی سے باتیں کر رہا تھا۔ کچھ دیر پھر کومل کو وہی احساس ہوا اس نے جیسے ہی اس کی جانب دیکھا وہ گذشتہ بار کی طرح اس بار بھی کومل کی جانب متوجہ نہیں تھا بلکہ اسکا سارا دھیان امی کی جانب تھا۔ کومل کو بے حد کوفت محسوس ہوئی اس نے امی سے دبے لفظوں میں اجازت لینے کو کہا۔ ابا کا خیال آتے ہی امی بھی اُٹھ کھڑی ہوئیں۔۔۔ گیٹ سے باہر قدم نکالنے سے پہلے تک کومل کو پوری شدت سے یوں محسوس ہوتا رہا جیسے کسی کی گہری نگاہیں اسکی پُشت پر گڑ چکی ہیں۔ وہ اس قدر خودفزدہ تھی کہ اسکو لگا اگر اس نے پلٹ کر پیچھے دیکھا تو وہ پتھر کی ہو جائے گی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ممی میں اب اور انتظار نہیں کر سکتا، کومل میرے ساتھ ایسا کیسے کر سکتی ہے؟ آئی ہیو ٹو گو دیئر--!"

فہد نے بے چینی سے ٹہلتے ہوئے ایک ہاتھ کا مُکّا بنا کر دوسرے ہاتھ پر مارتے ہوئے غصے سے کہا۔

"کوئی ضرورت نہیں ہے نیچے لگنے کی--- خود ہی وہ لوگ فون کریں گے-- صبر سے کام لو ذرا!"

"وہاٹ صبر؟؟؟" فہد نے دانت پیستے ہوئے اپنا بازو اونچا کیا-- "دو دن ہو چکے ہیں اور کوئی فون نہیں آیا وہاں سے لیکن آپ یوں آرام سے ہاتھ پر ہاتھ رکھ کے بیٹھی ہیں جیسے کوئی فکر کی بات ہی نہیں ہے؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

نبیلہ نے ایک اچٹتی نگاہ اس پر دوڑائی اور آئینے میں دیکھتے ہوئے اپنے ہونٹوں پر لپ اسٹک کا ایک اور کوٹ لگایا۔

"ہاتھ پر ہاتھ رکھے اس لیے بیٹھی ہوں کیونکہ میں تمہاری طرح جلد باز نہیں ہوں، ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے فہد---انتظار کرنا پڑتا ہے میری جان---" انہوں نے لپ اسٹک

URDU NOVEL BANK

کا کور ڈھونڈتے ہوئے کہا۔۔ "اس بورنگ ماحول سے باہر نکلو، اپنے کزنز کے ساتھ گھومو پھرو۔۔۔اور ہاں تمہیں یہاں کی پولیس سے کوئی خطرہ نہیں ہونا چاہیے۔۔" وہ اپنا ہینڈ بیگ کندھے پر لٹکاتے ہوئے بولیں، فہد نے تیز نظروں سے انہیں گھورا، اسے انکا انداز مذاق اُڑاتا ہوا محسوس ہوا لیکن وہ مسکرا دیں۔۔۔"جسٹ ہیو سَم فُن اینڈ فارگیٹ آل دا میس۔۔ تم جلد خوشخبری پاؤ گے۔۔!!"

وہ خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے باہر چلی گئیں۔ آج انہوں نے مشہور پاکستانی برانڈ کا نیا جوڑا پہنا تھا جو اس فیملی کی سب خواتین افورڈ نہیں کر سکتی تھیں۔ نبیلہ کو انہی خواتیں کی للچائی ہوئی نظریں دیکھنی تھیں اور کچھ ہلکی پُھلکی تعریفیں سُننی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

فون کی گھنٹی کی آواز کافی دیر سے گونج رہی تھی لیکن مجال ہے جو سلیم نواز یا حق نواز اُٹھ کر دیکھ لیتے۔۔۔ مجبوراً امی کو خود ہی ہانڈی چھوڑ کر باہر آنا پڑا۔

"ہیلو کون۔۔۔؟"

URDU NOVEL BANK

وہ پھولی سانسوں سمیت فون کان سے لگائے کچن کی جانب جاتے ہوئے بولیں۔۔۔۔

ہانڈی جل جانے کا خوف۔

"السلام علیکم، کیسی ہو ثمینہ؟"

"ارے شائستہ بھابھی، وعلیکم السلام۔۔"

امی نے فوراً پہچان لیا تھا۔

تم تو بھول ہی گئی سب کو ثمینہ؟؟ کوئی فون نا ملاقات۔۔۔گویا عید کا چاند ہی ہو"

"!!گئیں۔۔۔

امی کو خوب پتہ تھا کہ اُڑتی اُڑتی خبر شائستہ بھابھی تک بھی جا پہنچی تھی جبھی فوراً میکے سے فون آگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں بھابھی بھلا میں کیوں بھولنے لگی؟ بس مصروفیت ایسی ہے، بچوں اور گھر سے"

"!!ہی فرصت نہیں ملتی۔۔

"بھئی ایسی بھی کیا مصروفیت کہ تم نے رابطہ رکھنا ہی چھوڑ دیا؟"

شائستہ بھابھی نے نخوت سے کہا تو امی کا خون کھول کر رہ گیا لیکن وہ مصلحتاً خاموش رہیں۔

URDU NOVEL BANK

ہاں بھئی اب ہمیں بھلا کیوں پوچھنے لگی، امیروں کے ساتھ جو رشتہ جڑنے والا ہے" تمہارا۔۔۔ویسے بہت افسوس کی بات ہے ثمینہ تم نے بیٹی کا رشتہ پکا کر دیا لیکن بھائی بھابھی کو بتانا بھی گوارا نہیں کیا۔۔۔ارے اور کچھ نہیں تو بندہ مٹھائی کھلا کے منہ ہی میٹھا کر دیتا ہے۔۔۔خیر میں ٹھہری سادہ سی بندی،تمہاری خوشی میں خوش ہوں۔۔چاہے "تم بتاؤ یا نا بتاؤ۔۔۔

ہائے بھابھی کیسی باتیں کرتی ہیں آپ، بھلا بھائی جان اور آپ سے مشورہ کیے بغیر کر" "سکتی ہوں میں اتنا بڑا فیصلہ؟

شائشتہ بھابھی کو اچھنبا ہوا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"لو تو کیا یہ سچ نہیں کہ تم نے نبیلہ کے فہد کے لیے اپنی کومل کی ہاں کہہ دی؟"

"نہیں کس نے کہہ دیا آپکو یہ؟"

بس بھی کردو ثمینہ اب بنو مت، پنکی جھوٹ تھوڑی نا بولے گی اپنی بھانجی کے بارے" میں۔۔۔پنکی نا بتاتی تو مجھ بے خبر کو کہاں کچھ پتہ چلنا تھا کچھ۔۔یہاں تو ہوا میں ہی "رشتے بھی طے کر دیئے جاتے ہیں اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہیں ہو پاتی۔۔

شائستہ بھابھی کا دکھ جوں کا توں اپنی جگہ قائم تھا۔ امی نے اپنا سر پیٹ لیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارے یہ پنکی بھی نا بڑی بے وقوف ہے اور آپ بھابھی۔۔۔آپ تو اچھی خاصی سمجھدار" ہیں آپ نے اسکی بات کا اعتبار کیسے کرلیا؟ میری صرف سرسری سی بات ہوئی تھی اس سے کہ نبیلہ بھابھی نے فہد کے لیے بات کی ہے مگر اس بے وقوف نے اپنی "طرف سے دو کی چار بنا کر یہ شوشہ چھوڑ دیا ہے۔۔۔اس میں میرا کیا قصور؟

امی نے پنکی خالہ کو دل ہی دل میں کوستے ہوئے شائستہ بھابھی کو ٹھنڈا کرنے کی کوشش کی۔

ہاں میں بھی کہوں ثمینہ ایسی نہیں ہو سکتی کہ اتنا بڑا فیصلہ بغیر ہم سے پوچھے کر" ڈالے، خیر تم بتاؤ تم تو خوش ہو نا؟ اف میں بھی کیسی باتیں کر رہی ہوں ظاہری سی بات ہے امریکہ کا رشتہ ہے بھلا خوش کیوں نہیں ہوگی۔۔۔بھئی بہت مبارک ہو تمہیں "ثمینہ، تمہاری کومل قسمت کی دھنی ہے ویسے۔۔

شائستہ بھابھی نے جلے دل سے مبارکباد دی۔ انہوں نے اپنی انعم کے لیے فہد کا خواب دیکھ رکھا تھا لیکن نبیلہ کو کومل پسند آگئی تھی۔ان کے نادر خیال کے مطابق ثمینہ نے جھاڑ پھونک کروا کر یہ رشتہ اپنی طرف کرلیا تھا ورنہ انکی انعم ایسے اونچے رشتے کی زیادہ حقدار تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ارے کیسی مبارکباد بھابھی۔۔۔؟ سچ کہوں تو اللہ نے بال بال بچا لیا"

امی کی بات پر شائستہ بھابھی کے کان فوراً کھڑے ہوگئے۔

"ہائیں ثمینہ تمہارا دماغ تو نہیں چل گیا کہیں؟ یہ تم کیا کہہ رہی ہو۔۔؟"

امی نے خود کو بات کا بتنگڑ بنا کر پیش کرنے کے لیے تیار کرتے ہوئے اپنا لہجہ مزید دُکھی کرلیا۔

"نبیلہ اور اسکے فہد کا نام بھی مت لیں میرے سامنے۔۔۔ان لوگوں نے تو میرے ساتھ وہ کیا ہے جو کوئی اپنے دشمن کے ساتھ بھی نہیں کرتا۔۔۔"

امی جملہ ادھوا چھوڑ کر پھپھک پھپھک کر رونے لگیں۔۔۔شائستہ بھابھی دم بخود رہ گئیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مگر ہوا کیا ہے؟ کچھ پتہ بھی تو چلے آخر؟"

امی نے خوب مرچ مصالحہ لگا کر شائستہ بھابھی کو فہد اور نبیلہ پھپھو کی تمام کارستانی بتائی۔ شائستہ بھابھی کو تمام معلومات سے آگاہ کرتے ہوئے امی نے اس بات کا خاص خیال رکھا تھا کہ خبر ایسی بھڑکیلی سی ہو کہ جو بھی سنے خوب ہی نبیلہ پھپھو کی مٹی پلید کرے کیونکہ اس بات کے سو فیصد امکانات تھے کہ "شائستہ بھابھی نیوز

URDU NOVEL BANK

چینل" سے یہ بریکنگ نیوز تمام خاندان اور اس کے مضافات میں نشر ہونا تھی۔ یہ تو محض ایک اتفاق تھا کہ شائستہ بھابھی کی کال خود آگئی تھی انہیں ورنہ امی کا اپنا ارادہ تھا انہیں کال کرنے کا کیونکہ وہ بے حد دلبرداشتہ ہوئی تھیں فہد والے واقعے سے۔۔۔ اب انہیں اسی صورت سکون ملنا تھا جب تک وہ سرعام نبیلہ پھپھو اور انکے چشم و چراغ کا بھانڈا نا پھوڑ دیتیں۔

ہائے میرے خدا۔۔۔کیسے کیسے دھوکے باز لوگ ہیں نا ثمینہ۔۔ قسم سے مجھے تو یقین ہی" نہیں آرہا ایسے عزائم رکھے بیٹھے تھے یہ دونوں ماں بیٹا۔۔۔ جبھی تو میں کہوں کہ اچانک بنا بتائے پاکستان چلے آنے کی کیا سوجھی نبیلہ کو۔۔یوں چوروں کی طرح آنے کی وجہ بھی "یہی ہوگی یقیناً۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو اور کیا بھابھی۔۔۔میری پھول سی بچی تباہ ہونے سے بچ گئی میں تو صرف یہ شکر ادا" کر رہی ہوں۔۔اللہ خود انصاف کرے گا۔

"آپ دیکھیے گا بس ہوتا کیا ہے ان لوگوں کے ساتھ۔۔

امی نے دل کی بھڑاس نکالی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاں ہاں ضرور ان شاء اللہ۔۔۔تم بالکل پریشان مت ہو، جو ہوا اچھا ہوا۔۔۔جان بچی سو" لاکھوں پائے۔۔۔چلو اب میں چلتی ہوں کال لمبی ہوتی جا رہی ہے اور تمہارا وقت بھی بہت لے لیا۔۔۔اور دیکھو تم اس معاملے میں بالکل فکر مت کرنا یہ بات تمہارے اور میرے درمیان رہے گی بس۔۔"!

شائستہ بھابھی کے پیٹ میں جو مڑوڑ اُٹھ رہے تھے امی بخوبی ان سے واقف تھیں۔

"بہت شکریہ بھابھی مجھے آپ سے یہی امید تھی۔۔"

امی نے کال بند کر کے موبائل ایک طرف رکھا اور آنچ تیز کر کے گوشت بھوننے میں مگن ہوگئیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

امی نے جب سے ارسلان کے گھر میں چائے پی تھی، تب سے انکا دل اس ٹی سیٹ پر بُری طرح سے آگیا تھا اور آج وہ زبردستی کومل کو ساتھ لے کر بازار کے لیے نکلی تھیں۔۔۔کومل بالکل بھی کہیں جانے کے موڈ میں نہیں تھی اسکا دل بے حد پریشان

URDU NOVEL BANK

تھا کیونکہ دو دن سے احتشام نہ اسکی کال اُٹھا رہا تھا اور نہ ہی آن لائن آیا تھا۔۔۔ اسے کبھی رونا آجاتا تھا کبھی غصہ آجاتا تھا کہ احتشام کو اس موقع پر اتنی لاپروائی نہیں برتنی چاہیے تھی۔ اب جب وہ خوش ہو ہی گئی تھی کہ امی مان گئیں تو احتشام کہیں غائب ہو چکا تھا۔ کومل کو خود پر بھی غصہ تھاکہ اگر وہ اتنی عجلت اور جذباتیت کا مظاہرہ نہ کرتی تو احتشام کو اتنا غصہ نہ آتا۔۔۔اب وہ دو دن سے ناراض ہوکر بیٹھا ہوا تھا۔

وہ رکشے سے اتر کر اپنی چادر درست کرنے لگی، امی رکشے والے کو پیسے دے رہی تھیں۔اچانک کومل کا ہاتھ اپنی چادر پر تھم سا گیا۔ وہ حیرت سے آنکھیں پھیلائے اپنے سامنے بیٹھے احتشام کو گھور رہی تھی جو کہ اس وقت بالکل بھی اپنے حواس میں نہیں لگ رہا تھا۔۔۔ الجھے بال، بڑھی ہوئی داڑھی، ملگجا لباس، ستا ہوا چہرہ، آنکھوں میں سُرخی اور ہاتھ کی دو انگلیوں میں دبا سُلگتا ہوا ادھ جلا سیگریٹ ۔۔۔ یہ تھی اسکی حالت۔

کومل عالمِ تحیر میں چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی ہوئی اسکے بالکل سامنے جا کھڑی ہوئی۔۔احتشام خلاؤں میں گھور رہا تھا لیکن ایک خاص احساس کے تحت جونہی اس نے اپنے سامنے کومل کو دیکھا وہ مارے حیرت کے بے ساختہ کرسی پر سیدھا ہو کر بیٹھ گیا اور اسکی درد بھری نگاہیں کومل کی حیران نگاہوں سے ٹکرا گئیں۔۔۔ احتشام یکدم اُٹھ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کھڑا ہوا۔ وہ دونوں آمنے سامنے کھڑے آنکھوں کی زبان میں بہت کچھ کہہ رہے تھے۔۔۔ کومل کی نگاہوں میں کیا کچھ نہیں تھا اس لمحے لیکن احتشام کو کوئی فکر نہیں تھی۔وہ دو قدم مزید آگے آیا اور بالکل کومل کے قریب آکر اس نے سیگریٹ کا جلتا ہوا ٹکڑا کومل کی جانب دیوانہ وار دیکھتے ہوئے اپنے بازو کی پشت کی جلد پر رکھ دیا۔۔۔کومل تڑپ کر رہ گئی اور بے ساختہ اسکی سسکی نکل گئی لیکن احتشام اب بھی اسے ہی دیکھ رہا تھا پھر وہ عجیب سے انداز میں اسکی آنکھوں میں دیکھ کر مسکرایا۔۔ایک ایسی مسکراہٹ جس میں بیک وقت اذیت بھی تھی اور آسودگی بھی، سیگریٹ کا بُجھا ہوا ٹکڑا ایک جانب پھینکا اور تیز قدم اُٹھاتا ہوا وہاں سے چلا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی رکشے والے ساتھ بحث کر کے پلٹیں تو کومل کو پاگلوں کی طرح بازار کی مرکزی سڑک کے درمیان کھڑے دیکھ کر وہ اسکی جانب بڑھیں۔۔۔

"کومل؟"

انہوں نے اسکو آواز دی مگر وہ ہنوز دوسری جانب دیکھتی رہی۔۔امی نے دوبارہ اسے سختی سے پکارا وہ ہڑبڑا کر رہ گئی۔۔۔اس نے اجنبی نگاہوں سے امی کا چہرہ دیکھا۔

"یہاں کیوں کھڑی ہو؟ چلو چلیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے خاموشی سے امی کے پیچھے قدم بڑھا دیئے۔ احتشام اپنی آنکھوں کا درد کومل کی آنکھوں میں چھوڑ گیا تھا۔۔۔

انسان کا زوال ایک ایسے خطرناک سانپ کی مانند ہوتا ہے جو کئی سال سویا رہتا ہے اور جب یہ سانپ جاگ جاتا ہے تب کسی کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا کہ کیسی تباہی سب کے سروں پر مسلط ہو چکی ہے۔۔۔ اسکے پھن سے نکلتا زہر گھروں کے گھر تباہ کرتا چلا جاتا ہے۔۔نا یہ کسی بچے کو دیکھتا ہے نا بڑے کا لحاظ کرتا ہے۔۔۔ ہر کوئی یکے بعد دیگرے اس زوال نامی سانپ کی پستی کی گہرائیوں میں گرتا چلا جاتا ہے۔۔۔

!زوال کی شدت عروج کی بلندیوں سے حد درجہ گہری اور تاریک ہوتی ہے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کو نیند نہیں آرہی تھی، آج اس نے احتشام کو جس حال میں دیکھا تھا اسکا دل کٹ کر رہ گیا تھا۔ احتشام کی مخدوش حالت کی ذمہ دار شاید وہی تھی اور یہ خیال اسکے احساسِ پشیمانی کو مزید بڑھا رہا تھا۔ وہ امی کے کمرے میں موبائل تلاش کرنے گئی لیکن موبائل کہیں نہیں تھا۔ امی کی نیند میں خلل نہ پڑے اس خیال سے وہ باہر چلی آئی۔ اس نے فریج سے پانی کی بوتل نکالی اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی لیکن

URDU NOVEL BANK

ابھی وہ دروازہ کھولنے ہی والی تھی کہ اسکے کان میں مہیب سرگوشی کی آواز آئی، وہ ٹھٹھک کر رہ گئی۔ اس نے مزید غور سے سنا تو کوئی سرگوشیوں میں کسی سے بات کر رہا تھا۔۔۔کافی جذباتی سی گفتگو لگ رہی تھی۔ جیسے کوئی کسی کو بزور اصرار کسی چیز کے لیے منا رہا ہو۔۔۔۔مگر ابھی تک کومل آواز نہ پہچان سکی تھی۔ اس نے پانی کی بوتل پر اپنی گرفت مضبوط کی اور دبے پاؤں باہر لکڑی کے بڑے دروازے کی جانب آئی۔

"جانُو پلیز سمجھنے کی کوشش کرو۔۔میں ہوں نا تم کیوں پریشان ہوتی ہو۔۔۔میں جلدی آؤں گا تمہارے پاس تم جب تک چاہو مجھے پیار کرنا کوئی نہیں روکے گا تمہیں۔۔۔ بس مجھے دو دن کی مہلت دے دو میں کسی بھی طرح امی سے بہانہ کرکے تمہارے پاس آؤں گا پھر جی بھر پیار کریں گے۔۔۔ایسے گھر سے نکلنا میرے لیے بہت مشکل ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ سلیم نواز کی آواز تھی۔ کومل کے کان کی لو بے ساختہ سُرخ ہوگئی۔ اسکا جی چاہا وہ ابھی جائے اور ڈنڈے سے سلیم نواز کی عقل ٹھکانے لگا کر آئے۔۔۔ ابھی اسکی عمر ہی کیا تھی اور وہ کن کاموں میں پڑ گیا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیا؟ یہ تم کیا کہہ رہی ہو بے بی؟ میں کیوں ڈروں گا کسی سے---؟ میں مرد ہوں اور"
"مرد کسی سے نہیں ڈرتے---

سلیم نواز نے قدرے غصے سے کہا تھا۔ کومل بے ساختہ رُک گئی۔ سلیم نواز دوسری جانب سے جو بولا جا رہا تھا اسے کاٹ کر دوبارہ جذباتی ہوا۔

ہاں ہاں بس ٹھیک ہے---اب تم دیکھنا ایک مرد کی طاقت کیا ہوتی ہے--- کل"
"میں تمہارے پاس آؤں گا اور تمہیں بتاؤں گا کہ مرد کیا ہوتا ہے--

کومل کا دماغ گھومنے لگا تھا۔ وہ سلیم نواز کے پیچھے آکھڑی ہوئی--- سلیم جیسے ہی پلٹا کومل کو دیکھ کر اسکے ہاتھ سے امی کا موبائل گرتے گرتے بچا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم یہاں؟"

"کس سے بات کر رہے تھے تم؟"

"!!کسی سے بھی نہیں--ہٹو سامنے سے"

سلیم نواز بدتمیزی سے ایک طرف سے نکلتے ہوئے بولا-- کومل نے اسکا راستہ روک لیا۔

URDU NOVEL BANK

کچھ پوچھ رہی ہوں میں تم سے سلیم---؟" کومل کا لہجہ سخت ہو گیا۔ سلیم نواز نے"
اسے گھورا---"اپنی باتیں سنی ہیں تم نے؟ یہ کس قسم کی گفتگو کر رہے تھے تم؟ اور
"وہ بھی اس وقت؟

سلیم نواز اس وقت جس کیفیت میں تھا اس پر جنون سوار تھا۔

"!!تم مجھ سے یہ سب پوچھنے کا حق نہیں رکھتی--اپنے کام سے کام رکھو"

سلیم نواز باقاعدہ اسے دھکیلتے ہوئے اندر کی جانب بڑھا۔

کیوں نہیں حق رکھتی میں؟ بڑی بہن ہوں تمہاری --- تمہیں بتانا ہوگا کہ کون ہے یہ"
"جس سے تم یوں بات کر رہے تھے---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز نے اسکی بات پر پلٹ کر اسے تمسخرانہ نگاہوں سے دیکھا۔

تم اور حق؟" اس نے ایک ابرو اچکایا---"جیسی تمہاری حرکتیں ہیں ناں تم بڑی بہن"
ہونے کا حق کھو چکی ہو، تم جیسی حرافہ سے میں بات کرنا بھی پسند نہیں کرتا اب اپنی
"!!بکواس بند کرو اور جاؤ جا کے عشق معشوقی کرو محلے کے لڑکوں سے---

URDU NOVEL BANK

کومل کے ہاتھ سے پانی کی بوتل بے اختیار نیچے گر گئی۔۔۔اپنے ہی بھائی کے منہ سے ایسی باتیں سننا گرم گرم سیسہ خود پر انڈیل دینے کے مترادف تھا۔ اسکی آنکھیں آنسوؤں سے لبالب بھر گئیں اور لب پھڑپھڑانے لگے۔۔

سلیم نواز۔۔"کومل کی آواز کی کپکپاہٹ میں غڑاہٹ کا گمان ہوتا تھا۔۔۔ "تمہیں میں" نے کہا تھا ایسا کچھ نہیں ہے۔۔تم نے پھر سے مجھ پر الزام لگایا؟ سب جانتے ہوئے "بھی؟

سلیم نواز نے نگاہیں چُرا لیں۔ کومل نے ایک گہرا سانس لیا اور خود پر قابو پاتے ہوئے کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم مجھے سب سچ سچ بتاؤ یہ کیا چکر ہے؟ ورنہ۔۔۔۔"

ورنہ کیا؟ ابو کو شکایت لگاؤ گی میری؟ یہی نا؟" سلیم نواز نے دل جلانے والے انداز" میں کہا۔۔۔"جاؤ جس سے مرضی جا کر لگاؤ شکایت کوئی تمہاری بات کا یقین نہیں کرے گا کیونکہ تم لڑکی ہو۔۔۔تم میرا کچھ نہیں بگاڑ سکتی۔۔۔ہاں لیکن یہ یاد رکھنا اگر میں نے ابا کو تمہارے بارے میں کچھ بتا دیا تو جو بچی کچھی عزت ہے نا تمہاری وہ بھی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مٹی ہو جائے گی، ابا تمہیں اسی فہد کے ساتھ امریکہ بھیج دیں گے، وہاں سڑتی رہنا نوکرانی بن کر، سمجھی تم؟ بڑی آئی مجھے دھمکانے والی۔۔۔ہونہہ"!!

کومل کچھ بولنے کے قابل نہ رہی تھی۔ سلیم نواز اس کے وجود کے پرخچے اُڑا کر جونہی پلٹا سامنے امی کھڑی تھیں۔۔۔ والدین کے لیے بعض لمحات ایسے ہوتے ہیں جب انکی اپنی ہی اولاد کی بدزبانی انہیں اس قدر حیران بلکہ پریشان کر دیتی ہے کہ یقین کرنا مشکل ہوجاتا ہے کہ کیا یہ انہی کی پیدا کی ہوئی اولاد ہے؟ کچھ یہی حالت امی کی بھی تھی۔

"!!اندر آؤ تم دونوں۔۔۔"

وہ کڑے لہجے میں کہہ کر کومل کے کمرے کی جانب بڑھ گئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہیں بالکل شرم حیا نہیں رہی کسی بڑے چھوٹے کی؟ بیٹے ایسے ہوتے ہیں؟"

امی کے انداز میں ہنوز بے یقینی جھلکتی تھی۔ سلیم نواز نے ہٹ دھرمی سے انہیں دیکھا۔ امی کے لیے اسکا یہ رویہ مزید پریشان کن تھا۔

ابھی تمہارے باپ کو پتہ چلے نا اس حرکت کا تو تمہاری چمڑی ادھیڑ کر رکھ دے گا۔۔۔" امی نے غصے سے سلیم کا چہرہ دیکھا، "چار سال بڑی ہے کومل تم سے اور تم

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نے اپنا رویہ دیکھا ہے؟ کیا اس لیے ہوتے ہیں بھائی کہ بہنوں کی بے عزتی کریں،

"تمہاری زبان کیوں نا کانپی یہ سب بکنے سے پہلے؟

امی نے اسے شرم دلانا چاہی مگر سلیم نواز اب بڑا ہوچکا تھا اس نے بڑے طریقے سے امی کو تنگ کرنے کا سوچ رکھا تھا۔

"بس کر دیں آپ امی۔۔۔میں اچھی طرح جانتا ہوں آپ بھی ملی ہوئی ہیں اس حرافہ کے ساتھ۔۔آپ کی شہہ پر اسکے چکر چل رہے ہیں محلے کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ۔۔"

امی کا چہرہ غصے کی زیادتی سے سرخ پڑ گیا۔ وہ بے ساختہ اپنی جگہ سے اُٹھ کر کھڑی ہو گئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اپنی بکواس بند کر لو سلیم نواز یہ نہ ہو میں ڈنڈا اُٹھا لوں۔۔۔کس نے بھر دیا ہے تمہارے اندر اتنا زہر؟ یہ کیسی زبان استعمال کر رہے ہو تم اپنی ماں اور بہن کے لیے؟ کیا میں نے تمہیں یہ سکھایا ہے؟"

سلیم نواز نے بھی آج ڈھٹائی کی ہر حد ختم کرنے کا سوچ رکھا تھا۔

"تو کیا یہ سچ نہیں ہے کہ آپ بھی اسکے ساتھ ملی ہوئی ہیں، اسکے ساتھ مل کر غلط کام میں اسکو مدد دے رہی ہیں۔۔۔؟میں بچہ نہیں ہوں امی، سب خبر ہے مجھے۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز میری بات کان کھول کر سنو! تمہاری بہن نے کوئی غلط قدم نہیں اُٹھایا"
سمجھ گئے تم؟ نا ہی اس کا محلے کے آوارہ لڑکوں کے ساتھ کوئی چکر ہے۔۔۔ تم بھی
اچھی طرح جانتے ہو یہ بات کہ تمہاری بہن ایسا نہیں کر سکتی لیکن اگر اپنی غلطیوں پر
پردہ ڈالنے کے لیے تم ایسا کر رہے ہو تو یہ مت بھولو کہ اللہ کی لاٹھی بےآواز
ہے۔۔۔"

سلیم نواز کے سینے میں خوف کی لہر سی گزر گئی۔۔۔اس نے بے ساختہ نظریں چرائیں
لیکن خودسری اب بھی اپنی جگہ قائم تھی۔

"تم نے بیٹا میں ماں ہوں تم لوگوں کی اور ماں سے بہتر اولاد کو کوئی نہیں جان سکتا۔۔
سوچ بھی کیسے لیا کہ میں کسی غلط کام میں کومل کی پشت پناہی کر سکتی ہوں؟ تم
سب میرے لیے برابر ہو اور تم سب کی زندگی کے مسائل کو حل کرنا میری ذمہ داری
ہے۔۔۔ ایک ماں کبھی بھی اپنے بچوں کی غلط راہنمائی نہیں کر سکتی۔۔۔
!!"

"!!لیکن آپ کر رہی غلط۔۔۔اسکا ساتھ دے کر۔۔"

"یہ کیسے کہہ سکتے ہو تم؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیونکہ میں نے خود سنا ہے اپنے کانوں سے، آپ اسکی شادی اُس احتشام سے کروانا"
چاہتی ہیں۔۔بجائے اسکا دماغ درست کرنے کے، اس پر پابندی لگانے کے آپ اسے
الٹے سبق پڑھا رہی ہیں۔۔۔آپکو تو ایسی کسی بات پر اِسے مار مار کر لہولہان کر دینا چاہیے
تھا جیسے شریف لوگ کرتے ہیں لیکن آپ اسکا ساتھ دے رہی ہیں۔۔۔اور اب بھی آپ
کہتی ہیں آپ نے کچھ غلط نہیں کیا؟ خیر آپ کو میں کچھ نہیں کہہ سکتا کیونکہ بدقسمتی
سے آپ میری ماں ہیں۔۔لیکن ہاں ایک بات میں بتا دوں کہ میں بے غیرت نہیں جو
"!!!اپنی بہن کو رنگ رلیاں مناتے دیکھ کر چپ بیٹھ رہوں۔۔میری غیرت ابھی زندہ ہے
سلیم نواز کی باتیں اس قدر پریشان کن تھیں کہ امی دم بخود اسے دیکھتی رہ گئیں۔۔۔
اس قدر غلط خیالات سلیم کے ذہن میں کیونکر پیدا ہوئے اور سلیم نواز کی یہ سوچ کیسے
پروان چڑھی۔۔امی کے پاس سوچنے کو بہت کچھ تھا۔
کومل کسی زندہ لاش کی طرح بے دم سی بستر کے ایک جانب بیٹھی رہی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©©\©©®©®

URDU NOVEL BANK

کومل صبح گھر کی صفائی ستھرائی کرکے فارغ ہوئی تو اس نے امی کے کمرے میں جھانکا۔

"چائے بنا لاؤں آپکے لیے امی؟"

امی کا بلڈ پریشر کل رات سے ہائی تھا۔ وہ صبح بھی بہت نقاہت محسوس کر رہی تھیں۔ کومل نے انہیں زبردستی بستر پر لٹا رکھا تھا۔ ابا کے لیے ناشتہ بھی خود کومل نے ہی بنایا تھا۔ ابا نے کئی بار امی سے پوچھا کوئی پریشانی ہے تو بتاؤ لیکن امی نے انہیں کچھ نا بتایا مگر صاف ظاہر تھا کہ ابا ذہن میں تشویش بھر کر آفس کے لیے نکلے تھے۔

کومل میرا کچھ کھانے پینے کو جی نہیں چاہ رہا میں بس سونا چاہتی ہوں، تم بھی تھوڑی" "دیر آرام کرلو میری بچی---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے نقاہت بھرے انداز میں کومل سے کہا، اسکا دل بھر آیا۔وہ خاموشی سے کمرے کی بتی بجھا کر کمپیوٹر کے سامنے آبیٹھی۔

"کہاں تھیں تم؟"

احتشام پہلے ہی آن لائن تھا۔ اس نے فوراً سے پہلے کومل کو میسج بھیجا۔۔۔کومل کی آنکھیں نم تھیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"امی کی طبیعت ٹھیک نہیں ان کے پاس بیٹھی ہوئی تھی۔۔۔"

"اوہ۔۔ کیا ہوا انہیں؟"

"کچھ نہیں بس بی پی شوٹ کر گیا تھا انکا، نقاہت محسوس کر رہی ہیں۔۔۔"

پریشان مت ہو سب ٹھیک ہو جائے گا تم ان کو چھوٹے گوشت کی یخنی بنا کر پلا دینا"

"، وہ بہتر محسوس کریں گی۔۔

"ان شاء اللہ۔۔ٹھیک ہے میں حق نواز سے گوشت منگوا لوں گی۔۔"

"کومل میں جانتا ہوں تم مجھ سے ناراض ہو۔۔"

کومل کو حیرت ہوئی احتشام کیسا لڑکا ہے۔۔۔ خود ناراض ہونے کی بجائے اس سے پوچھ رہا تھا کہ کہیں وہ تو ناراض نہیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں! میں آپ سے ناراض نہیں ہو سکتی۔۔"

"وہ کل۔۔۔"

"آپ سیگریٹ بھی پیتے ہیں؟"

نہیں کومل۔۔ایسا کچھ نہیں وہ بس میں بے حد پریشان تھا کچھ سمجھ نہیں آرہا تھا کیا"

"کروں اس لیے میں نے سیگریٹ۔۔۔

URDU NOVEL BANK

احتشام شرمندہ تھا۔

"آئی ایم سوری احتشام۔۔"

کومل کی آنکھوں سے آنسو گر رہے تھے۔

"تم کیوں سوری کہہ رہی ہو میری جان؟"

"کیونکہ میں نے آپکا دل دکھایا، میری وجہ سے آپ پریشان ہوئے۔۔۔مجھے اس قدر جذباتی نہیں ہو جانا چاہیے تھا۔۔"

اسکے آنسو ہنوز آنکھوں سے گر رہے تھے۔

"لیکن میرے دل میں ایسی کوئی بات نہیں کومل، بس تم مجھ سے وعدہ کرو آئندہ ایسی کوئی بات نہیں کرو گی جس سے احتشام جیتے جی مرجائے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہے پھر آپ بھی مجھ سے وعدہ کریں کہ خود کو کبھی اذیت نہیں دیں گے جیسے آپ نے کل کیا۔۔۔پتہ ہے کتنی تکلیف ہوئی تھی مجھے؟"

احتشام افسردگی سے مسکرا دیا۔

"وہ اذیت تھوڑی تھی۔۔وہ تو سکون تھا کومل۔۔"

"سکون؟"

URDU NOVEL BANK

"ہاں --- تم اگر میری آنکھوں کے سامنے، میرے اتنے پاس ہو تو اذیت بھی میرے لیے سکون بن جاتی ہے--"

"بس کر دیں احتشام ، آپ تو بالکل دیوانوں کی سی باتیں کرنے لگ گئے ہیں---کیا ہو گیا ہے آپکو؟"

"تم سے پیار---اور وہ بھی بے حد شدت سے--- شاید سچا پیار ایسا ہی ہوتا ہے--"

"پیار تو میں بھی کرتی ہوں لیکن ہر چیز اعتدال میں اچھی لگتی ہے احتشام---"

"وہ محبت ہی کیا جو اعتدال میں رہ کر کی جائے؟ تمہیں میں نے بتایا تھا نا کہ میرا تم سے پہلے بھی کچھ بلکہ بہت سی لڑکیوں سے تعلق رہا ہے لیکن کومل سچا پیار کیا ہوتا ہے یہ تم نے مجھے بتایا---ان سب کے ساتھ میں جلد اکتاہٹ محسوس کرنے لگتا تھا لیکن تم سے میری محبت ہر گزرتے دن کے ساتھ بڑھتی ہی چلی جا رہی ہے اور اس بات پر سب سے زیادہ حیران میں خود ہوں-- سچ کہوں تو تم نے مجھ آوارہ کو حقیقی معنوں میں انسان بنا دیا ہے--- میں صرف محبت کے سیاہ باب جانتا تھا تم نے مجھے محبت کی روشنی سے راستہ دکھایا، جسموں کی کشش سے ہٹ کر محبت کی خوبصورتی اور ایک دوسرے کے ساتھ کی اہمیت سے روشناس کروایا---"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام کھوئے ہوئے انداز میں بتا رہا تھا۔

"اور مزے کی بات یہ ہے کہ میں نے یہ سب کب کیا مجھے خود ہی اس بات کا علم نہیں ہے۔۔"

کومل روتے روتے مسکرا رہی تھی۔ احتشام اسکی بات پر بے ساختہ ہنس دیا۔

"کیونکہ تم میں بناوٹ نہیں، تمہاری محبت میں کھوٹ نہیں پاکیزگی ہے، تمہارے دل میں عالیشان محلوں، بنگلوں، گاڑیوں کی ہوس نہیں بلکہ ایک چھوٹے سے جنت نما گھر کی چاہت ہے۔۔۔جس کو ایسی لڑکی مل جائے وہ دنیا کا خوش قسمت انسان نہیں تو اور کیا ہے بھلا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دونوں مسکرا رہے تھے۔۔ زندگی کے تلخ ترین لمحات میں سے خوشی کے چند لمحات انہیں دان کر دیئے گئے تھے۔۔۔ جو کہ مشکل وقتوں میں انکے کام آنے والے تھے۔۔۔ دکھی دل میں مسکراہٹ بھری یاد بننے والے تھے۔

کچھ وقت کے لیے وہ دونوں بالکل بھول گئے تھے کہ انکی زندگی میں کیا مسائل چل رہے ہیں، یہ وقت صرف ان دونوں کا تھا۔۔۔کیونکہ وہ دونوں جانتے تھے کہ اس

URDU NOVEL BANK

وقت ان دونوں کو ایک دوسرے کی ضرورت ہے، ایک دوسرے سے ملنے والے حوصلے کی ضرورت ہے تاکہ پہاڑ جیسے مسائل سے نمٹنے کے لیے خود میں طاقت لا سکیں۔۔۔

"!!میرے پاس آپ کے لیے ایک خوشخبری ہے۔۔۔ "

کومل نے اچانک خوشی سے کہہ کر اسے چونکایا۔

"سچ؟ جلدی سے بتاؤ کوئی خوشخبری سننے کے لیے ترس گئے ہیں میرے کان۔۔"

احتشام بےتابی سے بولا۔

"!!میری امی مان گئی ہیں۔۔"

احتشام کو خوشی کے مارے یقین ہی نا آیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا واقعی وہ مان گئیں کومل؟"

اس نے بےیقینی سے پوچھا تو کومل نے بے ساختہ اپنی مسکراہٹ ضبط کی۔

"آپکی قسم بس۔۔۔"

اف کومل۔۔۔کومل۔۔۔۔کومل۔۔۔۔میری جان تم نے تو مجھے خوشی سے نہال ہی کر"

"ڈالا ہے۔۔کتنا تڑپا ہوں میں اس جملے کو سننے کے لیے۔۔۔

"!!جانتی ہوں احتشام۔۔۔بس اب ہم بہت جلد ایک ہونے والے ہیں۔۔"

URDU NOVEL BANK

"تھینک گاڈ۔۔۔تم میرے پاس ہوتی تو چوم چوم کر تمہارا برا حال کر دیتا۔۔۔اتنا خوش ہوں میں۔۔!!"

کومل کے کان میں بے ساختہ سلیم نواز کے زہر میں بھجے جملے گونجے، اسے شدید غصہ آگیا۔

"پلیز احتشام۔۔۔آپ سے کتنی بار کہا ہے ایسے مت کہا کریں مجھے لیکن آپ کے اوپر میری کوئی بات ہی اثر نہیں کرتی۔۔"

"اوہ خوشی میں بھول گیا تھا۔۔۔آئی ایم سوری بابا اب نہیں کہوں گا۔۔"

"نہیں نا احتشام ہر چیز کا ایک وقت ہوتا ہے۔۔ابھی ان سب باتوں کا وقت نہیں آیا آپ کیوں احتیاط نہیں کرتے، کبھی تو میری بات کا مان رکھ لیا کریں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل کیا ہوگیا ہے یار تم اب ایسے بات کرو گی مجھ سے؟ معذرت کی تو ہے۔۔۔تم کہتی ہو تو پاؤں پڑ جاتا ہوں تمہارے۔۔!!"

کومل نے خود پر قابو پانے کی کوشش کی۔ اسے احساس تھا کہ وہ سلیم کا بدلہ احتشام سے نہیں لے سکتی۔۔۔ ابھی تو خوشی کا لمحہ آیا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بس مجھے اچھا نہیں لگتا یہ سب۔۔۔ میں ایک پاک رشتہ چاہتی ہوں ہم دونوں کے درمیان۔۔"

"!!میں جانتا ہوں اسی لیے تو میرے دل میں تمہاری اتنی عزت ہے۔۔"

"میرے دل میں بھی آپکے لیے بے حد عزت ہے احتشام۔۔۔بس میں یہ چاہتی ہوں کہ جلد ہم ایک مضبوط بندھن میں بندھ جائیں تاکہ ہمیں یوں چوروں کی طرح نا بات کرنی پڑے ، گناہ و ثواب کے حساب میں نہ جانا پڑے۔۔۔"

"ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔۔اب سب صحیح ہوجائے گا، تم خوش تو ہو نا؟"

"بہت بہت بہت ذیادہ ۔۔۔بس اب آپ اپنی امی کو لے آیئے جتنی جلدی ہو سکے اور ہاں میں تو بتانا ہی بھول گئی، امی نے بڑی مشکل سے اجازت دی ہے وہ تو مان ہی نہیں رہی تھیں آپکے لیے لیکن انہوں نے ایک ہفتے کا وقت دیا ہے۔۔آپ ہر حال میں اسی ہفتے آنٹی، انکل اور سعدیہ باجی کو بھیجئے گا، میں منتظر رہوں گی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل بہت پرجوش لگ رہی تھی۔

"ویسے میں سوچ رہی تھی کہ کھانے میں کیا ہونا چاہیے۔۔آپ ہی بتائیں نا کچھ کہ کیا بناؤں؟ آنٹی کو کیا پسند ہے کھانے میں؟"

URDU NOVEL BANK

کومل کے گویا پاؤں زمین پر نہیں ٹک رہے تھے۔اس نے احتشام کے جواب کا انتظار کیے بغیر پھر سے اپنا خیال پیش کیا۔

"ویسے میں سوچ رہی ہوں پہلی ملاقات میں کھانا کچھ عجیب نہیں لگے گا؟ آپ کیا کہتے ہیں چائے کا انتظام کرلینا چاہیے یا کھانا ہی بہتر رہے گا؟ احتشام؟ ہیلو۔۔۔

"احتشام؟؟؟

احتشام کا اپنا خون خشک ہو چکا تھا وہ بیچارہ کیا بولتا۔

اسے کومل کی خوشی سے خوف سا محسوس ہوا۔۔

"ہوں ہاں؟۔۔۔ہاں کومل تم جیسے مناسب سمجھو۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا احتشام آپ ٹھیک تو ہیں نا؟"

احتشام کے لیے کومل کو تشویش میں مبتلا کر دینا خود کو تکلیف دینے کے مترادف تھا۔

وہ اب اسے کیا بتاتا کہ وہ خود بے گھر ہو چکا ہے کیسے کومل کی خواہش پوری کرے۔۔۔

"یا اللہ مدد" اس نے دل میں کہا۔

"اچانک چپ کیوں ہو گئے آپ؟ مجھے بتائیں نا کیا ہوا؟"

"!!کومل مجھے تم سے ایک بات کرنی ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام آپ جب بھی یہ بات کرتے ہیں تو مجھے پریشان کر دیتے ہیں، آخر وہ کونسی"
بات ہے جو آپ بتا ہی نہیں رہے ہمیشہ ادھوری چھوڑ دیتے ہیں؟ آج آپکو بتانا ہی پڑے
"گا کہ وہ کونسی بات جس کو بتانے کے لیے آپکو اتنا سوچنا پڑ رہا ہے؟
"کومل وہ دراصل میں نے گھر میں تمہاری اور اپنے رشتے کی بات کی تھی لیکن---"
احتشام کو سمجھ نہیں آرہا تھا وہ کومل کو کیسے بتائے، اسے کومل کے متوقع رد عمل کا
سوچ کر ہی خوف آرہا تھا۔
"لیکن؟"
کومل کا دل زور سے دھڑکا--
"لیکن کومل--امی نے---"
"کیا کہا آنٹی نے؟"
وہ امی نہیں مانیں---انہوں نے بہت غصہ کیا اور میں ضد میں تمہاری خاطر گھر چھوڑ"
"!!آیا ہوں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کو یوں لگا جیسے اسے کسی نے پوری قوت سے آسمان سے اُٹھا کر زمین پر دے مارا ہے۔۔۔ وہ حیرت سے آنکھیں کھولے اسکرین پر چمکتے احتشام کے آخری میسج کو دیکھتی رہ گئی۔۔۔

"لیکن کومل تم فکر مت کرو۔۔میں کسی بھی طرح سب ٹھیک کرلوں گا۔۔"

احتشام نے اسکی طویل خاموشی سے گھبرا کر کہا۔

"اب کچھ ٹھیک نہیں ہوگا احتشام۔۔۔کچھ ٹھیک نہیں ہوگا۔۔۔"

کومل کے لبوں پر پیدا ہونے والی یہ جنبش خوف اور بے یقینی کے لبادوں میں لپٹی ہوئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!کومل۔۔کچھ تو کہو خدارا۔۔یوں خاموش مت رہو مجھے تنہا مت چھوڑو۔۔"

احتشام کا ایک اور میسج اسکرین پر ابھرا۔۔۔کومل دیکھ سب رہی تھی لیکن اسکا وجود گویا جامد ہو چکا تھا۔ وہ کیا کہتی، سب تو ختم ہوچکا تھا۔ کچھ کہنے کے لیے ہمت چاہیے ہوتی ہے، ہمت بھی ختم ہو چکی تھی۔۔۔اب باقی کیا رہا تھا وہ یہ سوچ رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

آپ نے یہ سب مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا؟ کیا آپ نے مجھے دھوکہ دینے کی کوشش "
"کی؟

کومل کچھ ایسا مت سوچو، تم اس وقت جذباتی کیفیت میں ہو لیکن میرا یقین کرو میں"
"تمہیں دھوکہ دینے کے بارے میں سوچ بھی نہیں سکتا۔۔۔

اتنے دن میرا تماشا دیکھتے رہے، میں کیسی کیسی تکلیفوں اور اذیتوں سے گزر رہی ہوں"
"سب آپکو پتہ تھا اس کے باوجود مجھے حقیقت سے بے خبر رکھا؟

" !!کومل میری زندگی ۔۔۔"

"مت لیں میرا نام۔۔۔مر گئی کومل، اپنے ہاتھ سے مار دیا کومل کو آپ نے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل تم پھر وہی بکواس کر رہی ہو نا؟ تمہیں کیا کہا تھا میں نے؟"

ہاں کروں گی، یہی بکواس کروں گی میں ۔۔۔کیا کر لیں گے آپ؟ خود کو اذیت دیں"
گے؟ لیکن یہ تکلف مت کریں مجھے ایک ہی بار مار دیں۔۔۔یوں روز روز کی اذیت سے
"!!جان چھوٹ جائے گی۔۔۔

کومل خود ترسی، مایوسی اور بے یقینی میں گھر چکی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اف میرے خدا۔۔۔کومل میری بات سنو! تم ایک عام لڑکی نہیں ہو جانتی ہو نا یہ بات؟"

احتشام نے اسکا اعتماد بحال کرنے کی کوشش کی۔

"!!بالکل شاید اسی لیے آپ نے خاص انداز سے مجھے دُکھ دیا اور توڑ کر ہی رکھ دیا۔۔"

بہت سے آنسو جمع ہوگئے۔

"!بہت منفی سوچ رہی ہو تم کومل۔۔۔افسوس"

احتشام کو دکھ ہوا۔

"ابھی بھی میں منفی سوچ رہی ہوں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کو احتشام پر بے انتہا غصہ آیا۔ وہ اسکے سامنے ہوتا تو اسے شوٹ کر دیتی۔

کومل تم جانتی ہو نا ہم نے کیسے کیسے حالات کا مقابلہ کیا ہے ایک دوسرے کے" لیے؟ ہر بار کبھی میں تمہاری طاقت بنا اور کبھی تم میری۔۔۔ہم نے کبھی ایک دوسرے کا ساتھ نہیں چھوڑا تو پھر اب کیوں ہم بزدلی کا مظاہرہ کریں؟"

وہ سب اس لیے تھا کیونکہ ہمیں ملنے والی تکالیف کا تعلق ہماری اپنی ذات سے نہیں" تھا۔۔ لیکن اس بار جو دُکھ ملا ہے وہ مجھے آپکی ذات سے ملا ہے احتشام، جو کہ میں سوچ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بھی نہیں سکتی تھی۔ کیوں کیا آپ نے ایسا میرے ساتھ؟ مجھے پہلے بتا دیتے میں
"خاموشی سے ایک سائیڈ پر ہو جاتی لیکن آپ سے کبھی شکوہ نہ کرتی۔۔۔
اسکی آنکھیں ایک بار پھر برس رہی تھیں۔

"!!میں ڈر گیا تھا۔۔۔"

احتشام نے اعتراف کیا۔ کومل کو اس کے اعتراف سے مزید دکھ ہوا۔

"اور آپکے ڈر نے مجھے توڑ کر رکھ دیا، کیا مل گیا آپکو اس سب سے؟"

احتشام خاموش رہا۔ کومل کو اسکی خاموشی سے کوفت محسوس ہوئی۔

"!!مجھے جواب چاہیے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام اب بھی خاموش رہا۔ کومل کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو رہا تھا۔ کہیں اندر سے وہ خود بھی یہ بات جانتی تھی کہ احتشام اسے دھوکہ نہیں دے سکتا لیکن وہ اچانک ملنے والے شاک سے جس جذباتی کیفیت کا شکار ہوگئی تھی اس میں سے نکلنا آسان نہیں تھا۔

"آج کے بعد یہی سمجھئے گا کہ کومل زندہ نہیں رہی کیونکہ مار تو آپ نے ویسے بھی دیا ہے مجھے۔۔"

"کومل مجھے چھوڑ کے مت جاؤ۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ناجانے کیسی کیفیت میں احتشام نے یہ جملہ لکھا تھا کومل کا دل مُٹھی میں آگیا۔۔۔

"میں کیا کروں احتشام۔۔۔آپ ہی بتائیں کیا کروں میں؟ میں نہیں رہ سکتی آپ کے بغیر۔۔۔کسی اور کا تصور بھی گناہ ہے میرے لیے۔۔۔میری محبت میں کوئی کھوٹ نہیں ہے، میں نے پوری ایمانداری سے آپکو چاہا ہے پھر بھی یہ سب کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ؟"

کومل جذبات میں آکر بہت کچھ کہہ گئی تھی۔احتشام کے لیے کومل کی یہ باتیں کسی سکون آور گولی کی مانند تھیں۔ اس نے کومل کو تسخیر کرلیا تھا یہ بات اسکا غرور بڑھا گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل ہمیں کوئی جدا نہیں کر سکتا، تم صرف میری ہو، صرف احتشام کی۔۔۔"

کومل نے دُکھ سے آنکھیں بند کر لیں۔

"!!لیکن احتشام، جدائی ہی ہمارا مقدر ہے۔۔۔"

"ہرگز نہیں۔۔۔ احتشام اور کومل کو کبھی کوئی جدا نہیں کر سکتا۔۔ایسا سوچنا بھی مت کہ جدائی ہمارے بیچ آسکتی ہے کبھی۔۔۔جب تک تم خود نا چاہو مجھے تم سے کوئی جدا نہیں کر سکتا کومل۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اور میں ایسا کبھی سوچ بھی نہیں سکتی۔۔۔"

"جانتا ہوں کومل، آؤ کہیں دور بھاگ چلیں۔۔۔"

"بھاگنا ہی ہوتا تو یہاں تک آنے کے لیے اتنے جتن کیوں کرتے؟"

احتشام اسکے جواب پر افسردگی سے مسکرا دیا۔ وہ جانتا تھا کومل مرنا پسند کرے گی لیکن بھاگنا نہیں۔۔۔وہ بھی ایسا ہی چاہتا تھا۔

"بھاگ کر ہم اپنی ایک الگ دنیا بسا لیں گے، جہاں صرف ہم دونوں ہوں گے اور کوئی ہمیں جدا نہیں کر سکے گا۔۔۔دنیا کا کوئی دکھ ہمیں نہیں چھو سکے گا۔۔۔"

احتشام نے اسکا دھیان بٹانے کو اسے چھیڑا اور کومل واقعی اسکی منظر کشی میں کھو گئی۔۔۔ ایک الگ دنیا کا خواب ہی تو تھا اسکے دل و دماغ میں لیکن وہ اس خواب کی حقیقی تعبیر چاہتی تھی، بھاگ کر حاصل کی گئی خوشیوں میں وہ کبھی سکون نہیں پا سکتی تھی یہ بات بھی وہ اچھی طرح جانتی تھی۔۔۔

"ہمم اب تو میرا بھی یہی دل کرتا ہے کہ بھاگ ہی جاؤں۔۔۔"

اس نے کہا تو احتشام نے بے ساختہ قہقہہ لگایا کومل بھی مسکرا دی۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تم فکر نہیں کرو، باقاعدہ شادی کرکے پوری شان و شوکت سے تمہیں دلہن بنا کر لے جاؤں گا اپنے ساتھ۔۔۔"

کومل نے دل میں ان شاء اللہ کہا۔۔۔

"یہ بس وقتی امتحان ہے جو کہ جلد ختم ہو جائے گا لیکن کامیابی تب ہی ملے گی جب ہم ایک دوسرے کا ساتھ دیں گے۔۔۔پوری ایمانداری سے۔۔۔چاہے حالات جیسے بھی ہوں۔۔"

کومل اسکی بات سے سو فیصد اتفاق کرتی تھی۔ اس سے پہلے کہ وہ کوئی جواب لکھتی باہر دروازہ زور سے بجا تھا۔ وہ دروازہ کھولنے بھاگی لیکن دروازے پر پنکی خالہ کو دیکھ کر وہ حیران ہی رہ گئی۔۔۔ وہ خوشگوار حیرت میں مبتلا ہو کر ان سے گلے ملی اور انہیں اندر لے آئی۔ امی بھی پنکی خالہ کو دیکھ کر خوش ہو گئی تھیں۔ انکی ذہنی پریشانی بھی کم ہو گئی تھی۔

"اعجاز خالو کیوں نہیں آئے پنکی خالہ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے ننھے شایان کے بالوں پر ہاتھ پھیرتے ہوئے اپنے خالو کا پوچھا۔ شایان کومل سے شرما رہا تھا وہ باہر بھاگ گیا، اسکے پیچھے ننھی ہادیہ بھی پنکی خالہ کی گود سے نکل کر بھاگ گئی۔۔۔

یہ دیکھا ہے انہیں؟ کتنا سمجھا کے لائی تھی شرارت مت کرنا مگر پھر وہی حال۔۔۔"""

پنکی خالہ بالکل امی کی طرح بولتی تھیں، کومل مسکرا دی۔۔"ہائے تمہارے خالو کو اس موئے دفتر سے فرصت ملے تو کچھ اور نظر آئے۔۔۔میرا دل بہت اداس سا تھا خود ہی ٹیکسی کروا کو بچوں کے ساتھ چلی آئی۔۔۔باجی آپ نے اپنی یہ کیاحالت بنا لی ہے؟"

پنکی خالہ اب امی کی جانب متوجہ ہو چکی تھیں۔کومل باورچی خانے میں چلی آئی۔۔ وہ کولڈ ڈرنکس سرو کر کے بچوں کو ڈھونڈتی ہوئی حق نواز اور سلیم نواز کے کمرے میں آئی ،لیکن کمپیوٹر پر نظر پڑتے ہی اسے احتشام یاد آیا

"اُف میرے تو ذہن سے نکل گیا تھا۔۔۔"

اس نے بے ساختہ اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا۔

"ارے شایان، واہ آپکو بھی گیم کھیلنی آتی ہے؟"

شایان نے خود ہی گیم لگا لی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں اب بالا(بڑا) او گیا اوں نا اِش لیے شالی دیمیں تھیل لیتا اوں تومل آپی۔۔۔"

کومل کو اسکے انداز پر ہنسی آئی۔ ننھی ہادیہ کمرے کی ہر شے کو چھو کر دیکھ رہی تھی۔جو چیز اسے اچھی لگتی تھی اسے چھو کر وہ مسکراتی اور اپنا فراک پکڑ کر گول گول گھومنے لگتی۔۔۔کومل اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔ بچپن بھی کیا شے ہوتا ہے نا۔۔

"میں بی تھیلتی اوں دیم شان تی تلا۔۔"

(میں بھی کھیلتی ہوں گیم شایان کی طرح)

اس نے کومل کے پاس آتے ہوئے معصومیت سے اپنی بات سمجھانے کی کوشش کی۔ کومل نے اسے اپنی گود میں بٹھا لیا اور بہت پیار کیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہانی تمیں ماما نے کا کہا تا جاد اے نا؟ مودے شان نی بائی دان کینا اے کوں کہ"

"میں بالا اوں نا اشلیے

ہانی تمہیں ماما نے کیا کہا تھا یاد ہے نا؟ مجھے شایان نہیں بلکہ بھائی جان کہنا ہے)

(کیونکہ میں تم سے بڑا ہوں نا اس لیے

URDU NOVEL BANK

پانچ سالہ شایان نے گیم کھیلتے ہوئے متانت سے اپنی ساڑھے تین سالہ بہن کو سمجھایا۔۔۔ کومل ہادیہ کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔ وہ سنجیدگی سے شایان کی بات نا صرف سن رہی تھی بلکہ سمجھ بھی رہی تھی۔

بائی دان۔۔۔" اس نے "بھائی جان" کہنے کی کوشش کی اور پھر دہراتی رہی۔۔"بائی" "دان ۔۔بائی دان۔۔۔بائی دان

وہ اپنی کامیابی پر کھلکھلا اُٹھی اور کومل اسے دیکھ کر مسکرا دی۔۔۔

"چلو اب جلدی سے کولڈ ڈرنک پی لو ماما کے پاس جاکر۔۔۔"

کومل نے شایان کو کمپیوٹر سے ہٹانے کی کوشش کی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میلا گلا خلاب اودائیگا نا میں نی پیوں گا"

شایان نے ٹس سے مس نہ ہوتے ہوئے کہا۔

"می نی جُوش پینا۔۔۔"

ہادیہ کو یادِ جوس نے ستایا لیکن شایان نے گردن موڑ کر اسے پنکی خالہ کی طرح گھورا۔۔ ہادیہ وہیں سہم گئی اور اس نے اپنی چھوٹی سی شہادت کی انگلی جلدی سے ہونٹوں پر رکھ لی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل شام کو خالو آئیں گے، فریزر میں دیکھو گوشت پڑا ہے یا نہیں؟"
امی نے کومل کو آواز لگاتے ہوئے کہا۔۔کومل بادل ناخواستہ کمپیوٹر کی جانب دیکھتی ہوئی کمرے سے باہر چلی گئی۔۔ اسکا ارادہ تھا کہ کچھ دیر بعد شایان جب گیم کھیل کر فارغ ہو جائے گا تب وہ اپنے اور احتشام کے میسجز ڈیلیٹ کردے گی۔ احتشام نے اسے جب سے اس معاملے میں سختی سے دھیان رکھنے کا کہا تھا کومل تب سے بہت احتیاط کرتی تھی۔

©®©®©®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پھر وہی ہوا جس کا ڈر تھا، کومل باورچی خانے میں ایسی الجھی کہ اسکے ذہن سے کمپیوٹر کی طرف دوبارہ جانے کا خیال ہی محو ہو گیا۔ سلیم نواز نے اسکول سے واپس آکر کمپیوٹر سنبھال لیا۔ جیسے ہی اس نے فیس بک کا آئی کان دبایا اچانک کومل کی آئی ڈی کھل گئی۔ احتشام اور کومل کی آج کی گفتگو وہ پڑھ چکا تھا۔ اس کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔۔ گھر میں پنکی خالہ نہ ہوتیں تو وہ ضرور کوئی طوفان کھڑا کرتا لیکن پنکی خالہ ہی واحد وجہ نہیں تھیں۔ اسکی خاموشی کی اصل وجہ "شینا" تھی۔ اسے ہر حال میں شینا کے پاس

URDU NOVEL BANK

جانا تھا کیونکہ شینا نے اسے مردانگی کا طعنہ دیا تھا۔۔۔ وہ کل رات سے انگاروں پر لوٹ رہا تھا۔

"امی مجھے آج ضروری کام سے دوست کے ساتھ جانا ہے۔ میں رات تھوڑا لیٹ ہو جاؤں گا آپ ابا کو بتا دیجئے گا پلیز۔۔۔"

سلیم نواز نے موقع دیکھ کر امی سے کہا۔

"یہ تم مجھ سے اجازت طلب کر رہے ہو یا فیصلہ سنا رہے ہو؟"

امی نے کڑے تیور لیے ہوئے اس سے پوچھا۔

"اجازت لے رہا ہوں امی۔۔کیا ہوگیا ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز جلد از جلد گھر سے نکلنا چاہتا تھا۔

"کہاں جانا ہے؟ کس دوست کے ساتھ جا رہے ہو؟ اور ایسا کیا کام ہے جو رات دیر سے گھر آؤ گے؟"

سلیم نواز کو اسی تفتیش کا خدشہ تھا۔

"امی یہ سب باتیں بعد میں کر لیجئے گا۔۔۔مجھے دیر ہو رہی ہے میں جا رہا ہوں۔۔"

سلیم نواز نے کمرے سے باہر جاتے ہوئے کہا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رُکو نا ذرا۔۔!!" امی نے ڈپٹ کر اسے واپس بلایا۔۔"کچھ پوچھ رہی ہوں تم سے بیٹا؟"

"تمہارے ابو نے مجھ سے پوچھا تو کیا جواب دوں گی انہیں؟

اب کہ امی کا لہجہ کچھ نرمی لیے ہوئے تھا۔

امی میں کوئی انوکھا لڑکا تھوڑی ہوں جو آپ مجھ سے ایسے پوچھ رہی ہیں؟ سبھی جاتے" ہیں اپنے دوستوں کے ساتھ، کیا مجھ اکیلے پر حرام ہے ہر خوشی؟؟ مجھے نہیں پتہ جو بھی "!!کہنا ہے آپ خود کہیے ابا کو میں جا رہا ہوں۔۔

سلیم نواز بیزاری سے کہتا ہوا جونہی پلٹا سامنے سے ابا چلے آرہے تھے۔۔۔

"کہاں جانے کی تیاری ہے برخودار؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابو کی بھاری آواز کمرے میں گونجی۔۔۔امی نے آگے بڑھ کر ان سے سامان کا تھیلا لیا اور ناراض سی نظر سلیم کے چہرے پر دوڑائی۔۔۔ سلیم کا سانس کہیں اندر ہی اٹک گیا تھا۔

بس اتنی سی بات میں نے بھی پوچھی تھی مگر کچھ پوچھ لو تو اس لڑکے کی زبان زہر" "اُگلنے لگتی ہے۔۔اب ماں ہونے کے ناطے کچھ پوچھوں بھی نا؟

ابا قمیض کے بٹن کھولتے ہوئے رک گئے اور ایک تفصیلی نظر سلیم نواز پر دوڑائی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"پانی لاتی ہوں میں آپ کے لیے۔۔۔"

امی تھیلا سنبھالے ناراض انداز میں کہہ کر کمرے سے باہر نکل گئیں۔۔ سلیم نواز نے تنگ کرنے کی قسم کھا رکھی تھی انہیں۔

کیوں بھئی کیا کہہ رہی ہے ماں تمہاری؟"

ابا نے بٹن کھولتے ہوئے پوچھا سلیم خاموش رہا، ابا کو جواب دینا آسان کہاں تھا۔

آج میں نے تمہارے لیے موٹر سائیکل دیکھی ہے ایک۔۔۔ سیکنڈ ہینڈ ہے مگر اچھی "

"حالت میں، کچھ دیر میں دیکھنے چلیں گے۔۔

سلیم نواز نے بے یقینی بھری خوشی سے ابا کو دیکھا۔۔کب سے وہ ضد کر رہا تھا اپنی علیحدہ موٹر سائیکل کے لیے کیونکہ حق نواز کی اور اسکی ذیادہ تر موٹر سائیکل کی وجہ سے ہی لڑائی ہوتی تھی۔ آج آخر ابا کو خیال آہی گیا۔۔۔

"!ابا پانی۔۔"

کومل پانی کا گلاس ٹرے میں رکھے اندر آئی۔۔اس نے دوپٹہ سلیقے سے سر پر اوڑھ رکھا تھا اور ادب سے ٹرے ابا کے سامنے پیش کی۔۔۔ابا نے گلاس اُٹھا لیا۔۔۔

"کون سا ماڈل ہے ابا؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے بےتابی سے پوچھا۔ابا نے پانی کا گھونٹ بھرتے ہوئے اسے ایک نظر دیکھا۔۔۔ سلیم نواز کا چہرہ خوشی سے دمک رہا تھا۔

"ابھی ہم چل رہے ہیں شوروم خود دیکھ لینا، بھئی مجھے اتنا علم نہیں ماڈلوں شاڈلوں کا۔۔"

ابا نے خالی گلاس ٹرے میں رکھتے ہوئے کہا اور کمرے سے ملحقہ غسل خانے میں چلے گئے۔ کومل نے ایک سرسری نظر سلیم کا چہرہ دیکھا اور کمرے سے باہر نکل آئی۔

"امی؟ ابا اور سلیم کہاں جا رہے ہیں؟"

کومل نے گلاس دھو کر اسٹینڈ میں لگاتے ہوئے سرسری انداز میں پوچھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ارے اس کم بخت سلیم کے چونچلوں کے چکروں میں پڑے ہوئے ہیں تمہارے ابا، وہ ثابت گرم مصالحے کا ڈبہ پکڑانا۔۔۔" کومل نے کیبنٹ میں سے ڈبہ نکال کر امی کی جانب بڑھایا۔۔۔"نئی موٹر کا جنون سوار تھا نواب ذادے کے سر پر۔۔۔کئی بار سمجھایا دونوں بھائی اتفاق محبت سے ایک ہی موٹر پر گزارا کرلو مگر نہیں بھئی اس لڑکے کی ہڈی میں ہی سکون نہیں، اب نئی موٹر دلوانے لے کر جا رہے ہیں خیر سے اسے۔۔"

امی نے مصالحہ بھونتے ہوئے کلس کر کہا۔۔آن کی آن سارے باورچی خانے میں

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

خوشبو پھیل گئی تھی ثابت گرم مصالحے کی۔۔۔"کم بخت یوں فرمائشیں کرتے ہیں جیسے درختوں سے پیسے اتر رہے ہیں۔۔"

امی کی بڑبڑاہٹ جاری تھی۔ کومل نے من ہی من میں حساب لگایا کہ موٹر سائیکل لینے میں دو سے تین گھنٹے تو لگ ہی جائیں گے اور ابھی خالو نے بھی آنا تھا، ان کے آجانے سے پہلے تو ابا ہرگز گھر سے نکلنے والے نہیں تھے۔ اس حساب سے سلیم کا آج اس لڑکی کے پاس جانا ناممکن ہی ٹھہرا۔ یہ سوچ کر وہ بے حد سکون محسوس کرنے لگی تھی۔ اسکا دل خبردار کر رہا تھا کہ وہ لڑکی ٹھیک نہیں۔۔۔وہ سلیم نواز کی کم عمری، معصومیت اور نادانی کا فائدہ اُٹھا رہی ہے۔۔ وہ جو بھی تھی کومل ہر حال میں اسکا راز جاننا چاہتی تھی۔ وہ سلیم نواز کو تباہ ہوتے نہیں دیکھ سکتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ لیں جی دھنیہ اور سلاد ہو گیا تیار۔۔اب بتائیں اور کوئی کام ہے تو؟"

پنکی خالہ نے باورچی خانے میں قدم رکھتے ہوئے کہا۔

"ہائے پنکی تم مجھے اور کتنا شرمندہ کرو گی۔۔۔بس کوئی کام وام نہیں ہے تم اب تیار ہو جاؤ اعجاز آنے والا ہے۔۔اور یہ بچے کہاں ہیں؟ کوئی آواز کیوں نہیں آرہی؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے ہاتھ کا پسا ہوا ادرک لہسن ہانڈی میں ڈال دیا اور تیز ہاتھوں سے بھُنائی شروع کی۔ سارے میں ایسی خوشبو اُٹھی تھی کہ بندہ ہانڈی میں ہی چلا جاۓ۔

"بچے تو حق نواز کے ساتھ گئے ہیں سیر کرنے، موٹر سائیکل کی سواری دونوں کا جنون ہے---"

پنکی خالہ نے مسکرا کر بتایا۔

"ہاں یہ تو اچھا کیا حق نواز نے--اچھا کومل تم ذرا اپنی خالہ کو وہ ملتانی شال دکھاؤ میری الماری سے نکال کر جو پچھلے ماہ منگوائی تھی تمہارے لیے--" امی نے دُھلا ہوا گوشت ہانڈی میں احتیاط سے ڈالتے ہوئے کومل سے کہا، "پنکی تم دیکھو گی تو حیران رہ جاؤ گی ایسی نفیس کڑھائی ہے کہ دیکھتے ہی آنکھوں کو بھلی لگے--"

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

امی نے مہارت سے گوشت بھونتے ہوئے انہیں بتایا---

"امی وہ گولڈن والی یا میرون والی---؟"

کومل نے کچھ سوچتے ہوئے پوچھا تو امی کا جی چاہا کوئی چیز اسکے سر پر دے ماریں--- کتنا سمجھایا تھا کومل کو کہ گولڈن شال کا کسی کو نہیں بتانا، وہ جہیز کی عروسی چادر تھی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسکو صیغہ راز میں رکھنا ضروری تھا مگر وہ کومل ہی کیا جو گھریلو سیاست سمجھ جائے۔۔۔
امی خون کے گھونٹ پی کر رہ گئیں اور کومل حیران تھی کہ میں نے ایسا کیا کہہ دیا؟

©®©®©®©®

سلیم نواز کا خیال تھا کہ نئی بائیک پر اُڑتا ہوا شینا کے پاس جائے گا مگر ابا ابھی تک گھر سے نکلنے کا نام ہی نہیں لے رہے تھے۔ وہ چھت پر چلا آیا اور احتیاط سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے سگریٹ سلگا لیا۔۔۔ سلیم نواز نے ایک اچٹتی نگاہ برابر والے گھر پر دوڑائی، ایک بڑی پک اپ میں سے لڑکے سفید چاندنیاں نکال نکال کر گھر کے اندر لے جا رہے تھے۔ وہ وہاں سے ہٹ گیا۔ شینا کا حسین بدن اسکا سراپا سلیم نواز کی آنکھوں میں گھومنے لگا۔۔۔ سیگریٹ کی طرح سلیم نواز کا سینہ بھی سلگنے لگا تھا۔۔۔ وہ جلد از جلد اسکے پاس جانا چاہتا تھا۔۔۔ شینا بے حد جذباتی تھی اور وہ خود یہ بات مانتی تھی کہ وہ سلیم نواز کی محبت میں اس قدر جذباتی ہے کہ اسے خود کا بھی ہوش نہیں رہتا۔۔۔وہ اسکے لیے اپنی جان تک دینے کا حوصلہ رکھتی تھی اور سلیم۔۔۔وہ تو شینا کی انہی اداؤں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کا دیوانہ ہو بیٹھا تھا۔ کہاں تو کوئی لڑکی اسے گھاس تک نہیں ڈالتی تھی اور کہاں شینا اسکے لیے جان تک دینے پر تیار تھی۔

شینا نے اسے بہت سے مہنگے مہنگے تحائف بھی دیئے تھے۔ ہر ملاقات پر قیمتی شرٹس، پیسے، مہنگے ہوٹلوں کے کھانے، پرفیومز، گھڑیاں، چین ناجانے کیا کیا اسے دیتی رہتی تھی اور بدلے میں وہ صرف سلیم نواز کا وقت مانگا کرتی تھی، اسکا ہاتھ تھامے رکھتی، اسے دیوانوں کی طرح دیکھتی رہتی تھی۔

اسے کبھی کبھی یقین ہی نہیں آتا تھا کہ آخر وہ اتنا اہم کیسے ہوگیا شینا کے لیے، وہ امیر کبیر خاندان کی لڑکی تھی۔ اسے بھلا کیا نظر آگیا سلیم میں۔۔۔ پہلی بار کوئی اسکے لیے یوں پاگل ہوا تھا لیکن سلیم نے شینا کے بارے میں اپنے کسی دوست کو نہیں بتایا تھا۔ شینا نے خود کہا تھا کہ وہ نہیں چاہتی سلیم کسی کو بھی اس تعلق کے بارے میں بتائے کیونکہ اسے لوگوں کی نظروں سے ڈر لگتا تھا۔ اس نے سلیم سے اپنی خواہش کا اظہار کیا تھا کہ وہ شادی کے بعد ایک بار ہی سب کو بتانا چاہتی تھی کہ سلیم نواز کی اور اسکی چاہت سچی ہے۔۔۔ اور سلیم نواز اسکی انہی باتوں سے اسکی سچائی کا اندازہ لگا چکا تھا۔ وہ نہیں جانتا تھا کہ وہ شینا سے بھی ذیادہ شینا کا دیوانہ ہو چکا ہے۔۔۔ رفتہ

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رفتہ انکی ملاقاتیں طویل ہونے لگی تھیں اور اب وہ تنہائی میں بھی ملنے لگے تھے۔۔۔
دونوں ایک دوسرے سے ساری زندگی ساتھ نبھانے کے وعدے کرتے تھے۔ شینا آنکھیں بند کرکے اسکا چہرہ، گردن، سینہ، بازو،ہاتھ چھوتی رہتی تھی، جب وہ پوچھتا، "یہ کیا کر رہی ہو؟" وہ مسکرا دیتی ، "پیار کر رہی ہوں"۔۔۔ سلیم اسے دیکھتا رہ جاتا۔
سلیم نواز جلد شادی کرنا چاہتا تھا لیکن شینا چاہتی تھی کہ ان دونوں کی تڑپ کچھ مزید بڑھے۔۔۔وہ سلیم سے اکثر کہتی تھی کہ محبت ایک آگ ہے اور جب تک یہ آگ مکمل طور پر بھڑک نہ اُٹھے محبت اپنے عروج پر نہیں پہنچ پاتی۔۔۔ سلیم اسکی یہ باتیں سمجھ نہیں پاتا تھا مگر وہ شینا کی محبت کی شدت کا احترام کرتا تھا۔۔۔
شینا کو محبت کرنے کے سارے گُر آتے تھے لیکن سلیم اس معاملے میں بوگس تھا۔ شینا نے اس معاملے میں بھی اسکا بہت ساتھ دیا تھا اسے تسلی دی تھی کہ وہ اسے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ سب سکھا دے گی۔ سلیم نواز مطمئن ہو جاتا تھا۔
کچھ دن سے شینا نے ضد پکڑ لی تھی کہ سلیم نواز اس سے رات کو ملے، سلیم کے لیے رات کو ملنا مشکل تھا کیونکہ ابا کی موجودگی میں گھر سے باہر جانا بہت مشکل بلکہ تقریباً ناممکن ہی تھا۔ شینا اسکی کوئی بات سمجھنے کو تیار نہیں تھی۔اسکے مطابق

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

محبت وہی سچی ہوتی ہے جس میں حدود و قیود کی فکر نہ کی جائے اور یہی نہیں وہ سلیم نواز کی احتیاط اور گھر والوں سے ڈر پر اسے طعنے بھی دیتی تھی جس وجہ سے سلیم نواز کی فطری انا سر اُٹھانے لگی تھی۔مگر کل رات تو شینا نے حد ہی کر دی تھی اسکی مردانگی کو نشانہ بنایا تھا اور سلیم اسی بات پر جذباتی ہو بیٹھا تھا۔

اعجاز خالو ہمیشہ طرح امی اور ابا کے پرزور اصرار کے باوجود رات رہے بغیر واپس چلے گئے تھے۔

"کیا تھا جو اعجاز انکل ایک دن اور رہنے دیتے خالہ کو اتنا دل لگ گیا تھا میرا شایان اور ہادیہ کے ساتھ۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز منہ لٹکا کر بولا۔ کومل نے اسے دیکھا۔ وہ امی کی ٹانگیں دبا رہی تھی اور حق نواز کا دل اعجاز خالو کی وجہ سے اداس تھا۔

"بیٹا ہر گھر کا اپنا اصول ہوتا ہے، اعجاز شروع سے ایسا ہی ہے گھر کے علاوہ کبھی بھی اس نے پنکی کو کہیں رات رہنے ہی نہیں دیا۔"

"تو پنکی خالہ کچھ کہتی کیوں نہیں ان کو، یہ تو کوئی اچھی بات نہیں امی؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے امی کی ٹانگیں دباتے ہوئے کہا۔

"اے وہ کیوں کہے گی کچھ؟ خیر سے وہ تو خوش ہوتی ہے ایسا جان چھڑکنے والا شوہر ہے اسکا۔۔۔ دونوں کی جان ہے ایک دوسرے میں۔۔!"

"آئیڈیل کپل، ہے نا امی؟"

حق نواز نے باچھیں پھیلا کر کہا تو امی اسے گھور کر رہ گئیں۔

"دیکھو ذرا اسے کتنا پتہ ہے۔۔۔یہ باتیں چھوڑو اور اپنے ابا کو فون کرو اب تک آئے کیوں نہیں، ایک موٹر لینے میں اتنی تاخیر کیوں بھلا۔۔؟"

کومل حق نواز کو دیکھتے ہوئے سوچ رہی تھی کہ سلیم نواز اور حق نواز جڑواں بھائی ہیں لیکن کس قدر فرق ہے دونوں میں۔۔۔امی کو اگر پتہ چل جائے کہ سلیم نواز کن ہواؤں میں اُڑ رہا ہے شاید انکا سانس لینا محال ہو جائے۔۔۔ وہ ایک بار پھر بے چین ہو گئی تھی۔۔

"امی میں جاؤں اب؟"

"ہاں اب بس کرو اور سو جاؤ جا کر۔۔۔کتابیں کھول کر نہ بیٹھ جانا، پہلے ہی آنکھوں کا ستیاناس کر لیا ہے تم نے۔۔!!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے کروٹ لیتے ہوئے بھاری آواز میں کہا۔ کومل کو بھلا نیند کیسے آسکتی تھی۔ وہ سلیم کے اسکول کا بستہ کھول کر بیٹھ گئی اس نے کتابوں کو چھانٹ چھانٹ کر دیکھا لیکن اسے خود سمجھ نہیں آرہی تھی کہ وہ یہ سب کیوں کر رہی ہے۔ بالآخر وہ مایوسی سے تمام کتابیں واپس بستے میں رکھنے لگی،تب ہی بے خیالی میں بھاری رجسٹر ہاتھ سے چھوٹ کر نیچے جا گرا۔ کومل جیسے ہی اسے اُٹھانے کے لیے جھکی وہ ساکت رہ گئی۔ اس نے رجسٹر کو مزید آنکھوں کے قریب کر کے غور سے دیکھا اور سیدھے ہو کر بیٹھتے ہوئے فاتحانہ انداز میں مسکرا دی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

پڑوس میں آج قرآن خوانی تھی۔ ارسلان امی کو پیغام دینے آیا تھا لیکن وہ طبع ناسازی کے باعث شرکت نہیں کر سکتی تھیں لہذا انہوں نے کومل سے جانے کا کہا۔مگر کومل تو سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ گئی۔۔

"!!اتنے خلوص سے بچہ کہہ کے گیا جانا تو پڑے گا چندہ، ایسے منہ نہیں بناتے۔۔"

URDU NOVEL BANK

امی نے کومل کو پیار سے سمجھانے کی کوشش کی مگر وہ امی کو کیسے بتاتی کہ اسے اس "بچے" کی آنکھوں سے بلکہ اسکے پورے وجود سے عجیب سا خوف آتا تھا۔

کوئی ضرورت نہیں ہے کہیں جانے کی، آرام سے گھر بیٹھو اور مجھ سے باتیں کرو۔۔۔"

"میں کس قدر فکرمند ہوں اور تمہیں لاپروائی سوجھ رہی ہے۔۔؟

احتشام بھی بھڑک اُٹھا تھا۔

میں کون سا شوق سے جا رہی ہوں؟ مجھے تو خود اس ارسلان نامی جن کی آنکھوں سے" خوف آتا ہے۔۔امی کی ضد ہے جانا تو پڑے گا۔۔ویسے بھی اسکی امی ایک اچھی خاتون "ہیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کون ارسلان؟"

احتشام نے اسکی بات کاٹ کر فوراً پوچھا تھا۔

"!!پڑوس میں جو نئے لوگ آئے ہیں انہی کا بیٹا ہے۔۔"

کومل کے لہجے میں بیزاری اور کوفت نمایاں تھی۔ احتشام کئی لمحے خاموش رہا۔

"کیا ہوا؟"

"کچھ نہیں، تم جاؤ اور ہاں۔۔۔ واپس آکر مجھے ایک میسج کر دینا صرف"

URDU NOVEL BANK

"میسج؟ لیکن کیوں؟"

کومل حیران تھی اس نئی فرمائش پر---

"بس یونہی، فکر رہے گی تمہاری---"

احتشام کے لہجے میں محبت کے ساتھ بے حد سچائی اور فکرمندی جھلک رہی تھی۔ کومل کے دل کی دھڑکن بے ساختہ تیز ہوئی---

"ٹھیک ہے" اس نے آہستگی دے کہا،"اور پلیز احتشام جو میں نے آپ سے کہا ہے وہ کام ہر صورت آپ نے کرنا ہے--!!"

کومل نے جاتے جاتے اسے یاد دہانی کروائی تھی--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جو آپکا حکم بیگم صاحبہ---"

احتشام نے کہا تو کومل نے مسکرا کر خدا حافظ کہتے ہوئے کال بند کردی۔

©®©®©®©®

URDU NOVEL BANK

کومل نے ہلکے جامنی رنگ کی سادہ شلوار قمیض کے اوپر ہم رنگ دوپٹہ سلیقے سے اوڑھ رکھا تھا۔

"امی میں جا رہی ہوں۔۔"

امی نے محبت سے اسے دیکھا۔ کومل بہت پیاری لگ رہی تھی۔ حُسن کو سنگھار کی ضرورت نہیں ہوتی۔۔۔ اور جو سادگی میں ہی غضب ڈھائے اسے تو بالکل نہیں ہوتی۔

"بہت پیاری لگ رہی ہو اللہ نظرِ بد سے محفوظ رکھے۔۔"

کومل جھینپ گئی۔ امی کبھی کبھار ہی منہ پر تعریف کرتی تھیں۔

"!!چلو اب دھیان سے جاؤ اور میرے لیے یاد سے خصوصی دُعا کروانا۔۔نام لے کر۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے پرزور تاکید کے ساتھ اسے گزرتے وقت کا احساس دلایا۔

کومل نے دستک دینے کے لیے جونہی ہاتھ بلند کیا، دروازہ ایک دم سے خود بخود کھلا اور ارسلان تیزی سے باہر نکلا۔۔۔اگر وہ ایک دم پیچھے نا ہوتی تو دونوں ٹکرا چکے ہوتے۔

"اوہ معذرت ۔۔میں ذرا جلدی میں تھا۔۔۔دھیان نہیں دے سکا۔۔"

URDU NOVEL BANK

اس نے کومل کو دیکھا۔ وہی نظریں جن سے کومل کو عجیب سا خوف آتا تھا۔ کومل نے بے ساختہ نظریں جھکا لیں۔وہ جلد از جلد گھر کے اندرونی حصے میں جانا چاہتی تھی۔

"آپ ٹھیک ہیں؟"

ارسلان نے دوبارہ پوچھا۔ کومل کو یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ اگر اسے اتنی ہی جلدی تھی تو وہ اسکا راستہ روکے کیوں کھڑا تھا؟ آخر وہ چلا کیوں نہیں جاتا؟ یا کم از کم اسے ہی جانے دے۔۔۔

"آیئے میں آپکو اندر لے چلتا ہوں۔۔"

کومل کی زبان پر جس قدر کھجلی ہو رہی تھی وہ اسکو کوئی سخت سا جواب دینا چاہتی تھی لیکن ارسلان اس قدر تمیز اور شائستگی سے بات کر رہا تھا کہ وہ چاہ کر بھی کچھ کہہ نہ سکی۔ کومل نے اسکی طرف دیکھا وہ بغیر پلکیں جھپکائے اسے دیکھ رہا تھا۔۔"یا اللہ کیسی خوفناک آنکھیں ہیں۔" کومل نے گھبرا کر دوبارہ نظریں جھکا لی تھیں۔

ارسلان اسے لاؤنج تک چھوڑ گیا تھا۔ کشادہ لاؤنج سفید چاندنیوں کی وجہ سے مزید وسیع لگ رہا تھا۔ کومل کے اندر داخل ہوتے ہی کئی گردنیں مڑی اور غور سے اسے دیکھ رہی تھیں۔وہ سُرخ چہرہ لیے نظریں جھکائے ارسلان کی امی کے قریب چلی آئی اور

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جھجکتے ہوئے سلام کیا۔ وہ اسے بہت محبت و شفقت سے ملیں اور اسکے ماتھے پر بوسہ دیا جو کہ کومل کو کافی عجیب لیکن اچھا لگا۔

"امی کیوں نہیں آئیں بیٹا؟"

انہوں نے شفیق لہجے میں اس سے دریافت کیا۔

"زیتون خالہ پھل اور میٹھا کہاں رکھوانا ہے؟ آپ ذرا ایک بار یہاں آکر انتظامات پر نظر ثانی کر لیجئے پلیز۔۔"

اس سے پہلے کہ کومل کوئی جواب دیتی ایک جانب سے، اٹھارہ انیس سالہ بے حد خوبصورت لڑکی ارسلان کی امی کے پاس چلی آئی۔ کومل تو بس اسے دیکھتی ہی رہ گئی۔ اس قدر خوبصورت لڑکی شاید اس نے اپنی زندگی میں کبھی نہیں دیکھی تھی۔۔ گوری رنگت، تیکھے نین نقش، نازک اندام اور چہرے پر ملائمت اس قدر کہ بس نظر ہی نہ ہٹنے پائے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اچھا ٹھیک ہے قدر میں دیکھتی ہوں۔۔۔آپ ان سے ملیں یہ کومل ہیں۔۔!"

قدر نے بہت پیاری مسکان چہرے پر سجاتے ہوئے کومل کا حال احوال پوچھا جبکہ کومل کو اسکے سامنے بات کرتے ہوئے ہچکچاہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ قدر کی باتوں میں

URDU NOVEL BANK

کہیں غرور کی ہلکی سی رمق بھی نہیں جھلکتی تھی، اسکا لہجہ بے حد شفاف تھا۔ اس نے کومل کو ایک جگہ بٹھا دیا اور کومل نے جلدی سے سپارہ تھام لیا وہ عجیب سی احساسِ کمتری میں گھر گئی تھی۔ قدر اسے چھوڑ کر دوبارہ کہیں اندر غائب ہو گئی تھی لیکن وہ کسی نا کسی کام کے سلسلے میں بار بار چکر لگا رہی تھی۔

وہ جب بھی ہال میں آتی تھی کومل آنکھ بچا کر اسے دیکھ لیتی تھی۔ ہلکے گاجری رنگ کی گھٹنوں سے اوپر تک آتی قمیض اور چست پاجامے میں اسکا سڈول جسم کومل کو کس قدر اچھا لگ رہا تھا۔ اس نے اونچی سی پونی ٹیل بنا رکھی تھی جو نیٹ کے دوپٹے سے بار بار جھلکیاں دکھا رہی تھی۔ جیسے ہی قدر کا دوپٹہ سرکتا وہ کچھ دیر اسے ایسے ہی رہنے دیتی اور پھر اچانک یاد آنے پر جلدی جلدی ایک ادا سے دوپٹہ سر پر ٹکا لیتی یقیناً اسے سر پر دوپٹہ لینے کی عادت نہیں تھی شاید یہی وجہ تھی کہ اس نے وہ برائے نام دوپٹہ پھیلا کر بھی نہیں لیا تھا بس یونہی ٹِکا رکھا تھا۔ کومل اسکی مخروطی انگلیاں اور جاذب نظر ناخن دیکھ کر کئی لمحے مبہوت رہی۔

قدر کے چہرے پر بے نیازی تھی جیسے اسے اردگرد کا کوئی ہوش نہیں وہ بس اپنے کام میں مگن ہے لیکن جلد ہی کومل کو احساس ہوا کہ نا صرف وہ باخبر ہے بلکہ اسے یہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بھی پتہ ہے کہ وہ لوگوں کی نظروں کی زد میں ہے۔ یہ خیال آتے ہی کومل جلدی سے اپنی نظریں اس پر سے ہٹا کر سپارہ پڑھنے لگی تھی لیکن صاف ظاہر تھا کہ اسکا سارا دھیان قدر کی جانب تھا۔ کومل دل ہی دل میں اس سے مرعوب ہو چکی تھی۔ کافی وقت بیت چکا تھا کومل سپارہ کھولے ہاتھ میں تھامے اپنی اور احتشام کی گذشتہ کی گئی باتوں میں کھوئی اپنے ذہن میں کئی الجھنیں لیے اُس ماحول سے بے نیاز ہو کر بیٹھی تھی اس کو یہ بھی ہوش نہ تھا کہ بہت سی نظریں اس کی ذات کی متلاشی ہیں۔ اسی دوران کومل کی نظر سپارے پر لکھی ایک آیت کے ترجمہ پر پڑی جس پر لکھا تھا کہ

"اے ایمان والوں اِبھی بھی وہ وقت نہیں آیا کہ تمہارے دل اللہ کے ڈر سے کانپ جائیں اور تم اللہ کی بارگاہ میں توبہ کر لو"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کی نظر جیسے ہی آیت مبارکہ کے اس حصے پر پڑی اس کا دل تیزی سے ڈھرکنے لگا اور رونگٹے کھڑے ہوگئے جیسے کسی نے اس کے جسم سمیت روح کو بھی اندر تک جھنجھوڑ کے رکھ دیا ہو ابھی کومل اس کیفیت سے باہر نہیں آئی تھی کہ اچانک حلقہ بنائے عورتیں اُٹھ کھڑی ہوئیں اور کچھ افراتفری سے ایسا محسوس ہوا کہ کوئی بہت ہی اہم شخصیت کی آمد ہوئی ہے۔کومل بھی اس شور سے اُٹھ کھڑی ہوئی سب مستورات نے

URDU NOVEL BANK

ان کو آنے کا رستہ دیا اور وہ خاص مہمان ان عورتوں کے درمیان کھڑی ہو گئیں اور سب خواتین کو شکریہ ادا کرتے ہوئے بیٹھنے کا اشارہ کیا اور اس خاتون کے لیے خاص رکھی گئی نشست پر وہ خود براجمان ہو گئیں تھیں۔

سب خواتین آنکھوں میں چمک و تجسس لیے اس خاتون کو دیکھنے میں مصروف تھیں کیونکہ خاتون کے چہرے پر ایک عجب ہی روشنی ظاہر ہو رہی تھی کومل بھی ان کے اشارہے سے دوسروں کو دیکھتی بیٹھ گئی لیکن اس کا دل ابھی بھی اُس آیت مبارکہ کے ترجمے کی طرف تھا وہ اپنا دھیان اِبھی تک اس آئی اوپنگ ریمائنڈر سے چاہ کر بھی ہٹا نہ پارہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسلام و علیکم، اس پر تکلف استقبال اور خوبصورت محفل ذکر پاک میں مجھ عاجز کو مدعو" کرنا دراصل میری حوصلہ افزائی ہے۔۔۔جو کہ آپ سب کی بدولت مجھے ملی اور میں مشکور ہوں محترمہ زیتون صاحبہ کی جنہوں نے مجھے آقائے دو جہاں کی بارگاہ رسالت صلی اللہ "علیہ و آلہ وسلم میں حاضری دینے کا شرف دیا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

شائستہ بی بی کے بات کرنے کے انداز میں بہت عاجزی و انکساری تھی اور یہی وہ بات تھی جس کی وجہ سے تمام خواتین ان کے شیریں لہجے کی عاشق ہو گئیں کیونکہ ان کے الفاظ میں ایک خاص اپنا کر دینے والی مِٹھاس تھی۔ شائستہ بی بی اُن خواتین کی طرح نہ تھیں جنہوں نے دین کو پیسے کمانے کا ذریعہ بنا رکھا تھا۔ ان کی شخصیت سے بزرگی اور شفقت ظاہر ہو رہی تھی علاوہ ازیں وہ بہت بڑی محقق بھی تھیں۔

ان کے سلام کرنے پر وہاں بیٹھی سب خواتین نے بہت ہی گرم جوشی سے سلام کا جواب دیا۔شائستہ بی بی نے اپنی نشست پر بیٹھتے ہی سب مستورات پر نظر دوڑائی لیکن نا جانے کیوں ان کی نظر کومل پر جا کر رُک گئی کیوں کہ اِس وقت کومل خود سے لڑنے کی کیفیت میں ڈوبی ہوئی تھی لہذا کومل شائستہ بی بی کو دیکھ کر بھی دیکھ نہ پا رہی تھی یا شاید ایسا کہیں کہ وہ دیکھنا چاہتی ہی نہ تھی۔لیکن شائستہ بی بی فی الحال اندرونی جنگ کی شکار اس لڑکی پر ایک گہری نظر ڈال کر دوبارہ اپنے موضوع کی جانب آئیں۔

ابتداء ہے اللہ تبارک و تعالیٰ کے بڑے ہی با برکت نام سے، جو بہت مہربان بھی ہے اور" رحم فرمانے والا بھی۔۔۔۔ جس نے ہمیں ہدایت کا راستہ دکھایا اور اپنے محبوب صلی اللہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی بنا کر ہم عاجزوں پر ایک احسانِ عظیم فرمایا اور درود پاک امامِ کائنات شافع روز جزا راحت العاشقین سید المرسلین احمد مجتبیٰ جناب محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی بڑی ہی پیاری بارگاہ میں جو وجہ تخلیق کائنات ہیں اور جن کے ذکر کی پاک محفل میں ہمیں شرف حاضری کا موقع ملا۔۔۔"

کومل بنا پلکیں جھپکائے انہیں دیکھتی رہ گئی۔ شائستہ بی بی کے بات کرنے کے منفرد و خوبصورت انداز نے کومل کے اندر ایک نئی کشمکش پیدا کر دی۔ ان کے لہجے میں اتنا درد اور اپنائیت تھی کہ وہ کومل جو ابھی تک نا جانے کن خیالات میں محو تھی، وہی کومل مکمل طور پر ان کی جانب متوجہ ہونے پر مجبور ہوگئی جیسے کوئی خاص طاقت اس کو یہ بتانا چاہ رہی ہو کہ یہی وہ شخصیت ہیں جن کے ہر لفظ میں تمہاری ہر بات کا جواب موجود ہے۔ کومل ان کی بات سننے میں یوں کھو گئی جیسے اس کے سر پر کوئی پرندہ بیٹھ گیا ہو اور ایسا لگتا تھا کہ اگر وہ ہلکا سا بھی ہلی تو پرندہ اُڑ جائے گا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"دیکھیے میری پیاری بہنوں! قرآن مجید فرقانِ حمید میں سورۃ الحدید آیت نمبر 16 میں میرا اللہ ارشاد فرماتا ہے، "کیا ایمان لانے والوں کے لیے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھل جائیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور ان

URDU NOVEL BANK

لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلی کتاب دی گئی تھی پھر ایک لمبی عمر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے۔"

جیسے ہی شائستہ بی بی نے یہ الفاظ ادا کیے، کومل کا جسم یہ سنتے ہی ٹھنڈا پڑنا شروع ہو گیا کیوں کہ یہ اسی آیت کا ترجمہ تھا جو اس کو کچھ دیر پہلے سپارہ پڑھتے ہوئے نظر آئی تھی۔۔۔جس نے اس کی ذات کو جھنجوڑ کر رکھ دیا تھا۔ اب کومل کا تجسس اور دھیان شائستہ بی بی کے بیان کی طرف جا چکا تھا۔ اس کو ایسا محسوس ہوا جیسے اس محفل پاک میں فقط اِک وہی وہاں موجود ہے اور دوسرا وجود، اس کے سامنے نشستِ خاص پر بیٹھیں شائستہ بی بی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اللہ تبارک وتعالیٰ نے ہر انسان کی کامیابی کا راستہ مقرر فرمایا ہے جس پر وہ استقامت کے ساتھ گامزن ہو کر ہدایت والوں کی بستی میں شامل ہو جاتا ہے لیکن اس سے پہلے۔۔۔وہ انسان جو ایک مسافر کی سی، اس راستے پر چل رہا ہے۔۔۔ اس مسافر کے لیے ضروری ہے کہ اس کے پاس زادِ سامانِ سفر بھی موجود ہو کیوں کہ وہ اپنا سفر اس کے بغیر ہرگز نہیں کر سکتا۔ اس لیے جو انسان عشقِ مجازی سے عشقِ حقیقی کی طرف اپنے سفر کا آغاز کرتا ہے، اس کے لیے بھی ضروری ہے کہ اس کے سامان میں اپنے

URDU NOVEL BANK

رب پر توکل، عجز و انکساری، قربانی، صبر، برادشت اور توبہ جیسی بہترین نعمتیں موجود ہوں--- جب انسان کے پاس یہ سب موجود ہو تو اس کا سفر منزل تک خوشگوار بھی رہتا ہے اور کامیاب بھی۔"

شائستہ بی بی کی نگاہ بیان کرتے کرتے دوبارہ کومل پر جا رُکی۔ کومل کی انکھوں میں شائستہ بی بی نے ایک عجیب سی چمک محسوس کی---اسکی تھکی ہوئی روح میں موجود دوبارہ جی اُٹھنے کی امید محسوس کی--- یوں جیسے اس کو کبھی کسی نے سمجھا نہ ہو۔ ناجانے کتنے راز اس کے دل کے قبرستان میں مدفون تھے اور اس کے "قصوروار" ہمارے معاشرے میں موجود انسانوں کے ہی تلخ رویے تھے۔ شائستہ بی بی نے اپنے بیان کو دوبارہ جاری رکھنے کی کوشش کی۔ اس بار اُنکی آنکھوں میں کچھ نمی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں انسان سے ماں کے لہجے میں شکوہ کرتے ہوئے فرمایا،"

"اے انسان تجھے تیرے کریم رب کے بارے میں کس نے دھوکے میں ڈالا؟؟؟؟"

اور انہی آیات سے پہلی آیات میں میرے اللہ کریم نے ارشاد فرماتے ہیں کہ "جب آسمان پھٹ جائے گا، جب زمین پھٹ جائے گی، جب ستارے بکھر جائیں گے، جب سمندر کا پانی بے قابو ہو جائے گا اور قبریں پھٹ جائیں گی اور جب تم اپنی قبروں سے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نکلو گے، تب تم جان لو گے کہ تم نے آگے کیا بھیجا ہے اور تم نے پیچھے کیا چھوڑا ہے اور پھر اس وقت تمہارا اللہ کے سوا اور کون مددگار ہوگا؟ ذرا پھر بتاؤ تو سہی تمہیں تمہارے ربِ کریم کے بارے میں کس نے دھوکے میں ڈالا ہے؟؟؟" شائستہ بی بی کچھ جذباتی کیفیت میں آگئیں اور پرجلال نگاہ حاضرین پر دوڑائی۔۔ "آج اگر کوئی تم سے تھوڑا سا پیار کر لے تم اس کی محبت میں پاگل ہو جاتے ہو۔۔۔ تم اپنے پیاروں اور اپنے والدین سے جنگ کا سماں باندھ دیتے ہو لیکن ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والے "اس اللہ کی ذات سے تمہیں کس نے دھوکے میں ڈالا؟؟؟

کومل کا دل کانپ کر رہ گیا۔ یہی وہ وقت تھا جب شائستہ بی بی کے الفاظ کومل کے دل میں ہتھوڑے کی مانند زور دار ضربیں لگانے کا کام کر رہے تھے اور کومل کی آنکھوں سے بہت تیزی سے گرتے آنسوؤں کے آگے احتشام کی وہ محبت آرہی تھی جس کی آڑ میں آ کر اس نے ناجانے کتنی بار اپنے گھر والوں اور اپنے والدین سے جھوٹ بولا، دانستہ و نادانستہ ان کا دل دُکھایا اور اسی محبت کی وجہ سے اس نے اپنے اللہ کی محبت اور اس کے احسانات کو پسِ پُشت ڈال رکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کا دل ان خیالات سے اتنا تیز دھڑک رہا تھا جیسے ابھی پھٹ جائے گا اور وہ اللہ کی بارگاہ میں ناکام ہو کر لوٹائی جائے گی۔۔۔کیوں کہ اس وقت اس کو یہ یاد تک نہ آ رہا تھا کہ اس نے اپنے کریم رب کو آخری دفعہ سجدہ کب کیا تھا ہاں لیکن اس کو یہ یاد ضرور تھا کہ اس نے احتشام سے آخری دفعہ محبت میں ڈوبی باتیں کب کی تھیں اور احتشام نے مخمور لہجے میں اس سے کیا کہا تھا۔ کومل کی انکھوں سے آنسو ابل پڑے اور اسکے چہرے کو بھگونے لگے۔

ایک عجیب سا احساسِ شرمندگی کومل کے وجود کو اندر سے کھا رہا تھا۔ روتے روتے وہ بے خود ہونے لگی۔۔۔ ایک عدالت روزِ حشر کو لگنی تھی اور ایک عدالت وہ تھی جس میں آج کومل کو کھڑا کیا گیا تھا۔ یہ عدالت، اسکے ضمیر کی عدالت تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ہر انسان کو اپنے ضمیر کی عدالت میں کبھی نہ کبھی ضرور کھڑے ہونا پڑتا ہے۔۔ اپنے جرم کا حساب کتاب اپنے ہاتھوں سے کرنا پڑتا ہے۔۔۔ بے شک یہ بہت کٹھن مرحلہ ہوتا ہے، اس میں اذیت ہے مگر اس عدالت کی سب سے بڑی خاصیت یہ ہوتی ہے کہ اس میں انسان کو ایک موقع دیا جاتا ہے اور یہ موقع اس لیے دیا جاتا ہے

URDU NOVEL BANK

کیونکہ اللہ کی ابدی عدالت میں جب بندے کو کھڑا کیا جائے گا اور اسکے اعمال کا حساب ہوگا تب کوئی موقع نہیں ملے گا، یہ اللہ کی اپنے بندوں سے الفت و محبت، شفقت و ہمدردی کی زندہ مثال ہے کہ قصوروار ہونے کے باوجود وہ انسان کو ایک نہیں بلکہ کئی موقع دیتا ہے تاکہ وہ ہمیشہ کی عدالت میں سرخرو ہو سکے لہذا یہ بونس میں ملنے والا موقع دراصل ایک تیاری ہے، اپنے رب سے پاک ہوکر ملنے کی۔۔۔

وہ نہیں جانتی تھی کہ اس کی سسکیوں کی آواز کتنی بلند ہو رہی ہے اور کوئی نہیں جانتا تھا کہ اس گریہ میں کتنا کرب موجود ہے اور وہ یہ درد کسی کو بھی ظاہر کرنے سے قاصر تھی۔ سوائے اللہ کے، کومل کے اس پسماندہ حال کو کوئی نہ جانتا تھا اور اسی اللہ نے کومل کا بھرم قائم رکھنا تھا کیونکہ کومل کو ایک موقع دے دیا گیا تھا۔

اس نے اچانک ہمت کرکے اوپر دیکھنے کی کوشش کی تو شائستہ بی بی مسکراتی نگاہوں سے کومل کے معصوم و مغموم چہرے کو ہی دیکھ رہی تھیں۔ بھلا ایسا کیوں نا ہوتا؟ آخر شائستہ بی بی کا یہاں آنے کا مقصد پورا ہو چکا تھا اور یہی شاید ان کا مقصدِ حیات تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کے لیے اب مزید وہاں بیٹھنا ناممکن تھا۔ وہ جلد از جلد اُٹھ کر شرمساری سے وہاں چلی جانا چاہتی تھی کہ جہاں اس کی ذات کو کوئی نا دیکھ پائے لیکن شائستہ بی بی جانتی تھیں کومل کو خاص طور پر یہاں مدعو کیا تھا، نہ صرف اللہ نے بلکہ کسی اور نے بھی۔۔۔ شائستہ بی بی کے الفاظ اسکی سماعت میں اترتے رہے اسے یوں لگ رہا تھا جیسے یہ الفاظ خاص اس کے لیے ہیں۔

بڑا کریم ہے وہ رب جس کی گنہگار ہوں میں۔۔۔"

"بڑا کریم ہے وہ رب جس کی گنہگار ہوں میں۔۔۔"

شائستہ بی بی نے اپنے بیان کے اختتام پر یہ الفاظ دہرائے اور سب خواتین نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کر دیئے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©®©®©®©®

"ہائے شینا۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے فون بوتھ کے پار لوگوں کی چہل پہل کو دیکھتے ہوئے شوخی سے کہا۔ آج اسکی آواز میں الگ ہی ترنگ تھی۔ وہ اپنی نئی بائیک کی خوشخبری شینا کو سُنا کر اسکی ناراضگی دور کرنا چاہتا تھا اور اسے یقین تھا کہ وہ ایسا کرلے گا۔

"آپ کون؟"

شینا نے اندازہ لگانے والے انداز میں پوچھا۔

"سلیم نواز بات کر رہا ہوں، تم نے مجھے پہچانا ہی نہیں۔۔"

اسے حیرت سے زیادہ دُکھ تھا۔ اپنی آواز کے نا پہچانے جانے کا۔۔۔ جس قدر شینا اس سے محبت کرتی تھی اسے فوراً اپنے محبوب، اپنے سلیم کی آواز پر لبیک کہنا چاہیے تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یو بلڈی ڈاگ۔۔۔ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے فون کرنے کی؟"

شینا سلیم نواز کی آواز سنتے ہی آپے سے باہر ہوگئی۔۔۔ اس کے منہ میں جو آیا اس نے سلیم نوازکی شان میں بک دیا۔

"شینا تم مجھ سے ایسے بات نہیں کر سکتی۔۔۔"

سلیم نواز نے شدید توہین محسوس کی۔۔

URDU NOVEL BANK

بند کرو اپنی بکواس، تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ میری شدید محبت کو اپنا سکتے۔۔ بزدل"
"کہیں کا

شینا غرائی تو سلیم حیرت سے گنگ رہ گیا۔

کیا ہو گیا شینا؟ تم تو کہتی تھی کہ تمہیں مجھ سے سچی محبت ہے۔۔کیا ایسی ہوتی ہے"
"سچی محبت؟

سلیم نواز کی حیرت میں ڈوبی آواز پر شینا کچھ دیر خاموش رہی لیکن جلد ہی اسکا غصہ دوبارہ عود آیا۔

اور تمہیں؟ تمہیں کیا تھا مجھ سے؟ دھوکے باز، فریبی۔۔۔ میری محبت کا مذاق اُڑایا ہے"
تم نے۔۔۔ تم اس قابل ہی نہیں ہو کہ تم سے سچی محبت کی جائے، آئندہ مجھ سے کبھی رابطہ مت کرنا اور ہاں ایک بات یاد رکھنا، تم نے میرا دل دکھایا ہے، میری محبت کا
"!مذاق بنایا ہے تم کبھی خوش نہیں رہ سکو گے۔۔۔ جاؤ یہ تمہیں بدعا ہے میری۔۔۔

شینا نے درد بھری آواز میں سلیم نواز پر گھڑوں پانی پھیر کر فون بند کر دیا۔ سلیم نواز لب کاٹ کر رہ گیا۔ ناجانے شینا مجھ سے اتنی بدگمان کیوں ہو گئی ہے۔۔۔ پہلے تو ایسا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کبھی نہیں کیا اس نے میرے ساتھ۔۔۔ سلیم نواز نے سوچتے ہوئے سامنے لگے فون کو دیکھا اور کھڑکی سے سر نکال کر فون بوتھ کے مالک کو آواز لگائی۔

"چاچا ایک کال اور کروں گا۔۔"

"!!ہاں ہاں ٹھیک ہے، چالیس روپے ہوگئے۔۔۔"

کرخت چہرے والا لمبا چوڑا آدمی تیز آواز میں بولا۔

چچ۔چالیس روپے ؟؟" سلیم کی تو آنکھیں ہی باہر نکل آئیں۔۔"ارے چاچا پانچ منٹ"

"بھی پورے نہ ہوئے تھے تم نے تو بیٹھے بٹھائے چالیس روپے بتا دیئے؟

یہ میرا مسئلہ نہیں ہے، نرخ آسمانوں کو چھو رہے ہیں اب ہم کہاں سے دکان کا"

"!!کرایہ پورا کریں؟ فون کرنا ہے تو کرو ورنہ جاؤ یہاں سے، دماغ مت خراب کرو۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم کا دماغ شینا کی وجہ سے کافی الجھن کا شکار تھا۔ چالیس روپے نے مزید سونے پر سہاگہ والا کام کیا تھا لیکن اس نے خود کو سمجھایا کہ شینا کو ناراض کرنے کی وجہ سے یہ سب ہو رہا ہے اگر وہ کل رات اس سے ملنے چلا جاتا تو شاید وہ اس قدر ناراض نہ ہوتی۔۔اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر باہر نکالا تو دس، دس کے پانچ مڑے تڑے نوٹ ہاتھ آگئے۔۔۔اس نے سوچا تھا ان پیسوں سے کچھ کھا لے گا کیونکہ بھوک بھی بہت

URDU NOVEL BANK

لگی تھی لیکن اب وہ بھوک کو محبت پر قربان کرنے کی ٹھان چکا تھا۔ شینا نے اسے اتنے تحائف دیئے تھے وہ اسکی خاطر ایک وقت کا فاقہ نہیں کر سکتا تھا؟ اسے سوچ کر ہی خود پر افسوس ہوا۔

"ہیلو شینا پلیز میری بات سن لو، کال مت کاٹنا۔۔۔"

شینا نے پہلی کال پر ہی فون اٹھا لیا تھا۔

"مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی، تم ایک ڈرپوک اور بزدل انسان ہو۔۔"

سلیم نے بمشکل اپنے غصے پر قابو پاتے ہوئے خود کو کچھ سخت کہنے سے باز رکھا۔

شینا میری جان۔۔۔میری بات سنو۔۔ کل رات جو ہوا اس میں میرا کوئی قصور نہیں"

"تھا۔۔۔ میں تمہیں سب سچ۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم کا انداز گڑگڑانے کا سا تھا لیکن شینا نے اسکی بات کاٹ دی۔

مجھے تمہاری کوئی بات نہیں سننی کم ہمت آدمی، کل ساری رات میں نے تمہاری وجہ"

سے کانٹوں پر گزاری، کتنی دیر میں اس ویرانے میں تنہا تمہارا انتظار کرتی رہی۔۔۔لیکن

"تم۔۔

شینا نے پیچ و تاب کھاتے ہوئے بات ادھوری چھوڑ دی۔ سلیم نواز بے حد شرمندہ تھا۔

URDU NOVEL BANK

جانو میں بھی بھلا کہاں سو سکا؟ ایک لمحہ بھی حرام تھا اگر میں سکون سے بیٹھ سکا"

"ہوں---

جھوٹ بولتے ہو تم--تمہیں واقعی محبت ہوتی تو تم کسی بھی چیز کی پرواہ کیے بغیر" میرے پاس چلے آتے--- لیکن تم ڈرپوک ہو، بزدل ہو، اپنے ماں باپ سے ڈرتے ہو---ابھی تمہارا یہ حال ہے شادی کے بعد تم کیا سلوک کرو گے میرے ساتھ--بس رہنے دو مجھے رہنا ہی نہیں تمہارے ساتھ--"

سلیم کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔ وہ بے حد دلبرداشتہ ہوا۔

شینا اگر میں ایسا ہوتا تو ابھی اس وقت اسکول بنک کرکے تم سے بات نہ کر رہا"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہوتا--"

"کیا؟ واؤ امیزنگ--- تم اسکول سے بھاگ کر آئے ہو یہاں؟"

"ہاں، صرف تمہارے لیے--"

دوسری جانب کچھ دیر گھمبیر خاموشی چھائی رہی--- پھر شینا کی گھمبیر آواز ماؤتھ پیس پر ابھری---

URDU NOVEL BANK

سلیم میری جان۔۔۔مائی لو۔۔۔آئی مس یو سو مچ۔۔۔جانتے ہو نا شینا تم سے کتنا پیار"
"کرتی ہے۔۔؟

سلیم نواز ایک بار پھر حیرت سے گنگ رہ گیا۔ شینا اس کی توقع سے پہلے مان گئی تھی۔ وہ خوشی سے بے قابو ہونے لگا۔ شینا کو اسکی بہادری پر کتنی خوشی ہوئی تھی سلیم نواز یہ سوچ رہا تھا۔

"جانتا ہوں جانو، تم ہی تو ہو جس کے لیے میں کچھ بھی کر سکتا ہوں۔۔۔"

"کچھ بھی؟"

شینا سحر زدہ لہجے میں مسکرائی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!کچھ بھی۔۔۔"

سلیم نواز نے گردن کڑا کر کہا۔

"!!تو پھر آجاؤ میرے پاس۔۔"

شینا نے بڑے آرام سے اسکے سر پر بم پھوڑا، سلیم نواز ششدر رہ گیا۔

"اس وقت؟"

سلیم بوکھلایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"نکل گئی نا ساری ہوا؟ بزدل کہیں کا۔۔۔"

شینا کا زہریلا لہجہ سلیم نواز کو کھلم کھلا چیلنج لگا۔

"میں نے انکار نہیں کیا سمجھی تم؟ تمہارا خیال کرکے ہی کہہ رہا تھا تمہارے گھر والے سمجھیں گے؟ تمہاری عزت کی پرواہ ہے مجھے۔۔۔"

"کیا!!"

"جب مجھے خود اپنی عزت کی پرواہ نہیں تو پھر تم کیوں فکر کرتے ہو جان؟"

"کیا مطلب؟"

"مطلب یہ کہ مجھے بہت اچھی طرح پتہ ہے مجھے اپنی عزت کی پرواہ کیسے کرنی ہے، کیسے نہیں۔۔۔ویسے بھی میرے پیرنٹس تمہارے سو کالڈ اماں ابا کی طرح ہر وقت ڈنڈا لے کر میرے سر پر سوار نہیں رہتے۔۔۔ وہ خود بھی لائف انجوائے کرنا جانتے ہیں اور مجھے بھی اس بات کی مکمل آزادی دے رکھی ہے۔۔۔یہی وجہ ہے کہ میں تمہاری طرح روندو نہیں ہوں۔۔ جو دل میں آتا ہے کر گزرتی ہوں اینڈ یو کین سی۔۔۔آئی ایم لِونگ آ ہیپی لائف۔۔۔"

اس کے لہجے اور انداز میں بے تحاشہ غرور اور تکبر تھا۔۔۔جبکہ سلیم اور اسکے والدین کے لیے تحقیر۔۔۔مگر سلیم نواز کو اس بات کی کوئی فکر نہیں تھی۔ اسے فکر تھی تو اس بات

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کی کہ کال لمبی ہوتی جا رہی تھی اور اسکی جیب میں کل ملا کر صرف پچاس روپے تھے۔۔۔اسے فون بوتھ کے کرخت چہرے والے مالک کا بھوت اپنے اردگرد ناچتا نظر آیا۔

"اب بہانے بنانا بند کرو اور سیدھا میری طرف آجاؤ۔۔۔آج میں گھر پر اکیلی ہوں۔۔۔"

سلیم نواز کا دل یکبارگی دھڑکا۔ شینا گھر میں اکیلی تھی سلیم نواز کو ناجانے کیوں اس وقت اس سے ملنا مناسب نہیں لگا۔۔۔ لیکن اس کے ساتھ ساتھ بھرپور تجسس نے بھی اسکے اندر انگڑائی لی۔ وہ شینا کی امارت سے مرعوب تھا۔

"دراصل شینا اس وقت میرا آنا ممکن نہیں۔۔میں کل۔۔"

سلیم نواز کو نہیں پتہ تھا کہ یہ بات اسکے منہ سے کیوں نکلی مگر شینا نے سختی سے اسکی بات کاٹی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وجہ؟"

سلیم نواز اسے وجہ بتانا نہیں چاہتا تھا۔

تم کیوں کر رہے ہو میرے ساتھ ایسا؟ ایک وہ عمیر تھا جو میرے لیے جان تک کی"

"بازی لگانے کو تیار تھا لیکن میں نے اسکی۔۔۔

سلیم نے سختی سے اپنے بال بھنچتے ہوئے اسکی بات کاٹی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میرے پاس پیسے نہیں ہیں شینا۔۔"

وہ چیخا تو شینا کے ہونٹوں پر مسکراہٹ در آئی۔

"اوہ تو اتنی سی بات کے لیے تم مجھے پریشان کر رہے تھے؟ مجھے بتاؤ اس وقت تم کہاں ہو؟"

سلیم نے شکست خوردہ انداز میں اسے یہاں کا پتہ بتایا۔ شینا نوٹ کرتے ہی اپنی جگہ سے اُٹھ کھڑی ہوئی۔

"!!آئی ایم کمنگ جانو۔۔۔میرا وہیں انتظار کرو۔۔۔"

شینا بہت خوش تھی اور سلیم نواز بے حد پریشان ۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"نہیں شینا۔۔۔تم کیسے؟"

شینا نے مسکرا کر اسکی بات کاٹی۔

"اوہ کم آن سلیم۔۔۔میرے پاس گاڑی ہے اینڈ آئی نو ہاؤ ٹو ڈرائیو۔۔۔"

شینا نے ایک ادا سے کہا اور فون بند کر دیا۔ سلیم نواز ہکا بکا رہ گیا۔۔ اسکے خاندان میں کبھی کسی عورت نے ڈرائیونگ نہیں کی تھی کم سے کم اس نے تو نہیں کسی کو ایسا کرتے ہوئے دیکھا تھا اور شینا کہہ رہی تھی کہ۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ انہی سوچوں میں گھرا ہوا جونہی باہر نکلا، فون بوتھ کا مالک اسے اپنے انتظار میں بیٹھا نظر آیا۔

سلیم نواز نے اسکے کرخت چہرے کو دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔ زیادہ سے زیادہ بیس پچیس ہی اوپر ہوں گے میں ادھار کرلوں گا۔۔۔

سو روپے۔۔۔" دکاندار نے اسے گھورا "چالیس پچھلے اور ساٹھ روپے دوسری کال" کے۔۔"اب اس نے ہاتھ آگے کیا تھا۔

"سو روپے؟"

سلیم کے چہرے پر ہوائیاں اُڑتے دیکھ دکاندار کا میٹر گھوم گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!اوئے پیسے نکال۔۔۔چل جلدی کر"

سلیم نے مسکین صورت بنا کر اسے دیکھا اور جیب میں ہاتھ ڈالا۔۔۔دکاندار مستقل اسے گھور رہا تھا۔

"چاچا یہ پچاس روپے ہیں۔۔۔میں باقی۔۔۔"

بھاری الجثہ دکاندار نے اسکی گردن اپنے پنجے میں جکڑ لی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"ابے سالے تیرے پاس پیسے نہیں تھے تو اتنی لمبی کال کیوں کی؟" اس نے سلیم کی گردن کو جھٹکا دیا تو وہ درد سے بلبلا اُٹھا۔۔۔"مفت خوری کرتا ہے؟ تجھے تو میں بھی بتاتا ہوں۔۔۔"

"میں دے دوں گا۔۔۔چاچا میں دے دوں گا۔۔۔"

سلیم نواز چیخ اُٹھا۔

"کہاں سے دے گا تو؟ بتا چور کی اولاد۔۔۔سالے مجھے تیرے پہ پہلے سے ہی شک تھا۔۔۔روٹی کھانے کو ملتی نہیں اور آجاتے ہیں ہیرو بن کر کالیں کرنے۔۔۔"

اس نے سلیم کی گردن کو ایک اور جھٹکا دیا۔۔۔تب ہی ان کے نزدیک ایک کار تیزی سے آکر رُکی۔۔۔جس میں سے پچیس چھبیس سالہ لڑکی چست جینز اور مختصر ٹی شرٹ میں ملبوس باہر نکلی۔۔اسکے چہرے پر مہنگے میک اپ کی تہہ تھی جس کی وجہ سے وہ بیس بائیس سال کی لگ رہی تھی۔ویسے اس نے اپنی عمر سلیم نواز کو سولہ سال بتا رکھی تھی لیکن سلیم کو اس بات پر سرے سے کوئی اعتراض ہی نہیں تھا۔

"چھوڑ دو اسے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ غصے سے بولی لیکن دکاندار ابھی تک بے یقینی سے رال ٹپکاتے ہوئے اسکا سراپا ملاحظہ کر رہا تھا۔

"!!تم نے سنا نہیں؟ میں نے کہا چھوڑو اسے۔۔۔"

شینا نے آگے بڑھ کر سلیم کو اپنی جانب کھینچا۔۔۔ تب وہ ہڑبڑایا۔۔۔

"نہیں جی اس نے میرا پیسہ نہیں دیا۔۔۔غلط بیانی کی ہے جی میرے ساتھ۔۔۔"

دکاندار کا لہجہ بالکل بدلا ہوا تھا۔۔۔ وہ جن نگاہوں سے شینا کے جسم کو گھور رہا تھا سلیم کا جی چاہا اسکی آنکھیں نوچ لے مگر ایسا کرنے کے لیے طاقت کی ضرورت ہوتی ہے، اسکے پاس طاقت تھی نا دولت۔۔۔اس لیے وہ خاموشی سے سر جھکائے کھڑا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شینا نے اپنی جینز کی جیب سے پیسے نکالے اور بغیر گنے سلیم کے سر سے وار کر دکاندار کے منہ پر اچھال دیئے۔۔۔صرف یہی نہیں۔۔۔"یہ اسکا صدقہ ہے"۔۔۔ کہہ کر سلیم کا ہاتھ تھاما اور اسے لے کر گاڑی کی جانب بڑھ گئی۔۔۔ سلیم نواز نے شینا کے کئی روپ دیکھے تھے لیکن آج تو وہ عش عش کر اُٹھا تھا۔ اسے شینا کی بے خوفی اور خود اعتمادی پر رشک ہوا۔۔۔شینا تو پھر شینا تھی۔۔اس جیسا کوئی نہیں ہو سکتا تھا، اس نے دل میں اعتراف کیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی آگے بڑھ گئی۔ سلیم نواز نے شکر ادا کیا تھا کہ شینا نے اس سے، اس بدمزگی کے بارے میں نہ پوچھ کر مزید شرمندہ ہونے سے بچا لیا تھا لیکن وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ اس دنیا میں ہر شے کی ایک مخصوص قیمت ادا کرنی پڑتی ہے۔۔۔ خاص طور پر تب جب ایک انسان بلا وجہ دوسرے انسان پر اتنے احسانات کر رہا ہو۔ بے نیازی صرف اللہ کی ذات و صفات کا خاصہ ہے جو دے کر تھکتا ہے نا جتاتا ہے اور نا ہی واپسی کا مطالبہ کرتا ہے۔۔۔ اس لیے اس سے مانگتے ہوئے ہم تھکتے نہیں ہاں مگر انسان کے آگے ہاتھ پھیلاتے ہوئے سو بار سوچتے ہیں، جھجھکتے ہیں۔۔۔کیوں کہ "انسان" کبھی "خدا" نہیں ہو سکتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پانچ منٹ سے بھی کم وقت کے اندر اندر گاڑی ایک شاندار بنگلے کے سامنے رُکی۔ سلیم نواز حیرت سے اس ہرے بھرے علاقے کی خوبصورتی کو دیکھ رہا تھا۔ یہاں ہر گھر ایک سے بڑھ کر ایک تھا۔

"اندر چلیں سلیم نواز؟"

شینا نے اسکا گال چھوا تو سلیم نواز اسکے لمس کی حدت سے چونک گیا۔ اس نے گردن گھما کر شینا کو دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے شینا کو گاڑی سے اترتے دیکھا اور خود بھی اپنی طرف کا دروازہ کھول کر نیچے اتر آیا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی وسیع لان تھا اور اس میں پڑا سفید رنگ کا بڑا سا جھولا سر سبز لان میں بے حد دلکش لگ رہا تھا۔ سلیم نواز شینا کے پیچھے چلتا ہوا حیرت و تجسس سے سب کچھ دیکھ رہا تھا۔

"یہ دیکھو یہ میرا رُوم ہے۔۔۔کیسا لگا تمہیں؟"

شینا اسکو سارا گھر دکھا چکی تھی۔

"یہ تو کافی بڑا ہے اور خوبصورتی کی تو بات ہی مت کرو۔۔۔ یہ گھر نہیں یہ تو محل ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز شینا کے کمرے میں گھوم پھر کر ہر چیز کو اشتیاق بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔شینا نے ایک مصنوعی قہقہہ لگایا۔

"تم بیٹھو میں تمہارے لیے کچھ کھانے کو آرڈر کرتی ہوں۔۔"

وہ سلیم نواز کی جانب دیکھتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ سلیم نواز بدستور کمرے کو، خاص طور پر سامنے کی دیوار پر نصب لمبی چوڑی اسکرین کو حیرت سے دیکھ رہا تھا۔ اس

URDU NOVEL BANK

نے یقیناً شینا کی بات سنی ہی نا تھی، اس کو شینا کی خوش قسمتی اور امارت پر رشک آیا۔۔۔اور پھر جیسے ہی اس نے بیڈ کے سائیڈ ٹیبل پر پڑا خوبصورت لیمپ آن کیا۔۔کمرہ خوابناک سی روشنی میں نہا گیا۔ وہ دھپ سے نرم نرم بیڈ کے فوم پر گر گیا۔ اسے یہاں آکر بے حد اچھا لگا تھا اور وہ مزید یہاں آتے رہنا چاہتا تھا۔ کچھ دیر بعد شینا اسکا ہاتھ تھام کر اسے اپنے ساتھ ڈائننگ روم میں لے آئی۔ ڈائننگ روم جیسی کسی چیز سے وہ اب تک ناواقف تھا لہذا اسکا حیران ہونا بنتا تھا۔

"آؤ نا سلیم نواز، تمہاری پسند کی سب چیزیں منگوائی ہیں میں نے۔۔۔"

شینا کی محبت بھری آواز نے اسے اپنے سامنے پڑی کھانے کی میز کی جانب متوجہ کیا۔ فرائیڈ فنگر فش، چکن لیگ، کرنچی لاوا، وائٹ ساس پاستہ، فرائز، کول سلا، چیز سرپس، چکن سرپس، پیزا، کولڈ ڈرنک، آئس کریم شیک اور براؤنی کودیکھ کر سلیم کو شدت سے بھوک کا احساس ہوا۔۔۔وہ چمکتی آنکھوں کے ساتھ کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا اور اب اسے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کہاں سے کھانا شروع کرے۔ شینا مسکرا کر اسکی جانب ہی دیکھ رہی تھی پھر وہ خود ہی اپنی کرسی کھسکا کر اُٹھی اور ایک پلیٹ تھام کر سلیم کے بالکل سامنے والی کرسی کے پیچھے کھڑے ہوکر اس انداز میں جھکی کہ گہرے گلے سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسکا سارا بالائی جسم سلیم کے سامنے واضح ہونے لگا تھا، یہ منظر دیکھ کر سلیم نواز کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔

شینا اسی "پوز" کے ساتھ میز پر یہاں سے وہاں پھیلی ہر رکابی میں سے ایک ایک پیس اُٹھا کر سلیم کی پلیٹ میں رکھتی چلی گئی۔ سلیم کا سانس حلق میں اٹکا رہا۔ جب وہ اس تمام کاروائی سے فارغ ہو کر سیدھی ہوئی تو سلیم کی جان میں جان آئی۔۔۔۔ شینا نے یوں ہی ظاہر کیا تھا جیسے وہ سلیم نواز کی نگاہوں کے مفہوم سے قطعی بے خبر ہے۔ سلیم نے اسکے ہاتھ سے پلیٹ تھام کر حواس باختہ انداز میں کھانا شروع کردیا۔ شینا کو اسکی حالت دیکھ کر بے حد لطف آرہا تھا۔ حیران وہ اس بات پر تھی کہ سلیم نواز کو اپنی اندرونی کیفیات تک کو مخفی رکھنا نہیں آتا تھا لیکن جو بھی تھا اسکے لیے بہت بہتر تھا اور فائدہ مند بھی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کھانے میں بے ترتیبی و تیزی کے باعث سلیم نواز کے گلے میں پھندا لگ گیا۔ شینا نے جلدی سے اُٹھ کر گلاس میں ڈرنک ڈال کر سلیم کے آگے یوں رکھی کہ اسکا بالائی جسم ایک جانب سے سلیم نواز کے بازو کے ساتھ رگڑ کھا کر رہ گیا۔ سلیم نواز کے جسم نے اس لمس کو شدت سے محسوس کیا، اس نے تھوک نگلتے ہوئے جونہی

URDU NOVEL BANK

شینا کا چہرہ دیکھا اسے وہاں کوئی غیر معمولی بات نظر نہ آئی۔ اسکا سارا جسم ٹھنڈے پسینے میں نہا گیا۔ اب اسے خود پر غصہ آنے لگا تھا۔ بالآخر اس نے ہر فضول سوچ کو ذہن سے رفع کرتے ہوئے اپنا سارا دھیان کھانے کی طرف مبذول کرلیا اور خوب ڈٹ کر کھایا، اسے بہت مزہ آرہا تھا۔ شینا اپنے سامنے دھرے کافی کے مگ پر انگلیاں پھیرتی ہوئی مسلسل سلیم کا چہرہ دیکھ رہی تھی۔

"تم بھی کھاؤ نا شینا۔۔۔ تم تو کچھ بھی نہیں کھا رہیں۔"

سلیم کو اچانک خیال آیا تھا شینا کچھ بھی نہیں کھا رہی۔

"تم کھا رہے ہو نا تو یونہی سمجھو کہ پیٹ میرا بھر رہا ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شینا نے مسکراتے ہوئے کہا تو سلیم کو اس کی محبت پر رشک سا ہوا۔

"!!خوب اچھی طرح کھاؤ میری جان، آج تمہیں پیٹ بھر کر کھانا چاہیے۔۔"

شینا نے کھوئے ہوئے انداز میں ذو معنی جملہ کہا تو سلیم نواز اسکے انداز پر چونک گیا اور نا سمجھی سے اسے دیکھا۔

"کیا مطلب؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مطلب یہ کہ میں تمہیں سیر کروانا چاہتی ہوں خوبصورت جگہوں کی۔۔آج ہم خوب"
"گھومیں پھریں گے۔۔

سلیم نواز نے گہرا سانس چھوڑا اور مسکراتے ہوئے نفی میں سر ہلایا۔۔۔ شینا کی باتیں اکثر ایسی ہی ہوتی تھیں، عجیب سی۔۔۔ مفہوم سے ناآشنا۔۔۔کم سے کم سلیم نواز کے لیے تو ایسی ہی تھیں شینا کی باتیں۔۔۔

تم بھی نا شینا۔۔ بالکل بچوں جیسی باتیں کرتی ہو، کون کہہ سکتا ہے کہ تم بڑی ہوگئی"
"ہو؟

جی نہیں،میری باتیں بڑوں جیسی ہی ہوتی ہیں مگر وہ علیحدہ بات ہے کہ تمہیں سمجھ"
"نہیں آتیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شینا نے معنی خیز لہجے میں کہا تو اس بار سلیم کچھ نہ بولا۔ اسے چاکلیٹ براؤنی کے ساتھ آئس کریم شیک کا بہت مزہ آرہا تھا۔شینا مسکرا کر اٹھی اور ایکسکیوز کرتے ہوئے ڈائننگ روم سے باہر چلی گئی۔

کھانا کھا کر اس نے بھرپور انگڑائی لی اور میز سے اُٹھ کھڑا ہوا۔ شینا ناجانے کہاں گم گئی تھی۔ اس نے گھڑی پر نظر ڈالی تو ایک بجنے والا تھا اسے حیرت ہوئی اتنا وقت گزر گیا

URDU NOVEL BANK

اورپتہ ہی نہ چل سکا۔ وہ شینا کو تلاش کرتے ہوئے راہداری کی جانب بڑھا، ایک دو بار آواز دے کر اسے پکارا بھی دی مگر شینا نے کوئی جواب نہ دیا۔

"اتنے بڑے گھر میں کوئی اکیلا کیسے رہ سکتا ہے؟"

اس نے خود کلامی کرتے ہوئے بائیں جانب ایک کمرے کا دروازہ کھولا لیکن سامنے کا منظر دیکھ کر وہ ششدر رہ گیا۔

©®©®©®©®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شی اِز سو کیوٹ، ہے نا؟"

قدر کو اپنے قریب ارسلان کی آواز سنائی دی تو اس نے چونک کر اسے دیکھا۔

"یعنی؟"

قدر نے کندھے اچکائے۔

"!!کومل کی بات کر رہا ہوں۔۔۔"

ارسلان نے کومل کے صبیح چہرے پر نظریں جماتے ہوئے کہا۔

URDU NOVEL BANK

"ہاں مگر تمہیں کیسے پتہ چلا کہ میں اسے دیکھ رہی تھی---؟"

قدر کو حیرت ہوئی۔

"اب تو اسے ہوا بھی چھو کر گزرے گی تو مجھے پتہ چل جائے گا، یہ تو پھر تمہاری نظر تھی قدر--!!"

ارسلان کی بات پر قدر نے اسے عجیب نگاہوں سے دیکھا--

"آر یُو کریزی؟ وہ ایک گھریلو لڑکی ہے سمجھے تم؟ تمہارے ٹائپ کی نہیں ہے---!!"

قدر نے اسے جتایا تو ارسلان نے مسکراتے ہوئے اسے دیکھا اور پھر ایک گہری نظر کومل پر ڈالی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یُو نو اسی لیے تو اس نے مجھ جیسے سرپھرے کو متوجہ کیا ہے---" ارسلان مسکرایا، "واٹ ---اس میں کچھ ہے---کچھ تو ہے---کچھ ایسا جو مجھے ٹچ کرتا ہے قدر---

قدر کو ارسلان کی ایسی باتوں پر شدید غصہ آ رہا تھا۔

"تم پاگل ہو--!!"

"آئی نو---!!"

ارسلان نے مکمل اعتماد سے کہا تو قدر سر جھٹک کر کومل کے پاس چلی آئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بور ہو رہی ہو گی نا تم؟"

قدر نے بے تکلفی سے اسکے قریب بیٹھتے ہوئے پوچھا تو کومل کو بہت اچھا لگا۔ وہ دور سے ارسلان اور قدر کو باتیں کرتا دیکھ چکی تھی۔ اسے وہ دونوں ساتھ میں بہت اچھے لگے تھے۔

"نہیں میں ٹھیک ہوں۔۔"

کومل نے جواباً مسکرا کر کہا تو قدر نے ایک نظر اسے دیکھا۔

ڈرنے یا گھبرانے کی ضرورت نہیں ہے آئی کین انڈرسٹینڈ یہ "بزرگوں" والا ماحول"

"برداشت کرنا ذرا مشکل ہوتا ہے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل خاموش رہی۔ اسکے دل کا حال قدر سے قدرے مختلف تھا۔ اس پر آج وہ در وا ہوئے تھے جن کی وہ ناجانے کب سے متلاشی تھی۔

"!!آؤ کھانا کھاتے ہیں۔۔"

کھانا چنا جا چکا تھا۔ قدر نے اس جانب اشارہ کرتے ہوئے کہا تو کومل بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوئی ۔

"نہیں! میرے خیال سے مجھے اب گھر جانا چاہیے، کافی دیر ہو گئی ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ارے نہیں ۔۔کھانا کھائے بغیر تم نہیں جا سکتیں۔۔"

"!!مگر میں سچ کہہ رہی ہوں مجھے تو بھوک بھی نہیں۔۔۔"

"پھر بھی کھانا تو کھانا ہی پڑے گا یہ زیتون خالہ کا حکم ہے۔۔"

کومل اسکے انداز پر مسکرا دی۔ اسکا دل چاہا کاش قدر کی اور اسکی دوستی ہو جاۓ۔

"کیا تم میری دوست بنو گی؟"

اگلے ہی لمحے قدر نے کومل کی جانب ہاتھ بڑھایا تو کومل کی آنکھیں حیرت سے پھیل گئیں۔

"کیا ہوا؟ تمہیں اچھی نہیں لگی میری دوستی کی آفر؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

قدر نے چونک کر اس سے استفسار کیا تو کومل نے جلدی سے نفی میں سر ہلاتے ہوئے اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔

"نہیں! نہیں! دراصل مجھے یقین نہیں آیا تھا۔۔۔"

کومل خود کو سچ بولنے سے روک نہ سکی۔ قدر نے اسکی بات فوراً پکڑ لی۔

"لیکن کیوں؟ میرا مطلب کس بات کا یقین نہیں آیا؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے سٹپٹاتے ہوئے اسکا چہرہ دیکھا، وہ بیچاری خود کہہ کے پھنس گئی تھی۔ اب اسے سمجھ نہیں آرہا تھا کہ قدر کی بات کا کیا جواب دے۔

"ارے قدر! آپ اب تک یہاں ہیں؟ کومل کو لے کر آئیے اس طرف۔۔۔کھانا ٹھنڈا ہوجائے گا"

زیتون خالہ نے قدر اور کومل کو پکارا تو قدر انکی جانب متوجہ ہو گئی اور کومل نے ایک گہری سانس لی، دونوں اس طرف چلی آئیں۔

"مگر زیتون خالہ کومل تو کہہ رہی ہے وہ کچھ بھی نہیں کھائے گی۔۔"

"نہیں بیٹا ایسا نہیں کہتے، چلیں آئیں شاباش ہم سب مل کر کھانا کھائیں گے۔۔۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کومل بنا کچھ کہے قدر اور زیتون بیگم کے ساتھ دسترخوان پر بیٹھ گئی۔ وہاں شائستہ بی بی کھانا تناول فرما رہی تھیں۔ کومل کو انہیں دیکھ کر اپنے دل کی دھڑکن تیز ہوتی محسوس ہوئی۔

"کم آن یار کومل! اب ہم فرینڈز ہیں ڈونٹ بی دِس مچ فارمل۔۔۔ اب کیا میں تمہاری امی بن کر کھانا بھی خود سرو کروں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے کومل کو بت بنے بیٹھے دیکھا تو جھنجھلاتے ہوئے کہا، کومل نے ہڑبڑاتے ہوئے ارد گرد دیکھا، وہ بے حد شرم محسوس کر رہی تھی بغیر کسی وجہ کے۔۔۔مگر صد شکر کہ کوئی بھی اس جانب متوجہ نہیں تھاسب کھانے میں مشغول تھے۔۔۔

"میں لے رہی ہوں۔۔"

کومل نے کانپتے ہاتھوں سے پلیٹ میں چاول ڈالنے شروع کیے۔ زیتون بیگم، شائستہ بی بی کے اشارے پر سالن کا ڈونگا کومل کی جانب بڑھاتے ہوئے بولیں۔

کومل آپکو شرمانے کی یا جھجھک محسوس کرنے کی قطعی ضرورت نہیں یہاں سب اپنے"

"ہیں گڑیا۔۔۔ بالکل پرسکون ہو کر کھانا کھائیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اتنی نرمی اور شفقت سے بولیں کہ اسکی آنکھیں بھر آئیں۔ اس نے سالن کا ڈونگا مضبوطی سے پکڑتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی۔ اس کے بعد کم سے کم اتنا ضرور ہوا کہ اس نے سب کے ساتھ آرام سے بیٹھ کر کھانا کھا لیا تھا، یہ علیحدہ بات کہ اس تمام عرصہ اسے یونہی محسوس ہوتا رہا جیسے سب کھانا چھوڑ کر اسے گھور رہے ہیں۔ یہ وہم تھا یا احساسِ کمتری۔۔۔کومل اس بات سے بالکل ناآشنا تھی۔ وہ قدر کی طرح پراعتماد انداز

URDU NOVEL BANK

میں سب کے ساتھ کھانا تناول کرنا چاہتی تھی لیکن وہ جانتی تھی وہ ایسا نہیں کر پائے گی۔

بعض بچیاں بہت سادہ مزاج ہوتی ہیں، ایک فطری جھجھک اور حیا ہمہ وقت انکے وجود" "کا احاطہ کیے رکھتی ہے--

کومل خود کو جس قدر عجیب محسوس کر رہی تھی شائستہ بی بی کے اس ایک چھوٹے سے جملے نے اسکا اتنا مثبت رُخ پیش کیا کہ کومل کا اعتماد بحال ہونا شروع ہوگیا۔ اس نے تشکرانہ انداز میں شائستہ بی بی کی جانب دیکھا، وہ بھی مسکرا دیں۔

زیتون بیگم نے خود کو انکا ہم خیال ظاہر کیا۔ وہ بھی کومل کو مسکرا کر گہری نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں۔ قدر کے چہرے کی چمک اس دن پہلی بار ماند پڑی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے کومل سے حسد محسوس ہوا---

آنٹی یہ امی نے دیئے تھے، آپکے نئے مکان میں شفٹ ہونے کی خوشی میں---وہ طبع" "ناسازی کے باعث خود نہیں آسکیں--ورنہ وہ خود مبارکباد دینا چاہتی تھیں۔

کومل نے جانے سے پہلے ایک ہزار کا نوٹ زیتون بیگم کو تھماتے ہوئے کہا----- مگر انہوں نے نا صرف انکار کیا بلکہ کافی برا بھی محسوس کیا۔ کومل کے بے حد اصرار کے

URDU NOVEL BANK

باوجود انہوں نے اس سے وہ پیسے نہ لیے۔۔۔بالآخر کومل کو یونہی گھر واپس آنا پڑا۔ قدر ناجانے کہاں چلی گئی تھی، وہ اس سے نہیں ملی تھی۔۔۔ گھر آنے پر امی سے خوب ڈانٹ پڑی۔ ان کے خیال کے مطابق کومل نے زیتون بیگم کے رسمی انکار پر دوبارہ جان بوجھ کر انہیں پیسے نہیں دیئے تھے۔ کومل جانتی تھی امی اسکی بات کا یقین نہیں کریں گی اور ایسا ہی ہوا۔۔۔

©®©®©®©®

فون کی گھنٹی بہت دیر سے بج رہی تھی۔ احتشام تولیے سے گیلے بال رگڑتا ہوا جب کمرے میں آیا تب تک فون بند ہو چکا تھا۔ اس نے جلدی سے آگے بڑھ کر موبائل اُٹھایا تو ایک بار پھر کال آنے لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہیلو۔۔؟"

"شانی میں سعدیہ بات کر رہی ہوں۔"

"ہاں سعدیہ کیا ہوا؟ سب خیریت؟ تم کہاں سے بات کر رہی ہو اور یہ نمبر کس کا ہے؟"

سعدیہ آپی کا ستا ہوا لہجہ احتشام کو فکر میں مبتلا کر گیا۔

URDU NOVEL BANK

"میں اسپتال کے پی سی او سے بات کر رہی ہوں۔۔ امی۔۔۔"

"امی۔۔۔؟ کیا ہوا امی کو؟"

احتشام نے سعدیہ آپی کی بات کاٹ کر تیزی سے پوچھا۔

"امی کو دل کا دورہ پڑا ہے شانی، آکر انہیں دیکھ جاؤ۔۔۔ویسے تم اس قابل تو نہیں مگر وہ ہر وقت تمہیں یاد کرتی رہتی ہیں۔۔روتی رہتی ہیں۔۔"

سعدیہ کا لہجہ تلخ ہو رہا تھا، اس نے فوراً فون بند کر دیا۔ احتشام ہیلو ہیلو ہی کرتا رہ گیا۔

اس نے جلدی سے اپنا لباس تبدیل کیا اور بھاگم بھاگ اسپتال کی جانب دوڑا۔ پوچھتے پاچھتے وہ ایمرجنسی وارڈ تک پہنچا، پہلے ہی بیڈ پر امی دراز تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!امی۔۔۔"

احتشام کی آنکھیں بھر آئیں۔وہ تیزی سے انکے پاس آیا، امی نے احتشام کی آواز سنتے ہی آنکھیں کھول دیں اور اسے دیکھ کر اونچی آواز میں رونا شروع کر دیا۔ سب لوگ پلٹ کر اس جانب دیکھنے لگے۔

"امی جی کیا ہوا آپکو۔۔۔خدا کے لیے چپ کر جائیں امی، کہیں آپکی طبیعت نہ بگڑ جائے ذیادہ۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے گھبرائے ہوئے انداز میں انکا ہاتھ تھام کر کہا مگر انہوں نے اردگرد کی پرواہ کیے بغیر اسکا ہاتھ جھٹک کر اسے پیچھے دھکیل دیا۔

"ہاتھ مت لگا مجھے بے غیرت! تو میری اولاد ہی نہیں ہے، دفع دور ہو جا میری نظروں کے سامنے سے۔۔۔ سعدیہ اسے کہہ دو یہاں سے دفع ہو جائے ورنہ میں کچھ کر بیٹھوں گی آج۔۔!!"

سعدیہ آپی انکے سرہانے کھڑی سسکتی رہیں۔ سب لوگوں کی نظریں اسے بھی خائف کر رہی تھیں۔ احتشام نے بے بسی سے سعدیہ آپی کی جانب دیکھا مگر انہوں نے تنفر سے اپنا رُخ موڑ لیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حیرت و بے یقینی کی زیادتی کے باعث سلیم نواز یہ تک بھول گیا کہ اس موقع پر اسے غصہ کرنا تھا، حیران نہیں ہونا تھا کیونکہ وہ ایک مشرقی مرد تھا، غیرت مند مشرقی مرد۔۔۔ اپنے عین سامنے شینا کی ایک جوان مرد کے ساتھ بے حد نامناسب لباس میں دیوار گیر تصویر دیکھ کر اسکے اندر جوار بھاٹا سا پھوٹ پڑا۔ کاش یہ منظر اسکی آنکھیں کبھی نا دیکھتیں، سلیم نواز کا اس وقت شدت سے جی چاہا تھا۔ تصویر میں مسکراتے دونوں

URDU NOVEL BANK

نفوس کے درمیان گہری قربت سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ وہ دونوں ایک دوسرے کے کس قدر قریب ہیں۔

سلیم نواز کی تو گویا دنیا ہی لُٹ گئی تھی آج۔ شینا کے ساتھ چپکے ہوئے اس مرد کی گہری مسکراہٹ سلیم نواز کی مردانگی کو کھلم کھلا للکار رہی تھی، کم سے کم اسے تو یونہی محسوس ہوا۔۔۔ سلیم نے غم و غصے سے اپنا رُخ پھیر لیا لیکن یہاں ایک اور قیامت اسکی منتظر کھڑی تھی۔ یہ ایک ماسٹر سائز کا بیڈ روم تھا۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی ایک دیوار گیر تصویر تھی، جس میں کیمرے کی آنکھ نے بے حد مشاقی سے ایک دلفریب منظر کو عکس بند کیا تھا۔ یہ علیحدہ بات تھی کہ سلیم نواز کے دل پر اس منظر سے چھُریاں چل گئی تھیں۔ ایک کونے میں ایئر کنڈیشنر تھا اور اسکے دائیں جانب ڈریسنگ روم سے ملحقہ دیوار کو چھوٹی بڑی بے شمار تصاویر سے سجایا گیا تھا۔ سجاوٹ میں ترتیب کا خاص خیال رکھا گیا تھا اور یہی چیز سجانے والے کے ہنر کو ظاہر کر رہی تھی۔ سلیم نواز ایک ٹرانس کی کیفیت میں چلتا ہوا اس دیوار کے پاس آیا۔۔۔ یوں جیسے کسی مسافر سے اسکا سارا مال و اسباب چھین کر اسے سفر کرنے کے لیے چھوڑ دیا گیا ہو۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کی نگاہیں ایک تواتر سے تصاویر پر پھسل رہی تھیں اور اسی حساب سے اسکی آنکھوں میں پانی بھرتا جا رہا تھا۔۔۔ عروسی جوڑے میں ملبوس شینا کسی ریاست کی ملکہ سے کم ہرگز نہ لگ رہی تھی اور اسکے برابر بیٹھا وہ جوان، پراعتماد، بے حد خوش مرد، دولہا کم شہزادہ زیادہ لگ رہا تھا۔ وہ دونوں ہر لحاظ سے ایک دوسرے کے ساتھ سج رہے تھے، ایک پرفیکٹ کپل۔۔۔۔دیوار پر لگی ہر تصویر اس چیز کا منہ بولتا ثبوت تھی۔

تو پھر سلیم نواز کہاں تھا؟ وہ تو کہیں نہیں تھا بلکہ کبھی تھا ہی نہیں۔۔۔

گرم گرم آنسو اسکے بچوں جیسے گالوں پر لڑھک آئے۔۔۔ وہ اس لمحے اس قدر دلبرداشتہ تھا کہ یہ تک بھول گیا کہ مرد روتے نہیں ہیں، خالص مشرقی مرد۔۔۔۔ وہ اپنی آنکھیں بند کر لینا چاہتا تھا، اسکا بس چلتا تو کبھی وہ ان تصاویر کو دیکھتا تک نہیں مگر دیکھ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

روتے ہوئے ایک ایک تصویر کو کتنی کتنی بار دیکھ رہا تھا۔

"میرے شہزادہ سلیم۔۔۔ تم مجھے، اپنی شینا کو تنہا چھوڑ کر یہاں کیوں چلے آئے؟"

شینا کی سرسراتی ہوئی آواز پر سلیم نواز کا دماغ گھوم گیا۔ اس نے غصے سے پلٹ کر شینا کو دیکھا لیکن وہیں ساکت رہ گیا۔

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

امی خدا کے لیے خاموش ہو جائیں یہاں تماشا لگانے کا کیا مقصد ہے بھلا؟ اوپر سے"
"آپکی طبیعت بھی ٹھیک نہیں ہے کیا اپ مزید بیمار ہونا چاہتی ہیں؟
احتشام نے لوگوں کی نگاہوں سے سبکی محسوس کرتے ہوئے قدرے نیچی آواز میں امی کو سمجھانا چاہا مگر اسکی امی بجائے سمجھنے یا خاموش ہونے کے الٹا مزید طیش میں آگئیں۔
میں لگا رہی ہوں تماشا؟ ارے نامراد جہاں تیری جیسی بے فیض اولاد ہو وہاں بیماری"
کیسے نہ آئے؟ میں کہتی ہوں چلا جا یہاں سے،کیا لینے آیا ہے تو یہاں؟ میں جانتی ہوں تو یہ دیکھنے آیا ہے کہ ماں مر گئی یا نہیں--- تاکہ تو اس کمبخت ماری کے ساتھ مل کر کوئی نیا گُل کھلا سکے---مگر میں بھی کہے دیتی ہوں، جب تک زندہ ہوں وہ منحوس لڑکی اس گھر میں نہیں آئے گی سمجھا تو---"!!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بولتے بولتے انکا سانس پھولنے لگا تھا۔ لوگوں کی ترحم بھری نگاہیں انہی پر جمی ہوئی تھیں۔ احتشآم لب بھینچ کر امی کو دیکھتا رہا اور پھر اچانک اُٹھ کھڑا ہوا۔ سعدیہ آپی نے امی کی جانب ذرا کی ذرا نگاہ کی،امی نے بھی انہیں ترچھی نگاہ سے دیکھا مگر جو رد عمل

URDU NOVEL BANK

احتشام نے امی کی جذباتیت کے جواب میں دیا وہ ان دونوں ماں بیٹی کی توقع کے برعکس تھا۔۔

"ٹھیک ہے امی۔۔ میں ہی بے فیض اولاد ہوں، آپکی بیماری کی وجہ بھی میں ہی ہوں تو مجھے ہی اس دنیا سے چلے جانا چاہیے، نا میں رہوں گا نا یہ سارے مسئلے ہوں گے۔۔۔"

احتشام نے پست آواز میں کہا تو امی چلا اُٹھیں۔

"میں سب جانتی ہوں، یہ ماں کو ستانے کے طریقے ہیں تیرے۔۔۔! ہائے شانی تُو تو میرا سیدھا سادا بچہ تھا، یہ سب اسی چنڈال کا سکھایا ہوا ہے، تُو ایسا نہیں تھا، ہائے اللہ میں مر کیوں نا گئی یہ دن دیکھنے سے پہلے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے ان کی بات کاٹ دی۔

"نہیں امی آپکو یہ تردد کرنے کی کوئی ضرورت نہیں میں ہی کسی ٹرک کے نیچے آکر مر جاتا ہوں۔۔۔کیا ہو جائے گا ذیادہ سے ذیادہ، اس معصوم لڑکی کے ارمانوں کا خون ہو جائے گا نا یا وہ بھی خودکشی کر لے گی۔۔ لیکن آپ سب کو تو سکون مل جائے گا کم سے کم۔۔۔" احتشام نے جذباتی انداز میں کہتے ہوئے دروازے کی جانب قدم بڑھائے اور پھر اچانک واپس پلٹا، ستے ہوئے چہرے کے ساتھ امی کے قدموں پر اپنے دونوں ہاتھ

URDU NOVEL BANK

رکھے۔۔امی رونا دھونا بھول بھال، دم بخود ہو کر اسے دیکھ رہی تھیں۔۔"مجھے معاف کر دیجئے گا امی، میں شاید اب کبھی آپ سے نہ مل سکوں۔۔پلیز امی ۔۔۔"

پھر وہ دانستہ بات ادھوری چھوڑ کر تیزی سے پلٹ گیا۔ سعدیہ آپی نے حواس باختہ ہوکر امی کا چہرہ دیکھا۔

"ہائے میرے اللہ۔۔۔ یہ لڑکا کیا کرنے جا رہا ہے؟ ائے کوئی روکو میرے لڑکے کو۔۔۔ ہائے میرا شانی۔۔۔ہائے ماں صدقے۔۔۔ شانی میرا بچہ واپس آجا۔۔۔ماں مر جائے گی تیرے بغیر۔۔"

احتشام صحیح معنوں میں ان کے چھکے چھڑا کر گیا تھا۔ پورا ایمرجنسی وارڈ امی کی بلند و بالا آہ و زاری سے گونج رہا تھا۔ مریض بے چارے الگ پریشان ہو رہے تھے۔ ان کی عیادت کو آئے لوگ مزے لے کر یہ سب تماشا دیکھ رہے تھے۔۔۔ کچھ بھی ہو یہ تماشا ان بیزار چہروں سے کئی درجے بہتر تھا، جن کی وہ وہاں عیادت کرنے آئے تھے۔۔۔ بالآخر وارڈ بوائے اور ایک نرس کو وہاں آکر انہیں سختی سے چپ کروانا پڑا۔۔۔ لیکن احتشام کی امی بار بار اسکو یاد کرکے شور کرنے لگتی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مائنر اٹیک ہونے کی وجہ سے انہیں دو تین گھنٹوں میں ہی ڈسچارج کر دیا گیا تھا۔ گھر آتے ہی احتشام کی ڈھنڈیا مچ گئی۔اسکے ابو نے ورکشاپ کے کاریگروں کو احتشام کے ممکنہ مقامات کی جانب دوڑایا کیونکہ جب تک اسکی ماں اسے دیکھ نہ لیتی کسی کو سکون نہیں آنا تھا۔

احتشام جانتا تھا، وہ لوگ جلد اس تک پہنچ جائیں گے اس لیے اس نے اپنے بزنس پارٹنر جو کہ اسکا دوست بھی تھا، اسکے ساتھ مل کر تمام منصوبہ ترتیب دیا۔ کومل کو پانے کا ایک نادر موقع اگر قدرت نے دے ہی دیا تھا تو وہ اسے گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

احتشام جس قسم کے ماحول میں پلا بڑھا تھا اس نے اپنی والدہ کو ذیادہ تر جھگڑتے ہی دیکھا تھا۔ وہ بہت چھوٹا تھا جب اس نے یہ رنگ ڈھنگ دیکھ لیے تھے کہ کیسے کسی کو شیشے میں اتارا جاتاہےاور اسکا سہرا ظاہری سی بات ہے اسکی ماں کو ہی جاتا تھا۔ وہ جذباتی وار کر کر کے اسکے ابو کو احتشام کی دادی یعنی اپنی ساس کے خلاف ورغلایا کرتی تھیں اور پھر وہ انکی وجہ اپنی امی سے لڑتے تھے۔ بچوں کے سامنے بھی وہ اپنے "کھیل تماشوں" میں کوئی احتیاط نہیں کرتی تھیں کیونکہ ان کے نزدیک "بچے تو بچے ہوتے ہیں انکو بھلا ایسی باتوں کی کیا سمجھ--؟" یہ سائنس کافی تھی۔ ویسے بھی ان

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کے پاس اتنا وقت نہیں ہوتا تھا کہ وہ چائلڈ پرائیویسی کے سنہری اصولوں پر غور کرتیں۔۔۔ یہی وجہ تھی کہ سعدیہ آپی بھی انکے نقش قدم پر چلنے لگی تھیں اور اکتیس سال کی ہو جانے کے باوجود ابھی تک انکا گھر نہیں بس سکا تھا۔۔۔ احتشام اس لیے بچ گیا تھا کیونکہ وہ لڑکا تھا ، اسکا ذیادہ وقت باہر گزرتا تھا۔ اس نے بہت کم عمر میں ہی دنیا کی ہر چیز دیکھ لی تھی۔۔۔

اسکے دوست اسے استاد کہتے تھے کیونکہ وہ واقعی استاد تھا۔ اس کے بارے میں یہ بات مشہور تھی کہ وہ کسی بھی راہ چلتی عورت یہاں تک کہ برقع میں چھپی عورت کو بھی دیکھ کر بتا سکتا تھا کہ وہ کس کردار کی حامل ہے۔۔۔ اسی لیے اس نے کومل کا انتخاب کیا تھا اور یہی نہیں بلکہ وہ ہر چیز میں ماہر تھا، خواہ وہ فیشن ہو یا بدمعاشی۔۔ اسکا سکہ ہر جگہ چل جاتا تھا۔۔۔بس ایک چیز جس سے اسے شدید نفرت تھی،وہ تھا دھوکہ۔۔۔وہ کسی دھوکے کو برداشت کر سکتا تھا نا دھوکے باز کو۔۔ اسکی ڈکشنری میں دھوکے باز کے لیے معافی کا کوئی لفظ درج نہیں تھا۔۔۔ لیکن جس قدر باہر سے سخت تھا اندر سے احتشام اتنا ہی نرم دل تھا۔۔۔وہ صحیح معنوں میں یاروں کا یار تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہر کسی کی مدد کو تیار رہتا، ہر دوست کے لیے اپنی جان تک حاضر کردیتا تھا۔ بلاشبہ، وہ ایک بے حد مضبوط اعصاب کا حامل لڑکا تھا۔

یہی وجہ تھی کہ وہ اپنی ماں کی جذباتیت کا شکار ہونے سے بچ گیا اور انکی بازی ان پر ہی اُلٹ دی۔ وہ انکو بتانا چاہتا تھا کہ وہ انہی کا بیٹا ہے۔

موت اور زندگی اللہ کے ہاتھ میں ہے، جب آنی ہے تب بغیر اطلاع کے ہی آنی ہے۔ احتشام نے اپنے باپ کو کئی بار اس دھمکی سے متاثر ہو کر اپنی ماں کی ناجائز باتیں مانتے دیکھا تھا کہ اگر انہوں نے انکی بات نہ مانی تو وہ خود کشی کر لیں گی یا خود کو نقصان پہنچائیں گی۔۔۔ لیکن اب وہ اچھی طرح سمجھ گیا تھا کہ جان دینا کوئی آسان کام نہیں لہذا اسکی ماں کی کوئی بات اسکے دل کو دہلا نہ سکی۔۔ ہاں مگر اس نے ضرور چند منٹوں میں ان کا دل دہلا دیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اوئے شانی ۔۔۔۔تیری بات سولہ آنے سچ نکلی۔۔۔واقعی تیرے گھر والے فلیٹ کے باہر کھڑے ہیں۔۔"

جمشید نے کمرے میں آکر احتشام کو اطلاع دی تو وہ مسکرا دیا۔۔۔

"!!اب آئے گا مزہ۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

باہر دروازے پر دستک ہوئی تھی۔

"!!تو جلدی سے لیٹ جا میں انکو اندر لے کر آتا ہوں۔۔۔ریڈی باس۔۔۔"

وہ چٹکی بجا کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ احتشام نے جلدی سے اپنی پوزیشن سنبھال لی۔

"کہاں ہے میرا احتشام؟"

امی کی اونچی آواز ساری بلڈنگ کو انکی آمد کا پتہ دے رہی تھی۔ جیسے ہی اسکی امی ہانپتی کانپتی اندر آئیں، سامنے سنگل بیڈ پر سفید پٹیوں میں لپٹے احتشام کو لیٹے دیکھ کر حسب توقع دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں۔۔۔

"ہائے ماں صدقے، یہ کیا ہو گیا تجھے شانی؟ یہ کیا کر لیا تو نے اپنے ساتھ؟ ہائے میرا

"!!بچہ۔۔۔ ماں کیوں نا مر گئی یہ دیکھنے سے پہلے۔۔۔ ہائے میری کالی زبان۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی دیوانہ وار اس کی جانب دوڑیں مگر اس سے پہلے کہ وہ اس پر حملہ آور ہوتیں، جمشید نے بیچ بچاؤ کروایا۔

"ارے ماں جی، یہ کیا کر رہی ہیں آپ۔۔؟ شانی کے زخم کچے ہیں ابھی، آپکو بہت

"!!حوصلے اور ہمت سے کام لینا ہوگا۔۔

"ائے ہٹو سامنے سے مجھے اپنے جگر کے ٹکڑے کو دیکھ تو لینے دو ایک بار۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جمشید نے احتشام کے ابو کی جانب ملتجیانہ انداز میں دیکھ کر اشارہ کیا۔

"انکل پلیز۔۔۔"

اری نیک بخت، تم یہاں بیٹھو اور اللہ کا شکر ادا کرو کہ تمہارا بیٹا صحیح سلامت ہے۔"

"کوئی نیکی کام آگئی جو ہم کسی بڑی مصیبت سے بچ گئے۔۔۔

"امی۔۔۔"

اچانک احتشام کے کراہنے کی آواز آئی۔ احتشام کے والدین تڑپ کر اسکی جانب دیکھنے لگے۔

"بس جب بھی ذرا ہوش میں آتا ہے یونہی آپکا نام پکارنے لگتا ہے۔۔"

جمشید نے مسکین سی شکل بنا کر کہا تو احتشام کی امی اپنا دوپٹہ منہ پر رکھ کر رونے لگیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!امی۔۔۔!! ابو۔۔۔"

پچھلی بار وہ ابو کا نام لینا بھول گیا تھا۔

"امی قربان جائے۔۔۔میں یہاں ہوں شانی۔۔ میرے بچے میں۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

امی نے تڑپ کر اٹھتے ہوئے اسکی جانب قدم بڑھائے۔۔۔ جمشید بھی اُٹھ کر کھڑا ہو گیا۔ اسکا جی چاہ رہا تھا احتشام پر لاتوں اور مکوں کی برسات کردے۔۔۔۔ کہاں پھنسا دیا تھا اس نے اسے۔

"انکل میرے خیال میں آپ لوگ احتشام کو گھر لے جائیے یہاں اسکی دیکھ بال کرنے والا کوئی نہیں ہے۔۔۔ گھر میں رہ کر جلدی ٹھیک ہو جائے گا۔۔"

"تو کیا یہاں رہنے دوں گی میں اپنے بیٹے کو؟ کبھی بھی نہیں۔۔۔بہت ہو گیا بچپنا، اب میں کسی کی ایک نہیں سنوں گی۔۔۔ہاں بس کہہ دیا ہے میں نے!!"

امی نے قطعیت بھرے لہجے میں کہا۔ جمشید نے خوشی سے پھولے نہ سماتے ہوئے احتشام کے پاس جا کر اس کو پکارا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شانی!۔۔۔دیکھو تمہارے امی ابو تمہیں گھر لے جانے آئے ہیں۔۔اب تم بالکل ٹھیک ہو جاؤ گے، اُٹھو شانی آنکھیں کھولو۔۔۔یہ دیکھو!!"

احتشام نے نیم وا نگاہوں سے اپنی امی کا آنسوؤں سے تر چہرہ دیکھا اور انکے پیچھے کھڑے ابو کی پریشان سی صورت دیکھی۔۔۔۔ یعنی لوہا گرم تھا بس چوٹ لگانا باقی تھی۔

URDU NOVEL BANK

"نہیں۔۔۔ مم۔ میں نہیں جج۔ جاؤں گا۔۔اس گھ۔گھر میں میرے لیے کوئی جگہ
"نہیں۔۔۔کوئی جگہ نہیں۔۔۔ مم۔۔۔مجھے یہاں مر لینے دو سکون سے۔۔۔
احتشام کی اداکاری پر حقیقت کا گمان ہوتا تھا۔ جمشید نے اسے دزدیدہ نگاہوں سے گھورا،
"!!جیسے کہہ رہا ہو، "تو بیٹا مل مجھے ذرا بعد میں۔۔۔
جمشید کی گھبرائی صورت والی آنکھوں میں دھمکی دیکھ کر احتشام کو ہنسی تو بہت آئی مگر
اس نے جلدی سے اپنی آنکھیں بند کرلیں۔
نہیں بیٹا ایسا نہیں کہتے، اپنے ماں باپ سے ناراض نہیں ہوتے۔۔ تم چلو تو سہی سب"
"ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔ میں کہہ رہی ہوں نا
امی نے محبت بھرے لہجے میں اسے منانے کی کوشش کی۔
ابے سالو، دوازہ باہر کا چوپٹ کھلا چھوڑ کر اندر گھسے ہوئے ہو دونوں۔۔؟ یہ فلیٹ تم"
"دونوں کے باپ کا ہے کیا؟
عرفان کی غیر متوقع آمد اور زوردار آواز پر یکدم سناٹا چھا گیا۔۔ احتشام کی آنکھیں پوری کی
پوری کھل گئیں اور جمشید، اسکا تو پوچھو مت۔۔۔بس نیچے گرنے کی کسر رہ گئی تھی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ورنہ اندر سے تو وہ کب کا غش کھاچکا تھا۔۔۔ باہر سے کھڑ پٹر کی آوازیں آئیں، جیسے برتنوں میں کچھ ڈالا جا رہا ہو۔

عاشق بنایاا۔۔۔عاشق بنایاا۔۔۔عاشق بنایاااااا آپ نے۔۔۔اوئے منحوس جمشید"

"کہاں مرا ہوا ہے تو۔۔۔؟ خیر مجھے کیا شانی یار دیکھ کیا مست۔۔۔۔

اسکی اینٹرنس کو شدید قسم کا دھچکا لگا، احتشام کے امی ابو کو دیکھ کر وہ وہیں بُت بن گیا۔ جمشید نے دل ہی دل میں لاحول پڑھ لی تھی، اب وہ ملتجیانہ نگاہوں سے عرفان کی طرف دیکھ رہا تھا اللہ کرے وہ رنگ میں بھنگ نہ ڈالے۔۔۔ ایک تو پہلے ہی اس سے صورتحال سنبھالی نہیں جا رہی تھی اس پر مزید یہ عرفان کی اچانک آمد۔۔۔ وہ بے حد حواس باختہ ہو رہا تھا۔ اب صورتحال یہ تھی کہ عرفان احتشام کے والدین کو اور وہ دونوں بلکہ چاروں عرفان کو دیکھ رہے تھے۔ اچانک عرفان کی گردن گھومی اور بیڈ پر لیٹے "دی ممی" کی تھرڈ کلاس تصویر کی عکاسی کرتے احتشام پر جا ٹکی۔۔بے اختیار اسکے ہاتھ سے سی ڈی نیچے گر گئی۔ احتشام نے اسے گھورتے ہوئے نفی میں سر ہلایا، پتہ نہیں وہ اسے کیا سمجھانا چاہ رہا تھا۔ عرفان کے پلے کچھ نہ پڑا۔

"فانی۔۔۔یار تو کہاں تھا؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سب سے پہلے جمشید کو ہی ہوش آیا،وہ تیزی سے عرفان کے پاس آیا۔احتشام کو کچھ سکون محسوس ہوا۔

"ویسے ہوا کیا تھا احتشام کو، کوئی مجھے یہ بتائے گا؟"

احتشام کے ابو نے کڑے لہجے میں مداخلت کی۔ جمشید نے تھوک نگل کر عرفان کو دیکھا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں بھی یہی سوال تھا۔

"وہ۔۔انکل ۔۔۔وہ ۔۔ارے ہاں حادثہ۔۔حادثہ ہوا تھا انکل۔۔۔ ایک ٹرک کے ساتھ ٹکرا کر گرا ہے احتشام۔۔"

حواس باختگی میں وہ اپنا اسکرپٹ بھول رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیاااا حادثہ؟؟ مجھے کسی نے بتایا کیوں نہیں۔۔؟ کب ہوا یہ؟ میری تو ابھی دس منٹ پہلے۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ سرعام سارا بھانڈا پھوڑ دیتا، جمشید نے عرفان کا ہاتھ زور سے دبایا۔۔۔

"!!امی۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اچانک احتشام زور سے کراہا مگر اس بار اس کی امی کے انداز میں وہ تڑپ مفقود تھی۔ وہ دونوں، باری باری عرفان، جمشید اور احتشام کا چہرہ دیکھ رہے تھے۔۔ اس بار احتشام نے بھی لاحول پڑھ لی تھی۔۔

"دس منٹ پہلے کیا؟"

ابو نے سابقہ انداز میں تفتیشی کارروائی کی۔ احتشام کا دل اتھاہ گہرائیوں میں جا ڈوبا۔۔۔ کومل ایک بار پھر دور چلی گئی تھی۔

سلیم نواز نے اپنی زندگی میں آج سے پہلے کسی عورت کو اپنے سامنے برہنہ حالت میں نہیں دیکھا تھا مگر آج وہ دیکھ رہا تھا۔ شینا کا بت بکھر چکا تھا مگر جس انداز میں وہ اس کے سامنے کھڑی تھی اس بکھرے ہوئے بت کے ٹکڑے تک زمین بوس ہو گئے تھے۔ دروازے کے ساتھ ٹک کر کھڑی شینا ایک ادائے دلربا سے چلتی ہوئی سلیم کے بے حد نزدیک آگئی۔۔

"آئی ایم سوری بے بی۔۔۔" اس نے سلیم نواز کا چہرہ چھوا، وہ ساکت پتلیوں سے اسے دیکھتا رہا، "آئی نو میں نے تمہیں کچھ باتوں سے بے خبر رکھا کیونکہ میرے نزدیک انکی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کوئی اہمیت نہیں اور ان معمولی باتوں میں تمہیں الجھا کر میں اپنی محبت کو نقصان نہیں پہنچانا چاہتی تھی۔۔۔"

اس کے جسم سے اُٹھتی خوشبو سلیم نواز کے حواس پر سوار ہونے لگی تھی۔

"تمہاری شادی ہو چکی ہے؟"

پتہ نہیں وہ کس امید کے تحت پوچھ رہا تھا۔

"ہاں مگر میرے نزدیک اس شادی۔۔۔"

سلیم نواز نے اسکی بات کاٹتے ہوئے قہر آلود نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔ اسے ابھی تک یقین ہی نہیں آرہا تھا کہ اسکے ساتھ ہو کیا گیا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اتنا بڑا دھوکہ؟"

وہ جیسے خود سے بولا تھا۔

"اوہ کم آن سلیم۔۔"

سلیم نواز نے اسکے بال اپنی مٹھی میں بھینچ لیے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میری محبت کا مذاق اُڑایا ہے تم نے--- میری محبت کا؟ میں تمہارے لیے ساری دنیا سے لڑنے کو تیار تھا اور تم نے خود ہی اپنے ہاتھوں سے مجھے ذلت کی گہرائی میں پھینک دیا--- میں تمہارا وہ حشر کروں گا تم یاد کرو گی---!!!

اس نے شینا کے بالوں کو جھٹکا دیا۔

"اُف سلیم میری جان مارو مجھے مارو--- خوب مارو--- میرا وجود تحس نحس کردو--- میں تو خود تمہارے ہاتھوں مرنے کو تیار ہوں--- مجھ پر ظلم ڈھاؤ سلیم نواز--!!"

شینا نے اسکے دونوں ہاتھ اپنی گردن پر رکھتے ہوئے عجیب سے لہجے میں کہا۔ سلیم نواز اسے پیچھے دھکیل کر دو قدم دور ہٹ گیا۔ اس نے حیرت سے شینا کو دیکھا۔ اسکے جسم پر لباس کے نام پر فقط ایک جالی دار چیتھڑا سینے سے پاؤں تک چپکا ہوا تھا۔ آج تک جو "فلموں" میں دیکھتا آیا تھا ہوبہو اسکے سامنے وہی منظر تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جن چیزوں کو وہ خوب مزے لے کر دیکھتا تھا آج حقیقت میں اسکا ایک منظر دیکھ کر یکدم اسکے وجود میں خوف کی سرد سی لہر دوڑ گئی تھی۔ اسے اس گھر سے، اس کمرے سے اور شینا کی "محبت" سے خوف محسوس ہوا، وہ بھاگ جانا چاہتا تھا۔

"آج تم یہاں سے کہیں نہیں جا سکتے سلیم---!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس سے پہلے کہ وہ دروازے تک پہنچتا، شینا نے مخمور انداز میں اسے پیچھے سے اپنی طرف کھینچا۔ سلیم نواز کا دل مٹھی میں آگیا۔ اس نے گھگیا کر شینا کا دعوتِ گناہ دیتا چہرہ دیکھا اور تب ہی شینا نے اسے پیچھے کی جانب دھکا دیا، وہ بیڈ پر گر گیا۔

"مجھے دیکھو سلیم نواز کس چیز کی کمی ہے مجھ میں؟ مجھے پیار کرو سلیم۔۔ شینا صرف تمہاری ہے۔ کسی خوف کو دل میں جگہ نہ دو۔۔۔"

"یہ۔۔۔ یہ ٹھیک نہیں ہے شش۔ شینا۔۔۔"

سلیم نواز نے اُٹھنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا مگر وہ شینا کی قید میں پھڑپھڑا کر رہ گیا۔ سلیم نواز کا دم گھٹنے لگا۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"لوگ ترستے ہیں سلیم ایسے موقعے کے لیے اور تم کفرانِ نعمت کر رہے ہو۔۔۔ بس کچھ مت سوچو!"

شینا بالکل ہی آپے سے باہر ہو رہی تھی۔ اسے ہاتھ مستقل حرکت میں تھے اور یہ حرکت سلیم نواز کے ان چھوئے جسمانی اعضاء پر بے حد بھاری پڑ رہی تھی۔ اس نے بے ساختہ ایک زور دار تھپڑ شینا کے منہ پر دے مارا۔

"ہوش میں آؤ شینا۔۔۔ یہ گناہ ہے!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شینا زخمی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹی۔

"یُو بلڈی۔۔۔"

"شینا یہ تم کیا کر رہی ہو، ہوش میں آؤ۔۔۔ پاگل ہوگئی ہو کیا؟"

سلیم نواز نے ایک بار پھر اسکی گرفت سے نکلتے ہوئے ہمت سے کام لیا۔ شینا کے ناخن اسکے چہرے پر نشان چھوڑ گئے تھے۔

"میری دولت پر عیش کرتے ہوئے تمہیں اس گناہ کا خیال نہیں آیا بے غیرت انسان۔۔؟ آج تمہیں گناہ یاد آگیا؟"

شینا غصے سے بل کھا کر رہ گئی۔ اسے سلیم نواز سے اس سب کی امید نہیں تھی۔

"مجھے پتہ ہوتا کہ تم ایسی ہو تو کبھی تم پر اعتبار نہ کرتا بلکہ اعتبار تو دور کبھی تم سے بات تک نہ کرتا، تم بہت بری لڑکی ہو۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شینا ابھی تک ہانپ رہی تھی۔

"ہاں ہوں میں بری لیکن اس بری لڑکی نے ہی تمہیں جینا سکھایا ہے، یہ طور طریقے تمہیں میں نے ہی سکھائے ہیں، سمجھے تم۔۔۔ تم ہو ہی کیا آخر؟ اپنی اوقات مت بھولو، بھک منگوں جیسی اوقات ہے تمہاری اور شینا سے مقابلہ بازی کرنے چلے ہو؟"

URDU NOVEL BANK

شینا نے حقارت بھرے لہجے میں اسے اسکی اوقات یاد دلائی۔ سلیم نواز کو شدید توہین کا احساس ہوا۔

"میں لعنت بھیجتا ہوں تمہاری دولت پر سمجھی تم؟"

شینا نے قہقہہ لگایا۔

"اگر ایسی بات ہے تو لاؤ واپس کرو وہ ساری دولت، وہ مہنگے مہنگے تحائف، وہ سب چیزیں جو تم پر میں دونوں ہاتھوں سے لُٹاتی رہی ہوں۔۔۔۔لاؤ دو مجھے؟" شینا نے ہاتھ آگے پھیلایا اور سلیم نواز کا چہرہ دیکھ کر ایک اور قہقہہ لگایا۔۔"دے سکو گے یہ سب مجھے؟ "ہاں؟ بولو۔۔۔چپ کیوں ہو؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز کو شینا کی تمام نوازشات کا مفہوم بخوبی سمجھ آرہا تھا۔ وہ بہت طریقے سے کھیل گئی تھی سلیم نواز کے ساتھ بس مات ہونا باقی تھی۔۔ بلکہ شاید مات تو ہو چکی تھی۔ اسے آج سمجھ آرہا تھا، امی ٹھیک کہتی تھیں کہ اس دور میں کوئی انسان کسی سے بات بھی بغیر مطلب کے نہیں کرتا کجا کہ اس قدر تحائف اور مال و دولت کی نوازشات کرنا۔۔۔ وہ کیوں اس قدر غافل رہا کہ شینا کی حقیقت نہ جان سکا، اتنا اندھا کیوں ہو گیا تھاوہ؟ کس چیز نے اسے دھوکہ کھانے پر مجبور کر دیا؟ کیا دولت نے۔۔۔؟ لیکن دولت تو اسکے

URDU NOVEL BANK

ماں باپ کے پاس بھی تھی، انہوں نے تو اسے کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانا نہیں سکھایا تھا۔ وہ اسکی ہر فرمائش پوری کرتے تھے، ابھی کل ہی تو ابو نے موٹر سائیکل خرید کر دی تھی اسکی فرمائش پر پھر اتنا بڑا دھوکہ۔۔۔۔ کیسے۔۔۔۔ وہ ایک مرد تھا کیسے وہ ایک عورت سے دھوکہ کھا گیا؟ شاید وہ اب تک کومل اور امی جیسی عورتوں سے ہی واقف تھا اور انجانے میں اس نے شینا کو بھی اسی صف میں کھڑا کر دیا تھا مگر وہ غلط تھا۔

وہ یہ سب سوچ رہا تھا مگر اب ان سب باتوں کا وقت رہا تھا نہ فائدہ۔۔۔تیر کمان سے نکل چکا تھا۔ وہ بری طرح پھنس چکا تھا۔

"تمہارے پاس دو راستے ہیں سلیم۔۔۔" شینا کی تیز آواز نے اسے چونکایا، "تمہیں میرا سارا پیسہ واپس کرنا ہوگا یا پھر۔۔۔۔" وہ رُکی اور زہریلی مسکراہٹ سے اسکا چہرہ دیکھا،"یا پھر "میری بات ماننا ہوگی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز کو شینا کا چہرہ بے حد مکروہ لگا تھا اس لمحے۔۔۔ اسکا دل چاہا کاش کہیں سے ذیادہ سا پیسہ اسکے ہاتھ آجائے اور وہ شینا کا تمام مال و دولت اسکے منہ پر دے مارے مگر وہ جانتا تھا یہ سب اتنا آسان نہیں کیونکہ وہ چاہ کر بھی اتنی رقم کا بندوبست نہیں کر سکتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"مجھے جواب چاہیے---"

شینا اسے زچ کرنے کا کوئی موقع جانے نہیں دے رہی تھی۔

"بہت جلد تمہاری ایک ایک پائی تمہارے منہ پر ماروں گا اور تمہاری شکل تک نہیں دیکھوں گا آئندہ کبھی--!!"

"بہت خوب، مجھے تم سے اسی بے وقوفی کی امید تھی سلیم نواز لیکن شکل تو تمہیں دیکھنی پڑے گی میری--- آج نہیں تو کل تمہیں میری محبت کھینچ ہی لائے گی کیونکہ تمہارے پاس پھوٹی کوڑی نہیں ہے میرا سارا پیسہ کہاں سے لوٹاؤ گے، ہونہہ!!"

شینا نے زہریلے لہجے میں طنز کے مزید وار کیے۔ سلیم بغیر اسکی جانب دیکھے باہر کی جانب بڑھ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"صرف پانچ دن ہیں تمہارے پاس، اسکے بعد تمہیں میری ہر بات ماننا ہوگی--- سمجھ رہے ہو نا جانو ہاہاہا"

وہ سب سمجھ رہا تھا۔ اسے یہ بھی علم تھا کہ وہ اس وقت شکستہ پا ہے لیکن پتہ نہیں کس جذبے سے ہمت پیدا ہو رہی تھی اس کے اندر کہ حوصلہ بجائے پست ہونے کے بڑھتا ہی جا رہا تھا۔ صرف پہلا قدم ہوتا ہے جسے اُٹھانا اتنا ہی ضروری ہوتا ہے جتنا وہ

URDU NOVEL BANK

مشکل ہوتا ہے، اسکے بعد خواہ اچھا ہو یا برا، سب خود ہوتا چلا جاتا ہے۔ یہ بھی بالکل غیر متوقع سی بات تھی کہ سلیم نواز نے پہلا قدم اُٹھا لیا تھا باوجود اسکے کہ پیچھے کنواں آگے کھائی تھی وہ قدم بڑھا چکا تھا۔ اب اسکا کیا انجام ہونے والا تھا اسکا انحصار وقت، قسمت اور سلیم نواز کی نیت پر تھا۔

©knza musannifa®

"دس منٹ پہلے میں نے کتنی کالز کی مگر ان دونوں میں سی کسی نے بھی کال نہیں اُٹھائی اور میں پریشانی میں یہاں دوڑا چلا آیا مگر یہاں آکر پتہ چلا کہ---"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

عرفان نے پریشان سی شکل اور لہجے میں جواب دیا۔ وہ کتنا پریشان تھا یہ تو احتشام کے امی ابو دیکھ ہی چکے تھے۔

"کتنے دن سے بے چین سا تھا بے چارہ ---ہمیں بھی کچھ نہیں بتاتا تھا-- "

جمشید نے دُکھ بھرے لہجے میں کہا تو احتشام کی امی نے بیڈ پر لیٹے احتشام کو دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

ہاں میں نے بھی کئی بار پوچھا بس مجھے دل سے یہی کہہ دیتا تھا کہ امی ابو یاد آرہے ہیں۔۔۔قسم سے مجھے پتہ ہوتا کہ اندر سے اتنا پریشان ہے میرا دوست تو میں جبراً اسے گھر لے جاتا۔۔۔"

احتشام کے ابو شاکی نگاہوں سے ان تینوں کے چہرے دیکھ رہے تھے۔

"میرے بچہ کبھی باہر رہا بھی تو نہیں۔۔"

امی نے دوپٹے سے آنکھیں رگڑتے ہوئے کہا تو احتشام کے اندر دور دور تک سکون پھیل گیا۔ امید کی کرن اب بھی باقی تھی۔۔

"!!آہ ۔۔۔امی۔ی۔ی۔ی بہت درد ہو رہا ہے۔۔ہائے"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام درد بھری آواز میں کراہنے لگا لیکن اسکے ابو اس چیز سے قطعاً متاثر ہوئے بغیر جمشید کی جانب متوجہ ہوئے۔

"مجھے پتہ بتاؤ ذرا ڈاکٹر کا میں تفصیل معلوم کرتا ہوں ابھی۔۔۔"

جمشید نے پریشانی سے عرفان کی جانب دیکھا،عرفان کے چہرے پر صاف لکھا تھاکہ وہ اس معاملے میں کوئی مدد نہیں کر سکتا۔ ویسے بھی اس قسم کے خطرے مول لینا کوئی دانشمندی کی بات تھوڑی ہوتی ہے۔ انسان کو ڈنڈے بھی پڑ سکتے ہیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ---؟ یہاں میرا لختِ جگر درد سے تڑپ رہا ہے اور آپکو اپنی تفتیش کی پڑی ہوئی ہے---یہ بھلا کوئی بات ہے کرنے والی؟"

"مگر بیگم ---"

"رہنے دیجئے کوئی اگرمگر نہیں --- بس آپ کال کرکے گاڑی منگوائیں ہم اپنے بیٹے کو آج ہی یہاں سے لے کرجائیں گے-- سنا آپ نے!!"

امی نے تو کھڑے کھڑے ابوکو اچھی خاصی سنا دی تھی۔ ویسے بھی یہ انکے لیے معمولی بات تھی۔ مگر احتشام کے ابو اسکے دوسروں کے سامنے مزید "عزت افزائی" سے بچنے کے لیے اپنی جیب سے موبائل نکال کر نمبر ملاتے ہوئے باہر کی جانب بڑھ گئے--- اسکے دوست حیرت سے اپنے سامنے کھڑی دبنگ خاتون کو دیکھ رہے تھے---'اسی لیے مرد بیچارے بیویوں سے ڈرتے ہیں'---- اس وقت ان دونوں کے ذہن میں ایک ہی بات تھی مگر احتشام کے دل میں لڈو پھوٹ رہے تھے، امی کے آرڈرز جاری ہو چکے تھے اب آدھا کام مکمل ہو چکا تھا باقی آدھا کام گھر جاکر کرنا اسکے لیے کچھ مشکل نہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©knza musannifa®

URDU NOVEL BANK

کومل اپنے کمرے میں جانے سے پہلے ٹھٹک کر رُکی، اسے یکدم احتشام کی تاکید یاد آگئی۔ امی کا موڈ خراب تھا اس لیے اس نے ان سے موبائل مانگنے کا ارادہ موقوف کرتے ہوئے کمپیوٹر آن کرنے کا سوچا مگر کمرے میں سلیم نواز سو رہا تھا۔ کومل نے دل مسوس کر بتی بجھانے کے لیے اپنا ہاتھ سوئچ بورڈ کی جانب بڑھایا مگر ٹھٹھک کر رک گئی۔ وہ بغور اسکی جانب دیکھتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اُٹھا کر سلیم نواز کے قریب آئی، اسکے سرخ و سفید چہرے پر ناخنوں کے نشان واضح تھے۔۔۔ کومل نے بے ساختہ اسکا چہرہ چھو کر دیکھا وہ بخار سے تپ رہا تھا۔ سلیم نواز نیند میں نہیں بلکہ بے ہوشی کے عالم میں اردگرد سے غافل تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سلیم ۔۔۔ سلیم نواز؟"

کومل نے ہولے سے اسکا گال تھپتھپایا مگر سلیم دھت پڑا رہا۔کومل کا خوف کے مارے حلق خشک ہوگیا۔۔۔ اس نے کمبل ذرا سا سرکایا تو سلیم کی اسکول یونیفارم کی ڈریس شرٹ کے اوپری دو بٹن اُدھڑے ہوئے معلوم ہوئے۔۔۔ کومل کی نظر بالکل اچانک اس ادھڑے ہوئے بٹن کے پاس جاکر ٹھہر گئی۔۔۔مٹیالے سرخ نشانات دیکھ کر اسے

URDU NOVEL BANK

لگا وہ خون ہے شاید سلیم نواز کی کسی سے ہاتھا پائی ہوئی تھی اس نے ان نشانات کو چھو کر دیکھتے ہوئے سوچا۔۔۔مگر نہیں ۔۔۔یہ دیکھ اسکے بدن میں سنسنی دوڑ گئی کہ یہ نشانات خون کے نہیں بلکہ گہری سُرخ لپ اسٹک کے تھے، اگر خون کے ہوتے تو خون اب تک جم چکا ہوتا۔۔۔ وہ یکدم خوفزدہ انداز میں پیچھے ہٹ گئی اور پھٹی پھٹی آنکھوں سے سلیم کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔۔۔اسکا دماغ اسے جس خدشے سے آگاہ کر رہا تھا، دل اسکی نفی کر رہا تھا۔ کچھ بھی ہو جائے سلیم نواز اس حد تک نہیں جا سکتا تھا۔ کسی خیال کے تحت اس نے سلیم نواز کے گریبان کا کپڑا ہٹا کر دیکھا، وہاں کوئی نشان نہ تھا۔ کومل نے اسکے اوپر کمبل درست کیا اور پراگندہ ذہن کے ساتھ کمرے سے باہر نکل آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز گہری نیند میں ڈوبا ہوا تھا۔

کومل کو سمجھ نہیں آرہا تھا کہ امی کو بتانا چاہیے یا نہیں۔۔اس نے بہت سوچ بچار کے بعد یہی فیصلہ کیا کہ وہ ایک دو گھنٹے سلیم نواز کے اٹھنے کا انتظار کرے گی، اگر پھر بھی اسے ہوش نہ آیا تو وہ ابا کو اطلاع کرے گی۔ امی کو بتانا مزید پریشانی کو دعوت دینے کے مترادف تھا اور وہ نہیں چاہتی تھی کہ امی کی صحت پر اس بات سے کوئی بُرا اثر پڑے۔ اسے اس وقت احتشام بری طرح یاد آیا، وہ اسکو اس صورتحال سے آگاہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کرنا چاہتی تھی۔ وہ جانتی تھی احتشام کوئی نہ کوئی راہ ضرور ڈھونڈ نکالے گا مگر یہ کیسی مجبوری تھی کہ وہ اس سے بات تک نہیں کر سکتی تھی۔۔۔

اس نے اپنا لباس تبدیل کیا اور تھوڑی دیر بعد وہ باوضو ہوکر جائے نماز پر موجود تھی۔ اسے نہیں علم تھا کہ اتنے آنسو کہاں سے آئے مگر وہ رو رہی تھی، بہت زیادہ رو رہی تھی اور روتی ہی جا رہی تھی۔ وہ یوں گڑگڑا رہی تھی کہ جیسے پہلی بار اللہ تعالیٰ سے محو گفتگو ہوئی تھی۔ ناجانے اس روز اسے کیا ہوا اس نے اپنے دل کی بہت سی باتیں رب کی ذات سے کر ڈالیں۔ اس روز جب وہ جائے نماز سے اُٹھ کر اپنے بیڈ کی جانب آرہی تھی۔ اسکی متورم سوجی آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک تھی جس سے بہرحال وہ ناآشنا تھی۔ اسے لگا تھا وہ آج ہی مسلمان ہوئی ہے اور اسے یہ بھی لگ رہا تھا کہ اب وہ کبھی نہیں روئے گی کیونکہ وہ اپنے تمام آنسو بہا چکی ہے۔۔۔ اسے اور بھی بہت کچھ ایسا لگ رہا تھا جو اسکے اندر متفرق احساسات کو جگا رہا تھا اور وہ خالی خالی دل کے ساتھ اپنے اندر جھانکنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

اس نے سن رکھا تھا کہ بہت سا رو لینے سے من کا بوجھ ہلکا ہوتا ہے مگر وہ محسوس کر رہی تھی کہ اسکے ساتھ ایسا نہیں ہوا۔ وہ اپنے اندر ایک عجیب سا سناٹا پھلتا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

محسوس کر رہی تھی۔ یہ سناٹا چہار سو تھا اور اسکو اپنی لپیٹ میں جکڑ رہا تھا۔ کومل بولائی بولائی سی پھرتی رہی۔ اس نے اس دن ایک بھی نماز نہیں چھوڑی تھی اور حق نواز کے ساتھ ساتھ گھر کے کسی فرد نے اس بات کا نوٹس نہیں لیا تھا کیونکہ وہ اپنے کمرے میں چھپ کر نماز پڑھتی تھی۔۔۔ اب اسے جھجھک کہا جائے یا کچھ اور مگر جو بھی تھا وہ یوں چھپ کر نماز پڑھ رہی تھی جیسے ابتدائے اسلام میں اہل مکہ کے درمیان مسلمانوں کی قلیل تعداد کفار سے چھپ کر نبی پاکؐ کے ساتھ نماز پڑھتی تھی۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اگلی صبح جب وہ صفائی کر رہی تھی تب اچانک دروازے پر دستک ہوئی۔ اس نے پوچھا "کون؟" مگر کوئی جواب نہ آیا، دوبارہ پوچھنے پر بھی کوئی جواب نہ آیا تو وہ سر جھٹک کر پلٹ گئی مگر ابھی وہ قدم بھی اٹھا نہ پائی تھی کہ ایک بار پھر دستک ہوئی۔ کومل نے لاک کھولا اور دروازے کے پیچھے چھپ کر باہر جھانکا مگر اپنے سامنے کھڑے مسکراتے چہرے کو دیکھ کر وہ حیران رہ گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!مجھے یوں گھورنا بند کرو، میں کوئی خلائی مخلوق نہیں ہوں۔۔۔"

قدر اس کی حیرت زدہ شکل دیکھ کر ہنسی تو کومل بھی خفیف سا مسکرا دی۔

"قدر تم یہاں؟"

کیوں میں یہاں نہیں آ سکتی کیا؟ اور تم تو اتنی بے مروت ہو ابھی تک مجھے اندر آنے کا"

"نہیں کہا۔۔۔

کومل اسکی بات پر شرمندہ سی ہو گئی۔

"اوہ۔۔ آؤ نا ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے اسے اندر آنے کا راستہ دیا۔

"نائس ہوم۔۔۔"

قدر نے طائرانہ نگاہ گھر پر دوڑاتے ہوئے کہا۔ کومل ہمیشہ کی طرح اسکی پراعتماد شخصیت سے مرعوب ہو رہی تھی۔

قدر کے بیٹھنے کا انداز بھی کافی الگ تھا۔ وہ بات کرتے ہوئے جب ہاتھ ہلاتی تھی تو بے حد اچھی لگتی تھی۔ آج اس نے گہری نیلی جینز پر لیمن کلر کا ایمبراڈرڈ کرتا پہن رکھا

URDU NOVEL BANK

تھا اور اسی کے ہم رنگ نیلا اور پیلا ٹائی اینڈ ڈائی کا پتلی چنری والا دوپٹہ گلے میں بل دے کر ڈال رکھا تھا۔۔۔ کومل نے بے ساختہ اپنے تن پر نظر دوڑائی، پھیکے پھیکے رنگوں والی شلوار قمیض میں وہ اس وقت قدر کی نوکرانی لگ رہی تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے قدر کو ایک گلاس میں کولڈ ڈرنک سرو کی۔

"تم یہ پیو میں بس ابھی کام ختم کر کے آتی ہوں۔۔۔"

"کام؟ کون سا کام؟ لاؤ مجھے بتاؤ میں تمہاری ہیلپ کروا دیتی ہوں، آفٹر آل وی آر فرینڈز۔۔"

قدر نے ایک چھوٹا سا سپ لے کر اپنا گلاس میز پر رکھتے ہوئے پرجوش انداز میں کہا۔

"نہیں تم رہنے دو، بس تھوڑی سی گھر کی صفائی رہ گئی ہے میں ابھی مکمل کر کے آتی ہوں۔۔۔"

قدر بھی اپنا گلاس تھامے اسکے پیچھے چلی آئی۔ کومل قالین کو گیلے کپڑے سے رگڑ رگڑ کے صاف کر رہی تھی۔۔

"تم یہ سب کام بھی خود کرتی ہو؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پتہ نہیں کیوں مگر کومل کو قدر کے لہجے میں تحقیر محسوس ہوئی تھی۔ اس نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔

"کام تو کرنے پڑتے ہیں نا قدر۔۔۔"

"بھئی سوری ٹو سے مگر میں تو بالکل یہ الرجک کام وام نہیں کر سکتی۔۔۔ میری اسکن پر خارش شروع ہو جاتی ہے ڈسٹ سے۔۔۔اور یہ میرے ناخن دیکھ رہی ہو نا تم۔۔۔"

کومل نے تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے اسکے مخروطی انگلیوں والے ہاتھ اور خوبصورت کٹ والے لمبے ناخن دیکھے۔۔۔"یہ مجھے بہت پیارے ہیں کومل اور میں یہ گھر کے کام کرکے اپنے خوبصورت ہاتھوں سے کوئی سمجھوتہ نہیں کر سکتی۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر بہت پیار سے اپنے ہاتھوں کو دیکھتے ہوئے کہہ رہی تھی۔

"ہاں قدر مجھے بھی تمہارے ہاتھ بہت پسند ہیں۔۔"

کومل نے کہا اور واش روم کی جانب جاتے ہوئے مسکرا کر اسے دیکھا تو قدر نے اترانا شروع کردیا۔ کومل نے منہ ہاتھ دھوتے ہوئے اپنے نفاست سے کٹے ہوئے ناخن دیکھے، اسکے ہاتھ بھرے بھرے سے تھے جو کہ بہت اچھے لگتے تھے لیکن کومل کو قدر

URDU NOVEL BANK

کی مخروطی انگلیاں پسند تھیں۔ وہ گہری سانس لے کر رہ گئی۔ لباس تبدیل کر کے وہ باہر آئی تو قدر نے اپنے ہونٹ سکوڑ لیے۔۔

"!!زبردست ۔۔۔ تم کافی کیوٹ ہو یار۔۔۔"

کومل جھینپ کر رہ گئی۔ قدر نے تعریف کردی تھی تو اسکا مطلب تھا وہ واقعی کیوٹ تھی ورنہ بھلا اسے کیا ضرورت تھی کومل کو کیوٹ کہنے کی۔۔کومل یہی سوچتے ہوئے شرماتی رہی۔

"لیکن اتنی ہی بدھو بھی ہو۔۔"

کومل نے نا سمجھی سے قدر کا چہرہ دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہے یہ؟"

قدر نے اسکے سینے کی جانب اشارہ کیا۔ کومل نے حواس باختہ نگاہوں سے نیچے منہ کیا مگر وہ قدر کی بات کا مطلب نہیں سمجھی تھی۔

"!!مم۔میں سمجھی نہیں قدر۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

سمجھو گی کیسے؟ کسی نے بتایا ہو تب نا۔۔" اس نے ایک جھٹکے سے کومل کا دوپٹہ" اسکے جسم سے الگ کیا، کومل سمٹ کر رہ گئی۔ "چچ۔چچ۔۔۔تمہیں تو سیلف گرومنگ کی "بے حد ضرورت ہے کومل۔۔۔

"یہ۔۔۔یہ کیا کر رہی ہو تم قدر؟"

کومل کو اسکی یہ حرکت بے حد نامناسب لگی۔۔۔

اوہ کم آن۔۔۔اب بی اماں بن کر لیکچر مت جھاڑنا شروع کر دینا تم۔۔۔دیکھو کومل تم" سب سے پہلے ایک مکمل جیتا جاگتا انسان ہو پھر کچھ اور میرا مطلب لڑکی، بیٹی وغیرہ، تمہیں بھی پورا حق ہے اپنے آپکو یوں بنا سنوار کر رکھنے کا کہ کوئی تمہیں دیکھے تو سراہے بنا نہ رہ سکے، ڈی گریڈ نہ کر سکے، باڈی شیمنگ انسان کے اعتماد کو اندر سے دیمک کی طرح چاٹ جاتی ہے اور پھر انسان وقت سے پہلے بوڑھا لگنے لگتا ہے، سمجھ رہی ہو نا میری "!!بات۔۔۔

کومل نے زور زور سے اثبات میں سر ہلا کر اپنے دوپٹے کو حسرت بھری نگاہوں سے دیکھا۔ صاف ظاہر تھا اسکے پلے قدر کی کچھ باتیں بالکل نہ پڑی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ویری گُڈ۔۔۔" قدر نے اسکا دوپٹہ صوفے پر اچھال دیا، کومل نے ترحم بھری نظروں سے" اسکا چہرہ دیکھا، اسے کس قدر شرم آرہی تھی وہ بتا نہیں سکتی تھی مگر قدر کو اس پر رحم نہ آیا۔"دیکھو عورت کی خوبصورتی اسکے فگر سے ہے، اس طرح کا بے ڈھنگا جسم تمہاری "ساری خوبصورتی کو اجاڑ کر رکھ دے گا۔۔۔ کیا تمہیں بالکل احساس نہیں؟

قدر نے کومل کی جانب اشارہ کرکے کہا تو کومل حیرت سے انگشت بدنداں رہ گئی۔ کیا یہ باتیں بھی دنیا میں کی جاتی ہیں؟ اسے آج پہلی بار اس چیز کا ادراک ہوا تھا۔ قدر نے اپنا دوپٹہ اتار کر صوفے پر کومل کے دوپٹے کے پاس اچھال دیا اور کومل کا ہاتھ تھام کر دیوار گیر آئینے کے سامنے چلی آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب دیکھو ذرا فرق۔۔۔"

اس نے کومل کا دھیان اپنی جانب دلوایا۔ کومل کو فرق واضح نظر آیا وہ مزید حیران رہ گئی۔

میں چاہے گھر میں چلوں پھروں یا دس لوگوں کے درمیان مجھے کوئی ٹینشن نہیں ہوتی" کیونکہ میں نے خود کو فِٹ رکھا ہوا ہے، مجھے پتہ ہے کیسے میں نے اپنا اعتماد بحال رکھنا ہے لیکن تم کومل۔۔۔" وہ کومل کے پیچھے آگئی اور اسکے دونوں شانے مضبوطی سے

URDU NOVEL BANK

تھام لیے۔۔۔"تمہیں چلتے ہوئے سو ہزار احتیاطی تدابیر کرنا پڑتی ہیں،چادر کے ڈھیر میں بھی تم پرسکون نہیں رہتی ہوگی آئی ایم شیور کیونکہ تمہاری شخصیت کا اعتماد ہی سرے سے غائب ہے اور یہ ایسے ہی رہے گا خواہ تم برقع پہن کر باہر نکل جاؤ۔۔۔جانتی ہو اسکی وجہ ہے تمہارا یہ ڈھیلا پن اور دبو انداز" بات کرتے کرتے وہ ہاتھ ہلاتی تھی، اس نے کومل کے سینے کی جانب اشارہ کیا تھا۔۔ "ہر وقت سمٹے سمٹائے رہنا، بے وجہ کا خوف۔۔خود کو باہر نکالو اس دقیانوسیت میں سے اور کھل کر جینا سیکھو۔۔۔اپنی خوبصورتی "کی قدر کرو، یوں اپنے رنگوں کو پھیکا نہ پڑنے دو کومل۔۔۔

کومل حیران پریشان اپنے آپکو شیشے میں دیکھ رہی تھی اور زیادہ حیران کن بات یہ تھی کہ اسکا دل قدر کی کہی ہر بات سے اتفاق کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے آج سے پہلے ان باتوں کا پتہ نہیں تھا بلکہ کبھی دھیان ہی نہیں گیا اس"

"جانب۔۔۔تمہیں یہ سب کس نے بتایا قدر؟

میری ماما نے اور کس نے، ایسی باتیں صرف مدرز ہی بتا سکتی ہیں بیٹیوں کو کیونکہ یہ"

"بے حد ضروری ہے۔۔۔

کومل نے ایک بار پھر بے یقینی سے اسکی جانب دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مگر میری امی نے تو کبھی مجھے یہ سب نہیں بتایا قدر۔۔۔"

قدر نے ایک جانب سے ہونٹ ترچھا کر کے اسے گھورا۔

"اسی لیے تو تمہارا یہ حال ہے۔۔"

اس نے کومل کو سر تا پا فہمائشی نگاہوں سے دیکھا۔

"نہیں وہ دراصل میری امی بہت سادہ مزاج ہیں انہیں ان سب باتوں کا نہیں۔۔۔"

قدر نے تقریباً چلاتے ہوئے اسکی بات کاٹی۔۔۔

واٹ ڈو یُو مین بائے سادہ مزاج؟؟؟ آر یو کریزی کومل؟ خود کو دھوکے دینا بند "

کرو۔۔۔ وہ شادی شدہ ہیں، تین بچوں کی ماں ہیں، شوہر کے لیے ہر رات بنتی سنورتی

ہیں، خود کو ہر اس زاویے سے فٹ رکھتی ہیں کہ شوہر کا دل لبھا سکیں اور تم کہہ رہی

"ہو کہ وہ سادہ مزاج ہیں؟

کومل حیرت سے آنکھیں پھاڑے اسکا منہ تکنے لگی۔۔

تم میری امی کے بارے میں کیسے کہہ سکتی ہو یہ سب۔۔۔؟ میرے خیال سے تم حد"

"سے بڑھ رہی ہو۔۔۔

کومل کا لہجہ ناچاہتے ہوئے بھی ترش ہوگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیونکہ میں جانتی ہوں ذیادہ تر -- سوری ٹو سے مگر ذیادہ تر مڈل کلاس گھروں کی یہ" مشترکہ کہانی ہے کومل--- خود ہر حربہ کرنا مگر بیٹی کی تربیت کے وقت شرم و حیا کا ڈھنڈورا پیٹنا شروع کر دینا ---اچھا ٹھیک ہے تمہیں یقین نہیں آتا نا میری باتوں کا تو تم خود یہ مشاہدہ کرکے دیکھو، اگر میری باتیں سچی نہ نکلیں تو تم جو سزا دو گی وہ منظور ہوگی مجھے---"

کومل ناپسندیدہ تاثرات کے ساتھ اسکی بات سنتی رہی---

لیکن وہ ناچاہتے ہوئے بھی سارا دن غیر محسوس انداز میں امی کی حرکات و سکنات نوٹ کرتی رہی تھی اور اسے حیرت کا جھٹکا لگا تھا یہ جان کر کہ قدر کی ہر بات درست تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا کہا تھا میں نے؟ مانتی ہو نا پھر مجھے؟"

اگلے دن کومل امی سے اجازت لے کر قدر سے ملنے گئی تھی۔ انہوں نے بخوشی اسے جانے دیا کہ چلو کہیں تو کومل نے دلچسپی لی۔ قدر اسکی شکل دیکھ کر پہچان گئی تھی کہ کومل نے حقیقت اپنی آنکھوں سے دیکھ لی ہے---

"تم بہت ذہین ہو قدر، میں کبھی تمہاری جیسی نہیں بن سکتی--"

کومل نے شکست خوردہ لہجے میں کہا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کوئی کسی کے جیسا ہو بھی نہیں سکتا، ہر ایک کی اپنی انفرادی شخصیت ہوتی ہے اور"
شاید یہ اسی لیے ہے کہ انسان ایک دوسرے سے سیکھ سکے، اپنی سوچ بانٹ سکے۔۔
"ہے نا؟

قدر نے خشک میوہ جات سے انصاف کرتے ہوئے کہا تو کومل نے اسکی بات سے اتفاق کیا۔

"مجھے ایک بات کی سمجھ نہیں آئی۔۔۔"
کومل نے جھجھکتے ہوئے پوچھا۔

"کس بات کی ۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے کاجو کی پلیٹ اسکی جانب بڑھائی کومل نے دو تین کاجو چُن لیے۔۔۔

"یہی کہ امی جان بوجھ کر ایسا کیوں کریں گی بھلا؟ میں تو ان کی بیٹی ہو ناں۔۔۔"
ارے تو کیا تم یہ سوچ رہی ہو کہ جو مائیں اپنی بچیوں کی سلیف گرومنگ نہیں کرتیں"
"وہ ان کی دشمن ہوتی ہیں؟

قدر کی حیرت کے تاثرات بھی واجبی سے تھے۔

"نہیں۔۔۔ ہاں ۔۔۔۔میرا مطلب شاید۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کو سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیا کہے۔

ڈفر ایسا کچھ نہیں ہوتا، ظاہری سی بات ماں کی محبت پر تو شک نہیں کیا جا سکتا۔۔۔"

اصل مسئلہ ہے آگاہی کا، اویئرنیس

(awareness)

بہت ضروری ہے۔۔ کسی نا کسی کو یہ بات سمجھنی ہوگی کہ ہر جگہ شرم سے کام نہیں لیا جا سکتا۔۔۔ اب دیکھو میری ماما میری فرینڈ بھی ہیں اور انہوں نے مجھ سے فرینڈشپ کا رشتہ استوار ہی اس لیے کیا تھا تاکہ کل کو وہ میری گرومنگ کریں تو میں یا وہ پزل نہ ہوں، مگر یہ وہ کیسز جو سو میں سے پچس بلکہ بیس فیصد ہیں ذیادہ تر مائیں احساس تو یونہی دلاتی ہیں کہ وہ ماں نہیں دوست ہیں لیکن دوستی نبھانا بھول جاتی ہیں ورنہ اگر وہ سمجھنا چاہیں تو دوستی کی آڑ میں کئی ایسی باتیں اپنی بیٹی کو بتا سکتی ہیں جس سے اسکا آنے والا کل محفوظ رہ سکے۔۔۔ میں نے ایک ریسرچ پڑھی تھی جس میں بتایا گیا تھا کہ بہت سی لڑکیاں روز اپنی معصومیت کی وجہ سے اپنی عزت سے ہاتھ دھو بیٹھتی ہیں، وجہ کیا ہے؟ صرف یہ کہ گھر سے ٹھیک تربیت نہیں ملی۔۔۔ اہم باتوں کے متعلق بچیوں

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کو کوئی معلومات دی ہی نہیں جاتیں اور یوں وہ ذاتی طور پر اپنا دفاع کرنے کے قابل بھی نہیں رہتیں۔"

کومل دم بخود اسکی باتیں سنتی رہی۔

"اتنی کھلی کھلی باتیں کیسے کر لیتی ہو تم قدر؟"

کومل نے سابقہ انداز میں کچھ جھینپ کر اس سے پوچھا۔

"مجھے تو بس ایک بات پتہ ہے اور وہ یہ ہے کہ جس نے کی شرم اسکے پھوٹے کرم۔۔۔۔"

کومل کی بے ساختہ ہنسی نکل آئی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"لو تم ہنس رہی ہو۔۔۔میں نے جھوٹ تھوڑی بولا ہے؟ اب تم اپنی مثال لے لو، کل اگر میں تمہارا دوپٹہ نہ اتارتی، تمہیں اتنی اہم بات نہ بتاتی، شرمو شرمی منہ سیے بیٹھی رہتی تو آج تم مجھ سے یہ سب شیئر نہ کر رہی ہوتی۔۔۔پتہ ہے میری ہڈی میں ویسے ہی سکون نہیں ہے اس لیے جہاں کچھ خرابی نظر آئے اسکی جڑ تک پہنچنے کی مہم پر لگ جاتی ہوں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر بہت مزے سے کومل کو بتا رہی تھی۔ مجال ہے جو ایک بار بھی وہ ہچکچائی ہو۔۔۔

کومل کو اس پر رشک آیا۔

"دیکھو کومل ہر جگہ خاموش نہیں رہا جا سکتا، انسان کو کم از کم اتنا ذمہ دار ضرور ہونا چاہیے کہ اگر کہیں کچھ برائی یا خرابی دیکھے تو اپنے طور پر اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرے۔۔۔ اگر تم واقعی پُراعتماد بننا چاہتی ہو تو اس شرم کو اتار پھینکو اور دنیا کو حقیقت کی عینک لگا کر دیکھنا شروع کرو۔۔۔چھوئی موئی بن کر رہنی والی لڑکیوں سے سب فائدہ اٹھاتے ہیں لیکن انکا اپنا دل کیا چاہتا ہے، ان کے احساسات، جذبات ان سب چیزوں کی فکر کوئی نہیں کرتا کیونکہ لوگوں کو لگتا ہی نہیں کہ انہیں بھی ان سب چیزوں کی ضرورت ہے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہیلو گرلز۔۔۔۔!!"

ان دونوں نے پلٹ کر دیکھا دروازے پر ارسلان کھڑا تھا۔ کومل نے جلدی سے نظریں جھکا لیں۔اس نے قدر کے چہرے پر ناپسندیدگی کے تاثرات دیکھے تھے اور کافی حیران بھی تھی اس بات پر۔۔۔

"کیسی ہیں آپ؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ کومل کے سامنے والی کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولا۔ کومل نے ناچاہتے ہوئے بھی نگاہیں اُٹھا لیں اور اسکی نظر سیدھا ارسلان کی نظر سے جا ملی۔۔۔خوف کی شدید لہر کومل کے وجود میں سے گزرتی چلی گئی۔ وہ جواب تک دینا بھول گئی۔

"وہ میں۔۔۔میں۔۔۔۔ مم۔مجھے جانا چاہیئے اب۔۔۔"

کومل تیزی سے اُٹھ کر باہر بھاگ گئی۔ اسے پتہ تھا یہ کوئی اچھی حرکت نہیں تھی لیکن وہ ارسلان کے سامنے یونہی خوفزدہ ہو جاتی تھی۔۔

"یہ مجھے دیکھ کر ایسے سہم کیوں جاتی ہے؟"

ارسلان نے الجھ کر قدر سے پوچھا۔۔۔

تم گھور جو ایسے رہے تھے کہ اسے کچا ہی چبا جاؤ گے، کیا ضرورت تھی تمہیں یہاں" آنے کی۔۔۔کیا ہم دونوں باتیں کرتی تمہیں اچھی نہیں لگ رہی تھیں؟ یا تم جلن محسوس "کر رہے تھے؟

قدر کو واقعی غصہ آگیا تھا۔ ارسلان نے اسکے چہرے کے تاثرات سے لطف لیتے ہوۓ قہقہہ لگایا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جیلسی تو بنتی ہے نا میری، ویسے مجھے ابھی تک یہ سمجھ نہیں آئی کہ تم نے یہ کیوں"

"کہا کہ میں اسے گھورتا ہوں؟

قدر نے تیز نگاہوں سے اسے گھورا۔

ایسا ہے تو کہا نا، مجھے کیا شوق ہے تم سے جھوٹ بولنے کا۔۔۔ جا رہی ہوں میں، سارا"

"موڈ خراب کر دیا۔۔۔

ارسلان کو کافی حیرت ہوئی تھی۔

"قدر میں ایسا کیوں کروں گا ہو سکتا ہے تمہیں یونہی لگا ہو۔۔۔"

قدر نے پلٹ کر غور سے اسے دیکھا۔ اسے سمجھ نہیں آئی کیا یہ ارسلان کی اداکاری تھی

یا واقعی وہ اس بارے میں سنجیدہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہاں ارسل، اِٹس ٹرُو۔۔۔کومل کو دیکھتے ہوئے تمہاری آنکھوں میں عجیب سا احساس ہوتا"

"ہے، یہ بات صرف آج ہی نہیں میں نے قرآن خوانی کے دن بھی نوٹ کی تھی۔۔۔۔

قدر کہہ کر رُکی نہیں تھی۔

"لیکن میں تو اسے بہت پیار سے دیکھتا ہوں ۔۔۔"

ارسلان نے خود کلامی کے انداز میں کہا تھا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

سلیم نواز آج گھر پر تھا۔ اسکا بخار بڑھ گیا تھا۔ پہلے تو امی کو اس بات پر غصہ تھا کہ وہ لڑ جھگڑ کر گھر آیا تھا اور بنا بات کیے بستر میں گھس گیا تھا لیکن اب انہیں یہ پریشانی تھی کہ بخار کم ہونے میں کیوں نہیں آرہا تھا۔ ماں تھیں آخر انکا پریشان ہونا فطری سی بات تھی۔

"سلیم نواز کی کل کسی سے لڑائی ہوئی تھی کیا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے حق نواز سے پوچھا تو اس نے لاعلمی کا اظہار کیا۔

"کچھ تو پتہ ہوگا نا آخر؟"

کومل مزید کرید رہی تھی۔

کومل بکری تمہیں بتایا تو ہے مجھے نہیں پتہ اور کل تو سارا دن میں نے سلیم کو دیکھا ہی"

"نہیں اسکول میں---

URDU NOVEL BANK

کومل کو اسکا بکری کہنا ہمیشہ تپا دیتا تھا لیکن آج اسکا کسی اور جانب تھا، غصہ کرنے کا خیال ہی نہیں آیا۔

"کیا۔۔۔؟ تمہیں اچھی طرح پتہ ہے نا تم کیا کہہ رہے ہو؟"

اس سے پہلے کہ حق نواز کوئی جواب دیتا، سلیم نواز سست قدموں کے ساتھ واش روم سے باہر نکلتا ہوا نظر آیا۔

"یار بکری میری گیم نہ خراب کرو، سلیم نواز آگیا ہے اسی سے پوچھ لو۔۔۔"

کومل گڑبڑا گئی۔ سلیم نے سوالیہ نگاہوں سے ان دونوں کی دیکھا اور نقاہت بھرے انداز میں بستر پر دراز ہوگیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سلیم نواز تم کل اسکول کیوں نہیں گئے تھے؟"

"گیا تھا میں، کیوں تمہیں کوئی مسئلہ ہے؟"

سلیم نواز نے اکھڑے لہجے میں جواب دیا۔ وہ کومل سے ایسے ہی بات کرتا تھا۔

"نہیں یار تم نہیں گئے تھے میں نے تو تمہیں دیکھا ہی نہیں سارا دن۔۔۔"

حق نواز نے گیم کھیلتے کھیلتے ٹکڑا لگایا۔ سلیم ناز کے چہرے پر ایک رنگ آکر گزر گیا۔ کومل کی نگاہیں اس پر ہی جمی ہوئی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

یار تم اپنے سیکشن میں تھے تمہیں کیسے پتہ ہو سکتا ہے، ویسے بھی تمہیں تو اکثر یہ تک" نہیں پتہ ہوتا کہ تم خود کہاں ہو۔۔۔ صحیح تمہارے دوستوں نے تمہارا نام "گواچی گاں" ڈالا "ہوا ہے۔۔

کومل کو سلیم نواز کے لمبے چوڑے غیر ضروری جواب نے ذیادہ شک میں مبتلا کیا۔

"حق نواز کی بات ہوتی تو اور بات تھی کل ابا گئے تمہارے اسکول۔۔۔"

سلیم نواز نے پٹ سے آنکھیں کھولیں۔۔۔ حق نواز بھی حیران پریشان سا اسے دیکھنے لگا۔

"کیاااا؟ ابا گئے تھے۔۔۔ لیکن کیوں؟ میرا مطلب کب؟"

سلیم نواز کے انداز نے کومل کے تمام خدشات کی تصدیق کر دی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم بس یہ بتاؤ کہ تمہارا یہ حشر کس نے کیا؟"

سلیم نواز اسکے یوں براہ راست پوچھنے پر گڑبڑا گیا۔

"یہ۔۔۔ یہ تو میں گر گیا تھا بائیک سے۔۔۔"

"بائیک سے گرنے پر تمہارا چہرہ ناخنوں کے نشانوں سے کیسے بھر گیا؟"

اب کہ سلیم نواز کی سٹی ہی گم ہوگئی۔ حق نواز نے کچھ الجھ کر پہلے کومل کو اور پھر سلیم نواز کو دیکھا۔ اسے ان دونوں کی دماغی حالت ہر شبہ ہوا۔

URDU NOVEL BANK

کیا ہوا سلیم نواز تمہارا رنگ کیوں اُڑ گیا؟ سچ سچ بتاؤ کل تم کہاں گئے تھے۔۔تمہاری"

"شرٹ پر لپ اسٹک کے نشان کس کے تھے؟

کومل نے اس سے سچ اگلوانے کی کوشش کی۔

"لپ اسٹک کے نشان۔۔۔؟؟؟"

حق نواز حواس باختہ ہو کر بولا۔

"سلیم نواز۔۔۔یہ کیا کہہ رہی ہے کومل۔۔۔کونسی لپ اسٹک کے نشان؟"

"یہ۔۔۔یہ جھ۔جھوٹ بول رہی ہے یار۔۔مم میں تو اسکول میں تھا کل"

سلیم نواز کی آواز ہی نہیں نکل رہی تھی۔۔ کومل کو اسکے جھوٹ پر شدید غصہ آگیا۔

"اس حالت میں بھی تم سچ نہیں بتاؤ گے نا تو ٹھیک ہے پھر آلینے دو ابا کو، وہ خود ہی

"تمہاری چمڑی ادھیڑیں گے اور تم سے پوچھیں گے کہ کل تم سارا دن کہاں تھے۔۔۔

کومل کے لہجے نے سلیم نواز کو بے حد خوفزدہ کردیا تھا۔ وہ چشم تصور میں ابا کے ہاتھوں اپنی درگت بنتے دیکھ رہا تھا۔

"یار مجھے تو کچھ سمجھ نہیں آرہی یہ ماجرا کیا ہے آخر۔۔؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حق نواز اپنا سر پکڑ کر بیٹھ گیا۔ کومل نے ایک نظر اسے دیکھا اور تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گئی، جانے سے پہلے وہ سلیم نواز کا چہرہ دیکھنا نہ بھولی تھی۔ سلیم نواز کا دماغ تیزی سے کام کر رہا تھا۔ ٹھیک ڈیڑھ گھنٹے بعد جب حق نواز باہر سے کرکٹ کھیل کرگھر واپس آیا تو سلیم نواز کمرے میں نہیں تھا۔۔۔ اس نے خاص نوٹس نہیں لیا لیکن ابا کے گھر آنے کے بعد جب سب کھانا کھانے بیٹھے تب اسے کچھ تشویش ہوئی کہ سلیم نواز اب تک نہ آیا تھا۔

"ایک تو میں اس لڑکے سے بہت تنگ ہوں، بہت تنگ کر رکھا ہے مجھے اس نے، بھلا یہ کوئی وقت ہے آوارہ گردی کرنے کا؟ میں تو اپنی بلا سے چیختی چلاتی رہوں مگر اس کم بخت کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔۔۔ ناخلف نہ ہو تو۔۔۔کم از کم انسان کھانے کے وقت تو گھر میں رہے، جب دیکھو ہلڑ بازی۔۔۔!!"

امی کو ایک بار پھر غصہ آگیا تھا ۔ ابا کے آفس میں آجکل مصروفیت ذیادہ تھی اور وہ بے حد تھکاوٹ محسوس کر رہے تھے۔ شاید اسی لیے انہوں نے سلیم کی شان میں زمین و آسمان ایک کرنے میں امی کا بھرپور ساتھ نہیں دیا تھا ورنہ وہ ضرور اس کارِ خیر میں شریک ہوتے۔۔۔ رات گیارہ بجے بھی جب سلیم نواز واپس نہ آیا تو کومل کو تشویش

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہونے لگی۔ ایسی حالت میں ناجانے کہاں چلا گیا ہوگا۔۔۔ حق نواز بھی کئی چکر لگاچکا تھا کالونی کے مگر سلیم کو نا آنا وہ نا آیا۔۔۔

دہائی خدا کی ذرا شرم حیا نہیں اس بے غیرت کو۔۔ آدھی رات ہونے کو آگئی مگر ابھی" "تک گھر نہیں آیا۔۔۔ائے میں کہتی ہوں کوئی پوچھنے والا نہیں کیا اس ناہنجار کو۔۔۔؟

امی کا سر درد سے پھٹا جا رہا تھا۔ وہ مسلسل بول رہی تھیں۔ ابا اپنے کمرے میں پاؤں پسارے خراٹے لے رہے تھے۔انہیں کوئی خبر نہیں تھی کہ دنیا میں کیا ہو رہا ہے۔

"امی پلیز ٹینشن نہ لیں، آپ سو جائیں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارے ایسے کیسے ٹینشن نہ لوں، یہ منحوس جو میری جڑوں میں بیٹھ گیا ہے مجھے کہاں" آئے گی نیند، آلینے دو اس ٹپری واس کو آج نہیں چھوڑوں گی میں۔۔۔حد ہوتی ہے بے شرمی کی، اس لڑکے کو نہ ماں کا لحاظ ہے نہ باپ کا خوف اور ایک تمہارے ابا ہیں ذرا جو اس شخص کو کوئی فکر ہو اولاد کی، پڑے پیر پسارے مزے سے سو رہے ہیں،

"ہاں یہاں میں جو جلنے مرنے کو موجود ہوں انہیں کیا پرواہ۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی کی آنکھیں نیند سے بھری ہوئی تھیں اور اسی حساب سے انکا پارہ بھی آسمان کو چھو رہا تھا۔کومل نے خوب منت سماجت کرکے انہیں لیٹنے پر آمادہ کیا۔۔۔

"جیسے ہی یہ بے غیرت آئے مجھے اسی وقت اٹھا دینا، خبردار جو تم دونوں نے پردے ڈالنے کی کوشش کی اس بار۔۔!"

کومل اور حق نواز نے تابعداری سے سر ہلایا۔ پانچ منٹ بعد امی کے خراٹے بھی وقفے وقفے سے ابا کے خراٹوں کا ساتھ دینے لگے۔ کومل اور حق نواز سر جوڑے بیٹھے تھے۔ حق نواز کئی بار اس سے پوچھ چکا تھا مگر کومل اسے کیا بتاتی، بات ہی ایسی تھی کہ وہ خود بھی اس بارے میں یقین سے کچھ کہہ نہیں سکتی تھی جب تک سلیم نواز خود اپنے منہ سے اقرار نہ کر لیتا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کی آواز آنا بند ہوئی اور قدرے خاموشی چھا گئی۔ کومل باہر لاؤنج میں بیٹھ کر نماز ادا کر رہی تھی، اسکی عشاء رہتی تھی۔ ٹھیک دس منٹ بعد سلیم نواز دبے قدموں سیڑھیاں اتر کر نیچے چلا آیا، اسکے خیال کے مطابق سب سو چکے تھے لیکن جیسے ہی وہ لاؤنج سے گزر کر اپنے کمرے کی جانب بڑھا تب ہی اسکی نظر کومل پر گئی، وہ بے حد گھبرا گیا۔ اس نے گھبرائی ہوئی نگاہ ابا کے کمرے پر دوڑائی مگر وہاں خراٹے

URDU NOVEL BANK

گونجنے کی آوازوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اس نے سوچا کومل سے کیوں ڈرے؟ وہ ہمت کرکے آگے بڑھا اور دروازے کا ہینڈل دبا کر احتیاط سے کمرے میں قدم رکھا۔

"تم اس وقت کہاں سے آرہے ہو سلیم نواز؟"

کمرے میں گونجنے والی اس بھاری آواز سے سلیم نواز کا دل اچھل کر حلق کو آگیا۔۔۔

©knza musannifa®

میرے ساتھ ہی ایسا کیوں ہوتا ہے ہمیشہ، آخر کب میری زندگی کے اندھیرے ختم ہوں" گے؟ لوگ جو چاہتے ہیں حاصل کرلیتے ہیں اور ایک میری زندگی ہے جس میں خوشی داخل ہونے سے پہلے مایوسی اور ناکامی ڈیرہ ڈال لیتی ہے۔۔"!!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ شراب کا گھونٹ بھر کر اب ایک اور سگریٹ سلگا رہا تھا۔۔اگلے تین دن میں اسکی امریکہ کے لیے فلائٹ تھی اور اسکے بعد جو طوفان اسکے منتظر تھے ان کے بارے میں سوچ کر ہی وہ فرسٹریشن کا شکار ہوتا جا رہا تھا۔ سیگریٹ کا لمبا کش لے کر وہ شراب کا گلاس ہاتھ میں تھامے کھڑکی کے پاس چلا آیا تب اس نے سلیم نواز کو تیر کی تیزی سے

URDU NOVEL BANK

لان عبور کرکے گیٹ کی جانب بڑھتے دیکھا۔ گلاس اسکے ہاتھ سے چھوٹتے چھوٹتے بچا، اسے جیسے اپنی آنکھوں پر یقین نہیں آیا تھا۔

"بلڈی ہیل۔۔۔ اسکا یہاں کیا کام؟"

اسکے لبوں سے بے ساختہ یہی نکلا، نگاہیں اب بھی سلیم پر تھیں جو گیٹ تھامے روتے ہوئے پلٹ کر اس عالیشان لیکن منحوس گھر کو غصے سے دیکھ رہا تھا پھر وہ اپنے ہاتھ کی پشت سے آنکھیں رگڑتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔

اسکا ذہن یہ منظر دیکھ کر مزید الجھ گیا، اس سے پہلے کہ وہ اس بارے میں غور کرتا کمرے کا دروازہ کھلا اور شینا اپنے ہوش رُبا وجود کے ساتھ قیامت بپا کرتے ہوۓ اسکے قریب چلی آئی۔ شینا کو اس حالت میں دیکھ کر وہ خود پر اپنا اختیار کھو بیٹھا اور اسکے ہاتھ سے گلاس چھوٹ گیا۔۔۔ایسا نہیں تھا کہ اس نے کبھی حسین و تراش خراش سے مزین "جسم" نہیں دیکھے تھے، اس معاملے میں تو وہ اچھا خاصہ تجربے کار تھا مگر شینا، جس کے لیے اسکی دیوانگی کئی عرصے سے دو چند ہوئی جارہی تھی اسکا پکے پھل کی طرح یوں اسکی جھولی میں آگرنا بالکل غیر متوقع تھا۔۔۔اس لیے اسکا حیران ہونا بنتا تھا۔ شینا بدستور مسکراتی ہوئی اسکے ساتھ آلگی۔۔۔شینا کی حالت دیکھ کر وہ خوشی سے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پاگل سا ہو رہا تھا۔۔۔ اس نے کچھ کہنا چاہا شینا نے اسکے لبوں پر انگلی رکھ کر سرخ نگاہوں سے اسے دیکھا۔ عجیب سی وحشت تھی۔

"کچھ مت کہو فہد ڈارلنگ۔۔۔"

فہد کے ہاتھوں سے سیگریٹ پکڑ کر اس نے ایش ٹرے میں مسل دیا اور اپنا آپ اسکے حوالے کردیا۔ دو شیطان ایک دوسرے کو دلدل کی گہرائیوں میں گراتے چلے گئے اور ان کی قسمت کے پنے مزید تاریکی میں ڈوب گئے۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز کی بھاری آواز پر وہ دق سے رہ گیا۔ پہلی بار سننے پر تو اسے یونہی لگا جیسے وہاں ابا کھڑے ہیں کیونکہ تیرہ سالہ حق نواز بھی ابا جیسی بھاری آواز رکھتا تھا۔

"اف ڈرا دیا تھا یار تو نے۔۔"

وہ اسکا سوال نظر انداز کرتے ہوئے گہری سانس لے کر بولا اور بیڈ پر گر گیا۔ اسکا بخار اب بھی باقی تھا۔

URDU NOVEL BANK

تجھے تھوڑی سی بھی شرم ہے سلیم نواز کہ تو کر کیا رہا ہے؟ کس چیز کی کمی ہے تجھ" میں جو تو ایسی حرکات پر اتر آیا ہے۔۔۔بہت افسوس کی بات ہے کہ تجھے احساس تک نہیں ہم میں سے کسی کا۔۔۔ارے اپنا نہیں تو ابا کا ہی خیال کر کچھ، کیسے وہ سارا دن محنت مشقت کر کے ہمارے لیے پیسے کماتے ہیں مگر تجھے نا ابا کا احساس ہے نا "امی کی صحت کا۔۔؟

حق نواز زندگی میں پہلی بار اتنی سنجیدگی سے کچھ بول رہا تھا سلیم نواز حیرت سے اسے دیکھے گیا۔ حیرت اسے اس بات پر نہیں تھی کہ حق نواز اسے سمجھا رہا تھا بلکہ حیرت اس بات پر تھی کہ حق نواز کو اسکی حقیقت کیسے پتہ چلی۔۔۔ اسے کیسے یہ سب معلوم ہوا۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اسی وقت کومل بھی وہاں چلی آئی، سلیم نواز نے نفرت سے اسکی طرف دیکھا جیسے کومل ہی وہ بھیدی تھی جس نے اسکا راز فاش کیا تھا مگر اچانک اسے خیال آیا کہ کومل کو کس نے بتایا، کومل تو خود لاعلم تھی اسے کیسے پتہ چل سکتا ہے کچھ، سلیم نواز نے خود کو سمجھایا کہ یہ وقت ہوش سے کام لینے کا ہے اور ہوشمندی کا تقاضا یہی ہے کہ ہر بات سے صاف مکر جایا جائے۔۔

"یہ چھت پر تھا۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کی بات پر حق نواز نے حیرت سے سلیم کا چہرہ دیکھا۔

"چھت پر؟ لیکن کیوں---؟"

"میری مرضی---کیا میں اپنی چھت پر نہیں جا سکتا؟"

اس نے خودسر انداز میں جواب دیا اور تہہ کیا ہوا کمبل کھول کر اپنے اوپر اوڑھ لیا---

حق نواز اور کومل ایک دوسرے کو دیکھنے لگے---

"دیکھو سلیم نواز میری بات سنو!" کومل کو ناجانے کیا ہوا وہ اسکے قریب بیٹھ کر بے حد پیار سے بولی، حق نواز کو کومل کا انداز اچھا لگا کہ شاید اس رویے سے ہی سلیم نواز کچھ اپنا حال عیاں کر سکے جبکہ سلیم نواز کے اندر آتشیں شعلے جل اُٹھے---"تم ہمارے بھائی ہو اور ہم تمہارے اپنے ہیں سلیم--- میں یہ بات سو فیصد یقین سے کہہ سکتی ہوں کہ تم کبھی کچھ ایسا نہیں کر سکتے جس سے امی یا ابا کی عزت پر حرف آئے---

"کیوں ایسا ہی ہے نا حق نواز؟

کومل نے حق نواز کو دیکھتے ہوئے ہلکا سا وقفہ پیدا کیا حق نواز نے اسکی بات کی تائید کی اور کمبل میں دبکے سلیم نواز کی آنکھیں جلنے لگیں---اسکے اندر جلتے شعلے بھڑک اُٹھنے کو بےتاب تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تمہیں جو بھی پریشانی ہے مجھے اور حق نواز کو بتاؤ، ہم وعدہ کرتے ہیں امی یا ابا سے کچھ نہیں کہیں گے، ہم مل کر اسکا کوئی حل نکال لیں گے لیکن ایسے اپنے ساتھ ساتھ دوسروں کو مت اذیت دو، کیا تم جانتے نہیں کہ امی تمہاری وجہ سے کس قدر پریشان ہیں؟"

کومل خود بھی رو پڑی تھی سلیم نواز خاموش رہا تو وہ اپنے اشک صاف کرتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ اسکے جانے کے بعد گہرا سکوت چھا گیا لیکن جلد ہی سلیم نواز کی گھٹی گھٹی سسکیوں نے حق نواز کو ٹھٹھکنے پر مجبور کر دیا۔ اس نے اچانک سلیم کا کمبل الٹ دیا، سلیم نواز نے جلدی سے آنکھیں صاف کرلیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم رو رہے ہو سلیم نواز؟"

"نہیں میں کیوں روؤں گا، مرد نہیں روتے۔۔۔"

اس نے سختی سے یوں جواب دیا جیسے وہ حق نواز سے زیادہ خود کو یہ بات باور کروا رہا تھا۔

"!!جھوٹ مت بولو سلیم، یہاں دیکھو میری طرف۔۔۔"

"!!یار کہا نا کچھ نہیں ہے، جا تنگ مت کر سونے دے۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز ذرا اونچی آواز میں بولا تو اسکا ضبط مزید ڈولنے لگا۔۔۔ اس نے غصے سے کمبل کھینچنا چاہا مگر حق نواز کی بھاری گرفت نے ایسا کرنے نہ دیا۔

"یار کومل ٹھیک کہتی ہے، تم شیئر کر کیوں نہیں لیتے جو بھی چل رہا ہے تمہارے اندر،"

"اسطرح تو تم سب کو پریشان کر رہے ہو۔۔۔

کومل کا نام سنتے ہی سلیم نواز کے اندر ہر جانب شعلے بھڑک اُٹھے۔

"ذیادہ کومل کومل کرنے کی ضرورت نہیں ہے سمجھے تم؟ منافق ہے یہ، اوپر سے کچھ اندر سے کچھ۔۔۔"

وہ تیزی سے بستر سے اُٹھ کر کمرے میں ٹہلنے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ بہن ہے ہماری، تمہیں ایسا نہیں کہنا چاہیے۔۔۔ اسے تمہارا احساس ہے مگر تم۔۔۔"

سلیم نے غصے سے بل کھاتے ہوئے اسکی بات کاٹی۔

"خاموش رہو تم، جن باتوں کا پتہ نہ ہو ان میں ٹانگ مت اڑایا کرو۔۔"

"تمہیں بڑا پتہ ہے جیسے۔۔۔"

حق نواز نے بھی دوبدو جواب دیا تو سلیم کو آگ ہی لگ گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بہت یقین ہے نا اپنی ستی ساوتری بہن پر، ہے نا؟ یہاں آؤ ذرا تمہیں اسکے کارنامے" "دکھاؤں، تمہاری تو آنکھیں کھلیں پہلے---

وہ کمپیوٹر کی طرف آتے ہوئے بولا تو حق نواز الجھن بھری نگاہوں سے اسے دیکھنے لگا۔

تم سب کو میں ہی برا لگتا ہوں نا، ساری برائیاں مجھ میں ہی ہیں ناں--- ابھی بتاتا" "ہوں اتنا بھی برا نہیں ہوں میں--

وہ کی بورڈ پر انگلیاں چلاتے ہوئے بول رہا تھا---

یہ دیکھ --- عشق معشوقی ہو رہی ہے اپنے عاشق احتشام کے ساتھ-- محبت بھری" باتیں چیک کر ذرا--- اور یہ ویڈیو یہ تصاویر احتشام کی، بھلا اس سب کی کیا تک بنتی "ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز پھٹی پھٹی آنکھوں سے سب دیکھے گیا---

یہ سب--یہ کیسے ہو سکتا ہے، کومل ایسی نہیں--- ہماری بہن ایسی نہیں ہو" "سکتی--

حق نواز کو سمجھ ہی نہیں آرہا تھا کہ کیا کہے۔ بے یقینی سی تھی۔

URDU NOVEL BANK

ارے میرے سیدھے سادے بھائی، یہ لڑکیاں ہی ہوتی ہیں جو خراب کرتی ہیں ہم" لڑکوں کو، ہمیں بہکاتی، بھڑکاتی ہیں اور اپنے ناپاک ارادوں میں کامیابی کے بعد یوں معصوم بن جاتی ہیں جیسے ان سے ذیادہ پاک باز کوئی ہے ہی نہیں۔۔۔" سلیم نواز شینا کا سارا غصہ بڑے آرام سے اپنی بہن پر نکال رہا تھا۔ حق نواز کے چہرے کے تاثرات اسے کافی لطف دے رہے تھے۔اسکے اندر کا شیطان خوش ہوا تو اس نے مزید ٹکڑا لگایا۔۔۔ "ابھی تو میں نے تجھے اسکی اور چیٹس نہیں دکھائیں پتہ نہیں کس کس کے ساتھ چکر چلا رکھے ہیں اس نے، محلے کے تو کسی لڑکے کو چھوڑا نہیں ہماری بہن نے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز نے اسکی بات کاٹی۔۔۔

بس کر دے سلیم نواز، اپنی بہن کے بارے میں کیسی باتیں کر رہا ہے۔۔۔ کومل اتنی" بری نہیں ہو سکتی۔۔ وہ گھریلو لڑکی ہے اسکی تو دوستی بھی نہیں ہے کسی سے۔۔۔ہو سکتا ہے تجھے غلط فہمی ہوئی ہو؟"

URDU NOVEL BANK

کومل کی جانب سے حق نواز کا دل تو کھٹا ہو ہی چکا تھا مگر یہ اسکے اندر کی اچھائی تھی شاید کہ وہ سلیم نواز کو مزید کچھ کہنے سے روک رہا تھا مگر سلیم نواز کو اسکی یہ صلح جوئی ایک آنکھ نہ بھائی۔

میں نے بھی تو یہی سمجھایا تھا اسے بڑے پیار سے کہ تم ایسی ویسی لڑکی نہیں ہو، خاندانی ہو، شریف ہو مگر اس نے مجھ پر غصہ کیا اور جب میں نے اسے سختی سے کہا "کہ اب تم کبھی کسی لڑکے سے بات نہیں کرو گی تو پتہ ہے اس نے کیا کِیا؟

"کیا؟"

حق نواز کے انداز میں تجسس تھا۔

یہ دیکھ، بھاگنے کے ارادے ہیں محترمہ کے۔۔۔ ہماری عزت کا جنازہ نکالنے والی" "!ہماری بہن۔۔۔ ہونہہ

وہ تنفر سے پھنکارا۔ حق نواز غم و غصے سے کومل اور احتشام کے میسجز دیکھ رہا تھا جن میں احتشام اسے کہہ رہا تھا کہ بھاگ چلتے ہیں اور کومل نے کہا تھا اب تو میرا بھی یہی دل کرتا ہے۔ اسکے بعد کے میسجز کاٹ دیئے گئے تھے۔

پہلی بار حق نواز کے دل میں خطرے کی گھنٹی بجی،

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل اس قدر بے شرم ہو سکتی ہے میں سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ تو نے مجھے پہلے کیوں"
"نہیں بتایا؟

حق نواز سرخ چہرے کے ساتھ بولا۔ سلیم نواز کو کافی اطمینان محسوس ہوا۔ اسے اسی چیز کی توقع تھی حق نواز سے۔۔۔ وہ خود کو پاکباز اور سچا ثابت کرنے کے لیے کومل کو جس قدر گندہ کر سکتا تھا کر رہا تھا اور اسکا اسے خاطر خواہ رزلٹ دیکھنے کو ملا تھا حق نواز اسکے دام میں آچکا تھا۔۔

"!!اب میں کیا بتاتا یار بہن تو ہماری ہی ہے نا، پردہ بھی تو مجھے ہی رکھنا تھا۔۔۔"
پردہ؟ یہ پردہ رکھنے والی بات ہے، مجھ سے تو ایک منٹ کے لیے بھی برداشت نہیں ہو رہا"
"ابھی جا کے خبر لیتا ہوں اس بے غیرت کی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حق نواز غصے سے لال پیلا ہوتے ہوئے دروازے کی جانب بڑھا۔مگر سلیم نے اسے جا لیا۔
ابھی نہیں یار، اس وقت ہمیں ہوش سے کام لینا ہے۔۔۔ ورنہ بات بگڑ بھی سکتی"
"ہے۔۔

"تو بگڑنے دے بات، اس سے زیادہ کیا بگڑ سکتا ہے اور؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نہیں یار نہیں تو اس وقت غصے میں ہے، میں کہہ رہا ہوں نا ابھی نہیں۔۔ تو بس۔۔"

"میری بات مان اور ضد مت کر۔۔دیکھ میرے پاس ایک آئیڈیا ہے۔۔۔

"کیسا آئیڈیا؟"

حق نواز نے خفگی سے اسکی طرف دیکھا۔

"کل ابا کو چھٹی ہے اور ہمیں بھی، تم نے یہ بات ابا کو بتانی ہے ہر حال میں اور جب کومل جھوٹ بولنے کی کوشش کرے گی تو میں امی،ابا کو اسکی یہ اصلیت دکھا دوں گا۔۔۔ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہو جائے گا۔۔ تب دیکھنا کیسی چھترول ہوتی اسکی۔۔فکر نہ کرو تم حق نواز بس یہ یاد رکھو برے کے ساتھ برا ہی ہوتا ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہے لیکن مجھ سے تو ایک لمحہ بھی برداشت نہیں ہو رہا۔۔۔"

"میں جانتا ہوں یار، مگر میرا حوصلہ بھی تو دیکھ۔۔۔اور آج بھی میں یونہی نہیں چھت پر گیا تھا اسی کی وجہ سے گیا تھا، مجھے شک تھا اپنے عاشق کو چھت پر ملنے بلاتی ہے یہ ورنہ خود سوچ کہ اسے کیسے پتہ چلا میں چھت پر تھا، کیا الہام ہوا تھا؟"

سلیم نواز نے چہرے پر غم و غصہ اور سنجیدگی طاری کرتے ہوئے کہا۔ حق نواز خاموش رہا وہ خود پر قابو پانے کی کوشش کر رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"خیر مجھے تو بہت نیند آرہی ہے میں سونے جا رہا ہوں، تم بھی سو جاؤ۔۔"

سلیم نواز نے انگرائی لیتے ہوئے کہا اور بستر میں گھس گیا۔ حق نواز خاموشی سے اٹھ کر باہر آگیا۔ اس کے اندر سرد گرم لہریں سی اُٹھ رہی تھیں۔ سوالات بڑھتے چلے جا رہے تھے۔ وہ دبے پاؤں چلتا ہوا کومل کے کمرے کے پاس آرُکا، وہ جاگ رہی تھی۔ حق نواز نے اسکے کمرے کے پچھلی جانب کھلنے والی کھڑکی میں سے جھانکا وہ اسی کھڑکی کے پاس جائے نماز پر بیٹھی رو رہی تھی ہاتھ دعا کے لیے اٹھا رکھے تھے۔۔۔

"منافق ہے یہ اندر سے کچھ،باہر سے کچھ۔۔۔"

سلیم نواز کے الفاظ کی بازگشت ہوئی تو حق نواز نے کان لگا کر ناجانے کیا سننے کی کوشش کی۔ کومل امی کی صحت کے لیے دعا کر رہی تھی، پھر اس نے ابا کے لیے دعا کی، پھر حق نواز کے لیے اور پھر سلیم نواز کے لیے۔۔۔ پھر وہ یونہی ہاتھ پھیلائے اللہ سے کچھ راز و نیاز میں مشغول ہو گئی۔ اسکی مبہم باتیں حق نواز کی سماعتوں تک نہ پہنچ پا رہی تھیں۔ وہ وہاں سے ہٹ گیا اور پرسوچ انداز میں اپنے کمرے کے اندر چلا آیا۔۔ اس نے اپنے بیڈ پر لیٹ کر آنکھیں موند لیں مگر نیند کیسے آتی پھر وہ اُٹھا اور اسی

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بے چین انداز میں کمپیوٹر آن کرلیا، اسے نہیں پتہ تھا وہ کیوں ایسا کر رہا ہے۔ اگلے دو منٹ میں وہ سلیم کا دکھایا گیا سارا مواد ڈیلیٹ کرکے کمپیوٹر شٹ ڈاؤن کر رہا تھا۔

اسکے بعد جیسے ہی وہ بستر پر آیا ویسے ہی اس نے نیند کی وادی میں قدم رکھ دیا۔۔۔ وہ سو گیا تھا، سب سو گئے، صرف کومل جاگ رہی تھی۔ ہر انسان کو ایک موقع بونس کے طور پر دیا جاتا ہے جس میں اسے غفلت کی نیند سے جگا کر حقائق سے روشناس کروایا جاتا ہے یقیناً ایسا ہی ایک موقع کومل کو بھی ملا تھا، اسکو بھی غفلت کی نیند سے جگا دیا گیا تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
©knza musannifa®

آج اتوار کو تعطیل عام تھی، سب ہی گھر پر موجود تھے۔ سب ساتھ بیٹھ کر ناشتہ کر رہے تھے۔ امی نے بڑے پائے صبح پانچ بجے ہی چولہے پر چڑھا دیئے تھے۔اور دس گیارہ بجے سب کے اُٹھنے تک ناشتہ تیار تھا۔ امی کافی ہشاش بشاش دِکھ رہی تھیں کیونکہ

URDU NOVEL BANK

خلاف توقع سلیم نے ان سے کل رات کے لیے معافی مانگ لی تھی اور انہوں نے آئندہ ایسا نا کرنے کی تاکید کرتے ہوئے اسے معاف کر دیا تھا۔

دسترخوان سمیٹ کر کومل چائے کی ٹرے لاؤنج میں لے آئی تھی۔ ابا ٹی وی پر لگے ایک ٹاک شو میں ہونے والی بحث میں غرق تھے جبکہ امی حق نواز کے بالوں میں تیل کی مالش کرتے ہوئے تین دن سے نا نہانے پر اسے بے نقط سنا رہی تھیں۔

"پتہ نہیں یہ اسکول والے تم لوگوں کے کان کیوں نہیں کھینچتے۔۔۔"

حق نواز نے سنی ان سنی کرتے ہوئے سلیم نواز کی جانب دیکھا جو اسے پتہ نہیں کیا اشارے کر رہا تھا۔ حق نواز نے منہ بنا کر اسے گھورتے ہوئے اپنا رُخ پھیر لیا۔ کومل نے بغور دونوں کو دیکھتے ہوئے احتیاط سے ابا کے سامنے چائے کا کپ رکھا، اسے اب بھی سلیم نواز پر غصہ آرہا تھا پتہ نہیں کیوں، شاید وہ اب تک اندرونی کشمکش کا شکار تھی کہ سلیم نواز نے کیا گُل کھلایا ہوگا۔انہی سوچوں میں گُم وہ چائے کا کپ سلیم نواز کے سامنے رکھ رہی تھی جب سلیم نواز نے میز کو ہلکا سا ٹھوکا دیا اور تھوڑی سی چائے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

چھلک کر کومل کے ہاتھ پر گر گئی۔ وہ پہلے ہی بھری بیٹھی تھی سلیم نواز کی اس حرکت سے مزید سلگ کر رہ گئی۔

"یہ کیا بدتمیزی ہے سلیم نواز؟"

وہ تڑخ کر بولی۔

"تم اندھی ہو؟ تمہیں نظر نہیں آتا؟ کوئی کام ٹھیک طریقے سے بھی کر لیا کرو۔۔۔"

ابا نے ٹی وی سے نگاہیں ہٹا کر کومل کا دھواں دھواں چہرہ دیکھا۔ سلیم نواز کا انداز بے حد نامناسب تھا۔

"یہ دیکھ رہے ہیں آپ؟ ایسے بات کرتا ہے کوئی اپنی بڑی بہن سے۔۔۔؟اس لڑکے کو بالکل شرم لحاظ نہیں رہا کسی بڑے چھوٹے کا۔۔۔!!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

امی بولے بنا نا رہ سکیں جبکہ حق نواز کا دل بیزاری سے کچھ اچانک دھڑکا۔ وہ جانتا تھا سلیم نواز نے جان بوجھ کر ایسا ماحول بنانے کی کوشش کی ہے تاکہ کومل کے گرد گھیرا تنگ کر کے اسے ذلیل کر سکے۔ اسے کومل کی ذلت کی پرواہ اتنی نہیں تھی جتنا اس بدمزگی کا خوف تھا جو ابا اور امی کے درمیان متوقع تھی۔۔۔ اسے امی کا احساس تھا، ابا کی فکر تھی۔۔۔ وہ ان کے مابین کوئی جھگڑا نہیں چاہتا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!سلیم نواز۔۔"

یکدم ابا کی گرجدار آواز گونجی۔ سلیم نواز نے منہ بسورا۔

"ابا سب مجھے ہی کیوں صلواتیں سنانے لگ جاتے ہیں؟ کوئی اسے کیوں نہیں کچھ کہتا جو اصل قصوروار ہے۔۔"

سلیم نواز نے کومل کی جانب انگلی سے اشارہ کرتے ہوئے تڑخ کر کہا اور پھر اس نے امی کی جانب دیکھا۔

"اور امی آپ۔۔۔ آپ تو بس رہنے ہی دیں آپ صدا سے اس بدچلن کے کارناموں میں اسکا ساتھ دیتی آئی ہیں آپ بھلا کیوں اسے منع کریں گی، اس بے حیا کو ہلہ شیری دینے والی بھی آپ ہی ہیں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"چٹاخ ۔۔۔چٹاخ۔۔۔"

یکدم ابا کا ہاتھ اُٹھا اور سلیم نواز کو دن میں تارے نظر آنا شروع ہو گئے۔ کومل کا جی چاہا زمین پھٹے اور وہ اس میں سما جائے۔ کیسی تذلیل اور ہتک کا احساس تھا جو وہ اس وقت محسوس کر رہی تھی۔ سلیم نواز اپنے گال پر ہاتھ رکھے حیرت سے گنگ رہ گیا تھا۔۔ امی نے اپنا دل تھام لیا۔ اس سے پہلے کہ کوئی کچھ کہتا باہر گھنٹی بجنے کی آواز

URDU NOVEL BANK

آئی۔سب سے پہلے حق نواز کے وجود میں جنبش پیدا ہوئی وہ بھاگ کر باہر گیا اور جب واپس آیا تو اسکے ہاتھ میں ایک پرچی تھی۔۔۔

"کیا ہے یہ؟"

ابا نے گرجدار آواز میں پوچھا تو حق نواز نے پرچی انکی جانب بڑھا دی۔ خاکی لفافہ چاک کرکے ابا نے کاغذ پر رقم مختصر تحریر پر نظریں دوڑائیں۔۔۔

میرے شہزادہ سلیم مجھے انتظار کی سولی پر چڑھا کر تم کہاں غائب ہوگئے ہو؟ میں جانتی" ہوں تم بھی مجھ سے زیادہ دیر دور نہیں رہ سکتے۔۔۔تمہیں بس یہ بتانا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکے مجھے میری ساری رقم لوٹا دو ورنہ۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"فقط تمہاری شینا۔۔۔

ابا یکدم گرنے کے سے انداز میں صوفے پر بیٹھ گئے اور اپنا سر تھام لیا۔ انکے اس انداز پر سبھی پریشان ہوگئے۔

"کک۔کیا ہے یہ؟ آپ کچھ بتاتے کیوں نہیں آپ کیا لکھا ہے اس پرچی میں؟"

امی کی آواز میں بہت سے خدشات پنہاں تھے۔ سلیم نواز نے بوکھلا کر پہلے ابا اور پھر زمین پر گری پرچی کی جانب دیکھا۔ اس کے دل میں چونکہ چور تھا اس لیے اسے اس

URDU NOVEL BANK

چٹھی پر شینا کا گمان ہوا جبکہ کومل کو یہ ڈر تھا کہ کہیں احتشام نے نا یہ حرکت کی ہو۔ اسکا دل اندیشوں میں گھرا ہوا تھا۔

"میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ میری اولاد ہاتھوں سے یوں نکل جاۓ گی۔۔۔اس سے بڑھ کر بھی رزالت ہوگی میرے لیے کوئی؟"

ابا کی آواز کسی کھائی سے آتی محسوس ہوئی۔ سلیم نواز اور کومل اپنی اپنی جگہ جم چکے تھے جبکہ حق نواز نے پرچی اُٹھا کر باآواز بلند اسے پڑھنا شروع کیا۔ جوں جوں وہ پڑھتا گیا سلیم نواز دھماکوں کی زد میں ہچکولے کھاتا رہا۔ شینا اس حد تک جا سکتی تھی اس نے سوچا نہ تھا۔ کومل عالمِ تحیر میں مبتلا حق نواز کے لبوں سے نکلنے والے الفاظ پر امی کی جانب دیکھنے لگی، اسکا مطلب اسے سلیم نواز پر جو شک تھا وہ درست تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!یہ۔۔یہ جھوٹ ہے۔۔"

سلیم نواز حق نواز سے وہ پرچی چھینتے ہوئے ہکلایا، تحریر پر نظر پڑتے ہی اسکی زبان گویا گنگ ہوگئی تھی۔

"مم۔میں نہیں جانتا یہ سب کیا ہے؟ امی۔۔۔"

وہ بدحواسی میں امی کی جانب بڑھا مگر امی نے اسے پیچھے دھکیل دیا۔

URDU NOVEL BANK

شرم سے ڈوب مرنے کا مقام ہے یہ، کیا اس دن کے لیے تمہیں پال پوس کے بڑا"
"!!کیا تھا؟ مجھے تو شرم آتی ہے تجھے اپنی اولاد کہتے ہوئے---

امی نے منہ پر دوپٹہ رکھ لیا، انکی آواز بھرا گئی تھی۔

بے غیرت کم سے کم اس بات کا لحاظ کر لیا ہوتا تو نے کہ اس گھر میں تیری جوان"
"بہن رہتی ہے، ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے اور تم کن کاموں میں پڑ گئے سلیم نواز؟

سلیم نواز پر امی کے الفاظ کوڑے کی طرح برس رہے تھے۔ وہ انہیں بتانا چاہتا تھا کہ اس نے کچھ غلط نہیں کیا مگر وہ کیسی بے بسی کا شکار تھا کہ سچ تک نہیں بول سکتا تھا۔ کس منہ سے بولتا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ثمینہ اس سے پوچھو یہ کیا گند پھیلا کر آیا ہے، کونسے عذاب میں گرفتار کروانا چاہتا ہے"
"اب ہمیں؟

ابا نے غصے اور نفرت سے سلیم نواز کے چہرے سے نگاہیں ہٹا لیں۔

دیکھ سلیم سچ سچ بتا دے کیا ہے یہ سب، ورنہ تمہاری ہڈی پسلی ایک کردوں گی-- خدا"
کے لیے اپنے ماں باپ کی برداشت کا مزید امتحان مت لو، جو بھی بات ہے سچ
"بتاؤ---؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سب سلیم نواز کا منہ تک رہے تھے جیسے ابھی وہ ان پر کوئی جان لیوا انکشاف کردے گا اور یہ انکشاف بہرحال ضروری بھی تھا۔ سلیم نواز نے دھڑکتے دل کے ساتھ اپنا حلق تر کیا، اسی لمحے باہر دروازے پر دستک ہوئی۔۔۔

دروازہ کھولتے ہی فہد اور نبیلہ پھپھو کو سامنے دیکھ کر حق نواز کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔۔۔ناجانے آج کی تاریخ میں کون سے طوفان آنے والے تھے۔ نبیلہ پھپھو کو دیکھ کر امی حیرت زدہ رہ گئیں مگر فہد کو دیکھ کر انکے سارے وجود میں اور بالخصوص چہرے پر ناگواری کی لہر دوڑ گئی۔

"!!تم نے میرے ساتھ بالکل اچھا نہیں کیا ثمینہ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نبیلہ پھپھو بلا تمہید امی پر چڑھ دوڑیں۔ امی کو ان کی دیدہ دلیری پر مزید حیرت ہوئی۔ انہوں نے ابا کو دیکھا۔ وہ خود سراپا سوال بنے بیٹھے تھے۔

میرے ہیرے جیسے فہد کو بدنام کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی، اچھا بھلا اسٹیٹس" خاک میں ملا دیا مگر تم کیا سمجھتی ہو میں دودھ پیتی بچی ہوں؟ کیا میری آنکھیں نہیں "ہیں؟ میں سرعام تمہارے سارے کچے چٹھے کھولوں گی۔۔۔

امی اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی تھیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بس بہت ہو گیا نبیلہ، میرے گھر میں کھڑے ہو تم مجھ ہر ہی کیچڑ اچھال رہی ہو؟ تم" ہرگز اس انداز میں بات نہیں کر سکتی۔۔۔صاف صاف بتاؤ کن عزائم سے یہاں کا رُخ "کیا ہے تم نے؟

امی نے بغیر کسی لگی لپٹی کے کہا تو نبیلہ پھپھو نے تلخی سے مسکرا کر امی کی جانب دیکھا۔

شرافت کے ڈھونگ رچانے چھوڑ دو، تمہاری یہ بیٹی جو کرتوت گھولتی پھر رہی ہے" سارے زمانے میں، یقیناً وہ تو تمہیں پتہ ہوگا ہی۔۔۔ میرے امریکہ پلٹ بیٹے کو انکار تو یوں کیا جیسے خود تم لوگ بہت نیک شریف ہو۔۔۔اب دیکھنا تم میں سارے خاندان میں تمہارا کیا ڈھنڈورا پیٹتی ہوں، اچھا میرے ساتھ نہیں ہوا تو سکون تم لوگوں کو بھی نہیں "لینے دوں گی۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کومل کا وجود ہچکولوں کی زد میں تھا۔ اسکی ذات کی پرخچے اُڑ رہے تھے۔

جس کا دل کرتا تھا منہ اُٹھا کر اس پر الزام لگانا شروع کر دیتا تھا۔ کیا ایک وہ ہی قصوروار ہے؟ اگر ہاں تو اسکا قصور کیا تھا۔۔۔کیا محبت کرنا؟ لیکن محبت کوئی گناہ تو نہیں، ہاں محبت میں بھٹک جانا اور حدود کو پھلانگنا گناہ ہے جو کہ اس نے کبھی

URDU NOVEL BANK

نہیں کیا، اس نے ناصرف خود کو بلکہ احتشام کو بھی ان حدود سے خبردار رکھنے کی کوشش کی جن کے آگے تباہی کے سوا کچھ نہیں۔۔۔ اس نے محبت میں بھی احتیاط کا دامن نہیں چھوڑا پھر کیوں اس کے ساتھ یہ سب ہو رہا ہے۔۔۔ وہ وہاں لرزیدہ وجود کے ساتھ سر جھکائے کھڑی یہی سوچ رہی تھی۔

"نبیلہ برداشت کی ایک حد ہوتی ہے اور میں نہیں چاہتا میں اس حد سے گزر جاؤں، بہتر یہی ہوگا چپ چاپ یہاں سے چلی جاؤ ورنہ میں کچھ کر گزروں گا۔۔۔"

ابا کی بھاری گرجدار آواز نے ایک بار تو نبیلہ پھپھو کو بھی سٹپٹانے پر مجبور کر دیا۔

"!!یہ ٹھیک کہہ رہی ہیں۔۔۔"

اچانک سلیم نواز کی آواز نے سب کو چونکا دیا۔ سلیم نواز اس موقع کو ضائع نہیں کرنا چاہتا تھا۔ اپنی جانب سے سب کا دھیان ہٹانے کو اس نے یہ موقع غنیمت جانا اور ایک بار پھر پریقین انداز میں سب کی جانب دیکھا۔ امی کا سر چکرا کر رہ گیا انہوں نے تاسف بھری نگاہوں سے سلیم کی جانب دیکھا۔

"لو اور دیکھ لو، گویا مجھے تو بولنے کی ضرورت ہی نہیں رہی اب۔۔۔ کیا اب بھی ہم ہی برے ہیں؟ اور آپ لوگ دودھ کے دُھلے؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"یہ کیا بکواس کر رہے ہو تم سلیم نواز؟ تمہیں کس نے حق دیا بڑوں کی گفتگو میں لقمہ دینے کا؟"

ابا گرجے تو سلیم نواز سہم گیا۔

"ارے رب نواز بھائی اسے کیوں روکتے ہیں، کیا آپ سچ سے نگاہیں چرا رہے ہیں یا اپنی بیٹی کا راز فاش ہونے پر حیرت ہوئی؟ ارے اچھا ہوا ہمیں ایسی بدچلن لڑکی کے کرتوت پتہ چل گئے اسے کوئی شریف خاندان تو کیا کوئی بھکاری بھی اپنانا پسند نہ کرے ناجانے کس کس کے ساتھ منہ کالا کر چکی ہو گی اب تک۔۔۔"

نبیلہ پھپھو چمک کر بولیں اور انسانیت کا بھرم جو باقی تھا وہ بھی لمحہ بھر میں ٹوٹ کر رہ گیا۔ الفاظ نہیں تھے گویا نوکیلے نشتر تھے جو کومل کے وجود کو اندر باہر سے زخمی کرنے لگے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا تمہیں خدا کا کوئی خوف نہیں، کیسے بہتان تراشی کر رہی ہو تم میری معصوم بچی پر؟"

امی رو ہی پڑیں۔

"سلیم نواز کیا تمہارے پاس کوئی ثبوت ہے اس بات کا؟"

URDU NOVEL BANK

ابا نے امی کی بات کاٹتے ہوئے سختی سے پوچھا تو ان کی آواز نے سب کو دہلا دیا۔

"جی ابا۔۔۔"

ابا نے سلیم کی جانب عجیب نگاہوں سے دیکھا۔

"اگر یہ بات سچ نکلی تو میں اسے اسی وقت اپنے ہاتھوں سے واصل جہنم کردوں گا،

"میرے گھر میں ایسے ناپاک وجود کی کوئی گنجائش نہیں۔۔۔

ابا سفاک نگاہوں سے کومل کی جانب دیکھتے ہوئے بولے اور سلیم کو اشارہ کیا تو وہ تن کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے کمرے کا رُخ کیا اور اسکے پیچھے سب اس کمرے میں چلے آئے، کمپیوٹر آن کرکے سلیم نواز تیزی سے کی بورڈ پر انگلیاں چلانے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ تو ہوش کے ناخن لیں آپ، بچے کے ساتھ بچہ بن جانا کہاں کی دانشوری ہے رب نواز صاحب؟ کیا آپ ان لوگوں کی وجہ سے اپنی اولاد پر شک کریں گے جن کا اپنا کردار مشکوک ہے؟"

امی کا انداز ملتجیانہ تھا۔ کومل کسی سنگی مجسمے کی طرح باہر لاؤنج میں صوفے پر ایستادہ تھی۔ اسکے اندر باہر سب طرف سناٹا پھیلا ہوا تھا۔

URDU NOVEL BANK

تم چپ رہو ثمینہ، اب پانی سر سے اوپر ہو چکا ہے --- میں اس معاشرے میں ایک" مقام رکھتا ہوں مزید رزالت کی گنجائش ہے نا موقع -- تم بس یہ دعا کرو تمہاری بیٹی "میرے ماتھے کا داغ نہ بنے ورنہ میں تمہیں بھی اسکے ساتھ واصلِ جہنم کروں گا---

ابا کا لہجہ تھا کہ برف کا گولہ--- کومل سُن رہ گئی۔ نبیلہ پھپھو نے فہمائشی نگاہ سے فہد کو دیکھا وہ تلخی سے مسکرا دیا۔ سلیم نواز نے ان کو مزید تگ و دو سے بچا لیا تھا۔ فہد اسکرین پر کھلی فیس بک ایپلیکشن پر نظریں جمائے ہوئے تھا۔ اسکا اشتیاق بھی بڑھ چکا تھا۔ وہ اس ثبوت کو خاندان میں باقاعدہ نشر کرنا چاہتا تھا تاکہ کومل کے گھر والے اس کی شادی فہد کے ساتھ کرنے پر مجبور ہوجائیں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یکدم سلیم نواز پلٹا اور تفکرانہ انداز میں حق نواز کو گھورنے لگا۔ اسکے ماتھے پر بل دیکھ کر حق نواز نے نظریں چرائیں-- سلیم نواز کو اپنے اردگرد خطرہ منڈلاتا ہوا محسوس ہوا۔ جانتا تھا اس بار وہ پکڑ میں آیا تو بچ نہ پائے گا۔

"حق نواز تم نے ڈیلیٹ کیا ہے نا وہ تمام مواد؟"

سلیم نواز کی آواز مترشح تھی۔

"میں اس معاملے میں انجان ہوں سلیم نواز، مجھے مت گھسیٹو---"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حق نواز نے رکھائی سے کہا۔ وہ خود کو شاباشی دے رہا تھا کہ کل اس نے تمام مواد ہٹا دیا تھا ورنہ آج وہ لوگ سب طرف تماشا بن رہے ہوتے۔۔۔

میرے ساتھ جھوٹ مت بولو حق نواز۔۔۔!!" سلیم نے اسکا گریبان پکڑ لیا۔۔"صرف تم ہی جانتے تھے اس بارے میں، تمہارے علاوہ کسی کو علم نہیں تھا۔ پھر کیسے تم نے۔۔۔"

"سلیم نواز وقت برباد مت کرو اور اگر تمہارے پاس کچھ ہے تو ثبوت پیش کرو۔۔۔" ابا اسکی بات کاٹ کر دھاڑے تو سلیم کی گھگھی بندھ گئی۔وہ کیا ثبوت پیش کرتا ثبوت تو اپنے ہاتھوں مٹا چکا تھا۔ اسے اس وقت خود پر شدید افسوس ہوا اور غصہ آیا کہ کیوں اس نے حقنواز کو اپنا شریکِ راز کیا۔ کاش اس نے حق نواز کو کچھ نہ بتایا ہوتا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ابا وہ۔۔۔"

ابھی اس نے اتنا ہی کہا کہ ابا کا ہاتھ اُٹھا اور اسکے دوسرے گال پر بھی نشان چھوڑ گیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مذاق ہے یہ سب تمہارے لیے؟ جانتے ہو کس قدر بری حرکت کی ہے تم نے؟ تم" جیسی اولاد والدین کا سر شرم سے جھکا دیتی ہے۔۔جی تو چاہتا ہے تمہیں ابھی اسی وقت "ختم کر دوں مگر مجھے پہلے ان لوگوں سے نمٹ لینے دو۔۔۔

ابا نبیلہ پھپھو کی جانب بڑھے۔

دیکھ لیا آپ لوگوں نے، مزید کچھ کہنا ہے آپکو؟ یا اب بھی کوئی شیطانی پلاؤ باقی ہے" "آپ کے دماغ میں؟

نبیلہ پھپھو ابا کی بدلحاظی کو یکسر نظر انداز کرتے ہوئے تلخی سے مسکرائیں اور تیز نگاہوں سے سب پر ایک نظر ڈالی۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

منصوبے بنانے میں تو آپ لوگ ماہر ہیں، خود سے کچھ بن نہ پڑا تو بیٹے کو آگے لگا لیا" لیکن میں ان ٹپوسیوں میں آنے والی نہیں، میرے بیٹے کے سامنے کومل نے اقرار کیا ہے کہ اسکا کسی کے ساتھ معاشقہ ہے اور یہ بھی کہ یہ امریکہ میں اس سے روابط قائم "رکھنا چاہتی تھی۔۔۔

ابا بمشکل خود کو روکے ہوئے تھے۔ سلیم نواز نے روتے ہوئے ایک بار پھر دخل اندازی کی۔گویا وہ بالکل ہی پاگل ہو گیا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ابا میری بات کا یقین کریں کومل کے چکر ہیں لڑکوں کے ساتھ اسکو میں نے بھی" بہت سمجھایا لیکن یہ بھاگنے کے چکروں میں ہے ورنہ اب تک اسکا رشتہ آگیا ہوتا۔۔۔ یہ اس آوارہ احتشام کے ساتھ بھاگ کر ہمارا منہ کالا کروائے گی۔۔۔ حق نواز بھی جانتا ہے "یہ بات، حق نواز تم کچھ بولتے کیوں نہیں۔۔۔

سلیم نے حق نواز کی جانب دیکھا لیکن نبیلہ پھپھو نے غصے سے اسکی بات کاٹی۔

ارے چپ کرو تم تو، تم سب کے سب ملے ہوئے ہو۔۔۔میں سب جانتی ہوں تم" بھی کسی سے کم نہیں ہو اتنی سی عمر مین تم نے پر پرزے نکالنے شروع کر دیئے ہیں۔۔۔میرے فہد نے اسے کل رنگ ہاتھوں پکڑا ہے کسی پیشہ ور کے ساتھ رنگ رلیاں مناتے ہوئے کیا نام تھا اسکا؟ نبیلہ پھپھو نے فہد کی طرف دیکھا،" شینا۔۔۔" اس نے بتایا تو نبیلہ پھپھو نے تیز نظر ابا پر دوڑائی۔۔۔آپ لوگوں نے یہ تربیت کی ہے اپنی اولاد کی؟ اولاد کیا گل کھلاتی پھر رہی ہے کوئی ہوش ہی نہیں اور میرے بیٹے کو خوامخواہ بدنام کیا سارے خاندان میں ارے اچھی طرح جانتی ہوں ایسی لڑکیوں کو کوئی بیاہ کر لے نہیں جاتا انہیں بھاگنا ہی پڑتا ہے۔۔۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس سے بڑھ کر والدین کے لیے مرنے کا مقام کیا ہوتا ہوگا جب انہیں اپنی ہی اولاد کے ہاتھوں ذلت سے دوچار ہونا پڑے۔ سب کو سانپ سونگھ گیا تھا جیسے۔۔۔

معاً دروازے کی گھنٹی بجی تو اس بار حق نواز کے ہاتھ پاؤں دروازہ کھولتے ہوئے شل ہو چکے تھے۔ وہ مزید کوئی امتحان نہیں چاہتا تھا۔ دروازے میں دو خواتین کھڑی تھیں۔ ایک احتشام کی والدہ اور دوسری اسکی بہن، ہاتھ میں مٹھائی کا ڈبہ تھام رکھا تھا۔ وہ حیران سا انہیں لیے ڈرائنگ روم میں آیا اور جب اس نے ان کی آمد کی اطلاع ابا کو دی تو نبیلہ پھپھو کے چہرے کا رنگ اڑ گیا۔ کچھ یہی حال فہد کا تھا۔۔۔ وہ اس چیز کی بالکل توقع نہیں کر رہے تھے۔ سلیم نواز نے یہ خبر اس قدر بے یقینی کے عالم میں سنی کی اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ کچھ دیر بعد وہ لوگ احتشام کی والدہ اور بہن کے سامنے بیٹھے تھے۔ جن کے چہرے پر نخوت واضح تھی۔ وہ بغیر وقت ضائع کیے احتشام کے لیے کومل کا ہاتھ مانگ کر جیسے آئی تھیں ویسے ہی چلی گئیں۔ ماحول کچھ ایسا تھا کہ کوئی انکو رکنے پر اصرار بھی نہ کر سکا۔۔۔ ابا اور امی نے مشورہ کرکے جواب دینے کا کہا تھا۔ ان کے جانے کے بعد امی کسی شیرنی کی طرح نبیلہ پھپھو کی جانب متوجہ ہوئیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اللہ بھی انہی کی مدد کرتا ہے جو اسکے مستحق ہوتے ہیں--- ہماری لاج بھی ہمارے رب نے قائم رکھی، اب تم کیا الزام لگاؤ گی ہماری بیٹی پر--- کیسے کیچڑ اچھالو گی؟ تمہاری تمام سازشیں بری طرح ناکام ہو گئیں---اللہ کرے یہ تمہیں پر الٹی پڑیں اور دیکھنا ہوگا بھی ایسا ہی ان شاء اللہ میری بددعا ہے تمہیں---"

"بس مزید کوئی بات کیے بغیر میں یہ چاہوں گا آپ لوگ یہاں سے چلے جائیں اور آئندہ کبھی ایسے عزائم کے ساتھ یہ دہلیز پار نہ کریں--- اس قدر گری ہوئی حرکت نے مجھے بے حد مایوس کیا ہے نبیلہ، تم اپنے بیٹے پر دھیان دینے کی بجائے الٹا اسکو تباہی ہی طرف لے کر جا رہی ہو، اسکا جوابدہ یہ لڑکا نہیں تم خود ہوگی، بس یہ یاد رکھنا---!!"

ابا کی آواز میں کچھ تھا، نبیلہ پھپھو خالی خالی نظروں سے انہیں دیکھتی رہ گئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© Knza Musannifa ®

URDU NOVEL BANK

امی کومل کو لاؤنج میں نا پا کر پریشان ہوگئیں۔ انہوں نے اسکے کمرے میں جھانکا تو وہ سجدے میں گری ہوئی تھی اور اسکا لرزتا وجود وقفے وقفے سے ہچکولے کھا رہا تھا۔ وہ اشکبار نگاہوں سے اسے دیکھتی ہوئی کمرے کے اندر آئیں، کومل اب بھی سجدہ ریز تھی۔

"کومل میری چندہ، میں جانتی ہوں تم کس اذیت سے گزر رہی ہو مگر تم دیکھو اللہ نے تمہیں رسوا ہونے نہیں دیا۔ میری تم سے یہی درخواست ہے میری بچی صبر کا دامن تھامے رکھنا، تمہیں بہت بہادر بننا ہوگا۔۔۔"

امی نے اپنے دوپٹے سے آنسو صاف کیے اور کومل نے سجدے سے سر اُٹھا کر انہیں دیکھا۔ اسکی لال سرخ آنکھیں امی کا دل چیر گئیں۔ انہوں نے بے ساختہ اسے سینے سے لگا لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل مت رویا کرو میرے دل کو کچھ ہوتا ہے جب تم روتی ہو، اللہ تمہارے بھائیوں کو عقل دے۔۔ میں جانتی ہوں سلیم کا رویہ تمہیں بے حد دکھ دیتا ہے لیکن میری بچی تمہاری ماں جب تک زندہ ہے تمہیں کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا، تمہاری اذیت کیسے کم کروں۔۔۔"

وہ مسلسل رو رہی تھی مگر اس نے امی کے آنسو صاف کیے۔

URDU NOVEL BANK

امی یہ شکرانے کے آنسو ہیں، میرے تمام غموں اور ہر اذیت کا مداوا تو صرف اسی"
ایک بات سے ہوگیا ہے کہ اللہ مجھ سے ناراض نہیں، اگر اللہ مجھ سے ناراض ہوتا تو آج
"!!یوں میری مدد نہ ہوتی۔ میرا بھرم نہ باقی رہتا۔۔۔میں خوش ہوں امی
امی نے اسکے ماتھے کو چوم کر اسے حوصلہ دیا۔
ایک بات پوچھوں آپ سے امی؟" کومل نے انکی جانب دیکھا تو امی نے اثبات میں سر"
ہلایا۔"کیا آپکو مجھ پر بھروسہ ہے؟ یا آپکو بھی لگتا ہے جیسا سلیم نواز نے کہا وہی سچ
"ہے؟
امی اسکا چہرہ ہاتھوں کے پیالے میں تھامے اسے دیکھے گئیں۔ کومل پرامید نگاہوں سے
انہیں دیکھ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم میری سمجھدار بیٹی ہو کومل، مجھے تم پر پورا اعتماد ہے تم کبھی کوئی ایسا قدم نہیں"
اٹھا سکتی جس سے تمہارے باپ کی عزت پر آنچ آئے مگر یہ معاشرہ بہت بے حس ہے
میری بچی، یہاں ہر کوئی موقع کے تلاش میں ہوتا ہے جس کا جی چاہتا ہے اٹھ کر کوئی
بھی بات کر سکتا ہے۔ اس لیے والدین ڈرتے ہیں انکی اولاد انکے سر پر خاک نہ ڈالے۔

URDU NOVEL BANK

تم تو سمجھدار ہو مگر سلیم نواز ۔۔۔ پتہ نہیں اس لڑکے نے اب کون سا نیا چاند چڑھایا ہے، میں بے حد پریشان ہوں۔"

امی کو وسوسوں اور اندیشوں میں گھرا دیکھ کر کومل نے ایک گہری سانس لی اور خود کو کمپوز کرتے ہوئے انکا ہاتھ تسلی آمیز انداز میں دبایا۔

"فکر نہیں کریں امی، سلیم نواز کی صحبت نے اسے بگاڑا ہے اسے ٹھیک کرنے کے لیے بھی اللہ نے کوئی نہ کوئی سبب بنایا ہوگا، ہمیں اس وقت بے حد ہمت اور حوصلے سے کام لینا ہے۔۔۔ وہ سمجھ جائے گا۔۔"

"پتہ نہیں کیسے سمجھے گا، مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتی کہ کہاں غلطی ہوئی مجھ سے جو یہ دن دیکھنا پڑ رہا ہے!!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے اپنا سر تھام لیا، وہ بے حد دل شکستہ دکھ رہی تھیں۔

"میں ہوں نا آپکے ساتھ امی، آپ کیوں خود کو پریشان کرتی ہیں، ٹینشن لینا آپکے لیے ٹھیک نہیں، ابا سے زیادہ یہاں آپکا رول ہوگا سلیم نواز کو راہ راست پر لانے کا، اس لیے آپکو مجھ سے وعدہ کرنا ہوگا کہ۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل دھیمے لہجے میں امی کو سمجھا رہی تھی کہ اچانک باہر سے کچھ شور کی آواز آئی، امی اور کومل نے بیک وقت دروازے کی جانب دیکھا، ابا غصے سے بول رہے تھے۔

"یا میرے خدا۔۔۔"

امی پریشان ہوکر باہر کو لپکیں کومل نے بھی انکی پیروی کی۔

"اب باپ سے زبان لڑاؤ گے تم؟ اتنی ہمت بڑھ گئی ہے تمہاری؟"

ابا نے غضب ناک ہوتے ہوئے سلیم نواز کے بال اپنی مٹھی میں جکڑے اور ایک زوردار تھپڑ رسید کیا۔ سلیم نواز لہرا کر پیچھے گرا۔ اس سے پہلے کہ امی کوئی بیچ بچاؤ کرواتیں سلیم نواز نے وہ کر دیا جو اسے شاید کبھی نہیں کرنا چاہیے تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خبردار اب جو آپ نے مجھ پر ہاتھ اُٹھایا۔۔۔"

سلیم نواز ایک دم ابا کے سامنے آتے ہوئے چیخا۔ باقی سب تو ایک طرف خود ابا کو بھی سلیم نواز سے اس دیدہ دلیری کی توقع نہیں تھی۔

"بچپن سے لے کر آج تک آپ نے کیا ہی کیا ہے میرے لیے؟ سوائے مارنے کے آپکو اور کوئی کام ہی نہیں ۔۔۔ ایسے ہوتے ہیں باپ؟" وہ ان کی آنکھوں میں آنکھیں

URDU NOVEL BANK

ڈال کر بے باکی سے تلملایا، امی نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسے دیکھا، وہ اپنا توازن کھو بیٹھیں اگر بروقت کومل پیچھے سے آکر انہیں نا تھامتی تو وہ نیچے گر چکی ہوتیں۔۔۔" اگر ہاں تو نہیں ہیں آپ میرے باپ۔۔۔دم گھٹتا ہے اس گھر میں میرا۔۔آپ سب منحوس ہیں ۔۔۔سب۔۔"

یہ سب کہتے ہوئے وہ یکسر بھول گیا تھا کہ ابا اسے کتنا چاہتے تھے۔ سب کو یہ بات پتہ تھی کہ وہ اپنی سب اولادوں میں سلیم نواز کی خواہش کو سب سے پہلے پورا کرتے تھے اور آج وہی سلیم نواز ان کے مقابل آکھڑا ہوا تھا۔

ابھی اسی وقت میرے گھر سے نکل جاؤ۔۔۔ میں تمہاری۔۔۔ تمہاری شکل بھی نہیں دیکھنا چاہتا۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ الفاظ کس مشکل سے انہوں نے اپنی زبان سے ادا کیے تھے وہ ہی جانتے تھے۔۔۔ آج سے پہلے کسی نے ابا کو اس قدر شکستہ حال نہیں دیکھا تھا۔

مجھے بھی نہیں رہنا اس منحوس گھر میں، جا رہا ہوں میں یہاں سے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے۔۔۔ایک دن آپ لوگوں کو ضرور پچھتاوا ہوگا میرے ساتھ کی زیادتیوں پر، اس وقت آپ لوگ گڑگڑائیں گے بھی تو میں نہیں آؤں گا۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ کہتے ساتھ ہی تیر کی تیزی سے گھر سے باہر نکل گیا۔ ابا خاموشی سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔ انکے کندھے ڈھلکے ہوئے تھے اور چال میں شکستگی نمایاں تھی۔ آج انکا ایک بازو ٹوٹ گیا تھا۔۔۔

"کاش یہ دن دیکھنے سے پہلے میں مر جاتی۔۔"

امی کے دل سے ہوک سی اُٹھی۔ کومل اور حق نواز نے انہیں سہارا دے کر صوفے پر بٹھایا۔ کومل کو سلیم نواز کے اس حد تک گر جانے پر بے حد افسوس تھا۔ حق نواز تاسف سے سر ہلاتے ہوئے ناجانے کیا سوچ رہا تھا۔ سارے میں ایسا سناٹا چھایا ہوا تھا کہ جیسے یہاں سے کوئی طوفان گزر کر گیا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جاؤ حق نواز بیٹا، اس بے فیض کو لے کر آؤ گھر۔ میں تو کلام تک نہیں کرنا چاہتی"

"اس بے ہدایت سے مگر کیا کروں ماں ہوں، جب تک زندہ ہوں ۔۔۔

حق نواز نے تڑپ کر انکی بات کاٹی۔

"امی اب بھی آپ چاہتی ہیں کہ وہ اس گھر میں واپس آئے؟ کیا اب بھی؟"

اس کے انداز میں بے یقینی تھی۔

"!!بیٹا ضد مت کرو، وہ نادان ہے۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نادان؟ اسے نادانی نہیں بدتمیزی کہتے ہیں اور جو اس نے کیا ہے اسکے لیے وہ سزا کا" مستحق ہے--- اس رحمدلی کا نہیں--"

حق نواز نے آج پہلی بار غصے اور سنجیدگی سے کچھ کہا تھا۔ اس سے پہلے وہ ایک لاأبالی سا نوجوان تھا مگر حالات ہر کسی کو سنجیدہ ہونے پر مجبور کر دیتے ہیں۔

"مت کرو ایسا--- جاؤ لے کر آؤ اسے--- جاؤ--"

امی رونے لگ گئیں، وہ عجیب ہذیانی سی کیفیت میں آگئیں تھیں۔ حق نواز گھبرا کر سلیم کو لینے باہر نکل گیا اور کومل امی کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی۔

کافی دیر بعد حق نواز تھکے تھکے قدموں سے گھر میں داخل ہوا، امی اور کومل نے اسکے پیچھے متلاشی نظروں سے سلیم نواز کو دیکھا مگر وہ وہاں نہیں تھا۔ ان دونوں نے سوالیہ نظروں سے حق نواز کی جانب دیکھا اس نے ہارے ہوئے انداز میں نفی میں گردن ہلائی اور سر جھکا کر ایک طرف بیٹھ گیا۔ آج سے شاید کچھ ایک ماہ پہلے وہ اسی طرح سلیم نواز کے پیچھے گیا تھا اور اسکے ترلے منتیں کرکے کسی بھی طرح اسے منا کر کالونی کی باہری سڑک سے واپس گھر لے آیا تھا۔ تب وہ اتنا مایوس نہیں تھا لیکن آج اسکے انداز میں واضح مایوسی جھلک رہی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"سلیم نواز کہاں گیا؟ میرا سلیم نواز کہاں چلا گیا؟ کوئی ڈھونڈ کر لاؤ اسے۔۔۔"

امی پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔ کومل ایک ماں کی ممتا پر حیران تھی۔ کہاں سے آجاتا ہے ماؤں میں اتنا حوصلہ کہ اولاد کی گستاخیوں کے باوجود اپنا دل موم کیے رکھتی ہیں۔ کیا سلیم نواز کو اندازہ بھی ہوگا کہ اس وقت امی کس کرب سے گزر رہی ہیں؟ کومل نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے سوچا۔۔۔

©knza musannifa®

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز تندہی سے سڑک پر چلتا ہوا فون بوتھ تک آیا اور اپنے ایک دوست سمیر کو فون کرکے کچھ سچ کچھ جھوٹ ملا کر اپنی صورتحال بتائی۔ کچھ دیر بعد وہ اپنی بائیک سمیت سلیم نواز کو اپنے ساتھ لیے اپنے گھر آگیا۔ سلیم نواز نے اب سے پہلے اسکا گھر نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ لڑکا کالونی میں آیا کرتا تھا اور وہیں اسکی دوستی ہوئی تھی سلیم نواز سے۔۔ سلیم نواز اسکی رنگ برنگی باتوں کے اثر میں ایسا آیا کہ باقی سب بھول گیا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

سمیر کا گھر پسماندہ سے علاقے میں تھا۔ گھر میں داخل ہوتے ہی ایک ناگوار سی بُو نے ان کا استقبال کیا۔ سلیم نواز نے حیرت و مایوسی سے سمیر کا گھر دیکھا۔ سمیر کی باتوں سے لگتا تھا وہ کسی امیر گھرانے کا چشم و چراغ ہے مگر یہاں تو کھانے کے لالے پڑے ہوئے تھے۔ کسی عورت کے اونچی آواز میں غصے سے چلانے کی آواز آرہی تھی۔

"تم یہاں بیٹھو اور دیکھو بالکل گھبرانا نہیں یہ تمہارا اپنا ہی گھر ہے۔۔میں ابھی آیا۔۔۔!!"

سمیر اسے تسلی دے کر کمرے سے باہر نکل گیا۔ سلیم نواز اسے کچھ بھی نہ کہہ سکا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اب اس عورت کی آوازیں آنا بند ہوئیں تو سلیم کا دماغ کچھ پرسکون ہوا۔

"میں نے یہاں کوئی مہمان خانہ کھول رکھا ہے؟ جس کا دل کرتا ہے منہ اُٹھا کر چلا آتا ہے۔۔۔ مجھ سے نہیں ہوتی یہ چاکریاں، جا دفع ہو جا یہاں سے۔۔۔اور لے جا اپنے نکمے دوست کو بھی ورنہ دونوں کو دھکے دے کر نکالوں گی یہاں سے۔۔۔میرے سے نہیں ہوتے یہ سیاپے!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اچانک یہ آواز سلیم نواز کے کان میں پڑی تو اس کا شرم کے مارے بُرا حال ہوگیا۔ اسے یاد آیا اسکے دوست بھی کبھی کبھار گھر آجاتے تھے اور امی انہیں کھانا کھلائے بغیر نہیں بھیجتی تھیں۔ کومل کے بنائے نگٹس اور کباب وغیرہ اسکے دوست بہت رغبت سے کھاتے تھے لیکن سلیم نواز کی تیوری پھر بھی چڑھی رہتی تھی اور آج اسے سمیر کے گھر میں بیٹھ کر اچانک یہ احساس ہوا کہ اس نے کوئی غلطی تو نہیں کردی۔۔۔ مگر دوسرے ہی لمحے اس نے اپنے ذہن سے اس سوچ کو ہی جھٹک دیا اور دل میں مصمم ارادہ باندھا کہ جلد وہ اپنے دوستوں کی مدد سے کسی مقام پر پہنچ جائے گا اور پھر اسکے پاس دولت کی کوئی کمی نہیں ہوگی۔ اسے اپنے دوستوں پر اعتماد تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تمہاری امی کو شاید میرا یہاں آنا پسند نہیں آیا؟"

سمیر کمرے میں آیا تو سلیم نواز نے بغور اسے دیکھتے ہوئے کہا مگر سمیر نے ناک پر سے مکھی اُڑائی۔

ارے نہیں میری جان کے ٹوٹے تو تو یار ہے اپنا۔۔۔آجا باہر چل کر عیش کرتے ہیں"۔

سلیم نواز کو اس گھر سے ویسے ہی وحشت ہو رہی تھی۔ وہ فوراً سے پہلے اُٹھ کھڑا ہوا۔

URDU NOVEL BANK

"سامان وغیرہ ساتھ نہیں لائے تم اپنا؟"

سمیر نے بائیک اسٹارٹ کرتے ہوئے سرسری سے انداز میں پوچھا تو سلیم نواز پر گھڑوں پانی پھر گیا۔ جلد بازی میں وہ یہ تو بھول ہی گیا تھا۔ وہ سمیر کوکوئی جواب نہ دے سکا۔

سمیر نے اسکو پیٹ بھر کر کھانا کھلایا اور اپنے ساتھ لیے مختلف جگہوں پر گھومتا رہا۔

سلیم نواز اسکے ساتھ بہت اچھا محسوس کر رہا تھا۔ اسے لگ رہا تھا جیسے کسی قید سے جان چھوٹ چکی ہے۔ رات ایک بجے وہ لوگ تھکے ہارے واپس سمیر کے گھر آئے تو سمیر نے لمبی سی جمائی لی اور بستر پر دراز ہوگیا۔

"آجا یار تو بھی لیٹ جا، تھکن سے برا حال ہوا پڑا ہے--- واش روم میں جانا ہوا تو یہ سامنے جو دروازہ نظر آرہا ہے ناپیلا سا یہاں چلے جانا--- میں تو چلا سونے، تم بھی سوجاؤ اب---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سمیر نے ایک میلا سا کمبل تان کر نیند کی وادی میں قدم رکھا۔ سلیم نواز حیرت سے اسے دیکھنے لگا لیکن وہ کچھ کہے بغیر واش روم میں چلا گیا جہاں ساٹھ پاور کا بلب جل رہا تھا۔ تنگ سا غسل خانہ اسے بالکل اچھا نہیں لگا۔ وہ آنکھوں پر زور ڈالتے ہوئے آگے بڑھا تب ہی اچانک اسکو یوں لگا جیسے اسکی گردن ہر کوئی چیز رینگ رہی ہے۔ سلیم نواز کے

URDU NOVEL BANK

حلق سے دلخراش سی چیخ نکلتے نکلتے رہ گئی۔ وہ بھاگ کر باہر آیا اور اس نے زور سے اپنی قمیض کو جھٹکا دیا تو ایک ادھ مرا لال بیگ نیچے گر کر تڑپنے لگا۔ سلیم نواز کو کراہیت کا شدید احساس ہوا۔

وہ خود پر جبر کرتے ہوئے واپس کمرے میں آگیا جہاں اسکی چارپائی اسکی منتظر تھی۔ اسے سونے سے پہلے دانت صاف کرنے کی عادت تھی مگر۔۔۔۔ وہ چپ چاپ بستر پر لیٹ گیا، اسے لیٹتے ہی اپنا نرم گرم سنگل بیڈ یاد آیا مگر اس نے سختی سے اپنے ذہن سے یہ خیال جھٹک دیا اور کمبل اوڑھ کر آنکھیں بند کرلیں مگر جیسے ہی اس نے کمبل اوڑھا ایک دم اسے زور کی ابکائی آئی۔ بدبودار، میلا سا کمبل اس نے پرے پھینکا اور پاؤں لٹکا کر بیٹھ گیا۔ اپنے گھر کے صاف ستھرے خوشبودار بستر بری طرح یاد آئے۔۔۔ اس نے اپنا سر ہاتھوں میں گرا لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں، "انسان بہت ناشکرا ہے۔" لیکن انسان اللہ کی بات کو نظرانداز کرتا رہتا ہے تب تک جب تک اسکا اپنی حقیقت سے سامنا نہیں ہوتا۔ انسان کو جب رہنے کے لیے چھت، سونے کے بستر اور کھانے کے لیے کھانا مل رہا ہو تو وہ اس میں کیڑے نکالتا ہے، نخرے کرتا ہے، حیلے بہانے کرتا ہے، شکوے، شکایتیں ۔۔۔ مگر

URDU NOVEL BANK

جب اسے واقعی پتہ چلتا ہے کہ تکلیف کیا شے ہوتی ہے تب وہ رونے لگ جاتا ہے بالکل یہی حال سلیم نواز کا تھا۔ وہ رو رہا تھا۔ اسی طرح روتے روتے وہ کب سو گیا اسے پتہ نہ چلا۔۔۔ اسکی آنکھ سمیر کی آواز سے کھلی۔ وہ اونچی اونچی آواز میں اپنی ماں کے ساتھ کسی بات پر بحث کر رہا تھا۔ پس منظر میں فرش پر جاڑو کے رگڑے جانے کی آواز دماغ کو جھنجھنائے دے رہی تھی۔ سلیم نواز نے بے ساختہ اپنی کنپٹی کو مسلا۔

سمیر کا اپنی والدہ کے ساتھ رویہ بے حد نامناسب تھا۔ سلیم نواز کو اسکا یہ رویہ بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا مگر پتہ نہیں کیوں اسے اسوقت اپنا رویہ بھی یاد آ گیا۔ امی کے ساتھ وہ کتنی کتنی بدتمیزی کرجایا کرتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!چل یار تجھے اچھا سا ناشتہ کرواتا ہوں۔۔۔"

سلیم نواز نے سمیر کا چہرہ دیکھا۔ اس نے منہ بھی نہیں دھویا تھا یقیناً دانت بھی صاف نہیں کیے ہوں گے۔ سلیم نواز کو کراہت کا احساس ہوا۔ وہ تصور بھی نہیں کر سکتا تھا کہ سمیر ایسا ہوگا۔

"ارے کیا ہوا جگر؟ ایسے کیا دیکھ رہے ہو؟"

URDU NOVEL BANK

سمیر نے چٹکی بجائی تو سلیم نواز نے نگاہیں ہٹا لیں۔ اس نے نفی میں سر ہلایا اور اُٹھ کھڑا ہوا۔

"یار میں ناشتہ نہیں کروں گا مجھے بس تم ایک جگہ اتار دو۔۔۔"

سڑک پر آتے ہی سلیم نواز نے سمیر سے کہا۔ سمیر نے کچھ باز پرس کے بعد اسکی بات مان لی اب سلیم نواز اپنے ایک اور دوست کے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔ یہ اسکا اسکول کا دوست تھا اور خاصا متمول گھرانے کا لڑکا تھا۔

"ارے سلیم نواز تم؟ یہاں۔۔۔اسوقت؟"

عثمان نے سلیم نواز کو دیکھا تو خوشگوار حیرت سے پوچھا۔ سلیم نواز نے سکون کا سانس لیتے ہوئے اسکے گھر میں قدم رکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اندر تو آنے دو یار۔۔۔"

عثمان اسے اپنے کمرے میں لے آیا۔ جب تک سلیم نواز واش روم سے فریش ہوکر واپس کمرے میں آیا، عثمان اسکے لیے کھانا سجا کر منتظر بیٹھا تھا۔ سلیم نواز نے دونوں کو پیار بھری نظر سے دیکھا، پہلے عثمان اور پھر کھانے کو۔۔۔

"یار مجھے تو یہ سمجھ نہیں آرہی تمہیں میرا خیال آکیسے گیا؟"

URDU NOVEL BANK

عثمان نے چائے کا گھونٹ بھرتے ہوئے ایک بار پھر حیرت کا اظہار کیا۔

"چھٹیاں تھیں تو سوچا آج دوستوں کا رُخ کیا جائے۔۔۔"

سلیم نواز نے بات بنائی۔ عثمان کھلکھلا دیا۔

"میں نے نئی گیمز ڈاؤن لوڈ کی ہیں، تم ناشتہ مکمل کرلو پھر ہم کھیلیں گے اور آج میں تمہیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔"

عثمان نے دھونس جمائی تو سلیم نواز کے اندر سکون سرایت کر گیا۔ سمیر کے گھر کا خیال آتے ہی اس نے جھرجھری لی اور عثمان سے کہا۔

"تمہارا کمرہ بہت زبردست ہے یار۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسی اثناء میں عثمان کی امی بھی کمرے میں چلی آئیں۔ انہیں دیکھ کر سلیم نواز کچھ گھبرا گیا مگر انہوں نے اتنے اچھے طریقے سے اسکا حال احوال پوچھا کہ سلیم کا سارا خوف جاتا رہا۔

"عثمان بیٹے میں تمہاری نانو کی طرف جا رہی ہوں چھوٹی بہنا کے ساتھ، ایک دو گھنٹے تک آجاؤں گی۔گھر کا دھیان رکھنا اور سلیم نواز کے ساتھ مل کر اسٹڈیز بھی کرلینا صرف کھیلتے مت رہنا۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کچھ دیر بعد وہ چادر اوڑھے کمرے میں آئیں اور عثمان کو نصیحت کرکے ایک بار پھر باہر چلی گئیں۔

©knza musannifa®

امی رات کومل اور حق نواز کے ساتھ سوئی تھیں۔ صبح کومل نے ابا کے کمرے میں ناشتہ پہنچایا تھا۔ ابا حد سے زیادہ سنجیدہ اور کافی مضمحل دکھائی دے رہے تھے۔ وہ جیسے دل پر کوئی بوجھ لیے کمرے سے باہر نکل آئی۔ اس نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اسکے ماں باپ اس قدر پریشانی میں مبتلا ہوں مگر برا وقت بتا کر نہیں آتا۔ امی کو اس نے زبردستی ناشتہ کروایا تھا۔ چند لقمے زہر مار کرکے انہوں نے منہ پرے کر لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ناجانے کہاں ہوگا میرا سلیم نواز، ہائے میرے گھر کو کس کی نظر لگ گئی۔۔۔" امی" کے دل سے ہوک نکلی۔۔۔ انہوں نے پھر رونا شروع کر دیا تھا۔ حق نواز اور کومل نے انہیں بے بسی سے دیکھا۔"بھوک کا بڑا کچا ہے میرا سلیم، جنے کچھ پیٹ میں گیا بھی ہو یا نہیں؟ ہائے سلیم نواز تو کس چیز کی سزا دے رہا ہے اپنی ماں کو۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی کو سنوں پر اتر آئی تھیں۔

"!!میں دفتر جا رہا ہوں، دروازہ بند کر لو حق نواز۔۔۔"

ابا کی آواز آئی تو امی سمیت ان دونوں نے انکی جانب دیکھا، وہ تیار کھڑے تھے۔

"میں کہتی ہوں کچھ پتہ تو کیجئے لڑکے کا۔۔۔ساری رات گھر نہیں آیا، ناجانے کس حال میں ہوگا نامراد؟"

ابا نے امی کو خشک نگاہوں سے دیکھا، وہ خاموشی سے پلٹ جانا چاہتے تھے مگر خلاف توقع وہ کمرے میں چلے آئے۔ کومل اور حق نواز کسی متوقع بدمزگی کے پیش نظر دل میں خوف محسوس کرتے ہوئے گھبرا رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اسے کر لینے دو اپنا شوق پورا، جب عقل ٹھکانے آئے گی تو خود واپس چلا آئے گا۔۔"

ابا کا لہجہ ہر قسم کے جذبات سے عاری تھا۔ وہ لاکھ چھپاتے مگر جو دکھ انکے دل میں کسی تیر کی طرح سلیم نے پیوست کیا تھا وہ انکے چہرے سے جھلک رہا تھا۔ امی کچھ لمحے خاموشی سے انکا چہرہ تکتی رہیں مگر پھر بے چین ہو گئیں۔

"کیسی باتیں کرتے ہیں آپ، وہ کم عمر ہے،نادان ہے۔۔۔کم سے کم آپ تو سمجھیں بات کو۔۔۔بچے اس عمر میں ایسی حرکتیں کرہی دیا کرتے ہیں اسکا یہ مطلب تھوڑی

URDU NOVEL BANK

ہے کہ انہیں ان کے حال پرچھوڑ دیا جائے؟ کل کو کوئی ابی نبی ہو گئی تو ذمہ دارکون "ہوگا۔۔۔؟

ابا نے سختی سے انہیں ٹوکا۔

"ذمہ دار بھی وہی ہوگا۔۔۔کوئی دودھ پیتا بچہ نہیں ہے وہ جو اسکے پیچھے اپنا وقت برباد کیا جائے۔۔۔ ماں باپ کا کام بچوں کو انکے اچھے برے کا بتانا ہے،انگلی تھام کر انہیں چلنا سکھانا ہے اور جب وہ چلنا سیکھ جائیں پھر وہ اپنے ہر قدم کے ذمہ دار خود ہوتے ہیں تم خوامخواہ غلط پٹیاں مت پڑھاؤ ثمینہ۔۔۔ تم کیا سمجھتی ہو تمہارے سمجھانے یا پیار پوچھے سے وہ سمجھ جائے گا؟ ہرگز نہیں۔۔۔ اسکا دماغ مزید خراب ہوگا،وہ اور شیر ہو جائے گا اور بڑھ چڑھ کر ہمارے سر پر مزید "احسان" کرے گا لیکن میں اسکی نوبت نہیں آنے دینا چاہتا۔۔۔اس لیے بہتر یہی کہ اسے اسکے حال پر چھوڑ دیا جائے، زمانے "کی ٹھوکریں کھائے گا تو خود ہی عقل ٹھکانے آجائے گی۔۔۔

امی نے بے بسی سے سر جھکا لیا۔ وہ ماں تھیں انہیں صبر آجانا مشکل امر تھا۔ رہ رہ کر سلیم نواز کا خیال ستائے دیتا تھا۔۔۔ پتہ نہیں اولاد کیوں والدین کو اذیت دیتے ہوئے کچھ سوچتی نہیں۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اس شخص کا دل تو پتھر ہوچکا ہے مگر میں تو ماں ہوں میں کیا کروں؟ کہاں سے لاؤں ہمت اور حوصلہ؟ کیسے چھوڑ دوں اپنے پیٹ کے جنے کو ٹھوکروں کی زد پر --- کیا معلوم ٹھوکروں سے سبق ملنے کی بجائے میرا بچہ لہولہان ہوجائے پھر میں کیا کروں گی؟"

ابا جا چکے تھے مگر امی کو فکروں نے گھیر رکھا تھا۔

"امی زمانے کی ٹھوکروں سے کوئی لہولہان نہیں ہوتا، ہاں گہری چوٹیں ضرور ملتی ہیں اور ہر چوٹ میں سبق پوشیدہ ہوتا ہے جو ساری عمر یاد رہتا ہے، انسان دوبارہ سوچ سمجھ کے قدم اٹھاتا ہے---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے دھیمے مگر کھوئے ہوئے انداز میں کہا تو حق نواز نے حیرت سے اسکی جانب دیکھا، بہت گہری بات کردی تھی کومل نے---

"بس ایک بار مجھے پتہ کر کے بتا دو وہ ہے کہاں--- میں خود اسکے کان کھینچوں گی، اسے سمجھاؤں گی---پیار سے نہ سہی سختی سے سہی مگر میں سمجھاؤں گی اپنے سلیم نواز کو---مجھے پتہ ہے نا وہ میری بات مان لے گا، میں کیوں ٹھوکروں کے حوالے کر دوں

URDU NOVEL BANK

جانتے بوجھتے اپنے سلیم کو، میں ایسا کبھی نہیں ہونے دوں گی۔۔۔مجھے یقین ہے وہ ضرور ٹھوکر کھانے سے پہلے سنبھل جائے گا!!"

امی نے گویا کومل کی بات سنی ہی نہیں تھی۔ وہ اب تک اپنی تشویش میں غلطاں تھیں۔ کومل نے محبت سے انکے ہاتھ تھام لیے۔

"امی میں جانتی ہوں اس وقت آپ کس کیفیت سے گزر رہی ہیں۔ میں ہرگز آپکی اذیت کو دو چند نہیں کرنا چاہتی مگر آپکو یہ بات خود کو باور کروانا ہوگی کہ سلیم نواز بگڑ چکا ہے اگر وہ سنبھلنے والا ہوتا تو اسے بہت سے مواقع ملے تھے اللہ کی طرف سے وہ تب سنبھل چکا ہوتا، ہوش کے ناخن لیتا مگر امی ہمیں یہ بات تسلیم کرنا ہوگی کہ وہ ٹھوکر دیکھ کر سنبھلنے والوں میں سے نہیں بلکہ ٹھوکر کھا کر سبق حاصل کرنے والوں میں شمار ہوتا ہے۔۔۔ آپ بالکل پریشان مت ہوں صرف اللہ سے رابطہ قائم رکھیں اللہ خود سلیم نواز کا رابطہ آپ سے کروا دے گا۔۔۔"

امی نے نم آنکھوں سے اسے دیکھتے ہوئے خود سے لپٹا لیا۔

"ان شاء اللہ۔۔"

وقتی طور پر وہ واقعی سنبھل چکی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ابا نے دفتر پہنچتے ہی پہلا کام سلیم نواز کے بارے میں معلومات حاصل کرنے کا کیا تھا۔ دو گھنٹے تک انہیں پتہ چل چکا تھا کہ سلیم نواز کہاں ہے۔ عثمان کی فیملی شرفاء میں شمار ہوتی تھی اس لیے وہ قدرے مطمئن ہوتے ہوئے دوسری جانب متوجہ ہوئے، دوسرا کام شینا کے بارے میں جاننا تھا جو کہ مشکل امر تھا۔ ایسی بات کسی کے سامنے رکھنا اپنا پیٹ ننگا کرنے کے مترادف تھا۔

یہ معاملہ وہ کسی سے گفت و شنید کے ذریعے شاید ہی سلجھا پاتے الٹا کن سوئیاں لینے والوں کے کان کھڑے ہو جانے تھے۔ اس لیے وہ تفکرات میں گھرے اس بارے میں غور کرتے رہے۔ کچھ دفتری امور سے فارغ ہوکر انہوں نے گھڑی پر وقت دیکھا تو حیرت کا جھٹکا لگا۔ پانچ بج چکے تھے، آدھ گھنٹے بعد وہ گھر کے لیے نکلنے والے تھے لیکن گھر جانے سے پہلے انہیں سلیم نواز کے دوست عثمان کے گھر جانا تھا اور ظاہری سی بات ہے پہلی فرصت میں وہاں پہنچنا بہت ضروری تھا۔ یہی سب سوچتے ہوئے وہ اپنا سامان سمیٹ کر اُٹھ کھڑے ہوئے ---

عثمان کی والدہ نے ایک اجنبی چہرہ دروازے پر دیکھ کر کافی حیرت کا اظہار کیا لیکن حقیقت سے آشنا ہوتے ہی انکے ماتھے پر تفکراتی لکیریں کھنچ گئیں---ابا وہاں سے

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گھر واپس آتے ہوئے پہلی بار وسوسوں اور اندیشوں کا شکار تھے کیونکہ عثمان کی والدہ نے انہیں بتایا تھا کہ انکے سمجھانے پر سلیم نواز ٹھیک دو گھنٹے پہلے یہاں سے نکل چکا ہے گھر کے لیے، انہوں نے اسے خود رکشے پر بٹھا کر الوداع کہا تھا۔ ابا انکا شکریہ ادا کرتے ہوئے وہاں سے چلے آئے تھے۔ سلیم نواز کی خودسری کے باعث انہیں اس سے کوئی اچھی امید نہیں تھی مگر وہ پھر بھی دل میں یہی دعا کرتے رہے کہ سلیم نواز گھر پہنچ گیا ہو۔۔۔

سلیم نواز اپنے دوست عثمان کی والدہ کے جانے کے بعد مزید پرسکون اور بے فکر ہوکر عثمان کے ساتھ گیمز کھیلنے میں مگن ہوگیا، ایک گھنٹہ بھی نہ گزرا تھا جب اسے اونگھ آنے لگی۔ ایسا شاید اندرونی خوف، ذہنی دباؤ اور رات کو آرام سے نہ سونے کی وجہ سے تھا۔ وہ عثمان کے بستر پر ہی دراز ہوگیا یوں چند لمحوں بعد وہ گہری نیند میں جا چکا تھا۔ دو گھنٹے بعد عثمان کی والدہ واپس آئیں اور اپنے بیٹے کے کمرے میں جھانکا۔۔۔

"تمہارا دوست چلا گیا؟"

انہوں نے پوچھا تو عثمان نے نفی میں سر ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!نہیں امی جان، وہ تو سویا ہوا ہے دیکھیں۔۔"

عثمان کا اشارہ اپنے بیڈ کی جانب تھا۔ اس بات پر انکا ماتھا ٹھنکا۔ کمرے میں سلیم نواز کے ہلکے ہلکے خراٹے گونج رہے تھے جس سے اندازہ ہوا کہ وہ گہری نیند میں ہے۔ اس وقت تو وہ خاموشی سے کمرے کا دروازہ بند کرکے باہر چلی گئیں مگر ظہر کے وقت جب وہ کھانا تیار کرکے فارغ ہوئیں تب انہوں نے عثمان سے سلیم کو اٹھانے کا کہا۔

سلیم نواز ایک بھرپور انگڑائی لے کر بستر سے اٹھ کھڑا ہوا۔ تمازت اور خمار کے باعث اسکا خوبصورت نقوش والا چہرہ تمتما رہا تھا۔ وہ اپنی عمر کے جس حصے میں تھا عموماً اس عمر میں بچے نوجوانی کے دور میں قدم رکھ رہے ہوتے ہیں جبکہ اسکی مسیں بھیگ رہی تھیں اور چہرے پر بلا کی معصومیت تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اُٹھو بیٹا کھانا کھا لو آکر، پھر عثمان کے ساتھ مسجد جا کر نماز ادا کرلینا دونوں بھائی۔۔۔"

"آجاؤ شاباش۔

عثمان کی والدہ نے اسے دیکھتے ہوئے محبت بھرے لہجے میں کہا، کہیں سے بھی تو وہ مشکوک نہیں لگتا تھا۔ وہ چاہ کر بھی غصہ نہ کر سکی تھیں ورنہ ارادہ تو انکا یہی تھا کہ سختی سے سلیم نواز سے تفتیش کرتیں۔

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز اور عثمان مسجد سے جب لوٹے تو عثمان کی والدہ کو اپنا منتظر پایا۔

"آؤ بیٹا بیٹھو۔۔۔"

انہوں نے سادہ انداز میں سلیم نواز سے کہتے ہوئے ٹی وی کا ریموٹ اُٹھایا اور آواز کم کی۔ سلیم نواز باوجود انکے لہجے کی نرمی کے کچھ گھبرا گیا اور خفیف سی مسکراہٹ کے ساتھ وہاں بیٹھ گیا۔ ابھی تو اس نے عثمان کے سامنے اپنا مقصد بیان کرنا تھا، اسکے گھر میں سلیم کی جو آؤ بھگت ہوئی تھی اسے پورا یقین تھا کہ عثمان اسکی مدد بھی ضرور کرے گا اور اسکا بھرپور ساتھ دے گا۔اس نے نماز کے بعد اللہ سے کتنی دعائیں بھی کی تھیں کہ اللہ اسے جلد از جلد امیر کردے تاکہ وہ ابا کو مزہ چکھا سکے اور اسے پوری امید تھی کہ اللہ اسکی دعا ضرور قبول کرے گا ورنہ وہ سمیر کے گندے سندے گھر سے اسے یہاں کیوں لاتا۔۔۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اسے سمجھتے تھے۔

"کیا ہوا بیٹا،کہاں کھو گئے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

عثمان کی والدہ نے اسے غائب دماغی سے زمین کی جانب گھورتے دیکھا تو سوال کر بیٹھیں۔ وہ اسکی ایک ایک حرکت نوٹ کر رہی تھیں، سلیم کی گھبراہٹ، غائب دماغی اور اسکا چونک جانا۔۔۔ یہ سب انکی نظروں سے پوشیدہ نہ رہ سکا۔

"!!امی اور کومل کیسی ہیں؟ حق نواز کو بھی لے آتے نا ساتھ۔۔۔"

سلیم نواز کو حیرت ہوئی کہ عثمان کی والدہ کو اسکے گھر کے بارے میں تمام معلومات تھیں۔ وہ شاید یہ نہیں جانتا تھا کہ سمجھدار اور دور اندیش والدین اپنے بچوں کی تمام حرکات و سکنات، انکی دوستیوں، دشمنیوں، تعلیم اور مشاغل کی بابت تمام علم رکھتے ہیں۔ بغیر کچھ بتائے،جتائے سب انکی نظر میں ہوتا ہے۔ سلیم نواز کو ان سے کچھ خوف سا محسوس ہوا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امتحانات تو سر پر ہیں، میں عثمان سے روز کہتی ہوں اب کچھ دن کے لیے اس کمپیوٹر کی جان چھوڑ دو مگر یہ لڑکا میری ایک نہیں سنتا۔۔۔اب تم ہی اسے کچھ سمجھاؤ بیٹا۔۔۔" انہوں نے پیار بھری دھونس سے کہا تو سلیم نواز نے آنکھیں پھیلائیں ۔

"جی میں۔۔۔؟"

اس نے کچھ جھجکتے ہوئے پوچھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"ہاں تو اور کیا بیٹا؟ تم ماشااللہ ذہین ہو، پوزیشن ہولڈر ہو، جماعت میں بھی نمایاں ہو اور سب سے بڑھ کر عثمان کے دوست بھی تو ہو۔۔۔تم کہو گے تو مان جائے گا۔"

در پردہ وہ سلیم نواز کو کچھ سمجھانا بھی چاہ رہی تھیں۔ سلیم نواز ان کی بات سن کے کچھ اداس سا ہوگیا۔ وہ انہیں بتا نہ سکا کہ اب شاید وہ کبھی اسکول نہ جا سکے، شاید کبھی دوبارہ پوزیشن نہ لے سکے۔

"!!آؤ عثمان کچھ پڑھ لیتے ہیں اب، پھر شام کو باہر چل کر کرکٹ کھیلیں گے۔۔"

پتہ نہیں عثمان کی والدہ کی بات کا اثر تھا یا کچھ اور وہ کمرے میں آتے ہی عثمان سے گویا ہوا جبکہ عثمان نے اسے ناگوار نگاہوں سے گھورا۔۔۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

"یار ایک امی کم ہیں جو تم بھی دوسری امی بن کر میرا جینا حرام کرنے آگئے ہو، سچ سچ بتاؤ تمہیں امی نے پٹی پڑھائی ہے نا؟"

عثمان نے مشکوک نگاہوں سے اسے تولتے ہوئے پوچھا تو سلیم نواز کو ہنسی آگئی۔

"میں سب سن رہی ہوں عثمان، شرم تو نہیں آرہی ایسی بات کرتے ہوئے۔۔۔ امتحانات میں بھی اس کمپیوٹر کو اُٹھا کر لے جانا، تمام پرچے یہی دے گا۔۔تم وہاں بیٹھ کر اطمینان سے گیمیں کھیلتے رہنا۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

باہر سے عثمان کی امی کی تیز آواز آئی تو سلیم اور عثمان ہڑبڑا کر رہ گئے۔۔۔ عثمان نے کھلے دروازے کو دیکھ کر اپنا ماتھا پیٹ لیا۔

"پڑھنے لگے ہیں امی جان۔۔۔ میں سلیم نواز سے یہی کہہ رہا تھا کہ پہلے ریاضی کی مشقیں حل کرتے ہیں۔۔۔" عثمان نے اونچی آواز میں کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ آہستگی سے بند کیا اور سلیم کو گھورا۔۔" یار تو مروائے گا مجھے؟ امی کو غصہ آگیا نا تو پھر میری خیر نہیں۔۔!!"

اس نے ایک گہرا سانس خارج کرتے ہوئے کہا اور اپنی کتابیں نکالنے میں مصروف ہوگیا۔ سلیم کو ابھی تک ہنسی آرہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم اتنا ڈرتے ہو اپنی امی سے؟"

عثمان نے پھر اسے گھورا۔

"تو کیا نہیں ڈرنا چاہیے۔۔۔؟؟"

سلیم نواز نے کندھے اچکائے۔

"اتنا بھی نہیں جتنا تم ڈر ڈر کر سانس لے رہے ہو۔۔۔ !!" صاف ظاہر تھا کہ وہ عثمان کو چڑا رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"کاش میں بھی تمہاری طرح اطمینان اور سکون سے یہ بات کر سکتا۔۔۔ "

عثمان نے کتابیں الماری سے نکال کر جھاڑتے ہوئے مصروف سے انداز میں کہا تو سلیم نواز کے پھیلے ہوئے ہونٹ یکدم سکڑ گئے۔۔۔اس نے عثمان کا چہرہ دیکھ کر کچھ جاننے کی کوشش کی۔۔۔ مگر الجھ گیا۔۔۔

"کیا مطلب میری طرح؟"

اس نے حتی المقدور خود کو قابو میں رکھتے ہوئے عثمان سے پوچھا۔ بات تو یوں کچھ بھی نہ تھی مگر سلیم نواز کو بہت زور سے چبھی تھی۔

"تو اور کیا یار اب دیکھو نا۔۔۔ تم صبح سے یہاں ہو تمہاری امی بھی تو بے فکری سے بیٹھی ہی ہوں گی نا گھر میں۔۔" سلیم نواز کو سوئیاں سی چبھیں، عثمان اپنی رو میں بولتا چلا گیا۔۔۔"اور میری امی ہیں کہ باہر نکلنے پر بھی پابندی لگا دیتی ہیں۔۔۔ اور ظلم دیکھو ذرا، اپنے ذاتی مقاصد یعنی دہی، سودا سلف، سبزی وغیرہ منگوانی ہو تو ہی یہ پابندی ہٹے گی ورنہ نہیں۔۔۔یہ کوئی زندگی ہے میری؟ زندگی ہو تو تمہاری جیسی، بے فکری کی۔۔۔ سچ بتاؤں کبھی کبھی میرا دل کرتا ہے اس گھر سے ہی کہیں دور بھاگ جاؤں، کم سے کم "اس قید سے تو جان چھوٹے گی۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے اسکی بات پر بے حد چونک کر اسے دیکھا، اسے لگا وہاں عثمان نہیں بلکہ ایک اور سلیم نواز بیٹھا ہے۔۔۔پتہ نہیں کیوں عثمان یکدم بہت دکھی اور جذباتی ہو گیا تھا۔۔۔

"اب پڑھیں؟"

اچانک سلیم نواز نے نظریں جھکا کر زرد چہرے کے تاثرات چھپاتے ہوئے کہا تو عثمان بھی سب بھول بھال کتابوں کی جانب متوجہ ہو گیا۔ سلیم نواز نے پورا ڈیڑھ گھنٹہ لگا کر اسے ریاضی کے وہ سوال سمجھائے جو مشکل ترین تھے، اسے تمام فارمولے ازبر تھے۔

اسی چکر میں اسے ان سوالات کے جوابات بھی مل گئے جو مثالوں سے دیکھنے کے باوجود وہ حل نہیں کر پاتا تھا لیکن عثمان کو سمجھاتے سمجھاتے خود اسکا اپنا بھی بھلا ہوگیا تھا۔

عثمان ریاضی کے خشک سوالات سے بیزاری محسوس کرنے لگا تو سلیم نواز نے بھی انگریزی کی کتاب کھول لی۔ سب سے پہلے مشکل ترین پراپوزیشنز دونوں نے ایک دوسرے کی مدد سے حل کیں اور گرائمر کی جانب آگئے۔۔۔ ایک پیراگراف سلیم نواز نے عثمان کو اردو میں لکھ کر دیا اپنی جانب سے اور اسی طرح ایک پیراگراف عثمان نے اردو میں لکھ کر سلیم نواز کو دیا۔۔۔دونوں نے اسکا ترجمہ، تینوں زمانے یعنی ماضی، حال اور مستقبل کو مدنظر رکھتے ہوئے انگریزی میں کرنا تھا۔۔ جو پہلے اپنا پیراگراف مکمل کرتا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسے کرکٹ کی پہلی دو باریاں انعام میں ملنی تھیں۔ دونوں میں کوئی بھی یہ موقع گنوانا نہیں چاہتا تھا اس لیے انہوں نے وقت کا تعین کیا اور کام پر لگ گئے۔

ٹھیک پانچ منٹ بعد سب سے پہلے سلیم نواز نے سر اُٹھایا اور فاتحانہ نگاہوں سے عثمان کی جانب دیکھا۔ ابھی وقت مکمل ہونے میں ایک منٹ باقی تھا۔ عثمان نے بے یقینی سے ایک نظر سلیم نواز کا چہرہ دیکھا اور دوسری نظر اسکے کاغذ پر ڈالی۔۔۔

"تم نے اتنی جلدی کیسے کرلیا؟ سچ سچ بتاؤ نقل کی ہے ناں۔۔؟"

عثمان کو شدید قسم کا شک تھا۔

"پاگل ہو گئے ہو کیا؟ نقل کہاں سے کرنی تھی،تمہارے فرشتوں سے؟ مجھے یہ پیراگراف خود تم ہی نے لکھ کردیا تھا بھول گئے کیا۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز نے برا مناتے ہوئے کہا تو عثمان کو فوراً اپنی بدگمانی کا احساس ہوا۔ اس نے فوراً معذرت کرتے ہوئے اپنا کاغذ بھی سلیم نواز کے کاغذ کے ساتھ رکھ دیا۔ عصر کا ابتدائی وقت ہونے کو تھا عثمان کی والدہ دونوں سے چائے کا پوچھنے آئیں تو ان کے قدم زمین نے جکڑ لیے۔۔۔

"کیا واقعی تمہارا دل کرتا ہے اپنے گھر سے دور جانے کا؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز عثمان سے پوچھ رہا تھا۔

"ارے نہیں وہ تو بس میں نے ایسے ہی کہہ دیا تھا اس وقت۔۔۔"

عثمان نے لاپروائی سے کہا۔

تمہیں غصہ نہیں آتا جب تمہاری امی ہر وقت ہی تم پر مسلط رہتی ہیں، ڈانٹ ڈپٹ"

"کرتی ہیں، باہر نہیں جانے دیتیں۔۔۔؟

سلیم نواز شاید اسکے جواب سے مطمئن نہیں ہوا تھا۔

غصہ تو آتا ہے، بہت زیادہ آتا ہے۔۔۔پر کیا کر سکتا ہوں۔۔۔ امیوں کو عادت ہوتی"

"ہے غصہ کرنے کی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عثمان نے چہرے پر مسکینیت طاری کرتے ہوئے رسان سے کہا۔

"!!مجھے تو اس قید سے سخت نفرت ہے۔۔۔"

اچانک سلیم نواز نے نفریں لہجے میں کہا تو عثمان نے چونک کر اسے دیکھا۔

"قید؟"

ہاں قید۔۔ قید ہی تو ہے ہر وقت کے طعنے، پابندیاں۔۔۔یہ نہ کرو، وہ نہ کرو۔۔۔ یہاں"

نا جاؤ، وہاں نہ جاؤ۔۔۔خود چاہے یہ لوگ جو مرضی کرتے رہیں؟ ہماری باری سب اچھا برا

URDU NOVEL BANK

یاد آجاتا ہے؟ کیا ہم جیسوں کی کوئی زندگی نہیں؟ کیا ہم نہیں پیدا ہوئے؟ ہمارا دل نہیں کرتا دوستوں میں اٹھنے بیٹھنے، کھیلنے، مستی کرنے کا؟ ماں باپ ہونے کا یہ مطلب تو نہیں نا کہ اپنے بچوں کی خوشیاں ہی چھین لی جائیں۔۔۔ہونہہ!"

سلیم نواز تو جیسے بھرا بیٹھا تھا۔ عثمان چند لمحے آنکھیں پھاڑے حیرت سے اسے تکتا رہا، پھر اچانک وہ ہنس دیا، پھیکی سی بے معنی ہنسی۔۔۔

یار تم تو سیریئس ہی ہوگئے۔۔۔ چھوڑو نا یہ باتیں۔۔ آؤ ہم باہر چلتے ہیں کرکٹ کھیلنے،"

"میں امی سے پوچھ کر آتا ہوں بس ایک منٹ۔۔۔

عثمان نے اسکا موڈ ٹھیک کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہا تو سلیم نواز نے زہریلی مسکراہٹ لبوں پر لاتے ہوئے اسکی بات کاٹی۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

دیکھا؟ امی سے پوچھ کے آتا ہوں۔۔۔کیا ہے یہ؟ کیا کھیلنے کے لیے بھی امی سے پوچھو"

"گے تم؟ تم لڑکی ہو جو بات بات پر امی سے اجازت لیتے پھرو گے؟

عثمان ہونقوں کی طرح اسے دیکھے گیا۔

یار بات لڑکی یا لڑکے کی نہیں ہے، ویسے ہی امی کو بتانے کا مقصد صرف یہ ہے کہ"

"انہیں پتہ ہو ہم کہاں جا رہے ہیں۔۔۔ یہ بالکل نارمل ہے،ریلیکس یار پلیز۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

عثمان نے ناصحانہ انداز میں کہا تو سلیم نواز اسکے جوابات سے زچ ہوتے ہوئے جان بوجھ کر جرح کرنے لگا، اسے عثمان کی تابعداری مصنوعی لگ رہی تھی۔ وہ عثمان کے منہ سے بس یہ سننا چاہتا تھا کہ 'ہاں سلیم نواز تم ٹھیک کہتے ہو، ہمیں اس قید سے جان چھڑانی چاہیے' مگر پتہ نہیں عثمان کس مٹی کا بنا تھا، اپنے دل کی بات بتانے کی ہمت ہی نہیں رکھتا تھا۔ سلیم نواز کو اب غصہ بھی آنے لگا تھا۔

"دیکھو عثمان تم کوئی بچے تو نہیں ہو ناں؟ تمہاری امی کو تم پر اتنا اعتماد تو ہونا ہی چاہیے کہ تم کسی غلط جگہ پر نہیں جاؤ گے، تم کیوں سمجھ نہیں رہے یہ لوگ ذہنی طور پر ہمیں ٹارچر کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔۔!!" دروازے کے باہر کھڑی عثمان کی والدہ کے چہرے پر ایک رنگ آرہا تھا اور ایک جا رہا تھا۔۔۔"تم میری بات مانو اور ابھی اسی وقت اس قید سے جان چھڑاؤ اپنی۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عثمان کے چہرے پر اس تمام عرصے میں پہلی بار آمادگی ظاہر کرتے تاثرات جھلکے تو سلیم نواز نے عثمان کی جانب دیکھتے ہوئے پرزور انداز میں اس پر دباؤ ڈالا۔۔۔ اسکی آنکھوں میں چمک تھی۔

"تم ٹھیک کہتے ہو سلیم نواز لیکن ہم تو بچے ہیں ہم بھلا کیا کر سکتے ہیں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے طنزیہ مسکراہٹ اچھالی۔ عثمان کی امی سن سی کھڑی رہ گئیں۔

"کوئی بچے وچے نہیں ہیں ہم، یہ بھی انہی لوگوں کی چال ہے جان بوجھ کر ہمیں اس قید میں رکھنے اور بار بار احسان جتانے کی۔۔۔تم مرد ہو، مکمل مرد۔۔۔ سمجھ رہے ہو نا؟ ڈرتی صرف لڑکیاں ہیں کیونکہ وہ بزدل ہوتی ہیں،کم ہمت ہوتی ہیں۔۔تمہیں لڑکیوں کی طرح ڈرنے کی ضرورت نہیں۔۔۔!! بتاؤ کرو گے ہمت؟ نکلنا چاہتے ہو اس قید سے؟"

عثمان نے مشتعل انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اثبات میں اپنا سر ہلایا۔

"یہ ہوئی نا بات، چلو اب میں تمہیں بتاتا ہوں یہ سب کرنا کیسے ہے؟ میرے پاس ایک زبردست آئیڈیا ہے اور ہاں اچھی طرح جان لو کہ ہمیں آج ہی اس منصوبے پر عمل کرنا ہوگا اور ہم تب تک واپس نہیں آئیں گے جب تک ان لوگوں کو ہمارا احساس نہیں ہوگا۔۔۔جب تک یہ لوگ ایڑیاں نہیں رگڑتے۔۔۔اس وعدے کے ساتھ کہ یہ لوگ دوبارہ ہمیں تنگ نہیں کریں گے۔۔۔!! اب سنو میرا منصوبہ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عثمان کی والدہ اسکا منصوبہ سن کر ششدر رہ گئیں اور پتھرائی ہوئی نگاہوں سے کسی نادیدہ نقطے کو گھورنے لگیں۔

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

کومل میری جاااان، میرے دل کا سکون۔۔۔۔ کتنے دن بعد تم سے بات ہو رہی ہے،"
جانتی ہو میں نے تمہیں کتنا یاد کیا؟ تمہیں تو ایک بار بھی میری یاد نہیں آئی نا؟ ارے
"ایک منٹ پہلے یہ تو بتاؤ کہ تم ہو کہاں اور یہ نمبر کس کا ہے؟
شکوے شکایات سمیٹتے ہوئے اس نے کومل سے اس انجان نمبر کی بابت پوچھا، جس
سے کومل بات کر رہی تھی۔
"!!یہ قدر کا نمبر ہے احتشام۔۔۔"
کومل نے جھجھک کر کہا۔ نئے بنے رشتے نے دل کی دھڑکنیں ہی منتشر کر دی تھیں۔
"کون قدر؟"
وہ حیران تھا۔
"قدر زیتون آنٹی کی بھانجی ہے، اب آپ کہیں گے کون زیتون آنٹی ہے نا؟"
"ہاں بالکل۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"دیکھا مجھے پتہ تھا، آپکو بتایا تھا نا ارسلان کا۔۔ ہمارے گھر کے ساتھ جو نئے لوگ شفٹ ہوئے ہیں۔۔۔قدر ارسلان کی کزن اور میری دوست ہے اس لیے اسکے فون سے بات کر رہی ہوں۔۔"

"اوہ اچھا ارسلان کے گھر ہو تم۔۔"

اس نے ارسلان پر زور دے کر کہا تو کومل کو اسکا لہجہ کچھ عجیب لگا۔

"میں نے قدر اور زیتون آنٹی کا نام بھی لیا تھا غالباً۔۔۔آپکو صرف ارسلان کا نام ہی کیوں یاد رہا؟"

احتشام کو فوراً احساس ہوا، اس نے جلدی سے بات سنبھالی۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"اور بدگمان مت ہو تم کومل، بس میں چاہتا ہوں کہ تم ارسلان کے گھر مت آیا کرو۔۔۔یہ کیا نام لیا تھا تم نے ابھی؟ ۔۔۔قدر؟ ہاں قدر سے تمہارا کیا لینا دینا، پتہ نہیں کیسی لڑکی ہے یہ، تم نے خوامخواہ اس سے دوستی کیوں کرلی؟"

احتشام تنگ نظر نہیں تھا اس لیے اسکی ایسی بات پر کومل کا حیران ہونا بنتا تھا۔

"قدر بہت اچھی لڑکی ہے احتشام، بہت اچھی فیملی سے ہے اور بہت سلجھی ہوئی ہے۔۔ ورنہ میں اس سے دوستی ہی کیوں کرتی؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے احتیاطاً آواز نیچی رکھتے ہوئے احتشام کو یقین دلانے کی کوشش کی۔ قدر کمرے میں موجود نہیں تھی، اسے غالباً زیتون آنٹی نے بلایا تھا کسی کام سے۔

"مجھے کیسے یقین آئے گا بھلا، میں نے کون سا اسے دیکھ رکھا ہے؟"

احتشام نے شرارت سے کہا تو کومل چڑ گئی۔

"اچھا بہت شوق ہو رہا ہے اسے دیکھنے کا۔۔۔پھر میرے گھر کیوں رشتہ بھیجا، بتائیں ذرا؟"

کومل بھی ترکی بہ ترکی بولی۔ رشتے کا ذکر آتے ہی احتشام کی آنکھوں میں جگنو اتر آئے۔۔۔

"بس کومل اب تم اپنی تیاری پکی رکھو، بہت جلد تم میرے پاس آنے والی ہو۔۔۔اپنی جنت میں۔۔۔اپنے احتشام کی جنت میں۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کا دل یکبارگی دھڑکا۔۔۔گال تمتمانے لگے۔۔۔

"مجھے تو یقین ہی نہیں آرہا ابھی تک۔۔۔"

وہ شرماتے ہوئے بمشکل یہی کہہ پائی۔

URDU NOVEL BANK

مجھے آرہا ہے کیونکہ مجھے یقین تھا تم صرف میری ہو۔۔۔" احتشام نے ایک گہری آسودہ سانس لیتے ہوئے کہا۔۔۔"کہا تھا تمہیں کہ بہت جلد اپنے پاس لے آؤں گا اور دیکھو "میں نے کر دکھایا۔۔۔اب بتاؤ مانتی ہو نا اپنے احتشام کو؟

احتشام نے اتراتے ہوئے پوچھا تو کومل کا جی چاہا وہ چیخ چیخ کر ساری دنیا کو بتائے کہ ہاں احتشام آپ نے کر دکھایا، آپ نے واقعی اپنا کہا پورا کر دکھایا۔۔مگر اس نے کہا تو "بھی تو صرف "جی

مجھ سے تو اب ایک پل کے لیے بھی انتظار نہیں ہورہا، جی چاہتا ہے ابھی اسی وقت" تمہیں اٹھا کے یہاں لے آؤں، اپنے بہت پاس دل کے قریب، جہاں کوئی تمہیں مجھ "سے چھین نہ سکے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے والہانہ انداز میں کہا، وہ واقعی ہواؤں میں اُڑ رہا تھا۔ کومل کا دل مزید تیزی سے دھڑکنے لگا۔

"تم بھی کچھ کہو نا۔۔۔کیا تمہیں خوشی نہیں ہوئی؟"

احتشام نے نثار ہوتے ہوئے کہا۔ وہ جانتا تھا کومل شرما رہی ہے مگر پھر بھی اس نے اسے بولنے پر اکسایا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

میں اتنی خوش ہوں جیسے کسی نے مجھے نئی زندگی بخش دی، میں بتا نہیں نہیں سکتی"
میں کتنی خوش ہوں---" وہ بے ساختہ بول اُٹھی، اس بار حیران ہونے کی باری احتشام
کی تھی-- "میرے پاس الفاظ نہیں آپکا شکریہ ادا کرسکوں، آپ کو اللہ نے وہاں میرا محافظ
بنا کر بھیجا جہاں تھوڑی دیر مزید ہو جاتی تو شاید میری عزت کی دھجیاں اڑ جاتیں، مگر آپ
نے بنا کہے مجھے یہاں بھی بچا لیا احتشام، آپ نے یہاں بھی میری مدد کی---آپ ہر
اس جگہ میرے لیے سینہ تان کر کھڑے ہوئے جہاں میری ذات کو اندیشوں کے
طوفان نے گھیر رکھا تھا، ہر جگہ اللہ نے آپکو میری دیوار بنا کر بھیجا، میں مر بھی جاؤں تو
"!!آپکا احسان نہیں اتار سکتی--- میں بتا نہیں سکتی میں کتنی خوش ہوں احتشام--
کومل کو اندازہ بھی نہیں تھا اور وہ یہ سب کہتے ہوئے بری طرح رو رہی تھی--- احتشام
کی آنکھیں اسکی بے ساختگی اور سچائی پر نم ہو گئیں۔

کومل میری زندگی، بس کردو میری جان، تمہارا احتشام ہر پل، ہر لمحہ تمہارے ساتھ ہے،"
اس دنیا میں کوئی ایسا نہیں جو مجھے تم سے الگ کر سکے، دیکھو ہماری نیت نیک تھی تو
اللہ نے ہمیں ایک ہونے کا سبب دے دیا، ہمیں کوئی غلط قدم نہیں اُٹھانا پڑا--- کچھ
بھی ایسا نہیں کرنا پڑا جس سے ہمارے ضمیر پر بوجھ آن گرتا، احتشام تمہیں سارے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

زمانے کے سامنے عزت سے اپنی دلہن بنا کر لے جائے گا اپنی ساتھ، دیکھنا خوشیاں کیسے ہماری راہ تکتی ہیں پھر۔۔۔بس تم وعدہ کرو کہ کبھی مجھے تنہا نہیں چھوڑو گی، ہمیشہ میرا ساتھ نبھاؤ گی۔۔۔!!"

"ان شاء اللہ۔۔۔"

کومل نے خلوص دل کے ساتھ کہا اور اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے ٹھٹھک کر رہ گئی۔۔۔قدر دروازے کے ساتھ ٹیک لگائے کھڑی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔ اسکے لبوں پر شاندار سی مسکراہٹ آویزاں تھی۔ کومل بے ساختہ جھجھک گئی، ناجانے کب سے قدر وہاں کھڑی اسکی باتیں سن رہی تھی اور کومل کو خبر تک نہ ہو سکی۔ اس نے خود پر قابو پاتے ہوئے مختصراً گفتگو کو سمیٹا اور احتشام کے ناچاہنے کے باوجود اسے رابطہ منقطع کرنا پڑا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا تم نے کال کیوں بند کر دی؟"

وہ کومل کے پاس بیٹھ گئی۔

کافی دیر ہو گئی ہے مجھے اب جانا چاہیے۔۔۔" کومل اٹھ کھڑی ہوئی۔۔"تمہارا شکریہ قدر،" "کال کے لیے

URDU NOVEL BANK

قدر نے اسے گھورا۔۔۔

معمولی باتوں پر شکریہ مت کہا کرو ، بیٹھ جاؤ نا باتیں کرتے ہیں۔۔۔مانا کہ تمہارے"
"احتشام کی جگہ تو نہیں لے سکتی میں مگر کچھ تو میرا بھی حق بنتا ہے

"تم دوست ہو میری تمہاری جگہ کوئی کیسے لے سکتا ہے قدر، اب ایسا مت کہنا۔۔۔"
قدر اسکی بات پر مسکرا دی۔

امی میری راہ دیکھ رہی ہوں گی، مجھے جانا چاہیے۔۔۔ تم ضرور آنا ہماری طرف میں انتظار"
"کروں گی۔۔

کومل بولتے بولتے تیزی سے باہر نکل گئی۔ قدر نے کرسی کی پشت سے سر ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔ کومل جیسے ہی قدر کے کمرے سے باہر نکلی سامنے سے آتے ارسلان سے تیزی سے ٹکرا گئی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوہ آپ ٹھیک ہیں۔۔۔؟"

ارسلان نے اسے کندھوں سے تھامتے ہوئے کہا۔ وہ حواس باختہ خود کو اسکی گرفت سے چھڑاتے ہوئے ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹی۔۔۔مگر توازن برقرار نہ ہونے کے باعث پھر سے لڑکھڑا گئی۔ارسلان کی نگاہیں اس پر جمی ہوئی تھیں۔ وہ اسکے بے حد قریب تھا، اسی چیز

URDU NOVEL BANK

کا فائدہ اٹھا کر ارسلان نے اسکے پیٹ کے اوپر سے ہاتھ پھیرتے ہوئے ہاتھ کمر تک لیجا کر کومل کو تھام کر پورے قد سے کھڑا کیا اور زور سے اپنے ساتھ بھینچ کر اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

"گرتے ہوئے احتیاط کیا کریں، ہر ہاتھ سنبھالنے والا نہیں ہوتا۔۔۔۔"

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے عجیب سے لہجے میں بولا اور کومل کو اپنی گرفت سے آذاد کرکے ایک جانب سے نکل گیا۔ کومل کسی پتھریلے بُت کی طرح وہیں کھڑی رہ گئی۔

"باسٹرڈ۔۔۔"

کمرے میں کرسی پر آنکھیں بند کیے بیٹھی قدر کے لبوں سے بے ساختہ نکلا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مرد کا لمس کیا قیامت ہوتی ہے۔۔۔یہ کومل کو آج پتہ چلا تھا۔ اس سے پہلے وہ اس طلسماتی لمس سے قطعی طور پر ناآشنا تھی۔ صرف ایک لمحے کی بات تھی اور اس نے صدیوں کا سفر طے کرلیا تھا۔ یہ جو کچھ بھی ہوا تھا ایک لمحے میں ہی ہوا تھا اور اتنی تیزی

URDU NOVEL BANK

سے وہ لمحہ آکر گزر بھی گیا تھا کہ سمجھ ہی نہ سکی کہ اسکے ساتھ ہوا کیا ہے، صحیح غلط تو بعد کی بات تھی۔

احتشام اسکی پہلی اور شاید آخری محبت تھا مگر اس نے آج تک کومل کو نہیں چھوا تھا، اتنی شدید محبت کے باوجود وہ اب تک اس جذبے سے انجان تھی جو مرد کے چھونے سے عورت کے وجود میں پیدا ہوتا ہے۔ مگر آج یہ کیا ہو گیا تھا، اسکا دماغ کیوں ماؤف ہوگیا تھا۔ یہ کیسی لہریں تھیں جو اسکے وجود کے آر پار ہوتی جا رہی تھیں۔ کیا وہ واقعی اس دنیا میں موجود تھی یا کہیں خلا میں معلق تھی۔۔۔ اسے کچھ پتہ نہ تھا۔ وہ کس طرح خود کو گھسیٹتے ہوئے وہاں سے اپنے گھر تک آئی تھی، اسے نہیں پتہ چلا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس سہ پہر وہ گھر آکر اپنے کمرے میں بند ہو گئی اور بستر پر لیٹ کر چھت اور چھت پر جھولنے والے پنکھے کو گھورنے لگی۔ وہ اب تک حواس بحال نہ کر سکی تھی۔

اپنی زندگی کے سترھویں برس میں پہلی بار کومل مرد کے اس لمس سے آشنا ہوئی تھی، جو انسان کی جبلت کا اہم حصہ ہے۔ اسکے جسم میں حرارت درجہ بہ بدرجہ بڑھتی چلی جا رہی تھی یہاں تک کہ اس نے اپنے وجود کے گرد لپٹا بڑا سا دوپٹہ اتار کر ایک طرف رکھ دیا اور بازوؤں کے سہارے بیٹھ کر گہرے گہرے سانس لینے لگی۔ اسکا

URDU NOVEL BANK

چہرہ اندرونی حدت کے باعث تمتا رہا تھا۔ وہ سوچ رہی تھی یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟ اسے کچھ بھی یاد نہیں آرہا تھا یہاں تک کہ اسے ارسلان پر غصہ بھی نہیں آرہا تھا۔ بس اگر وہ سوچ رہی تھی تو اپنی انوکھی کیفیت کے بارے میں۔۔ وہ اس میں سے نکلنا چاہتی تھی مگر نکل نہ پا رہی تھی۔

"یا اللہ میں اپنا یہ حال کس سے کہوں؟ میں مر جاؤں گی اسطرح، یہ مجھے کیا ہو رہا ہے؟ مجھے بتانا ہوگا کسی نہ کسی کو؟ لیکن کسے؟ کیا احتشام کو؟" اس نے خود سے پوچھا۔۔۔"نہیں احتشام کو میں کیا بتاؤں گی، وہ مجھ سے پوچھے گا میں اسے کیا بتاؤں گی کہ۔۔۔" وہی جان کش لمحہ اسکی آنکھوں میں آکر کسی تیز رفتار ریل کی طرح گزر گیا۔ اس نے سختی سے اپنے خیال کی تردید کی اور اپنی مٹھیاں بھینچ کر بیڈ شیٹ کو بے ترتیب کر دیا۔ نہایت ہی عجیب سی کیفیت تھی۔۔۔ سمجھ سے باہر۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©knza musannifa®

"!!بس انکل یہاں اتار دیں۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے رکشہ ڈرائیور کو کالونی کے گیٹ کے باہر روکتے ہوئے کہا۔ رکشہ رُک گیا مگر اس آدمی نے غیر مطمئن انداز میں سلیم نواز کا چہرہ کھوجنے کی کوشش کی۔ سلیم نواز جز بز ہو رہا تھا۔

"مگر بی بی جی نے ہم کو بولا تھا، تم کو توڑ گھر تک چھوڑ کے آئیں۔۔۔تمہارا گھر کدھر ہے؟؟"

سلیم نواز نے آنکھیں چراتے ہوئے تیزی سے کہا۔

"یہیں تو ہے، اسی کالونی میں۔۔۔دیکھیں وہ سامنے سب گھر نظر آتو رہے ہیں۔۔۔ میں خود چلا جاؤں گا، آپ جائیں!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ رکشے سے اترتے ہوئے جان چھڑانے کی کوشش کر رہا تھا۔

"اوئے رُکو! ہم کو بی بی جی نے پوچھا تو کیا جواب دیں گے؟ تم ہم کو گھر بتاؤ اپنا، ہم خودی چھوڑ کے آئیں گے۔۔۔چلو بیٹھو پیچھے!!"

رکشہ ڈرائیور نے رکشہ اسٹارٹ کرتے ہوئے ذرا سختی سے کہا، سلیم نواز اس مصیبت سے جان چھڑانے کے چکر میں یہاں وہاں دیکھنے لگ گیا۔ وہ کیسے اس گھر جا سکتا تھا جہاں

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سے وہ عزم کر کے نکلا تھا کہ واپس قدم رکھے گا تو تب ہی جب کچھ بن جائے گا۔۔۔
خالی ہاتھ لوٹ جانے پر اسکی انا اسے للکار رہی تھی۔
سلیم نواز نے پرسوچ انداز میں اس آدمی کو دیکھتے ہوئے ایک دم پیچھے دوڑ لگا دی۔ اسی اثناء میں ایک کیری ڈبہ تیزی سے سلیم نواز کی جانب آیا اور ایک بھاری الجثہ آدمی نے سلیم نواز کو دبوچ کر کھلے دروازے سے اندر دھکیلا اور گاڑی فراٹے بھرتی ہوئی دور نکل گئی۔ رکشہ ڈرائیور "اوئے۔۔ اوئے رکو! اوئے رکو۔۔۔" کہتا ہوا پھٹی پھٹی آنکھوں سے سڑک پر اڑتی دھول کو دیکھتا رہ گیا۔
"ارے یہ تو اپنے بغل والے رب نواز صاحب کا لڑکا سلیم نواز تھا۔۔۔"
دو تین آدمی جو کہ جائے وقوعہ پر موجود تھے، پریشانی سے گفتگو کرتے ہوئے رکشے کے قریب چلے آئے۔۔۔
"مگر یہ کون گاڑی اسے لے گئی۔۔۔؟"
"بدمعاش معلوم ہوتے تھے۔۔۔"
مگر رب نواز صاحب اور ان کے بچوں کا بدمعاشوں سے دور دور تک کوئی تعلق نہیں۔۔۔"
"میرے خیال سے ہمیں انکے گھر اطلاع کرنی چاہیے۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

رکشے والا چپکے سے رفو چکر ہونے کے چکر میں تھا مگر ان میں سے ایک نے اسے گردن سے دبوچ لیا۔

"کہاں چلے میاں؟ رُکو تو سہی۔۔۔صاف صاف بتاؤ ماجرا کیا ہے؟ لڑکا تمہارے رکشے سے اترتے ہی اغوا ہو گیا۔۔۔ہم تم کو نہیں جانے دیں گے۔۔۔"

یہ شور شرابہ سن کر آس پاس لوگ جمع ہونے لگے۔۔

"ارے جاوید میاں، یہ کیسا شور ہے؟ کچھ پتہ تو چلے۔۔۔"

کالونی میں تھانیدار صاحب بھی رہتے تھے۔ اتفاق سے انہوں نے عین موقع پر دخل دے کر معاملہ اور زیادہ گرم کردیا۔۔۔رکشہ ڈرائیور کا تو ڈر کے مارے برا حال ہو گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تھانیدار صاحب، اپنے رب نواز صاحب کا بیٹا اغوا ہوگیا، ہماری آنکھوں کے سامنے وہ بچہ اس رکشے سے اترا ہے پھر ناجانے اس آدمی نے کیا کہا اسے کہ وہ بھاگ کھڑا ہوا اور دیکھتے ہی دیکھتے ایک گاڑی کہیں سے آئی ہے اور لڑکا دبا کر یہ جا وہ جا۔۔۔"

اس آدمی نے منہ کے ایسے ایسے نقشے بنا کر سارا واقعہ بیان کیا سب کے دل خوف و حراس سے تھم گئے۔

"ابے او سچ سچ بتا کون ہے تو، کہاں گیا لڑکا۔۔۔؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھانیدار صاحب نے غضب ناک ہوتے ہوئے رکشے والے کی گردن دبوچ لی، اسکی آنکھیں باہر کو آرہیں۔۔

"جج۔جی وہ جی قسم لے لیجئے جی ہم کو تو کچھ بھی معلوم نہیں، ہم کو تو بی بی جی نے اسکے گھر چھوڑنے کا بولا تھا مگر اس نے خود ہی یہاں رکنے کی ضد کی اور پھر ناجانے کہاں سے۔۔۔۔"

وہ کانپتے لرزتے لہجے میں بتانے لگا مگر تھانیدار صاحب نے ایک زور دار جھانپڑ اسکی پیٹھ پر رسید کیا۔ وہ تکلیف سے دہرا ہوگیا۔

"جھوٹ بکتا ہے حرام خور؟ زیادہ ہوشیاری دکھانے کی کوشش کی تو تیری وہ لِتر پریڈ کروں گا کہ ساری عمر یاد رکھے گا۔۔کہانیاں مت بنا سچ سچ بتا کون ہے تو اور کتنے لوگ شامل ہیں تیرے ساتھ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بیچارہ حواس باختہ ہوکر شرمندگی کے مارے اپنے آنسو صاف کرنے لگ گیا۔ دیکھتے ہی دیکھتے اچھا خاصہ ہجوم اکٹھا ہوگیا اور بات سلیم نواز کے گھر تک جا پہنچی۔ پھر تو وہ کہرام مچا کہ اللہ کی پناہ۔۔ سارا محلہ ہی تقریباً ان کے گھر امڈ آیا تھا۔ ہر کوئی فکر مند تھا کہ سلیم نواز کو کون اغوا کرکے لے گیا۔جو یہ خبر سنتا تھا تجسس کے مارے دوڑا چلا آتا

URDU NOVEL BANK

تھا۔ رب نواز صاحب جیسے ہی گھر میں آئے، بیگم کی چیخ و پکار نے انکا شک یقین میں بدل دیا اور انکے شانے مزید جھک گئے۔ سب نے دفعتاً انہیں گھیر لیا اور نئے سرے سے پوچھ گچھ کا آغاز ہوا۔ اسی اثناء میں پولیس وین بھی سائرن بجاتی گھر کے باہر آکھڑی ہوئی۔۔ نئے سرے سے تفتیش کا آغاز ہوا، گمشدگی کی ایف آئی آر کٹوائی گئی۔ حق نواز ابا کے ساتھ سنجیدگی سے تمام معاملات کو سنبھالنے کی کوشش میں لگا ہوا تھا مگر تھا تو بچہ ہی، ماں کو روتے دیکھا تو ہمت ہار گیا اور خود بھی رونے لگا۔ امی نے اسے سینے سے لگا لیا۔

"میں نا کہتی تھی تجھے میرے سلیم کو لے آؤ، ہائے میرا سلیم۔۔۔ میرے جگر کا ٹکڑا ناجانے جس حال میں ہوگا، ائے کون موت مارا اسے اغوا کرکے لے گیا، ہاتھ ٹوٹیں کم بخت ماروں گے۔۔میرے بچے نے کسی کا کیا بگاڑا تھا۔۔؟؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی کی باتیں حاضرین کے تجسس کو بڑھا رہی تھیں مگر ابھی کوئی انہیں کریدنے کی کوشش نہیں کر رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

امی سنبھالیں خود کو، سلیم جلد آجائے گا ابا نے پولیس میں رپورٹ درج کروا دی"
ہے۔۔۔اگر آپ یوں پریشان ہوتی رہیں تو سب کو تشویش ہوگی۔۔۔ سمجھنے کی کوشش
"کیجئے اور ہمت سے کام لیں۔۔

حق نواز نے آہستگی سے امی کو حالات کی نازکی سے آگاہ کرنے کی کوشش کی۔ وہ ارد گرد عورتوں کا ہجوم دیکھ کر کچھ محتاط ہوگئیں۔جانتی تھیں بات باہر نکلے گی تو بہت سوں کے منہ کُھل جائیں گے۔۔۔ خوامخواہ باتیں بنانے کا موقع ہاتھ آجائے گا۔۔ وہ کس کس کو سلیم نواز کے کرتوت بتاتی پھریں گی۔

اے ثمینہ میں کہتی ہوں کوئی بات وات ہوئی تھی کیا؟ ہم نے تو اچھا خاصہ لڑکے کو"
"گھر سے نکلتے دیکھا تھا مگر یہ آن کی آن میں کیا ہوگیا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پڑوس والی حمیدہ خالہ نے جانچتی نگاہوں سے امی کو کریدا مگر وہ منہ پر دوپٹہ رکھے پھسڑ پھسڑ کر آنسو بہاتی رہیں۔

ائے اپنے ہاتھوں پلے بچے ہیں، کبھی آج تک کوئی بات نا سنی پھر یہ کون منحوس"
دشمن بن گیا بیٹھے بٹھائے؟ ثمینہ بہن کوئی پرانی دشمنی تو نہیں تھی کسی سے؟ یوں

URDU NOVEL BANK

بھی تو ہوتا ہے دشمن صدا تاک میں رہتا ہے، خود پر بس نہ چلا تو بچوں کو نشانہ بنا لیا۔۔۔

"ہاں بتاؤ بھلا؟

ابھی یہ باتیں چل رہی تھیں جب احتشام کی امی بھی وہاں چلی آئیں۔ سب نے آنکھیں مٹکا کر انہیں دیکھا مگر وہ نخوت سے گردن اونچی کیے کسی کی جانب دیکھے بغیر امی کے قریب بیٹھ گئیں۔ ابھی تک کسی کو خبر نہیں تھی کہ انکے گھر سے کومل کے لیے احتشام کا رشتہ بھیجا گیا ہے۔۔ اسی لیے سب انکی آمد پر حیران تھے۔

کومل پہلے سے ہی ادھ موئی ہوئی پڑی تھی، اسکی آنکھ امی کی چیخ و پکار سے کھلی تھی۔ وہ جب باہر آئی تو سب خواتین انہیں گھیرے بیٹھی تھیں۔ احتشام کی والدہ کو دیکھ کر اس نے خود کو قابو میں کرنے کی کوشش شروع کردی۔۔۔ مگر اسکے تو جسم میں جان ہی نہیں تھی جیسے۔۔۔ سب نے اسکی حالت دیکھ کر اسے سلیم کی گمشدگی کے صدمے سے مشروط کیا۔ احتشام کی والدہ بھی اسے غور سے دیکھ رہی تھیں۔

"!!شکل موماں کرتوت کافراں۔۔۔۔ ہونہہ۔۔۔"

انہوں نے دل میں سوچا اور اپنا چہرہ دوسری جانب پھیرلیا۔ وہ اسے دیکھنا بھی نہیں چاہتی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

کالونی کے لڑکے بھی یہ خبر سن کر ایک جگہ اکٹھے ہو چکے تھے تو کیسے ممکن تھا کہ احتشام تک یہ بات نہ پہنچتی۔ وہ حیران پریشان صورتحال پر غور کرنے لگا۔ اسے حیرت اس بات پر تھی کہ کومل نے اسے اس بارے میں آگاہ کیوں نہیں کیا، وہ تو ہر بات اسے بتاتی تھی۔ اسے یاد آیا کل جب وہ اس سے بات کر رہی تھی تب کسی کے آجانے پر جلدی فون بند کر کے چلی گئی تھی۔ ہو سکتا ہے وہ اسے بتانا چاہتی ہو مگر موقع نہ ملا ہو۔ وہ ہر پہلو پر غور کر رہا تھا۔ اچانک اسکے ذہن میں کوندا سا لپکا اور اسکے دماغ میں جھماکے سے شینا کا نام ابھرا۔۔۔وہ ہونٹ بھینچ کر وہاں سے نکلا اور سیدھا اپنے ایک دوست کے پاس پہنچا جس کی رسائی کافی دور تک تھی۔

اس نے کومل کا دیا گیا نمبر اسے بتایا اور اس کے ذریعے سراغ لگاتے ہوئے شینا کے بارے میں معلومات اکٹھی کرنا شروع کی۔ یہ تمام کارروائی وہ خفیہ طور پر کر رہا تھا۔ اسے بڑی اچھی طرح پتہ تھا کہ قانون کے ہاتھ جتنے لمبے ہوتے ہیں جیب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس سے ذیادہ بڑی ہوتی ہے۔۔بغیر روپے کے وہ سانس بھی نہیں لیتے تو ان بھلے لوگوں کا کام کیسے کر سکتے تھے۔ جیسے جیسے شینا کے بارے میں معلومات اکھٹی ہو رہی تھیں اسے حیرت کے جھٹکے لگ رہے تھے کہ سلیم نواز شینا جیسی خطرناک عورت کے چنگل میں کیسے پھنس گیا۔ احتشام کی پریشانی دو چند ہوتی چلی گئی۔

©knza musannifa®

شینا کا اصل نام عقیلہ بی بی تھا۔ وہ سندھ کے غریب خاندان سے تعلق رکھتی تھی۔ اسکے ماں باپ نے اسے مفلسی اور بدحالی سے تنگ آکر بیچ دیا تھا۔ وہ شہر آکر بہت خوش تھی۔ یہاں کھانا بھی ملتا تھا اور رہنے کے لیے جگہ بھی۔۔۔وہ شہری زندگی سے خوب لطف اندوز ہو رہی تھی۔ جس کام کے لیے اسے لایا گیا تھا اسکی اسے ٹریننگ دی جا رہی تھی مگر اسے یہ کام پسند نہیں تھا۔ وہ تو بس شہر کی گہما گہمی اور ہنگامہ خیز زندگی سے لطف اندوز ہوتے رہنا چاہتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انہی دنوں پانچ لڑکیاں کسی طرح وہاں سے فرار ہوئیں، ان میں سے سب سے کم عمر عقیلہ تھی۔ عقیلہ کی خوش قسمتی تھی کہ وہ پکڑی نہیں گئی اور اس نے

URDU NOVEL BANK

ایک گھر میں پناہ لے کر خود کو روپوش کر لیا۔ وہ تنگ ماحول سے آئی تھی اور آزادی کی خواہاں تھی لہذا جلد اسکا اس ادبی و دینی گھرانے سے دل اچاٹ ہو گیا اور وہ یہاں سے فرار کے منصوبے بنانے لگی۔ اسی دوران اسے ایک اسکول میں نوکری مل چکی تھی، وہ خوبصورت تھی، ہر طرح کا فیشن بھی کرتی تھی اس لیے اسکے چاہنے والے ہر جگہ مٹکتے نظر آتے تھے۔ وہ بھی اس چیز سے محظوظ ہوتی تھی اور مردوں کا التفات اسے بھاتا تھا۔

اس نے اسکول کے باہر ایک نشہ آوور ادویات بیچنے والے سے روابط قائم کیے اور اسکول کے معصوم بچوں کو نشے کی لت پر لگانا شروع کر دیا۔ یہ بات زیادہ دیر چھپی نہ رہ سکی اور اس سے پہلے کہ اسے سرعام پکڑ کر سلاخوں کے پیچھے بند کیا جاتا وہ ایک دن چپکے سے خود ہی اس آدمی کے ساتھ کہیں فرار ہو گئی۔ وہ ایک نئی دنیا میں چلی گئی تھی۔ وہاں نشہ سمگل ہو کر آتا تھا اور سرعام بکتا تھا، عقیلہ نے اپنا نام تبدیل کر لیا اور شینا بن گئی۔ شینا کی صورت میں ان لوگوں نے بہت پیسہ کمایا۔ ایک واردات کے دوران شینا کی ایک فوجی سے مڈبھیڑ ہو گئی یہ وہی جوان تھا جس سے سندھ میں اسکی ملاقات ہوئی تھی اور اس نے بھی شینا کو پہچان لیا۔ دبے ہوئے جذبات ابھر کر باہر آئے اور اس نے شینا سے شادی کا وعدہ کرلیا۔ شینا نے اسے بتا دیا تھا کہ وہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہاں اکیلی رہ رہی ہے لیکن حیرت انگیز طور پر اس فوجی جوان کو اس بات پر کوئی اعتراض نہیں تھا اور اس نے شینا سے منگنی کرلی۔

ایک سال کے لیے وہ قراقرم چلا گیا اور شینا چاہنے کے باوجود اسکے پیچھے خود کو سنبھال نہ سکی۔ جس نشے کی لت اسکو لگ گئی تھی اس سے جان چھڑانا اس کے بس کی بات نہ رہی تھی۔ وہ خفیہ طور پر بہت سی وارداتوں میں ملوث رہی جن میں زیادہ تر نوجوان اور کم عمرلڑکوں کو بہلا پھسلا کر نشے کی طرف لایا جاتا تھا اور پھر اس سے آگے شینا کا کام ختم ہوجاتا تھا۔ وہ لوگ ان بچوں اور نوجوانوں سے کیا کام لیتے تھے۔ شینا جاننے کے باوجود اس میں دخل نہ دیتی تھی۔ بعض اوقات وہ سوشل میڈیا پر بہروپ بدل کر لڑکوں بالخصوص بیرون ممالک میں مقیم کم سن لڑکوں کو ورغلاتی تھی اور ان کے ساتھ بھی وہی کیا جاتا تھا جو پاکستان میں ہوتا تھا۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

شینا اس دنیا کا ایک جانا مانا نام بنتی جا رہی تھی کیونکہ وہ ہر واردات اس قدر صفائی اور پھرتی سے انجام دیتی تھی کہ لوگ اسکی حکمت عملی کی داد دیئے بنا نہ رہ سکتے تھے۔ بلاشبہ وہ ایک شاطر دماغ رکھنے والی ذہین عورت تھی۔ ایک سال بعد اس نے شادی کرلی تھی اور اپنے شوہر کے ساتھ اچھے علاقے میں رہائش اختیار کرلی۔ وہ اس کام

URDU NOVEL BANK

سے علیحدہ ہو جانا چاہتی تھی کیونکہ وہ اپنی ازدواجی زندگی سے بے حد مسرور ہو رہی تھی مگر چونکہ اسکو چسکا لگ چکا تھا اس لئے وہ چاہ کر بھی خود کو روک نہ پائی۔

اسکے گروہ کا سرغنہ خود شینا کے پاس ایک پرکشش آفر لے کر آیا تھا، شینا جانتی تھی اسکا شوہر فوج میں ہونے کے باعث گھر پر نہیں رہ سکتا۔ اسے دور دراز علاقوں میں بھیجا جاتا تھا۔ اس موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے حامی بھر لی اور اپنا کام جاری رکھا۔ سلیم نواز شینا کی ضد بن گی تھا کیونکہ منصوبے کے مطابق وہ شینا کے دم میں آنے کی بجائے اسے کھلم کھلا چیلنج دے کر بھاگ نکلا تھا مگر شینا جانتی تھی کہ سلیم نواز کبھی بھی اسے اتنی رقم واپس نہیں دلا سکے گا۔ وہ چاہتی تھی کہ سلیم خود اسکے پاس واپس آئے۔ اس لیے اس نے پینترا بدلا تھا مگر اسکے گروہ کا سرغنہ اور جن کے لوگوں کے لیے وہ کام کر رہی تھی وہ بے صبرے ہو رہے تھے انہیں ہر حال میں ایک "فریش پیس" چاہیے تھا۔ اس لیے سلیم نواز کو دن دیہاڑے اغواء کرلیا گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے شینا کی پوزیشن اور واقفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے اسکے شوہر سے رابطہ قائم کیا اور اس طرح کہ شینا کو کان و کان خبر نہ ہوئی۔ اس نے تمام ثبوت اور دلائل کے ساتھ اسے قائل کرنے کی کوشش کی مگر وہ اس قدر اندھا تھا کہ یقین ہی

URDU NOVEL BANK

نہیں کر رہا تھا کہ اسکی بیوی ایسا کوئی کام کر سکتی ہے مگر احتشام کے دکھائے گئے ثبوت بھی نظرانداز کیے جانے کے قابل نہ تھے۔ بالآخر جب شینا کا ہر سچ بہ نفس نفیس اس نے اپنی آنکھوں سے دیکھا تو اس پر حیرتوں اور دکھوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے اور وہ غصے اور انتقام کی آگ میں جھلستا ہوا شینا کو تہس نہس کر دینے کا ارادہ رکھتا تھا مگر احتشام نے اسے اس بات کا احساس دلایا کہ اگر وہ تھوڑی سی حکمت عملی سے کام لے تو وہ اس تمام گروہ کو بے نقاب کر سکتا ہے اور ان کے یہ قبیح عزائم حکومتی سطح پر بھی لائے جا سکتے ہیں کیونکہ شینا نہ صرف اپنے شوہر کی بلکہ کئی معصوم جانوں کی بھی مجرم تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
©knza musannifa®

"چھوڑو مجھے۔۔کون ہو تم لوگ؟"

سلیم نواز کی آنکھوں پر پٹی بندھی تھی اور کوئی اسکا بازو کھینچتے ہوئے اسے نامعلوم سمت کی جانب دھکیل رہا تھا۔

"!!خاموش۔۔"

URDU NOVEL BANK

بھاری کرخت آواز کے ساتھ کوئی اسلحہ نما شے زور دار طریقے سے اسکے سر کی پشت پر ماری گئی۔ وہ کراہ کر رہ گیا اور پھر دوبارہ وہ کوئی سوال کرنے کی جرآت نہ کر سکا۔ چند گھنٹے وہ ایک کمرے میں بند رہا۔ آنکھوں پر بدستور پٹی بندھی ہوئی تھی۔ اسکے ہاتھ باندھنے کا تردد نہیں کیا گیا تھا۔ ڈیڑھ گھنٹے بعد دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز آئی، کوئی بھاری قدموں سے چلتا اسکے نزدیک آیا اور اس نے سلیم کی ڈریس شرٹ اتار دی۔

یہاں تک تو ٹھیک تھا مگر جب اسکی پتلون اتاری جانے لگی تو وہ

بدک گیا۔ اسکے مزاحمت کرنے پر اسکا گال تھپڑوں سے لال کر دیا گیا۔ سلیم نواز کا گال سن ہوگیا مگر وہ چیختا چلاتا رہا اور مار کھانے کے باوجود اس نے اپنی جینز کو زور سے پکڑ رکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیسا شور ہے یہ؟ تم سے ایک بچہ نہیں قابو ہو سکتا نان سینس؟"

یکدم کوئی دروازہ کھول کر اندر آیا اور ترش روئی سے بولا تھا۔

"!!اسکے ہاتھ باندھنے پڑیں گے یوں باز نہیں آنے والا۔۔۔"

سلیم نواز نے جب یہ سنا تو خوف کی لہر اس کے سروپے میں سما گئی۔

URDU NOVEL BANK

مم۔مجھے چھوڑ دو؟ کیا چاہتے ہو تم لوگ؟ میں ایسا ویسا لڑکا نہیں ہوں پلیز انکل مجھے"
"!!چھوڑ دیں۔۔

وہ ہاتھ جوڑ کر بری طرح رونے لگا مگر بجائے اسے جواب دینے کے اسکے بندھے ہوئے ہاتھ رسی میں قید کرکے ان لوگوں نے اسکی جینز بھی اتار دی۔ وہ بالکل برہنہ ہو چکا تھا۔

کاش میں اس سے پہلے مر جاتا، کاش میری جان قبض کرلی گئی ہوتی۔۔۔ سلیم نواز نے روتے ہوئے سوچا۔ پتہ نہیں کیوں مگر اسکی نگاہوں میں وہ تمام کردار گھوم گئے جن کے برہنہ جسم وہ چھپ چھپ کر دیکھا کرتا تھا۔ تب بہت مزہ آتا تھا مگر آج۔۔۔آج بہت شرم آرہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!فینٹاسٹِک۔۔۔"

کسی نے اسکے برہنہ جسم کو اپنے ہاتھوں سے دبا کر، ٹٹول کر، جانچ اور پرکھ کر داد دیتے ہوئے مسرور سے لہجے میں کہا۔ اب چونکہ سلیم نواز کے منہ میں بھی کپڑا ٹھونسا جا چکا تھا اس لیے وہ اوں آں کرکے رہ گیا۔

URDU NOVEL BANK

اس بار شینا نے واقعی خوش کیا ہے، کیا باڈی ہے، کیا فگر ہے امیزنگ بالکل ہماری"
"ڈیمانڈ کے مطابق۔۔۔

یہ دوسری آواز پہلی سے زیادہ شیطانیت لیے ہوئے تھی۔ سلیم نواز کو خطرے کی گھنٹیاں اپنے بہت قریب بجتی سنائی دیں۔ اپنی بے بسی پر وہ اسی حالت میں ٹوٹ کر رو دیا، اتنے برے طریقے سے رو رہا تھا کہ کوئی پتھر دل انسان ہوتا تو وہ بھی پگھل جاتا مگر پاس کھڑے نفوس شاید پتھروں سے بھی بدتر تھے، ان پر کوئی اثر نہ ہو رہا تھا۔ سلیم نواز نے کبھی اللہ سے اس قدر گڑگڑا کر کوئی دعا نہیں مانگی تھی جس قدر وہ آج اس حال میں مانگ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دس، پندرہ منٹ بعد اسے بے ہوش کرکے ناجانے اسکے جسم کے ساتھ کیا گیا اسے کچھ خبر نہ ہو سکی۔ جب وہ بیدار ہوا اسکی آنکھوں سے پٹی ہٹ چکی تھی اور وہ خوشبوؤں میں بسا ہوا کسی بیڈروم نما لمبے چوڑے ہال میں موجود تھا جس کا ایک حصہ بیڈروم کا منظر پیش کر رہا تھا، دوسرا حصہ ڈائننگ روم کا، تیسرا حصہ لِونگ روم کا اور چوتھا حصہ باتھ روم تھا۔ ایک ہی جگہ پر بنے یہ تمام کمرے باقاعدہ ایک سیٹ کا منظر پیش کر رہے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہال کے وسط میں دو تین مختلف سائز کے کیمرہ اسٹینڈ رکھے گئے تھے۔ ایک اسٹینڈ میں کینن کا کیمرہ شوٹنگ کے لیے بالکل تیار تھا۔ سلیم نواز نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا وہ اس جگہ بھی لایا جا سکتا ہے۔ وہ وحشت زدہ نگاہوں سے اطراف میں دیکھتے ہوئے کسی معجزے کے انتظار میں تھا مگر معجزے بھلا عام انسانوں کے ساتھ کہاں ہوا کرتے ہیں اور وہ بھی اس انسان کے ساتھ جسے بار بار خطرے سے آگاہ کیا گیا ہو مگر وہ پھر بھی غافل بنا رہے۔۔۔ سلیم نواز کو رہ رہ کر کومل کا منع کرنا یاد آرہا تھا۔ اسی فحش کاری کے باعث اس نے اپنی جنت اپنی ماں پر ہاتھ اٹھایا تھا، انہیں کالی فلموں سے متاثر ہوکر وہ شینا کے مصنوعی مگر پُرفریب حُسن کا اسیر ہوا تھا۔۔۔ اور اسی گندگی کی وجہ سے اس نے ابا کے سامنے زبان چلائی تھی۔۔ آج اسے رہ رہ کر سب یاد آرہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بیٹا ایک بات ہمیشہ یاد رکھنا، والدین کبھی بھی اپنی اولاد کا بُرا نہیں چاہتے۔۔۔" عثمان" کی والدہ کے الفاظ کی بازگشت اسے اپنے اردگرد سنائی دی۔۔۔ "وہ ہمیشہ اسی بات پر سرزنش کرتے ہیں یا اسی چیز سے روکتے ہیں جس کے بارے میں انہیں خدشہ ہو کہ وہ چیز انکے بچے کو نقصان پہنچا سکتی ہے۔ پتہ ہے کیوں؟ کیوں کہ وہ بھی کبھی بچے تھے

URDU NOVEL BANK

بالکل تمہاری طرح، عثمان کی طرح۔۔۔ معصوم تھے نادان تھے۔۔۔ ہو سکتا ہے وہ تمہیں اس تکلیف سے نا گزرنے دینا چاہتے ہوں جس سے کبھی وہ گزرے تھے۔۔۔ تم بتاؤ بیٹا بھلا کس چیز کی کمی ہے تم میں؟ ماشااللہ ذہین بھی ہو اور سمجھدار بھی، اچھے گھر کے ہو۔۔۔ کیا کبھی کوئی چاہے گا کہ تم یونہی کامیابی سے زندگی میں آگے بڑھتے رہو؟ نہیں ناں ۔۔کیوں کہ ہر کوئی اپنا الو سیدھا کرنا جانتا ہے۔۔۔ صرف ایک ماں باپ ہوتے ہیں جو اولاد کے لیے مرتے کھپتے ہیں، ان سے مغز ماری کرتے ہیں۔۔۔۔تاکہ انکا بچہ زمانے کی گرم و سرد سے محفوظ رہ سکے۔۔۔اب وعدہ کرو تم اپنے دل سے ہر شیطانی وسوسہ نکال دو گے اور گھر جا کر اپنے والدین سے اپنے گذشتہ رویے کی معافی مانگو گے۔۔۔ ٹھیک ہے بیٹا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

عثمان کی والدہ نے اسے کتنے پیار سے سمجھایا تھا۔ انکے الفاظ نے اسے شرمندگی سے دوچار کیا تھا مگر وہ اس آخری الرٹ کو بھی نظر انداز کرگیا اور اس نے اپنی فضول انا اور ضد میں آکر خود کو اس حال تک پہنچا دیا تھا۔

وہ اپنی حالت کا قصوروار خود تھا، کسی اور کو کیا الزام دیتا۔۔۔؟ جسے بھی الزام دینے کی کوشش کرتا وہی اس الزام سے بری الذمہ نظر آتا تھا کیونکہ تقریباً سبھی نے

URDU NOVEL BANK

اسکو خبردار کیا تھا۔۔۔ سمجھایا تھا۔۔۔ پیار سے، غصے سے مگر سلیم نواز نے کسی کی نا مانی تھی۔

سلیم نواز کی آنکھوں میں ایک بار پھر آنسوؤں کی جھڑی لگ گئی۔ اسکی سسکیوں نے پاس کھڑے دو تین لوگوں کو متوجہ کیا، وہ ماتھے ہر بل لیے اسے گھورنے لگے۔

"کبھی۔۔۔ واٹ ربش، کہاں رہ گیا ہے وہ دوسرا لڑکا؟ اب تک اسے پہنچ جانا چاہیے تھا۔۔۔ تم لوگ کوئی کام ٹھیک سے نہیں کر سکتے۔۔۔سارے میک اپ کا بیڑہ غرق کر لیا اس نان سینس نے۔۔کال کرو اُسے اور اِسکا میک اپ ٹھیک کرو۔۔۔ربش۔۔۔!!"

میک اپ کا سن کر سلیم نواز کو بے حد عجیب لگا۔ وہ اس وقت مکمل لباس میں تھا۔ تب ہی ایک ہیجڑہ نما مرد ہاتھوں میں میک اپ کِٹ اور برش لیے اسکے پاس مٹکتا ہوا آیا۔۔۔اس نے مصروف سے انداز میں ابرو اچکا کر سلیم نواز کے چہرے کا جائزہ لیا اور کچھ حساب لگاتے ہوئے برش سے اسکے چہرے پر اپنی کاریگری دکھانی شروع کی۔ سلیم نواز کو اُڑتے پاؤڈر کی وجہ سے بے ساختہ چھینک آگئی۔

"اوہ بیڈ۔۔۔ویری بیڈ۔۔۔ خراب کردیا نا سب؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ ٹشو کا ڈبہ پکڑنے کے لیے ایک طرف جھک گیا، تب ہی سلیم نواز کی نظر میک اپ کٹ سے نظر آتے اپنے چہرے پر پڑی اور اپنی شکل دیکھ کر اسے بے ساختہ چار سو چالیس والٹ کا زوردار جھٹکا لگا۔۔۔وہ اچھل کر رہ گیا اور آنکھیں پھاڑ کر ایک بار پھر اپنا چہرہ دیکھنے لگا۔ آنکھوں میں کاجل، تازہ تراشی ہوئی تیکھی بھنویں، آٹی شیڈو، ہونٹ بھی رنگے ہوئے تھے اور گالوں پر غازہ پھیلایا گیا تھا۔۔ اور اس میک اپ زدہ چہرے کے نیچے مردانہ لباس پہنے وہ اس دنیا کی بے حد عجیب اور مضحکہ خیز مخلوق لگ رہا تھا۔ اسے اپنا آپ سامنے کھڑے میک اپ آرٹسٹ سے بھی زیادہ بھونڈا لگا۔ وہ پتھرائی آنکھوں کے ساتھ خود کو آئینے میں دیکھتے ہوئے وہیں بیٹھا رہ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©knza musannifa®

شینا کے گھر پر چھاپہ مارا جا چکا تھا۔ پولیس نے اسے حراست میں لیتے ہی خفیہ ٹھکانوں کے بارے پوچھ گچھ شروع کردی تھی کیونکہ شینا کی گمشدگی زیادہ دیر چھپی نہیں رہ سکتی تھی۔ اسکی گمشدگی کا پتہ چلتے ہی وہ لوگ بھیس بدل کر جعلی پاسپورٹ کے ذریعے ملک

URDU NOVEL BANK

سے باہر فرار ہو سکتے تھے۔۔۔۔لہذا پولیس کو جو بھی کرنا جلدی کرنا تھا اور جہاں تک ممکن تھا رازداری سے کرنا تھا۔

احتشام کوئی بچہ نہیں تھا جو آنکھیں بند کیے پڑا رہتا۔۔۔ اسے بڑی اچھی طرح پتہ تھا کہ پولیس والے بھی ایسے گروہوں کے ساتھ ملے ہوتے ہیں اور ان کی یہ یہ ملی بھگت بڑے بڑوں کو چکما دے جاتی ہے۔ اس لیے وہ اپنے دوست پر مسلسل دباؤ ڈالے ہوئے تھا جس کے توسط سے یہ معاملہ انجام پایا جا رہا تھا۔ اسکا دوست بذات خود اس کیس میں دلچسپی لے رہا تھا، اگر یہ مہم وہ سر کرلیتا تو اسکی پروموشن کے سو فیصد امکانات تھے اس لیے وہ اس موقع کو ہاتھ سے جانے نہیں دینا چاہتا تھا۔

چالاک اور شاطر ذہن شینا اندر سے بڑی کچی نکلی تھی۔ پولیس کی ہلکی پھلکی "تواضع" سے اسکا دماغ ٹھکانے آگیا تھا۔

Visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ماں باپ تو میرے بھی نہیں تھے مگر میں نے تمہیں اپنا سب کچھ سمجھا تھا، ایک" چھوٹے سے پرسکون گھر کی خواہش کی تھی جس میں تمہارے ساتھ اپنی جنت بسا سکوں، تمہارے آرام کی خاطر سرحد پر لہو منجمد کر دینے والی سردی میں بغیر آنکھ جھپکائے زندگی و موت کی کشمکش میں کھڑا رہا اس امید اور یقین کے ساتھ کہ میرے

URDU NOVEL BANK

پیچھے تم خود کو میری امانت سمجھ کر اپنی حفاظت کر رہی ہوگی مگر تم۔۔۔" اسکی آواز غم کی زیادتی سے بھرا گئی۔۔"تم۔۔تم صرف میری ہی بلکہ پورے پاکستان کی مجرم ہو، کئی معصوم ننھی جانوں کی قاتلہ ہو، کئی گھروں کی تباہی و بربادی کی ذمہ دار ہو، بہت سی ماؤں کی گود اجاڑی ہے تم نے۔۔۔ ایک عورت ہوتے ہوئے کیسے تم یہ مکروہ فعل انجام دیتی رہی؟؟؟"

اپنے محبوب اور شوہر کی نگاہوں میں اپنے لیے نفرت و حقارت دیکھ کر اسکی رہی سہی امید بھی خاک میں مل گئی اور بے حد شکستہ خاطر ہوتے ہوئے اس نے اپنے گروہ کے تمام اڈوں اور خفیہ ٹھکانوں کی بابت فرداً فرداً پولیس کو معلومات بہم پہنچائیں، اسکا بس ایک مطالبہ تھا کہ اسے پھانسی کے پھندے تک لیجایا جائے مگر بعض لوگوں کو اتنی آسانی سے موت بھی نصیب نہیں ہوتی اور شینا انہی میں سے ایک تھی۔۔۔

پولیس نے شینا کے بتائے گئے پہلے ٹھکانے پر چھاپہ مارا مگر وہاں میدان صاف تھا۔۔۔شاید مخبری کردی گئی تھی۔۔۔ احتشام اس صورتحال پر مزید پریشان ہو گیا، اس کے دوست نے یقین دلایا کہ وہ بچ کر کہیں نہیں جاسکتے پولیس ہر جگہ پھیل چکی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہے۔ شینا کے بتائے گئے دوسرے خفیہ ٹھکانے پر وہ بھی جانا چاہتا تھا مگر اسکے دوست نے سختی سے منع کردیا کیونکہ اسکی قطعی اجازت نہ تھی۔

احتشام کو اصل میں پولیس والوں پر اعتبار نہیں رہا تھا۔ اس نے ان کی کہانیوں میں آئے بغیر اپنا ایک ذاتی منصوبہ ترتیب دیا، جس کے مطابق اسے ہر حال میں کسی بھی طرح اس اڈے پر پہنچنا تھا جہاں سلیم نواز کے پائے جانے کے امکانات زیادہ تھے۔ وہ ذہنی و جسمانی طور پر خود کو تیار کر چکا تھا۔ یہ سب کرتے ہوئے اسے اندازہ بھی نہیں تھا کہ وہ کس خونی کھیل میں ہاتھ ڈالنے جا رہا تھا۔ وہاں جانا تو آسان تھا مگر واپسی تقریباً ناممکن ہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
©knza musannifa®

سلیم نواز کسی پتھر کے بت کی طرح ساکت بیٹھا خلاؤں میں گھور رہا تھا جب اسے کیمرے کے سامنے لا کر کھڑا کیا گیا۔ ۔

"!!خدا کے لیے مجھے چھوڑ دو، میں نے کچھ نہیں کیا۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کے رندھے ہوئے گلے سے یہ الفاظ بہت مشکل سے نکلے۔ وہ کبھی کیمرہ مین کے قدموں میں بیٹھ جاتا کبھی کسی اور آدمی کے ترلے منتیں کرنے لگ جاتا۔۔۔سب ایک جیسے لگ رہے تھے۔ مگر وہاں اسکی شنوائی ممکن نہ تھی۔وہ سب قہقہے لگاتے ہوئے اسکی بے بسی دیکھتے رہے۔

"چھوڑ دیں گے، ضرور چھوڑ دیں گے مگر یوں نہیں تمہیں اسٹار بنا کر۔۔۔"

ان میں سے ایک اپنی گردن پر ہاتھ پھیر کر معنی خیز انداز میں بولا اور باقی سب اسکی بات کا لطف لیتے ہوئے قہقہے لگانے لگے۔

"اوں ہوں۔۔۔ دیکھو تنگ مت کرو ہمارے ینگ مین کو، میں سمجھاتا ہوں۔ مجھے یقین ہے تم میری بات مان لوگے، کیوں ہے نا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک گنجے سر والا آدمی اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا تو سلیم نواز نے اسکی جانب پرامید نگاہوں سے دیکھا۔

"تمہیں ہمارا صرف ایک کام کرنا ہے سلیم نواز۔۔۔اسکے بدلے ہم تمہیں مالا مال کردیں گے۔۔۔ اور تم آزاد ہو جاؤ گے پھر یہ تمہاری مرضی پر منحصر ہوگا کہ تم ہمارے ساتھ

URDU NOVEL BANK

مزید کام کرنا چاہتے ہو یا نہیں --- کیونکہ اس کام میں جو منافع ہے، وہ تمہاری سوچ سے بھی زیادہ ہے---!!"

سلیم نواز کو اس "کام" کا خاطر خواہ احساس تھا۔ اس نے تنفر سے سر جھٹکا۔

"!!میں مرنا پسند کروں گا مگر گناہ نہیں کر سکتا---"

وہ تڑخ کر بولا---

"!!تمہیں کچھ نہیں کرنا پڑے گا---"

اس آدمی کے بے حد اطمینان سے کہنے پر سلیم نواز نے کچھ الجھ کر ہلکی سی حیرت سے اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا واقعی؟"

اس آدمی نے اثبات میں سر ہلایا مگر پتہ نہیں سلیم نواز کو یقین کیوں نہیں آرہا تھا۔

"!!جو کرنا ہے وہ یہ کرے گا، تمہیں صرف ہماری ہدایات پر عمل کرنا ہوگا---"

گنجے سر والے آدمی نے کچھ فاصلے پر کھڑے ایک باڈی بلڈر نما شخص کی جانب اشارہ کیا، جو ایک چھوٹی سی گولی نگل کر پانی پی رہا تھا۔ سلیم نواز کی آنکھیں حیرت کی زیادتی کے باعث پھیل کر رہ گئیں۔ وہ بہت بری طرح پھنس گیا تھا---

URDU NOVEL BANK

یہ۔۔۔میں یہ۔۔۔نہیں میں یہ نہیں کر سکتا۔۔۔۔مم۔مجھے جانے دو۔۔۔جانے دو"
"!!مجھے۔۔۔

سلیم نواز یکدم ہذیانی انداز میں چیخنے لگا۔۔۔سارے ہال میں اسکی آواز گونج رہی تھی۔۔۔وہ اس طرح چیخ رہا تھا جیسے قربانی کا جانور اپنے سامنے چھری دیکھ کر چیختا ہے۔اس نے اپنے ہونٹوں پر لگی سرخی کو رگڑ رگڑ کر خراب کر ڈالا تھا اور بھاگتے ہوئے وہ بیرونی دروازے کی جانب چلا گیا مگر اگلے ہی سیکنڈ میں دو گارڈز اسے ہاتھوں میں لیے اندر داخل ہوئے،

"!!چھوڑ دو مجھے۔۔۔میں نے کہا چھوڑ دو مجھے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم ان کے ہاتھوں میں بری طرح مچل رہا تھا۔۔۔انہوں نے اسے کرسی پر بٹھا کر اسکے بازو پکڑ لیے۔۔۔گنجے سر والا آدمی اسی اطمینان و سکون سے سلیم نواز کو دیکھتا رہا۔۔۔

"!!اس طرح تو تم اور بھی زیادہ پرکشش لگ رہے ہو۔۔۔"

چیخ چیخ کر سلیم نواز کا گلا بیٹھ گیا تھا اور اس میں مزید مزاحمت کی ہمت نہ رہی تھی۔ اس نے کھا جانے والی نگاہوں سے گنجے کو دیکھا تو وہ ہنس دیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قاتل نگاہیں۔۔" اس نے ہاتھ میں دبے سیگریٹ کی راکھ جھاڑتے ہوئے اپنی نگاہیں" باڈی بلڈر کی جانب گھمائیں۔۔۔"دیکھ رہے ہو کیسا اعلیٰ نمونہ چن کر لائیں ہیں ہم تمہارے لیے۔۔۔تمہیں شکرگزار ہونا چاہیے ہمارا۔۔"!!

وہ باڈی بلڈر پہلے ہی سلیم نواز کو ہوس بھری نگاہوں سے دیکھ رہا تھا۔۔۔گنجے کی بات پر سلیم نواز کے قریب چلا آیا اور اسکے ہونٹوں پر انگلی پھیری۔ سلیم نواز نے کراہت سے منہ بھر کر تھوک اس پر اچھالا اور اپنا چہرہ پھیر لیا۔۔۔

"!!آئی لائک اِٹ۔۔۔"

وہ مسکراتے ہوئے سلیم نواز پر جھکا۔۔۔اسکی نگاہوں میں حیوانی چمک تھی۔۔۔ سلیم نواز کسی ہراساں ہرنی کی طرح سہم گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!لائٹس۔۔۔کیمرہ۔۔۔ایکشن۔۔۔۔"

وہ دو گھنٹے سلیم نواز کی زندگی کے سیاہ تاریخی باب میں شامل ہو چکے تھے۔۔۔وہ مسلسل دو گھنٹے تک ذبح کیے ہوئے بکرے کی طرح خون میں لت پت تڑپتا رہا، ان سے رحم کی بھیک مانگتا رہا مگر ان شقی القلب درندوں کو اس پر بالکل رحم نہ آیا۔۔بالکل ویسے ہی جیسے سلیم نواز کو فحش فلمیں دیکھتے ہوئے اپنے حال پر رحم نہیں آتا تھا۔۔ وہ بار بار

URDU NOVEL BANK

تکلیف سے بے حال ہوکر غش کھا کے گرجاتا تو وہ لوگ اسکو پانچ منٹ بعد جگا کر دوبارہ میک اپ کرکے، خون صاف کرکے کیمرے کے سامنے لے آتے۔۔۔ ایک بار پھر وہی مکروہ کھیل شروع ہو جاتا، پہلے سے زیادہ تکلیف دہ۔۔۔اسکی دل خراش چیخیں در و دیوار کو ہلا رہی تھیں مگر ساؤنڈ پروف ہال نے تمام کالے کارنامے مخفی رکھ چھوڑے تھے۔ کوئی نہیں جانتا تھا ان اونچی دیواروں کے پیچھے کیا مکروہ فعل انجام دیا جا رہا ہے۔

دو گھنٹے بعد جب وہ ارد گرد سے غافل ہو کر گر گیا اور بہت کوشش کے بعد بھی سلیم نواز کو ہوش نہ آیا تو اسے اٹھا کر ایک کمرے میں پھینک دیا گیا۔۔۔ فی الحال وہ ان کے کسی کام کا نہ رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
©knza musannifa®

"ہائے کوئی مجھے میرے سلیم نواز کے پاس لے جاؤ، خدا کے لیے مجھے میرے بچے کی شکل دکھا دو۔۔۔ ہائے میرا سلیم ۔۔۔ماں صدقے میرا سلیم۔۔۔"

امی نے ساری رات جاگ کر روتے ہوئے گزار دی تھی۔ وہ ایک پل کے لیے بھی سو سکی تھیں نہ کچھ کھا رہی تھیں۔ کومل تو جیسے اللہ کی ہو کے رہ گئی تھی۔ وہ کل سے

URDU NOVEL BANK

جائے نماز پر بیٹھی ہوئی روئے جا رہی تھی۔ اس کے حلق سے بھی ایک نوالہ نہیں نیچے اترا تھا۔ حق نواز کی اپنی حالت دیدنی تھی۔

اگلی صبح تک سارے خاندان میں سلیم نواز کی گمشدگی کی خبر پھیل چکی تھی۔۔ پنکی خالہ سر شام ہی آگئی تھیں اور امی کا حال دیکھ دیکھ کر انکے اپنے دل کو کچھ ہو رہا تھا۔۔۔ اعجاز خالو ابا کو تسلی دیتے ہوئے مستقل پولیس والوں کے ساتھ سلیم کو تلاش کرنے میں جٹ گئے تھے۔ ہر کوئی اپنے ذرائع استعمال میں لانے کی کوشش کر رہا تھا۔ کسی کو خبر نہیں تھی سلیم نواز کہاں ہے، کیا اسے زمین کھا گئی یا آسمان نگل گیا۔۔۔کسی کو کچھ خبر نہ تھی۔۔۔ سب ہی سلیم نواز کے لیے بے حد پریشان تھے اور سبھی کو اس سے اور اسکے گھر والوں سے ہمدردی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے زیتون خالہ کو تمام بات بتا کر امی کی خبر گیری کے لیے بھیجا تھا اور خود اپنے ذرائع استعمال کرتے ہوئے اس بارے میں کچھ سن گُن لینے کی کوشش کی۔ اسے ایک طرح سے پکی پکائی کھیر ملی تھی اس لیے جلد ہی وہ بھی تمام حالات سے باخبر ہوگیا اور کچھ سوچنے لگا۔ یقیناً وہ اس موقع کو گنوانا نہیں چاہتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

میری ایس ایچ او صاحب سے بات ہو گئی ہے، انہیں اغوا کاروں کے چند خفیہ" ٹھکانوں کی بابت معومات ملی ہیں، عین امکان یہی ہے کہ سلیم نواز کو ان میں سے کسی ایک پر قید کرکے رکھا گیا ہے جلد ہم سلیم نواز کو وہاں سے چھڑا کر لے آئیں گے، "آپ بالکل خاطر جمع رکھیے اور اللہ پر بھروسہ رکھیں، جلدی سلیم ہمارے درمیان ہوگا۔۔۔

ڈرائنگ روم میں زیتون آنٹی امی، ابا، اعجاز خالو، پنکی خالہ، حق نواز اور چند ایک خاندان کے بزرگ پریشانی میں گھرے بیٹھے تھے جب ارسلان نے ڈرائنگ روم میں آکر انتہائی مدبر انداز میں کومل کے ابا کو تسلی دی۔ سب اُسے پرامید نگاہوں سے دیکھنے لگے۔۔۔ ایک ہی دن میں ارسلان نے اپنی اہمیت بنا لی تھی اور یہ اسکے لیے کچھ مشکل نہ تھا۔ پنکی خالہ تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھیں وہ امی سے ارسلان کے بارے میں ہوچھنا چاہتی تھیں مگر ایک تو امی کی حالت ایسی نہ تھی دوسرا یہ کہ ماحول میں اس قدر تناؤ تھا کہ وہ ایسی کوئی بات نہ کر سکیں۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

دوسری طرف احتشام نے شینا کی بتائی گئی خفیہ جگہ پر پہنچ کر اسکا جائزہ لینا شروع کیا۔ یہ اڈہ ایک عام مکان کی طرح تھا جسکے آگے اور اطراف میں مسلح باڈی گارڈ پھیلے ہوئے تھے، وہ عام لباس پہنے ہوئے تھے اور اسلحہ چھپا رکھا تھا۔ مکان کے ماتھے پر

URDU NOVEL BANK

بڑا سا گیٹ تھا جبکہ دیوار پر کسی کھڑکی کا نام و نشان نہ تھا۔ مکان کی پچھلی جانب دیوار قدرے نیچی تھی اور وہاں ایک آہنی دروازہ لگا ہوا تھا۔ اس دروازے کی اسے کوئی سمجھ نہ آئی، وہ وہیں کھڑا سوچ بچار کرتا رہا اور آخر میں ایک ہی بات اسے سمجھ میں آئی کہ وہ پچھلے راستے سے اس مکان میں کود کر اندر جا سکتا ہے مگر ایسا صرف رات کے اندھیرے میں ممکن تھا ورنہ دن کی روشنی میں یہ گارڈز اسے گولیوں سے بھون کر رکھ دیتے۔ وہ سلیم نواز کو لیے بنا یہاں سے واپس نہیں جا سکتا تھا اس لیے وہ رات کا انتظار کرنے لگا۔۔۔

رات کا اندھیرا چھاتے ہی اس نے پیش قدمی شروع کی اور سب سے پہلے پچھلی دیوار پر معمور گارڈ کو چکما دے کر ٹھکانے لگایا۔ ورزشی جسم کے باعث یہ اسکے کچھ مشکل نہ تھا۔ ہاتھ میں لوڈڈ سیون ایم ایم تھامے وہ دیوار پر چڑھا اور کود کر دوسری جانب اتر گیا۔ صد شکر اندر کی جانب گارڈز کو تعینات نہیں کیا گیا تھا۔ وہ اندھیرے میں ٹٹول کر دیوار کے ساتھ چلنے لگا تب ہی ایک جگہ آکر رک گیا۔ اس نے دیوار کے مخصوص حصے پر دباؤ ڈالا تو وہ ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ کھل گیا۔ یہ کھڑکی تھی جس کو دیوار کے دھوکے میں چھپا دیا گیا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے بلا سوچے سمجھے اس کھڑکی کے اوپر چڑھ کر اندر کمرے میں چھلانگ لگا دی۔ اندر اندھیرا تھا۔ اس نے اندھیرے میں جیب سے موبائل نکال کر اندازے سے بٹن دباکر ٹارچ آن کی، سامنے والی دیوار پر دروازہ نصب تھا۔ اس نے ہلکی سی چرچراہٹ کے ساتھ دروازہ سرکایا اور درز میں سے اردگرد کا جائزہ لینے کی کوشش کی۔۔۔یکدم وہ پیچھے ہٹا، بے حد تیز روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیا گئی تھیں۔ چند بے تکلف قہقہے اسکی سماعتوں سے ٹکرائے تو اس نے ایک بار پھر باہر جھانکا۔ دو گارڈز کرسیوں پر بیٹھے چائے پی رہے تھے۔

مائیکل ویڈیو دیکھتے ہی اس لڑکے پر فریفتہ ہو گیا ہے، میں نے تمہیں کہا تھا نا یہ لڑکا" بالکل ہماری ڈیمانڈ کے مطابق ہے۔۔اس بار تم دیکھنا میں مائیکل سے اپنا پچھلا حساب پورا کرکے ہی چھوڑوں گا۔۔تم جلد اسکو ہوش میں لانے کا بندوبست کرو میں مارکیٹ میں اس لڑکے کی بولی لگواتا ہوں۔۔۔یہ بھی ہو سکتا ہے ہمیں کل ہی اسکو ایکسپورٹ کرنا پڑے اس لیے اسکا ہوش میں آنا ضروری ہے۔"

وہ ان آوازوں پر غور کرتے ہوئے مسلسل اطراف کا جائزہ لیتا رہا۔ گارڈز آرام سے بیٹھے چائے پی رہے تھے یہ آوازیں کسی اور جانب سے آرہی تھیں۔ تب ہی ایک گنجے سر والا

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آدمی منہ میں سیگریٹ دبائے باہر نکلا اور گارڈز کو اشارہ کرکے احتشام کی جانب بڑھا۔

اسے اپنی جانب آتا دیکھ کر احتشام کا حلق خشک ہوگیا، وہ ایک جھٹکے سے پیچھے ہٹا اور دیوار سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس نے بے ساختہ اپنا سانس روک لیا تھا مگر وہ آدمی احتشام کے کمرے میں آنے کی بجائے دوسرے کمرے میں چلا گیا جو کہ یقیناً اسی کمرے کے ساتھ ملحق تھا۔ احتشام کو دروازہ کھلنے اور بند ہونے کی آواز واضح طور پر سنائی دی تھی---

ابھی اس آدمی کو اندر گئے ایک منٹ بھی نہیں گزرا تھا کہ باہر شور سا اُٹھا،

باہر ایک گارڈ کے بے ہوش ہونے کی خبر سن کر کرسی پر بیٹھے دو گارڈ بھی ہڑبڑا کر اٹھے اور تیزی سے اٹھ کر باہر کی جانب بھاگے۔ یقیناً یہ وہی گارڈ تھا جس کو احتشام نے بے ہوش کیا تھا۔ احتشام موقع سے فائدہ اٹھاتے ہوئے کمرے سے باہر نکلا اور تیزی سے دوسرے کمرے میں گھس گیا---اس نے کمرے میں آتے ہی لاک چڑھا دیا اور تیر کی تیزی سے پستول گنجے پر تان لی---

"اے کون ہو تم؟ اندر آنے کی ہمت کیسے ہوئی تمہاری؟"

وہ سیگریٹ ایک طرف پھینک کر غصے سے بولا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!تمہاری موت۔۔۔"

احتشام کے منہ سے بے ساختہ نکلا۔ احتشام کی بات پر اسکی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی لہر دوڑ گئی یکدم اس نے اونچی آواز میں چلا کر گارڈز کو پکارا مگر احتشام نے قریب آتے ہوئے اسکی کنپٹی کے ساتھ پستول لگا دی۔۔۔

اس وقت وہ شدید ذہنی دباؤ کا شکار تھا۔ اسے اس بات کا پورا پورا احساس تھا کہ گارڈ کو بے ہوش پاکر ان لوگوں کو شک ہوجائے گا اور وہ کھلی کھڑکی سے اس کمرے تک کی تمام کہانی جان جائیں گے بلکہ شاید اب تک جان چکے ہوں گے۔۔۔ لیکن سلیم نواز کو بچانا بھی ضروری تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!اب تمہارے منہ سے آواز نکلی تو ساری گولیاں تمہاری کھوپڑی میں اتار دوں گا۔۔۔"

وہ غصے سے کانپ رہا تھا۔ اسکی آنکھوں میں خون اترا ہوا تھا۔

"شش۔شانی بھائی۔۔۔۔شانی۔۔۔ بھاااائی۔۔۔۔"

سلیم نواز کی درد بھری آواز سن کر احتشام نے بے ساختہ آواز کے تعاقب میں دیکھا تو اسکا کلیجہ منہ کو آگیا۔۔۔

"!!!سلیم نواز۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام کی آواز کسی چیخ سے مشابہ تھی۔ اسکا ذرا سا دھیان ہٹنے پر گنجے نے پستول چھین کر اپنے قابو میں کرلی۔

"ڈونٹ موو۔۔۔ ورنہ گولی مار دوں گا"

اس نے پستول احتشام پر تان کر دھمکی دی اور بڑی ہوشیاری سے دروازے کی جانب کھسکنے لگا۔ احتشام کی آنکھوں میں سلیم نواز کی حالت دیکھ کر خون اترا ہوا تھا۔ اس نے جنونی انداز میں اس پر حملہ کرکے پستول چھین لی اور پے در پے پستول کے دستے سے اس کے گنجے سر پر وار کرنے لگا، جب وہ بے درد سے دوہرا ہو کر ایک جانب لڑھک گیا تب احتشام کو ایک بار پھر سلیم نواز کا خیال آیا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز؟؟" وہ تیزی سے اسکے پاس آیا۔۔"اُٹھو سلیم نواز آنکھیں کھولو۔۔۔ دیکھو میں تمہیں لینے آیا ہوں۔۔۔ سلیم نواز؟"

اس نے سلیم نواز کو اُٹھانا چاہا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا، اسکا نچلا دھڑ بالکل بے جان ہوچکا تھا۔۔۔ پتہ نہیں وہ تکلیف کے کس درجے پر تھا کہ کراہ بھی نہ سکا۔

"!!شش۔ شانی بھائی۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"سلیم نواز کچھ نہیں ہوگا تمہیں۔۔۔میں آگیا ہوں ناں، اب تم گھر جاؤ گے میرے ساتھ۔۔۔"

"مجھے مار۔۔۔مار دیں شانی بھائی۔۔۔مم۔میرا گلا دبا دیں۔۔۔خدا کے لیے مجھے مار دیں۔۔۔"

وہ اسکے سامنے گڑگڑاتے ہوئے جو کہنے کی کوشش کر رہا تھا اس درد کو محسوس کر کے احتشام کی آنکھیں بھر آئیں۔۔۔

"نہیں سلیم ۔۔ایسا مت کہو۔۔۔سب ٹھیک۔۔۔"

"کچھ ٹھیک۔۔۔نہیں ۔۔۔ہوگا۔۔۔کچھ نہیں ٹھیک۔۔۔مر گیا سلیم، خدا کے لیے میرا گلا دبا دو۔۔۔اس اذیت سے بچا لو شانی بھائی۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اب باقاعدہ ہاتھ جوڑ کر منت کر رہا تھا۔۔۔احتشام ڈبڈبائی نگاہوں سے اسے دیکھے گیا پھر پتہ نہیں احتشام کو اچانک کیا ہوا وہ سلیم نواز کے قریب گھٹنوں کے بل گرا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دیا۔ اسکا خود پر قابو نہ رہا تھا۔ آخر انسان تھا، کیسے قابو رکھ سکتا تھا۔ ان جانوروں نے اسکا جو حال کیا تھا وہ کوئی اپنے دشمن کا بھی نہیں کرتا۔۔۔ وہ اپنا سر

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مٹھیوں میں بھنچے روتا رہا جب اچانک باہر سے دروازہ ڈھڑڈھڑایا جانے لگا۔۔۔ اس نے ایک نظر دروازے پر ڈال کر اپنے آنسو صاف کیے اور سلیم نواز سے مخاطب ہوا۔۔۔

"ہمت کرو سلیم نواز، ہم یہاں سے ضرور جائیں گے اور ساتھ جائیں گے۔۔۔ میں ان کتوں میں سے کسی کو نہیں چھوڑوں گا، تم دیکھنا ایک ایک سے تمہارا بدلہ لے کے رہوں گا۔۔"

احتشام تو جیسے اپنے حواس ہی کھو چکا تھا۔ اس نے پستول اٹھا کر دروازے کی جانب قدم بڑھائے، ابھی اسکا ہاتھ ہینڈل پر ہی تھا جب باہر یکایک فائرنگ شروع ہوگئی۔ احتشام نے کان لگ کر سنا تو پتہ چلا فائرنگ دو جانب سے ہو رہی تھی۔ آدھ گھنٹہ وقفے وقفے سے مستقل فائرنگ ہوتی رہی، اس دوران کسی نے اس کمرے کے دروازے کو چھوا تک نہیں تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

جب فائرنگ کا سلسلہ تھما تو بھاری بوٹوں کی آوازیں اطراف میں گونجنے لگیں۔۔۔ احتشام نے سلیم نواز کو اپنے ساتھ لگا کر پستول دروازے پر ہی تان رکھی تھی۔ ایک جھٹکے سے کسی نے دروازہ کھولا اور اسی لمحے احتشام نے ٹرائیگر دبا دیا،اگر

URDU NOVEL BANK

سامنے کھڑا آدمی بروقت دیوار کی اوٹ میں نہ جاتا تو اب تک گولی اس کے جسم کے آرپار ہوچکی ہوتی۔

"!!ہینڈز اپ۔۔۔چھوڑ دو لڑکے کو ورنہ گولی چلا دوں گا۔۔۔کم آن ہینڈز اپ۔۔۔"

پولیس وردی میں موجود وہ شخص سختی سے چلایا۔۔۔ احتشام کے ہاتھ سے پستول نیچے گر گئی۔ اس نے بے یقینی سے اس آدمی کی جانب دیکھا۔۔۔۔ یعنی پولیس وہاں آچکی تھی۔ اس نے انہیں اپنے بارے میں بتانے کی کوشش کی مگر حواس ساتھ نہ دے رہے تھے۔ وہ کچھ نہ بھی کہتا تو جس طرح سلیم نواز نے اسے بھنچ رکھا تھا وہ جان گئے تھے کہ احتشام اسکا دشمن نہیں۔۔۔گنجے سر والے کو ہوش آگیا تھا اس نے پولیس کو وہاں دیکھ کر فرار ہونے کی کوشش کی مگر باہر کھڑے دو کانسٹیبل اسے ہتھکڑیاں لگا کر گرفتار کر چکے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مم۔میں اسکو ایسی حالت میں گھر نہیں جانے نہیں دوں گا۔۔۔"

جیسے ہی وہ وردی میں ملبوس آدمی آگے بڑھا، احتشام نے مخدوش نگاہوں سے سلیم نواز کو دیکھتے ہوئے کہا۔ ناجانے کیا سوچ کر اس پولیس والے نے اپنا سر اثبات میں ہلا دیا۔

URDU NOVEL BANK

احتشام نے اپنی شرٹ اتار کر سلیم کے پیٹ کے ساتھ باندھ دی اور اسے فوری طور پر اسپتال لیجایا گیا۔۔۔

سلیم نواز کو فوری طور پر ایمرجنسی میں لے جایا گیا تھا۔۔۔ اس پر اِس بری طرح تشدد کیا گیا تھا کہ کسی کمزور دل انسان کے لیے اسکی حالت کو دیکھ کر اپنے پیروں پر کھڑے رہنا ممکن نہ ہوتا۔۔۔ ارسلان چونکہ مسلسل پولیس سے رابطے میں تھا اس لیے سب سے پہلے اسے یہ خبر ملی اور وہ ابا کو ساتھ لیے فوری طور پر اسپتال چلا آیا تھا۔ سلیم نواز کو دیکھ کر ابا کا دل ایک لمحے کو دھڑکنا ہی بھول گیا۔ پدری جوش بری طرح غالب آیا اور وہ خود پر قابو نہ رکھ سکے۔۔۔انہیں روتا دیکھ کر ارسلان دانستہ وہاں سے ہٹ آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر کے کہنے کے مطابق سلیم نواز کا نچلا دھڑ عارضی طور پر
مفلوج ہو چکا تھا اور جب تک اسکی حالت میں بہتری نہ آجاتی یعنی وہ ملنے جُلنے کے قابل نہ ہوجاتا تب تک اسکو اسپتال سے خارج نہیں کیا جا سکتا تھا۔ علاوہ ازیں یہ سیدھا سیدھا پولیس کیس تھا جس وجہ سے قانونی کارروائی مکمل ہونے تک سلیم نواز کا پولیس کی

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کسٹڈی میں رہنا ضروری تھا مگر پریشانی کی کوئی بات اس لیے نہیں تھی کیونکہ اصل مجرم پکڑا جا چکا تھا باقی مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچانا اب کچھ مشکل نہ تھا۔

قانون بھی بعض اوقات اس شیطان کیطرح بن جاتا ہے جو انسان کو رنگین خواب دکھاتا ہے اور گناہ کی جانب مائل کرتا ہے اس یقین کے ساتھ کہ اگر اسے کوئی گزند پہنچنے لگے گا تو وہ شیطان اسکو اپنی طاقت سے دور کردے گا مگر ہوتا کیا ہے؟ جیسے ہی انسان پکڑ میں آتا ہے وہ شیطان بھاگ کھڑا ہوتا اور پلٹ کر دیکھتا تک نہیں۔۔۔وہ کیوں دیکھے بھلا؟ اسکا تو مقصد پورا ہو چکا نا، اس نے انسان سے جو گناہ کروانا تھا وہ کروا چکا۔۔۔اب انسان جانے اور اسکا انجام جانے۔۔۔جب تک پولیس کی جیب گرم ہوتی رہی تب تک زبان سی لی اور اب صرف ایک مجرم کے پکڑے جانے پر سب شیر بن گئے تھے اور باقی مجرموں کی تلاش میں زمین آسمان ایک کر ڈالا تھا تاکہ وردی پر ایک اور ستارے کا اضافہ کروا کے معاشرے میں گردن اونچی کرکے چل پھر سکیں۔۔۔

کئی نوجوانوں اور بالخصوص کم سن بچوں کو ان خفیہ ٹھکانوں سے بازیاب کروایا گیا جو ناجانے کب سے اس ظلم کی چکی میں پس رہے تھے۔ ان میں سے بعض بچے تو ایسے تھے جو اپنا ذہنی توازن ہی کھو بیٹھے تھے اور اپنے ماں باپ تک کو پہچان نہ پا رہے تھے۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کچھ ایسے تھے جو نشے کی زیادتی کے باعث موت کے بے حد قریب تھے اور باقی وہ تھے کہ جو زندہ تو تھے مگر ان پر کسی لاش کا گمان ہوتا تھا۔ انکی آنکھیں ویران تھیں اور جب وہ خالی خالی نگاہوں سے اپنے لواحقین کی جانب دیکھتے تو سب کا پھوٹ پھوٹ کر رونے کو جی چاہتا تھا۔ یہ سب خوبصورت، وجیہہ اور اپنے خاندان کے لاڈلے تھے مگر کوئی نہیں جانتا تھا ان بچوں کا مستقبل کیا ہوگا، کیا یہ کبھی نارمل زندگی گزار سکیں یا ہمیشہ اس اذیت کے خوف میں مبتلا رہیں گے جس میں سے انہیں گزارا گیا تھا۔۔۔۔؟

میڈیا سے ایسی خبریں بھلا کہاں چھپی رہ سکتی تھیں، تمام نیوز چینلز اس واقعے کو بھرپور کوریج دے رہے تھے۔ سلیم نواز کے چہرے کو دھندلا کر کے اسکی ویڈیو ہر نیوز چینل پر نشر کی جا رہی تھی جو اس رات اسے اسپتال لے جاتے ہوئے کسی نے چپکے سے اپنے موبائل کے کیمرے سے ریکارڈ کر لی تھی۔ جو بھی اس ویڈیو کلپ کو دیکھتا اپنا دل تھام لیتا۔۔۔۔ سبھی ماؤں نے اپنے سپوتوں کو اپنے پروں میں چھپا لیا تھا۔ اس حیوانی سلوک نے والدین کی راتوں کی نیند اڑا کر رکھ دی تھی۔۔۔لڑکیاں تو ایک طرف اب لڑکوں کی بھی عزت محفوظ نہیں رہی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

طے یہی پایا تھا کہ امی کو فی الحال اس خبر سے بے خبر رکھا جائے
مگر شریکے برادری میں رہتے ہوئے ایسا ہونا ممکن نہ تھا۔ امی نے ضد ہی پکڑ لی تھی کہ وہ سلیم نواز کو صرف ایک نظر دیکھنا چاہتی ہیں۔ مگر ابا نے انہیں سختی سے منع کر رکھا تھا کیونکہ اسپتال کے باہر اخباری نمائندے کسی ایسے ہی موقع کی تلاش میں تھے کہ کسی خاتون خانہ کا بیان ریکارڈ کر کے اسے مرچ مصالحہ لگا کر ٹیلی وژن اور اخبارات کی زینت بنایا جائے۔۔۔ ابا مرد تھے انکی بات اور تھی، وہ معاملے کو کسی طرح سنبھالے ہوئے تھے مگر امی ایک عورت تھیں، ماں تھیں۔۔۔وہ جس ذہنی کیفیت میں تھیں اس میں خود پر اختیار رکھ پانا بے حد مشکل تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کا نام کیوں اٹھ رہا ہے بار بار؟ جبکہ اس واقعے کی اطلاع سب سے پہلے میں نے دی تھی پولیس کو۔۔۔"

ارسلان نے سرد نگاہوں سے پولیس وردی میں ملبوس انسپکٹر کو دیکھا۔۔

دیکھیں ارسلان صاحب! اصل میں احتشام نے بچایا ہے اس بچے کو، وہ ہمارے آنے سے پہلے وہاں موجود تھا اور جب کوئی اپنی جان کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اتنا بڑا قدم اٹھا"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لے تو اسکو تھوڑی بہت شاباشی دینا تو بنتی ہے، میرا خیال ہے اس میں کوئی حرج نہیں؟"

ارسلان نے تنفر سے منہ پھیر لیا۔۔۔اسے انسپکٹر کی یہ بات قطعی پسند نہ آئی تھی۔

"جو بھی ہے، مجھے اس لڑکے کا نام نظر نہیں آنا چاہیے۔۔۔ خواہ اس نے کتنا ہی بڑا کارنامہ کیوں نا انجام دیا ہو، سمجھ گئے نا تم؟"

"!!مگر ارسلان صاحب۔۔۔"

ارسلان نے اسے گھورا۔۔۔

"میں نے کیا کہا؟ سمجھ گئے نا تم؟"

اس نے ایک گہرا سانس لے کر اپنا سر ہلا دیا اور واپس پلٹ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ارسلان نے پکارا تو اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔" میرے ساتھ کوئی کھیل کھیلنے کی کوشش کی تو یاد رکھنا مجھے وفاداری فراموش کرنا بھی آتا ہے۔۔۔ تم مجھے جانتے ہو اچھی طرح!!"

ارسلان طنزیہ لہجے میں پھنکارا اور بنا اسکی جانب دیکھے ایمرجنسی کی جانب بڑھ گیا۔۔۔ سلیم نواز کو پرائیویٹ کمرے میں لے جایا جا رہا تھا۔ ارسلان بھی وہاں چلا آیا۔۔۔ سلیم نواز

URDU NOVEL BANK

ابھی تک بے ہوش تھا۔ کمرہ خالی ہوا تو وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا ہوا سلیم نواز کے بیڈ تک آیا۔۔۔ خون کی بوتل قطرہ قطرہ خون کی بوند اسکے جسم میں پہنچا رہی تھی۔ اس نے آگے بڑھ کر اسکا آکسیجن ماسک اتار دیا اور مسکراتے ہوئے سلیم نواز کا چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔

"کاش میں تمہیں اپنے ہاتھ سے مار سکتا۔۔۔۔" اس نے اس پر جھکتے ہوئے کچھ سونگھنے کی کوشش کی۔۔۔"مجھے گردن دبانے میں بڑا مزہ آتا ہے۔۔۔

وہ اوپر اُٹھتے ہوئے ہنس دیا۔۔۔ جیسے ہلکا سا لطیف قہقہہ۔۔۔

اس نے اسکی گردن پر ہاتھ رکھ دیا اور اسے ہلکا سا دبایا۔۔۔ آہستہ آہستہ اسکی گرفت تیز ہو رہی تھی۔ اور وہ عجیب سے انداز میں ہولے ہولے ہنس رہا تھا۔ اچانک سلیم کے جسم کو جھٹکا لگا تو ارسلان کرنٹ کھا کر پیچھے ہٹ گیا۔۔۔اس نے بے یقینی سے اپنے دونوں ہاتھ آگے کیے اور اپنا چہرہ پیٹا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ۔۔یہ میں کیا کر رہا تھا۔۔۔اف یہ مجھے کیا ہوگیا تھا اچانک۔۔۔یا اللہ مجھے معاف کرنا۔۔۔مجھے معاف کردے۔۔۔ مم۔میں نے جان بوجھ کر نہیں کیا یہ۔۔۔مجھے معاف کردے۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

وہ اپنے گال پیٹتے ہوئے یہی کہتا جا رہا تھا۔ سلیم نواز کا سانس اٹک رہا تھا، اس نے جلدی سے سلیم نواز کا آکسیجن ماسک سیٹ کیا اور خوفزدہ نگاہوں سے کمرے پر طائرانہ نگاہ ڈال کر باہر نکل گیا۔۔۔

"کیا ہوا؟ سب ٹھیک ہے؟"

ابا سے اچانک مڈبھیڑ پر ارسلان کی پیشانی عرق آلود ہوگئی، اس نے تیزی سے نفی میں سر ہلایا اور نکلتا چلا گیا۔۔۔ابا نے حیرت سے ایک نظر اسے یوں بھاگتے دیکھا اور دوسری نظر سلیم نواز کے کمرے پر ڈالی۔

"آیئے رب نواز صاحب میں آپکو کچھ دوائیں نوٹ کروا دیتا ہوں آپ جتنی جلدی ہوسکے یہ دوائیں لے آیئے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر نے کمرے کی جانب بڑھتے ہوئے پیشہ ورانہ انداز میں ان سے کہا تو ابا بھی سر ہلاتے ہوئے انکے پیچھے چل دیئے۔۔۔ ارسلان کا عجیب سا انداز انہیں کھٹک رہا تھا۔

"اوہ مائی گاڈ۔۔۔ یہ کیا ہورہا ہے؟"

سلیم نواز کا سانس دھونکنی کی مانند چل رہا تھا۔ ڈاکٹر کی آواز پر ابا پریشان ہوگئے تھے۔

URDU NOVEL BANK

سسٹر۔۔۔سسٹر!!!" ڈاکٹر نے تقریباً چلاتے ہوئے اپنے عملے کو پکارا، "سبھی دوڑے
"چلے آئے،"پیشنٹ کی حالت خطرناک حد تک سیرئس ہے، ویئر وَر یو آل؟
وہ غضب ناک نگاہوں سے انہیں دیکھتے ہوئے چیخا اور سب ہی سہم گئے۔۔۔ یہ کیس حکومت کے ایوانوں تک رسائی حاصل کر چکا تھا اور اگر اس میں ذرا سی بھی گڑبڑ ہو جاتی تو ڈاکٹر کا سارا کیریئر لمحوں میں ریت کی دیوار بن جاتا اور یہی وہ چاہتا نہیں تھا۔
"!!مگر سر۔۔۔ پیشنٹ کی شفٹنگ سے پہلے۔۔۔"
اوہ جسٹ شٹ اپ۔۔۔! ڈونٹ گِو می لیم ایکسکیوزز۔۔۔کال دا ٹیم ناؤ۔۔۔!! اِٹس
"!!ارجنٹ۔۔۔ ہری آپ ایوری ون
ڈاکٹر نے تمام ڈاکٹرز کی ٹیم کو طلب کرنے کا حکم دے کر سلیم نواز کے دل کی دھڑکن چیک کی اور اسکا بی پی نوٹ کیا۔۔۔دیگر عملہ حرکت میں آچکا تھا۔۔۔تب تک وارڈ بوائے ابا کو کمرے سے نکال کر باہر بینچ پر بٹھا چکا تھا۔
"مگر مجھے بتا کیوں نہیں رہے؟ آخر ہوا کیا ہے اچانک؟ وہ تو بالکل ٹھیک تھا۔۔۔"
ابا نے ایک نوجوان ڈاکٹر کو تیزی سے کمرے سے نکلتے دیکھ کر پوچھا، وہ ان کے قریب آگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آپ دعا کریں اللہ بہتر کرے گا سب۔۔۔"

اس نے انہیں تسلی دی تو ابا نے خوفزدہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"میرا بیٹا تو ٹھیک ہو جائے گا نا؟"

"دیکھیں پیشنٹ کی حالت آؤٹ آف کنٹرول ہے، ہم اللہ سے کسی معجزے کی امید رکھتے ہیں۔۔۔!!"

ڈاکٹر نے ایک گہرا سانس لے کر ابا کے کندھے پر ہاتھ سے تھپکی دی اور وہاں سے چلا گیا۔ ابا نے اپنا سر جھکا لیا۔ ان کا دل کٹ رہا تھا۔ ننھا سلیم نواز انہیں کس دکھ سے دوچار کر گیا تھا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کاش میں نے اسے نہ جانے دیا ہوتا۔۔۔"

وہ خود کو مورد الزام ٹھہراتے ہوئے سسک پڑے۔

©knza musannifa®

URDU NOVEL BANK

کومل نے کبھی احتشام کو اس قدر سنجیدہ نہیں دیکھا تھا۔ وہ اپنی امی کے ساتھ کومل کے گھر آیا تھا۔ کومل چائے بنا کر ڈرائنگ روم میں لے آئی اور احتشام پر نظر پڑتے ہی اس نے غیر معمولی سنجیدگی نوٹ کرلی تھی۔ احتشام نے ایک نظر کومل کے ستے ہوئے چہرے پر ڈال کر دوبارہ اپنی نگاہیں کسی نادیدہ نکتے پر مرکوز کرلیں تھیں۔

"آنٹی چائے میں چینی کتنی ڈالوں؟"

کومل نے ان کے کپ میں چینی ڈالنے سے پہلے پوچھا تھا۔ احتشام کی موجودگی میں وہ کچھ گھبرا رہی تھی مگر اچھا بھی لگ رہا تھا۔ احتشام کی والدہ، پنکی خالہ اور امی کے پاس بیٹھی تھیں انہوں نے اسکی جانب دیکھا۔ دُھلا دُھلایا سوگوار چہرہ، مسلسل رونے کی وجہ سے متورم آنکھیں---وہ اس حالت میں بھی سارے ماحول پر چھا رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک چمچ---"

انہوں نے مختصراً کہہ کر احتشام کی جانب دیکھا، وہ کھوئے کھوئے انداز میں صوفے پر بیٹھا تھا۔ ناجانے اسکا دھیان کہاں تھا۔ کومل نے چائے کا کپ احتشام کے آگے رکھا تو وہ چونکا اور سیدھا ہو کر بیٹھ گیا۔ کومل بھی ایک طرف ٹک گئی تھی۔ احتشام کو اسکا یوں

URDU NOVEL BANK

بیٹھ جانا بے حد اچھا لگا۔ جس ذہنی کیفیت میں وہ اس وقت تھا اسکو کومل کے ساتھ کی بے حد ضرورت تھی۔ وہ نم آنکھوں سے اسکو دیکھے گیا۔

"میرے شانی نے تو جب سے سلیم نواز کے ساتھ ہوئے حادثے کی خبر سنی ہے، اسطرح پریشان ہوگیا ہے کہ کیا ہی کوئی سگا ہوتا ہوگا۔۔۔اس قدر حساس بچے اللہ سب کو دے۔۔۔"

اسکی امی نخوت بھرے لہجے میں بتا رہی تھی۔ احتشام کو خوامخواہ شرمندگی ہونے لگی، اس نے کسی کو نہیں بتایا تھا کہ سلیم نواز تک سب سے پہلے پہنچنے والا وہی تھا۔

"سچ کہہ رہی ہیں حساس ہونے کے ساتھ ساتھ بہادر بھی ہے ماشااللہ۔۔۔جس طرح اس خطرناک ماحول میں سلیم نواز کو ساتھ لیے بھاگ دوڑ کرتا رہا ہے کب کوئی ایسے کرتا ہے بھلا؟ آج کے پرفتن دور میں سب کو اپنی پڑی رہتی ہے۔۔مگر ماشااللہ آپکے بیٹے نے وہ کر دکھایا جو کوئی پولیس افسر بھی نہ کر سکا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پنکی خالہ نے تحسین آمیز انداز میں احتشام کو دیکھتے ہوئے کہا تو احتشام سمیت کمرے میں بیٹھے سب نفوس حیران رہ گئے تھے۔

"کک۔کیا مطلب؟ احتشام سلیم نواز کے ساتھ؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام کی والدہ کی آنکھیں حیرت کی زیادتی کے باعث پھیل گئیں۔ احتشام خود حیران تھا کہ ان کو کیسے یہ بات پتہ چلی۔ امی نے بھی ہلکی سی حیرت کا اظہار کرتے ہوئے بغور احتشام کو دیکھا۔ گندمی رنگت، کتابی چہرہ، چوڑے شانے، سیدھی کمر، متناسب قد ---وہ ہر لحاظ سے خوبرو نوجوان تھا۔

"تو اور کیا آپ کو معلوم نہیں؟ سب نیوز چینلز بھرے پڑے ہیں---"

ابھی پنکی خالہ کی بات مکمل بھی نہ ہوئی تھی کہ ارسلان مسکراتا ہوا ڈرائنگ روم میں داخل ہوا۔ احتشام نے حیرت سے اسے دیکھتے ہوئے چائے کا کپ میز پر واپس رکھا، اسے ارسلان کا یوں منہ اٹھا کر بنا اجازت اندر چلے آنا بالکل مناسب نہیں لگا تھا۔ امی بے ساختہ اسکی جانب بڑھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مم۔میرا سلیم نواز کیسا ہے اب؟ وہ ٹھیک تو ہے نا بیٹا---؟"

انہوں نے بے صبری سے اسکے بازو جھنجھوڑتے ہوئے پوچھا تو احتشام کو بے حد جلن محسوس ہوئی، ارسلان نے سابقہ انداز میں مسکراتے ہوئے انہیں نرمی سے خود سے الگ کیا اور صوفے پر بٹھاتے ہوئے تسلی دی۔

URDU NOVEL BANK

آپ بس شکرانے کے نوافل ادا کریں، اللہ نے سلیم نواز کو نئی زندگی بخش دی ہے""

ارسلان کہتے ہوئے انکے قریب ہی صوفے پر براجمان ہوگیا، اس نے ایک بھرپور نظر کومل پر ڈالی تھی جس کا سہما ہوا چہرہ رنگ بدل رہا تھا، احتشام کا فشار خون بلند ہونے لگا۔۔۔"میں پولیس کے ساتھ مسلسل رابطے میں ہوں تاکہ جلد از جلد تمام کارروائی مکمل ہو سکے اور اسکے علاوہ میں نے اسپتال والوں سے بھی تمام پوچھ گچھ کی ہے سلیم نواز کے بارے میں اور یقین کریں اچھی خبریں ہی سننے کو مل رہی ہیں۔۔۔"

احتشام کی والدہ کافی دلچسپی سے ارسلان کو دیکھ رہی تھیں۔ انہیں یہ لڑکا اپنی سعدیہ کے لیے بے حد اچھا لگا تھا۔ یوں بھی وہ ہر امیر اور جاذب نظر لڑکے کو دیکھ کر چشمِ تصور میں اسے اپنی سعدیہ کے پہلو میں ضرور کھڑا کر کے دیکھتی تھیں۔ کومل کی امی نے بے ساختہ تشکر آمیز انداز میں آسمان کی جانب دیکھا اور سینے پر ہاتھ رکھتے ہوئے ایک گہری سانس لی۔

شکر ہے میرے رب سوہنے کا، لاکھ باری شکر ہے میرا بچہ کسی بڑے نقصان سے بچ" "گیا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی کی بات پر احتشام نظریں چرا گیا۔ انہیں شاید علم ہی نہیں تھا کہ انکے لختِ جگر پر کیا قیامت ٹوٹی ہے اور اگر جو پتہ چل جاتا تو نجانے انکا کیا حال ہوتا۔۔۔

"جاؤ بیٹا بھائی کے لیے چائے بنا کر لاؤ۔۔۔" انہوں نے کومل سے کہا پھر آچانک کچھ یاد آنے پر اپنے ماتھے پر ہاتھ مارا،" اے لو، میں تو بھول ہی گئی تھی یہ لڑکا چائے پیتا ہی کب ہے؟۔۔۔ایسا کرو ارسلان کے لیے جوس لے آؤ۔۔ٹھنڈا کر کے لانا بیٹی!!"

احتشام نے خاص طور پر یہ بات نوٹ کی تھی کہ بھائی کہنے کا ارسلان پر کوئی اثر نہیں ہوا تھا نا ہی اسکے اطمینان میں کوئی کمی آئی تھی بلکہ وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھا کر مزید آرام سے پھیل کر بیٹھ گیا تھا۔ کومل سہمی ہوئی ہرنی کی طرح بغیر اسکی جانب دیکھے وہاں سے باہر نکل گئی۔ وہ ارسلان کے سامنے آنا بھی نہیں چاہتی تھی مگر وہ کیا کرتی ارسلان اسکے ناچاہنے کے باوجود گھر تک آگیا تھا۔ وہ غیر محسوس انداز میں گھر کے سب افراد پر چھاتا جا رہا تھا۔کومل کو یہ سب ارسلان کی کوئی سوچی سمجھی سازش لگتی تھی مگر وہ سوائے سوچنے کے کچھ نہیں کر سکتی تھی۔

ارسلان نے مسکراتے ہوئے کومل کو جاتے دیکھا، 'اچھا تو یہ ہے ارسلان'، احتشام اسے دیکھ دیکھ کر کلس رہا تھا۔ اسے اپنا آپ وہاں بے حد فضول لگا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کی والدہ کا جھکاؤ ارسلان کی جانب زیادہ تھا انہوں نے شاید ایک بار بھی احتشام کی جانب محبت سے دیکھا تک نہیں تھا جو کہ انکا ہونے والا داماد تھا۔ جس طرح سے ارسلان پر محبتیں نچھاور ہو رہی تھیں اسکو اپنا مستقبل بھی خطرے میں نظر آرہا تھا۔

"اللہ تمہیں خوش رکھے بیٹا تم نے ہمارا جو ساتھ دیا ہے ایسا کب کوئی کرتا ہے بھلا آج کے زمانے میں؟ جُگ جُگ جیو۔۔۔ اللہ کسی چیز کی کمی نا لائے، اللہ تمہیں رنگ لگائے بیٹا۔۔۔"

امی جس حساب سے ارسلان کو دعائیں دے رہی تھیں، احتشام کو لگا اب اسکا یہاں سے غائب ہوجانا ہی بہتر ہے، وہ اس بات پر عمل بھی کر گزرتا اگر جو کومل کی امی اسکی جانب متوجہ نہ ہوتیں۔ اسکا جی چاہا چیخ چیخ کر علی الاعلان سب کو بتائے کہ اس نے بچایا ہے سلیم کو۔

"ان سے ملو بیٹا۔۔!!" امی نے احتشام کی جانب مسکرا کر دیکھا، احتشام کو اس قدر خوشی محسوس ہوئی کہ بیان کرنا مشکل تھا۔۔اس نے شکر کیا تھا اسکی بھی باری آئی، وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ "ماں جی" اسے اپنے داماد کے طور پر کیسے اس کارٹون کے سامنے متعارف کرواتی ہیں اور پھر وہ اس کارٹون یعنی ارسلان کے چہرے کے تاثرات بھی

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ملاحظہ کرنا چاہتا تھا۔۔" یہ احتشام ہے اور یہ انکی والدہ ہیں، ہمارے بہت اچھے محلے دار ہیں یہ۔۔۔"

اس قدر خشک اور روکھا پھیکا تعارف سن کر احتشام نے شکایت طلب نگاہوں سے ماں کی جانب دیکھا مگر وہ خود وفورِ شوق سے ارسلان کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔ احتشام کو بے حد غصہ آیا۔ اسکے احساسات کی کسی کو پرواہ ہی نہیں تھی۔

"اچھا اچھا ماشااللہ۔۔۔یہ اپنے برابر میں جو کوٹھی ہے آپ ہی کی ہے نا بیٹا؟ کبھی چکر لگانا امی کے ساتھ ہماری طرف۔۔۔"

احتشام کی والدہ کی زبان نے شہد ٹپکایا تو امی نے معنی خیز نگاہوں سے پنکی خالہ کی جانب دیکھا۔ کومل نے ابھی تک جوس نہیں بھیجا تھا۔ احتشام نے دعا کی کاش اس جوس میں زہر ملا کر وہ اپنے ہاتھوں سے اس ارسلان نامی کھٹمل کو پلا سکتا، مگر اسکا یہ ارمان دل میں ہی مقید رہ گیا اور وہ جانے کے لیے اٹھ کھڑا ہوا۔ کسی نے اسکو روکا نہیں تھا یہ اور زیادہ دکھ دینے والی بات تھی۔ وہ بگڑے موڈ کے ساتھ باہر نکل آیا۔۔۔ مختصر کوریڈور عبور کرکے وہ جیسے ہی باہر نکلا، اسکو حیرت کا ایک خوشگوار سا جھٹکا لگا۔ کومل باہر لان میں جھولے پر بیٹھی تھی۔ وہ قریب آیا تو چونک گئی اور حیرت

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سے اسے دیکھے گئی جیسے آنکھوں پر یقین نہ آرہا ہو اور حیا سے پلکیں جھکا لیں۔ احتشام کا سارا غصہ اڑن چھو ہوگیا اور لب مسکرانے لگے۔

"!!اداس مت ہونا، جلد تمہیں یہاں سے لے جاؤں گا۔۔"

وہ آہستگی سے بولا تو کومل کو اسکی آواز اور بھی زیادہ بھاری لگی، اسکا دل تیزی سے دھڑک اٹھا تھا۔ اس نے سر کو ہلکی سی جنبش دی تو احتشام کو اچھا لگا۔

"میری طرف دیکھو گی نہیں؟"

اسکو مسلسل اپنے جوتوں کی جانب دیکھتا پا کر احتشام کو کہنا پڑا، کومل مارے شرم کے جزبز ہونے لگی۔ دل سینے میں بری طرح مچل رہا تھا مگر وہ آنکھ اُٹھا کر اسکی جانب دیکھنے کی ہمت نہ کرسکی۔ فون پر بات کرنا اتنا مشکل نہیں ہوتا جتنا یوں روبرو آکر ہمکلام ہونا جان لیوا تھا، کومل کو آج اس بات کا شدت سے احساس ہوا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

آپکا شکریہ۔۔۔میں نے۔۔ وہ ٹی وی پر دیکھا تھا۔۔ آپ۔۔۔ سلیم کو۔۔۔اپنے"

"ساتھ ۔۔۔میرا مطلب۔۔۔

بات کرنا اتنا مشکل تو کبھی نا تھا۔ کومل کو خود پر غصہ آنے لگا۔ مگر وہ اپنی گھبراہٹ پر قابو نہ پا سکی۔ کومل کے ہاتھوں کی لرزش مخفی نہیں تھی، احتشام کا دل چاہا وہ اسکے

URDU NOVEL BANK

ہاتھوں کو تھام لے، اسے خود میں چھپا لے۔۔۔ اپنے ہونے کا احساس دلائے مگر وہ اسکے لیے مناسب وقت کا انتظار کر رہا تھا۔ وہ جلد بازی میں کومل کے دل سے اپنا مقام نہیں کھونا چاہتا تھا۔

"اچھا میں اب چلتا ہوں اور ہاں یہ ارسلان کیوں یہاں دندناتا پھر رہا ہے؟ اسکو اپنے گھر میں سکون نہیں کیا؟ اتنی ہمت بڑھا دی ہے تم لوگوں نے اسکی کہ شتر بے مہار کی طرح منہ اُٹھائے اندر چلا آرہا ہے؟ کیا خالہ جی کا گھر سمجھ رکھا ہے اس نے؟"

بولتے بولتے اسکا غصہ عود آیا تھا۔ ارسلان کا نام سنتے ہی کومل کی آنکھیں بھی بھیگ گئیں۔ اس نے بے بسی سے احتشام کا چہرہ دیکھا مگر کچھ کہہ نہ سکی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا بات ہے کومل؟ تم مجھ سے کچھ چھپا تو نہیں رہی؟"

احتشام نے چونک کر اسکا زرد پڑتا چہرہ دیکھا۔ کومل کی برداشت بس اتنی ہی تھی۔ اس نے چہرہ ہاتھوں میں چُھپایا اور پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔ احتشام نے بے حد پریشان ہوکر اسے روتے دیکھا۔

"کومل؟ کومل تم رو کیوں رہی ہو؟ اس الو کے پٹھے نے تمہیں کچھ کہا ہے مجھے بتاتی کیوں نہیں تم؟ میں ابھی خبر لیتا ہوں جاکر اسکی۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے حواس باختہ ہوتے ہوئے اسے روکا۔

نن۔نہیں احتشام۔۔۔نہیں پلیز آپ کچھ مت کیجئے گا۔۔۔سب اندر موجود ہیں میں"

"نہیں چاہتی کوئی تماشہ بنے پلیز۔۔

وہ روتے ہوئے بولی تو احتشام کے قدم رک گئے۔۔۔

پلیز احتشام۔۔۔!!" کومل باقاعدہ ہاتھ جوڑ چکی تھی اسکے سامنے۔۔۔"وہ یہی تو چاہتا"

"ہے۔۔۔ کہ۔۔۔کہ آپکا تماشا بنے اور۔۔۔

میری برداشت کا امتحان مت لو کومل۔۔۔تمہارے گھر کھڑا ہوں اس لیے لحاظ برت رہا"

"ہوں مگر تمہیں مجھے تمام حقیقت سے آگاہ کرنا ہوگا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مم۔میں احتشام۔۔۔میں آپکو سب بتادوں گی بس ابھی آپ یہاں سے چلے جائیے، خدا"

"کے لیے کوئی دیکھ نہ لے۔۔۔

کومل نے ہتھیلی کی پُشت سے اپنے آنسو صاف کرتے ہوئے تیزی سے کہا، تو احتشام سرخ چہرہ لیے سر جھٹکتے ہوئے وہاں سے چلا گیا۔ کومل بے ساختہ گرنے کے انداز میں جھولے پر بیٹھ گئی۔ اسکی اپنی ہمت جواب دے گئی تھی۔

"کیا میں آپکی کوئی مدد کر سکتا ہوں۔۔۔؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارسلان کی آواز کومل کے کان میں پڑی تو اس نے بپھری شیرنی کی طرح سر اُٹھا کر اسے گھورا، حقیقتاً اسے ارسلان سے شدید قسم کی نفرت محسوس ہوئی تھی۔

"!!ارے آپ تو رو رہی ہیں۔۔۔"

مصنوعی ہمدردی، مصنوعی انداز۔۔۔سب کچھ مصنوعی۔۔۔وہ ہر لحاظ سے ایک خود غرض اور مطلب پرست انسان تھا۔ کومل ایک جھٹکے سے اُٹھی اور گھر کے رہائشی حصے میں غائب ہوگئی۔ ارسلان بھی کندھے اچکا کر گیٹ سے باہر نکل گیا۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کچھ دن کے لیے اسلام آباد گئی تھی جب وہ واپس آئی تو اسے سلیم نواز کے بارے میں پتہ چلا اور وہ یہ خبر سنتے ہی کومل کے پاس دوڑی چلی آئی۔ کومل کئی محاذوں پر اکیلے لڑتے لڑتے بری طرح ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکی تھی۔ قدر سے بغلگیر ہوتے ہی وہ پھوٹ پھوٹ کر رو دی، قدر نے بغیر کوئی سوال کیے اسے رونے دیا جب وہ جی ہلکا کر چکی تو شرمندگی کے مارے قدر نظریں نہ ملا سکی کہ وہ اس قدر بے خود کیوں ہوگئی تھی۔ قدر نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اور اسے تسلی دی کہ سب ٹھیک ہو جائے گا۔

URDU NOVEL BANK

قدر کی ایک عادت بہت عجیب تھی وہ مقابل کو جذبات کے عروج پر ٹوکتی نہیں تھی اور نہ ہاں میں ہاں ملاتی تھی۔ وہ یہ کام زبان کی بجائے اپنی باڈی لینگویج سے کرتی تھی۔ خود بہت کم بولتی تھی اور دوسرے شخص کو بولنے کا زیادہ موقع دیتی تھی شاید اس لیے تاکہ وہ اپنے دل کا غبار خوب اچھی طرح ہلکا کرلے۔۔۔ اس نے کومل سے کچھ دریافت نہیں کیا تھا نہ رونے کا سبب پوچھا، کومل کا جی چاہا کہ وہ اسے ارسلان کے متعلق سب کچھ بتا دے تاکہ قدر اس سلسلے میں اسکی کچھ مدد کرسکے لیکن اپنی فطری جھجھک اور شرم کے باعث وہ کھل کر بات نہیں کر پا رہی تھی۔۔۔ہاں اگر قدر اس سے ہلکا سا بھی کچھ پوچھتی تو وہ ایک لمحہ ضائع کیے بغیر اسے سب کہہ دیتی۔۔۔ مگر قدر نے پوچھا نہیں، کومل نے بتایا نہیں۔۔۔چپکی بیٹھی اضطرابی کیفیت میں ہونٹ چباتی رہی۔۔۔

قدر کچھ دیر بیٹھ کر چلی گئی لیکن جانے سے پہلے وہ کومل کو اپنے گھر آنے کا کہنا نہ بھولی۔۔۔کومل کا قطعی دل نہیں تھا اور سچ یہ تھا کہ وہ ارسلان نامی عفریت کے گھر قدم بھی رکھنا نہیں چاہتی تھی مگر وہ اگلی صبح قدر کے سامنے موجود تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آزادی اچھی چیز ہے لیکن ایسی آزادی جو انسان کو اسکی حدود سے تجاوز کرنے پر مجبور کر دے وہ آزادی نہیں کچھ اور ہے، عقلمند اور باضمیر لوگ کبھی اپنی حدود سے تجاوز نہیں کرتے جبکہ بے ضمیر اور عقل سے پیدل لوگ اسے اپنا حق سمجھتے ہوئے ہر سیاہ و سفید جائز کرلیتے ہیں، صرف یہی نہیں جب ضمیر ملامت کرتا ہے تب اوروں کو بھی اس "آزادی" سے متعارف کروانے کی کوشش کرتے ہیں تاکہ وہ اکیلے اس چکی میں نہ پستے رہیں ---

"تم کچھ کھا کیوں نہیں رہیں؟ کب سے یونہی بیٹھی ہو--کم آن کومل بی آ گرون اپ گرل-- پریشان ہونے سے کون سا مسائل حل ہو جاتے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے کومل کو پریشانی کے عالم میں جوں کا توں بیٹھے دیکھا تو اسے بالآخر بولنا ہی پڑا۔

کومل ہلکے نیلے رنگ کی شلوار قمیض میں سوگوار حسن کی تصویر بنی ہوئی بہت سادہ مگر معصوم لگ رہی تھی جبکہ قدر باٹل گرین رنگ کے کرتے اور گہری نیلی جینز میں بے حد شاندار لگ رہی تھی۔ اس نے ہمیشہ کی طرح بالوں کی اونچی پونی بنا رکھی تھی۔

"قسم سے بالکل دل نہیں کر رہا، میں پریشان نہیں بس اداس ہوں گھر کے حالات اور سلیم نواز کی وجہ سے---!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے افسردہ لہجے میں اسے یقین دلانے کی کوشش کی۔

"یہ تو میں بھی جانتی ہوں اور یہ بھی سن لو کہ تمہارے پریشان ہونے سے کوئی مسئلہ حل نہیں ہو جائے گا، تم مجھے دراصل وہ بات بتاؤ جو تمہیں واقعی اندر سے بے چین کیے ہوئے ہے اور تم کہنا بھی چاہتی ہو مگر کہہ نہیں پا رہی۔۔۔"

کومل نے چونک کر سر اُٹھایا قدر اسے بغور دیکھ رہی تھی۔۔کومل نے سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھوں کو دیکھنے لگی۔ قدر نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔

"ہمم۔۔۔ تو پھر جہاں تک میرا خیال ہے تمہارے بوائے فرینڈ نے ایسی کوئی بات کی ہے جس کی وجہ سے تم اپ سیٹ ہو۔۔ ایم آئی رائٹ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کو یہ لفظ کسی تازیانے سے کم نہیں لگا، اس نے تڑپ کر قدر کی جانب دیکھا۔

"!!بوائے فرینڈ نہیں ہے وہ۔۔"

قدر نے اسے جتاتی ہوئی نگاہوں سے دیکھا۔

"تو پھر کیا ہے؟"

کومل چپ رہ گئی۔۔۔ کتنی سبکی محسوس ہوئی تھی اسے وہ بتا نہیں سکتی تھی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کم آن یار--اب اس بات کو لے کر مت بیٹھ جانا، یہ بالکل نارمل ہے---آجکل کس"
"کا بوائے فرینڈ نہیں ہے؟

قدر نے کندھے اچکا کر کہا۔ وہ کومل کے دل پر پے در پے وار کرتی جا رہی تھی۔

احتشام بہت جلد مجھ سے نکاح کر لے گا۔ وہ عام لڑکوں کی طرح نہیں ہے ورنہ اس"
"کی امی میرے گھر رشتہ ہی کیوں لاتیں--؟

"خیر چھوڑو اس بات کو، مجھے یہ بتاؤ تم آخری بار باہر کب ملی تھی احتشام سے؟"
کومل نے تاسف سے اسکی جانب دیکھا۔

"جیسا تم سمجھ رہی ہو ویسا کچھ نہیں ہے، ہم کبھی باہر نہیں ملے قدر اور پلیز----"
قدر نے کومل کی بات کاٹی---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے تم سے یہی امید تھی بے وقوف لڑکی! دیکھو کومل خدا کے لیے یہ ستی ساوتری"
اداس روحوں کی طرح جینا چھوڑو، نکل آؤ اس فینٹسی سے---تم جیسی لڑکیاں ہی ہوتی
ہیں جو بعد میں بری طرح پھنس جاتی ہیں سسرال میں اور اپنی نادانیوں کو رو رہی ہوتی
ہیں، تب نا سادگی کام آتی ہے نا خدمتیں، آخر یہ تو دیکھو تم جی کون سے زمانے میں
"رہی ہو؟

URDU NOVEL BANK

کومل نے نا سمجھی سے اسکی جانب دیکھا۔ قدر نے قطعاً پرواہ کیے بغیر اپنی بات جاری رکھی۔

اگر واقعی تم اپنے تعلق کو صدا جوان رکھنا چاہتی ہو تو اس میں جان ڈالو۔۔۔ اسکو مزید" جاندار بناؤ، کچھ اسپائس ایڈ کرو۔۔ محبت کا تڑکہ یُو نو

(you know)

اس پھیکی پھیکی محبت سے تمہارا جی نہیں اوبتا کیا؟ کچھ نیا کرو۔۔۔ احتشام سے ملو، ادائیں دکھاؤ اور اس کو اپنی خوبصورتی کا احساس دلاؤ تاکہ وہ تمہاری ویلیو جانے اور اس طرح ساری زندگی تم اسے کیش کر سکتی ہو۔۔۔کیش کرنے کا مطلب سمجھتی ہو نا؟ یعنی اپنی مٹھی میں کرلو گی اسے۔۔۔ ساری زندگی کے لیے بے دام غلام۔۔۔"!!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے اپنی ہی بات سے لطف لیتے ہوئے قہقہہ لگایا تھا۔ کومل حیرت سے قدر کا چہرہ دیکھ رہی تھی، اس بار اسکی آنکھیں ہی نہیں منہ بھی کھلے کا کھلا رہ گیا تھا۔ وہ سمجھ نہ سکی کہ وہ کس دنیا میں جیتی آرہی تھی، کیا قدر کسی اور دنیا کی مخلوق تھی لیکن پھر وہ باتیں اس دنیا اور دنیا کے لوگوں کی کیوں کر رہی تھی۔۔۔مگر ایسی باتیں۔۔ یہ کیسی باتیں تھیں۔۔۔اوہ خدارا، قدر تم کیا چیز ہو آخر۔۔۔کومل کے لیے یہ سب باتیں نئی

URDU NOVEL BANK

اورحیرت انگیز تھیں لیکن وہ چاہ کر بھی اسکی بات پر عمل نہیں کر سکتی تھی، وہ اتنی ہمت خود میں لا ہی نہیں سکتی تھی۔ اس نے بے ساختہ نگاہیں چُرائیں۔۔۔

"میں نہیں جانتی تم کہنا کیا چاہ رہی ہو قدر مگر مجھے بس اتنا علم ہے کہ میں اپنی حدود سے باہر نہیں جا سکتی اور احتشام کو اپنی خوبصورتی کا احساس دلانے کے لیے مجھے اس سے ملنے کی کوئی ضرورت نہیں، وہ بن ملے ہی میرا ہے اور میری تمام تر خوبیوں سے واقف ہے۔۔۔" قدر نے چبھتی نگاہوں سے اسے دیکھا اور بل کھا کر رہ گئی، وہ قطعی ایسی کوئی بات نہیں سننا چاہتی تھی جو اسکی توقع اور مزاج کے خلاف ہو۔۔۔اسے ناجانے کیوں اس لمحے کومل سے شدید ترین حسد محسوس ہوا تھا۔۔ "بلکہ تمہیں شاید یقین نہ آئے مجھ سے زیادہ وہ میری خوبیوں خامیوں کے بارے میں جانتا ہے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل عالم جذب میں بولتی چلی گئی تھی۔ قدر کا سارا وجود ان دیکھی آگ میں جھلس رہا تھا۔ وہ لاجواب ہونا پسند نہیں کرتی تھی مگر اب ہو گئی تھی اور یہی اس سے برداشت نہیں ہو رہا تھا۔

"!میری پریشانی کی وجہ احتشام نہیں بلکہ ۔۔۔ تمہارا کزن ہے"

کومل نے جھجکتے ہوئے اسے بتانے کا فیصلہ کیا۔ قدر نے ابرو اچکا کر اسے دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ارسلان کی بات کر رہی ہو؟"

کومل نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا میں تم سے کچھ پوچھ سکتی ہوں؟"

کومل نے پوچھا تو قدر نے استفہامیہ نگاہیں اسکے چہرے پر ڈالیں۔

"تم دونوں محبت کرتے ہو کیا ایک دوسرے سے؟"

اسکی بات پر قدر قہقہہ لگا کر ہنس دی۔۔

"کیا سوچتی رہتی ہو یار تم؟ میرے لیے ایک وہی پاگل رہ گیا ہے؟ اپنی سوچ میں وسعت پیدا کرو پلیز۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کا لہجہ طنزیہ تھا، کومل کو ارسلان پر نئے سرے سے غصہ آرہا تھا۔

"دراصل اس کی ہمارے گھر میں بے جا مداخلت بہت سے مسائل پیدا کرسکتی ہے۔۔۔ کیا تم اسے منع کر سکتی ہو میرا مطلب ہے سمجھا سکتی ہو کہ ہمارے گھر مت آیا کرے؟"

کومل انگلیاں چٹخاتے ہوئے بہت سوچ سوچ کربول رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاں نوٹ تو میں بھی کر رہی ہوں کل سے، خیر تم فکر نہیں کرو وہ شاید تمہارے بھائی"
"سلیم نواز کی وجہ---

کومل نے زچ ہو کر اسکی بات کاٹی۔

یہی تو مسئلہ ہے وہ سلیم نواز کی آڑ میں کوئی اور کھیل رچا رہا ہے، پلیز تم میری مدد کرو"
"!!قدر--- کسی طرح اسے میرے گھر آنے سے روکو--

قدر نے چونک کر پرسوچ نگاہوں سے اسکا چہرہ کھوجا---

"کیا اس نے کچھ کہا تم سے؟"

ایک لمحے کے لیے کومل کا دل اچھل کر رہ گیا--- وہ کشمکش کا شکار تھی آیا کومل کو بتانا چاہیے یا نہیں --- اس نے نفی میں گردن ہلاتے ہوئے قدر کی جانب دیکھا۔ قدر کے چہرے پر عجیب سی مسکراہٹ آگئی تھی۔

تم جانتی نہیں ہو میں کس قدر پریشان ہوں، اسکی مداخلت سے احتشام کا اور میرا رشتہ"
"!!خطرے میں پڑ سکتا ہے--- میں تمہیں کیسے بتاؤں قدر--

کافی دیر بعد کومل نے کمزور سی آواز میں کہا-- وہ کافی بے بس دکھائی دیتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دیکھو کومل تم میری دوست ہو، میں چاہوں تو ارسلان کو خود بھی منع کر سکتی ہوں مگر" میں ایسا کروں گی نہیں۔۔" قدر کی بات پر کومل نے حیرت سے اسے دیکھا۔۔"جانتی ہو کیوں؟ کیونکہ میں چاہتی ہوں تم خود اسکا منہ بند کرو، آخر تمہیں بھی تو بہادر ہونا ہے نا "ایک دن، تو کیوں نا ابھی سے سہی؟

کومل نے بے چارگی سے اسکا چہرہ دیکھا اور کرسی سے اُٹھ کر بے چینی سے ٹہلنے لگی۔

قدر میں تم سے جھوٹ نہیں بولوں گی مگر میں نفرت کرتی ہوں ارسلان سے، اسکا چہرہ" تک دیکھنا نہیں چاہتی بات کرنا تو دور کی بات ہے۔۔مجھے کتنی وحشت ہوتی ہے اسکی آنکھوں سے میں بتا نہیں سکتی۔۔۔ میں ۔۔میں بس چاہتی ہوں وہ ۔۔ کبھی میرے سامنے "نہ آئے۔۔۔وہ جب میرے سامنا آتا ہے تو میرا دل کرتا ہے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بولتے بولتے پلٹی تو کمرے کے دروازے میں ارسلان کو ایستادہ دیکھ کر اسکی زبان تالو سے چپک گئی۔ کومل کے اچانک خاموش ہوجانے پر قدر نے اسکی نگاہوں کا تعاقب کیا اور ارسلان کو دیکھ کر اسکی تیوری چڑھ گئی۔

"تم یہاں؟"

ارسلان نے اسکی بات سنی ہی نہیں تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تو اس قدر زہر بھرا ہوا ہے آپکے دل میں میرے لیے؟"

وہ چند قدم چل کر آگے آیا اور غمزدہ لہجے میں کومل کو دیکھتے ہوئے بولا، کومل سے شرمندگی کے مارے سر نہ اُٹھایا گیا۔۔۔ وہ اسی حالت میں تیزی سے باہر نکل گئی۔ نیچے لاؤنج میں زیتون آنٹی قرآن پاک کھولے تلاوت میں مشغول تھیں۔ اسے گزرتے دیکھا تو پاس بلا لیا۔ کومل جھجھکتے ہوئے ان کے قریب آ بیٹھی۔

"کیا ہوا بیٹی، سب ٹھیک ہے نا؟ یہ تمہارے چہرے پر ہوائیاں کیوں اڑ رہی ہیں؟"

انہوں نے نشانی قرآن میں رکھ کر اسے بند کیا اور چوم کر آنکھوں سے لگایا۔۔۔

"نن۔ نہیں تو۔۔ میں بس یونہی۔۔"

کومل سے کوئی جواب نہ بن پڑا۔ زیتون آنٹی نے قرآن پاک کو غلاف میں لپیٹ کر ریل کے اوپر رکھا اور محبت سے اسکا چہرہ دیکھا، کومل انکی نگاہوں سے کچھ نروس ہو رہی تھی۔

"آپ روز قرآن پڑھتی ہیں؟"

اس نے از راہ تکلم پوچھ لیا۔

ہاں جب بھی میرا اللہ سے باتیں کرنے کو جی چاہتا ہے میں اسکا کلام پاک کھول لیتی"

"ہوں۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے انکا پرنور چہرہ دیکھا اور تاب نہ لاتے ہوئے نگاہیں جھکا لیں۔

"کیا اللہ آپکی ہر بات کا جواب دیتا ہے؟"

"ہر بات کا۔۔۔ ایسا کبھی نہیں ہوا کہ کوئی مشکل ہو اور اللہ نے اسکا حل اس کتاب کے ذریعے نہ بتایا ہو، یہاں تک کہ بعض معمولی سوالات بھی ایسے ہوتے ہیں جو ابھی میرے دل میں ہوتے مگر اللہ انکا جواب بھی فوری عطا فرما دیتا ہے۔۔ وہ پاک رب کسی کو بے جا انتظار نہیں کرواتا۔۔۔"

وہ کسی تازہ کیفیت کے زیر اثر بول رہی تھیں۔ کومل کا دل بے ساختہ انکی جانب کھنچنے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ملتا ہے آپکو قرآن پڑھنے سے مطلب، کلام کے علاوہ۔۔۔یعنی۔۔۔اوہ شاید میں اپنا مطلب نہیں سمجھا پا رہی؟"

زیتون آنٹی مسکرا دیں۔

"سکون۔۔۔" انکا جواب بھی اپنے جواب کی طرح پرسکون تھا۔ کومل نے تحیر سے انکا چہرہ دیکھا،"یہ دنیا غم کا مکان ہے بیٹی، یہاں دل لگی کا سامان کرنا بے وقوفی ہے۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لیکن جب کبھی اس کی رنگینی تمہیں پریشان کرنے لگے تو اللہ سے رجوع کرو، وہ اپنے "کلام سے تمہارا دل اور آنکھیں ٹھنڈی رکھے گا۔۔۔

انکی آنکھوں میں بے حد قیمتی موتی جگمگا رہے تھے۔

کومل بھی یہ ٹھنڈک حاصل کرنا چاہتی تھی۔ اپنے گھر آکر اس نے بھی وضو کیا اور قرآن کھول کر بیٹھ گئی۔۔۔ اسے اپنے سوال کا جواب تو نہ مل سکا مگر بہت سے آنسو ضرور اسکے دل کو ہلکا کر گئے۔۔۔اب اسکی روٹین میں نماز کے ساتھ قرآن بھی شامل ہو چکا تھا۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

پندرہ دن بعد سلیم نواز کی حالت کچھ بہتر ہونا شروع ہوئی تھی۔ اس دوران ارسلان نے گذشتہ واقعہ کے بعد اسپتال جانا بے حد کم کر دیا تھا بلکہ ایک طرح سے چھوڑ ہی دیا تھا مگر احتشام برابر سلیم نواز کی خبر گیری کرتا رہا تھا۔

وہ سہارا دے کر سلیم نواز کو واش روم تک لے جاتا تھا۔ اسی کی بدولت سلیم نواز نے بمشکل قدم قدم چلنا شروع کیا تھا ورنہ وہ تو ٹھیک ہونے کی امید ہی چھوڑ چکا

URDU NOVEL BANK

تھا۔ حق نواز اور احتشام حتی المقدور اسکا جی بہلانے کی کوشش کرتے مگر وہ پڑا دیواروں کو گھورتا رہتا یا خلاؤں میں تکتا رہتا تھا۔ جب کبھی وہ اسے باہر کھلی فضا میں لے جانے کی کوشش کرتے وہ بری بدک جاتا تھا، صرف یہی نہیں وہ لوگوں کے سامنے بھی یونہی بے چین ہوجاتا تھا۔۔ سلیم نواز کا یہ رویہ سب کی سمجھ سے باہر تھا۔ اسکی ذہنی کیفیت کیا تھی ابھی ڈاکٹروں نے یقین سے اس بارے میں کچھ نہیں بتایا تھا۔ بس سب لوگ مل کر اسے دوبارہ زندگی کی طرف لانے کی تگ و دو میں تھے۔

خاندان کے تقریباً سبھی لوگ اسپتال میں اسکی عیادت کو آئے تھے۔۔۔۔

واقف کار، محلے دار، ابا کے دفتر کے سبھی کولیگز یہاں تک کہ حق نواز اور سلیم نواز کے ہم جماعت اور اساتذہ تک اسکی احوال پرسی کرگئے تھے۔ عثمان کی والدہ اسے دیکھ کر بے ساختہ رو پڑیں تھیں۔۔ انہوں نے ایک نظر عثمان کو دیکھا تو عثمان نے شرمندگی سے سر جھکا لیا۔ سلیم نواز سامنے دیوار میں ناجانے کیا تلاش کر رہا تھا، شاید اپنی کھوئی ہوئی عزت۔۔۔

جب سے ارسلان نے ان کے گھر آنا چھوڑا تھا کومل مطمئن تو ہوگئی تھی

مگر ایک احساس شرمندگی ہمہ وقت اسکے اندر جاگزیں رہتا تھا۔ اسکی تلخ کلامی نے ناجانے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارسلان کو کس قدر رنج پہنچایا ہوگا، پھر وہ سوچتی کہ شاید وہ خود ہی بدگمان ہو گئی ہوگی لیکن ارسلان کے ساتھ اسکا ٹکراؤ مجسم تصویر بن کر سامنے آکھڑا ہوتا اور وہ پوری جان سے کانپ اُٹھتی پھر دانستہ خود کو گھر کے کاموں میں مصروف کرلیتی۔۔۔

سچ تو یہ ہی تھا کہ وہ اپنے رویے پر پشیمان تھی کیونکہ فطرتاً وہ نیک دل لڑکی تھی۔۔۔ تنگ آکر اس نے ارسلان کے گھر جانا ہی چھوڑ دیا تھا۔ حیرت کی بات یہ تھی کہ قدر بھی اس طرف نہیں آتی تھی۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس دن شاپنگ مال سے باہر آتے ہوئے قدر کا بے دھیانی میں ایک موٹر سائیکل سے معمولی حادثہ ہوگیا تھا۔ غلطی اسی کی تھی کہ وہ غلط لین میں آگئی تھی۔ موٹر سائیکل سوار بھاگ گیا اور قدر اپنا سر اور بازو تھامے بیٹھی رہ گئی۔ اسے بے حد غصہ آرہا تھا، کچھ دیر درد پر قابو پانے کے بعد جب اسے اندازہ ہوا کہ اب وہ ڈرائیونگ نہیں کر پائے گی تو اس نے گاڑی کا دروازہ کھولا اور باہر نکل آئی۔

URDU NOVEL BANK

اس نے پاس سے گزرتے ایک لڑکے کو اشارہ کیا، وہ فوراً رُک گیا اور اس نے بائیک ایک طرف کھڑی کرکے قدر کی پریشانی نوٹ کی۔۔۔اسکے چہرے پر تکلیف کے آثار دیکھتے ہی وہ تمام معاملہ سمجھ گیا تھا۔ اس نے اسی وقت کال کرکے مکینک کو بلوایا اور قدر کو اپنی بائیک پر بٹھا کر کلینک لے آیا۔ قدر بلا چوں چراں کیے اسکے ساتھ چلی آئی تھی۔۔۔

"آپ مکینک کا نمبر نوٹ کرلیں، وہ گاڑی ٹھیک کروا کے آپکے گھر پہنچا دے گا۔۔۔"

اس لڑکے نے قدر کو ڈاکٹر کے کمرے سے نکلتے دیکھ کر سنجیدگی سے کہا تھا۔ قدر نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا تھا۔ وہ لڑکا اسے بے حد اچھا لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!آپ چاہیں تو کلینک کے ریسیپشن سے کال کرکے گھر اطلاع کر سکتی ہیں۔۔۔"

اس لڑکے نے قدر کو مستقل اپنی جانب دیکھتے پاکر اسی سنجیدگی اور متانت سے کہا اور دواؤں کی پرچی لے کر باہر نکل گیا۔۔۔ قدر اسے کہنا چاہتی تھی کہ میں کسی کو کیوں اطلاع کروں میں تو تمہارے ساتھ جانا چاہتی ہوں۔۔۔اور وہ کہہ بھی دیتی اگر وہ لڑکا فوراً باہر نہ چلا جاتا۔۔۔ قدر کے لب بے بات مسکرا رہے تھے۔ اسے اسکے ساتھ بائیک پر بیٹھنا کتنا دلفریب لگا تھا، وہ گویا ہواؤں میں اُڑ رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"آپکا بے حد شکریہ۔۔۔"

قدر نے کال کر کے ارسلان کو اطلاع کردی تھی۔ وہ لڑکا تب تک وہاں بیٹھا رہا جب تک ارسلان آ نہیں گیا۔۔۔ارسلان کے آتے ہی وہ باہر نکل گئی اور وہ لڑکا اپنی بائیک پر بیٹھ کر چلا گیا۔۔۔ جیسے ہی قدر ارسلان کے ساتھ واپس کلینک میں آئی وہ جا چکا تھا۔ قدر آج زندگی میں پہلی بار اتنی اداس ہوئی تھی۔۔۔

اگلی صبح بہت دن بعد قدر کو کومل کی یاد آئی تھی۔ کومل اسکے رنگ ڈھنگ دیکھ کر ہی حیران رہ گئی تھی۔ کھویا کھویا انداز، مسکراتے لب، بات بے بات ہنس دینا۔۔۔ یہ تو کوئی اورہی قدر تھی۔۔۔ کومل کو زیادہ تردد نہیں کرنا پڑا، قدر نے اس پر جلد ہی اپنا حال دل عیاں کردیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یار میں بتا نہیں سکتی، ایسی سادگی، شرافت و متانت، سنجیدگی جیسے یہ سب بنا ہی اسکے لیے ہو۔۔۔۔وہ لڑکا ایسی شخصیت رکھتا ہے کہ بس انسان اسکے سحر میں گرفتار ہوئے بنا نہیں رہ سکتا۔۔۔!!"

کومل نے اسے دیکھتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا۔

"یہ تم کہہ رہی ہو؟"

URDU NOVEL BANK

"ہاں تم دیکھو میرے جیسی بندی اس آؤٹ ڈیٹڈ بندے پر دل ہار گئی۔۔۔واقعی محبت اندھی ہوتی ہے!!"

"مجھے بھی اسی بات پر حیرت ہو رہی ہے، کہاں تم شوخ مزاج اور کہاں۔۔۔۔"

کومل نے جان بوجھ کر بات ادھوری چھوڑ دی اور مسکراتے ہوئے چاول چننے لگی۔۔ قدر نے بھی ہنستے ہوئے اسے دیکھا تھا۔

"اب تم بتاؤ نا کہاں ڈھونڈوں اسے میں؟"

"میں کیا بتاؤں، میں کونسا بچھڑے ہوؤں کو تلاش کرنے کا محکمہ کھول رکھا ہے۔۔۔ تم بھی قدر عجیب باتیں کرتی ہو!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں ہاں اپنے احتشام کی باری کچھ عجیب نہیں لگتا، میرے اس گمنام محبوب کی بات آئی تو سب عجیب لگنے لگا، یہ تھی تمہاری دوستی۔۔۔

قدر نے کچھ انداز میں کہا کہ کومل کی ہنسی نکل گئی۔

"ہائے میرے اللہ، میں تو اسکا نام بھی نہیں جانتی۔۔۔کاش میں نام ہی پوچھ لیتی مسٹر ایکس وائے زی کا۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے برا سا منہ بنا کر تکیہ سر کے نیچے رکھا اور پیر پسار کر کومل کے بیڈ پر لیٹ گئی۔ کومل کو اسکی یہ بے تکلفی اچھی لگتی تھی۔ اپنائیت کا احساس ہوتا تھا۔

"نگٹس تو کھاؤ، تمہاری فرمائش پر بنائے ہیں اب تم ٹھنڈا کر کے کھاؤ گی کیا؟"

کومل نے کرسی سے اٹھتے ہوئے اسے سامنے پڑے لذیذ طعام کی بے قدری کا احساس دلایا اورچاول لے کر باہر نکل گئی۔۔ قدر بازو کے سہارے بستر پر نیم دراز ہوکر نگٹس کھاتے ہوئے مستقل کسی کے خیالوں میں کھوئی ہوئی تھی۔۔۔اسے اپنی حالت پر خود بھی حیرت تھی، وہ کبھی کسی سے پہلی ملاقات میں اس قدر متاثر نہیں ہوئی تھی۔ کجا کہ اسکا یوں کھویا کھویا رہنا۔۔۔وہ لڑکا بری طرح قدر کے حواس پر سوار ہو چکا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آج سلیم نواز کو نیوروسرجن کے پاس لیجایا جانا تھا۔ سبھی بہت متفکر تھے کہ ناجانے ڈاکٹر کون سی نئی خبر سنانے والا ہے۔ کومل نے بھی صبح فجر کے بعد اللہ سے خوب دعائیں مانگی تھیں۔ سلیم نواز اسکا بھائی تھا اور خون کی کشش کبھی بھی ماند نہیں پڑتی، بھائی خواہ کتنے ہی سخت و تند مزاج ہوں انکی دیوار ہمیشہ بہنیں ہی بنتی ہیں، انکے لیے

URDU NOVEL BANK

دعاؤں میں اُٹھنے والے ہاتھ بہنوں کے ہی ہوتے ہیں، سب سے بڑی رازدار بھی بہنیں ہی ہوتی ہیں ۔

ارسلان کو دس بجے گاڑی سمیت گھر کے باہر دیکھ کر

کومل چونک گئی۔ کافی دن بعد وہ اس طرف نظر آیا تھا۔ کومل نے لان میں جھولا جھولتے ہوئے کن اکھیوں سے اسے دیکھا مگر یہ دیکھ کر اسکا ملال بڑھ گیا کہ ارسلان اسکی جانب قطعی متوجہ نہیں تھا، اسکا سارا دھیان ہاتھ میں پکڑی چابیوں کی جانب تھا۔ کومل کو اپنے رویے پر ایک بار پھر رنج ہوا تھا۔ وہ دل میں کڑھتے ہوئے اندر چلی آئی۔

"امی یہ زیتون خالہ کا بیٹا باہر کیا کر رہا ہے؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اللہ رکھے اتنا بیبا بچہ ہے، تمہارے ابا کے ایک بار کہنے پر سب چھوڑ چھاڑ بھاگا چلا آیا۔۔۔بتاؤ بھلا کون ایسی فرمانبرداری دکھاتا ہے آج کے زمانے میں؟ سگوں سے زیادہ خیال کیا ہے اس لڑکے نے اپنا۔۔۔"

امی نے چادر اوڑھ کر باہر بڑھتے ہوئے ارسلان کی شان میں زمین آسمان ایک کیا، تبھی ابا بھی باہر نکل کر ارسلان سے باتیں کرتے ہوئے سلیم نواز کی صورتحال کے بارے میں تشویش کا اظہار کرنے لگے۔

URDU NOVEL BANK

"آپ کو صرف ایک ارسلان ہی کیوں نظر آتا ہے امی؟ اور بھی تو ہیں لوگ جنھوں نے اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر سلیم نواز کو بچانے کی کوشش کی تھی۔۔۔"

بات بڑی ہمت کی تھی مگر کومل نے نظریں جھکا کر کہہ ہی دیا۔۔۔امی نے بغور اسکا چہرہ دیکھا، وہ خوب سمجھ گئی تھیں اسکا اشارہ احتشام کی جانب ہے۔ یہ بات کرتے ہوئے وہ انہیں ایک دم شادی شدہ لگنے لگی تھی۔ انہوں نے جلدی سے اپنی نظریں ہٹا لیں۔

"ہم جلدی آجائیں گے، گھر کا دروازہ اچھی طرح سے بند کر کے رکھنا اورکوئی بھی آئے تو دروازہ مت کھولنا، سمجھ گئی؟" امی کا لہجہ اچانک ہی ترش ہوگیا تھا۔۔۔ "بہتر ہے اگر قدر یہاں آجائے، میں جاتے ہوئے زیتون آپا سے کہے دیتی ہوں کہ ذرا دیر کو بچی کو بھیج دیجئے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے کچھ نہیں کہا تھا۔ بہرحال، سب تیار ہوگئے اب اصل مسئلہ سلیم نواز کو کمرے سے نکالنے کا تھا۔وہ سارا دن کمرے میں رہتا تھا، کھانا بھی کمرے میں زہرمار کرتا تھا۔ باہر کی ہوا اسے چھو جاتی تو اسکا مزاج بگڑ جاتا۔۔۔ کوئی باہر چل کر بیٹھنے کو کہتا تو ناراض ہو جاتا تھا۔ اب بھی حق نواز نے منت ترلے کر کے اسے باہر گاڑی تک لانے کی کوشش کی تو وہ نہ مانا، امی نے پیار پچکار کر اسے منانے کی کوشش کی تو ہتھے سے

URDU NOVEL BANK

اکھڑ گیا اور ہاتھ چھڑا کر بستر میں گُھس گیا، ابا نے سب کو باہر نکال کر جب کمرے میں قدم رکھا تو سلیم نواز بستر پر بیٹھا لمبی لمبی سانسیں لے رہا تھا۔

"سلیم نواز میرے بیٹے! تم اپنے ابا کی بات بھی نہیں مانو گے کیا؟"

ابا کا یہ لہجہ بالکل نیا تھا، وہ تندرست ہوتا تو بچھ جاتا، نثار ہو جاتا مگر سلیم نے رُخ پھیر لیا۔ اس بات پر ابا نے اسے بالکل زور زبردستی نہیں کی بلکہ محبت و شفقت بھرے انداز میں اسکی کمر سہلانے لگے۔ وہ فوراً ہی بلی کے بلونگڑے کی طرح انکے سینے سے لگ گیا۔ اسے یوں نڈھال دیکھ کر ابا کی آنکھیں بھر آئیں مگر انہوں نے خود پر قابو رکھا۔

"سلیم نواز تم تو میرے بہادر بیٹے ہو، کیوں تم لوگوں کا سامنا کرنے سے گھبراتے ہو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا نے نرم لہجے میں اس سے پوچھا۔

"!!میں گندہ ہوں۔۔"

کیا نہیں تھا اسکے لہجے میں، خوف۔۔۔مایوسی۔۔۔ غم۔۔۔احساس کمتری۔۔۔ شکستگی۔۔۔وہ ہر قسم کی امید چھوڑ چکا تھا۔ابا کا جی چاہا پھوٹ پھوٹ کر رو دیں۔ کتنا مشکل ہوتا ہے جوان اولاد کو اپنے سامنے اس حالت میں تڑپتے دیکھنا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نہیں میرے بیٹے، تم سے کس نے کہہ دیا---؟ بتاؤ مجھے میں ابھی خبر لیتا ہوں جس"
"نے بھی ایسا کہا--

"!!کسی نے نہیں---مجھے خود معلوم ہے"

اسکی کمزور سی آواز بھرائی اور پھر بالکل معدوم ہو گئی تھی---

ایسا کیوں سوچتے ہو تم---؟ جب تم نے کچھ غلط کیا ہی نہیں پھر تم الزام خود کو"
کیوں دیتے ہو؟ تم جلدی سے ٹھیک ہو جاؤ گے پھر تمہاری آنکھوں کے سامنے انہیں
"سزا ملے گی جنہوں نے تم پر ظلم کیا---کیا ایسا نہیں چاہتے تم؟

سلیم نواز نے روتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ ابا کو خاصی تقویت ہوئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شاباش میرے بیٹے، یہ ہوئی نا بات گھبرو جوانوں والی--- اب جلدی سے اٹھ کر"
میرے ساتھ چلو، ہم ڈاکٹر کے پاس جائیں گے اور خوشخبری لے کر گھر آئیں گے کہ
میرا بیٹا اب بالکل ٹھیک ہے--آجاؤ شاباش، دیکھو تمہاری خاطر ارسلان اپنا آفس چھوڑ کر
"آیا ہے تاکہ تمہیں اپنی گاڑی میں بٹھا کر ڈاکٹر کے پاس لے جا سکے---

سلیم نواز کے جوتے بند کرتے ہاتھ فوراً رُکے، ابا نے کچھ متفکر ہوکر اسکی جانب دیکھا۔

"میں اس کے ساتھ نہیں جاؤں گا---"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ واپس بستر پر دراز ہوگیا اور سختی سے اپنے ہونٹ بھینچ لیے---

"ارے کیوں مگر؟ یہ کیا بات ہوئی---؟ اپنے محسن کو پہچانو بیٹا---اس نے اپنی دن رات کی تگ و دو سے تمہیں بچایا ہے، وہ نہ ہوتا تو ہم کیسے تمہیں اس ظلم کی وادی سے بچاتے---؟"

"نہیں جاؤں گا--- مجھے شانی بھائی نے بچایا ہے--- اِنہوں نے نہیں--مجھے نہیں جانا انکے ساتھ"

ابا دم بخود رہ گئے۔

"یہ کیا کہہ رہے ہو سلیم نواز---؟"

"!!شانی بھائی کے ساتھ جاؤں گا---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکا انداز قطعی تھا۔ ابا کو وہ لفنگا بالکل پسند نہیں تھا مگر سلیم نواز کی ضد کی خاطر انہیں ہار ماننا پڑی--- ارسلان کو کال کرکے بلوایا گیا، وہ ناجانے کہاں روپوش ہو چکا تھا پہلے کال اٹھانے میں دیر کی اور اب گھر تک آنے میں، ابا کا مارے کوفت کے برا حال تھا۔ ارسلان کو علیحدہ تپ چڑھی تھی کہ خوامخواہ احتشام کو اتنی اہمیت کیوں دی جا رہی ہے، سلیم نواز بچہ ہے اسے سمجھایا بھی جا سکتا تھا مگر--- وہ خون کے گھونٹ پی کر رہ گیا۔

URDU NOVEL BANK

احتشام اپنے دوست کی گاڑی لایا تھا۔ وہ گھر میں داخل ہوا تو اسکی حالت دیدنی تھی، الجھے بال جنہیں جلدی میں دو ہاتھ مار کر سیٹ کیا گیا تھا، شکن آلود لباس، ۔۔۔ناجانے وہ کہاں سے محنت مزدوری کرکے آرہا تھا۔ ارسلان نے اسکا تنقیدی جائزہ لیا اور دل ہی دل میں خوب ہنسا۔ وہ ادب اور خوش اخلاقی سے سلام کرکے سلیم نواز کے کمرے کی جانب بڑھا تو ابا نے امی کو فہمائشی نگاہوں سے گھورا۔

کومل کا سیروں خون بڑھ گیا تھا۔ اتنی خوشی اسے کبھی نہیں محسوس ہوئی تھی۔ اس نے سر کی جنبش سے احتشام کو سلام کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ احتشام نے بھرپور نگاہوں سے اُسے دیکھا اور دل میں اتارتا چلا گیا۔ کبھی وہ کومل کے گھر بے تکلفی سے آنے جانے کے خواب دیکھا کرتا تھا اور اب قسمت نے یہ موقع خود عطا کر دیا تھا۔وہ خود کو پہلے سے زیادہ پراعتماد محسوس کرنے لگا۔۔۔

چند لمحوں بعد ہی سلیم نواز اسکے ساتھ خراماں خراماں چلتا ہوا باہر آرہا تھا۔ اس نے احتشام کی قمیض کو کمر سے بھینچ رکھا تھا جیسے اگر اس نے چھوڑا تو وہ کہیں بھاگ ہی جائے گا۔ احتشام اس سے ہلکی پھلکی گفتگو کرتے ہوئے اسکا دھیان مسلسل اردگرد سے بٹانے میں لگا ہوا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا سلیم لوگوں کی موجودگی سے نہیں انکی نظروں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سے گھبراتا ہے۔۔۔ سلیم نواز نے ارسلان اور اسکی گاڑی کی طرف دیکھا تک نہیں تھا اور احتشام کے ساتھ بیٹھ کر اسپتال چل پڑا۔

ارسلان خار کھاتے ہوئے، کومل کے امی ابا کو لے کر اس کے پیچھے چلا آیا۔

کاش میں اس دن واقعی اسکا گلا دبا دیتا۔۔اس نے جلے دل سے ڈرائیونگ کرتے ہوئے سوچا تھا۔

"اللہ کا شکر ادا کیجئے آپ رب نواز صاحب! رپورٹس کے مطابق سلیم نواز ذہنی طور پر بالکل اپاہج نہیں ہے۔۔۔ یہ بس ایک اندرونی خوف ہے جو بچے کے دماغ میں ڈیرہ ڈالے ہوئے ہے اور یہ خوف کسی ڈاکٹر سے نہیں بلکہ آپ سب گھر والوں کی کوششوں سے دور ہو سکتا ہے، سلیم نواز کو اس وقت آپکے حوصلے اور محبت کی ضرورت ہے۔۔۔ اگر آپ لوگ اسکی ذہنی کیفیت کو مدنظر رکھتے ہوئے سوچ سمجھ کر تدابیر کرتے ہیں تو یقینی امکان ہے کہ جلد مثبت نتائج دیکھنے میں آئیں گے دوسری صورت میں نہایت افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ اسکا یہ خوف بڑھتے بڑھتے کسی ناقابل علاج بیماری کی صورت بھی اختیار کر سکتا ہے۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز کا کیس قانونی رو سے منسلک تھا اس لیے اسکا سارا علاج حکومت کی جانب سے مفت کیا جا رہا تھا۔ علاوہ ازیں ڈاکٹر کے حوصلہ افزاء رپورٹ نے ابا کا کافی بوجھ کم کیا تھا۔ انہیں یہی خدشہ تھا کہ کہیں کوئی بڑی مصیبت نہ گلے آن پڑے۔

"یہ چند ضروری ادویات اور اِن ڈور مشاغل اور دیگر سرگرمیوں کی فہرست ہے جو میں آپکو مرتب کیے دیتا ہوں، یہ تمام سرگرمیاں سلیم نواز کے لیے معاون ثابت ہوں گی۔۔۔"

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں سنجیدگی اور بشاشت سے کہتے ہوئے کاغذ پر قلم کھینچا۔۔۔۔

سلیم نواز کرسی پر بیٹھا سب سن رہا تھا مگر اسکا دماغ بالکل بھی حاضر نہیں تھا۔ وہ سن تو رہا تھا مگر سمجھ نہیں پا رہا تھا۔ اس نے اس سارے عرصے میں احتشام کا ہاتھ نہیں چھوڑا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©knza musannifa®

"نہیں قدر میں امی کی اجازت کے بغیر تمہارے ساتھ کیسے جا سکتی ہوں، ضد مت کرو۔۔۔ سمجھنے کی کوشش کرو پلیز۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

کومل نے کوئی تیسری چوتھی بار جھنجھلاتے ہوئے قدر کو منع کرنے کی کوشش کی تھی مگر وہ کچھ سننے کو تیار نہیں تھی۔۔۔

"ٹائم ویسٹ مت کرو کومل۔۔۔ میں تمہارا یہ فضول خوف دور کر کے ہی رہوں گی۔۔۔" اس نے چیونگم چباتے ہوئے بے فکری سے کہا اور نیچے جھک کر اپنے جوگرز کے تسمے سختی سے باندھے۔۔۔ آج اس نے گلابی شارٹ کُرتا پہن رکھا تھا، جس پر ڈل گولڈن دیدہ زیب ڈیزائن کڑھا ہوا تھا۔ گہری نیلی جینز کے اوپر یہ کرتا بہت پھب)جچ(رہا تھا۔

"اف قدر تم۔۔۔"

قدر نے آئینے میں اپنی پونی ٹیل صحیح سے جماتے ہوئے اسکی بات کاٹی۔۔۔

"ہم کوئی چوری کرنے جا رہے ہیں نہ ڈاکا مارنے، صرف چند چیزیں لینی ہیں اور وہ بھی یہ ذرا سے فاصلے پر سپر اسٹور سے۔۔۔ تم جیسی دبو لڑکی میرا امیج بھی خراب کر دے گی۔۔۔!!"

قدر نے اس بار قدرے ڈپٹ کر کہا۔ کومل خاموش ہوگئی۔

"اب چلیں؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بادل نخواستہ کومل کو اسکے ساتھ جانا ہی پڑا۔۔۔ اسکی لمبی سی چادر دیکھ کر پہلے تو قدر کو شدید غصہ آیا مگر کسی کے لباس پر اسکا کوئی اختیار نہیں تھا۔۔۔ نا ہی اسکی ڈکشنری میں لباس پر کسی قسم کی زور زبردستی کی گنجائش نکلتی تھی۔

"کیسی عجیب نظروں سے گھور رہے ہیں یہ لوگ جیسے پہلے کبھی کوئی لڑکی نہیں دیکھی۔۔۔میں کہتی ہوں چلو واپس۔"

کومل نے واپس پلٹنا چاہا تو قدر نے زور سے اسکا ہاتھ دبایا۔۔

"آرام سے چلتی رہو، خبردار جو تم نے اب ایسی بات منہ سے نکالی۔۔۔آنکھیں کھول کر دیکھو اور اس خوش فہمی میں سے باہر نکلو کہ کوئی تمہیں دیکھ رہا ہے۔۔۔ جس طرح تم نے اس چھ گز لمبی چادر میں خود کو چھپایا ہوا ہے کوئی کس اٹریکشن سے تمہیں دیکھے گا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے مستقل چیونگم چباتے ہوئے مذاق اڑانے والے انداز میں کہا تو کومل نے بے ساختہ ایک طائرانہ نگاہ اطراف میں دوڑائی۔۔۔ اسے یہ دیکھ کر بے حد سبکی کا احساس ہوا کہ قدر کی بات سولہ آنے درست تھی۔۔۔ کم وبیش اٹھنے والی ہر نظر قدر کا طواف کر رہی تھی۔۔۔ کومل کی جانب کوئی دیکھتا بھی تو پھیکی نظر ڈال کر دوبارہ قدر کی

URDU NOVEL BANK

جانب متوجہ ہو جاتا۔۔۔'مگر میں کیوں کسی کو خود پر نظر ڈالنے کا موقع دوں، یہ حق صرف احتشام کا ہے مگر قدر ان باتوں کو کہاں سمجھے گی، ہونہہ بڑی آئی۔۔' اس نے خود کو تسلی دیتے ہوئے دل میں کہا اور قدرے پرسکون ہوگئی۔۔۔

قدر نے سپر اسٹور میں داخل ہوتے ہی بڑے اعتماد سے ٹرالی کھینچی اور مختلف ریکس میں سے اشیاء چن چن کر ٹرالی میں رکھنے لگی۔۔۔

"تم کچھ لوگی؟"

قدر نے اچانک ہاتھ روک کر اس سے پوچھا تو کومل نے نفی میں سر ہلا دیا۔

"!!ہمم ایسا کرتے ہیں چاکلیٹس لے لیتے ہیں، تمہیں پسند ہیں"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

قدر نے اسکے انکار کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے امپورٹڈ چاکلیٹوں پر حملہ کیا۔ کومل اسے بتانا چاہتی تھی اسکے فریزر میں حق نواز، سلیم نواز اور کومل کی چاکلیٹوں کے ڈبے باقاعدہ نام کے ساتھ پڑے ہوئے ہیں مگر وہ اس قدر مرعوب تھی کہ اس سے کچھ کہہ نہ سکی مبادا اسکا مذاق نہ بن جائے۔ قدر نے کچھ خاص نہیں لیا تھا۔ چند فروزن فوڈ کے ڈبے، ڈرائی فروٹ کے پیکٹ، کریم چیز، پزا ساس، بریڈ کرمبز اور چاکلیٹیں۔۔۔بس یہی اسکی تمام تر خریداری تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے رشک سے اسکا پراعتماد انداز ملاحظہ کیا، مجال ہے جو ایک بار بھی وہ کسی کی جسم کے آرپار ہوتی نظروں کو خاطر میں لائی ہو، گردن کڑا کر، نخوت سے تمام اشیاء لے کر وہ کاؤنٹر پر چلی آئی اور بل ادا کیا۔ سب اسکے سامنے بچھے چلے جاتے تھے۔۔کومل اسکے ساتھ ایک نوکرانی لگ رہی تھی۔

"سامان تو لے لو؟"

وہ دونوں باہر نکلیں تو کومل نے اسے احساس دلایا کہ وہ اپنا سامان اندر ہی بھول گئی ہے۔۔۔قدر نے اسکی بات پر ہلکا سا قہقہہ لگایا۔

"کبھی کبھی تمہاری معصومیت پر بڑا پیار آتا ہے کومل۔۔۔ارے یہ ورکرز کس مرض کی دوا ہیں آخر؟ خود گھر چھوڑ کر جائیں گے۔۔۔" قدر نے بے فکری سے کہہ کر کندھے اچکائے، کومل نے ایک بار پھر حیران ہو کر رشک بھی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔"میرے ڈیڈ نے مجھے بتایا تھا کہ یہ سب سپر مارٹس جو ہوتے ہیں نا کسٹمرز سے اپنی پراڈکٹس کے دگنے دام وصول کرتے ہیں، تم نے دیکھا نہیں؟ میں نے ہزار روپیہ تو ٹپ ہی دے دی تھی ان کو۔۔۔ اب یہ سر کے بل چل کر آئیں گے سامان پہنچانے۔۔ ہم جیسے کسٹمرز انکی کمزوری ہیں سویٹ ہارٹ۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے متکبرانہ انداز میں اسے معلومات دیں۔۔کومل کافی حیرت زدہ سی سنتی رہی۔

"اوہ کیا واقعی؟ میرا اس جانب دھیان ہی نہیں گیا تھا۔۔۔"

"!!خیر چھوڑو، آؤ آئس کریم کھاتے ہیں"

کومل نے خوب انکار کیا مگر قدر نے اسکی ایک نہ سنی۔

"میں خود بات کرلوں گی آنٹی سے، تم بس یہ بتاؤ کون سا فلیور لوگی؟"

قدر نے مزے سے کہتے ہوئے اس سے فلیور پوچھا۔۔۔کومل اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔

چونکہ وہاں سیلف سروس تھی اس لیے وہ دونوں کاؤنٹر سے اپنے کپ اٹھا کر کرسیوں کی جانب چلی آئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے پتہ ہی نہیں تھا اس جگہ اتنا پیارا آئس پارلر ہے۔۔کتنی پرسکون جگہ ہے نا؟"

کومل کو وہاں کا صاف ستھرا ماحول بہت سکون دے رہا تھا۔ دن کے وقت رش غالباً کم ہوتا ہے اس لیے مکمل سکون تھا۔

تم اپنے محل سے باہر نکلو تو کچھ نظر آئے نا۔۔۔میں نے تو سارا علاقہ چھان مارا ہے،"

"ایک ایک جگہ کا علم ہے اب مجھے۔۔

قدر نے فخریہ نظروں سے اسے دیکھا تو کومل نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تم کیا یہاں سیریں کرتی رہی ہو؟"

لو ایسی ویسی؟ تمہیں پتہ ہی ہے گھر میں ٹکنے والی تو ہوں نہیں میں اور ارسل سے" کوئی امید رکھنا بے کار ہے۔۔۔زیتون خالہ یوں بھی ہر وقت اللہ کو پیاری ہوئی رہتی ہیں، تو بھلا میرا گزارا کیسے ہو سکتا ہے ایسی بورِنگ سچویشن میں۔۔۔؟ اس لیے میں خاک چھانتی رہتی ہوں کہیں نا کہیں۔۔۔!!"

کومل اسے دیکھتے ہوئے تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی۔ قدر کو اسکے یہ تاثرات دیکھ کر گدگدی سی ہوتی تھی۔

"سچ بتاؤ تمہیں آج مزہ نہیں آیا کیا میرے ساتھ؟ اگر برا لگا ہے تب بھی صاف صاف بتا دو میں برا نہیں مانوں گی۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!ایسی بات نہیں ہے قدر۔۔۔مجھے اچھا لگا ہے۔۔"

کومل نے سچائی اختیار کرتے ہوئے کہا تو قدر خوشی سے اچھل پڑی۔۔۔

"یہ ہوئی نا بات۔۔۔ ہائے کاش میرا ہیرو بھی کہیں مل جائے تو کیا ہی بات ہے۔۔"

قدر کی سوئی اب تک وہیں اٹکی ہوئی تھی۔

"وہ تمہاری قسمت میں لکھا ہوا ہوگا تو مل جائے گا، تم کیوں اتنا سوچ رہی ہو۔۔۔؟"

URDU NOVEL BANK

کومل نے اسے کہا تو قدر نے زور سے سر ہلایا۔۔۔

قسمت میں نہ بھی ہوا تو میں لکھوا لوں گی۔۔۔اسے قدر کا ہونا ہی پڑے گا اور تم دیکھنا"

"!!وہ پاتال میں بھی چھپا ہو گا تو میں ڈھونڈ نکالوں گی اسے کسی بھی طرح۔۔

قدر کی جنونی کیفیت کومل کو اندر تک دہلا گئی۔۔۔ وہ بے ساختہ اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔ آئس کریم کب کی ختم ہو چکی تھی۔

"اب چلیں؟ بہت دیر ہوگئی ہے۔۔۔ ابا آگئے ہوں گے واپس۔۔"

قدر بھی اسکے جواب میں مسکراتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔مگر اچانک اسکو اس زور کا جھٹکا لگا کہ کومل بھی پریشان ہوگئی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"قدر؟ کیا ہوا قدر تم ٹھیک ہو؟"

قدر اسکی جانب دیکھ ہی کب رہی تھی۔۔۔اسکی نگاہیں کومل کے عقب میں تھیں۔۔۔وہ خوشی کا جھٹکا تھا۔۔۔کاش میں نے آج اسے پورے کا پورا مانگ لیا ہوتا، قدر کا دل چیخا۔۔۔ کومل کے پیچھے وہی لڑکا کھڑا تھا جس نے قدر کی مدد کی تھی۔۔۔ غالباً وہ بھی اسے پہچان گیا تھا اور جانی پہچانی مسکراہٹ کے ساتھ اسی جانب چلا آرہا تھا۔

"بات کیا ہے آخر؟ کچھ بولو تو سہی۔۔۔؟"

URDU NOVEL BANK

کومل نے کہتے ہوئے اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا اور وہ خود بھی فریز ہوگئی، وہ لڑکا تب تک ان کے نزدیک پہنچ چکا تھا۔۔۔ جہاں قدر کی مسکراہٹ گہری ہوئی وہیں کومل کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا۔

"احتشام آپ؟"

قدر نے کومل کے منہ سے احتشام کا نام سنا تو اسکے لبوں پر پھیلی مسکراہٹ لمحے کے ہزارویں سیکنڈ میں معدوم ہوئی اور پھر یوں غائب ہوگئی جیسے ان ہونٹوں پر کبھی مسکراہٹ آئی ہی نہیں تھی۔۔۔ اس نے وحشت ناک نگاہوں سے کومل کی جانب دیکھا جو پوری کی پوری احتشام کی جانب گھوم چکی تھی۔۔۔ کومل کے چہرے سے چادر سرک چکی تھی، احتشام کی مسکراہٹ بھی کومل کو دیکھ کر فوراً غائب ہوئی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

اس نے ہلکی سی حیرت کے ساتھ پہلے قدر پھر کومل کو دیکھ کر پوچھا تھا۔ کومل سے بات کرتے ہوئے اسکے لہجے میں کیسی فکر تھی، کیا اپنائیت تھی۔۔۔قدر جل کر خاکستر ہو گئی۔۔اسکا وجود اس وقت ان دیکھے شعلوں کی زد میں تھا۔

URDU NOVEL BANK

یہ---یہ قدر ہے میری دوست---آپکو بتایا تھا نا؟" اس نے خوشی سے احتشام کو بتایا"

"!!اور قدر کی جانب دیکھا---"قدر یہ احتشام---

کومل کو سمجھ نہیں آرہی تھی کیسے ان دونوں کا تعارف کروائے---اسے خوشی بھی ہو رہی تھی اور شرم بھی آرہی تھی---

"!!اوہ اچھا تو آپ ہیں قدر---"

اب کہ احتشام نے اپنے لہجے میں بشاشت لاتے ہوئے کہا تو کومل نے ان دونوں کو باری باری دیکھا---قدر سے مسکرایا بھی نہ گیا، اسکا چہرہ زرد ہو رہا تھا۔

"کیا آپ دونوں ایک دوسرے کو جانتے ہیں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کا حیران ہونا بنتا تھا۔اس سے پہلے کہ احتشام کچھ کہتا قدر ایک دم بول پڑی۔

"کومل اب گھر چلتے ہیں تمہاری امی آگئی ہوں گی--- کافی دیر ہوگئی ہے--"

کومل کو بھی فوراً گزرتے وقت کا احساس ہوا---

"اوہ ہاں، اب ہمیں چلنا چاہیے---"

اس نے قدر کے لہجے پر غور کیے بغیر شرمگیں مسکراہٹ کے ساتھ نظریں جھکا کر کہا جبکہ احتشام نے الجھ کر قدر کی جانب دیکھا تھا۔ کومل نہ سمجھتی مگر وہ ضرور سمجھ گیا تھا

URDU NOVEL BANK

کہ قدر نے جان بوجھ کر کومل سے اس بات کو انجان رکھنے کی کوشش کی ہے کہ وہ دونوں پہلے مل چکے ہیں۔۔۔لیکن قدر نے ایسا کیوں کیا وہ یہ سمجھ نہ سکا۔

"تم زرد کیوں ہو رہی ہو؟ اچانک کیا ہوگیا قدر؟"

کومل نے واپسی پر تشویش بھرے انداز میں اسے دیکھ کر اچانک پوچھا تو قدر نے لٹھ مار انداز میں سر درد کا بہانہ بنایا، اسکے بعد کومل نے بھی اس سے سوال نہیں کیا تھا۔

"میں امی کو کیا جواب دوں گی؟"

کومل پریشان تھی مگر قدر نے امی کو یہ کہہ کر مطمئن کر دیا تھا کہ کومل اسکے ساتھ تھی۔۔۔امی نے یہ تک نہیں پوچھا تھا کہ کومل اسکے ساتھ تو تھی مگر وہ دونوں خود کہاں تھیں؟ ان کے لیے اتنا کافی تھا کہ کومل، قدر کے ساتھ تھی۔۔۔یعنی انہیں قدر پر اندھا بھروسہ تھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے اپنے کمرے میں آکر بے ساختہ سکون کا سانس لیا، اسکا خوف زائل ہوتا رہا تھا۔ وہ احتشام کے بارے میں سوچتے ہوئے مسکرانے لگی۔کتنی خوش ہوئی تھی وہ اسے اچانک وہاں دیکھ کے جیسے کوئی مراد بر آئی ہو۔۔۔ کیا تھا جو اگر ہم کچھ دیر اور بیٹھ جاتے؟ اس نے اداسی سے سوچا۔۔مگر پھر زور سے سر جھٹک دیا جیسے کوئی

URDU NOVEL BANK

اپنے ہی خیال پر خود کو سرزنش کرتا ہے مگر اگلے ہی لمحے وہ احتشام کے ساتھ پھر وہاں موجود تھی، صرف یہی نہیں احتشام نے اسکا ہاتھ بھی تھام رکھا تھا اور اسے میٹھی محبت بھری نظروں سے دیکھ رہا تھا۔

"!!!کومل۔۔"

امی کی آواز پر وہ یوں اچھل کر بیڈ سے اٹھی جیسے کسی عفریت کو دیکھ لیا ہو، تصورات کا جہاں کس قدر جان لیوا بھی ہو سکتا ہے، اسے خاطر خواہ احساس ہو رہا تھا۔۔

"ارے لڑکی تمہیں آواز نہیں آرہی کیا؟"

امی کی پاٹ دار آواز باہر سے آرہی تھی۔۔۔

"!!جج۔جی ۔۔۔امی ۔۔۔جی میں آرہی ہوں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حواس کی طرح زبان بھی شل ہو رہی تھی۔ کومل نے ایک دو لمبے سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی اور بے ساختہ بیڈ کی جانب دیکھا۔۔۔کون سا احتشام کون سی کومل، اب وہاں امی ایک جلاد کی صورت میں کھڑی نظر آرہی تھیں۔۔۔

"!!یہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟توبہ استغفار۔۔۔"

وہ کمرے سے باہر بھاگ گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

خلافِ معمول، سر شام ہی وہ اپنے کمرے میں گھس گئی تھی۔۔ ملازمہ کھانے کا کہنے آئی مگر اس نے انکار کردیا۔۔۔ زیتون خالہ جانتی تھیں وہ اپنے موڈ والی ہے اس لیے انہوں نے اسکا کھانا اوون میں رکھوا دیا کہ جب دل چاہے گا گرم کر کے کھا لے گی مگر وہ کیسے کچھ کھا لیتی۔۔۔؟ بھوک تو وہ تھی جو اُڑ چکی تھی۔۔ رہ رہ کر احتشام کا کومل کے لیے فکرمند ہونا یاد آرہا تھا۔۔۔ یہی نہیں بلکہ وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنے تصورات میں وہاں تک پہنچ گئی تھی کہ کومل اور احتشام کس قدر قربت رکھتے ہوں گے، ان کی جذباتی وابستگی کا کیا عالم ہوگا، وہ جتنا سوچتی تھی اتنا بے چین ہوتی چلی جا رہی تھی۔ احتشام مردانہ وجاہت کا نمونہ تھا کسی لحاظ سے کومل جیسی بدھو لڑکی احتشام جیسے ہیرو کے قابل نہیں تھی۔۔۔وہ اسکے قابل ہو ہی نہیں سکتی تھی۔۔۔احتشام کے قابل تو قدر تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کروٹیں بدل بدل کر اسکا برا حال ہوگیا تھا۔۔ جب بستر بھی کاٹ کھانے کو دوڑا تو وہ اٹھ کر باہر چلی آئی۔۔ ارسلان اپنے ٹیرس پر کھڑا کومل کے گھر کی جانب منہ کیے خاموش کھڑا تھا۔

"کس حد تک چاہتے ہو تم کومل کو؟"

چند لمحوں بعد وہ بازو لپیٹے اسکے پیچھے کھڑی تھی۔ ارسلان پلٹا اور چونک کر اسے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جو اس وقت کسی بدروح سے کم نہیں لگ رہی تھی۔ اسے شاید قدر کی دماغی حالت پر شبہ بھی ہوا تھا۔

"میں نے پوچھا کس حد تک چاہتے ہو تم کومل کو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے سامنے کرسی پر بیٹھتے ہوئے اس نے اسی سنجیدگی اپنا سوال دہرایا تو ارسلان کو یقین کرتے ہی بنی۔

"!!اس دنیا کی ہر شے سے زیادہ۔۔۔"

ارسلان نے دوسری کرسی پر براجمان ہوکر کہا۔

URDU NOVEL BANK

اگر تم مجھے اس بات کی گارنٹی دو کہ تم اسے ساری زندگی خوش رکھو گے اور سابقہ ریکارڈ" برقرار رکھتے ہوئے اسے دوسری لڑکیوں کی طرح ذلیل و رسوا نہیں کرو گے۔۔۔تو میں اسے عمر بھر کے لیے تمہارا کردوں گی۔۔"!!

قدر نے اسکی آنکھوں میں آنکھیں گاڑ کر تھوڑا آگے کی جانب جھکتے ہوئے اپنی آخری بات پر زور دے کر کہا۔۔۔ ارسلان ابرو اچکا کر مسکرا دیا۔۔

"اور اس کے بدلے تمہیں کیا چاہیے؟"

ارسلان نے اپنی خالہ زاد کی جانب جتاتی نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

"!!احتشام۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے بے ساختہ ایک قہقہہ لگایا اور داد دینے کے انداز میں تالی مارتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا۔۔۔

"ہیلو؟"

"جی کون؟"

"!!ہائے احتشام۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

کھنکھناتی ہوئی چنچل سی آواز سن کر احتشام کے چودہ طبق روشن ہوگئے، اس نے فورا موبائل کان سے ہٹا کر اِدھر اُدھر دیکھا، امی اور سعدیہ ٹی وی پر ڈرامہ دیکھنے میں مگن تھیں، اس نے دانستہ دروازہ بند کرکے دوبارہ موبائل کان سے لگایا۔

"!!جی کون آپ؟ میں نے پہچانا نہیں۔۔۔"

اس نے بیڈ پر بیٹھتے ہوئے ذرا تجسس بھرے لہجے میں پوچھا۔

پہچانیں گے کیسے؟ میں نے اپنا تعارف جو نہیں کروایا اب تک۔۔۔" احتشام مزید اُلجھ گیا۔۔"خیر میں قدر بات کر رہی ہوں۔۔۔جس کی آپ نے کچھ دن پہلے مدد کی تھی۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوہ۔۔۔"

احتشام نے ہونٹ سکوڑے جیسے کوئی بہت بڑی گتھی سلجھ گئی ہو، سچ تو یہ تھا کہ قدر کے بتانے سے پہلے اسکے دل نے پیشگی تصدیق کردی تھی کہ ہو نا ہو یہ وہی لڑکی ہے اور بالآخر اسکا شک ٹھیک نکلا تھا۔

"تو یہ آپ ہیں۔۔۔لیکن آپکو میرا نمبر کہاں سے ملا؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے حیرت بھرے انداز میں اس سے پوچھا تو قدر نے پاس پڑا کشن اٹھا کر بازو کے نیچے دھر لیا اور نچلا لب دانتوں تلے دبا کر مسکرا دی۔

"آپ کے مکینک سے، جو گاڑی دینے آیا تھا۔۔۔اور یہ جان کر خوشگوار حیرت ہوئی کہ آپ میرے قریب رہتے ہیں۔۔۔!!"

قدر کے لہجے میں کچھ تھا، احتشام پہلے چونکا پھر سنبھل کر بیٹھ گیا۔

"جی یہ بھی ایک اتفاق ہے کہ ہمارا گھر ایک ہی کالونی میں ہے، مجھے امید ہے آپکی گاڑی اب بالکل ٹھیک ہو چکی ہوگی؟"

جس طرح سے اس نے فوراً بات تبدیل کی تھی قدر کو اسکی اس حرکت پر بہت ہنسی آئی۔۔۔اس نے کشن بازو کے نیچے سے نکال کر ہوا میں اچھالا اور بیڈ پر پیٹ کے بل نیم دراز ہوکر ایک ہاتھ ٹھوڑی کے نیچے رکھ کر پاؤں جھلانے لگی۔

"گاڑی تو بالکل اے ون ہے۔۔ ویسے میں کئی دن سے آپ ہی کے بارے میں سوچ رہی تھی۔۔!!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے تصور ہی تصور میں اسکے تاثرات سے لطف لیتے ہوئے جواب کا انتظار کیا۔ احتشام کے لیے یہ بات واقعی حیران کن تھی۔۔۔وہ بھلا اسکے بارے میں کیوں سوچ رہی تھی؟ اور کیا سوچ رہی تھی؟ بلکہ سوچنے کی ضرورت ہی کیا تھی۔۔۔؟؟

"جی میرے بارے میں؟ مگر کیوں؟"

"اب دیکھئے نا، کون آج کے زمانے میں کسی کی اتنی مدد کرتا ہے۔۔۔آپ نے نہ صرف میری گاڑی ٹھیک کروائی بلکہ مجھے بھی ٹھیک کر دیا۔۔۔اوہ میرا مطلب میری مرہم پٹی بھی کروائی ، کتنے اچھے ہیں آپ۔۔۔میرا فرض بنتا ہے اس نیکی کے بدلے آپکا شکریہ اچھے طریقے سے ادا کروں!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کے ہاتھوں تلے پسینہ آگیا۔۔

"یہ مبالغہ آرائی ہے، میں نے کچھ خاص نہیں۔۔۔"

"نہیں نا احتشام، دیکھیں اب آپ تکلف سے کام لے رہے ہیں، جو بات ہے سو ہے۔۔۔آپ مان کیوں نہیں لیتے کہ آپ بہت اچھے انسان ہیں، آپ جیسا دل اللہ ہر کسی کو دیتا بھی تو نہیں۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام تو اسکی باتوں کے الجھاؤ میں آکر چیں بہ جبیں رہ گیا۔ اتنی بے باک اور طرار لڑکی سے اسکا سابقہ کم ہی پڑا تھا۔

"جی یہ تو آپکا حسن نظر ہے ورنہ ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔" احتشام نے کہا تو قدر نے ایک بھرپور انگڑائی لی۔۔"کومل بھی اکثر و بیشتر آپکا ذکر کرتی رہتی ہے، اسکی زبان پر آپکی تعریف ہی رہی ہے ہمیشہ، یقیناً آپ خود بھی اچھی ہیں جبھی وہ آپکی اتنی تعریف کرتی ہے۔۔۔!!"

قدر کے اندر تک کڑواہٹ گھل گئی۔۔اس نے تنفر سے سر جھٹکا اور اٹھ کر سیدھی بیٹھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اوہ کومل، یہ کومل بھی نہ بہت بےوقوف ہے۔۔۔کتنی بار کہا ہے مت تعریفیں کیا کرو میری ہر کسی کے سامنے، اب دو چار اچھی باتیں کیا سکھا دیں اسے وہ احمق ہر کسی کے سامنے میری تعریفیں کرنے بیٹھ جاتی ہے۔۔۔۔!!"

قدر نے خوب ہی دل ہلکا کیا، احتشام دھیرے سے مسکرا دیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جی بہت معصوم ہے وہ۔۔۔!!" احتشام نے اتنی محبت سے کومل کا ذکر کیا کہ اسکا جملہ کسی کوڑے کی مانند قدر کے اعصاب پر آ کر لگا تھا، وہ بل کھا کر رہ گئی۔۔۔"دنیا کی ہر لڑکی سے مختلف، بے حد سادہ اور صاف دل۔۔۔"

قدر کی حالت سے بے خبر احتشام کھوئے ہوئے متبسم لہجے میں بولتا چلا گیا۔ قدر اس وقت کومل کے بارے میں کچھ سننا نہیں چاہتی تھی مگر احتشام نے تو پورا کومل نامہ کھول لیا تھا۔

"ایسا کیا ہے اس میں جو آپ اسکے لیے اتنے گہرے جذبات رکھتے ہیں؟"

قدر کے لہجے میں کاٹ تھی۔۔۔ احتشام کو محسوس تو ہوا مگر وہ اسے اپنا وہم ہی سمجھا۔

اسکی سادگی اور حیا، اسکا معصومانہ انداز، اسکی طبیعت کا ٹھہراؤ، سبھی کچھ تو اچھا ہے۔۔۔!!" وہ جیسے تصور میں کومل کو اپنے سامنے دیکھتے ہوئے قدر کو بتانے لگا، قدر مزید سلگ کر رہ گئی۔۔"اسکی سب سے اچھی عادت یہ ہے کہ وہ اپنی حدود سے باہر نہیں نکلتی اور ہاں مجھ سے ضد بھی نہیں کرتی۔۔۔پتہ ہے اتنی نادان ہے اسکی خواہش ہے کہ اسے مجھ سے پہلے دنیا کا کوئی مرد نہ دیکھے، جو بھی دیکھے میرے ساتھ دیکھے اور رشک کرے۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھوڑی دیر کے لیے تو بالکل ہی بھول گیا تھا کہ وہ قدر سے بات کر رہا ہے، عموماً لڑکے کسی لڑکی کے سامنے اپنی محبوبہ کا ذکر گول کر جاتے ہیں مگر احتشام کی محبت کہیے، سادگی یا بے خودی وہ کومل کے بارے میں بات کرتے ہوئے بے اختیار سا ہو چلا تھا۔

"معاف کیجئے گا، میں بہت زیادہ بول رہا ہوں غالباً --- بس آپ سے ایک ہی درخواست ہے اسکا بہت خیال رکھا کریں--وہ بہت حساس ہے---!!"

اسکے لہجے میں انکساری تھی--

"ہاں کیوں نہیں میں اسی قسم کی درخواستوں پر عمل کرنے کے لیے تو دنیا میں آئی ہوں، کومل نہ ہو گئی کسی ریاست کی شہزادی ہوگئی، کومل یہ تو کومل وہ---ہونہہ گھٹیا انسان---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کی رنگت متغیر ہورہی تھی۔

"ہیلو، کیا ہوا؟ سن رہی ہیں آپ؟"

اسے خاموش پا کر احتشام کو دوبارہ بولنا پڑا۔ قدر نے بمشکل خود پر قابو پایا اور زبردستی کی مسکراہٹ لاتے ہوئے گویا ہوئی --

URDU NOVEL BANK

جی بالکل سن رہی ہوں، کافی حیرت بھی ہو رہی ہے آپکے اس جذبہ عشق پر، یقیناً"
"!!خوش قسمت ہے کومل---

اس نے تلخ مسکراہٹ کے ساتھ طنز کیا---

"!!خوش قسمت تو میں ہوں جو---"

اچانک قدر نے اسکی بات کاٹی--- اور معذرت کرتے ہوئے فون بند کردیا، اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی تھی وہ---احتشام کندھے اچکا کر رہ گیا۔

کومل--- کومل--- کومل---!!" قدر نے زور سے بستر کی چادر کھینچ کر ایک طرف" پھینک دی---"مائی فٹ---!!!" اس سے بھی سکون نہ ملا تو تکیے اور کشن اٹھا اٹھا کر زمین پر پٹخنا شروع کر دیے، ایک آگ سی تھی اندر جو ٹھنڈی ہونے میں نہیں آرہی تھی---"اف کومل تم کتنی چالاک نکلیں---اپنی جس اداکاری کی وجہ سے تم نے اس عقل سے پیدل لڑکے کو اپنی انگلیوں پر نچایا ہوا ہے، نہ میں نے اسکا پردہ بیچ چوراہے فاش کیا تو میرا نام بھی قدر نہیں---!!"

تنفر سے پھنکارتے ہوئے اس نے گلدان اٹھا کر آئینے پر مارنا چاہا مگر اپنا عکس دیکھ کر ٹھٹھک گئی--

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ایسا کیا ہے اس میں جو آپ اسکے لیے اتنے گہرے جذبات رکھتے ہیں؟"

قدر کے نزدیک اپنا جملہ گونجا۔

"!!!اسکی سادگی اور حیا۔۔۔۔"

احتشام کا جواب کوڑے کی مانند لگا تھا۔

!!سادگی اور حیا۔۔۔

!!سادگی اور حیا۔۔۔

قدر نے آئینے میں اپنا متناسب و پرکشش سراپا دیکھا، اسکے جدید تراش خراش سے مزین بال، اسکا مہنگا جدید لباس، خوبصورت چمکدار جلد، ہر چیز تو پرفیکٹ تھی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا نہیں ہے مجھ میں جو اس کومل میں ہے۔۔۔؟"

اس نے اپنا چہرہ آگے کرتے ہوئے آئینے سے پوچھا۔۔۔

"!!سادگی اور حیا۔۔۔"

یکدم اسے کرنٹ سا لگا اور وہ خوفزدہ انداز میں الٹے قدموں آئینے سے دور ہٹنے لگی پھر اچانک پلٹی اور بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گئی۔

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

متوسط طبقے کا ایک اہم مسئلہ یہ بھی ہے کہ یہاں غم یا خوشی کو حد سے زیادہ سر پر سوار نہیں کیا جاتا۔۔۔ صبح اُٹھتے ہی کولہو کے بیل کی مانند شروع ہونے والی زندگی اتنی مصروف ہوتی ہے کہ رات کو بستر پر پڑتے ہی نیند کے سوا کچھ نہیں سُوجھتا، اسی بیچ مسائل و مصائب کے نشیب و فراز سے گزرنا اور زندہ رہنے کے طریقوں پر غور و فکر کرنا انسان کو ایسا بنا دیتا ہے وہ غموں کو بھی ایک مخصوص وقت کے بعد سرسری لینا شروع کردیتا ہے ورنہ اگر ایک ہی غم پر بیٹھے روتے رہے تو آگے زندگی کی گاڑی کیسے چلے گی؟ کون سے نوکروں کی فوج بیٹھی ہے جو کام کرے گی اور ہم بیٹھے آنسو پونچھتے رہیں، یہاں کام بھی خود کرنے ہیں اور آنسو بھی خود صاف کرنے ہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کے ابا۔۔!! میں کہتی ہوں سلیم کی حالت مجھے کچھ بہتر معلوم ہوتی ہے امید تو"
"ہے کہ جلد ہی وہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔

"ان شاء اللہ ثمینہ، تمہارے دل میں جو پریشانی ہے وہ بتاؤ مجھے؟"

غالباً وہ جان گئے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مجھ غریب سے کیا پوچھتے ہیں، جوان بیٹی کا معاملہ ہے بات کو زیادہ طول دینا بھی" مناسب نہیں، خاص کر اس صورت میں کہ جب رشتہ خود چل کر آیا ہے گھر۔۔۔کہیے "آپکی کیا رائے ہے؟

امی کے انداز میں اضطراب نمایاں تھا۔

"ہوں"

ابا بے ہنکارہ بھرتے ہوئے کتاب ایک جانب رکھی اور عینک اتار کر کتاب پر رکھ دی۔۔

"!!ٹھیک کہتی ہو تم، اس بارے میں سوچنا چاہیے اب۔۔"

امی نے ابا کا چہرہ دیکھا مگر تاثرات سے انداز لگانا مشکل تھا کہ وہ کیا سوچ رہے ہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم کیا کہتی ہو اس بارے میں؟"

اچانک انہوں نے پوچھا تو امی نے بے دلی سے منہ پھیر لیا۔

"!!میں کیا بتاؤں جی۔۔۔آپ ہی کہیے کچھ۔۔۔"

کافی دیر خاموشی رہی۔۔۔

"!!میری مرضی تو تم اچھی طرح جانتی ہو ثمینہ۔۔"

ابا نے ٹھوس لہجے میں کہا تو امی نے دل مسوس لیا۔ وہ بھی کہاں راضی تھیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!مگر---"

امی نے گردن موڑ کر انہیں دیکھا---

"مگر؟"

"مگر یہ کہ سلیم نواز کی حالت تمہارے سامنے ہے، وہ تو بیٹا تھا بات آئی گئی ہوگئی مگر لڑکی کے ہاتھوں سر پر خاک ڈلوانے سے بہتر ہے اسے کھونٹے سے باندھ دیا جائے---!!"

امی کے دل میں ہوک سی اُٹھی۔

"تو کیا جانتے بوجھتے اسے آگ میں جھونک دوں؟ دیکھتے نہیں کیا اس عورت کا رویہ کیسا تھا؟ مجھے تو یہ تک نہیں معلوم کہ لڑکا کرتا کیا ہے؟ ایسے کیسے کھونٹے سے باندھ دوں، بیٹی کا معاملہ ہے کوئی بھیڑ بکری نہیں کہ کسی بھی کھونٹے سے باندھ دی جائے---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی تو گویا بھری بیٹھی تھیں۔

"اب پچھتانے سے کیا نفع ثمینہ؟ یہ سب تمہیں اس وقت سوچنا چاہیے تھا جب محبت کی پینگیں بڑھا رہی تھی تمہاری دختر--- سمجھیں؟"

URDU NOVEL BANK

لو یہ بھلی کہی۔۔۔اب یہ الزام بھی میرے سر ڈال دیجئے۔۔کیا مجھ اکیلی کا جنجال" ہے؟آپ کے بھی تو لگتے ہیں نا کچھ یہ بچے؟ بیٹا میرا موت کے منہ سے واپس آیا ہے۔۔۔اب کیا بیٹی کو بھی اندھے کنویں میں دھکیل دوں؟ یہ نہ ہوگا مجھ سے۔۔۔۔!!"

امی دوپٹہ منہ پر رکھ کر پھسک پھسک کر رو دیں، آجکل انہیں ویسے بھی رونے کا بہانہ چاہیے ہوتا تھا۔

اچھا تم فکر مت کرو ثمینہ، یوں پریشان ہونے سے معاملات کبھی ٹھیک ہو سکتے ہیں" بھلا؟" ابا نے نرمی اختیار کی تو امی کے رونے میں تیزی آگئی۔۔۔"تم ایک بار بات کر دیکھو، وہ سمجھدار ہے اپنا بھلا برا خوب جانتی ہے، سمجھ جائے گی۔۔!!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

امی کو یک گونہ سکون کا احساس ہوا تھا۔

اگلی صبح ابا کے جانے کے بعد امی نے سلیم نواز کو دوا کھلا کر لٹانے کے بعد کومل کو جا لیا۔۔۔ کومل خود بھی مجسم انتظار بنی پھر رہی تھی کہ اتنے دن گزر جانے پر بھی امی ابا کی جانب سے کوئی پیش رفت نہ ہوئی تھی۔ طرح طرح کے وسوسے ستائے دیتے

URDU NOVEL BANK

تھے۔ کبھی احتشام اتنا دور دکھائی دیتا کہ اس تک پہنچ پانا کومل کو ناممکن لگنے لگتا اور کبھی اس قدر نزدیک کہ کومل کے لبوں سے مسکان ہی جدا نہ ہوتی۔۔۔

"دیکھو بیٹی، تم نہایت سمجھدار ہو اور یہ کہنے میں مجھے کوئی عار نہیں کہ اپنے ماں باپ کی عزت کی پرواہ کرنے والی بھی ہو، تم نے کبھی اپنے ابا کا بھروسہ نہیں توڑا۔۔۔رہی بات احتشام کی تو اسکے گھر سے تمہارا رشتہ آنا تمہاری پاکبازی کی گواہی ٹھہری کیونکہ غلط لڑکیوں کے گھر کوئی رشتہ نہیں لاتا سب ان سے دل لگی کرکے کچرے کی مانند نیچے پھینک دیتے ہیں، کوئی بھی لڑکا بے حیا لڑکی کو اپنے گھر کی چھت تلے لاکر اپنی زندگی اجاڑنا نہیں چاہتا۔۔۔" امی سانس لینے کو رُکیں اور کومل کو غور سے دیکھا۔۔۔وہ سر جھکائے انکے سامنے بیٹھی ہوئی تھی۔ گالوں پر حیا کے بوجھ سے سرخی پھیل چکی تھی۔۔۔"کومل میری چندہ، میں نے تمہیں بہت لاڈوں سے پالا ہے اور میرا فرض بنتا ہے تمہیں تمہارے بھلے برے سے آگاہ کروں بیٹی۔۔۔اتنا تو تمہیں اپنی ماں پر یقین ہونا چاہیے "کہ میرے لیے تمہاری خوشی سے بڑھ کر اور کچھ بھی نہیں ہے۔۔

کومل نے سر اٹھا کر انہیں دیکھا، اسکا دل تیز رفتاری سے دھڑک رہا تھا کہ ناجانے امی کیا کہنے والی ہیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!امی مجھے آپ پر یقین ہے۔۔"

اس نے انکے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ کر آہستگی سے کہا تو امی کی محبت سے لبریز آنکھیں چھلک پڑیں، فرط محبت سے انہوں نے اسکا ہاتھ چوم لیا تھا۔

"میں صدقے جاؤں میری بچی اللہ تمہارے نصیب اس قدر اچھے کرے کہ غم کی ہوا بھی چُھو کر نہ گزرے، چندہ بات یہ ہے کہ احتشام میں بظاہر کوئی برائی نہیں، اچھا سلجھا ہوا بچہ لگتا ہے مگر زندگی گزارنے کے لیے صرف محبت کافی نہیں ہوتی کیونکہ بیٹی محبت سے پیٹ نہیں بھرتا، کل کو فیملی بڑھتی ہے اخراجات بڑھتے ہیں پھر آدمی کام سے نہ لگا ہو تو نوبت خدانخواستہ فاقوں تک آن پہنچتی ہے، تم تو بچی تو ابھی اونچ نیچ کی پہچان نہیں رکھتی مگر یہی وقت ہے کہ تمہیں ان سب باتوں کا اندازہ ہو جانا چاہیے۔ شادی کوئی گڈا گڈی کا کھیل نہیں، یہ ایک بہت بڑی ذمہ داری اور زندگی کا اہم فیصلہ ہوتا ہے جو لوگ اس اہم فیصلے میں سوچ بچار نہیں کرتے وہ ساری زندگی پچھتاتے رہ جاتے ہیں۔۔۔

زندگی پھولوں کی سیج نہیں جہاں ہرسو بہار رہے یہاں کانٹوں سے بھی واسطہ پڑتا ہے بلکہ کانٹوں پر چل کر اپنی منزل تک جانا پڑتا ہے۔۔ کبھی تم نے یہ جاننے کی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کوشش کی کہ احتشام کام کاج کیا کرتا ہے؟ اسکا ذریعہ معاش کیا ہے؟ کل کو تمہیں کھلائے گا کہاں سے؟ جس طرح خود باپ کے پیسے پر عیاشی کر رہا ہے ویسے ہی تمہیں کروائے گا؟ مگر بیٹی وہ کر سکتا ہے، اسکی عیاشی اسکے ماں باپ کو کبھی نہیں کھٹکے گی مگر تم پوری کی پوری انہیں کھٹکو گی، تمہیں یونہی آسانی سے نہیں سب ملے گا تمہیں اپنی ضرورت کے لیے ہاتھ پھیلانا پڑے گا۔۔۔اس دنیا میں کسی انسان کے سامنے ہاتھ پھیلانا اور ذرا ذرا سی ضرورت کو ترسنا انسان کو ذلیل و حقیر بنا دیتا ہے، انسان کی عزت نفس مجروح ہوتی ہے، اللہ کسی دشمن کو بھی ایسی محتاجی نہ دکھائے اور تم خود بتاؤ کب تک ہاتھ پھیلاتی رہو گی لوگوں کے سامنے؟ تم لوگوں کو تو تمہارے ابا نے کبھی کسی چیز کی کمی نہیں آنے دی، ہر چیز منہ سے کہنے سے پہلے مل جاتی ہے، کپڑا لتا ہر چیز بیٹھے بٹھائے مل جاتی ہے۔۔۔کیسے گزارا کرو گی اس محتاجی کی زندگی میں؟" کومل کانپ گئی، امی بنا رُکے بولتی رہیں۔۔ "کبھی سوچا یہ سب ہوگا کس کی وجہ سے؟ احتشام کی وجہ سے ہی نا؟ مرد میں تھوڑی سی بھی شرافت اور غیرت ہو تو کبھی اسکی بیوی کو کسی کے سامنے ہاتھ پھیلانے کی ضرورت نہیں پڑتی، تھوڑا کمائے، زیادہ کمائے جتنا بھی کمائے وہ خود اپنی بیوی بچوں کی کفالت کرے، اسی میں اسکی اپنی بھی عزت ہے۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور ہاں صدا احتشام کا باپ زندہ نہیں رہے گا سوچو پھر کیسے چلے گی زندگی کی گاڑی؟

"کیا اپنی بچی کو یوں ذلیل ہونے کے لیے بیاہ دوں اس غیر ذمہ دار لڑکے کے ساتھ؟

کومل نے حیرت سے امی کی جانب دیکھا۔۔۔

محبت اندھی ہو سکتی ہے لیکن دنیا کی آنکھیں نہیں۔۔۔!!" امی نے ہاتھ

لہرایا۔۔۔"میں نے سب پتہ کروا لیا ہے کوئی کام وام نہیں کرتا وہ لڑکا اور تو اور ایک بار

"اسکا باپ کام چوری کی وجہ سے اسے گھر سے باہر بھی نکال چکا ہے۔۔۔

کومل نے تڑپ کر ان کی بات کاٹی۔۔

"یہ جھوٹ ہے امی، ان کے ابو نے انہیں نہیں نکالا تھا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے یکدم زبان دانتوں تلے دبالی اور ماں کے سامنے احتشام کا ذکر اس روانی سے کرنے پر شرم سے پانی پانی ہوگئی۔مگر امی نے اسے کچھ نہ کہا۔ یہ وقت وہ جذباتیت کی نذر نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

"تو پھر کیوں نکالا تھا؟ آخر اسکے علاوہ کیا وجہ ہو سکتی ہے؟"

کومل کچھ نہ بولی، اس نے سختی سے اپنا منہ بند کر رکھا تھا اور کچھ نہ کہنے کی قسم کھالی تھی۔

URDU NOVEL BANK

لڑکے جب جوان ہوتے ہیں ان سے ماں باپ اپنی تمام تر امیدیں اور توقعات وابستہ" کرلیتے ہیں اور جب بیٹا ہو ہی ایک تو زیادہ فکر کی بات ہوتی ہے، وجہ جو بھی ہو جوان بیٹے کی گھر بدری کسی بھی صورت مناسب نہیں، آج اس نے اپنے ماں باپ کو تنگ کرنے میں کوئی کسر نہیں چھوڑی ہوئی کل کو بیوی بچوں کا کیا حال کرے گا؟ ایک موٹر ورکشاپ اور وہ بھی اسکے باپ کی، اسکے سر پر تمہیں بیاہ دوں کیا اس نہتے لڑکے کے ساتھ؟"

کومل کچھ بول تک نہ سکی۔ اس نے کبھی احتشام کی نوکری یا کاوبار کے متعلق سوچا تک نہیں تھا۔۔۔ ان باتوں کی طرف اسکا کبھی دھیان گیا ہی نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شادی صرف ایک انسان کے ساتھ زندگی گزارنے کا نام نہیں، سارے خاندان کوساتھ" لے کر چلنا پڑتا ہے، سب کی پسند ناپسند کو دیکھنا پڑتا ہے، ساس سسر کی خدمتیں کرکے دل جیتنا پڑتا ہے اور یہاں تو ایک نہیں دو، دو ساسیں ہوں گی۔ کبھی یہ سوچا ہے تم نے؟"

امی نے اسے خوفزدہ کرنا چاہا، کومل خاموش تھی مگر انکی ایک ایک بات سن، سمجھ رہی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"وہ تو اس دن صورتحال کچھ ایسی تھی کہ بات آئی گئی ہوگئی مگر تم خود بتاؤ کہ کیا کبھی کوئی کسی کے گھر یوں رشتہ کی نیت سے آتا ہے؟ اتنا پھیکا انداز، کوئی گرم جوشی نہیں ---کوئی اظہار خوشی نہیں؟ کیا ایسے ہوتے ہیں رشتے؟ غرور وہ جو ناک سے نیچے اترتا نہیں احتشام کی ماں کا، بہن بھی عجیب خشک مزاج--- بہنیں تو بھابھیوں پر جان نچھاور کرتی ہیں اس نے پاس بلایا تک نہیں، حال تک نہیں پوچھا میں کیسے مان لوں کہ وہ لوگ میری بیٹی کو خوش رکھیں گے؟"

کومل کو نہیں پتہ تھا امی ہر چیز کو اس قدر گہرائی سے سوچ رہی ہوں گی۔

"امی آپ فکر مت کریں، مجھے خود پر پورا یقین ہے میں شادی کے بعد ان سب کے دل میں اپنی محبت اور خدمت سے جگہ بنا لوں گی، میں ان سب کو بدل ڈالوں گی، پلیز آپ ایسا کچھ مت سوچیں---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل انہیں کہنا چاہتی تھی مگر پہلے زبان کھول کر وہ ایک بار شرمندہ ہوچکی اب دوبارہ شرمندہ ہونے کی اس میں بالکل ہمت نہیں تھی۔

"سُنو بیٹی! تمہاری خوشی اور خواہش پر مجھے کوئی اعتراض نہیں مگر سچ بات کہوں تو ان لوگوں میں مجھے کوئی اپنائیت نظر نہیں آتی اورجہاں اپنائیت نہ ہو وہاں رشتے جوڑ کر انسان

URDU NOVEL BANK

ہمیشہ خطا کھاتا ہے اور ساری زندگی کے لیے ہاتھ ملتا رہ جاتا ہے۔۔۔میں کوئی دشمن نہیں ہوں تمہاری ماں ہوں کومل اور ماں کا فرض ہے اپنے بچوں کے بہتر مستقبل کے لیے ان کی صحیح راہنمائی کرے، انکو ہر خیر وشر سے آگاہ کرے تاکہ کل کلاں کو بچے "یہ نہ کہیں کہ ماں باپ نے خبردار نہیں کیا تھا۔۔۔۔

امی شاید بولتے بولتے تھک چکی تھیں، وہ خاموش ہوگئیں تو کومل نے جھجھکتے ہوئے امی کی جانب دیکھا لیکن خاموش رہی۔۔۔

پریشان مت ہو، تم پر پہلے بھی کوئی دباؤ نہیں تھا اب بھی نہیں ہوگا۔۔۔زندگی تمہاری ہے، تم ہر طرح کا فیصلہ کرنے میں آزاد ہو مگر ہوشیاری اور سمجھداری شرط ہے بیٹی۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©knza musannifa®

"تم پھر قدر کے نمبر سے بات کر رہی ہو؟"

احتشام، قدر کے فون پر اسکی آواز سنتے ہی گرجا۔

URDU NOVEL BANK

تو اور کہاں سے کروں؟ قدر میری دوست ہے یہ اسکی مہربانی ہے کہ اس نے دوستی"
"کا حق نبھاتے ہوئے مجھے اپنے فون سے آپ سے بات کروانے کی آفر کی۔۔۔

کومل کو احتشام کا لہجہ اچھا نہیں لگا تھا۔ احتشام نے اسکی بات کاٹ کر کٹیلے لہجے میں پوچھا۔

جو بھی بات ہو تم اپنی امی کے فون سے بات کیا کرو کومل اور جتنی جلدی ہو سکے قدر"
"!!سے فاصلہ اختیار کرلو۔۔

احتشام کے آخری جملے میں فکر مندی جھلک رہی تھی۔ کومل نے فوراً محسوس کرلیا۔

کیا بات ہے احتشام؟ آپ اس بات کو اتنا سر پر کیوں سوار کر رہے ہیں؟ کچھ ہوا"
"ہے کیا؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام گڑبڑا گیا ناجانے کیوں وہ اس پل قدر کی فون کال کے بارے میں اسے نہ بتا سکا۔

پاگل ہوگئی ہو کیا میں تمہارا احساس کرکے کہہ رہا تھا۔ تم سادہ مزاج ہو لیکن زمانہ"
"!!بہت خراب ہے میری جان، سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔

احتشام نے سمجھانے والے انداز میں پیار سے کہا۔

URDU NOVEL BANK

آپکو پتہ ہے؟ قدر بہت اچھی لڑکی ہے۔۔۔اس جیسی لڑکی میں آج تک نہیں دیکھی اپنی" زندگی میں، پڑھی لکھی، بولڈ، سمجھدار، خوش اخلاق اور کشادہ دل۔۔۔ اس میں کوئی برائی نہیں ہے احتشام، وہ ایک بہترین لڑکی ہے۔۔۔" قدر کے قدم دروازے کے پاس آکر رُک گئے، اسکے دل میں احساس شرمندگی نے قدم جمائے۔۔۔"ناجانے آپ سے کس نے "!!کہہ دیا کہ میں اسکی صحبت سے خراب ہوجاؤں گی۔۔

قدر کے ماتھے پر بل پڑ گئے۔ 'تو وہ پرلے درجے کا احمق شخص میرے خلاف یہ پٹیاں !پڑھا رہا ہے کومل کو، ہونہہ

میں بری ہوں مگر تم لوگ بہت نیک ہو جنت کے دروازے میں بیٹھ کر محبت بگھار 'رہے ہو؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کے چہرے پر زہریلی مسکراہٹ تھی۔

"خیر یہ بتاؤ سلیم نواز کیسا ہے؟ کچھ بہتر ہے اب؟"

"!!فی الحال وہی کیفیت ہے کچھ خاص تبدیلی نہیں محسوس ہوئی۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

تم لوگ اسکا بہت دھیان رکھا کرو یار، کسی بھی طرح اسکو اس ذہنی خلا سے باہر لاؤ،"
اسکا دل بہلاؤ، اسکے مزاج کو سمجھتے ہوئے اسکے ساتھ باتیں کیا کرو۔۔۔وہ بہت تکلیف
"!!میں ہے بیچارہ۔۔۔

احتشام کی آنکھوں کے سامنے وہ گناہوں بھری کالی رات اور سلیم نواز کا نیم مردہ جسم گھوم گیا، جب وہ اس سے موت کی بھیک مانگ رہا تھا۔کومل کو احتشام کی اس درجہ حساسیت پر فخر تو محسوس ہوا ہی مگر اسکے ساتھ سلیم نواز کا دل شکن رویہ بھی یاد آگیا۔

"آپکو اتنی فکر ہے سلیم نواز کی؟"

وہ پوچھے بنا نہ رہ سکی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم نہیں جانتی ہو کومل جس حال میں اسے میں نے دیکھا تھا نا وہ لمحہ ایک پل کے"
لیے بھی میری آنکھوں سے جدا نہیں ہوتا، اسے ساری زندگی کے لیے بہت بڑا سبق مل چکا ہے۔ صرف اسے ہی نہیں بلکہ اور بھی بہت سے نادان لڑکوں کو اس واقعے سے
"!!عبرت ہوئی ہے۔۔۔

کومل نے دکھ سے اپنا دل تھام لیا۔ وہ جانتی تھی سلیم نواز کا واقعہ لوگوں کے لیے عبرت بن چکا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!امی خوش نہیں ہیں احتشام۔۔۔"

بہت دیر بعد وہ ڈرتے ڈرتے آہستہ آواز میں بولی تو احتشام کا پورا وجود کان بن گیا۔

"امی خوش نہیں ہیں؟ لیکن کیوں؟"

اس نے کچھ ردوبدل کے ساتھ اسکی بات سوالیہ انداز میں دہرائی تو کومل نے ایک گہری سانس لی۔

انہیں کسی نے بتایا ہے کہ آپ کوئی کام نہیں کرتے اور اپنے ابا کے ساتھ بھی آپکا"
"جھگڑا رہتا ہے اکثرو بیشتر۔۔۔کیا یہ بات سچ ہے؟

کومل بے حد پریشان تھی، احتشام کا دل ڈوب کر ابھرا۔۔۔اسے نہیں پتہ تھا گھرکا بھیدی کون ہے مگر پریشان کن بات یہ تھی کہ بات باہر نکل چکی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

حقیقت تو یہ تھی کہ کومل کے منہ سے یہ بات سن کر اسے بے حد
شرمندگی سی محسوس ہوئی تھی۔ وہ نہیں چاہتا تھا کہ کومل یا اسکے گھر والوں تک یہ بات پہنچے، مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے؟ بات نہ صرف پہنچ چکی تھی بلکہ اپنا اثر بھی دکھا چکی تھی۔ اس نے کومل کو کبھی اس قدر پریشان نہیں دیکھا تھا۔ ابھی اسے خود اس بات کا نہیں پتہ تھا کہ کومل کے گھر تک یہ خبر پہنچانے والی خود اسکی امی تھیں۔

URDU NOVEL BANK

"کومل میری جان ایسا کچھ نہیں ہے۔ دیکھو میں نے آج تک تم سے کچھ نہیں چھپایا اور نہ ہی میں اب تم سے کچھ چھپاؤں گا، میں نے اپنا بزنس شروع کرنا تھا جس کے بارے میں تمہیں پہلے بتا بھی چکا ہوں مگر اپنا کاروبار کرنے کے لیے میرے پاس سرمایہ کم ہے، جس آدمی کے ساتھ شراکت داری کا ارادہ ہے پہلے اس نے ستر فیصد سرمایہ لگانا تھا مگر اب اچانک اس نے پچاس فیصد کا کہہ کر مجھے بھی پریشان کردیا ہے۔ اسی بات کا تذکرہ سرسری انداز میں ابو سے کیا تو وہ بھڑک اُٹھے۔۔۔بس اتنی سی بات ہے کومل!"

کومل بے چینی سے ہونٹ چباتی رہی ۔۔۔ اسے حیرت ہوئی تھی کہ امی کی بات درست کیسے ہوئی؟ وہ یہی سمجھتی آرہی تھی کہ کسی نے افواہ پھیلائی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اب کیا ہوگا احتشام؟"

"پریشان مت ہو، سب ٹھیک ہوجائے گا۔ ابو کا غصہ وقتی ہے، بات صرف اتنی ہے کہ وہ چاہتے ہیں میں انکے ساتھ ورکشاپ پر اپنا سر کھپاؤں مگر میں چاہتا ہوں اپنا ذاتی کاروبار کروں اور زیادہ منافع کماؤں تاکہ تمہیں ایک اچھا مستقبل دے سکوں، میں نے مستقبل کے حوالے سے بہت سے خواب دیکھ رکھے ہیں کومل، تم نہیں جانتی کہ میں

URDU NOVEL BANK

تمہارے لیے کیا کیا کرنا چاہتا ہوں۔۔۔ چاند تارے افسانوی باتیں ہیں مگر میں حقیقی معنوں میں دنیا کی ہر شے تمہارے قدموں میں ڈھیر کردینا چاہتا ہوں، آئی لو یو سو مچ کومل، تم جان ہو میری میں بتا نہیں سکتا کہ میں کس قدر چاہتا ہوں تمہیں، مجھ پر بھروسہ تو ہے نا تمہیں؟"

اسے خود سے زیادہ احتشام پر یقین تھا مگر کومل کا دل اس قدر بھاری ہوچکا تھا کہ وہ جواب میں کچھ کہہ نہ سکی اور بے اختیار سسک پڑی۔

کومل تم رو رہی ہو؟ کیا ہوا کومل؟ کیا تمہیں مجھ پر یقین نہیں؟ میں قسم کھاتا ہوں" کومل میں تم سے سچی محبت کرتا ہوں اور میں تمہاری خاطر بہت جلد اپنی دن رات کی محنت و لگن سے ایک مقام تک پہنچ جاؤں گا، صرف تمہاری خوشیوں کے لیے۔۔۔ تم میرا ساتھ دو گی نا کومل؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل یونہی روتی رہی۔

میں نے کب آپکا ساتھ نہیں دیا احتشام لیکن مجھے بس اتنا بتا دیں کہ میں نے کب" آپ سے تقاضا کیا دنیا بھر کی خوشیوں کا؟ کیا آپ جانتے نہیں میری خوشی فقط آپ ہیں؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں جانتا ہوں میری زندگی مگر۔۔۔۔"

اگرمگر کچھ نہیں، بس آپ اپنے ابو کی بات مان لیجئے جیسا وہ کہتے ہیں ویسے کرلیجئے،"

"!!والدین کی دعائیں لگتی ہیں دیکھئے گا آپکو اسی کام سے منافع ملے گا۔۔۔

یہ تم کیا کہہ رہی ہو کومل؟ کیا تم جانتی نہیں اس کاروبار کے لیے میں نے کتنے"

خواب دیکھے تھے؟ اب ان خوابوں کو پورا کرنے کا وقت آیا ہے تو میں ابو کی فضول سی

"!!ضد پر اتنی آسانی سے قدم پیچھے ہٹا لوں؟ اتنا بے وقوف نہیں ہوں میں کومل۔۔۔

کومل نے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر احتشام نے تندہی سے اسکی بات کاٹ دی۔

تم بھی جذباتیت سے کام لینا چھوڑ دو، امی ابو ضد کر رہے ہیں کم از کم تم تو مجھے"

سمجھو! یا تم بھی ان کی طرح مجھ ہی پر الزام دھرنا چاہتی ہو؟" کومل خاموش رہی تو

احتشام مزید بولا۔۔۔"دعاؤں کی بات کر رہی ہو نا تم؟ دیکھنا ایک دن جب میرا لش پس

چمکتا کاروبار ہوگا، پیسے کی ریل پیل ہوگی تب یہی ماں باپ ہوں گے دعائیں دیتے نا

"تھکیں گے۔۔۔مانتی ہو نا اس بات کو؟

کومل تو جیسے لاجواب ہوگئی تھی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بس وقتی انا ہے ابو کی جو مجھے سمجھ ہی نہیں رہے، میں جانتا ہوں سب امی کا قصور" ہے وہی انہیں پٹیاں پڑھاتی ہیں اور نتیجتاً ابو گرم ہوکر مجھ پر برسنا شروع کر دیتے ہیں۔۔۔خیر جو بھی ہو میں ان کی طرح گھسی پٹی زندگی نہیں گزار سکتا، تم مجھے بس اتنا بتاؤ میرا ساتھ دو گی یا نہیں؟"

کومل کی کیا مجال تھی جو وہ انکار کرتی، ویسے بھی جب کسی عورت کو یہ پتہ چل جائے کہ اسکو چاہنے والا مرد اسکی خواہشات کی تکمیل کے لیے اتنے جوگ اُٹھائے پھرتا ہے، دن رات محنت کرکے اسکو آسائشات مہیا کرنا چاہتا ہے، وہ بھی اسکے لیے سب کچھ تیاگ دیتی ہے، اس پر نثار ہوجاتی ہے اور من میں اسے دیوتا کی طرح پوجنے لگتی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
©knza musannifa®

"آپ آج یہاں کیسے؟"

سائٹ پر احتشام قدر کو دیکھ کر سب کے سامنے بوکھلا گیا تھا لیکن اب وہ اسکو وہاں سے دھکے دے کر نکلوا بھی نہیں سکتا تھا۔وہ اسے اپنے آفس لے آیا۔

URDU NOVEL BANK

"دراصل میں آجکل لوکیشنز سرچ کر رہی ہوں اس شہر کے بزنس ایریاز کی۔۔۔ آج میرا پروگرام اس علاقے کی طرف آنے کا تھا اور اتفاق دیکھئے یہاں آپ مل گئے۔۔۔"

قدر نے بے حد پراعتماد انداز میں سن گلاسز اتار کر میز پر رکھتے ہوئے پرکشش سی مسکراہٹ کے ساتھ احتشام کو بتایا۔ احتشام کو ہنسی آگئی۔۔۔

"لوکیشنز اور آپ؟ کیا میں جاننے کی جسارت کرسکتا ہوں کہ کس سلسلے میں آپ یہ کارخیر سرانجام دے رہی ہیں؟"

قدر نے اس ہنسی میں اسکا ساتھ دیا۔

"بالکل ضرور جان سکتے ہیں، ویسے بھی آپ میرے محسن ہیں آپکو خصوصی رعایت ہے۔۔۔" وہ کرسی سے ٹیک لگا کر آرام دہ حالت میں بیٹھ گئی۔۔اس طرح اسکا سینہ زیادہ ابھر آیا تھا،احتشام نے بے ساختہ نگاہیں چرا لیں۔۔۔"دراصل میں کسی بزنس میں پیسہ انویسٹ کرنا چاہتی تھی مگر آپ جانتے ہیں آج کل قابل اعتبار لوگوں کا کال ہے لہذا میں چاہتی ہوں اس جگہ ایک پلازہ تعمیر کروا لوں کیونکہ اب تک دیکھی گئی جگہوں میں سے مجھے یہ جگہ سب سے زیادہ پسند آئی ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ملازم کے آجانے پر وہ وقفہ لینے کو رُکی جبکہ انویسٹمنٹ والی بات پر احتشام کے کان کھڑے ہوگئے تھے، جب تک ملازم لوازمات میز پر رکھتا رہا وہ غور سے قدر کا معائنہ کرتا رہا۔۔۔اسکے جانے کے بعد احتشام نے فوراً پوچھا۔

"لیجئے نا پلیز، ویسے کتنا سرمایہ ہے آپکے پاس انویسٹمنٹ کے لیے؟"

قدر کے ہونٹوں پر بے حد دلنشین مسکراہٹ بکھرتی چلی گئی۔ اس نے ایک ادا سے نگاہیں اٹھا کر احتشام کو دیکھا تھا۔

"!!یہی کوئی ایک، دو کروڑ ۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے بے نیازی سے ہاتھ لہرا کر کہتے ہوئے احتشام کو حیرت کا شدید جھٹکا دیا۔

"ایک،دو کروڑ؟ آر یو۔۔۔آر یو شیور قدر؟"

اسکی ہتھیلی تلے پسینہ آگیا تھا۔

آپکو عجیب لگ رہا ہوگا ناں مگر میرے لیے ایک یا دو کروڑ کوئی خاص بات نہیں"

احتشام۔۔۔!!" قدر نے مسکراتے ہوئے اسکی معلومات میں اضافہ کیا،"آپکو شاید پتہ

URDU NOVEL BANK

نہیں ہے میرے ڈیڈ کا بزنس پاکستان کے علاوہ بیرون ملک کی ٹرشریز میں پھیلا ہوا ہے

"اور جانتے ہیں ان کی اس لمبی چوڑی جائداد کا اکلوتا وارث کون ہے اس دنیا میں؟

قدر نے اسکی آنکھوں میں لالچ کو جگہ پاتے دیکھ کر مزید تجسس آمیز لہجے میں کہا، احتشام نفی میں ہی سر ہلا سکا۔

"!!میں۔۔۔"

سونے کی چڑیا نے ایک ادائے بے نیازی سے کہا اور دوبارہ کرسی سے ٹیک لگا کر بیٹھ گئی اور احتشام کی حالت سے لطف اندوز ہوتے ہوئے پاؤں جھلانے لگی۔

احتشام نے ٹشو باکس میں سے دو،تین ٹشو نکال کر اپنا چہرہ پونچھا اور سامنے پڑا جوس کا گلاس غٹاغٹ خالی کرگیا۔اب اس سے اپنی نشست پر بیٹھنا محال ہوگیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ یہ تو جان چکا تھا کہ قدر اسے پسندیدگی کی نگاہوں سے دیکھتی ہے مگر وہ اسکے عزائم سے واقف نہیں تھا اور اسے وقتی تفریح پر محمول کر رہا تھا۔

وہ قدر سے اچھا خاصہ مرعوب ہو چکا تھا مگر یہ نہیں طے کر پایا تھا

کہ آیا قدر سے اپنے مطلب کی بات ابھی کرنی چاہیے یا نہیں؟ اسے یکدم کومل کا خیال آیا۔۔۔مگر اسکا ذہن تیزی سے کام کررہا تھا۔ کومل قدر کی دوست تھی اور اس پر آنکھ بند

URDU NOVEL BANK

کر کے یقین کرتی تھی اسے بھلا کیا اعتراض ہو سکتا تھا۔ اس نے بالآخر ایک لمبا سانس بھرا اور گہری نگاہوں سے قدر کو دیکھا۔

"کیا ہوا احتشام؟ آر یو اوکے؟"

قدر نے اسے سوچوں سے باہر نکلتے دیکھا اور فوراً ہی سوال داغ دیا۔

"جج۔جی میں ٹھیک ہوں۔۔۔"احتشام نے مسکرانے کی کوشش کی، اس کو قدر کا فکرمند انداز اچھا لگا تھا۔" دراصل میں آپ کی بات پر ہی غور کر رہا تھا چونکہ میں بھی کاروباری ذہنیت رکھتا ہوں اور آپ کومل کی دوست ہونے کی حیثیت سے میرے لیے قابل احترام ہیں اس لیے میرا فرض بنتا ہے آپکی درست راہنمائی کروں۔۔۔"!!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اب کہ احتشام کی ٹون ہی بدل چکی تھی، اسکا اعتماد بحال ہو رہا تھا۔ قدر نے تشکر بھری مسکراہٹ اسکی جانب اچھالی اور اثبات میں سر ہلایا۔

"بالکل احتشام، آپ سے زیادہ میرا خیر خواہ کون ہو سکتا ہے۔۔۔یہ بھی اچھا اتفاق ہے کہ قدرت نے آپ جیسے بھلے انسان سے ملوا دیا۔۔"

احتشام نے خود پر قابو پانے کی کوشش میں زور زور سے اثبات میں سر ہلایا۔

"آپ فکر ہی نہ کریں، بس جگہ ڈیسائڈ کرلیں باقی کام آپکے خادم کا۔۔۔"!!

URDU NOVEL BANK

احتشام سینے پر ہاتھ رکھ کر اسکے سامنے ہلکا سا جھکا۔۔۔قدر کو اسکا اپنے سامنے جھکا ہوا سر دیکھ کر فتح کا شدید احساس ہوا اور کومل کی محبت پر ہنسی آئی۔۔۔

"جو شخص میری دولت پر ریجھ گیا وہ کیا سچی محبت کا حق ادا کر پائے گا، بے وقوف ہے کومل۔۔۔!!"

قدر نے بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے دل میں سوچا۔

"ویسے آپ یہاں کس سلسلے میں۔۔؟"

قدر نے دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی اور سامنے پڑا جوس کا گلاس لبوں سے لگا لیا۔

"میرا ارادہ یہاں گارمنٹ فیکٹری لانچ کرنے کا ہے، اسی سلسلے میں کچھ دوڑ دھوپ کر رہا ہوں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے حوصلہ افزاء مسکراہٹ چہرے پر سجائی۔۔۔

"سول اونر

(sole owner)

یا پارٹنر شپ؟"

"آف کورس پارٹنر شپ۔۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

"بہت خوب، تو گویا آپ کی فیکٹری تیاری کے مراحل میں ہے۔۔کیا میں نے ٹھیک کہا؟"

احتشام ہولے سے ہنس دیا، پھیکی، بے معنی مسکراہٹ۔۔۔

"جی تیاری بھی شروع ہوجائے گی بس کچھ رقم پھنسی ہوئی ہے جیسے ہی بندوبست ہوتا ہے ان شاء اللہ کام زوروں پر ہوگا۔۔۔!!"

یہ بات اس نے جان بوجھ کر قدر سے کہی تھی۔۔۔لیکن انداز سرسری تھا۔

"ہوں تو گویا رقم کا مسئلہ ہے۔۔؟"

احتشام دانستہ خاموش رہا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"دیکھیں احتشام، اب ہمارے درمیان اتنی بے تکلفی تو ہو ہی چکی ہے کہ آپ مجھے اپنا سمجھ کر مجھ سے کھل کر بات کر سکیں، یقین جانیں مجھے بہت خوشی ہوگی اگر میں آپکے کسی کام آسکوں۔۔۔!!"

احتشام کی آنکھوں کی چمک بڑھتی چلی جا رہی تھی۔۔

"شکریہ قدر۔۔۔آپ جیسے لوگ بہت کم ہوتے ہیں دنیا میں۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کو اپنا نام اسکے منہ سے اتنا اچھا لگا کہ وہ خوشی سے کھل سی گئی۔ احتشام نے اسے اپنے کاروباری شراکت دار کی بدنیتی کے بارے میں تمام بات کھل کر بتائی اور اسکی تمام بات سن کر قدر نے ایک ہنکارہ بھرا۔۔۔

ہوں، ایسے شخص کے ساتھ کاروبار کرنا کسی نقصان سے کم نہیں بہتر یہی ہے کہ"

"!!آپ اس جیسے بدنیت شخص سے علیحدگی اختیار کرلیں۔۔۔

قدر نے مشورہ دیا۔

"ایسا ممکن نہیں ہے، میں جلد از جلد اپنے قدموں پر کھڑا ہونا چاہتا ہوں۔۔۔"

اس نے دانستہ کومل کی خوشی کے بارے میں بات کرنے سے گریز کیا، قدر کو اسکی یہ عقلمندی پسند آئی ورنہ وہ ہر بات میں کومل کا ٹکڑا لگا کر اسے انگاروں پر لوٹنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تو پھر کیوں نا ایسا کیا جائے کہ آپ اور میں بزنس پارٹنرز بن جائیں؟"

قدر نے بڑے آرام سے اسے حیران کیا۔

"جی؟"

احتشام کی آنکھیں حد سے زیادہ پھیل گئیں۔

URDU NOVEL BANK

"جی ہاں، اگر آپ مناسب سمجھیں۔۔۔"

قدر مسکرائی۔۔۔

"مگر میں۔۔۔اوہ دراصل مجھے سمجھ نہیں آرہا کیا کہوں۔۔یہ واقعی عجیب ہے۔۔"

احتشام واقعی حواس باختہ ہو رہا تھا۔

"کم آن احتشام، اب آپ زیادہ فارمل ہو رہے ہیں۔۔۔دیکھیں میں نے پہلے ہی کہا تھا کہ مجھے آپکے کام آکر خوشی ہوگی۔۔۔بس اب جتنی جلدی ہوسکے اس خبطی شخص سے جان چھڑائیں اور ٹینشن فری ہو جائیں۔۔۔۔!!"

احتشام نے خود پر قابو پاتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔ چہرے پر چھائی سرخی بہت بھلی لگ رہی تھی، قدر دیکھے گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پھر بھی قدر آپکو اس قسم کا کوئی فیصلہ لینے سے پہلے اچھی طرح سوچ سمجھ لینا چاہیے اور گھر والوں سے بات چیت کرکے پھر ہی قدم بڑھائیے۔۔۔!!"

قدر نے اسکی اس بات کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی تھی۔

"وہ کوئی بڑا مسئلہ نہیں ہے، ڈیڈ کو ہینڈل کرنا میرے بائیں ہاتھ کا کھیل ہے آئی مین میرے لیے بہت آسان ہے۔۔۔ رہی بات کامیابی یا ناکامی کی تو میرے خیال سے اس

URDU NOVEL BANK

میں دو ہی چیزیں اہمیت کی حامل ہوتی ہیں، اول قسمت دوم انسان کی محنت۔۔۔اس وقت دونوں ہی چیزیں ہم پر مہربان ہیں۔۔۔میرے پاس پیسہ ہے اور آپکے پاس ہنر۔۔ ہم ان دونوں چیزوں کو بروئے کار لائیں گے اور یوں کامیابی ہمارے قدم چومے گی۔۔۔"

قدر نے چٹکی بجا کر کہا۔ احتشام خوشگوار حیرت سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔

"یعنی میں سمجھا نہیں۔۔۔؟"

وہ سمجھ کے بھی نہیں سمجھ پا رہا تھا۔

یعنی سرمایہ میرا اور محنت آپکی جبکہ منافع دونوں کا آدھا آدھا۔۔۔ کیا خیال ہے"

"آپکا۔۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کی بات پر احتشام کی آنکھوں میں چمک لہرا گئی۔

اگر یہ واقعی سچ ہے تو مجھے لگتا ہے میں اس وقت دنیا کا خوش قسمت ترین انسان"

"!!ہوں۔۔۔

وہ فرط جذبات سے معمور ہوکر بولا۔۔۔

"لیکن مجھ سے زیادہ نہیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کا لہجہ گھمبیر تھا۔

"تو پھر آئیے آپکو اس ایریا کی تمام سائٹس کا وزٹ کروا دوں۔۔۔اسکے علاوہ بھی بہت سی جگہیں ایسی ہیں جن کے بارے میں سوچا جا سکتا۔۔۔" قدر نے دلچسپی سے سر ہلا کر اسے دیکھا۔۔۔"ویسے میں آپکو مشورہ دوں گا آپ کسی ایسی جگہ کا انتخاب کریں جہاں اس سے پہلے کوئی ملٹی اسٹوری بلڈنگ نہ بنی ہو۔۔۔!!"

وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے باہر نکلتے چلے گئے۔۔۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کا دل بے حد بوجھل سا ہو رہا تھا۔ اسے احتشام بے حد یاد آرہا تھا، وہ اس سے بات کرنا چاہتی تھی۔ جب بے قراری حد سے بڑھنے لگی تو اس نے قدر کے گھر جانے کا ارادہ کیا۔ مگر جیسے ہی وہ اجازت لینے کے لیے امی کے کمرے کی جانب آئی،وہاں سے آتی قدر کی آواز نے اسکے قدم روک لیے۔ اسکی حیرت بجا تھی کیونکہ قدر صرف کومل کے کمرے میں آتی تھی مگر اچھا بھی لگا کہ قدر امی کی احوال پرسی کر رہی ہے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

جی بالکل ٹھیک کہہ رہی ہیں، اپنے آپ میں مگن رہنے والا ہے کوئی بیکار بات کرنے"
کی عادت نہیں، آج کل کے شوخ و شنگ لڑکوں کی طرح ادھر ادھر منہ مارنا اسے
سرے سے ہی پسند نہیں۔۔۔میں بھی حیران ہوتی ہوں کہ آج کے دور میں بھی ایسے
"لڑکے ہوتے ہیں۔۔۔بس اللہ نظر بد سے بچائے آنٹی۔۔
قدر کسی کی تعریف میں رطب اللسان ہو جائے یہ اور بھی زیادہ حیرت کی بات تھی۔۔۔
کومل مسکراتی ہوئی اندر داخل ہوئی۔۔۔
"آمین ثمہ آمین ۔۔"
امی نے چمکتی آنکھوں کے ساتھ کسی کے خیال میں کھوئے ہوئے شدومد سے آمین کہا
تھا۔۔۔ کومل نے بغور انہیں دیکھا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!ارے اچھا ہوا کومل تم یہاں ہی آگئی، میں بس جانے والی تھی۔۔۔"
قدر نے کومل کو دیکھ کر جلدی سے کہا۔
"کیوں؟ تم بیٹھو گی نہیں؟ مجھے تو پتہ ہی نہیں تھا کہ تم آئی ہوئی ہو۔۔۔"
نہیں جناب مجھے آج ارسلان کے ساتھ شاپنگ کے لیے جانا ہے، وہ کچھ ہی دیر میں"
آفس سے آنے والا ہے۔۔۔میں تو بس جلدی جلدی یہ گاجر کا حلوہ دینے آئی تھی، زیتون

URDU NOVEL BANK

خالہ کہہ رہی تھیں کہ ٹھنڈا ہوگیا تو مزہ نہیں آئے گا، اس لیے بھاگی چلی آئی اور سوچا "اسی بہانے آنٹی کا حال احوال بھی پوچھ لوں--

قدر نے امی کی جانب پیار سے دیکھتے ہوئے کہا۔ امی خوش ہو رہی تھیں--- انہیں قدر کا اپنائیت بھرا انداز اچھا لگا تھا۔ خوش باش، باتونی، ہنستی کھلکھلاتی قدر---- انکا دل چاہتا تھا کومل بھی قدر جیسی ہوجائے اس لیے وہ کومل کی قدر سے دوستی پر خوش ہوتی تھیں۔

"تم بھی چلو نا ہمارے ساتھ؟"

اچانک قدر نے کومل سے پوچھا تو کومل نے گھبرا کر نفی میں سر ہلایا---

کچھ نہیں ہوتا کومل، چلی جاؤ تھوڑی دیر کے لیے یوں ہی پتہ چلتا ہے دنیا میں اٹھنے" "!!بیٹھنے کا---

امی نے فراخ دل ہو کر کہا تو کومل نے سر جھکایا۔

"!!نہیں امی میری طبیعت کچھ ٹھیک نہیں، میں آرام کروں گی--"

اچھا چلو تم ریسٹ کرو مگر کل ضرور آنا میں تمہیں اپنی شاپنگ دکھاؤں گی، آنٹی اس سے" "!!کہہ دیں میں کوئی بہانہ نہیں سنوں گی---

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آج قدر نے بھی اصرار نہیں کیا تھا ورنہ وہ زور زبردستی کرنا شروع کردیتی تھی۔ اس کے جانے کے بعد کومل نے امی کو اور سلیم نواز کو حلوہ پلیٹوں میں نکال کر دیا مگر اس نے ایک بار بھی امی سے نہیں پوچھا تھا کہ قدر ان سے کس کے بارے میں بات کر رہی تھی۔۔۔ اب اسکو اسکی سادگی کہنا چاہیے یا بے وقوفی یہ تعین کرنا ذرا مشکل امر ہے۔

لڑکیوں کے اندر ٹھہراؤ اور متانت ہونا بہت ضروری ہے مگر اس قدر کم مائیگی کہ انسان احمق ہی لگنے لگے ، نقصان سے دوچار کرتی ہے۔ آپ بے شک کم بولیں مگر ہر شے کا بغور مشاہدہ کریں اور اس چیز کو اپنی عادت بنا لیں کہ جہاں کہیں کچھ خلاف توقع نظر آئے، اسی وقت اس پر سوال اٹھایا جائے۔۔۔ بیٹیوں کو ماؤں سے چھوٹی چھوٹی باتیں شیئر کرنے کی عادت ہو تو وہ عادت انہیں کبھی نقصان سے دوچار نہیں کرتی، البتہ ایک ہراعتماد فضا گھر میں ہی جنم لینا شروع کر دیتی ہے۔۔۔ کومل کی طرف ایسا نہیں تھا، وہ چاہتی تو تھی مگر امی سے بات نہ کر پاتی تھی۔

اسے ایسا لگتا تھا جب سے احتشام کے گھر سے رشتہ آیا ہے ابا کے ساتھ ساتھ امی بھی اس سے خفا رہنے لگی ہیں، اسی خوف کے باعث وہ امی سے کترانے لگی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ان کے پاس بہت کم بیٹھتی تھی، ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرتی تھی۔ امی بھی اب اکثر سوچوں میں گم رہتی تھیں۔ کومل چاہنے کے باوجود پوچھنے کی ہمت نہیں رکھتی تھی کہ امی آپ کیوں منتشر الذہن ہیں؟ آپ کو کیا پریشانی ہے؟ وہ کیا سوچیں ہیں جو آپکو اندر ہی اندر کھا رہی ہیں؟ وہ محض کن اکھیوں سے انہیں دیکھتی، دکھ سے انہیں محسوس کرتی اور شرمندگی سے وہاں سے اٹھ آتی۔۔۔شرمندگی اس لیے کیونکہ وہ اندر ہی اندر خود کو امی کی پریشانی کا قصوروار سمجھنے لگی تھی۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دروازہ ارسلان نے کھولا تھا۔ وہ اسے دیکھ کر ہراساں ہوگئی اور پلٹنے ہی لگی تھی کہ ارسلان کی آواز آئی۔

"!!قدر اندر ہی ہے، آجائیں۔۔۔"

کومل نے ڈرتے ہوئے اندر قدم بڑھا دیئے، ارسلان اسکی جانب دیکھے بنا واپس جا چکا تھا۔ کومل نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور اطمینان سے چلتی ہوئی گھر کے رہائشی حصے میں چلی آئی۔ آج زیتون آنٹی نظر نہیں آرہی تھیں۔ اسے انکا مخصوص گوشہ ویران سا لگا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ سیڑھیاں چڑھ کر قدر کے کمرے میں چلی آئی مگر قدر کا کمرہ خالم خالی اسکا منہ چڑا رہا تھا۔

"قدر؟"

اس نے آواز لگاتے ہوئے اندر جھانکا تب ہی کسی نے پیچھے سے دروازہ بند کردیا۔ کومل کے جسم کا سارا لہو چہرے پر سمٹ آیا۔ اس نے تڑپ کر پیچھے دیکھا ارسلان کھڑا ہوا تھا۔ کومل کی آنکھیں خوف و ہراس سے پھٹنے کے قریب ہو گئی تھیں۔ ارسلان سنجیدہ چہرے کے ساتھ بغیر اسکی جانب دیکھے قدم آگے بڑھانے لگا، کومل کا وجود تو جیسے زمین نے جکڑا ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!بیٹھ جائیں کومل مجھے آپ سے کچھ باتیں کرنی ہیں---"

اس نے اسی سنجیدگی سے کہا تو کومل کے وجود میں یک لخت جنبش پیدا ہوئی اور اس نے دروازے کی جانب ڈور لگائی، ارسلان نے اسکا ہاتھ زور سے دبوچ لیا۔

"!!میں نے کہا بیٹھ جائیں---"

اسکی سرخ آنکھوں سے کومل کو وحشت ہوئی۔

"!!چھ--چھوڑیں مجھے---- جانا ہے---چھوڑیں---"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر ارسلان اسے گھسیٹتا ہوا بیڈ تک لے آیا اور کندھوں سے پکڑ کر نیچے بٹھایا۔۔۔

"!!کچھ سوالات ہیں جن کے جواب چاہتا ہوں میں۔۔۔"

اس نے یوں سلسلہ کلام جوڑا جیسے وہ کومل سے نہیں بلکہ کسی پرانے آشنا سے مخاطب ہے۔۔۔کومل کچھ نہ بولی اسکا سارا دھیان دروازے کی جانب تھا۔ طرح طرح کے خیال آرہے تھے۔

آپکی نگاہوں میں میں نے ہمیشہ اپنے لیے دو جذبے دیکھے ہیں، نفرت اور خوف۔۔۔۔کیا"

"میں جان سکتا ہوں ایسا کیوں ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے اس سے براہ راست پوچھا۔

"مم۔مجھے قدر سے ملنا تھا۔۔۔۔میں اب چلتی ہوں پھر آجاؤں گی۔۔۔"

اس نے ارسلان کا سوال سنے بغیر اٹھنے کی کوشش کی مگر جیسے ہی وہ اٹھنے لگی اسے ارسلان کے چہرے کے تاثرات دیکھ کر بے تحاشا خوف آیا کیونکہ وہ اسے یوں گھور رہا تھا جیسے کچا ہی چبا جائے گا مگر زیادہ خوفزدہ کرنے والی وہ مسکراہٹ تھی جو ارسلان کے

URDU NOVEL BANK

چہرے پر آویزاں تھی۔ قہر اور مسکراہٹ کا یہ امتزاج بے حد بدصورت تھا۔ کومل کی نظریں خود بخود جھک گئیں۔

"کیا کبھی میں نے آپ کے ساتھ بد اخلاقی کا مظاہرہ کیا؟"

دوسرا سوال اسی سکون کے ساتھ کیا گیا تھا۔

"میں نے ہمیشہ آپکی عزت کی، آپکو عزت کی نظر سے دیکھا، آپکی فیملی کو اپنی فیملی کی طرح اہمیت دی مگر آپکا رویہ میری توقعات کے برعکس رہا۔۔۔"

وہ بول رہا تھا اور کومل نے اسکا چہرہ دیکھا۔ پہلی بار اسکا دھیان ارسلان کی ان سرخ نگاہوں سے ہٹ کر اسکی بات کی جانب گیا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"میں نے جتنا چاہا آپ کے دل میں اپنی پوزیشن کلیئر کر سکوں اسی قدر آپ مجھ سے نالاں رہیں۔۔۔ آپکو علم ہے کہ یہ چیز میرے لیے کس قدر اذیت ناک رہی ہے؟"

کومل کو اسکی باتیں سن کر حیرت ہوئی تھی۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ ارسلان کو اسکے رویے یا انداز سے کیوں دکھ ہوا۔۔۔انکے درمیان ایسا کچھ نہیں جو ارسلان اس سے توقعات وابستہ رکھے۔

"!!میری شادی احتشام سے ہونے والی ہے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے نظریں جھکا کر کہا، اسے خود نہیں پتہ تھا اس نے یہ بات ارسلان کے سامنے کیوں کہی ہے، بس یہ ضرور پتہ تھا کہ جان بوجھ کر کہی ہے---

"میں جانتا ہوں---" ارسلان کا جواب حسب سابق پرسکون انداز لیے ہوئے تھا، کومل نے جھٹکے سے سر اٹھایا، "مجھے سب معلوم ہے، میں آپکی خوشیوں کا دشمن نہیں ہوں---!!"

کومل ہونقوں کی طرح اسے تکے گئی۔ وہ بالکل ایسے جواب کی توقع نہیں کر رہی تھی ارسلان سے مگر اس نے تو کومل کو لاجواب کر دیا تھا۔

"بس یہ چند باتیں میرے اعصاب پر بوجھ ہیں سوچا آپ سے ڈسکس کرکے ان کا حل تلاش کیا جائے--- کیا واقعی میں آپکو قابل نفرت لگتا ہوں کومل؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے ندامت سے سر جھکا لیا۔ وہ ٹھیک ہی تو کہہ رہا تھا اس نے کبھی کومل کو تنگ نہیں کیا تھا۔ یہ کومل ہی تھی جو ہمیشہ اس سے خار کھاتی تھی۔

"اگر میری جانب سے کوئی گستاخی ہوئی ہے تو میں آپ سے معذرت---"

کومل نے جلدی سے اسکی بات کاٹی---

URDU NOVEL BANK

نن۔ نہیں ارسلان بھائی آپ بالکل ایسا مت کہیں۔۔۔ معذرت تو مجھے کرنی چاہیے، شاید"
"!!میں ہی آپکو غلط سمجھتی آئی تھی، غلطی میری ہے۔۔۔

وہ واقعی شرمندہ تھی۔ ارسلان مسکرا دیا۔

غلطی نہیں بس ایک چھوٹی سی غلط فہمی تھی جو کہ آج حل ہوچکی ہے، کیا اب میں"
"یہ امید رکھوں کہ آپ کے دل میں میری طرف سے کوئی گلہ نہیں؟

کومل نے ہولے سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ تب ہی باہر سے کچھ آوازیں آئی۔۔

"مجھے اب جانا چاہیے۔۔۔"

کومل فوراً اٹھ کھڑی ہوئی۔۔۔اس کی نگاہیں دروازے پر لگی ہوئی تھیں کہ اگر قدر یا زیتون آنٹی نے مجھے یوں ارسلان کے ساتھ دیکھ لیا تو ناجانے کیا سوچیں گی۔۔۔ مگر وہ نہیں جانتی تھی کہ کونسی قیامت اسکی منتظر تھی۔۔

"!!ٹھیک ہے مگر آپکو مجھ سے ایک وعدہ کرنا ہوگا۔۔۔"

ارسلان نے بھی اٹھتے ہوئے کہا۔ کومل نے چونک کر اسے دیکھا۔

"کیسا وعدہ؟"

"آپکو کسی بھی قسم کی پرابلم ہو وعدہ کریں کہ آپ بلا جھجھک مجھ سے شیئر کریں گی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے مسکرانے کی کوشش کرتے ہوئے ایک گہری سانس لی اور اثبات میں سر ہلا کر جونہی دروازہ کھولا، سامنے سے قدر ہنستی کھلکھلاتی، باتیں کرتی ہوئی آرہی تھی کومل کو دیکھ کر قدر اچانک رک گئی اور حیرت سے پہلے کومل اور پھر اسکے عین پیچھے کھڑے ارسلان کو دیکھا مگر کومل کو تو یوں لگ رہا تھا کہ جیسے پوری چھت اس کے سر پر آن گری ہے۔۔۔وہ حیرت سے آنکھیں پھاڑے قدر کے پہلو میں کھڑی احتشام کی والدہ کو دیکھ رہی تھی۔

"کومل تم یہاں؟ اور ارسل تم میرے کمرے میں کیا کر رہے تھے؟"

قدر کی حیرت و الجھن بھری آواز نے کومل کو ایک گہری دلدل میں دھکیل دیا۔ احتشام کی والدہ کومل کو جن نگاہوں سے دیکھ رہی تھیں کومل کا جی چاہا ابھی اسکی موت واقعہ ہوجائے یا وہ کہیں غائب ہو جائے اور ایسی شرمندگی سے نجات مل جائے جو اس وقت وہ محسوس کر رہی تھی۔ سارے میں معنی خیز خاموشی چھائی ہوئی تھی جبکہ کومل کے جسم پر لرزہ طاری تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آج احتشام بے حد خوش تھا۔ ان دو ہفتوں کے اندر اندر اس پر قسمت مہربان ہوگئی تھی یہ بالکل کسی خواب کی طرح لگتا تھا۔ اسے بارہا خود کو یقین دلانا پڑتا تھا کہ یہ حقیقت ہے خواب نہیں۔۔۔ قدر تمام دولت اسکے حوالے کرنے کے بعد ہاتھ جھاڑ کر ایک جانب بیٹھ گئی تھی اور احتشام نے ایک بےتاج بادشاہ کی طرح اپنی ریاست کی تکمیل و تشخیص میں دن رات ایک کر دیئے تھے۔ قدر کے ساتھ پارٹنر شپ کی بات اس نے گھر میں بھی کی تھی ابا کے سامنے، وہ لوگ شاید اسکو مذاق سمجھتے مگر قدر خود ان کے گھر آئی تھی اور نا صرف اس نے کاروبار کی بات کی تھی بلکہ وہ سب کے لیے قیمتی تحائف بھی لے کر آئی تھی۔ امی تو قدر کی اٹھک بیٹھک دیکھ کر دنگ رہ گئی تھیں، کچھ یہی حال سعدیہ آپی کا بھی تھا۔ وہ سر تا پا دولت سے لدا ایک اپسرا تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی کھانے میں کیا ہے؟"

اس نے خوشگوار موڈ میں پوچھا، اب اکثر وہ ترنگ میں رہا کرتا تھا۔

"!!سعدیہ کچن میں ہوگی اس سے کہو کھانا نکال دے تمہیں۔۔"

"کیا ہوا امی؟ آپکا موڈ کیوں آف ہے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مت پوچھو کیا ہوا۔۔۔ بس اتنا کہوں گی کہ کاش یہ دن دیکھنے سے پہلے میں مر گئی"
"!!ہوتی ۔۔

احتشام نے الجھ کر انکا چہرہ دیکھا اور انکے قریب آیا۔

"!!بات کیا ہے آخر؟ کچھ بتائیں تو سہی۔۔۔"

وہ بے حد فکرمند نظر آرہا تھا۔

©knza musannifa®

وہ قرآن پڑھ رہی تھی جب امی نے اسکے کمرے میں جھانکا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل دروازہ بند کرلو، میں ذرا زیتون آپا کی طرف جا رہی ہوں۔۔۔گرم روٹیاں ہاٹ پاٹ"
"!!میں ہیں حق نواز کے آتے ہی سالن گرم کر لینا۔۔۔

امی کا خوشگوار موڈ دیکھ کر کومل کو یک گونہ سکون کا احساس ہوا۔ اس نے اطمینان سے سر ہلایا اور قرآن پاک کو چوم کر آنکھوں سے لگاتے ہوئے غلاف میں لپیٹا۔۔۔امی باہر جا چکی تھیں کچھ دیر بعد وہ دروازہ بند کرکے واپس اندر آئی تو اسے یوں لگا فون کی

URDU NOVEL BANK

گھنٹی بج رہی ہے۔ اسکا دل بلیوں اچھلنے لگا،احتشام کا خیال آتے ہی دل جھوم سا گیا۔

کتنے ہی دن ہوگئے تھے اس سے بات کیے ہوئے۔۔۔

"السلام علیکم"

اس نے کھنکتی آواز میں کہا۔

"کیسی ہو؟"

احتشام نے زندگی میں پہلی بار اس قدر بے رخی سے جواب دیا تھا۔ کومل کا حساس دل احساسِ توہین سے ڈوب سا گیا۔

اسے احتشام کے ایسے لہجے کی عادت ہی نہیں تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہوں، آآپ کیسے ہیں؟"

اب کہ اسکی آواز میں وہ مخصوص سی کھنک مفقود تھی۔

"!!میں بھی ٹھیک ہوں۔۔"

"!!میں آپکو بہت یاد کر رہی تھی۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے بے ساختہ کہہ دیا۔ کوئی اور وقت ہوتا تو احتشام خوشی سے پاگل ہوجاتا۔ مگر اس وقت اسے کومل کی یہ ادائیں زہر لگ رہی تھیں۔ اس نے کوئی جواب نہ دیا۔ اسکی خاموشی کومل کے جذبات پر بُری طرح چوٹ کرگئی۔

"کیا ہوا احتشام، آپکو خوشی نہیں ہوئی؟"

کومل کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ احتشام کبھی اس سے بدگمان بھی ہو سکتا ہے۔ وہ جیسی خود تھی بالکل ویسا ہی اسے بھی سمجھتی تھی۔

"تم کچھ دن پہلے ارسلان سے ملی تھیں؟"

یہ سوال تھا یا بجلی، کومل سر تا پا لرز گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"احتشام یہ آپ---"

احتشام نے درشتی سے اسکی بات کاٹی اور چیخا۔

"ملی تھی یا نہیں؟؟؟"

کومل اسکے چلانے پر دہل گئی۔ کافی دیر فون پر احتشام کی لمبی سانسیں سنائی دیتی رہیں جیسے وہ ضبط کرنے کی کوشش کر رہا ہو--- جب بہت دیر بعد بھی کومل نے کوئی جواب نہ دیا تو وہ طنزیہ انداز میں مسکرایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تمہاری خاموشی مجھے بہت کچھ سوچنے پر مجبور کر رہی ہے کومل۔۔۔ میرے صبر کا مزید"
"امتحان مت لو میں کہہ رہا ہوں مجھے سچ بتاؤ کیا تم ارسلان سے ملی تھی یا نہیں؟
کومل کا وجود بے یقینی کی زد میں تھا۔ احتشام اس پر شک بھی کر سکتا ہے یہ آج پتہ چلا تھا۔مگر کیا کومل نے احتشام کے ساتھ بے وفائی کی؟ یہ اصل سوال تھا۔
"جی۔۔۔"
اس نے آہستہ آواز میں مگر سپاٹ لہجے میں کہا اور احتشام کو اس وقت یوں لگا جیسے پوری کی پوری چھت اسکے سر پر آن گری ہے۔۔۔
"مگر احتشام جیسا آپ سوچ رہے ہیں ویسا کچھ نہیں۔۔۔"
کومل نے جلدی سے مزید بات بڑھائی مگر اس سے پہلے کہ وہ آگے بھی کچھ کہتی احتشام نے فون کاٹ دیا۔
کومل پر گویا حیرتوں کے پہاڑ ٹوٹ پڑے۔ اس نے کتنی کالز کر ڈالیں مگر پہلے وہ نظر انداز کرتا رہا پھر اس نے فون ہی بند کردیا۔ کومل کا رو رو کر برا حال ہوگیا۔ وہ کس سے کہتی، کس کے سامنے اپنی صفائی پیش کرتی۔۔۔احتشام اسکا سب کچھ تھا، صرف وہ ہی اسے سمجھتا تھا اور آج اسکی بے اعتنائی کومل کو گھائل کر گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

"یہ دیکھیں آپی، یہاں ارسلان کس قدر ڈیشنگ لگ رہا ہے نا؟"

قدر نے اپنے اسمارٹ فون پر ارسلان کی تصویر سعدیہ کو دکھاتے ہوئے کہا تو وہ بے ساختہ جھینپ گئی۔ قدر نے بغور اسکی یہ حرکت نوٹ کی اور معنی خیز انداز میں مسکرا دی---

"اف آنٹی آپکو کیا بتاؤں کم سے کم میں نے آج تک اتنا ریزرو بندہ نہیں دیکھا اپنی لائف میں، مطلب لالچ اور طمع تو جیسے چھو کر نہیں گزرا ارسل کو--- اتنا ڈاؤن ٹو ارتھ لڑکا اوہ مائی گاڈ، آئی کانٹ بلیو آج کے دور میں بھی ایسے لڑکے سروائیو کرتے ہیں---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے موبائل سعدیہ کو تھما کر احتشام کی والدہ کی جانب دیکھ کر بتایا۔ اس نے ایسا جان بوجھ کر کیا تھا۔ سعدیہ نے موقع کا فائدہ اٹھا کر جی بھر کر ارسلان کی تصویر آنکھوں کے ذریعے دل میں اتاری۔

"ہاں ماشااللہ، بڑا اچھا بچہ ہے--- بڑے ادب لحاظ والا ہے"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام کی والدہ کھل سی گئی تھیں۔ انہیں ارسلان ویسے ہی بہت پسند تھا قدر کی باتیں جلتی پر تیل کا کام کر رہی تھیں۔

"تمہاری منگنی ہوگئی بیٹی؟"

اچانک کچھ سنبھل کر انہوں نے قدر سے پوچھا تو اس نے کمال اداکاری سے خالص مشرقی لڑکیوں کے انداز میں نظریں جھکا لیں اور نفی میں سر ہلایا۔۔۔اسے خود بھی پتہ نہیں تھا وہ کومل کو کاپی کر رہی ہے۔

انسان جس شخص سے متاثر ہوتا ہے، لاشعوری طور پر اسکی عادات و اطوار کو اپناتا چلا جاتا ہے ۔ بعض اوقات خود انسان کو بھی پتہ نہیں چل رہا ہوتا کہ وہ غیر محسوس انداز میں کسی اور شخص کو آئیڈیلائز کر رہا ہے اور اس میں امیر، غریب کی کوئی تمیز نہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اللہ رکھے ارسلان اتنا بھلا مانس لڑکا ہے، تمہاری ابا کو تو خوب پسند ہوگا؟"

انہوں نے کریدا۔

"نہیں آنٹی دراصل میں نے ارسلان کو ہمیشہ بھائی کے روپ میں دیکھا ہے۔ میں ایسا کچھ سوچ ہی نہیں سکتی اسکے بارے میں۔۔۔میرے ڈیڈ بھی یہ بات جانتے ہیں۔۔۔!"

URDU NOVEL BANK

اس نے انہیں بتایا تو سعدیہ آپی سمیت دونوں نے ایک اطمینان بھری سانس خارج کی۔

"تم فکر نہیں کرو بیٹی، دیکھنا اللہ نے کتنا اچھا لکھ رکھا ہے تمہاری نصیبوں میں، جس گھر جاؤ گی وہاں بہار اتر آئے گی۔۔۔!!"

انہوں نے اسے پیار سے دیکھا تو قدر نظریں جھکا کر مسکرا دی۔

سب کچھ باآسانی ہوتا چلا جا رہا تھا۔ اسے زیادہ ہوم ورک نہیں کرنا پڑتا تھا۔ جو باتیں وہ کومل کی امی کو بتاتی تھی وہی باتیں وہ ہلکے پھلکے ردوبدل کے ساتھ احتشام کی امی اورسعدیہ آپی کے سامنے کہہ دیتی تھی جبکہ وہ وقت جو قدر احتشام کے ساتھ گزارتی تھی وہ دن کا سب سے سہانا وقت ہوتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کا بھرا بھرا کسرتی جسم، چوڑے شانے جن پر سر رکھ کر گھنٹوں آنکھیں موندنے کی خواہش ہر گزرتے دن کے ساتھ جڑ پکڑتی جا رہی تھی،اسے بہت اچھے لگتے تھے۔ وہ جب بے حد پرجوش انداز میں اسے اپنی کارکردگی کے بارے میں بتا رہا ہوتا تھا تب قدر بنا پلکیں جھپکائے اسکی آنکھوں میں اترنے والے موتی دیکھا کرتی تھی۔

وہ یونہی نہیں اس پر مر مٹی تھی کچھ تو تھا اس عام سے لڑکے میں جو بہت خاص تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک بار کومل نے اسے اپنے بارے میں بتایا تھا کہ احتشام کو وہ شلوار قمیض میں اچھی لگتی ہے، احتشام کے ساتھ پارٹنر شپ کے بعد قدر اب کبھی کبھار قمیض شلوار میں بھی نظر آتی تھی۔ اسے جینز کی عادت تھی مگر وہ احتشام کی خاطر اسکے پسندیدہ لباس زیب کرنے لگی تھی مگر مسئلہ یہ تھا کہ احتشام اس سے کام کے علاوہ کوئی بات کرتا ہی نہیں تھا بلکہ بات کرنا تو درکنار وہ اسے دیکھتا تک نہیں تھا۔ قدر کو اپنا آپ نظر انداز کیا جانا انگاروں پر لوٹا دیتا تھا مگر وہ صبر کے گھونٹ پی کر رہ جاتی۔۔۔اور احتشام کو اپنی جانب متوجہ کرنے کے مزید گُر سوچنے لگتی۔

اس دن وہ دونوں سائٹ پر نئی عمارت کی تکمیل کے مراحل ملاحظہ کرنے کے بعد باتیں کرتے ہوئے گاڑی تک آ رہے تھے جب احتشام ہمیشہ کی طرح قدر کے لیے گاڑی کا دروازہ کھولنے کے لیے آگے بڑھا، یہ گاڑی بھی کاروباری مصروفیات کی وجہ سے قدر نے احتشام کو خرید کر دی تھی۔۔۔۔ابھی اس نے ہینڈل پر ہاتھ رکھا ہی تھا کہ اس سے پہلے اچانک قدر نے تیزی سے اپنا ہاتھ ہینڈل پر رکھ دیا۔ یوں احتشام کا ہاتھ سیدھا قدر کے ہاتھ کے اوپر آگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کا ہاتھ اس قدر نرم تھا کہ احتشام کو لگا جیسے روئی کے گالے کو چھو لیا ہے، اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ اوپر اٹھا لیا اور معذرت کرنے لگا۔۔۔

"!!کوئی بات نہیں غلطی میری ہے میں نے جلدی بازی میں دھیان نہیں دیا تھا۔۔۔"

قدر نے اسے پرسکون کرتے ہوئے نرمی سے کہا۔ وہ بتا نہیں سکتی تھی اس وقت وہ کیا محسوس کر رہی تھی۔ احتشام کا بھاری بھر کم مضبوط ہاتھ، اسکے پھول سے ہاتھ کو تمام توانائیاں بخش گیا تھا۔ اسکی مضبوط گرفت نے قدر کو اندر تک مسرور کر دیا تھا۔ اسکے سرخ گال احتشام کو بہت کچھ کہہ رہے تھے۔ وہ بھلا اب کہاں سکون میں رہ سکتا تھا۔ اسے کومل شدت سے یاد آئی۔ وہ سارا راستہ اسے یاد کرتا رہا اور اس نے دل میں تہیہ کرلیا تھا کہ امی کو فائنل بات کرنے کومل کے گھر بھیجے گا، اب تو کومل کے والدین کے پاس انکار کی کوئی گنجائش بھی نہیں رہے گی مگر اسی دن جب وہ مسرور سا گھر میں داخل ہوا تب امی نے اسکے دل کی دنیا پر طوفان بپا کر دیئے تھے۔ رہی سہی کسر کومل کے اقرار نے پوری کردی تھی۔ وہ بغیر کھانا کھائے باہر نکل گیا اور اس دن اس نے زندگی میں پہلی بار بے تحاشہ سیگریٹ نوشی کی تھی اور سارا دن سڑکوں پر آوارہ گھومنے کے بعد آدھی رات کو وہ گھر لوٹا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

قدر کافی دن سے احتشام کے کے انداز میں بے دھیانی محسوس کر رہی تھی۔ وہ کسی کام میں دلچسپی بھی نہیں لے رہا تھا۔ سارا دن اسکے ساتھ موجود ہوتے ہوئے بھی غائب دماغی سے کہیں کھویا رہتا تھا۔ قدر نے بہتیری کوشش کرکے دیکھ لی مگر احتشام کے اندر کوئی تبدیلی نہیں محسوس ہوئی۔ دوسری جانب کومل کی طرف بھی بالکل خاموشی چھا چکی تھی۔ بے شک اسکا منصوبہ کامیاب ہو چکا تھا مگر ایسی کامیابی کا وہ کیا جشن مناتی جس میں کوئی چنگاری پھوٹی تھی، نہ تماشہ ہوا تھا۔ درحقیقت وہ احتشام کو ایسے حال میں نہیں دیکھ سکتی تھی۔ وہ تو اسے خوش باش ہی اچھا لگتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"احتشام موسم کتنا اچھا ہو رہا ہے نا آج کہیں باہر لنچ کریں؟"

اس نے بشاش لہجے میں کہا مگر احتشام نے پھیکی سی مسکراہٹ کے ساتھ نفی میں سر ہلا دیا۔

"!!میں ضرور آپکا ساتھ دیتا اگر آج مجھے کسی سے ملنا نا ہوتا، پھر کسی دن سہی۔۔۔"

وہ کہہ کر گاڑی اسٹارٹ کر چکا تھا۔ قدر دل مسوس کر رہ گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پتہ نہیں ایسا کیا ہے اس دقیانوس سی کومل میں جو موصوف دل کا روگ بنائے بیٹھے"
"!!ہیں۔۔۔ اب خوامخواہ کی چاپلوسیاں مجھ سے تو نہیں ہوتیں۔۔۔

قدر نے دل ہی دل میں کومل اور احتشام پر صلواتیں بھیج کر اپنا رُخ کھڑکی کی جانب کرلیا اور نخوت بھرے انداز میں باہر دیکھنے لگی۔ احتشام نے بھی گھر پہنچنے تک اس سے کوئی بات نہیں کی تھی۔

©knza musannifa®

اگلے ہی دن وہ کومل کے گھر موجود تھی۔ ستا ہوا چہرہ، اداس سرخ آنکھیں، خشک سپاٹ ہونٹ، وہ کس قدر ویران لگ رہی تھی۔ قدر کے دل جو کچھ ہوا۔۔۔ اسے یونہی خیال آیا کہ ایک ذرا سی ناراضگی سے اسکا یہ حال ہوگیا ہے جب اسے تن تنہا احتشام کے بغیر زندگی گزارنی پڑی تو پھر کومل کا کیا ہوگا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کے پوچھنے کی دیر تھی پہلے تو وہ پتھر بنی رہی پھر یوں پھوٹ پھوٹ کر روئی کہ قدر کے لیے وہاں پر بیٹھنا مشکل ہوگیا۔۔۔اور کیوں نہ ہوتا اسکی ذمہ دار جو وہ خود تھی۔ کومل نے اسے سب کہہ سنایا۔۔

URDU NOVEL BANK

"تم پاگل ہو کیا؟ ایک ایسے لڑکے کے لیے رو رہی ہو جسے تم پر اعتبار ہی نہیں۔۔؟"
قدر نے سختی سے کہا۔

"یہ میرے بس میں نہیں ہے قدر میں کیا کروں؟ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا احتشام مجھ پر شک بھی کر سکتا ہے۔۔۔!!"

وہ سسکیاں لیتے ہوئے بولی۔

"شکر کرو وقت پر پتہ چل گیا ورنہ سوچو بعد میں اسکا یہ روپ سامنے آتا تو تم کیا کر لیتیں؟"

قدر نے مزید ٹکڑا لگایا تو کومل نے اپنا سر تھام لیا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"نہیں قدر مجھے لگتا ہے اس کو یقیناً کوئی غلط فہمی ہوئی ہے ورنہ وہ مجھ پر کیسے شک کر سکتا ہے، یقیناً اس کی امی نے اسے کچھ ایسا کہا ہے جو مناسب نہیں۔۔۔!!"

کومل کے دماغ نے کام کرنا شروع کیا تو قدر کو بے چینی ہونے لگی۔۔۔

"تم سے میں نے کہا تھا نا تم اسے ہاتھ میں رکھو، اگر تم نے احتشام کو قابو میں رکھا ہوتا تو آج یہ نوبت نہ آتی۔۔۔ لیکن تمہاری حدود کا دائرہ ہی اتنا تنگ تھا کہ اس میں سانس تک لینے کی گنجائش نہیں تھی پھر یہ تو ہونا ہی تھا نا۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے منہ بنا کر کہا تو اچانک کومل بولی۔

"تم مجھے ایک بات بتاؤ قدر، احتشام کی امی تمہارے گھر کیا کر رہی تھیں اس دن؟"

کومل نے اسکی بات کو یکسر نظر انداز کرکے سوال پوچھا تو قدر بری طرح گڑبڑا گئی۔ اس نے بے ساختہ نظریں چرائیں اور اٹھ کھڑی ہوئی۔ کومل بغور اسکا یہ انداز نوٹ کر رہی تھی۔ اسے یہ سمجھ نہیں آرہی تھی کہ قدر اسے بتا کیوں نہیں رہی کچھ۔۔۔

"تم۔۔۔ تم خاموش کیوں ہوگئی قدر؟ جواب دو نا مجھے؟"

کومل نے تڑخ کر پوچھا۔

کیا جواب دوں یار تم نے موقع ہی کب دیا مجھے کچھ بتانے کا؟ بجائے اپنی پوزیشن" کلیئر کرنے کے تم مجرموں کی طرح ٹسوے بہاتی ہوئی وہاں سے چلی آئی تھیں، کوئی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"بھی ہوتا یہی سوچتا جو احتشام کی امی نے سوچا ہوگا۔۔۔

لیکن قدر تم مجھے یہ کیوں نہیں بتا رہیں کہ احتشام کی امی کا تمہارے گھر کیا کام، وہ"

"تم سے اتنی بے تکلف کیوں تھیں؟

کومل کا غصہ اور بے بسی عروج پر تھی۔

URDU NOVEL BANK

"احتشام نے میرے ساتھ بزنس میں پارٹنر شپ کی ہے اور اسکی امی کو بھی یہ بات
"معلوم ہے، اس دن میں انہیں تم سے ملوانے ہی اپنے کمرے میں لارہی تھی مگر---
قدر نے اسکو ڈبل کراس کرنے کی کوشش کی لیکن کومل کا ذہن پارٹنر شپ ہر ہی
اٹک گیا تھا۔

"پارٹنر شپ؟ تمہارے ساتھ---؟"

ہاں کومل، احتشام نے مجھے تمام بات کھل کر بتائی تھی اور اسکے حالات کو دیکھتے"
"ہوئے میں نے ہی اسے یہ مشورہ دیا تھا----

اتنی بڑی بات ہوگئی اور مجھے بتانا تک مناسب نہیں سمجھا تم نے؟ آخر میں دوست تھی"
"تمہاری---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کو دُکھ سے زیادہ حیرانی تھی۔

کومل تم باقی سب چھوڑو صرف یہ دیکھو کہ اتنا بڑا رسک احتشام نے صرف تمہاری خاطر"
"لیا ہے، کیا تمہیں اسکی محبت نظر نہیں آتی؟

قدر نہیں جانتی تھی اس نے ایسا کیوں کہا مگر اس کے الفاظ نے کومل کو چپ لگا دی۔

URDU NOVEL BANK

اپنی آنکھوں سے شک کی عینک اتار کر دیکھو پھر تمہیں کوئی برا نہیں لگے گا، نہ احتشام" "!!اور نہ ہی میں---

کومل نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام لیا۔

اب میں کیا کروں قدر، میں کیسے احتشام کو بتاؤں کہ میں بے قصور ہوں--- جیسا وہ" سوچ رہا ہے ویسا کچھ بھی نہیں ہے-- خدارا میری مدد کرو قدر--- میں احتشام کی بے "!!اعتنائی نہیں سہہ سکتی---

کومل اپنا ضبط کھو رہی تھی--

"تمہیں اس سے ملنا ہوگا کومل، اس سے مل کر اسے منانا ہوگا---کیا تم ایسا کرلو گی؟" قدر نے طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے کہا کیونکہ وہ جانتی تھی کومل کبھی اس چیز کے لیے نہیں مانے گی--- اور وہی ہوا کومل نے اپنا سر جھکا لیا۔ قدر نے اسے دیکھ کر تاسف سے سر ہلایا اور آہستہ سے اسکی کمر تھپک کر دروازے کی جانب بڑھی---

"!!مجھے منظور ہے---"

کومل کی آواز نے قدر کو گنگ کردیا۔ اس نے پلٹ کر بے یقینی سے کومل کا چہرہ دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"واٹ؟؟؟؟؟"

ہاں میں تیار ہوں، مجھے ہر صورت احتشام کو بتانا ہے کہ میں نے کوئی گناہ نہیں"

"!!کیا---

قدر کو اپنا سر گھومتا ہوا محسوس ہوا۔

©knza musannifa®

ٹیکسی کومل اور قدر کو ڈراپ کرنے کے بعد واپس چلی گئی تھی۔ کومل بقول قدر کے اپنی چھ گز لمبی چادر میں یہاں آکر بری طرح کنفیوز ہو رہی تھی۔ وہ دونوں ریستوران کی ایک الگ تھلگ ٹیبل پر جا بیٹھیں۔ کومل خوفزدہ تھی کہ ناجانے احتشام اسے سامنے دیکھ کر کیا سوچے گا۔ تھوڑی دیر بعد احتشام وہاں چلا آیا مگر ان کے قریب پہنچ کر اس کی نظر جیسے ہی کومل پر پڑی وہ شاکڈ رہ گیا۔ اسے قدر نے فون کرکے فلاں ریستوران سے پک کرنے کا کہا تھا مگر یہ نہیں بتایا تھا کہ کومل اسکے ساتھ ہوگی۔

احتشام کی نگاہوں میں کومل کو دیکھ کر ابھرنے والا پہلا تاثر قدر کے لیے جان لیوا ثابت ہوا، اسکی نگاہوں میں کومل کے لیے عجیب سی دیوانگی تھی جو پیاسے کو کنواں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دیکھ کر ہوتی ہے۔ قدر چاہ کر بھی اسے حاصل نہ کر پائی تھی۔ وہ بے ساختہ وہاں سے اٹھ آئی اور خود کو کوسنے لگی کہ اس نے کومل کو یہ موقع ہی کیوں فراہم کیا۔

احتشام اور کومل آمنے سامنے بیٹھے تھے۔۔۔کومل نے اسے دیکھتے ہی رونا شروع کر دیا تھا۔ احتشام بھی کہاں اس کے آنسو برداشت کر سکتا تھا۔

"کیوں آئی ہو یہاں؟"

وہ بے بسی سے لب کاٹتے ہوئے بولا۔ کومل کچھ نہ بولی۔۔۔

"اچھا یہ رونا بند کرو، دیکھو رو رو کر کیا حال کر لیا ہے تم نے اپنا؟"

"آپکو فکر کرنے کی ضرورت نہیں۔۔"

کومل نے غصے سے کہا تو احتشام اسے دیکھتا ہی رہ گیا۔ وہ صرف اسکی کومل تھی۔۔۔ صرف احتشام کی کومل۔۔۔اور احتشام کی کومل کبھی غلط نہیں ہو سکتی۔۔۔اسکے دل نے گواہی دے دی تھی۔۔۔

میں یہاں آپ سے صرف یہ جاننے آئی ہوں کہ جب آپکو مجھ پر یقین ہی نہیں تھا تو" مجھ سے عہد و پیماں ہی کیوں کیے؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ سابقہ انداز میں بولی تو احتشام کو اور بھی پیاری لگی۔ اسکا جی چاہا وہ یونہی بولتی رہے اور وہ یونہی سنتا رہے۔۔۔ وہ نہیں جانتا تھا کومل کا غصہ اتنا دلچسپ ہے، اسے یہ بھی نہیں پتہ تھا کہ اسکی چھوٹی سی سرخ ناک کتنی پیاری لگتی ہے غصے میں، یہ سب انکشافات آج کی تاریخ میں ہوئے تھے۔۔۔ بہرحال اسے سنبھلنا پڑا۔

"تم نے میرے اعتماد کو ٹھیس پہنچائی ہے کومل، میں جانتا ہوں تم غلط نہیں ہو لیکن۔۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا مگر کومل نے اسکی بات کاٹی۔

"لیکن اسی لیے آپ نے میری بات سنے بغیر اس دن ٹھک سے فون بند کر دیا، یہی ہے نا آپکے نزدیک میری وقعت؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے غور سے اسکا غم و غصے سے سرخ پڑتا چہرہ دیکھا، نا جانے وہ ضبط کے کن مراحل سے گزر رہی تھی۔

"تم نہیں جانتی کیا کہ میں کس قدر پوزیسو ہوں تمہارے لیے؟ کسی کی غلط بات تو کیا کوئی غلط نگاہ سے تمہیں دیکھ بھی لے تو اسکی آنکھیں باہر نکال لوں۔۔۔ اور تم تن تنہا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس ارسلان سے ملی، یہ جانتے ہوئے بھی کہ مجھے کتنی شدید نفرت ہے اس سے۔۔۔!!"

احتشام نے مٹھیاں بھینچ لیں۔

"محبت میں اعتبار نہ ہو تو وہ نفرت سے بھی بدتر ہوتی ہے، ساری دنیا کی باتوں کی مجھے قطعاً کوئی پرواہ نہ ہوتی مگر آپ کی بے اعتباری نے مجھے میری ہی نظروں میں گرا دیا ہے۔ کیا آپ کے اندر کوئی کمی تھی جو میں کسی اور کی جانب ملتفت ہوتی یا کوئی غلط قدم اٹھاتی؟"

اس نے بہت گہری بات کردی تھی، احتشام دم بخود رہ گیا اور اسے شدید ندامت ہوئی۔

"میں یہاں اپنی صفائی پیش کرنے نہیں آئی مگر آپکی تسلی کے لیے کہہ رہی ہوں ارسلان بھائی کے اور میرے درمیان ایسا کچھ نہیں ہے، میں نہیں جانتی آپ سے کس نے کیا کہا ہے مگر وہ صرف ایک غلط فہمی تھی اور کچھ نہیں، آپکو مجھ پر یقین کرنا ہے تو کریں ورنہ ابھی اسی وقت یہ رشتہ ختم کر دیں مجھے ایسے رشتے کی قطعی آس نہیں جس میں ایک دوسرے پر اعتبار ہی نہ کیا جائے۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے اتنی بڑی بات جی کڑا کر کے کہہ دی تھی۔ احتشام اسکی ہمت پر حیران رہ گیا۔

"اتنی بڑی بات کیسے کہہ دی تم نے کومل؟"

"!!آپ نے مجبور کیا۔۔۔"

"آج کے بعد ایسا مت کہنا، برداشت نہیں کروں گا۔۔۔ سمجھی تم؟"

کومل نے خاموشی سے نگاہیں جھکا لیں۔ چند لمحے خاموشی سے گزر گئے پھر وہ بولا۔

"!!آج کے بعد کبھی تم ارسلان کے گھر نہیں جاؤ گی۔۔۔"

کومل نے نگاہیں اٹھا کر اسکی طرف دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جب میری کوئی غلطی ہی نہیں ہے تو پھر یہ بات کہاں سے آگئی، ویسے بھی میں وہاں صرف قدر کے لیے جاتی تھی ارسلان بھائی کے لیے نہیں۔۔!!"

"بھائی کہہ دینے سے کوئی بھائی بن نہیں جاتا کومل، مجھے کچھ نہیں پتہ بس میں جو کہہ دیا سو کہہ دیا۔۔۔"

"اسکا مطلب آپکو شک ہے مجھ پر؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شک نہیں ہے یہ، تمہاری حفاظت کے لیے کہہ رہا ہوں سمجھنے کی کوشش کرو۔۔۔"
میں تمہارے کردار پر کوئی دھبہ نہیں برداشت کر سکتا۔۔کجا کہ کوئی تم پر گھٹیا الزام
"لگائے۔۔

کومل کچھ دیر خاموشی سے باہر دیکھتی رہی۔

"ٹھیک ہے مگر آپکو بھی یہ بزنس اور پارٹنرشپ چھوڑنا ہوگی۔۔۔"

احتشام نے چونک کر اسے دیکھا کومل اسکی جانب نہیں دیکھ رہی تھی مگر اس کی نگاہوں
میں قطعیت تھی۔

"!!یہ تم کیا کہہ رہی ہو، ناممکن ہے یہ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے احتشام کو جتاتی نظروں سے دیکھا اور ایک بار پھر نگاہوں کا رُخ پھیر لیا۔

احتشام نے غصے سے سر جھٹکا۔۔۔

یہ کیا بے وقوفی ہے کومل؟ یہ سنہری موقع ایک بار ہاتھ سے چلا گیا تو پھر کبھی نہیں"
"آئے گا۔۔۔ویسے بھی قدر تمہاری دوست ہے۔۔۔تمہیں کیا اعتراض ہے؟

میں جانتی ہوں وہ میری دوست ہے مگر پھر بھی میں ایسا چاہتی ہوں۔۔۔ میرا دل نہیں"
"مان رہا، اتنا بڑا قدم اٹھانے سے پہلے آپ نے مجھے بتانا تک گوارا نہیں کیا۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تو کیا صرف اس وجہ سے تم یہ بات کر رہی ہو؟ یہ کیسی خود غرضی ہے کومل؟"

"!!آپ جو بھی سمجھیں---"

کومل ایک بار ضد پر اڑ گئی تھی اب اسکو ہٹانا یا منانا مشکل تھا۔ اس سے پہلے کہ احتشام کچھ کہتا قدر وہاں چلی آئی--

"آئی ہوپ--- اب تک معاملہ سیٹل ہو چکا ہوگا آپ دونوں کے درمیان---"

وہ ان کے قریب بیٹھتے ہوئے بولی۔ کومل اور احتشام سنبھل کر مسکرا دیئے---

"!اسکا کریڈٹ آپکو جاتا ہے قدر، تھینکس"

احتشام نے بے تکلفی سے کہا تو کومل اسے دیکھ کر رہ گئی--

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کوئی بات نہیں غلط فہمیاں بھی ریلیشن شپ کا حصہ ہوتی ہیں، ویل اسی بات پر آج"

"!!کا لنچ میری جانب سے ہوگا--

قدر کھلکھلائی تو کومل کے ساتھ ساتھ احتشام کو بھی مسکرانا پڑا--- قدر اور احتشام بے حد اعتماد اور بے تکلفی سے کاروباری موضوع پر گفتگو کرتے رہے---کھانے اور باتوں کے درمیان وقتاً فوقتاً وہ کومل پر بھی نظر ڈال لیتا تھا۔ کومل کے لیے یہ سب حیران کن تھا۔ وہ اتنے عرصے سے احتشام کو جانتی تھی مگر اسکے باوجود اسکے سامنے کھانا کھاتے یا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بات کرتے ہوئے وہ جھجھک رہی تھی مگر قدر کو احتشام سے ملے ابھی کچھ ہی دن ہوئے تھے مگر وہ دونوں یوں بےتکلف تھے جیسے برسوں کی آشنائی ہے۔۔۔

کومل تنگ ذہن تو نہیں تھی مگر پھر بھی اسے یہ سب کچھ ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔ اسے پتہ نہیں کیوں خطرہ محسوس ہو رہا تھا۔ اس نے دل میں تہیہ کرلیا تھا کہ احتشام کو اس پارٹنر شپ کے گھن چکر سے بچا کر ہی رہے گی۔۔مگر یہ محض اسکی خام خیالی تھی۔

احتشام اور کومل کی منگنی کی خبر بجلی بن کر، قدر اور ارسلان کے دل پر گری تھی۔

"اب مل گیا سکون تمہیں؟ مجھے افسوس رہے گا کہ خوامخواہ میں تمہاری فضول پلاننگ کا حصہ بنا۔۔!!"

ارسلان سامنے پڑی مٹھائی کو قہر کی نگاہ سے دیکھتے ہوئے قدر پر برسا۔ کومل کی والدہ منگنی کی خوشی میں مٹھائی دے کر گئی تھیں۔ زیتون آنٹی نے خوب مبارکباد دی اور خوشی کا اظہار جبکہ قدر بےیقینی کے عالم میں بیٹھی رہ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کول ڈاؤن ارسل، مجھے سوچ تو لینے دو کہ یہ سب ہو کیسے گیا آخر-- میں--میں تو سمجھ
"!!ہی نہیں پا رہی کچھ---

قدر ابھی تک شاک سے باہر نہیں نکلی تھی ---

"!!سب تمہاری غلطی ہے---

اور لے کر جاؤ کومل کو احتشام کے پاس ---اپنے ہاتھوں سے تم نے یہ گڑھا کھودا
"!!ہے احمق لڑکی

قدر نے غصے سے اسے گھورا اور بنا کچھ کہے کمرے سے باہر نکل گئی۔

"کومل میں جانتا ہوں تم امی کے رویے پر خوش نہیں ہو مگر پلیز تم میری خاطر بس ایک
بار اس واقعے کو نظرانداز کردو میں یقین دلاتا ہوں آنے والا وقت خوشیوں سے بھرپور
"ہوگا---میں تمہاری سب خواہشات پوری کروں گا

کومل اسکی بات سنتے ہوئے اپنی انگلی میں چمکتی احتشام کے نام کی انگوٹھی دیکھتی رہی
جسے پہن کر اچھوتے احساسات سے دوچار ہوجاتی تھی۔

یہ سچ تھا کہ اسے احتشام کی والدہ کا انداز اچھا نہیں لگا تھا وہ کل اسکے
گھر آکر چپ چاپ انگوٹھی پہنا گئی تھیں اور مٹھائی کا ڈبہ دے کر اپنی جانب سے رسم

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کرگئی تھیں۔ کومل امی اور ابا کے دھواں دھواں چہرے دیکھ کر احساس ندامت میں گھر گئی اور ایک پل کے لیے اسے بھی یوں لگنے لگا کہ احتشام سے شادی کہیں ایک غلط فیصلہ نہ ثابت ہو جائے۔۔۔

"کوئی بات نہیں، آپ بھی میرے لیے بہت کچھ برداشت کر رہے ہیں مجھے خوشی ہے صرف اس بات کی!!"۔۔۔

کومل نے مسکرا کرکہا تو احتشام کو لگا اسکے دل کا بوجھ کم ہوگیا ہے۔

"تم حقیقتاً بہت اچھی ہو کومل، کوئی اور لڑکی ہوتی تو وہ کبھی اتنی آسانی سے درگزر نہ کرتی مگر تم بہت اعلیٰ ظرف ہو، کبھی کبھی میں سوچتا ہوں کہ میں تمہارے قابل ہوں بھی یا نہیں--؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں سوچتے ہیں ایسا؟"

"کیونکہ تم بہت اچھی ہو نا اس لیے۔۔۔!!"

"اس کا کریڈٹ بھی آپ ہی کو جاتا ہے--!!"

"مجھے کیسے؟"

URDU NOVEL BANK

"یاد کریں، آپ ہی نے مجھے میری خوبیوں خامیوں سے آگاہ کیا تھا، مجھے اعتماد اور حوصلہ فراہم کیا تھا۔۔۔مجھے احساس دلایا میں بھی ایک انسان ہوں میری بھی کوئی عزت ہے، آپ نہ ہوتے تو شاید آج میں احساس کمتری کا شکار ایک کمزور اعصاب کی لڑکی ہوتی۔۔۔!!"

کومل نے ابتدائی ایام کو یاد کرتے ہوئے دھیرے سے کہا تو احتشام کے چہرے پر الوہی چمک آگئی۔

"ہاں اب تم کافی پراعتماد ہوگئی ہو، پہلے بات بات پر ڈر جاتی تھیں۔۔۔میں سوچتا تھا تمہارا کیا بنے گا۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دونوں بے ساختہ ہنس دیئے۔اس وقت وہ دونوں دنیا کے خوش قسمت ترین لوگ تھے جن کو انکی محبت نے ایک دوسرے سے ملانے کی سازش کی تھی۔۔۔وہ دونوں مسکرا رہے تھے اور آسمان پر ٹمٹماتے تارے انہیں دیکھ کر اپنی چمک میں اضافہ کر رہے تھے۔

©knza musannifa®

URDU NOVEL BANK

دیکھیں قدر کام کتنی تیزی سے شروع ہو چکا ہے۔۔" سائٹ پر وہ دونوں موجود تھے" جب احتشام نے حسب معمول پرجوش سے انداز میں تعمیراتی مواد کی رسد کو دیکھ کر اسے بتایا۔۔"اور آپ دیکھیے گا کیسے ہم بزنس کی دنیا میں اس ایمپائر کو کھڑا کر کے چہار جانب دھوم مچا دیں گے۔۔"!!

وہ جوشیلے انداز میں بولا۔

"یقینا ایسا ہی ہوگا، آپکی محنت رنگ لاۓ گی۔۔"!!

قدر اسے دلچسپی سے دیکھتے ہوئے بولی تھی۔

"ہماری۔۔۔"!!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے اچانک لقمہ دیا تو قدر نے چونک کر اسے دیکھا۔ اسکا دل یکبارگی دھڑکا تھا اس نے احتشام کے چہرے پر کچھ تلاش کرنا چاہا مگر احتشام کا سارا دھیان اب لیپر کی جانب تھا۔

ارے آپ جا رہی ہیں؟" قدر نے جانے کے لیے قدم بڑھائے جب احتشام نے پیچھے" سے آواز لگائی، قدر نے حیرت سے پلٹ کر اسے دیکھا وہ اسی جانب آرہا تھا۔"کیوں نا آج لنچ ایک ساتھ کیا جائے؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ دوسرا جھٹکا تھا۔ قدر کی آنکھیں اس بار حیرت سے کچھ پھیل سی گئیں۔۔ اسے اس اچانک تبدیلی کی وجہ سمجھ میں نہ آئی مگر زیادہ دیر چھپی بھی نہ رہ سکی۔۔۔ یہ تازہ منگنی کا خمار تھا جو خوشی احتشام کے انگ انگ سے پھوٹ رہی تھی۔ قدر کے دل کو کچوکا سا لگا۔

"کاش یہ شخص میرا ہوتا، کاش۔۔۔"

احتشام نہیں جانتا تھا کہ اس کی خوشی قدر کے زخموں پر نمک پاشی کر رہی تھی۔ قدر اندر سے جھلستی جا رہی تھی مگر احتشام کی قربت بھی اسکے لیے ضروری تھی۔۔۔ وہ اسکے ساتھ شہر کے ایک اچھے ریستوران میں چلی آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بل میں پے کروں گی۔۔"

قدر نے کھانے کے بعد ضد کی مگر احتشام نے اسکی ایک نہ مانی۔۔۔

"!!اس بار تو بل میں ہی دوں گا کھانا میری طرف سے تھا۔۔"

احتشام نے پیسے واپس قدر کی جانب بڑھاتے ہوئے کہا مگر قدر نے پیسے لینے سے انکار کردیا، اسی بحث میں قدر کے ہاتھ سے ہزار کا نوٹ نیچے گرا جسے اٹھانے کے لیے وہ دونوں یکدم جھکے اور وہیں احتشام کو لگا جیسے ساری کائنات رک سی گئی ہے صرف وہی

URDU NOVEL BANK

منظر جاری و ساری ہے جو اسکے سامنے ہے --- قدر کا گہرا کھلا گلا نیچے جھکنے کے باعث احتشام کی آنکھوں میں ایک قیامت برپا کر گیا تھا مگر حُسن کو کوئی پرواہ نہیں تھی، حسن کا کام محض بجلیاں گرانا تھا اور خسارے تو سارے ان آنکھوں کے حصے آئے تھے جنہوں نے حسن کی یہ تابناکیاں دیکھ لی تھیں۔

"!!اوہ آئم سوری---"

قدر نے اسکا ارتکاز محسوس کرتے ہوئے نظریں جھکا کر کہا اور ترچھی نظر سے احتشام کو دیکھا۔ وہ اس وقت وہاں ہوتے ہوئے بھی وہاں موجود نہیں تھا۔ آج سے پہلے احتشام نے کبھی قدر کے لباس پر غور نہیں کیا تھا مگر اب وہ کرنے لگا تھا۔۔کیوں کرنے لگا تھا یہ وہ نہیں جانتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسی دن اس نے فون پر کومل سے ملنے کے لیے اصرار کیا کومل اس بات پر حیران رہ گئی تھی۔

"اب تو ہماری شادی ہونے والی ہے کومل، اب کیسی جھجھک---ساری دنیا ملتی ہے تو ہم کیوں نہیں مل سکتے؟"

URDU NOVEL BANK

احتشام نے اسکے احتراز برتنے پر شکوہ کیا تو کومل کو سمجھ نہ آیا احتشام کو کیسے سمجھائے کہ یہ مناسب نہیں۔۔۔

"ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے احتشام، نکاح کے بعد یہ سب اچھا لگتا ہے۔۔۔سچ پوچھیں تو امی نے فون پر بات کرنے کی اجازت دے تو دی ہے مگر کبھی کبھی مجھے یہ بھی بہت زیادہ لگتا ہے۔۔۔آپ اب کبھی ایسی بات مت کیجئے گا جو میرے دل میں آپکے مقام کو کم کر دے۔۔۔صبر کریں، صبر کا پھل میٹھا ہوتا ہے۔۔۔"

ماحول کے بوجھل پن کو ختم کرنے کے لیے کومل نے آخری جملہ جان بوجھ کر ہنس کر کہا تاکہ احتشام کو اسکی باتیں خشک اور کڑوی نہ لگیں۔۔۔ احتشام ٹھنڈی آہ بھر کر رہ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک بات ہے جو مجھے کافی عرصے سے الجھن میں مبتلا کیے ہوئے ہے اور وہ یہ ہے کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ میرا رجحان گارمنٹ فیکٹری کی بجائے آٹو موبائلز میں ہے کیونکہ اسے اتفاق تو ہرگز نہیں مانا جا سکتا۔۔۔!!!"

دو دن بعد وہ پھر ایک مختلف ریستوران میں موجود تھے۔ جب کھانے کے دوران احتشام نے قدر سے پوچھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آپ نے ٹھیک کہا، یہ اتفاق نہیں ہے دراصل کومل کے منہ سے ایک دوبار سنا تھا" کہ آپ یہ خواہش رکھتے ہیں جبھی میرے ذہن میں یہ بات بیٹھی رہی اور میں نے آپکو فیکٹری کی بجائے ایک شوروم بنانے کا مشورہ دیا جہاں آپ اپنی مرضی سے بزنس کر سکیں----!!"

ہاں یہ میرا بچپن کا شوق ہے قدر، ویسے بھی ابا کی ورکشاپ پر میں نے بہت سیکھا ہے" اور زیادہ تر لوگوں سے میرے روابط بھی دراصل وہیں سے استوار ہوئے ہیں--- میں سپیئر پارٹس کی جدت میں بہت دلچسپی رکھتا ہوں شروع سے--یہ میرا جنون ہے!"

وہ اسے اپنے بارے میں بتانے لگا---کومل ان کی گفتگو سے غیر محسوس انداز میں خارج ہوگئی تھی---پہلے احتشام کی ہر بات میں کومل کا ذکر ہوتا تھا، پھر یہ کم ہوتے ہوتے بالکل نہ ہونے کے برابر رہ گیا۔ دن گزرتے رہے اور ان دونوں کی بے تکلفی بھی بڑھنے لگی -- ایک مخصوص جھجھک اب باقی نہیں رہی تھی--- ہاں لحاظ اب بھی باقی تھا۔

واقعات ایسی تیزی سے وقوع پذیر ہو رہے تھے کہ کچھ سوچنے سمجھنے کا موقع ہی نہیں مل رہا تھا۔ یہ چند دن بعد کی بات ہے جب موسم بے حد سہانا تھا، بارش کی چند بوندیں ٹپکیں تو قدر کو ناجانے کیا سوجھی وہ بلا سوچے سمجھے بارش میں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بھیگنے لگ گئی۔۔۔ احتشام بھی حیران تھا کیونکہ اسے قدر سے اس بچپنے کی امید نہیں تھی۔۔وہ مسکرا کر اپنا کام کرتا رہا۔۔۔اردگرد کام کرتے مزدوروں کی بھوکی نظریں احتشام کو اچھی نہیں لگ رہی تھیں مگر قدر اسکی پراپرٹی نہیں تھی اور نہ ہی وہ اس پر کسی قسم کا حق رکھتا تھا کہ اسے روک سکے۔

"آؤ احتشام۔۔۔قسم سے بہت مزہ آرہا ہے۔۔"

وہ دور سے اسے دیکھ کر چلائی احتشام نے خفت سے آس پاس اٹھتی معنی خیز نگاہوں کو دیکھا اور انکار میں سر ہلاتے ہوئے ایک بار پھر سے مزدوروں کو ہدایات دینے لگا۔۔۔

وہاں سے فارغ ہوکر جیسے ہی وہ آفس میں آیا قدر دوپٹہ کرسی پر پھیلائے بال کھولے پنکھے کے نیچے بیٹھی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ معذرت کرتا ہوا واپس پلٹا مگر قدر نے اسے روک دیا اور گیلے کپڑوں میں تیزی سے لپک کر احتشام کا ہاتھ پکڑ لیا۔۔۔احتشام کی نگاہیں لباس سے نظر آتے اسکے جسمانی نشیب و فراز پر پھسلنے لگیں مگر قدر کو اسکی چنداں پرواہ نہیں تھی۔۔۔

"!!چلو نا احتشام، لانگ ڈرائیو پر چلتے ہیں۔۔۔ دیکھو موسم کتنا پیارا ہے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے بچوں کی طرح ضد کی، وہ اب پہلے جیسی نہی رہی تھی بلکہ کافی بےتکلف ہوچکی تھی۔۔۔ احتشام کا ہاتھ اسکے نرم ہاتھوں میں دبا ہوا تھا وہ عجیب سے احساسات میں گھر گیا۔

"نہیں قدر، ابھی بہت کام ہے۔۔۔پھر کسی دن۔۔۔"

قدر نے اسکی بات مکمل نہ ہونے دی اور مزید اسکو اپنے ساتھ کھینچتے ہوئے ضد کرنے لگی۔۔احتشام پہلے ہی جان چھڑانے کی کوششوں میں تھا اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"!!آہ تھینک یو سو مچ، یو آر سو سویٹ۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے اسکا ہاتھ زور سے دبا کر خوشی سے کہا۔ احتشام کے اعصاب شل ہونے لگے۔ اس نے نرمی سے اپنا ہاتھ قدر کے ہاتھ سے چھڑایا۔

"!!میں باہر گاڑی میں ویٹ کر رہا ہوں۔۔۔ آپ ایزی ہو کر آجائیے"

وہ کہتے ساتھ ہی باہر نکل گیا۔۔۔ احتشام کا دل بے حد تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ کسی نسوانی وجود کی اس قدر قربت مرد کو لبھانے کے لیے کافی ہوتی ہے۔۔۔ وہ حیران اس بات پر تھا کہ قدر جو مرضی کرتی رہے لیکن اسکی حرکات و سکنات کا اثر احتشام پر کیوں

URDU NOVEL BANK

پڑ رہا تھا۔۔؟ آخر وہ کیوں ایک سحر میں گرفتار ہوتا چلا جا رہا تھا۔۔۔وہ شاید یہ بھول گیا تھا کہ دو جسموں کی تیز کشش انسان کو غافل کرنے کے لیے کافی ہوتی ہے۔

اس نے بے ساختہ سر جھٹکا مگر سر جھٹکنے سے سوچیں نہیں جھٹکی جاتیں،

قدر کے جسمانی نشیب و فراز گیلے لباس میں اسکی آنکھوں کو گرمانے لگے۔۔۔وہ بے بسی سے اپنے بال نوچ کر رہ گیا۔

©knza musannifa®

"آپ کس قدر بدل گئے ہیں احتشام۔۔۔اب تو آپکو میری یاد ہی نہیں آتی؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کی روٹھی آواز نے احتشام کو قہقہہ لگانے پر مجبور کر دیا۔۔۔

"تم کب سے یہ روایتی بیویوں والے ڈائیلاگز بولنے لگ گئیں؟"

کومل جھینپ گئی۔۔

"!!مگر یہ سچ ہے اب آپ کافی بدل گئے ہیں۔۔۔"

اس نے صاف گوئی سے اس احساس دلانا چاہا۔۔ احتشام نے سر جھٹکا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہم ہے تمہارا--- میرے پاس تو وقت ہی نہیں ہوتا کہ اپنی بھی کچھ خبر لے سکوں،"

"!!ان دنوں بہت مصروفیت ہے میری جان---

مصروفیت تو پہلے بھی تھی مگر تب میں اور اب میں کافی فرق ہے جو کہ میں محسوس"

"!!کر رہی ہوں---

کومل کی عادت نہیں تھی جرح کرنے کی مگر وہ کر رہی تھی۔

"پلیز کومل، ہم بحث کرنے کی بجائے کوئی اچھی بات کر سکتے ہیں؟"

کومل خاموش رہی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ کیا میں واقعی احتشام سے بحث کر رہی ہوں؟

"!!مجھے نیند آرہی ہے، میں سونے لگی ہوں---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے آہستگی سے کہا تو احتشام نے اپنی جمائی روکتے ہوئے گڈ نائیٹ کہا---

"آج میں بھی بہت تھکا ہوا ہوں---اف قدر نے سارا دن---"

بے ساختگی میں وہ کچھ کہتے کہتے اچانک رکا تو دوسری جانب کومل کا دل کئی ٹن وزنی بوجھ تلے آن دبا--- اس نے کچھ نہیں پوچھا صرف اللہ حافظ کہہ کے فون بند کر دیا---

احتشام کئی لمحے اپنی جگہ بت بنا رہا۔

"آپ میں کوئی کمی ہے جو میں کسی اور کی جانب ملتفت ہوں گی---؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کچھ دن پہلے کومل نے اسے کہا تھا اور احتشام کو ندامت محسوس ہوئی تھی۔۔۔ آج اس وقت رات کے ساڑھے گیارہ بجے اسے کومل کا یہ جملہ کیوں یاد آیا تھا وہ یہ نہ جان سکا۔۔۔۔

"کیا مجھ میں کوئی کمی ہے؟"

اس کے اندر سے کسی نے سوال کیا۔ کچھ دیر بعد وہ دل میں مصمم ارادہ کرتے ہوئے سونے کے لیے لیٹ چکا تھا کہ آئندہ قدر سے ضرورت سے زیادہ بات نہیں کرے گا اور کومل کو بھرپور وقت دے گا۔ وہ اپنے گذشتہ رویے کا مداوا کرنا چاہتا تھا۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے ارسلان کے گھر جانا چھوڑ دیا تھا۔ ایسا وہ کسی دباؤ کے تحت یا خوفزدہ ہوکر نہیں کر رہی تھی بلکہ یہ اسکے دل میں احتشام کی محبت اور عزت تھی جو وہ اسکی بات کو اہمیت دے رہی تھی۔ اس یقین کے ساتھ کہ احتشام بھی اسکی کہی بات کو اہمیت ضرور دے گا مگر احتشام ایک جذباتی لڑکا تھا، دنیا کے ہر مرد کی طرح وہ خود کو حق بجانب سمجھتا تھا اور اسکے خیال میں پیسہ، عیش اور آسائش یہ تین چیزیں نہ ہوں تو زندگی کا مزہ

URDU NOVEL BANK

نہیں--- وہ ہر چیز کھل کر کرنا چاہتا تھا خواہ وہ محبت ہو یا عیاشی--- اسے حدود کا غبار پسند ہی نہیں تھا۔

"کومل تمہیں مسئلہ کیا ہے آخر؟ مجھے وجہ بتاؤ نہ آنے کی؟"

قدر اسے اپنی سالگرہ پر مدعو کرنے آئی تھی مگر کومل خواہش کے باوجود جانے سے انکار کر رہی تھی۔

"!!لگتا ہے مجھے آنٹی سے بات کرنی ہی پڑے گی تم یوں نہیں مانو گی---"

وہ اسکے بیڈ سے اٹھتے ہوئے منہ بنا کر بولی۔

"قدر تم امی سے بات نہیں کرو گی، سمجھنے کی کوشش کرو میں نہیں آسکتی"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!وہاں---

کومل جھنجھلا کر بولی تو قدر نے غور سے اسے دیکھا۔

"کومل تم سے یقیناً کسی نے کچھ کہا ہے یا پھر تمہارے دل میں کوئی بات ضرور ہے جو تم مجھ سے چھپا رہی ہو---" کومل خاموش رہی تو قدر نے ایک گہرا سانس لیا اور مزید بولی، "سمجھ گئی تمہیں میری اور احتشام کی پارٹنرشپ پر اعتراض ہے---!"

کومل نے چونک کر سر اٹھایا قدر کے چہرے پر دکھ کی کیفیت جھلک رہی تھی۔

URDU NOVEL BANK

تم میری دوست پہلے ہو لیکن احتشام میرا پارٹنر بعد میں ہے کومل، تم مجھے غلط سمجھ لو" مگر یہ یاد رکھنا کہ میں نے احتشام کی بات صرف تمہارے لیے مانی تھی، وہ تم سے اتنی محبت کرتا ہے تمہیں ایک بہتر مستقبل دینا چاہتا ہے تو مجھے بھی لگا کہ میرا فرض بنتا ہے میں اپنی دوست کی خوشیوں کی وجہ بن سکوں، مگر تم نے میرے خلوص پر شک کرکے بالکل اچھا نہیں کیا کومل۔۔"!!

کومل کا دل شرمندگی کے احساسات سے دوچار ہوگیا۔۔۔ وہ جانتی تھی احتشام یہ سب اسکے لیے کر رہا ہے اور اتنی پرخلوص دوست کے بارے میں اسکا دل کیسے شک کا شکار ہو سکتا تھا۔۔۔اس نے خود کو سرزنش کی اور اپنے دل سے کدورت دور کرتے ہوئے قدر کی سالگرہ میں جانے کی حامی بھر لی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آج سے پہلے اسے یہی معلوم تھا کہ سالگرہ ایک بڑی سی تقریب یا محفل ہوتی ہے جہاں بہت سی لڑکیاں ہوتی ہیں، کزنز ہوتے ہیں، کیک کٹتا ہے، تالیاں بجتی ہیں، تحائف دیئے جاتے ہیں اور ہنسی مذاق ، کھانا پینا چلتا رہتا ہے مگر یہ آج پتہ چلا تھا کہ ایسی پارٹیز گھر سے باہر ہوٹلوں اور ریستورانوں میں بھی منائی جاتی ہیں۔۔۔امی کو قدر پر اندھا یقین تھا انہوں نے بخوشی اسے کومل کو لیجانے کی اجازت دے دی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل بے حد پرجوش تھی، سالگرہ کی تقریب کو دیکھنے کے لیے۔۔۔وہ دیکھنا چاہتی تھی قدر کی سالگرہ کیسے انوکھے طریقے سے منائی جائے گی۔۔؟ وہ لوگ ریستوران پہنچے تو ایک مناسب لیکن بڑے سے ہال نما گوشے کو سالگرہ کی تقریب کے لیے سجایا جا رہا تھا۔ اسے دیکھ کر حیرت ہوئی کہ ارسلان چند لڑکوں کے ساتھ مل کر سجاوٹ کر رہا تھا۔ وہ دلچسپی سے ادھر ادھر دیکھتے ہوئے قدر کو تلاش کرنے لگی جو آتے ساتھ ہی کہیں غائب ہو گئی تھی۔۔۔

"بھئی واہ کومل؟ آپ بھی یہاں موجود ہیں؟"

اچانک ارسلان نے سامنے آکر اس سے ہلکے پھلکے لہجے میں پوچھا۔ کومل نے قدرے جھجھک کر اسے دیکھا مگر اس کو ارسلان سے بالکل خوف محسوس نہیں ہوا تھا۔۔

"قدر میری دوست ہے، اسکی سالگرہ کیسے مس کر سکتی تھی۔۔۔سو آنا ہی پڑا"

بہت اچھا کیا آپ نے موڈ فریش ہو جائے گا۔۔۔" ارسلان نے خوشدلی سے کہا۔۔"اور ہاں بہت مبارک ہو آپکو منگنی کی۔۔"!!

کومل جھینپ گئی اور شرم و حیا سے مغلوب ہوکر سر جھکا لیا۔۔۔

"!!ارسلان بھائی لائیے میں کچھ مدد کروا دوں ساتھ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارسلان ایک بار پھر سجاوٹ میں مصروف ہو چکا تھا جب کومل نے اسے دیکھتے ہوئے مروتاً کہا۔ ارسلان بھی جیسے اسی موقعے کی تلاش میں تھا۔

"!!نیکی اور پوچھ ؟ ضرور مدد کروائیے۔۔۔"

کہتے ساتھ وہ دیوار کے ساتھ لگی سیڑھی پر چڑھا اور کومل کو اشارہ کیا۔۔۔کومل نے جلدی سے اسکے اشارے کے مطابق بڑی سی میز پر پڑے غبارے ایک ایک کرکے اسے پکڑانا شروع کیے۔۔۔

"قدر ناجانے کہاں چلی گئی ہے؟"

کومل کو خیال آیا تو اس نے پوچھا۔۔۔

وہ کھانے کے انتظامات دیکھنے گئی ہے، آجاتی ہے ابھی۔۔۔وہ ٹسلز والا بیلون پکڑائیے"

"گا ذرا۔۔۔

چند ہی لمحوں میں ارسلان نے اسے اچھا خاصا مصروف کر دیا تھا۔۔۔اس پر مستزاد ارسلان کے چٹکلے۔۔۔کومل کو نہیں پتہ تھا کہ ارسلان حس مذاح بھی رکھتا ہے، اس لیے وہ حیرت کے باعث کچھ زیادہ ہنس رہی تھی۔۔۔۔صرف وہی نہیں بلکہ وہاں موجود سب کا ہنس ہنس کر برا حال ہو رہا تھا۔ یونہی ارسلان کی کسی بات پر ہنستے ہوئے کومل نے

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک پھولا ہوا غبارہ اسے اوپر پکڑایا، جسے ارسلان نے قدرے جھک کر کومل کے ہاتھ سے لیا۔۔۔یہ منظر بیرونی دروازے سے اندر داخل ہوتے احتشام کی آنکھوں میں کرچیاں بھر گیا۔۔۔یکدم اسکے اعصاب تن گئے اور وہ بگڑے تیور لیے اندر چلا آیا۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ کومل تک پہنچتا اچانک کہیں سے قدر اسکے سامنے آگئی۔۔۔

"!!واٹ آ بگ سرپرائز احتشام۔۔۔ مجھے امید نہیں تھی آپ آؤ گے۔۔۔"

وہ خوشی سے چہک کر بولی۔۔۔تب ہی کومل ارسلان کی کسی بات پر ہنسی تھی اسکی آواز سن کر قدر نے یوں اس جانب دیکھا جیسے اسے بہت حیرت ہوئی تھی کومل کو ارسلان کے ساتھ دیکھ کر۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارے یہ کومل ابھی تک ارسل کے ساتھ ہے۔۔۔میں اسکو اندر ڈھونڈ رہی تھی پتہ ہی نہیں چلا کب ارسل کے پاس چلی آئی۔۔۔بنتی بھی تو بہت ہے اسکی اور ارسل کی۔۔۔"

وہ بولتے ہوئے کومل اور ارسلان کے نزدیک چلی آئی۔۔۔

"ہائے کومل۔۔۔دیکھو تمہارے لیے ایک سرپرائز ہے میرے پاس۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کے پیچھے کھڑے احتشام کو دیکھ کر کومل کے ہاتھ سے غبارہ چھوٹ گیا اور پھیلے ہوئے لب فورا سمٹ گئے۔۔۔ارسلان نے اسکے تعاقب میں دیکھا۔۔۔

"ہیلو مسٹر احتشام۔۔۔کیسے ہیں آپ؟"

وہ اسکی نزدیک چلا گیا اور مصافحے کے لیے ہاتھ بڑھایا مگر احتشام اسے نظر انداز کرتے ہوئے کومل کو چبھتی نگاہوں سے دیکھتا رہا۔۔۔کومل سراسیمہ نگاہوں سے کبھی احتشام کو دیکھتی کبھی قدر کو اور کبھی گھبرا کر نگاہیں جھکا لیتی۔۔۔وہ اچانک احتشام کو سامنے دیکھ کر نہیں بلکہ اسکی آنکھوں میں ہلکورے لیتے شک اور جلن کو دیکھ کر سہم گئی تھی۔۔۔

"!!!ویل، آئم ارسلان۔۔۔ قدر کا کزن۔۔۔ کافی سنا ہے آپکے بارے میں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے مصافحے کے لیے آگے کیا ہاتھ واپس جیب میں ڈال کر مسکراتے ہوئے کہا۔ احتشام نے اپنی نگاہیں اس پر گاڑ دیں اور تلخی سے مسکرایا۔

"میں نے بھی بہت کچھ سن رکھا ہے آپکے بارے میں سوچا آج خود چل کر دیکھ بھی لوں۔۔۔!!!"

کومل نے احتشام کو حیرت اور بے یقینی سے دیکھا۔

"!!!اوہ وائے ناٹ، ضرور ضرور۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

ارسلان سابقہ خوش اخلاقی قائم رکھے ہوئے تھا۔ کومل نے کبھی ایسی چیزیں نوٹ نہیں کی تھیں مگر وہ اس وقت احتشام اور ارسلان کے رویوں پر غور کرنے پر مجبور ہو گئی تھی۔ ارسلان کا گراف ناچاہتے ہوئے بھی بلند ہو رہا تھا کیونکہ احتشام خوامخواہ تلخ ہو رہا تھا۔ قدر انکو لے کر ایک ٹیبل پر آگئی اور احتشام نے خوبصورت سی پیکنگ میں لپٹا گفٹ اسکے حوالے کیا۔۔۔ قدر نے ادائے بے نیازی سے اس گفٹ پیک کی جانب دیکھا اور پھر مصنوعی حیرت سے مسکرا دی۔

"دِس از بیوٹیفُل احتشام۔۔۔مگر اس میں ہے کیا؟"

احتشام کو قدر کے اس انداز کی عادت ہو گئی تھی مگر کومل کے لیے یہ سب نیا ہی تھا۔ وہ قدر کو نظرانداز کر کے صرف احتشام کو دیکھتی رہی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ ایک بہت خاص تحفہ ہے، آپ جیسی خاص لڑکی کے لیے۔۔۔"

اس نے جان بوجھ کر ایسا کہا تھا، کومل کا چہرہ تاریک رہ گیا۔۔۔ قدر مارے خوشی کے اچھل کر رہ گئی۔۔۔اسکا لہریے دار لمبا گولڈن فراک پھول کی طرح کھلتا چلا گیا۔۔۔ اسکی لمبی گردن کے اطراف میں پھیلے سیاہ تراشیدہ بال اسے اور زیادہ پرکشش بنا رہے تھے۔۔۔احتشام کا سارا دھیان اس پر تھا۔ بے بی پنک رنگ کی گھٹنوں تک آتی قمیض

URDU NOVEL BANK

جس کے گلے، بازو اور دامن پر نفیس سلور تلے کا کام کڑھا ہوا تھا اور پاجامے کے ساتھ ہم رنگ دوپٹہ سلیقے سے اوڑھے کومل کی گلابی مائل رنگت اندرونی انتشار کے باعث آنچ دینے لگی تھی۔۔۔ وہ رونا نہیں چاہتی تھی اس لیے خاموشی سے وہاں سے اٹھ کر برتھ ڈے ہال سے باہر آگئی، وہاں اسکی نظر واش روم پر پڑی وہ سیدھا اندر چلی آئی اور بے اختیار ہوکر رو پڑی۔۔۔

کومل کے جاتے ہی احتشام کے چہرے پر گہری سنجیدگی چھا گئی۔۔۔ اسے اپنا کہا رد کیا جانا بے حد برا لگا تھا۔ ارسلان سے کومل کو وہ جتنا دور رکھنا چاہتا تھا اسی قدر وہ دونوں قریب آکر اسکے ضبط کو آزما رہے تھے۔ صرف یہی نہیں اسے پہلی بار یوں بھی لگنے لگا کہ جیسے کومل اسے جان بوجھ کر دھوکہ دے رہی ہے۔۔۔ وہ ارسلان اور اسکی امارت سے متاثر ہے۔ اسکا غصہ کسی طرح کم نہیں ہو رہا تھا کہ جس کے لیے وہ دن رات محنت کر رہا تھا وہی اسکی پیٹھ میں چھرا گھونپنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔

"کیا ہوا احتشام، کہاں کھو گئے۔۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اچانک قدر نے اسکے کندھے کو چھوا تو وہ چونک گیا۔۔۔ اس نے ارسلان کو خشک نگاہوں سے دیکھا اور ہھر دوبارہ قدر کی جانب دیکھ کر پھیکے سے انداز میں مسکرا کر نفی میں سر ہلایا۔

اسکے بعد جب تک کومل وہاں رہی اسکی سرخ سوجی ہوئی آنکھیں اور ستا ہوا چہرہ ہر ایک کو کوئی کہانی سناتا رہا۔۔۔ احتشام چپکے چپکے اسے دیکھ رہا تھا مگر کومل نے ایک بار بھی احتشام کی جانب نہیں دیکھا تھا، سپاٹ چہرے کے ساتھ ایک طرف بیٹھی رہی تھی، وہ مزید بے چین ہوگیا تھا۔۔۔اسی بے چینی اور غصے میں اس نے کتنے ہی سیگریٹ پھونک ڈالے۔۔۔ اسکا دل چاہ رہا تھا کومل کا گلا دبا دے مگر وہ اس سے محبت کرتا تھا، جس سے محبت کی جائے اسکی زندگی بڑی پیاری ہوتی ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ کیا بدتمیزی تھی کومل؟"

قدر نے اس شام تو کومل کو کچھ نہ کہا تھا ہاں مگر اگلے دن وہ اسکے سر پر سوار ہو چکی تھی۔

"بدتمیزی؟"

کومل نے اسے حیرت سے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

"تو اور کیا دوستیں ایسی ہوتی ہیں؟ میری خوشی میں شریک ہونے کی بجائے تم ایک جانب بیٹھی ٹسوے بہاتی رہی۔۔۔آخر تم کیوں ایسا کر رہی ہو میرے ساتھ؟"

کومل نے رُخ پھیر لیا۔۔۔

"!!مجھے جواب چاہیے۔۔۔"

وہ اسکے سامنے ڈٹ کے کھڑی ہوگئی۔۔

"!!قدر پلیز میں اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔"

کومل نے التجائیہ انداز میں کہا۔

"آخر مسئلہ کیا ہے تمہارے ساتھ؟"

کومل نے سر جھٹکا، مسئلہ بتا دیتی تو بھی اسی پر الزام آتا کہ وہ دقیانوسی سوچ رکھتی ہے۔۔اس نے خاموش رہنا مناسب سمجھا۔

"ایک بات تو تہہ ہے کہ تمہیں مسئلہ مجھ سے ہی ہے۔۔"

قدر نے اسے بولنے پر اکسایا۔ کومل نے نفی میں سر ہلایا۔

"ایسا کچھ نہیں۔۔"

کومل نے اکتائے ہوئے انداز میں کہا تو قدر نے اسے گھورا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تو پھر کیسا ہے؟"

کومل کو اب غصہ آنے لگا تھا۔ وہ بے ساختہ کھڑی ہوگئی۔ قدر اسکے سامنے آکر کھڑی ہوگئی۔۔

"کومل بتاؤ مجھے۔۔۔؟"

تمہیں نہیں پتہ؟ کیا تم نے نہیں محسوس کیا کل احتشام کا رویہ کیا تھا؟ اور تم۔۔۔"

"تم نے مجھے بتایا کیوں نہیں تھا کہ احتشام بھی وہاں آئے گا؟

وہ پھٹ پڑی، قدر نے ایک گہرا سانس لیا اور اسکے کندھے پر اپنا ہاتھ رکھا۔

بیٹھ جاؤ کومل۔۔۔اینڈ پلیز بی ریلیکس۔۔۔تمہاری ایک بہت بری عادت ہے تم چھوٹی" چھوٹی باتوں کو سر پر سوار کر لیتی ہو۔۔۔دیکھو کومل تم جانتی ہو نا آجکل میری کاروباری مصروفیات کس قدر بڑھ گئی ہیں، مجھے بعض اوقات خود اپنے لیے بھی وقت نہیں ملتا مگر تم تو میری دوست ہو کم از کم تم تو سمجھا کرو مجھے۔۔۔ وہ بزنس پارٹنر ہے میرا اسکا آنا کوئی حیرت کی بات نہیں۔۔۔اب تو تمہاری منگنی ہو چکی ہے تمہیں کسی قسم کا کوئی ڈر نہیں ہونا چاہیے۔۔۔!!"

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کی باتیں ہی ایسی تھیں کومل اسے دیکھتی رہ گئی۔۔۔ وہ یونہی قدر کے سامنے لاجواب ہو جایا کرتی تھی۔

"!!مجھے کوئی ڈر نہیں ہے۔۔" کومل نے جھوٹ بولا،"مگر شدید دکھ ہے۔۔"

قدر نے اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔۔

"!!نکال دو اس دکھ کو دل سے، ایسا کچھ نہیں ہے۔۔"

کومل نے تڑخ کر اسے دیکھا۔

نہیں نکال سکتی، اسکی آنکھوں میں مجھے اپنے لیے شک نظر آیا ہے، تحقیر نظر آئی ہے ،"

"غصہ نظر آیا ہے اور بدگمانی بھی۔۔۔کیسے نظر انداز کردوں ان سب چیزوں کو؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم بہت زیادہ ایگریسو ہو رہی ہو کومل، وہ تم سے آج بھی اتنی ہی محبت کرتا ہے۔۔۔"

"کیا تم نظرانداز نہیں کرسکتی اس بات کو؟

نظرانداز کرنے والی بات نہیں ہے، میری ذات کے وقار کو ٹھیس پہنچ رہی ہے قدر۔۔۔"

"!! سمجھنے کی کوشش کرو تم بھی ایک لڑکی ہو۔۔۔۔

کومل نے زچ ہوکر کہا تھا۔

"!!میں بات کروں گی احتشام سے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے اس کا ہاتھ تھپک کر کہا، کومل کا دل کٹ کر رہ گیا وہ کچھ نہ بولی۔۔۔ اسکا دل بھرا ہوا تھا۔۔۔وہ کسی سے اپنا دکھ بانٹ کر اپنے دل کا غبار ہلکا کرنا چاہتی تھی مگر اسکے پاس ایسا کوئی نہیں تھا جس سے وہ بات کر سکتی۔۔۔ قدر اسے سمجھ نہیں رہی تھی، احتشام بدگمان تھا اور امی۔۔۔انہیں شاید علم ہی نہیں تھا انکی بیٹی کس اذیت سے دوچار ہے۔۔

©knza musannifa®

"احتشام! کیا ہوا۔۔۔ کس بات پر پریشان ہو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

،قدر نے اسکا بازو جھنجھوڑا تو وہ بری طرح چونکا

"!!آاا۔۔۔ہاں؟ کچھ نہیں۔۔۔"

میں محسوس کر سکتی ہوں۔۔" وہ اسکے قریب کرسی پر بیٹھتے ہوئے بولی، احتشام اسے"
ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔"کومل نادان ہے، وہ بھی مجھ سے شکوہ کر رہی تھی مگر میں نے
"سمجھانے کی کوشش کی اسے۔۔۔

احتشام نے اسکی بات کاٹی۔

URDU NOVEL BANK

"کیا کہا اس نے آپ سے؟"

احتشام کا لہجہ سخت ہوگیا۔۔۔

"!!میں نے کہا نا وہ نادان ہے۔۔ سمجھ جائے گی"

"!!قدر میں نے کچھ پوچھا ہے آپ سے۔۔"

قدر نے ماتھے پر تفکرات کی لکیریں ڈال لیں۔

"!!!اسے شکوہ ہے آپ شکی مزاج ہیں، تنگ نظر ہیں۔۔۔ تلخ رو ہیں۔۔"

"یہ سب اس نے کہا آپ سے؟"

احتشام کا غم و غصے سے برا حال تھا۔ قدر نے سر جھکا لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اس میں کوئی قباحت نہیں احتشام۔۔"

کیوں کوئی قباحت نہیں؟ اب وہ ہماری ذاتی باتیں دوسروں سے کرے گی؟ کیا یہ"

"ویلیو ہے میری اسکی نظر میں؟

وہ بپھر کے بولا، قدر نے اسکو ٹوکا نہیں وہ اسکو بولنے دینا چاہتی تھی ۔۔جس قدر وہ اس کے سامنے کھلتا اتنا ہی قدر کے لیے اچھا تھا۔۔۔وہ اسکا اعتماد حاصل کرکے اسے اپنی انگلیوں پر نچانا چاہتی تھی۔۔۔یہ اسے آتا تھا۔۔۔وہ کر سکتی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں کوئی غیر نہیں ہوں احتشام، کومل میری دوست ہے اور یقیناً آپکے لیے بھی اجنبی نہیں ہوں۔۔۔کچھ حق تو میرا بھی بنتا ہے۔۔"

کافی دیر تک اسکے بولنے کا انتظار کرنے کے بعد بالآخر وہ غمگین لہجے میں بولی تھی۔

احتشام نادم ہوگیا۔۔اس نے معذرت بھی کرلی۔۔۔قدر نے خوشدلی سے اسکی معذرت قبول کرلی تھی، احتشام اسکے ساتھ باتوں میں مصروف ہوگیا۔

"آج میں آپکو ایک ایسی جگہ لے کر جاؤں گی جہاں آپ کی ساری اداسی اور کلفت دور ہو جائے گی۔۔۔!!"

قدر نے تجسس بھرے انداز میں اسے دیکھا۔ احتشام مسکرا دیا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسی کون سی جگہ ہے بھلا؟"

وہ سوچنے لگا۔

"یہ تو وہاں جا کر پتہ چلے گا آپکو۔۔۔چلیں؟"

قدر چٹکی بجا کر بولی۔

"ٹھیک ہے۔۔۔!!"

احتشام فوراً مان گیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پندرہ منٹ بعد وہ اسکے ساتھ "فینٹسی" میں داخل ہو رہی تھی۔۔۔احتشام نے قدر کو تاسف بھری نگاہوں سے گھورا۔۔۔

"!!یہ بہت عجیب مذاق تھا ویسے۔۔"

وہ اپنے سامنے مختلف جھولوں پر بچوں کو چیخ و پکار کرتا دیکھ کر بیزاری سے بولا۔

"مذاق؟"

قدر نے اس سے زیادہ حیرت کا اظہار کیا۔ احتشام اسے ہی دیکھ رہا تھا۔وہ کچھ نہ بولا۔

"یہ کوئی مذاق نہیں ہے احتشام، یہ وہ جگہ ہے جہاں آکرمیں بچی بن جاتی ہوں اور اپنے تمام دکھ اور پریشانیاں بھول جاتی ہوں۔۔۔مجھے بہت اچھا لگتا ہے یہاں آنا۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بچوں کی طرح خوش ہوکر اسے بتا رہی تھی۔۔۔احتشام اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔اسے کبھی قدر کی سمجھ نہیں آتی تھی۔۔

"کم آن احتشام۔۔۔لیٹس ٹیک آ رائیڈ۔۔۔"

اچانک وہ اسکا ہاتھ تھام کر چلائی اور اسے لے کر بچوں اور نوجوانوں کے ہجوم میں آگئی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نہیں قدر، میں ---میں یہ سب نہیں کر سکتا---کتنا عجیب لگے گا میں یہاں ٹھیک"

"ہوں---

وہ جزبز ہورہا تھا---

"!!احتشام، لڑکیوں کی طرح شرمانا چھوڑو اور میرے ساتھ آؤ---"

وہ ٹکٹ ہاوس کی جانب بڑھی اور دو فینٹیسی بینڈز خریدے، ایک خود باندھا اور ایک احتشام کے ہاتھ پر باندھ دیا۔احتشام اس لمحے کو کوس رہا تھا جب وہ بنا سوچے سمجھے منہ اٹھا کر اسکے ساتھ چلا آیا تھا۔

"اونچائی سے ڈر لگتا ہے؟"

اس نے آگے بڑھتے ہوئے اونچی آواز میں پوچھا مگر اردگرد شور اتنا تھا احتشام کو سمجھ نہیں آئی۔

"کیاااا؟"

"میں نے پوچھا اونچائی سے ڈر لگتا ہے؟"

وہ اس بار چلا کر بولی تھی---

"!!نہیں--"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ بھی چلایا۔۔

"!!ٹھیک ہے پھر آؤ میرے ساتھ۔۔۔"

وہ اسکا ہاتھ تھام کر اسے "فلائنگ کارپٹ" کی جانب لے گئی۔۔۔احتشام کے لیے یہ انوکھا تجربہ تھا وہ اپنے بچپن میں بھی بہت کم پارک جیسی جگہوں پر گیا تھا۔۔۔اس لیے اسکی دلچسپی نہ ہونے کے برابر تھی۔

"مزہ آرہا ہے نا؟"

وہ جھولے سے اترتے ہوئے پرجوش سے انداز میں بولی جبکہ احتشام کا سر چکرا رہا تھا مگر وہ اسکی خاطر اثبات میں سر ہلاتا چلا گیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!!اوکے اب "کریزی ٹرین" میں بیٹھتے ہیں۔۔سچی بہت مزے کی ہے"

اس نے دیرینہ دوست کی طرح اسکا بازو تھام کر دوسری طرف لیجاتے ہوئے کہا۔ احتشام کا اس بار جی چاہا اپنا سر پھوڑ لے۔

صبح سے سارے گھر میں اودھم مچا ہوا تھا۔ اعجاز خالو بیوی بچوں کو آفس جاتے وقت ڈراپ کر گئے تھے۔ حق نواز نے جان بوجھ کر اسکول سے چھٹی کی تھی کہ اسے کوئی

URDU NOVEL BANK

بہانہ ہی چاہیے تھا۔۔۔اِس وقت وہ ننھی ہادیہ اور شایان کو ساتھ لے کر موٹر سائیکل پر باہر گیا ہوا تھا۔ امی نے ہمیشہ کی طرح لازماً دہی منگوایا تھا، اس نے بچوں کو بائیک پر بٹھایا اور بچوں کو سیر کروانے نکل گیا۔

"کیسے ہو بیٹے سلیم نواز؟"

پنکی خالہ نے نم آنکھیں پونچھتے ہوئے سلیم نواز کو سینے سے لگایا۔۔۔وہ ابھی سو کر اٹھا تھا۔

"!!ٹھیک ہوں۔۔"

وہ مختصر جواب دے کر خاموش ہوگیا۔۔۔پنکی خالہ نے رنجیدہ نگاہوں سے کومل اور امی کی جانب دیکھا، وہ دونوں بھی غمگین تھیں۔۔۔انہوں نے سلیم نواز کو خوب باتوں میں لگانا چاہا، اسکا دھیان اس دردناک واقعے سے ہٹانے کی خاطر اپنی سی کوشش کی مگر اسکی ہر بات ہوں، جی، ٹھیک ہے تک محدود تھی۔۔۔تبھی بچے شور مچاتے اندر آگئے۔۔۔

"ماما۔۔۔ماما اور جھولا لینا۔۔۔"

ہادیہ نے پنکی خالہ کی گود میں سماتے ہوئے ضد کی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہادیہ بس اب باہر نہیں جانا۔۔۔ادھر آؤ دیکھو سلیم نواز بھائی سے آپ نے سلام نہیں"
"کیا نا، وہ پھر ناراض ہو جائیں گے آپ سے۔۔جلدی سے " شیک ہینڈ" کرو۔۔۔
سلیم نواز ننھی ہادیہ کو دیکھ کر مسکرا دیا۔۔۔

"!!نو ماما یہ گندے ہیں۔۔مجھے حق نواز بھائی کے ساتھ بائیک پر جھولا لینا ہے۔۔۔"
سلیم نواز کے چہرے پر کئی رنگ آکر گزر گئے، اس نے بے ساختہ زور سے بستر کی چادر جکڑ لی۔۔۔پنکی خالہ الگ اپنی جگہ شرمندہ سی ہوگئیں انہوں نے کھینچ کر ایک تھپڑ اس چھوٹی سی بچی کے منہ پر جڑ دیا۔۔

"!!بدتمیز، شرم نہیں آتی۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہائے نوج! پنکی تم پاگل ہوگئی ہو کیا؟"
امی نے کھینچ کر ہادیہ کو پنکی خالہ کی گرفت سے آزاد کروایا، جو ہادیہ کو غصے اور خفت سے گھور رہی تھیں۔۔پہلے چند سیکنڈ تو ہادیہ کا سانس ہی نہ نکلا، اسے شاید عادت نہیں تھی ماں سے مار کھانے کی۔۔۔امی نے جلدی جلدی اسکی کمر اور پشت سہلائی پھر وہ یوں مچل کر روئی کہ دل ہی دہل گیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"نہیں آپا، یہی اسکا علاج ہے۔۔۔بہت بدتمیزی کرنے لگ گئی ہے جب دیکھو ضد کرنا شروع کر دیتی ہے۔۔!!"

پنکی خالہ اور زیادہ جذباتی ہو گئی تھیں مگر کومل فوراً ہادیہ کو کمرے سے باہر لے گئی تھی۔۔

"پنکی یہ تم نے بہت غلط کیا، بچے یوں کہہ ہی دیتے ہیں اسکو کیا عقل اتنی سی بات حد کرتی ہو تم بھی۔۔!!"

امی بے حد ناراض تھیں۔

"قصور ہادیہ کا نہیں ہے، اس نے تو ٹھیک ہی کہا ہے خالہ۔۔۔میں واقعی گندہ ہوں!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی اور پنکی خالہ نے اچانک سلیم نواز کی طرف دیکھا، وہ مجرموں کی طرح سر جھکائے ہوئے تھا اور آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔۔ دونوں کے دل کٹ کر رہ گئے۔

"سلیم نواز۔۔۔۔میری جان تم ایسا کیوں سوچتے ہو؟"

خالہ رونا شروع ہو گئیں اور اسکے ہاتھ چومے۔۔اس نے اپنے ہاتھ چھڑا لیے۔۔۔

"مجھے اکیلا چھوڑ دیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ رُخ موڑ کر لیٹ گیا۔۔۔ امی نے اشارہ کیا تو وہ دونوں اٹھ کر باہر آگئیں۔

"یہی حالت ہے اسکی، ہر بات خود پر لے لیتا ہے۔۔۔ کمرے اور بستر کا ہو کر رہ گیا ہے میرا بچہ۔۔!!"

امی نے مایوسی سے کہا۔۔باہر سے ہادیہ کے رونے کی آواز اب بھی آرہی تھی۔۔۔

"آپ اسکو باہر کھلی فضا میں لے کرجایا کریں آپا یوں کمرے میں بند رہ کر تو وہ اور بیمار پڑ جائے گا، یہ کوئی مسئلے کا حل تو نہیں۔۔۔!!"

"بات مانے تو تب نا، جاؤ تم ہادیہ کو سنبھالو اور خبردار جو آج کے بعد بچی پر ہاتھ اٹھایا میں ہرگز برداشت نہیں کروں گی۔۔!!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

پنکی خالہ جلدی باہر کی جانب لپکیں۔۔۔انہیں دیکھ کر بچی نے اور زیادہ رونا شروع کردیا۔پنکی خالہ نے کبھی اسے نہیں مارا تھا اس لیے انکا اپنا دل بھی بے حد مضمحل سا تھا۔۔۔ پہلے تو ہادیہ انکے پاس ہی نہ آئی مگر پھر انہوں نے پچکار کے اسے اپنے سینے سے لگا لیا اور چٹاچٹ پیار کرنے لگیں۔۔۔ وہ تھوڑی دیر میں خاموش ہو گئی تھی مگر اسکی سسکیاں اب بھی جاری تھیں۔۔وہ ابھی تک شاک کے عالم میں تھی۔

"ماما ہادی کو کا ہوا؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

شایان نے چھوٹی بہن کو سسکتے دیکھا تو ماں کا دوپٹہ کھینچا۔۔۔اسے نہیں پتہ تھا تمام بات کا۔۔۔پنکی خالہ اب واقعی شرمندہ ہو رہی تھیں۔ انہوں نے اسے ٹالتے ہوئے برتن لگانے میں امی کی مدد کی۔۔۔

"واہ کومل! بہت ہی لذیذ سالن بنایا ہے۔۔۔تمہارے سسرال والوں کے تو خوب مزے ہوں گے۔۔"

کھانا کومل نے بنایا تھا، سب رغبت سے کھا رہے تھے۔۔ کومل شرما گئی۔ امی کے چہرے پر کوئی مسکراہٹ نہیں تھی۔۔

"ہادیہ میرے پاس آؤ، میں کھانا کھلاتی ہوں اپنی بیٹی کو۔۔"

امی نے کہا تو پنکی آپا نے ہادیہ کی طرف دیکھا جو انکی کوشش کے باوجود کھانا نہیں کھا رہی تھی۔ اس نے نفی میں سر ہلایا اور منہ بنا کر بیٹھی رہی۔

"!!!ابھی تک سہمی ہوئی ہے۔۔تم نے بھی تو حد ہی کردی۔۔"

امی کو ایک بار پھر پنکی خالہ پر غصہ آیا، وہ اس بار کچھ نہیں بولی تھیں۔

"امی کیوں نا آج پارک چلیں شایان اور ہادیہ کے ساتھ؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حق نواز نے ماحول کی کبیدگی دور کرنے کو کہا۔ امی کو اس کا خیال اچھا لگا، شایان تو فوراً مچل گیا تھا۔۔

"ہاں میری بیٹی بھی جائے گی۔۔۔ جھولا لینا ہے نا ہادیہ؟"

امی نے اسے گود میں بٹھاتے ہوئے پیار سے کہا تو وہ جھولے کا سن کر زور زور سے سر ہلانے لگی۔۔امی نے تسلی آمیز نگاہوں سے پنکی خالہ کو دیکھا، وہ بھی خوش ہوگئی تھیں کہ چلو ہادیہ کا موڈ بہتر ہو جائے گا۔۔۔ کھانے کے بعد یہی طے پایا کہ کچھ دیر آرام کرکے عصر کے وقت سب گھر سے روانہ ہوں گے، ابا کو دفتر میں اطلاع کر دی گئی تھی۔۔۔لیکن اب مسئلہ تھا سلیم نواز کا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم میری جان، ہادیہ بہت چھوٹی ہے اتنے سے بچے کو عقل نہیں ہوتی کہ کیا بات"
"کہاں کرنی ہے کہاں نہیں۔۔

امی نے سلیم نواز کو کھانا کھلاتے ہوئے پچکارا۔

"!!پتہ ہے مجھے امی۔۔۔"

اس نے روٹی کا لقمہ لینے سے پہلے سادگی سے کہا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ابھی تک وہ سہمی ہوئی ہے، پنکی نے تمہاری خاطر اس پر ہاتھ اٹھایا اب تمہیں بھی اس"
"ننھی سی بچی کی خوشی کے لیے اسکے ساتھ جانا ہوگا، میری بات مانو گے نا؟
انہوں نے منت کرنے والے انداز میں کہا، سلیم نے ہاتھ روک کر انہیں دیکھا۔۔اسکی نگاہوں میں قطعیت تھی۔

"!!میں باہر نہیں جاؤں گا امی، مجھے لوگوں سے وحشت ہوتی ہے۔۔۔"
امی نے خفگی سے اسکی جانب دیکھا۔
تم بچے نہیں ہو سلیم نواز، بڑے ہو سمجھدار ہو۔۔۔ اس ننھی سی بچی کا دل رکھنے کے"
"لیے اتنا نہیں کر سکتے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"امی میں۔۔۔"
امی نے سلیم نواز کی بات کاٹی۔۔
کوئی امی شمی نہیں۔۔۔تمہیں میرے کہے کی اتنی فکر ہوتی تو اتنا بولنا ہی نہ پڑتا"
"!!مجھے۔۔۔جو تمہارے جی میں آئے کرو
وہ اٹھ کر باہر آگئیں۔ سلیم نواز کے اسپتال سے واپس آنے کے بعد آج پہلی بار امی اسکے ساتھ پرانی جون میں واپس پلٹی تھیں۔ سلیم نواز دم بخود رہ گیا۔ اس نے سر جھٹکا

URDU NOVEL BANK

اور سامنے پڑے کھانے کی جانب متوجہ ہوگیا، کھانا بہت مزے کا تھا اس نے تمام پلیٹ خالی کردی اور ٹھیک آدھ گھنٹے بعد وہ تیار ہوکر امی کے کمرے میں آیا تھا۔۔۔ سب اسے دیکھ کر شادی مرگ کی کیفیت میں آگئے۔۔۔

"آپ لوگ ابھی تک تیار نہیں ہوئے؟"

اس نے سب کو منہ لٹکائے بیٹھے دیکھ کر عام سے انداز میں پوچھا۔۔۔سب اسے حیرت سے تک رہے تھے۔۔ دھلا دھلایا چہرہ، نیا لباس، صاف جوتے۔۔۔وہ کمزور اور لاغر ہونے کے باوجود بہتر لگ رہا تھا کیونکہ وہ ایک خوبصورت لڑکا تھا۔

"!!سلیم نواز۔۔ماں صدقے میرا بچہ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے روتے ہوئے اسے اپنے ساتھ لپٹا لیا، یہی حال پنکی خالہ کا بھی تھا۔۔کومل کی آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں۔۔۔ حتیٰ کہ حق نواز کی آنکھیں بھی نم تھیں۔۔۔آج ان سب کا سلیم نواز پلٹ آیا تھا۔

سلیم نواز سب کے چہروں پر الوہی چمک دیکھ کر سوچ رہا تھا کیا میری وجہ سے میرے اہل خانہ اس قدر اذیت میں تھے۔۔۔؟ کیا واقعی میں اتنی اہمیت رکھتا ہوں ان سب کے لیے۔۔۔؟ اسکے باوجود کہ میرے پاس اب کچھ بھی نہیں رہا پھر بھی یہ سب

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مجھ سے اتنا ہی پیار کرتے ہیں؟ میں نے کیوں قدر نہیں کی ان لوگوں کی؟ آخر کیوں---؟؟ وہ اپنا محاسبہ خود کر رہا تھا اور اچھا ہی تھا، اسکے ذہن کی گرہیں جتنی جلدی کھلتیں اتنا ہی اسکے لیے بہتر تھا۔

"!!لو جی، پارک تو بند ہے آج---"

پارک میں کسی سیاسی جماعت کا جلسہ ہو رہا تھا جس وجہ سے جھولوں پر پابندی تھی--- سب کے منہ لٹک گئے--- بچوں کا دل ٹوٹ گیا--- سلیم نواز کو فینٹیسی جیسی جگہ کا علم تھا، وہ اکثر اپنے امیر دوستوں کے ساتھ تھری ڈی گیمز کھیلنے وہاں جایا کرتا تھا---- اسکے کہنے پر سب بخوشی فینٹیسی میں چلے آئے -- وہاں آکر ان سب کو حیرت کا شدید جھٹکا لگا--- یہ تو کوئی الگ ہی دنیا تھی--- کارٹون کے کرداروں کے لمبے چوڑے سجے سجائے مجسمے جگہ جگہ آویزاں تھے--- بڑے بڑے اسمارٹ ٹی وی اسکرین اور ان پر تھرکتے فینٹیسی کے مختلف جھولوں اور گیمز کے مناظر الگ ہی سماں باندھ رہے تھے--- تیز میوزک اور شوروغل---وہاں ایک الگ ہی دنیا تھی۔

فینٹیسی، ایک بڑے پیمانے پر پھیلا ہوا پلے لینڈ تھا۔یہاں جدید جھولے اور تھری ڈی گیمز کے علاوہ سینما ہال بھی موجود تھا جہاں صرف اینیمیٹڈ موویز دکھائی جاتی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھیں۔۔۔ کومل بھی بچوں کی طرح خوش ہو رہی تھی۔۔۔ اس نے وہاں آتے ہی احتشام کو بہت یاد کیا، صرف یہی نہیں ایک دو بار اسکی آنکھوں کو دھوکا محسوس ہوا جیسے اس نے احتشام کو وہاں دیکھا بھی تھا، اس خیال کے آتے ہی اس نے خود کو اتنا بے خود ہونے پر سرزنش کی اور ہادیہ اور شایان کی جانب متوجہ ہو گئی جو کارٹون کی اس دنیا کو دیکھ کر بے حد خوش ہو رہے تھے۔۔۔ فینٹیسی بینڈز(وہ بینڈز جنہیں پہن کر اپنی مرضی سے ہر جھولا لیا جا سکتا ہے) بے حد مہنگے تھے اور ان کا خریدنا فائدہ مند بھی نہیں تھا لہذا ان سب نے صرف کریزی ٹرین کا ٹکٹ لیا، امی اور پنکی خالہ اوپن کیفے میں بیٹھ گئی تھیں۔۔۔کومل کا کوئی ارادہ نہیں تھا مگر ہادیہ بہت چھوٹی تھی اسکے ساتھ اسے جانا ہی پڑا جبکہ شایان کے ساتھ حق نواز تھا۔۔۔ سلیم نواز سب کے پرزور اصرار کے باوجود ٹرین کے باہر کھڑا رہا۔۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کریزی ٹرین واقعی کریزی تھی، سب کا چیخ چیخ کر برا حال ہوگیا۔۔۔ جیسے ہی ریل واپس اسٹیشن پر آکر رُکی سب نے سکون کا سانس لیا۔۔۔

"!!اس ٹرین نے تو میرے چودہ طبق روشن کر دیئے ہیں۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے باہر نکلتے ہوئے قدر سے کہا۔۔۔اس نے قہقہہ لگایا۔۔ سلیم نواز جو کہ باہر ہی کھڑا تھا اس نے نسوانی قہقہہ سنا تو کسی گہری سوچ سے باہر نکل آیا۔۔۔ اسے نے بالکل غیر دانستہ طور پر پلٹ کر دیکھا مگر احتشام اور قدر کو ایک ساتھ دیکھ کر وہ ٹھٹھک کر رک گیا۔۔۔

"!!!ابھی آپکو رولر کوسٹر پر بیٹھنا پڑے گا میرے ساتھ، پھر دیکھیے کمال۔۔۔"

اس نے مزے سے اسکا ہاتھ کھینچ کر ایک طرف لیجاتے ہوئے کہا۔۔۔ سلیم نواز بری طرح چونک گیا، یہ بے تکلفی بالکل مناسب نہیں تھی۔

"!!یہ رولر کوسٹر کیا بلا ہے بھئی۔۔۔میرے خیال سے واپس چلنا چاہیے اب۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اوں ہوں۔۔۔!!" قدر نے زور زور سے سر نفی میں ہلایا اور ایک بے حد خطرناک رائیڈ کی جانب اشارہ کیا جس پر اٹھارہ سال سے کم عمر بچے کا بیٹھنا ممنوع تھا۔۔۔"وہ دیکھیں، وہ رہی رولر کوسٹر۔۔۔!!"

وہ چلائی تو احتشام نے اس جانب دیکھا، مگر اگلے ہی لمحے بے ساختہ اسکا قہقہہ چھوٹ نکلا۔۔۔اس لمحے وہ بالکل سلیم نواز کے قریب پہنچ چکے تھے۔۔اچانک احتشام کے چہرے کا رنگ بدلا اور اسلے لب ایک دوسرے میں پیوست ہوگئے۔۔۔ وہ حیرت و بے یقینی سے

URDU NOVEL BANK

آنکھیں پھاڑے اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔ سلیم نواز یہاں ہے تو یقیناً کومل بھی یہاں ہوگی اور اگرکومل نے مجھے یہاں قدر کے ساتھ دیکھ لیا تو۔۔۔احتشام کی ہتھیلی تلے پسینہ آگیا۔۔۔

"چلو نا احتشام۔۔۔رُک کیوں گئے؟"

قدر اٹھلائی اور اسے ایک بار پھر اپنے ساتھ گھسیٹنے لگی۔۔۔

کیا ہوا سلیم نواز، تمہارا چہرہ کیوں سفید پڑ رہا ہے جیسے تم نے کسی بھوت کو دیکھ لیا"

"ہے؟

حق نواز نے از راہ مذاق اسکے نزدیک آکر کہا، اس بات پر کومل نے سلیم نواز کا چہرہ بغور دیکھا، وہ حقیقتاً پریشان نظر آتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"سلیم۔۔۔تم ٹھیک ہو نا؟"

اسے تشویش ہوئی۔ سلیم نواز نے بغیر کوئی جواب دیئے ایک جانب دیکھا کومل نے بھی اسکی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا مگر اسے کچھ غیر معمولی نظر نہ آیا۔۔۔ سلیم نواز نے کومل کا چہرہ دیکھا اور نفی میں سر ہلاتے ہوئے امی کے پاس چلا آیا۔۔۔سب نے اسکی پیروی کی۔۔۔ سب بہت خوش تھے مگر کومل محسوس کر رہی تھی کوئی بات ہے جو سلیم

URDU NOVEL BANK

نواز کے دل میں ہے ، ناجانے وہ کیا بات ہوگی۔۔۔وہ سوچتی رہی مگر کوئی سرا ہاتھ نہ آیا۔

©knza musannifa®

اس رات احتشام کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور رہی، اگر سلیم نواز نے کومل کو بتا دیا؟ بلکہ اب تک تو بتا بھی چکا ہوگا۔۔۔اسکا ذہن کشمکش کا شکار تھا۔۔۔یوں تو وہ سلیم نواز سے سامنا ہوتے ہی فوراً وہاں سے نکل آیا تھا مگر جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔ وہ بے بسی سے انگلیاں چٹخاتا رہا۔۔ اسے قدرپر غصہ آیا کہ وہ اسے کیوں ایسی جگہ لے کر گئی۔۔مگر قدر سے زیادہ اسے خود پر غصہ تھا کہ آخر وہ اسکے ساتھ گیا ہی کیوں؟

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اگلے کئی دن اس نے کومل سے رابطہ نہ کیا، کومل نے بھی اس سے دوبارہ رابطہ نہیں کیا تھا۔ وہ اپنا سارا وقت کاروبار کو دے رہا تھا اور خود کو بری طرح مصروف رکھے ہوئے تھا۔۔ یہ پہلی بار تھا کہ قدر آفس میں نہیں آئی تھی ورنہ وہ روز بغیر وجہ کے احتشام سے ملنے آیا کرتی تھی۔۔احتشام اسے منع نہیں کر سکتا تھا کیونکہ ساری سرمایہ کاری قدر نے کی تھی۔۔۔ احتشام کو محسوس ہوا کہ وہ قدر کی کمی کو محسوس کر رہا

URDU NOVEL BANK

ہے۔۔۔اسکی اوٹ پٹانگ باتوں کو، اسکی ضد کو اور اسکے لباس کو، اسکے بالوں کو۔۔۔ وہ تقریباً سب کچھ ہی یاد کر رہا تھا۔۔۔اگلے۔دن وہ پھرہنا بتائے غیر حاضر تھی۔۔۔ تیسرے دن وہ ہشاش بشاش احتشام کے سامنے موجود تھی۔۔۔احتشام نے چھوٹتے ہی گِلہ کیا اور نہ آنے کی وجہ پوچھی تو قدر مارے مسرت کے گلاب کی مانند کھل کر رہ گئی۔۔۔ اسے اپنی اہمیت کا احساس ہونا شروع ہوگیا تھا۔۔۔یہی تو وہ چاہتی تھی۔۔۔

ان دونوں نے کھانا باہر کھانے کا ارادہ کیا۔۔۔ آج احتشام خلاف توقع اس کے ساتھ کافی باتیں کر رہا تھا۔۔قدر کے لیے یہ خوشی کے ساتھ ساتھ بے یقینی کا مقام تھا۔ مون سون کی بارشیں ہر دو دن بعد برسنے لگ جاتی تھیں۔۔۔وہ دونوں باہر نکلے تو ہلکی بوندا باندی شروع تھی۔۔۔پارکنگ ایریا تک پہنچنے سے پہلے بارش موسلا دھار برسنا شروع ہو گئی تھی۔۔۔قدر اور احتشام، جلدی سے ایک درخت کے نیچے آکھڑے ہوئے۔۔

"!!کیا خوبصورت موسم ہے نا احتشام ۔۔۔"

اس نے بے ساختہ اسکا ہاتھ تھام لیا۔۔۔احتشام نے چونک کر اسے دیکھا اور آہستگی سے اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔۔

"ہوں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!آئی لو رین۔۔۔اف سو رومینٹک"

قدر نے اپنا ایک ہاتھ باہر نکالا، بارش کے قطرے ٹپ ٹپ اسکے ہاتھ پر گرنے لگے۔۔۔ اس نے وہی پانی احتشام کے اوپر گرا دیا اور ہنس دی۔۔۔احتشام کو پانی سے چڑ تھی، قدر کو ایک بار پھر وہی حرکت کرتے دیکھ کر اس نے اسے ہاتھ کے اشارے سے منع کیا اور دور ہٹ گیا مگر قدر اسکے مزید نزدیک آنے لگی۔۔۔اچانک احتشام نے اسکا ہاتھ پکڑ کر الٹا دیا اور ہتھیلی میں جمع سارا پانی نیچے گر گیا۔۔۔مگر یکدم وہ اچھل کر پیچھے ہٹا قدر اسکے ساتھ چپکی ہوئی تھی۔۔۔

"قدر۔۔۔یہ آپ کیا۔۔۔قدر؟"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

احتشام نے اسے اپنے وجود سے الگ کرنا چاہا مگر وہ اپنے ضمیر کو تقریباً سلا ہی چکی تھی، مزید اسکے اندر گھستی چلی گئی۔۔۔احتشام نے بے بسی سے اردگرد دیکھا اور پھر یکدم اسے بازوؤں سے پکڑ کر زبردستی پیچھے دھکیل دیا۔۔۔

قدر نے نگاہیں اٹھا کر احتشام کی جانب دیکھا،ناجانے ان نگاہوں میں کیا تھا احتشام کی تمام ہمت دم توڑ گئی اور وہ ہوگیا جو اس نے کبھی سوچا بھی نہیں تھا۔۔۔ بارش رک چکی تھی۔۔۔وہ دونوں بے حد خاموشی سے چلتے ہوئے گاڑی تک آئے تھے۔۔۔اتنی گہری

URDU NOVEL BANK

خاموشی تھی کہ اس پر سناٹے کا گمان ہوتا تھا، دل ہول رہا تھا مگر ان دونوں میں سے کسی نے بات تک نہ کی۔۔

©knza musannifa®

رات جانا جانے کون سا پہر تھا جب احتشام کی آنکھ فون کال سے کھلی۔۔۔اس نے ہڑبڑا کر سرہانے پڑا موبائل اٹھایا اور کان سے لگا لیا۔۔۔دوسری جانب کومل تھی، احتشام کو حیرت ہوئی کیونکہ کومل اس وقت کبھی فون نہیں کرتی تھی۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ اسکی خیریت دریافت کرتا اسے محسوس ہوا کومل رو رہی ہے، احتشام کے حواس فوراً ہوشیار ہوگئے ۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا کومل؟ تم ٹھیک ہو نا؟ سب ٹھیک ہے؟"

اسکا دل متوقع خبر کے ڈر سے تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

"سب ٹھیک ہے۔۔"

چند لمحوں بعد وہ بولی۔

"پھر رو کیوں رہی ہو؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں نے بہت برا خواب دیکھا ہے، بہت بڑا صحرا تھا اور میں اس صحرا میں اکیلی خوف" کے عالم میں آپکو پکار رہی تھی۔۔۔آپ کی موجودگی کا احساس تھا مگر آپ نظر نہیں "آئے۔۔۔

احتشام نے ایک گہری سانس لی۔

ڈرا دیا تھا تم نے مجھے بے وقوف لڑکی۔۔۔اچھا دیکھو پریشان مت ہو بس ایک خواب تھا" "وہ اور کچھ نہیں۔۔۔

اس نے کومل کو تسلی دی مگر وہ اب تک نارمل حالت میں نہیں آئی تھی۔

"!!کتنا عجیب خواب تھا، میں اب تک خوف محسوس کر رہی ہوں۔۔۔"

میں نے کہا نا پرسکون ہو جاؤ۔۔۔ دیکھو میں تمہارے پاس ہوں۔۔۔کچھ بھی نہیں"

"!!ہوا۔۔۔سب ٹھیک ہے۔۔۔

وہ اسے نرمی سے تسلی دینے لگا۔ اسی کا اثر تھا کہ کومل ایک بار پھر نیند کی وادی میں قدم رکھ چکی تھی۔ احتشام کوشش کے باوجود بھی سو نہ سکا۔ وہ ساری رات اپنے وجود میں پھیلی بے چینی کے بارے میں سوچتا رہا۔۔۔ صبح ناشتے پر اسکی آنکھوں کے سرخ

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گوشے امی کو پریشان کر گئے۔ انہوں نے ہر طرح سے پوچھ کے دیکھ لیا مگر احتشام کی خاموشی نہ ٹوٹی، اس نے لیکن میز سے اٹھنے سے پہلے دھماکہ ضرور کردیا تھا۔

"میں اگلے دو تین ماہ کے اندر کومل کے گھر جائیں اور شادی کی تاریخ لے کر آئیں۔۔۔

"!!شادی کرکے رہوں گا۔۔

اس نے قطعیت سے کہا اور گاڑی کی چابی لے کر باہر نکل گیا۔

"!!مردہ جب بھی بولتا ہے کفن پھاڑ کر بولتا ہے۔۔۔۔"

سعدیہ نے سناٹے کو توڑا اور برتن سمیٹ کر باورچی خانے میں گئی۔

"میں یہاں اس چڑیل سے جان چھڑانے کی کوششوں میں ہوں اور یہ لڑکا میری تمام کوششیں ناکام کرنا چاہتا ہے؟ ایسا میں ہونے نہیں دوں گی۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ تنفر سے پھنکاریں۔

"آپ کو ہی ضد چھوڑنی پڑے گی امی۔۔۔ہار مان لیں آپ!"

سعدیہ نے جلتی پر تیل ڈالا، امی بل کھا کر رہ گئیں۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک بات تو تہہ ہے وہ منحوس لڑکی اس گھر میں کبھی نہیں آئے گی، میری خاموشی کا" ناجائز فائدہ اٹھا کر یہ ماں بیٹی تو میری جڑوں میں ہی بیٹھ گئی ہیں۔۔اب لازم ہے ان کو "!!انکی اوقات یاد دلائی جائے۔۔۔

انکا لہجہ بے حد زہریلا تھا۔ سعدیہ نے سر ہلایا اور کندھے اچکاتے ہوئے ٹی وی کے آگے بیٹھ گئی۔۔۔

©knza musannifa®

"!!کومل میں جانتا ہوں تم مجھ سے خفا ہو۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے پھر سے کومل کو وقت دینا شروع کر دیا تھا۔ قدر کی جانب سے اس نے خود کو کافی حد تک قابو میں کرنا شروع کردیا تھا۔ وہ پرانے طرز پر اسکے ساتھ بےتکلف رہتی تھی مگر احتشام کا کھنچا کھنچا انداز قدر نے فوری محسوس کرلیا تھا، یہ کوئی خوش آئند بات نہ تھی۔۔۔

"!!ایسا نہیں ہے۔۔۔آپ کو یونہی لگ رہا ہے۔۔"

URDU NOVEL BANK

کومل کو خود بھی اندازہ تھا اسکے اندر وہ پہلی سی بات نہ رہی تھی۔ اسکا انداز پھیکا تھا مگر اسے یہ پھیکا پن دور نہیں کرنا آرہا تھا۔

ایک وفادار عورت کے جذبات خطرناک حد تک حقیقی ہوتے ہیں اور اپنے اندر ایسی گہرائی لیے ہوئے ہوتے ہیں کہ وہ مر تو سکتی ہے مگر اسکی محبت میں کوئی کمی نہیں آسکتی، اسکی تمام تر امیدوں کا مرکز محض اسکا محبوب ہوتا ہے، وہ خدا کے بعد اسی پر سچے دل سے ایمان لے آتی ہے۔۔۔ساری دنیا نظر انداز کردے اسکی زبان پر شکوہ نہیں آئے گا مگر اسکا محبوب بےاعتنائی برتے۔۔۔یہ بات وہ کبھی برداشت نہیں کرے گی مگر اسکا ظرف اور وقار اسے اس بات کی اجازت بھی نہیں دیتا کہ وہ اس معاملے میں اپنے محبوب سے جھگڑا کرے یا سوال اٹھائے۔۔۔الٹا وہ خود کو مورد الزام ٹھہرانے لگتی ہے کہ اسکی محبت میں ایسی کیا کمی رہ گئی جو اسکا محبوب بےاعتنائی برتنے لگا، اگر کوئی جواب نہ ملے تب بھی وہ باز پرس نہیں کرے گی بلکہ خود کو تنہا کرلے گی۔۔۔کنارہ کرلے گی۔۔۔انتظار کرے گی کہ کب اسکا محبوب اسکی محبت کی کشش محسوس کرے اور اسکی جانب پلٹ آئے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وفاداری کا تقاضا صرف وفاداری ہے، جہاں بے وفائی کے مرتکب ہوئے آپ،
وہیں سنگین خطا کا آغاز ہوگیا جس کی پاداش میں ایسی ایسی سزائیں بھگتنی پڑتی ہیں کہ
جان تو چلی جاتی ہے مگر سزا ختم نہیں ہوتی--- یہ بات بھی سچ ہے کہ عورت بہت
رعایت دیتی ہے اور بار بار دیتی ہے مگر جہاں اسے اندازہ ہوگیا کہ اسکا محبوب بے وفائی کا
مرتکب ہوچکا ہے پھر وہ اس قدر سنگدل بن جاتی ہے کہ آپ اپنا تن من دھن بھی اس
پر قربان کر دیں تب بھی اسے کوئی فرق نہیں پڑے گا، وہ واپس نہیں پلٹے گی---
!آپ اسے ہار چکے ہوتے ہیں---
اس حد تک نازک جذبہ ہے یہ اور لوگ محبت کو مذاق سمجھ لیتے ہیں، وہ
اسکی حقیقت کو فراموش کرکے کھیل تماشوں میں خود کو دھوکہ دیتے ہیں، ایسے لوگ
بے حد سطحی سوچ اور نظر کے ساتھ محبت کا مذاق بناتے ہیں۔
"!!چھوڑو یہ باتیں میں تمہیں ایک خوشخبری سناتا ہوں تم حیران رہ جاؤ گی--"
احتشام نے تجسس پھیلایا--
"کونسی خوشخبری، بتائیں---؟"
کومل مسکرائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"یہ کیا بات ہوئی، کوئی ایکسائٹمنٹ تو دکھاؤ کم سے کم۔۔آخر خوشخبری ہے کوئی عام بات تھوڑی ہے"

کومل کو اب غصہ آرہا تھا کہ احتشام بتا کیوں نہیں رہا۔ وہ خاموش رہی۔

"خوشخبری یہ ہے کہ جلد ہم رشتہ ازدواج میں منسلک ہونے والے ہیں۔۔"!!

کومل کا دل یکبارگی دھڑکا۔۔۔

"کیا واقعی؟"

وہ بے یقینی سے بولی تو احتشام کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

"بالکل۔۔۔امی سے بات کی ہے چند دن تک آئیں گی تمہاری طرف، تاریخ لینے کے لیے۔۔۔"!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کے گال سرخ ہوگئے۔۔۔

"لیکن اتنی جلدی کیسے؟ میرا مطلب ابھی تو۔۔۔"

احتشام نے اسکی بات کاٹی۔

"بس اب دوری نہیں برداشت ہوتی مزید۔۔۔میں تمہارے بغیر نہیں رہ سکتا۔۔۔یہ دوری میری برداشت سے باہر ہے کومل۔۔۔"!!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اتنی بڑی بات اس نے بہت سنجیدگی سے کہہ دی تھی۔کومل چپ کی چپ رہ گئی۔

"امی مان جائیں گی؟"

کومل نے خدشہ ظاہر کیا۔

نہ مانیں تو دیکھنا اٹھا کر لے آؤں گا۔۔۔" کومل نے بے ساختہ لاحول پڑھی مگر احتشام" کا انداز ہنوز بے باک تھا "اس بار میرے ارادے خطرناک ہیں۔۔۔تم بھی یاد رکھنا یہ بات۔۔!!"

میرے خیال سے آپ زیادہ ہی جذباتی ہو رہے ہیں یہ مناسب نہیں۔۔!!"

اسے کہنا پڑا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل میں صاف اور سیدھی بات کرنے کا قائل ہوں، گھوم گھما کر بات کرنے کی" عادت ہے نہ پسند کرتا ہوں۔۔۔تم اچھی طرح جانتی ہو میں تنگ ذہن نہیں ہوں۔۔۔ میں ابھی سے بتا رہا ہوں تم خود کو بدلو، میری خاطر بدلنا ہوگا خود کو۔۔۔ میں تم سے تنہا ملنا چاہتا ہوں ، ڈھیر ساری باتیں کرنا چاہتا ہوں۔۔۔تمہارا ہاتھ تھام کر تمہیں محسوس کرنا چاہتا ہوں مگر تمہاری جھجھک اور شرم مجھے بیزار کر دیتی ہے، تمہاری انگلی میں میرے نام

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کی انگوٹھی ہے اسکے باوجود مجھے یوں لگنے لگتا ہے تمہیں مجھ پر بھروسہ ہی نہیں۔۔۔خود انصاف کرو، میں حق پر ہوں یا نہیں؟"

کومل اس موضوع سے گھبراتی تھی، احتشام کی باتیں اسکی پریشانی میں اضافہ کر گئی۔۔۔

"مجھے یقین ہے آپ پر۔۔سب سے زیادہ یقین۔۔"

اس نے ڈرتے ڈرتے کہا تھا۔

"جبھی تمہیں میرا اتنا خیال ہے۔۔"

احتشام کا طنز اسے شرمندہ کرگیا۔

"مگر احتشام شادی سے پہلے تنہا ملنا مناسب نہیں ہماری حدود ہمیں اس بات کی اجازت نہیں دیتیں کہ خود کو بے لگام چھوڑ دیں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام اسکی بات سن کر زہریلے انداز میں مسکرایا۔

"ہاں بالکل اور تمہاری حدود کا یہ دائرہ سوائے احتشام باقی سب کے لیے وسیع ہے۔۔۔ایسا ہی نا؟"

اسکا سلگتا لہجہ کومل کو چپ لگا گیا، وہ اپنی صفائی میں بھی کچھ بول نہ سکی۔۔۔اسے اچھی طرح انداز تھا کہ احتشام کا اشارہ کس کی جانب تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"احتشام! کیا آپکو مجھ پر شک ہے؟"

کافی دیر بعد کومل کی شکستہ سی آواز ابھری۔ احتشام کو ہرگز امید نہیں تھی کہ وہ براہ راست یہ سوال پوچھ لے گی۔

"تم نے مجبور کیا ہے---!!" کسی قسم کی شرمندگی کے بغیر اس نے کھردرے لہجے میں کہا، کومل نے بے ساختہ آنکھیں بند کرلیں بہت سے آنسو جمع ہونا شروع ہو چکے تھے---"اس دن کیا کام تھا تمہارا اس شخص کے ساتھ وہاں، اسکے ساتھ ہنسی مذاق کرتے تمہیں ذرا شرم نہیں آئی؟ میرا خیال تک نہیں آیا؟--- تم نے مجھے دکھ دینے کا تہیہ کرلیا ہے جیسے---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام خاموش ہوا کومل نے آنکھیں کھول لیں جمع شدہ آنسو بےتاب ہوکر تیزی سے اسکے شگفتہ گالوں پر لڑھکنے لگے۔

"خاموش کیوں ہو؟ جواب دو کیوں گئی تھیں اس دن تم وہاں جبکہ میں نے تمہیں منع کیا تھا---!!"

URDU NOVEL BANK

کومل نے ایک گہرا سانس لیا، وہ سمجھ گئی تھی کہ احتشام کی ساری وسعت نظری صرف احتشام کی اپنی ذات تک محدود تھی، کومل پر آکر اسکی وسعت کو زنگ لگ جاتا تھا۔

"میں قدر کے اصرار پر گئی تھی کیونکہ وہ میری دوست ہے اور اسکی سالگرہ پر نہ جاتی تو اسے دکھ ہوتا۔۔"

اس نے صفائی پیش کرنے والے انداز میں کہا مگر احتشام نے دانت پیسے۔

"اب میں ہی پاگل ہوں یا پھر تم بے وقوف ہو۔۔۔ سالگرہ دوست کی تھی پھر ارسلان کے ساتھ کیا کر رہی تھیں تم، قدر کے ساتھ ہونا چاہیے تھا تمہیں۔۔ دراصل قصور تمہارا نہیں، اس دولت مند شخص کی شخصیت کا ہے جو تمہیں کھینچتی ہے اپنی جانب۔۔!!"

کومل کو لگا جیسے احتشام نے بیچ چوراہے اسے تھپڑ مار دیا ہے۔ آخر تھا بھی تو الفاظ کا تھپڑ ہی۔۔۔ جو بے سوچے سمجھے بولے گئے تھے بلکہ اسکے منہ پر مار دیئے گئے تھے۔ اسکی روح چھلنی ہو رہی تھی مگر وہ بے حس بنی رہی۔

"قدر کھانے کے انتظامات دیکھنے گئی ہوئی تھی، مجھے ارسلان بھائی نے خود بتایا تھا۔۔۔ میں اسکا انتظار کر رہی تھی۔"

"یہ خوب بہانہ ہے، ۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"احتشام میں۔۔۔"

"مجھ سے فضول بحث مت کرو، آخر تم اپنی غلطی مان کیوں نہیں رہیں؟"

کون سی غلطی، کومل نے سوچا۔

بحث نہیں کر رہی، صرف یہ چاہتی ہوں کسی وقت جب آپ حقیقت سے آشنا ہوں"

"تب میری یہ بات آپکے حافظے میں محفوظ ہو۔۔۔

کومل نے دھیمے لہجے میں کہا۔ انداز کچھ ایسا تھا کہ احتشام کئی لمحے تک سُن بیٹھا رہا۔

"امی بلا رہی ہیں، اللہ حافظ"

وہ جا چکی تھی۔ احتشام کئی لمحے یوں ہی بیٹھا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا احتشام، سب ٹھیک ہے نا؟"

قدر نے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔ احتشام نے چونک کر اسے دیکھا۔

"نہیں۔۔کچھ نہیں۔۔۔میں ٹھیک ہوں۔۔"

وہ سیدھا ہو بیٹھا۔ قدر بھی اسکے سامنے والی کرسی پر بیٹھ چکی تھی۔ احتشام جانتا تھا وہ جاننا چاہے گی کہ کومل اور احتشام میں کیا چل رہا ہے مگر وہ اس موضوع پر قطعی بحث نہیں کرنا چاہتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

پراجیکٹ بہت تیزی سے پایہ تکمیل تک پہنچ رہا ہے، سوچ رہا ہوں کسی فرنشر سے بات"
"کرکے بقیہ انتظامات بھی مکمل کروالوں--

اس نے پیشہ ورانہ انداز میں گفتگو کا رخ موڑ لیا۔ قدر اسے دیکھتی رہی۔

"!!ہوں--اچھا سوچا تم نے--"

"!!تم چاہو تو میرے ساتھ چل سکتی ہو--"

"!!مجھے تم پر بھروسہ ہے--"

آپ جناب کا تکلف تقریباً ختم ہی ہو چکا تھا۔

"!ٹھیک ہے مجھے چلنا چاہیے پھر---"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اٹھتے ہوئے بولا۔

"کومل کا برتھ ڈے ہے نیکسٹ منتھ، یعنی صرف چار دن باقی ہیں---"

قدر کی بات پر وہ بے ساختہ رکا---

"کیا واقعی؟ تمہیں کس نے بتایا؟"

قدر نے معنی خیز نگاہوں سے اسکی جانب دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دوست ہے وہ میری۔۔اور میری خواہش ہے اس موقع پر تم دونوں اپنے دل صاف"
"!!کرکے پھر سے یک جاں دو قالب ہو جاؤ۔۔۔مٹا دو کدورتیں جو بھی ہیں

احتشام نے حیرت سے اسے دیکھا اور بغیر کچھ کہے باہر نکل گیا۔ سارا راستہ وہ یہی سوچتا رہا کہ مجھے کیا ہوگیا ہے اور یہ کیسی بے کلی ہے جو مجھے عجیب بنا رہی ہے۔۔۔کومل کے ساتھ تو میں یوں کبھی نہیں بولا، کتنی معصوم ہے میری کومل۔۔۔شاید مجھے ہی کچھ ہو گیا ہے۔ خیالات کی رو میں بہتا وہ بہت دور نکلتا چلا گیا۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"وہ جو چاہتا ہے میں چاہ کر بھی ویسا نہیں کر سکتی، اسے سمجھنا ہوگا۔۔۔"
کومل کی بے بسی انتہا پر تھی۔

دیکھو کومل! محبت کرلینا ہی سب کچھ نہیں ہوتا اصل چیز ہے محبت کو نبھانا۔۔۔ اسکے"
"تقاضوں کو سمجھنا، تمہیں تو شکر کرنا چاہیے اتنا ٹوٹ کر چاہنے والا شخص ملا ہے۔۔

قدر نے اسے سمجھانے والے انداز میں کہا۔

"تم ایک الگ سوچ کی لڑکی ہو قدر لیکن یہ معاشرہ اس سوچ کو قبول نہیں کرتا۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تم معاشرے کو مت سوچو، صرف احتشام کو دیکھو۔۔"

قدر نے لقمہ دیا۔

"احتشام ہی کی خاطر کہہ رہی ہوں۔۔نکاح سے زیادہ مضبوط چیز اور کیا ہو سکتی ہے؟ وہ اتنا صبر نہیں کر سکتا۔۔۔؟"

کومل نے اسے گھورا۔

"احتشام کی خاطر محض اتنا کرو کہ جیسا وہ کہتا ہے مان لو۔۔۔ محبت کے دو ہی اصول ہیں کسی کے یو جاؤ یا کسی کو اپنا بنا لو، وہ تمہیں بے حد چاہتا ہے تمہیں بھی اپنی تنگ نظری بدلنا ہوگی۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل سوچ میں ڈوب گئی۔

"کن گھمبیر سوچوں میں پڑ گئیں تم؟ اتنا وہ سوچتے ہیں جن کی کوئی غلطی ہو جب تمہارا کوئی قصور ہی نہیں، دل بھی پاک، جذبہ بھی خالص۔۔ تو پھر تمہیں سوچنا نہیں چاہیے صرف احتشام کو دیکھنا چاہیے۔۔جیسا وہ کہتا ہے وہی کرنا چاہیے۔۔۔!!"

کومل نے نظریں جھکا لیں۔

URDU NOVEL BANK

تم ریلیکس ہو جاؤ بالکل، ذہن پر کوئی بوجھ مت ڈالو۔۔۔میں ذرا آنٹی کی خیریت دریافت کرلوں۔۔"

قدر اسکے کمرے سے باہر نکل گئی۔ کومل نماز کے لیے نیت باندھ چکی تھی۔

ارے واہ بیٹی یہ اچھا کیا تم نے کہ چلی آئیں۔۔۔" امی قدر کو دیکھ کر کھل اٹھیں۔۔"کومل بھی سارا دن پتہ نہیں کونسی سوچوں میں گم رہتی ہے، اسے کچھ کھانے پینے کا بھی ہوش نہیں رہتا اکثر۔۔۔خیر تم بتاؤ کیسی ہو اور زیتون آپا کیسی ہیں کئی دنوں سے میرا چکر نہیں لگ سکا انکی طرف۔۔!!"

قدر مسکرا دی۔

وہ ٹھیک ہیں، میں تو آپکو مبارکباد دینے آئی تھی۔۔۔سنا ہے ڈیٹ فکس ہوگئی کومل کی۔۔!!"

امی کی مسکراہٹ فوراً غائب ہو گئی۔۔۔اور ناگواری ابھر آئی۔

اے ابھی کہاں، وہ بھی عجیب لوگ ہیں یوں ہتھیلی پر سرسوں کون جماتا ہے بھلا؟" "کومل کے ابا جب تک کچھ کہیں گے نہیں تب تک بات آگے نہیں بڑھ سکتی۔۔

امی نے ہاتھ نچا کر کہا،انہیں اچھا خاصہ غصہ آگیا تھا۔

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تو انکل کو کیا اعتراض ہو سکتا ہے بھلا؟"

قدر نے کریدا۔

"وہ تو سنتے ہی ہتھے سے اکھڑ جائیں گے۔۔۔ ایک ہی بیٹی ہے ہماری اسکو بھی نہ ستھرے طریقے سے وداع کیا تو زمانہ تھو تھو کرے گا۔۔!!"

"بات تو آپکی ٹھیک ہے آنٹی۔۔اب دیکھیں ارسلان کے بھی یہی معاملات چل رہے ہیں، زیتون خالہ اس کے لیے کسی مناسب لڑکی کی تلاش میں ہیں مگر ارسلان کو کوئی لڑکی پسند آئے تب نا۔۔۔اسے تو بس ایک ہی خبط ہے کہ لڑکی گھریلو اور سمجھدار ہو۔۔"

امی یہ بات سن کر بے حد غمگین ہو گئی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بہت اچھا بچہ ہے وہ، اللہ نصیب بھی اتنے ہی اچھے کرے گا دیکھ لینا تم۔۔"

"آمین۔۔۔بس آپ بھی دعا کیجئے گا کوئی گھریلو سی لڑکی مل جائے، بالکل ہماری کومل جیسی۔۔۔اب میں چلتی ہوں زیتون خالہ انتظار کر رہی ہوں گی۔"

امی نے چونک کر قدر کا چہرہ دیکھا اور بغور دیکھتی رہیں۔

©knza musannifa®

URDU NOVEL BANK

"اے اللہ میں تیری گناہگار بندی بے حد عاجزی سے فریاد کرتی ہوں کہ مجھ گناہگار کے حال پر رحم فرما، مجھے وہ راستہ دکھا جو مجھے رسوائی کی جانب نہ لیجاتا ہو، اے میرے اللہ تو جانتا ہے میرے دل میں احتشام کے سوا کوئی نہیں۔۔۔" اسکی سسکی نکل گئی۔۔۔"

اے اللہ کیسے حال دل بیاں کروں تو سب جانتا ہے، تجھ سے کچھ پوشیدہ نہیں۔۔۔

میرے حال پر رحم فرما۔۔۔میں نے جو فیصلہ کیا ہے اسے میرے حق میں بہتر کردے کیونکہ مجھے احتشام کی خوشی سب سے زیادہ عزیز ہے اسکے سوا کچھ نہیں۔۔۔اے اللہ مجھے "معاف کردے۔۔۔

وہ باقاعدہ گڑگڑا رہی تھی۔۔۔رات کے آخری پہر اسکا وجود اللہ کی بارگاہ میں اپنا درد بیان کرتے ہوئے ہچکولے کھا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں نے ایک فیصلہ کیا ہے قدر۔۔۔"

اگلی صبح وہ قدر کے کمرے میں بیٹھی ہوئی اسے بتا رہی تھی۔ قدر کے بال برش کرتے ہاتھ رکے اس نے حیرت و مسرت سے پلٹ کر کومل کی آنکھوں میں دیکھا اور بنا کچھ کہے ہی جان گئی کہ کومل نے کیا فیصلہ کیا ہے۔۔۔وہ تیزی سے آگے بڑھی اور اسے گلے لگا لیا۔۔۔کومل اسکی اس حرکت پر مسکرا دی۔

URDU NOVEL BANK

"!!یہ ہوئی نا بات۔۔۔ہم احتشام کو سرپرائز دیں گے۔۔۔"

وہ پرجوش ہو کر بولی تو کومل نے گھبرا کر اسے دیکھا۔

"مگر امی۔۔امی کو پتہ چل گیا تو؟"

قدر نے سر پر ہاتھ مارا۔

اوہو اسکی فکر تم مت کرو، آنٹی سے اجازت لینا میرا کام ہے ویسے بھی تم کونسا کوئی" غلط کام کرنے جا رہی ہو۔۔۔اپنے ہونے والے شوہر سے صرف ملاقات ہی تو کرنی "ہے۔

کومل نے ہولے سے سر ہلا دیا مگر اسکا دل مسلسل گھبرا رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے یہ بات احتشام کو بھی بتا دی تھی مگر وہ یہ چاہتی تھی کہ احتشام کومل کو برتھ ڈے سرپرائز دے۔ احتشام نے خوشگوار حیرت کے ساتھ یہ بات مان لی تھی۔

کومل۔۔۔!! میری جان ۔۔۔میری زندگی۔۔۔۔میری جنت۔۔۔۔ اف مجھے سمجھ نہیں آرہی" کیسے بتاؤں اس وقت میں کیسی خوشی محسوس کر رہا ہوں۔۔۔ تم نے سچ میں مجھے سرشار "کر دیا کومل۔۔۔آئی لو یو سووو مچ۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس رات وہ کومل سے کہہ رہا تھا۔ کومل حیران تھی کہ اتنی سی بات نے احتشام کے اعصاب پر اس قدر اثر کیا ہے، اسے خود پر شرمندگی بھی ہوئی کہ احتشام کی خوشی کی خاطر اسے بہت پہلے اسکی بات مان لینا چاہیے تھی کیونکہ وہ احتشام سے بے پناہ محبت کرتی تھی۔

"سنو! تم بہت پیارا سا لباس زیب تن کرو گی۔۔۔جو سب سے منفرد ہو۔۔ جیسے قدر پہنتی ہے بالکل ویسا۔۔"

کومل کو بے ساختہ ہنسی آگئی۔

"قدر کی طرح۔۔۔؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام بھی مسکرایا۔

"ہاں کومل، میں جدت پسند ہوں، پرانے اطوار میں کوئی کشش نہیں۔۔۔انسان کو ہر وقت اپ ٹو ڈیٹ رہنا چاہیے۔۔۔میں تمہیں سب سے الگ دیکھنا چاہتا ہوں۔۔"

کومل احتشام کی خواہشات و خیالات سے آگاہ ہوتے ہوئے حیران تھی۔

تین دن بعد وہ قدر کے ساتھ احتشام کے سامنے موجود تھی۔ گھٹنوں تک آتی سیاہ قمیض جس کے دامن، گلے اور آستینوں پر سنہری تتلیاں جگمگا رہی تھیں، سیاہ

URDU NOVEL BANK

چست ٹراؤزر اور ہم رنگ دوپٹہ اوڑھے کومل غضب ڈھا رہی تھی۔۔۔ اسکی آنکھوں میں بھر بھر کر ڈالا گیا کاجل احتشام کو مبہوت کر گیا۔۔ وہ کئی لمحے نظر ہی نہ ہٹا سکا۔۔۔ حیا کے بوجھ سے اسکی پلکیں جھک گئی اور بہت سے لمحات یونہی گزر گئے۔قدر نے کوفت بھرے انداز میں ان دونوں کو دیکھ کر سر جھٹکا، کومل کو مجبوراً کھنکھار کر احتشام کو متوجہ کرنا پڑا۔۔۔قدر کے دل کا حال چہرے سے اچھی طرح عیاں تھا۔ ایسی نظروں کی کتنی تمنا تھی اسے جن نظروں سے احتشام کومل کی جانب دیکھ رہا تھا۔ وہ ضروری فون کال کا بہانہ کرکے باہر چلی آئی۔

"میں بتا نہیں سکتا کس قدر خوشی محسوس کر رہا ہوں۔۔ تم نے مجھے حقیقتاً سرشار کر دیا۔۔۔کیوں اتنا تڑپایا تم نے مجھے بتاؤ؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کومل کو اپنی آنکھوں میں بسائے شکوہ کر رہا تھا۔ کومل کا دل سینے میں پھڑپھڑا رہا تھا جیسے ابھی باہر نکل آئے گا۔ اسکا چہرہ سرخ ہو چکا تھا۔

"کتنی پیاری ہو تم کومل۔۔" احتشام نے اسکا ہاتھ تھاما، کومل کے جسم میں لہر سی دوڑ گئی۔۔"ان ہاتھوں کی نرماہٹ پر قربان ہو جانے کو جی چاہتا ہے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے کومل کے ہاتھ پر دباؤ ڈالتے ہوئے مخمور لہجے میں کہا۔ کومل کے حواس جواب دینے کے قریب تھے۔ اس نے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا۔ احتشام نے اسکی جانب دیکھا اور پھر مسکرا دیا۔

"کومل تم گھبراؤ مت۔۔۔ دیکھو میں جانتا ہوں یہ سب تمہاری توقعات سے بہت بڑھ کر ہے مگر یقین جانو کہ تم نے مجھے دو جہانوں کی خوشی دے دی ہے۔۔۔ تمہارا یہاں میری خاطر آنا باعث تسکین ہے میری جان۔۔"

کومل نے اسکی بات کے جواب میں مسکرانے کی کوشش کی۔

"آپ کی خوشی سے زیادہ مجھے کچھ عزیز نہیں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکی پیشانی عرق آلود ہو رہی تھی۔احتشام دل آویز مسکراہٹ کے ساتھ اسے دیکھتا رہا۔

"مجھے معاف کر دو، بہت برا رویہ رکھا تمہارے ساتھ۔۔۔"

احتشام یہ کہتے ہوئے شرمندگی کے احساس سے دوچار تھا۔

"اب چلنا چاہیے۔۔۔۔کافی دیر ہو گئی ہے۔۔"

کومل نے خوفزدہ نگاہوں سے اطراف میں دیکھتے ہوئے کہا۔

URDU NOVEL BANK

ابھی کہاں۔۔۔میں تمہیں شام تک کہیں جانے نہیں دوں گا سمجھی۔۔۔بس اب ایسی"
"کوئی بات نہیں کرو گی تم۔۔

احتشام نے ذرا سختی سے کہا تو کومل اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔

"!!میرے پاس سرپرائز ہے تمہارے لیے۔۔۔ تم دیکھو گی تو حیران رہ جاؤ گی۔۔۔"
کومل نے حیرت آمیز نگاہوں سے احتشام کی جانب دیکھا۔ اسکی نگاہوں میں تجسس دیکھ کر احتشام کو خوب لطف آیا۔

"آج کیا دن ہے بھلا؟"

اس نے مصنوعی سوچ کی اداکاری کی۔

"منگل۔۔"

کومل نے جھٹ جواب دیا۔

"اور تاریخ؟"

اس نے ایک بار پھر لب دانتوں تلے دبا کر پوچھا۔

"آں۔۔۔آج ہے بیس ستمبر"

اس نے جلدی سے سوچ کر بتایا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"بیس ستمبر---"

احتشام نے دہرایا---کومل کے ذہن میں کوندا سا لپکا--- لمحے کے ہزارویں سیکنڈ میں وہ جان گئی آج اسکا جنم دن ہے---

"!!میری بیوی کا جنم دن ہے آج---"

احتشام نے محبت پاش نگاہوں سے اسکا خوشی سے گلنار ہوتا چہرہ دیکھا۔

"!اف مجھے تو بالکل یاد نہیں تھا قسم سے---"

وہ خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے بولی---

سرپرائز جو ملنا تھا شوہر نامدار کی جانب سے---" احتشام نے شریر لہجے میں کہا، کومل" نے نظریں جھکا لیں---وہ جب بھی ایسا کہتا تھا کومل کو بہت اچھا لگتا تھا--- "تمہاری یہ ایکسائٹمنٹ اور الوہی مسکراہٹ دیکھنے کے لیے کتنا بے تاب تھا میں کومل بتا نہیں "سکتا---

کومل نے اسکی محبت کو اپنی روح کے نہاں خانوں میں اترتا محسوس کیا۔ تب ہی احتشام کے اشارہ کرنے پر ایک بیرا کیک کا پلیٹر تھامے چلا آیا اور میز پر رکھ کر کومل کو سالگرہ کی مبارکباد دی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"شکریہ۔۔۔" اس نے کہا اور بے حد خوبصورت کیک کی جانب دیکھتے ہوئے اپنا ہاتھ
"لبوں پر رکھ لیا۔۔۔"اف اتنا خوبصورت کیک، یہ تو بہت پیارا ہے احتشام۔۔۔
احتشام اسے دل میں اتارتا رہا۔۔۔
"تم سے زیادہ نہیں۔۔۔"
اسکی آواز میں بھراہٹ محسوس کرکے کومل نے احتشام کی جانب دیکھا، وہ اپنی نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔
"احتشام۔۔۔"
کومل کی آنکھیں بھی فوراً بھر آئیں۔ اسے روتا دیکھ کر احتشام نے جلدی سے اپنی آنکھیں پونچھ ڈالیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شش۔۔۔خبردار جو تم روئیں۔۔۔ان خوبصورت آنکھوں میں کوئی آنسو نہیں دیکھنا چاہتا"
"میں۔۔۔صرف تمہاری مسکراہٹ چاہیے مجھے۔۔۔
کومل روتے روتے مسکرا دی۔۔۔احتشام نے اپنی انگلیوں کے پور سے اسکے آنسو صاف کیے اور محبت بھری نگاہوں سے اسے دیکھتا رہا۔۔۔جو خوشی وہ کومل کے ساتھ محسوس

URDU NOVEL BANK

کرتا تھا وہ اس نے دنیا کے کسی اور شخص کے ساتھ محسوس نہیں کی تھیں۔ یہ خوشی نہیں ایک سرور تھا جو دل سے روح میں اترتا محسوس ہوتا تھا اور وہ یہی محسوس کر رہا تھا۔

زبردست۔۔۔بیوٹیفل کیک۔۔۔اسکا مطلب ہماری کومل اٹھارہ سال کی ہوگئی ہے"

"آج۔۔۔

قدر کی آواز پر وہ دونوں چونک گئے اور کیک کی جانب دیکھا جہاں 18 کی اشکال میں موم بتیاں جل رہی تھی۔

"آپکو کیسے پتہ چلا کہ میں اٹھارہ سال کی ہوگئی ہوں؟"

کومل نے حیرت و مسرت سے احتشام کی جانب دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!تمہاری ہر بات دل پر نقش ہے۔۔"

وہ مکمل استحقاق سے بولا، قدر نے ان دونوں کے خوشی سے لبریز چہرے دیکھے اور دل میں حسد محسوس کیا۔

"چلو اب کیک کاٹو اچھے بچوں کی طرح ۔۔۔"

اسے ایک بار پھر مداخلت کرنی پڑی۔کومل نے قدر کے ہاتھ سے چھری تھام کر احتشام کی جانب دیکھا اور اسکا اشارہ پاتے ہی کیک کاٹنے کے لیے کھڑی ہوگئی۔۔۔اسے شرم

URDU NOVEL BANK

بھی آرہی تھی مگر اچھا بھی لگ رہا تھا۔۔ جیسے ہی اس نے کیک کاٹا اس پر پھولوں کی پتیوں کی برسات شروع ہوگئی کومل نے تحیر سے اوپر دیکھا مگر تب ہی سارے ہال میں ہیپی برتھ ڈے کا میوزک گونج اٹھا اور اردگرد بیٹھے سبھی لوگ تالیاں بجا کر کومل کو مبارکباد دینے لگے۔۔۔ اس نے حیرت سے احتشام اور قدر کی جانب دیکھا وہ دونوں بھی مسکراتے چہروں کے ساتھ "ہیپی برتھ ڈے ٹو یو" کہتے ہوئے تالیاں بجا رہے تھے۔

کومل کے لیے یہ سب بے حد غیر متوقع تھا۔ اتنا شاندار سرپرائز اور وہ بھی احتشام کی جانب سے۔۔۔اس کے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔ اس نے کیک کاٹ کر ایک ٹکڑا قدر کے منہ میں رکھا اور دوسرا ٹکڑا کاٹ کر احتشام کی جانب دیکھا، اسے تذبذب کا شکار دیکھ کر احتشام نے خود ہی منہ کھول دیا مجبوراً کومل کو اپنا ہاتھ اسکے لبوں تک لیجانا ہی پڑا۔۔۔ قدر کے سامنے ایسا کرتے ہوئے اسے بے حد شرم آرہی تھی مگر احتشام مطمئن تھا۔۔۔ باقی کیک تمام لوگوں اور اسٹاف ممبرز میں تقسیم کردیا گیا تھا۔

"کیسا لگا سرپرائز ؟"

احتشام نے واپس نشست پر بیٹھتے ہوئے پوچھا۔

"بے حد شاندار، بالکل اسکی توقع نہیں کر رہی تھی۔۔۔"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے سچائی سے کہا۔

ابھی تو یہ کچھ بھی نہیں، اگلی بار اس سے بھی زیادہ شاندار طریقے سے وِش کروں"

"گا۔۔۔

وہ اسکی صورت آنکھوں میں سموتے ہوئے بولا۔۔کومل حیا دار انداز میں مسکرا دی۔۔۔

"یہ میری جانب سے گفٹ۔۔۔"

قدر نے ایک خوبصورت پیکنگ میں لپٹا ڈبہ اسکی جانب بڑھایا۔۔

"اسکی کیا ضرورت تھی۔۔تم نے خوامخواہ تکلف کیا۔۔۔"

کومل نے رسمی انداز میں کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں نہیں تھی ضرورت بھئی۔۔۔چلو کھول کر دیکھو کیا ہے اس میں؟"

کومل نے ایک نظر احتشام کی جانب دیکھا اس نے مسکراتے ہوئے کندھے اچکا

دیئے ۔۔۔کومل نے احتیاط سے پیکنگ کھول کر دیکھا اندر ڈھیر ساری چاکلیٹوں کے نرغے

میں بیش قیمت پرفیوم پڑا ہوا تھا۔۔۔کومل نے قدر کا شکریہ ادا کیا۔۔۔اور تب ہی بیرا

ایک اور ڈبہ لیے اس جانب آیا۔۔۔

"!میم یہ آپکا گفٹ۔۔۔سر کی جانب سے"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ کہہ کر واپس پلٹ گیا اور کومل نے احتشام کی جانب دیکھا جیسے کہہ رہی ہو کہ یہ زیادتی ہے۔۔۔مگر احتشام سب جان کر بھی انجان بنا رہا اور اسے گفٹ کھولنے پر زور دیا۔۔۔کومل نے جھجھکتے ہوئے گفٹ کی پیکنگ کھولی کہ ناجانے اندر کیا ہوگا۔۔۔ سب سے اوپر ایک جیولری باکس تھا جس میں انتہائی نفیس اینٹیک سیٹ تھا، اسکے ساتھ چوڑیاں۔۔۔ان دونوں چیزوں کے نیچے سیاہ و سرخ پھولوں والا ایک بے حد دیدہ زیب تھری پیس ایمبرائیڈرڈ سوٹ تھا۔۔۔ سرخ لپ اسٹک۔۔باڈی مِسٹ اور ایک دو میک اپ "کی چیزیں۔۔۔

اس بار کومل کے ساتھ ساتھ قدر بھی حیران تھی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ سب آپ نے خود خریدا ہے؟"

کومل نے حیران ہوکر اس سے پوچھا قدر بھی احتشام کی جانب دیکھ رہی تھی۔

جی مابدولت بہ نفسِ نفیس خود یہ سب سامان خرید کر لائے ہیں۔۔۔صرف اپنی ہونے" "والی بیگم کے لیے۔۔

قدر احتشام کو دیکھتی ہی رہ گئی۔۔اسکے سامنے وہ کس قدر ریزرو رہتا تھا۔۔۔یہ انداز بالکل نیا تھا۔۔۔اس نے کومل کا شرمگیں چہرہ دیکھا اور سوچا کاش کومل کی جگہ میں ہوتی پھر

URDU NOVEL BANK

اگلے ہی لمحے تیزی سے یہ خیال ذہن سے جھٹک دیا۔۔۔ مجھے خود اپنی جگہ بنانا آتی ہے اسکے لیے کومل جیسا بننے کی کوئی ضرورت نہیں۔۔۔کیونکہ میں قدر ہوں۔۔۔

"سب چیزیں بہت پیاری اور نفیس ہیں۔۔۔"

کومل بے حد خوش دکھائی دے رہی تھی۔۔۔ وہ دن کومل کی زندگی کا یادگار دن تھا۔ اس نے ان مختصر لمحوں میں جیسے ساری زندگی جی لی تھی اور وہ بھی صرف احتشام کی ہمراہی میں۔۔۔

ایک دو گھنٹے بعد وہ لوگ واپس گھر پہنچ چکی تھیں مگر یہاں ایک اور سرپرائز منتظر تھا۔۔۔ دروازہ حق نواز نے کھولا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اتنی دیر سے کیوں دروازہ کھولا؟"

اس نے حق نواز کو گھورا۔

"اس گھر میں انسان سکون سے سو بھی نہیں سکتا۔۔۔"

حق نواز بجائے جواب دینے کے آنکھیں ملتا ہوا واپس پلٹ گیا، کومل نے اسے دیکھتے ہوئے تاسف سے سر ہلایا اور دروازہ بند کرکے اندر چلی آئی، اندھیرا دیکھ کر وہ سمجھی سب سو رہے ہیں مگر جیسے ہی اس نے لاؤنج میں قدم رکھا ایک دم سے شور بلند ہوا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"ہیپی برتھ ڈے ٹو یو۔۔۔"

کومل خوشگوار حیرت سے سب کچھ دیکھتی رہ گئی۔۔۔پنکی خالہ، امی، ابو، اعجاز خالو، شایان ، ہادیہ، سلیم نواز، زیتون خالہ اور حق نواز۔۔سب مسکراتے ہوئے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔وہ بے ساختہ امی کے گلے لگ گئی۔ انہوں نے بہت سا پیار کیا۔۔۔ کومل اتنی ساری محبتیں دیکھ کر خوشی سے بے قابو ہو رہی تھی۔۔۔

بعض اوقات خوشیاں دیکھ کر ایسا لگتا ہے کہ جیسے انہیں سمیٹنا مشکل ہے، یہی حال کومل کا تھا۔

قدر کو اس سارے منصوبے کا علم تھا وہ بھی دو تین منٹ بعد چلی آئی تھی۔ کومل اسے بس گھور کر رہ گئی۔ اس نے ننھی ہادیہ اور شایان کے ساتھ مل کے کیک کاٹا، غبارے پھاڑے جن میں افشان بھری تھی۔۔۔ حق نواز نے اپنی بساط کے مطابق اچھی خاصی سجاوٹ کی ہوئی تھی۔

اچھا ثمینہ بہن مجھے اب اجازت دیجئے ارسلان میری راہ تک رہا ہوگا، کوئی تحفہ وغیرہ تو" خریدنے کا وقت نہ مل سکا ہاں مگر اسے ہی تحفہ سمجھ کے قبول کرلو۔۔۔" زیتون خالہ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نے ہزار کا نوٹ کومل کی جانب بڑھاتے ہوئے محبت و شفقت سے اسکا ماتھا چوما۔۔۔"

"بہت بہت مبارک ہو بیٹی، اللہ عمر دراز کرے۔۔۔ خوش رہو ہمیشہ۔۔آمین

امی کومل کو گھور رہی تھیں کہ پیسے واپس کرو زیتون خالہ کو جبکہ حق نواز آنکھوں کے اشارے سے کہہ رہا تھا کہ "ہرگز ایسا مت کرنا کومل بکری"

"اے آپا یہ کوئی ضروری ہے۔۔؟ چلو کومل پیسے واپس کرو خالہ کو۔۔۔" بالآخر امی کو ہی آگے بڑھ کر کہنا پڑا۔۔"آپ بیٹھیں ابھی کوئی نہیں جانے دوں گی ایسے کھانا کھائے بغیر، ارسلان کو بھی یہاں بلوا لیتی ہوں،اپنا ہی بچہ ہے سب ساتھ کھانا کھائیں گے۔۔۔"

زیتون خالہ نے پیسے تو واپس نہ لیے مگر ارسلان ضرور آگیا۔۔۔کومل اسکی آمد سے جزبز ہو رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایک بھائی کی جانب سے بہن کے لیے ادنیٰ سا تحفہ۔۔"

اس نے پیکٹ کومل کی طرف بڑھایا۔ کومل نے امی کی جانب دیکھا اور شکریہ کہتے ہوئے پیکٹ تھام لیا۔۔۔

"سب گفٹس کھولیں نا آپا۔۔۔"

شایان نے ضد کی تو کومل مسکرا دی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"پہلے کھانا کھا لیں سب پھر ان تحائف کو کھولیں گے میری جان۔۔"

اعجاز خالو نے اسے پیار سے سمجھایا، وہ فوراً سعادت مندی سے سر ہلانے لگا۔ کھانے کے بعد تحائف کی باری آئی، سب مشتاق تھے۔ کومل نے ایک ایک کرکے سب کے تحفے دیکھے اور شکریہ کے ساتھ تعریف بھی کی۔

پنکی خالہ یہ سیاہ کشمیری شال بہت خوبصورت ہے، آپکو کیسے علم ہوا مجھے یہ پسند ہے۔۔؟"

کومل نے حیرت و خوشی سے شال کو ہاتھ میں تھامتے ہوئے پوچھا۔ زیتون خالہ بڑی محبت سے کومل کا چہرہ دیکھ رہی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شکریہ کہنا ہے تو اپنے خالو کو کہو یہی پسند کرکے لائے تھے کہ جہیز میں رکھنے کے لیے بہترین چیز ہے۔۔۔!!"

پنکی خالہ نے فخریہ انداز میں شوہر کی جانب دیکھا۔ کومل نے نظریں جھکا لیں اور فوراً ہی اگلا تحفہ کھولا۔ حق نواز اور سلیم نواز نے پیسے ملا کر اسے سنہرے رنگ کی دیدہ زیب گھڑی خرید کر دی تھی۔۔۔ امی نے آتشی گلابی ریشمی خوبصورت جوڑا، ابو نے پیسے، اعجاز

URDU NOVEL BANK

خالو نے بھی پیسے، قدر نے اپنا اور احتشام کا تحفہ کومل کی التجا پر ایک کر دیا تھا۔۔امی پسندیدہ نظروں سے احتشام کا دیا گیا جوڑا دیکھ رہی تھیں۔۔

ماشااللہ کتنا اچھا انتخاب ہے قدر بیٹی کا۔۔۔بے حد نفیس کڑھائی ہے اور پرنٹ بھی اعلیٰ"

۔۔"

قدر مسکرا دی اور کومل کو دیکھا۔۔۔کومل کا دل چاہا سب کو بتا دے یہ قدر کا نہیں بلکہ احتشام کا انتخاب ہے مگر وہ مصلحت کے تحت خاموش رہی۔۔۔سب کے چہروں پر خوشی بھلی لگ رہی تھی۔ ارسلان کا تحفہ کھولتے ہوئے وہ تذبذب کا شکار تھی۔ مگر جیسے ہی اس نے ارسلان کا دیا گیا تحفہ پیکنگ سے باہر نکالا اسکی حیرت کی انتہا نہ رہی۔۔۔ یہ ایک بے حد نفیس کپڑے کا بنا ہوا جدید حجاب اور اسکارف تھا جس کے دامن پر انگریزی میں "کومل" کڑھا ہوا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ سب سے حسین تحفہ ہے، شکریہ ارسلان بھائی۔۔۔"

کومل نے بے ساختہ خوش ہوتے ہوئے کہا اور بے حد ادب سے اسے دیکھا، ارسلان جواباً انکساری سے مسکرا دیا۔ سب کی نگاہوں میں پسندیدگی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کاش احتشام کو احساس ہو سکے جس شخص کے بارے وہ میں اتنا بدگمان ہے دراصل وہ"
"!!میری ایک بھائی کی طرح عزت کرتا ہے---

کومل نے دکھ بھرے لہجے میں قدر سے کہا، قدر نے ایک نظر ارسلان کو دیکھا اور کومل کا ہاتھ نرمی سے دبا کر تسلی دی---

"!!تم ٹھیک کہتی ہو کومل، احتشام کو اتنے منفی انداز سے ہرگز نہیں سوچنا چاہیے--"

کومل کا دکھ دوچند ہوگیا۔ وہ احتشام کو ایسا کبھی نہیں دیکھنا چاہتی تھی۔ احتشام سے اسکی توقعات بے حد بلند تھیں مگر افسوس کہ اسکی سوچ سطحی ہوتی جا رہی تھی۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل اس بار ہم کسی ہوٹل میں نہیں بلکہ ایسی جگہ ملیں گے جہاں قدرتی مناظر سے"
"جی بھر کر لطف اندوز ہو سکیں---

احتشام نے کسی خیال میں کھوئے ہوئے کہا۔ کومل کا مزاج بے حد خوشگوار ہو چکا تھا، ہر وقت مسکراتی رہتی تھی---چہرہ گلنار رہتا اور اب اس نے کمرے میں بند رہنا بھی چھوڑ دیا تھا---ہر وقت چڑیا کی طرح چہچہاتی رہتی تھی۔ حق نواز اور سلیم نواز سے اسکی

URDU NOVEL BANK

نوک جھوک جاری رہتی تھی اسی وجہ سے سلیم نواز بھی اب اداسی کے دائرے سے باہر نکل کر سب میں گھلنے ملنے لگا تھا۔ احتشام کی دھڑکنیں اسے یوں خوش دیکھ کر منتشر ہوتی رہتی تھیں۔۔۔وہ اسے یہ احساس دلانا کبھی نہ بھولتا تھا کہ یہ سب اس وجہ سے ہے کہ کومل نے احتشام کی خاطر خود کو بدلا، وہ اسکی ایسی باتوں پر کچھ رد عمل نہ ظاہر کرتی فقط مسکرا دیتی تھی۔ مگر آج احتشام نے جو بات کہی تھی اسے سن کر کومل کے اندر ایک لہر سی اٹھی۔

"ہرگز نہیں احتشام۔۔اب ہم کبھی نہیں ملیں گے، میں نے آپکی بات مانی اب آپکو بھی میری خاطر اپنی یہ بے جا ضد چھوڑنی ہو گی۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے انداز میں قطعیت تھی۔ احتشام کو سکتہ سا ہوگیا۔

"کیا کہا تم نے؟ بے جا ضد؟ میرے یہ جذبات و خواہشات تمہیں بے جا ضد معلوم ہوتے ہیں کومل؟"

کومل نے اپنا سر پکڑ لیا۔

"میں آپکو کیسے بتاؤں، یہ سب مناسب نہیں ہے۔۔۔!!"

احتشام نے ناگواری سے سر جھٹکا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا مناسب نہیں ہے ہاں؟ ہم نے کون سا گناہ کیا ہے؟"

وہ یکدم تڑخ کر بولا تو کومل کو افسوس ہوا۔

"یعنی آپکی نظر میں یہ کوئی بات ہی نہیں؟ والدین کے اعتماد کو ٹھیس پہنچا کر اپنی خواہشات پوری کرنے سے کبھی سکون نہیں مل سکتا احتشام یہ بھی گناہ کے زمرے میں ہی آتا ہے۔۔۔ آپ کا ضمیر آپکو ملامت نہیں کرتا؟"

احتشام اسکی منطق کو بالکل نہیں سمجھا تھا۔

"تم خدارا بس کردو، ناجانے کِن دادی اماں کی روح سرایت کرجاتی ہے تمہارے اندر۔۔۔ کیوں ہر وقت ایسا سوچتی رہتی ہو، ہماری شادی ہونے والی ہے میری جان۔۔۔دھوکہ تب ہوتا جب ہم نے کسی گناہ کی نیت سے ملنا ہوتا یا ہم نے شادی ہی نہ کرنی ہوتی۔۔۔ میرا یقین کرو تمہارے والدین کو پتہ چل بھی جائے تو وہ اعتراض نہیں کریں گے۔۔۔"

کومل نے بے بسی سے ہونٹ چبائے، احتشام کو قائل کرنا اسے کبھی کبھی جوئے شیر لانے کے مترادف لگتا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اگر ایسا ہے تو پھر آپ نے قدر کے ساتھ منصوبہ بنانے کی بجائے، براہ راست امی یا ابا" سے کیوں نہیں اجازت لی ملنے کی، آخر میں انکی بیٹی ہوں اور آپکی ہونے والی بیوی ہوں۔۔۔آپ کہہ سکتے تھے۔۔۔"!!

احتشام لاجواب سا ہوگیا۔ اسکی خاموشی سے کومل کو خوب ڈھارس ملی۔

وہ مجھے خود اجازت دیتے تو شاید میں کبھی یوں بے چین نہ ہوتی مگر یہاں حال یہ ہے" کہ جب آپ مجھ سے کوئی ایسی فرمائش کرتے ہیں بجائے خوشی محسوس کرنے کے میں گھبرا سی جاتی ہوں۔۔۔ مجھے لگتا ہے میں اعتماد توڑ رہی ہوں ابا کا امی کا۔۔۔"!!

احتشام پسپا ہونا نہیں چاہتا تھا، اسے اپنی خوشیاں عزیز تھیں جو وہ کومل کے سنگ حاصل کرنا چاہتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل میری جان۔۔۔"

پلیز احتشام، اتنا تو سمجھیں مجھے کہ میرا اندرونی وقار اور ضمیر سلامت رہے۔۔۔" وہ دھیمے" لہجے میں اسے سمجھا رہی تھی۔۔"میں چاہتی ہوں شادی سے پہلے تک آپ اب ایسی کوئی بات نہ کریں۔۔۔"

"بس ہو گئی فضول بحث شروع؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ تیز آواز میں بولا تو کومل ڈر گئی۔

میں کوئی گلی کا غنڈہ ہوں یا بدمعاش ہوں جو تم ایسی بات کر رہی ہو۔۔۔ تمہیں"

"!!دراصل مجھ پر اعتبار ہی نہیں ہے

وہ سرکش لہجے میں پھنکارا۔۔۔کومل نے بے بسی سے آنکھیں موند لیں۔۔۔وہ جو یہ سمجھ رہی تھی کہ ایک بار مل لینے سے وہ احتشام کو بعد میں نہ ملنے کے لیے راضی کرلے گی تو محض یہ اسکی خام خیالی تھی۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"موسم کتنا حسین ہو رہا ہے نا، مجھے ایسی خنکی پسند ہے۔۔۔کہیں باہر چلیں؟"

قدر نے آفس کی کھڑکی سے باہر جھانکتے ہوئے احتشام سے کہا تو اس نے بے ساختہ نظر اٹھا کر قدر کی جانب دیکھا۔ کھڑکی کے باہر موسم کیسا تھا اس سے اسے کوئی سروکار نہ تھا کہ جب اندر کا موسم ہی اچھا نہ ہو تو باہر کا موسم بھی کچھ خاص اثر نہیں کرتا۔۔۔

تمہارے والد، کیا انہیں معلوم ہے تم میرے ساتھ آزادانہ گھومتی ہو۔۔۔کیا انہیں"

"کوئی اعتراض نہ ہو گا؟ آخر تم انکی اکلوتی بیٹی ہو؟

URDU NOVEL BANK

بغور اسکی جانب دیکھتے ہوئے احتشام نے پوچھا، سوال کی طرح اسکا انداز بھی چبھتا ہوا تھا۔ قدر نے یکدم پلٹ کر اسکی جانب دیکھا اور پھر پتہ نہیں اسے کیا ہوا وہ ایک زوردار قہقہہ لگا کر اسکے سامنے کرسی پر بیٹھ گئی۔۔۔

میرے ڈیڈ؟" قدر نے اسکی آنکھوں میں جھانکا، احتشام نے ابرو اچکائے۔۔"ہرگز" نہیں ۔۔۔وہ آج کے دور کے انسان ہیں، دنیا کے تقاضوں سے بخوبی واقف ہیں اور انہی تقاضوں کے ساتھ چلنا پسند کرتے ہیں۔۔۔" احتشام نے تحسین آمیز نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔"تمہیں کیا لگتا ہے یہ اتنی دولت اور جائیدادیں کیا یونہی حاصل کر لی ہیں انہوں نے؟"

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

قدر نے ہلکا سا وقفہ لیا، احتشام کی نگاہیں اس کی جانب ہی تھیں۔

ہرگز نہیں۔۔۔خود کو، اپنی سوچ کو بدلنا پڑتا ہے۔۔۔زمانے کے ساتھ چلنا پڑتا ہے۔۔۔" تب جا کر ملتی ہے کامیابی۔۔۔ورنہ کتنے ہی عقلمند و ذرخیز ذہن لوگ اپنے ہنر ہاتھ میں لیے سڑکوں پر رُل رہے ہوتے ہیں یا انہیں سربازار بیچنے کے لیے زمین و آسماں ایک کرنے کے درپے ہوتے ہیں۔۔" احتشام نے چونک کر اسے دیکھا، "لیکن انہیں

URDU NOVEL BANK

کامیاب کون کرتا ہے؟ صرف وہ شخص جس کے پاس دولت ہوتی ہے، کامیابی بھی اسی کی ہوتی ہے۔۔۔۔"

قدر نے اسکی آنکھوں میں جھانکتے ہوئے کہا تھا۔احتشام کی انا پر بڑی زبردست چوٹ پڑی تھی۔۔۔

"میرے ڈیڈ کا بس ایک ہی اصول ہے، جیو اورجینے دو۔۔۔!!

"خوامخواہ کی پابندیوں کے قائل نہیں ہیں وہ۔

اس نے مغرور انداز میں کہا اور کرسی سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"میں باہر گاڑی میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں، جلدی سے آجاؤ۔۔۔آج گاڑی میں ڈرائیو کروں گی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ کمر لچکاتی باہر نکل گئی، جانے سے پہلے وہ میز کے اوپر سے گاڑی کی چابی اٹھانا نہ بھولی تھی۔ احتشام کے اعصاب پر اسکی ہیل کی ٹک ٹک ہتھوڑے برسانے لگی۔ اسکا کہیں بھی جانے کو قطعی جی نہیں چاہ رہا تھا مگر کیا وہ قدر کو انکار کرنے کی جرآت رکھتا تھا؟

URDU NOVEL BANK

کوئی سمجھ نہیں آرہی کہ آخر شانی کو دورا کیا پڑا ہے؟ دو دن سے مسلسل کمرے میں"
"!!ہی بند ہے---

سعدیہ آپی نے کچھ سوچتے ہوئے پاس بیٹھی امی کہا۔ اُن کے تو سر پر لگی، تلوؤں پر بجھی۔

"اے ہونا کیا ہے؟ اسی ناس پیٹی کا سوگ منا رہا ہے جو ہمارے سینے پر مونگ دلنے کی تیاری کیے بیٹھی ہے، سات گھر تو ڈائن بھی چھوڑ دیتی ہے لیکن ایک یہ چنڈال ہے
"!!جسے میرا ہی گھر ملا تھا تباہی پھیلانے کے لیے---اللہ پوچھے کمبخت ماری کو--

وہ منہ بھر بھر کر کومل کو بد دعائیں دینے لگیں--- غصہ احتشام کا تھا جس کی سیگریٹ نوشی اس حد تک بڑھ گئی تھی کہ وہ چین اسموکر بن گیا تھا علاوہ ازیں کچھ نہ کھانے پینے کی جیسے اس نے قسم کھا رکھی تھی محض کمرے کا ہوکر رہ گیا تھا--- چہرہ زرد ہو چکا تھا اور ہونٹوں پر سیاہی مائل پپڑیاں جم گئی تھیں۔ کئی بار وہ اس سے پوچھ چکی تھیں کہ آخر مسئلہ کیا ہے کیوں اس نے خود کو نظربند کر لیا ہے مگر احتشام نے گویا چپ شاہ کا روزہ رکھ لیا جسے ٹوٹنا تھا نہ ٹوٹا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نہیں امی بات کچھ اور ہی لگتی ہے۔۔قدر بھی تو نہیں آئی دو دن سے۔۔۔ ہو سکتا ہے" "دونوں میں کوئی بات ہوئی ہو۔۔

امی نے چونک کر سعدیہ کا چہرہ دیکھا۔

یہ بھی اسی چنڈال کومل کی لگائی ہوئی آگ ہوگی، ہاتھ بھر کی لونڈیا ہے اور پورے کا پورا" لڑکا انگلیوں پر نچا رہی ہے۔۔۔میرے ہاتھ موقع نہیں آرہا ورنہ ایسا مزہ چکھاؤں گی کہ "ساری زندگی پچھتائے گی۔۔۔

وہ زہریلے انداز میں پھنکاریں۔۔۔انکی سوچ ایسی باتوں پر کومل کے گرد گھومنے لگتی تھی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی یہ سب چھوڑیں آپ قدر کے بارے میں سوچیں۔۔۔اس سے ناراضگی ہم افورڈ نہیں" "کر سکتے، ویسے بھی ارسلان۔۔۔

یکایک اسکی پھڑکتی زبان کو بریک لگا تھا، اس نے امی کے پیچھے لاؤنج کے کھلے دروازے پر ایستادہ احتشام کو دیکھا۔ ناجانے وہ کب سے وہاں کھڑا ان کی باتیں سن رہا تھا۔ امی نے سعدیہ کی ضرورت سے زیادہ پھیلی نگاہوں کے تعاقب میں دیکھا، لیکن سعدیہ کے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

برعکس وہ بالکل نہیں گھبرائی تھیں بلکہ تیور مزید بگاڑ لیے۔۔۔سعدیہ نے بے ساختہ تھوک نگلا۔

"کس قدر گھٹیا سوچ ہے امی، سمجھ نہیں آرہی تالیاں پیٹ پیٹ کر داد دوں یا افسوس کا اظہار کروں۔۔۔؟"

وہ نڈھال سے انداز میں چلتا ہوا انکے بالکل سامنے آکر کھڑا ہوگیا۔۔۔نگاہوں میں بے یقینی تھی۔

"میری سوچ بیٹا اب تمہیں بری ہی لگے گی، سارے نقص صرف تمہاری ماں غریب کے اندر ہیں۔ میں پوچھتی ہوں اسکا بڑا خیال ہے جو ابھی تک اس گھر میں آئی نہیں اور ماں کی کوئی فکر نہیں؟ جو دن رات تمہاری فکر میں پریشان رہتی ہے۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ایک ہاتھ کمر پر رکھ کر اور دوسرا ہاتھ ہوا میں نچا کر انتہائی بھونڈے انداز میں بولی تھیں۔

"آپ سے بحث کرنا فضول ہے امی مگر کومل کے لیے آئندہ اس قسم کے الفاظ خود آپکے لیے نقصان کا باعث ہوں گے، یہ یاد رکھیے گا آپ۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کافی دیر انہیں دیکھتے رہنے کے بعد اس نے محض اتنا کہا اور ایک بار پھر اپنے کمرے میں غائب ہو گیا۔۔۔

"!!دھمکی دے کر گیا ہے آپکو امی۔۔"

سعدیہ نے اسکے جاتے ہی امی سے کہا۔۔۔

یہ اسکے الفاظ نہیں ہیں، میرا بیٹا کبھی ایسا نہیں کہہ سکتا۔۔۔یہ سب اسی کا سکھایا ہوا ہے!!"۔۔۔

اسی وقت ایک بار پھر احتشام اپنے کمرے سے باہر نکلا اور اپنے پیچھے زور سے دروازہ بند کرکے بنا کسی سے کچھ کہے گھر سے باہر نکل گیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
©knza musannifa®

جب سے احتشام کی آخری کال سنی تھی وہ بے حد بے چین ہو گئی تھی۔۔۔اسکا بکھرا بکھرا انداز، اسکی بے ربط باتیں جیسے اسے کسی بات کا بے حد رنج پہنچا تھا۔ یہاں تک کہ کومل اپنی ناراضگی بھول گئی تھی۔ کئی بار وجہ پوچھی مگر احتشام کی صرف ایک ہی ضد تھی کہ وہ کومل سے ملنا چاہتا ہے ورنہ وہ خود کو کچھ کرلے گا۔۔۔ کومل کا دل یہ

URDU NOVEL BANK

سوچ کر دہل گیا کہ اگر واقعی احتشام نے اپنے ساتھ کچھ کرلیا تو کومل کا کیا ہو گا، وہ احتشام کے بغیر زندگی گزارنا نہیں چاہتی تھی۔۔۔

کئی بار امی کے کمرے میں جاتے جاتے واپس پلٹ آئی تھی۔ دل تھا کہ کہتا تھا امی سے کچھ مت چھپاؤ، وہ ماں ہیں۔۔۔اور کوئی بھی ماں اولاد کی دشمن نہیں ہوتی، اسکا دل کہتا تھا وہ اسے احتشام سے ملنے کی اجازت دے دیں گی۔۔۔مگر دماغ کچھ اور ہی کہتا تھا کہ اگر امی نے بجائے اسے سمجھنے کے، اسکا ساتھ دینے کے ابا کو بتا دیا تو شاید ساری زندگی کے لیے وہ احتشام کو کھو دے اور یہ سوچ اسکے قدم بڑھنے سے پہلے ہی روک دیتی تھی۔۔۔احتشام سے کچھ باتوں پر اختلاف اپنی جگہ مگر اسکے بغیر رہنے کا تصور بھی اسکے لیے موت کے مترادف تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!مجھے خود کوئی قدم اٹھانا ہوگا۔۔۔احتشام کی خاطر، اپنی محبت کی خاطر۔۔۔"

اس نے بے بسی سے لب کچلتے ہوئے خود کلامی کی۔۔۔

"ہرگز نہیں۔۔۔! رُک جاؤ کومل، تم نے خود سے عہد کیا تھا کہ پھر کبھی ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاؤ گی جس سے تم پر سے تمہارے ماں باپ کا اعتماد اٹھے۔۔۔!!"

کومل نے بے چینی سے اپنے اندر اس تنبیہ کرتی، کرلاتی آواز کو سنا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لیکن مجھے احتشام کی خاطر کرنا ہوگا، اس نے بھی میری خاطر بہت سی جگہوں پر اہم" اسٹیپس لیے ہیں۔۔۔لہذا اسکی ساری امیدیں بھی مجھ ہی سے ہیں اگر میں نہ گئی تو وہ "!!اپنا کوئی نقصان کر لے گا۔۔۔

کومل نے اپنے بے قابو ہوتے دماغ کو دل کی جذباتیت سے سمجھانا چاہا۔

پہلی بار تم بچ گئی۔۔۔لیکن لازم نہیں ہر بار بچ جاؤ گی۔۔ اگرکسی نے تم دونوں کو پکڑ" لیا تو بدنامی کا ٹیگ ماتھے پر سجائے ساری زندگی گھومتی رہو گی۔۔۔یہی احتشام جس کے لیے تم اپنی حد سے گزرنا چاہتی تمہارا جینا دوبھر کر دے گا، ہر گز ایسا کوئی قدم مت اٹھانا "!!کہ کل کو تمہیں پچھتاوا ہو۔۔۔

یکدم کوئی اسکے اندر سے چلایا تھا۔ اس نے اس قسم کے بہت سے واقعات سن رکھے تھے اسکے علاوہ کتابوں میں بھی پڑھ رکھے تھے۔ انسان کا بہترین گائیڈ اسکا ضمیر ہوتا ہے، جو چیخ چیخ کر اسے ہر خطرے سے، اچھائی و برائی سے آگاہ کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ضمیر کی پکار کو نظرانداز کرنے والا کبھی خود اپنے لیے درست فیصلہ کرنے کے قابل نہیں ہو سکتا۔۔۔

"!!کیا کروں۔۔۔کیا کروں۔۔۔۔اف میرے اللہ مدد۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے بے چینی سے کمرے میں یہاں سے وہاں ٹہلنا شروع کردیا پھر اگلے ہی لمحے وہ وضو کرکے قرآن کھولے بیٹھ گئی۔۔۔مگر پانچ منٹ تلاوت کرنے کے بعد ہی اسے پتہ چل گیا اسکا دل یکسوئی حاصل کرنے میں ناکام ہے۔۔۔اس نے نشانی رکھ کر قرآن بند کرکے غلاف میں لپیٹنا چاہا مگر کچھ سوچ کر ایک بار پھر قرآن کھول لیا۔۔۔

"اے میرے رب۔۔۔میری مدد فرمائیے۔۔۔مجھے راستہ دکھائیے۔۔۔"

اس نے دعا کے لیے ہاتھ بلند کیے اور دعا مانگنے کے بعد چہرے پر اوپر سے نیچے ہاتھ پھیر کر آنکھیں بند کرلیں اور بغیر دیکھے بسم اللہ پڑھ کر قرآن کھول دیا۔۔۔پھر اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا اور جو صفحہ کھلا تھا اس پر موجود آیات کا ترجمہ پڑھنا شروع کیا۔۔۔ ایک آیت پر آکر اسکا دل رک سا گیا، اسے یوں لگا جیسے سو فیصد یہ آیت اسی کے لیے ہے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اور اللہ حد سے تجاوز کرنے والوں کو پسند نہیں فرماتا۔۔"

ناجانے کون سا احساس تھا۔ ایک آنسو خاموشی سے آنکھ کے گوشے سے نکلا اور نیچے لڑھکتا چلا گیا۔۔۔پھر تو جیسے جھڑی ہی لگ گئی۔۔۔وہ اتنا روئی کہ اسکی ہچکی بندھ گئی تھی۔۔۔گویا آج اپنی زندگی کے اٹھارویں سال میں اس نے یہ راز پا لیا تھا کہ اس الہامی

URDU NOVEL BANK

کتاب کو جسے سب قرآن کہتے ہیں، اللہ کا کلام کیوں کہا جاتا ہے۔۔۔ یہ کتاب واقعی بات کرتی تھی۔۔۔بلکہ انسان اس کتاب کے ذریعے سے اللہ سے بات کر سکتا ہے۔۔۔ کتنا آسان ہے اللہ سے کلام کرنا۔۔۔اور انسان بہت ناشکرا ہے، آسان چیز کو بھی مشکل بنا دیتا ہے۔۔۔

"کومل میری جان۔۔۔کیا ہوا ؟"

امی نے اسکے کمرے میں جھانکا تو وہ اسے روتا دیکھ کر لپکیں۔۔۔

"!!کچھ نہیں امی قرآن پڑھتے پڑھتے رونا آگیا۔۔۔"

اس نے روتے روتے کہا۔۔۔وہ اب بھی خود کو خاص کیفیت کے زیر اثر محسوس کر رہی تھی۔۔۔جیسے کوئی عام انسان یکدم ہی کسی ولی کے عہدے پر فائز ہو گیا ہو مگر اس بات پر حیران بھی ہو کہ وہ تو اس قابل ہی نہیں پھر کیسے اسے اتنا اعلی رتبہ مل گیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ماں صدقے۔۔۔میری بچی۔۔۔" امی نے اپنے دوپٹے سے آنکھیں پونچھ کر اسکا چہرہ چوما" جو اندرونی تمازت سے تپ رہا تھا۔۔۔"ہر وقت قرآن پڑھنا ٹھیک نہیں، ہر چیز اعتدال میں اچھی لگتی ہے۔۔۔" کومل نے چونک کر انکی طرف دیکھا، وہ انہیں یہ نہ بتا سکی کہ

URDU NOVEL BANK

اس نے تو صرف ایک آیت ہی پڑھی ہے، ناجانے انہیں ایسا کیوں لگا کہ وہ ہر وقت قرآن پڑھتی رہتی ہے--- "ابھی تم کم عمر ہو---ہنسا کھیلا کرو اپنی عمر کی بچیوں کی طرح---خود کو ان فکروں میں مت الجھاؤ میری بیٹی---!!"

وہ اسے اپنے سینے سے لگائے پیار سے بولتی جا رہی تھیں---

یہ مائیں بھی کتنی عجیب ہوتی ہیں کسی ایک جانب انہیں سکون بھی تو نہیں ملتا---

جب اولاد سرکش ہو یا دینداری سے غفلت برتے تب کوستی رہتی ہیں اور جب نماز روزہ و قرآن میں دلچسپی لینا شروع کردے تو پھر الگ فکر شروع ہو جاتی ہے---آخر کیوں ہے ایسا---کیوں ہمارے معاشرے میں ماؤں کا ایسا رویہ ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہونا تو یہ چاہیے کہ جب نوجوان (ٹین ایجر) بچہ یا بچی نماز و قرآن میں دلچسپی لے تو اسے بالکل نہ ٹوکا جائے بلکہ اس معاملے میں آزاد چھوڑ دیا جائے---اسکے پاس بیٹھ کر اسکی باتیں سُنی جائیں--- وہ باتیں جو ہو سکتا ہے والدین کے لیے خاص اثر نہ رکھتی ہوں مگر اس بچی یا بچے کے لیے ضرور خاص ہوتی ہیں جو اپنی زندگی کے ایک اہم دور میں سے گزر رہا ہوتا ہے--- کیونکہ جب کوئی بھی نوجوان دل سے قرآن پڑھنا شروع کرتا تو قرآن کی ہر آیت اسکے دل سے روح تک اثر کرتی ہے، وہ کبھی اللہ کے خوف سے رونے

URDU NOVEL BANK

لگ جاتا ہے کبھی اللہ کی محبت سے لبریز ہوکر آبدیدہ ہوجاتا ہے، کبھی اپنی ناشکری پر آنسو بہانے لگتا ہے اور کبھی اس کی باتیں اس بات پر نم ہو جاتی ہیں کہ وہ اتنا عرصہ اس بات سے غافل رہا کہ وہ کتنا خاص ہے، اللہ کا کتنا پیارا ہے، اللہ اس سے کتنا پیار کرتا ہے۔۔۔کیونکہ وہ ایک "مسلمان" پیدا ہوا، اسکا نبیؐ اسکی بخشش کے لیے اللہ کے سامنے گڑگڑایا۔۔۔سب سے بڑی چیز بلکہ اسے آپ معجزہ بھی کہہ سکتے ہیں کہ جب دل کسی بات پر پریشان ہو تو قرآن میں فوراً سے بیشتر اللہ آپکو اسکی مدد فراہم کر دیتا ہے بشرطیکہ آپکا دل اللہ کی محبت و یقین سے لبریز ہو۔۔

مگر ہوتا کیا ہے؟ والدین اپنی نصیحتوں سے اولاد کی تازہ تازہ کیفیت پر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بے دردی سے پانی پھیر دیتے ہیں۔انہیں نماز قرآن کے ساتھ ساتھ دنیاداری کا بھی درس دیتے ہیں۔حد سے زیادہ لگاؤ پر فکر کرنے لگ جاتے ہیں۔۔۔بھئی کیسی فکر اور کیوں ہے یہ فکر۔۔۔؟آخر یہ بھی تو دیکھیں یہ لگاؤ ہے کس کے ساتھ؟ اللہ کے ساتھ ہی نا؟ تو کیوں منع کرتے ہیں والدین اللہ سے لگاؤ پر؟ کیا انہیں یہ ڈر ہے کہ انکا بچہ پاگل ہو جائے گا؟ تو ہو جانے دیں پاگل یہ اس پاگل پن سے کئی درجے بہتر ہے جو وہ دنیا کی بے ثباتی انسان میں پیدا کر دیتی ہے۔۔۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اللہ سے لگاؤ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

انسان کے پاگل پن کو، سرکشی کو دور کرتا ہے اور اسے اتنا جھنجھوڑ دیتا ہے کہ جب وہ نوجوان ایک قوی جوان بن کر دنیا میں قدم نکالتا ہے تو وہ کئی حقائق سے آشنا ہو چکا ہوتا ہے، بہت سے لوگوں کو فائدہ دینے کے لیے تیار ہوتا ہے۔۔۔بہت سی لڑکیاں جو اسکول میں بچوں جو تعلیم دیتی ہیں۔ بہت سے لڑکے جو راہ چلتے یا کسی پارک میں بیٹھے بچوں کو اکٹھا کرکے چھوٹی چھوٹی باتیں کرتی ہیں، انکے اندرونی مشاہدات کو گہرائی سے پرکھتے ہیں، بہت سے نوجوان لڑکیاں یا لڑکے جو بزرگوں کی صحبت میں اکتاہٹ محسوس نہیں کرتے، وہ سب اور ان جیسے کئی اور۔۔۔سب خاص ہیں۔۔۔سب اہم ہیں۔۔۔ان کے دل سطحی نہیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی جب انسان کسی نازک موڑ پر کھڑا ہو اور فیصلے کی گھڑی مختصر ہو تب اسے کسی "کی سننی چاہیے، دل کی یا دماغ کی؟

اس نے اچانک امی سے پوچھ لیا۔ انہوں نے بغور اسکا چہرہ دیکھا جس پر پھیلی الجھن باآسانی دیکھی جا سکتی تھی۔۔وہ کئی لمحے اسکا چہرہ دیکھتی رہیں پھر مسکرا دیں۔

"!!دل کا فیصلہ۔۔۔کیونکہ دل کے زیادہ تر فیصلے صحیح ثابت ہوتے ہیں میری بیٹی۔۔۔" کومل نے انکی جانب دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

"دل کا فیصلہ؟"

اس نے جیسے تصدیق چاہی، امی نے اثبات میں سر ہلا کر اسکے ماتھے پر بوسہ دیا---

©knza musannifa®

"یہ آپ نے اپنا کیا حال بنا لیا ہے؟"

زندگی میں پہلی بار وہ اکیلی باہر نکلی تھی وجہ ظاہری سی بات ہے صرف احتشام تھا---

بلکہ وجہ محبت تھی---منہ زور محبت----

"شش چپ ہوجاؤ، بس کچھ مت بولو، میرے سامنے یونہی بیٹھی رہو----میں صرف تمہیں دیکھتے رہنا چاہتا ہوں--"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ اسے اپنی آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارتا ہوا ایک ٹرانس کی کیفیت میں بولا تو کومل کا دل سینے میں پھڑپھڑا کر رہ گیا---

کومل بے حد گھبراہٹ محسوس کر رہی تھی۔ اسے مسلسل یوں محسوس ہو رہا تھا جیسے دنیا کا ہر شخص اسے شک کی نگاہ سے دیکھ رہا ہے، ہر آنکھ اس سے سوال کررہی ہے کہ آخر تم نے ایسا کیوں کیا؟ ہر اٹھنے والی زبان اسی پر فقرہ چست کررہی ہے کہ

URDU NOVEL BANK

وہ دیکھو وہ رہی اپنے ماں باپ کی نگاہوں میں دھول جھونکنے والی لڑکی۔۔۔ وہ بچپن سے اپنی امی و دیگر خواتین سے سنتی آئی تھی کہ وہی لڑکیاں بے لگام ہوتی ہیں جو "غلط" ہوتی ہیں، والدین کی عزت کی انہیں کوئی فکر نہیں ہوتی۔۔۔ آج وہ اس بات سے آگاہ ہو رہی تھی کہ شریف لڑکیوں پر یہ ٹیگ کیوں لگا دیا جاتا ہے۔۔۔ایسی کیا مجبوری ہوتی ہے جس کی وجہ سے وہ خود پر "غلط" کا ٹیگ لگوا لیتی ہیں۔۔

لاکھ خود کو تسلیاں دے دی جائیں کہ میری نیت ٹھیک ہے، ارادہ نیک ہے، مقصد محبت کو بچانا ہے یا کچھ بھی اگر آپکا دل مطمئن نہیں، ضمیر مطمئن نہیں۔۔۔تو یہ "غلط" ہی ہے۔۔۔ کومل کے ساتھ بھی بالکل ایسا ہی ہو رہا تھا۔۔وہ اپنے منگیتر، ہونے والی شوہر اور اپنی محبت کے سامنے بھی مستقل خود کو الجھا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا کومل، تم پریشان ہو؟"

یکدم احتشام نے اسکا ہاتھ پکڑا، کومل کو بالکل یوں محسوس ہوا جیسے کرنٹ نما کوئی چیز اسے چھو گئی تھی۔۔۔اس نے فوراً سے پیشتر اپنا ہاتھ پیچھے کرلیا۔۔احتشام نے بغور اسکی اس حرکت کو نوٹ کیا۔۔۔مگر کومل احتشام کے علاوہ باقی سب کو گھبراکر دیکھ رہی

URDU NOVEL BANK

تھی۔۔احتشام نے ایک بار پھر اسکا ہاتھ پکڑ لیا۔۔اس بار بھی گرفت نرم لیکن مضبوط تھی۔۔۔کومل نے اپنا ہاتھ چھڑانا چاہا مگر اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"کیا سوچ رہی ہو ، بتاؤ مجھے ؟"

اس نے بہت پیار سے پوچھا۔۔ کومل ہونقوں کی طرح اسے دیکھنے لگی۔۔۔صاف ظاہر تھا وہ منتشر الذہنی کا شکار تھی۔

"تم میرے ساتھ ہو اس وقت، یہ ہرگز مت فراموش کرنا کہ احتشام کے ہوتے ہوئے کومل پر کبھی کوئی آنچ نہیں آسکتی۔۔"

اتنی بڑی بات کا دعویٰ کرتے ہوئے احتشام کو احساس تک نہیں تھا کہ سب سے بڑی مصیبت کومل پر اسی کی وجہ سے آنے والی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ٹھیک ہے ؟"

اسکے ہاتھ سے کھیلتے ہوئے احتشام نے کومل کی جانب دیکھا۔ کومل نے بے ساختہ اثبات میں سر ہلا دیا۔

"یہ لو۔۔"احتشام نے ٹشو پیپر کومل کی جانب بڑھایا،کومل نے آہستگی سے تھام لیا" اپنی عرق آلود پیشانی صاف کر لو اور بالکل بے فکرجاؤ، میری خاطر۔۔۔"!!

URDU NOVEL BANK

عجیب سا استحقاق تھا اسکے لہجے میں کومل کے لیے، کومل اسکے زیر اثر آنے لگی۔

"!!!اب مجھے جانا چاہیے--"

اس نے کچھ دیر بعد بہت ہمت کر کے کہا تھا۔ احتشام نے ہاتھ میں پکڑا جوس کا گلاس میز پر رکھا اور اٹھ کھڑا ہوا---

"!!آؤ چلیں--"

کومل کو امید نہیں تھی وہ آسانی سے مان جائے گا۔

"ناراض ہو گئے ہیں؟"

اس نے ریستوران سے باہر نکل کر ڈرتے ڈرتے احتشام سے پوچھا تھا، احتشام کو اس پر بے تحاشا پیار آیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہرگز نہیں، ایسا کیوں سوچا تم نے؟"

"وہ آپ ایک دم اٹھ آئے تو مجھے لگا---"

کومل نے جھجھکتے ہوئے کہا اور دانستہ بات ادھوری چھوڑ دی۔ احتشام نے مسکراتے ہوئے سر ہلایا اور اپنی بائیک اسٹارٹ کی--

"بہت معصوم ہو تم، میری پگلی سی کومل---"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے پیار سے کہا اور کومل کو پیچھے بیٹھنے کا اشارہ کیا، کومل نے حواس باختہ نگاہوں سے احتشام کی جانب دیکھا۔

"میں؟"

اس نے حیرت سے آنکھیں پھیلائیں تو احتشام کو فوراً شرارت سوجھی۔

"!!نہیں تم رہنے دو قدر کو کال کرکے بلا لیتا ہوں بائیک پر بیٹھنے کے لیے۔۔"

اسکا مذاق میں کیا گیا یہ طنز کومل کو بالکل اچھا نہ لگا اور وہ منہ بنا کر بائیک پر بیٹھ گئی۔۔احتشام کی پشت کومل کے بالائی جسم اورپیٹ کے ساتھ مس کر رہی تھی۔۔۔

کومل کو بے حد عجیب لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اگر کسی نے دیکھ لیا تو؟"

کومل پر نئے سرے سے گھبراہٹ طاری ہونے لگی۔۔۔

کوئی نہیں دیکھے گا، تم مجھے بتاؤ کیسا لگ رہا ہے اپنے ہونے والے شوہر کے ساتھ"

"بائیک پر بیٹھ کر سفر کرنا۔۔۔؟

اس نے کومل کے خدشے کو مکھی کی طرح ہوا میں اڑا کر شوخی سے پوچھا اور جان بوجھ کر پیچھے دباؤ ڈالا اب کومل کے اور اسکے جسم میں قطعاً کوئی فاصلہ نہ تھا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اوہو یہ آپ کیا کر رہے ہیں، سب دیکھ رہے ہیں۔۔۔پلیز ٹھیک طرح سے بیٹھیں کوئی حادثہ نہ ہو جائے۔۔۔!!"

"کاش کہ جتنی تمہیں باقی دنیا کی فکر ہے اسکا آدھا فیصد میرا خیال ہوتا تو میں خود کو دنیا کا خوش قسمت ترین انسان سمجھتا۔۔۔!!"

کومل نے اسکے جواب میں خاموش رہنا مناسب سمجھا تھا۔

"یہ کہاں لے آئے ہیں مجھے؟"

کومل نے بائیک کے رکتے ہی اطراف میں نگاہیں دوڑائیں۔۔۔

"اغوا کر لایا ہوں تمہیں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بائیک کو پارکنگ میں لگا کر اسکے پاس واپس آیا۔

"یہ کیسا مذاق ہے احتشام؟"

"تمہارے منہ سے میرا نام کتنا اپنا اپنا سا لگتا ہے۔۔۔مگر حد تو یہ ہے کہ تم میرا نام لینے میں بھی کنجوسی سے کام لیتی ہو، افسوس صد افسوس۔۔۔!!"

"واپس چلیں یہاں سے۔۔۔پتہ نہیں یہ کون سی جگہ ہے۔۔۔ !!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسکی سوئی وہیں اٹکی ہوئی تھی۔احتشام نے بجائے کچھ کہنے کے اسکا ہاتھ پکڑ لیا اور ساتھ لیے ایک جانب بڑھنے لگا۔

"اچھی طرح دیکھ لو اس جگہ کو، شادی کے بعد اکثر میں تمہیں یہاں لایا کروں گا۔۔۔میں جی بھر کر پیار کیا کروں گا اور تم نے اپنی ساس اور نند کے خلاف میرے جتنے کان بھرنے ہوں گے یہاں بھر لیا کرنا۔۔۔ میں بخوشی سن لوں گا۔۔!!"

اس نے اتنے مزے سے کہا کہ کومل کی ہنسی نکل گئی۔۔

"کتنی پیاری لگتی ہو ہنستے ہوئے۔۔"

کومل کی ہنسی فوراً غائب ہو گئی۔

"لو جی اب بندہ تعریف بھی نہ کرے؟۔۔۔بھلائی کا زمانہ ہی نہیں رہا۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے اسے گھورا مگر کومل نے اسکی جانب دیکھنے سے احتراز برتا اور خاموشی سے اس کے ساتھ ساتھ چلتی رہی۔

"آخر ہم جا کہاں رہے ہیں۔۔۔یہ جگہ کون سی ہے۔۔۔؟"

کومل کو خدشات نے ستایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"یہ ایسی جگہ ہے جہاں سکون ہی سکون ہے، قدرت سے بے حد قریب حسین مناظر سے مزین دلفریب ماحول۔۔۔ انسان کے شوروغل سے بالکل الگ ایک ایسی جگہ جہاں تمہارے ساتھ مجھے بے حد سکون ملے گا۔۔۔وہ سکون جس کی تلاش میں تمہیں لے کر یہاں آیا ہوں۔۔"

وہ بولتے بولتے کچھ سنجیدہ ہو گیا تھا۔۔۔کچھ دور ایک ٹیوب ویل کی چھک چھک خاموشی میں بے حد بھلی لگ رہی تھی۔۔

"لیکن احتشام ہمیں یوں۔۔۔"

کومل" احتشام نے یکدم پلٹ کر اسکی جانب دیکھا، اسکی آنکھوں میں کچھ تھا، کومل" چپ ہو گئی۔۔"مجھے اس وقت تمہاری بے حد ضرورت ہے، کیا تم مجھے وہ سکون فراہم کر سکتی ہو جس کی میں تلاش میں بھٹک رہا ہوں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بے حد سنجیدگی سے اسکی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے بولا، کومل اپنے دل کو قابو کرنے لگی۔۔اسے احتشام کی کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی پل میں تولہ پل میں ماشہ۔۔۔

میں بکھر رہا ہوں کومل، ٹوٹ رہا ہوں، کوئی مجھے نہیں سمجھ رہا، سب کو اپنی پڑی ہے،" سوائے تمہارے۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس بار سنجیدگی میں ایک کرب بھی شامل تھا کومل نے بے ساختہ نگاہیں اٹھا کر اسے دیکھا۔ احتشام کی نگاہوں میں درد تھا، کومل کے دل کو کچھ ہوا۔

"مجھے قطعاً امید نہیں تھی تم آؤ گی مگر تم صرف میری کومل ہو، یہ کیسے ہو سکتا تھا کہ میرے دل کا درد تم تک نہ پہنچتا، سب نے مجھے فراموش کر دیا مگر تم کومل، تم میرے لیے اپنا سب کچھ داؤ پر لگا کر تنہا چلی آئیں۔۔۔تم سے زیادہ مجھ سے اس دنیا میں کوئی محبت نہیں کر سکتا یہ بات تو طے ہے!!"۔۔۔

کومل نے اسکی والہانہ نگاہوں کی تاب نہ لاتے ہوئے نظریں جھکا دیں۔۔۔آنسو کے قطرے بے اختیار چھلک پڑے تھے۔ احتشام نے اپنی انگلیوں کے پوروں سے اسکے آنسو صاف کیے اور اپنے ہاتھوں کے پیالے میں اسکا چہرہ بھر کر اوپر کیا۔۔اس سے پہلے کہ وہ دل کی سرکشی سے مجبور ہو کر کوئی گستاخی کر بیٹھتا اس نے جلدی سے اسکا چہرہ چھوڑ دیا اور ایک بڑے سے قوی القامت درخت کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔۔۔یہ بہت خوبصورت جگہ تھی، ہلکی پھلکی سبز شاداب گھاس جس پر ننھے ننھے گلابی، زرد، نارنجی، جامنی پھول کھلے ہوئے تھے۔۔۔پاس ٹیوب ویل تھا جس کا پانی آس پاس

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کھیتوں کو سیراب کر رہا تھا۔ کومل ماحول کے فسوں کو اپنے اعصاب پر طاری ہوتا محسوس کر رہی تھی۔

"میں سچ کہہ رہا ہوں کومل، تم یقین کرو یا نا کرو مگر یہی سچ ہے کہ میں نے تمہارے علاوہ کبھی کسی کے ساتھ اتنا سکون محسوس نہیں کیا اپنی پوری زندگی میں۔۔۔یہاں تک کہ اپنی امی کے ساتھ بھی نہیں۔۔!"

کومل نے حیران ہو کر اسکی جانب دیکھا۔۔۔

"میں جانتا ہوں تمہیں عجیب لگ رہا ہے مگر یہ سچ ہے، میں دنیا کے جس بھی کونے میں چلا جاؤں سکون صرف تمہاری ذات سے منسوب ہے میرا۔۔۔ جانتی ہو میرا ذہن اپنے گھر میں بیٹھ کر بھی تمہارے گرد گھوم رہا ہوتا ہے۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کا دل بے حد سرور محسوس کر رہا تھا۔ پرکیف ماحول، من پسند ساتھی اور اسکی دلفریب باتیں۔۔۔ بھلا کیسے ممکن تھا کہ کومل کے جذبات بیدار نہ ہوتے ۔۔۔ پھر بڑی بات تو یہ تھی کہ وہ بھی تو احتشام سے ہی سکون محسوس کرتی تھی ہاں بس اظہار کے معاملے میں احتشام جیسی بے باک نہیں تھی۔

URDU NOVEL BANK

وعدہ کرو کبھی مجھے تنہا نہیں چھوڑو گی۔۔۔" احتشام نے اسکا ہاتھ ایک بار اپنے ہاتھوں"
میں لے لیا، اس بار کومل نے کوئی مزاحمت نہ کی۔۔۔"چاہے کچھ بھی ہو جائے، تم
"کبھی میرا ساتھ نہ چھوڑو گی۔۔۔احتشام کو تنہا نہیں چھوڑو گی۔۔۔

کومل نے آہستگی سے احتشام کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ دیا۔

"میں وعدہ کرتی ہوں، ہمیشہ آپکا ساتھ نبھاؤں گی۔۔"

احتشام اسے دیکھتا رہ گیا، اسکی جذباتی کیفیت ایسی تھی کہ یکدم آنکھیں ڈبڈبا گئیں۔

کومل کا دل بھی اسکی محبت سے لبریز تھا۔

تم نے مجھے دو جہانوں کی خوشیاں دے دی ہیں کومل، بتا نہیں سکتا کیا محسوس کر رہا"
"!!ہوں اس وقت۔۔۔شاید دنیا کا خوش قسمت ترین آدمی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ مسرور تھا۔ اس نے کومل کا ہاتھ لبوں سے لگا لیا۔ کومل کو اسکی توقع نہیں تھی۔

اس نے جلدی سے اپنا ہاتھ پیچھے کھینچ لیا اور گھبرا کر نگاہیں جھکا لیں۔

"آئی ایم سوری، میں شاید حد سے بڑھ گیا تھا۔۔"

احتشام نے نادم ہو کر کہا تو کومل نے نفی میں سر ہلایا اور فوراً سے پیشتر بات بدل دی۔

"آپ کیوں پریشان ہیں؟ ایسی حالت کیوں بنا لی ہے آخر؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے ایک لمبی گہری سی سانس لی اور اپنا سر درخت سے ٹیک لیا۔

"تم تو میری اپنی ہو نا کومل، تم سے میں ہر بات کر سکتا ہوں مگر یہ دنیا۔۔۔یہ دنیا منافقت سے بھری پڑی ہے۔ ہر کوئی اپنے مطلب کے لیے آگے بڑھتا ہے۔"

وہ دکھ بھرے لہجے میں بولا،کومل خاموش رہی اور اسکی بات کو سمجھنے کی کوشش کرنے لگی۔

"ہر کسی نے اپنے چہرے پر نوٹنکی کا ماسک چڑھا رکھا ہے، جب تک آپ ان کے مطابق چلتے رہو سب خوش ہیں لیکن جہاں آپ نے اپنی ذات کے لیے بات کی وہیں سب پردے گر گئے۔۔۔سب کی اصلیت منٹوں میں سامنے آجاتی ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کی باتیں مبہم تھیں۔

"کوئی تو بات ہوئی ہے ورنہ جہاں تک میں آپکو جانتی یوں آپ اتنی جلدی مایوس ہونے والوں اور ہمت ہارنے والوں میں سے نہیں ہیں۔۔!!"

کومل نے اتنے یقین سے کہا کہ احتشام اسے دیکھتا رہ گیا۔پتہ نہیں کیوں اس وقت اسے قدر یاد آئی تھی اور اسکی یاد کے ساتھ ہی زخم بھی ہرے ہوگئے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"تم دیکھنا کومل ایک دن میں اپنا بہت بڑا بزنس ایمپائر کھڑا کروں گا، اس پورے شہر میں بلکہ پاکستان لیول پر میرا کاروبار چمکے گا دیکھنا تم میں کس بلندی کو چھوؤں گا---!!"

کومل اسکے دائیں جانب بیٹھی تھی، احتشام نے یکدم اپنا سر اسکی گود میں رکھ دیا۔ کومل سنبھل سکی نہ سمجھ سکی تب تک احتشام اسکی گود میں اپنا سر فِٹ کر چکا تھا---

"تم میری جنت ہو، میرا سکون ہو---میں ساری دنیا کی خوشیاں تمہارے قدموں میں ڈھیر کر دینا چاہتا ہوں---!!"

کومل کچھ بول نہ سکی،احتشام کے گھنے بالوں والا سر اسکی رانوں کے عین اوپر تھا اور کومل کو بیک وقت گدگدی اور گھبراہٹ دونوں چیزیں محسوس ہو رہی تھیں۔ وہ بالکل کسی سنگی مجسمے کی طرح ساکت بیٹھی رہی---

"تم ساتویں جماعت میں تھی نا تم سے یہ احتشام تم پر عاشق ہے--"احتشام نے انکشاف کیا، کومل نے حیرت سے اپنی گود کی جانب نظر جھکائی، احتشام اسے ہی دیکھ رہا تھا---"سچ ہے یہ، تمہیں تو اپنا بھی ہوش نہیں ہوتا تھا مگر میں اپنے اسکول سے چھٹی کے بعد فوراً تمہارے اسکول کی طرف بھاگتا تھا۔ سب یار دوست

Visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میر انتظار کرتے تھے اور میں تمہارے پیچھے خوار ہوتا رہتا تھا۔۔۔اتنی لڑائیاں میری اپنی ذات کے لیے نہیں ہوئیں جتنی میں نے تمہارے لیے لڑی ہیں۔۔۔کوئی تمہیں تنگ کرتا تھا یا آنکھ اٹھا کر بھی دیکھتا تھا تو میں اسکے سر ہو جاتا تھا۔۔۔" بولتے بولتے اچانک اسے کچھ یاد آیا تو قہقہہ لگا کر اٹھ بیٹھا۔۔۔کومل نے فورا اپنی ٹانگیں سمیٹ لیں اور سکون کا سانس لیا۔۔۔" ایک بار ایک لڑکے کی میں نے ایسی درگت بنائی کہ وہ ساری زندگی نہیں مجھے بھولے اس بات کا مجھے یقین ہے۔۔۔پوچھو گی نہیں اس نے کیا کِیا تھا؟"

احتشام نے تجسس پیدا کرتے ہوئے کومل کی جانب دیکھا۔

"کیا کِیا تھا؟"

کومل نے برجستگی سے پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے لو لیٹر لکھا تھا اور تمہارے بیگ میں ٹھونسنے کی کوشش کر رہا تھا پہلے مجھے لگا" تم دونوں کا چکر ہے مگر تمہارا سارا دھیان ہاتھ میں پکڑے گولے گنڈے کی جانب تھا، تم نے ایک بار بھی اسکی جاب نہیں دیکھا، تب میں سمجھا یہ اس رذیل کی کارستانی ہے۔۔میں نے خوب مارپیٹ کر اس لڑکے کے بیگ کی تنیوں سے اسکے ہاتھ اور گردن

URDU NOVEL BANK

باندھ دی۔۔۔اور اسے اسی حال میں سڑک پر چھوڑ کر میں اپنے دوستوں کے ساتھ واپس آگیا تھا۔۔۔"

کومل حیرت زدہ نگاہوں سے احتشام کا چہرہ دیکھتی رہ گئی۔

"چھوٹی سی غلطی کی اتنی خطرناک سزا؟ ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا پتہ نہیں کیا حال ہوا ہوگا بیچارے کا۔۔۔"

کومل کو واقعی افسوس ہوا تھا۔ احتشام نے ایک تیز سی نظر اس پر دوڑائی۔

"اس بیچارے کی بہت فکر ہے اور میرا کوئی خیال نہیں۔۔۔ چلو ٹانگیں سیدھی کرو اور مجھے سر رکھنے دو۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس سے پہلے وہ اپنے ارادے کو عملی جامہ پہناتا کومل ایک ہی جست میں کھڑی ہوگئی۔

"ہائیں تمہیں کیا ہوا؟ ہرنی کی طرح قلانچیں کیوں بھرنے لگیں؟"

کومل نے خود کو نارمل کرنے کی کوشش کی۔

"وہ دراصل وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے، اب واپس چلنا چاہیے۔۔۔"

احتشام اسکی بات سن کر بھونچکا رہ گیا۔

"واپس کیوں؟ ابھی تو مجھے بہت سی باتیں کرنی ہیں۔۔۔یہاں آؤ نا۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے نفی میں سر ہلایا۔

"!!یہ مناسب نہیں ہے، دیر ہو رہی ہے--- واپس چلیں--"

کومل نے واپسی کے لیے اصرار کیا۔

صاف کہو نا تمہیں اعتبار ہی نہیں ہے مجھ پر،اسلیے میرے ساتھ بیٹھنے سے گھبراتی"

"!!ہو---

احتشام ایک دم بگڑ کر بولا تو کومل نے بے بسی سے اسے دیکھا۔

"!!اوفوہ میرا وہ مطلب نہیں تھا--"

مطلب جو بھی میرا تو دل توڑ دیا نا تم نے، چلو وہاں چلتے ہیں ٹیوب ویل کے پاس،"

"امرودوں کا باغ دکھاتا ہوں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے ایک گہرا سانس لیا اور اسکی پیروی کی۔

ہاں تو میں بتا رہا تھا کہ اگلے سال میرا کالج شروع ہو گیا تب تو مجھے جیسے کھلم کھلا موقع"

مل گیا میں کئی کئی دن کالج بنک کر کے تمہارے اسکول کے گرد چکر لگاتا رہتا تھا۔

جبھی تو ابا نے انٹر کے بعد کام پر لگا دیا تھا لیکن اس میں سارا قصور میرا نہیں بلکہ اصل

URDU NOVEL BANK

قصوروار تم ہو۔۔۔ اتنا حسین ہونے کی کیا ضرورت تھی کہ مجھ جیسے اچھے بھلے لڑکے کا یہ حال کر دیا۔۔۔غلط بات ہے بھئی۔۔"!!

کومل محض اسے گھور کر رہ گئی اور اسکے تیور دیکھ کر احتشام کی ہنسی چھوٹ گئی۔

"اچھا میں تمہیں بتاتا ہوں ایک بار کیا ہوا ۔۔۔"

احتشام کے واقعات لمبے ہوتے چلے جا رہے تھے۔۔

©knza musannifa®

"واہ نئی گیمز گھر میں آئی ہوئی ہیں اور مجھے خبر تک نہیں ہوئی۔۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

بہت طویل مدت کے بعد سلیم نواز کمپیوٹر کے سامنے بیٹھا تھا جبھی حق نواز کی نئی گیمز دیکھ کر اسکی رال ٹپک پڑی۔۔۔

"ہمم یہ کیا لکھا ہے گرینڈ تھیفٹ آٹو ۔۔ یہ دیکھتے ہیں کیا ہے۔۔۔"

اس نے گیم کا نام پڑھ کر تجسس بھرے انداز میں سی ڈی کو سیاہ کور میں سے نکالا اور سی ڈی روم میں داخل کیا۔۔۔تب ہی حق نواز کمرے میں داخل ہوا۔۔۔آج چھٹی کا دن تھا ابا بھی گھر پر تھے حق نواز کا پسندیدہ آلو قیمہ بنایا تھا امی نے ساتھ توے سے اتری

URDU NOVEL BANK

گرم روٹی۔۔۔وہ ناشتہ کرکے جیسے ہی کمرے میں آیا یہ غیر متوقع منظر اس پر شاک بن کر گرا۔

"اوئے سلیم۔۔!!" وہ چیخا۔۔۔"یہ میری سی ڈی کس سے پوچھ کر نکالی تو نے؟"

صدمے سے اسکے دل پر چھریاں ہی چل پڑی تھیں۔

"!!یار میں دیکھ رہا تھا ویسے ہی۔۔ بڑی مزے کی گیم لگ رہی ہے ویسے۔۔۔"

وہ پلیئر کو اسکرین پر یہاں وہاں آذانہ گھومتے دیکھ کر خوشی سے بولا۔۔اس قسم کی کوئی گیم اس نے زندگی میں پہلی بار دیکھی تھی۔

بیٹا ایسی گیمز کھیلنے کے لیے میرا جیسا دماغ ہونا بھی ضروری ہے، ایویں منہ اٹھا کر"

"آگئے گیم کھیلنے۔۔۔چلو اٹھو یہاں سے اور جا کر اپنا بستر توڑو۔۔۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

حق نواز کا بس نہیں چلتا تھا ورنہ سلیم نواز کا گلا ہی دبوچ لیتا۔۔۔

اوئے پھیکے خربوزے اور خربوزہ بھی وہ جو بُو مار گیا ہو ہاہا، تو نے کبھی اپنی شکل دیکھی"

ہے آئینے میں؟ میرا دماغ نہ خراب کر چل نکل یہاں سے شاباش۔۔یہ گیم تو میں ہی

"کھیلوں گا۔۔

URDU NOVEL BANK

سلیم نواز نے تپانے والے انداز میں کہا۔ حق نواز غصے سے پہلے لال پھر نیلا اور پھر پیلا ہوا۔۔۔

"!!سلیم نواز۔۔۔"

وہ شدید غصے سے چیخا۔

"میں کہتی ہوں کومل کے ابا شائستہ بھابھی کو تو خدا کا جیسے کوئی خوف رہا ہی نہیں،

"اب تو سامنے سامنے بدمعاشی پر اتر آئی ہیں۔۔

امی نے دھنیے کے پتے علیحدہ کرتے ہوئے ابا سے کہا۔۔۔

"ہوں۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا نے ایک سنسنی خیز خبر پڑھتے ہوئے اخبار کا صفحہ پلٹا۔۔۔تب ہی حق نواز کی دلدوز چیخ سنائی دی۔۔۔دونوں نے ناپسندیدہ نگاہوں سے بچوں کے کمرے کی جانب دیکھا۔

"ہائے میرے اللہ، ہائے نوج حق نواز تجھے رکھے اللہ۔۔۔کتنی بار کہا ہے یوں گلا پھاڑ کر نہ چیخا کر نامراد میری ایک نہیں سنتا۔۔۔آج تو اسکے کان پر دو دھر ہی دیجئے میں کہتی ہوں کومل کے ابا۔۔۔یہ لڑکا نہیں سنتا میری بالکل ہاتھوں سے نکلا جا رہا ہے۔۔۔!!

URDU NOVEL BANK

اوئے جلے ہوئے کارتوس بند کر اپنا پھٹا اسپیکر، میرے منہ نہ لگ میں نہیں اٹھنے والا"
"!!آج کمپیوٹر کے سامنے سے۔۔۔جا جو کرنا ہے کر لے

سلیم نواز نے اسکی دلدوز چیخ کی پرواہ کیے بغیر بے حد آرام سے مگر اونچی آواز میں کہا۔

یہی جلا ہوا کارتوس تیرے سر پر گرانا تو نانی یاد آجائے، میں کہتا ہوں اٹھ یہاں"
"سے۔۔۔

نانی کے کچھ لگتے ہاتھ تو لگا کے دکھا ذرا، میں نے بھی کوئی چوڑیاں نہیں پہن رکھی"
"!!ہاتھوں میں۔۔

سلیم نواز بھی دوبدو چیخا۔ اس کی آواز کیا سنی امی تو یک دم شاداں و فرحاں سی ہوگئیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!ماں صدقے ماں واری میرا سلیم تو آج لڑ جھگڑ رہا ہے۔۔"

انہوں نے خوشی سے بے قابو ہوتے ہوئے کہا تو ابا نے انکو ایسی خشمگیں نگاہوں سے گھورا جیسے انہیں امی کی دماغی حالت پر شدید قسم کا شبہ ہوا تھا۔۔۔

حد کرتی ہو تم بھی ثمینہ بیگم۔۔۔بجائے تشویش کا اظہار کرنے کے تم الٹا خوش ہو رہی"
"ہو؟

URDU NOVEL BANK

ابا نے تاسف سے سر ہلاتے ہوئے انہیں دیکھا اور اپنی اخبار سمیٹنے لگے۔ امی کو بھی فوراً احساس ہوگیا اور وہ شرمندگی سے نظریں چرا کر دوبارہ سبزی کی جانب متوجہ ہو گئیں۔۔۔۔

اسی لمحے باہر دروازے پر دستک ہوئی اور اگلے ہی لمحے قدر چلی آئی۔۔۔

"السلام علیکم آنٹی۔۔۔کومل کہاں ہے؟"

قدر اپنے مخصوص انداز میں بولتے ہوئے اندر دیکھنے لگی۔۔ اسکی بات سن کر ابا کے اندر کی جانب بڑھتے قدم رُک گئے،انہوں نے پلٹ کر پہلے قدر کو پھر اپنی نصف بہتر کو دیکھا جبکہ امی گھبرائے ہوئے انداز میں کبھی شوہر کو دیکھ رہی تھیں اور کبھی پاس کھڑی قدرکو۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کک کیا مطلب بیٹی؟ کومل تو تمہاری طرف گئی تھی نا؟"

قدر جو کہ ان دونوں کی نظروں سے کنفیوز ہو رہی تھی اس نے چونک کر کومل کی امی کی جانب دیکھا۔ امی خوفزدہ نظروں سے شوہر کی جانب دیکھ رہی تھیں۔ ان تینوں کے درمیان معنی خیز سی خاموشی حائل ہو گئی۔۔

"کہاں ہے کومل؟"

URDU NOVEL BANK

ابا کی دھاڑ سے امی کا دل ہی دہل گیا۔ قدر کے بھی پسینے چھوٹ گئے۔۔۔

"وہ انکل۔۔۔آنٹی وہ۔۔۔ دراصل، کومل ہماری طرف ہے۔۔۔"

قدر نے حواس باختہ ہوکر کہا۔ ابا نے مشکوک نگاہوں سے قدر کی جانب دیکھا۔ امی ایک جانب مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھیں۔

"!!!میں گھر پر نہیں تھی انکل، آفس میں تھی اس لیے مجھے علم نہیں تھا۔۔۔"

قدر نے مزید صفائی پیش کی۔

"!!!ابھی اسی وقت جاؤ اور بھیجو اسے۔۔۔"

ابا نے غضب ناک نگاہوں سے امی کی جانب گھورتے ہوئے قدر سے کہا اور کہہ کر رُکے نہیں بلکہ تیز قدموں سے اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئے۔۔۔کچھ دیر بعد امی بھی ان کے پیچھے چلی آئیں۔۔قدر تو ابا کے جاتے ہی رفو چکر ہو گئی تھی۔۔

"کچھ ہوش ہے تمہیں تمہاری ناک کے نیچے کیا ہو رہا ہے؟" ابا نے زور سے اخبار میز پر پٹخا۔۔۔

"قدر لینے گئی تو ہے اسے، ابھی آجائے گی۔۔۔آپ کیوں ٹینشن لے رہے ہیں؟ بیٹھ جائیے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے فکرمندی سے انگلیاں چٹخاتے ہوئے کہا۔

"ٹینشن نہ لوں تو کیا کروں؟ تم اس قابل تو ہو نہ سکیں کہ اولاد کی صحیح تربیت ہی کر لیتیں بیٹے وہ ہیں جو ہر وقت دنگا فساد، لڑائی جھگڑا کرنے کو تیار اور خیر سے بیٹی جس نے میرے سر پر خاک ڈالنے کی شاید پوری منصوبہ بندی کر چھوڑی ہے۔۔۔اور اس سب کی ذمہ دار صرف تم ہو ثمینہ۔۔!!"

ابا کا غصہ آسمان کو چھو رہا تھا۔۔۔

حق نواز اور سلیم نواز نے فوراً سے پہلے کمپیوٹر بند کیا اور اپنے اپنے موچوں (بستروں) میں گھس کر متوقع گولہ باری کا انتظار کرنے لگے۔

"آپ کیوں اپنے ساتھ ساتھ میرا بلڈ پریشر بھی ہائی کرنے پر تل گئے ہیں۔۔۔بس کردیں آتی ہی ہوگی۔۔!!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

امی نے دہائی دی۔ ابا نے غصے سے انہیں گھورا مگر خاموش رہنے پر اکتفا کیا۔۔۔امی کو اندر ہی اندر وسوسے ستا رہے تھے۔۔۔جیسے کچھ بہت غلط ہونے والا ہے۔۔۔

"یہ کومل آ کیوں نہیں رہی جہاں جاتی ہے بیٹھ ہی جاتی ہیں یہ لڑکیاں۔۔۔میں دیکھتی ہوں ذرا۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

امی بڑبڑاتے ہوئے باہر نکلیں۔۔۔ابا نے خشمگین نگاہوں سے انہیں جاتے دیکھا۔۔

"آج تمہیں پاتال میں سے بھی ڈھونڈنا پڑے تو اپنی صاحبزادی کو واپس لے کر ہی پلٹنا،

"ورنہ اس گھر میں قدم رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں ۔۔۔ سمجھ گئیں ثمینہ بیگم؟

ابا کی طنز میں لپٹی گرجدار آواز ہڈیوں کا گودا جمائے دے رہی تھی۔۔۔ امی بنا انکی جانب دیکھے بنا کچھ کہے، شل ہوتے جسم کو بمشکل گھسیٹ کر باہر نکلیں۔۔

"یا اللہ مجھے مزید کسی بڑے امتحان سے بچانا، اب ہمت نہیں رہی کوئی نیا دکھ دیکھنے کی!!"۔۔۔

امی نے اپنے رب سے دل ہی دل میں التجا کی۔۔۔ اور زیتون خالہ کے گھر چلی آئیں۔۔۔مگر ہونی کو کون ٹال سکتا ہے؟ کومل کو وہاں سے ملنا تھا نہ وہ ملی۔۔۔پانچ منٹ انتظار کرنے کے بعد وہ کسی زندہ لاش کی طرح اپنے گھر کی دہلیز پار کر رہی تھیں۔۔۔ارسلان نے گاڑی سے اترتے ہوئے حیران ہوکر انکی جانب دیکھا اور گیٹ کھول کر گاڑی گھر کے اندر لے گیا۔۔۔۔

کومل کی والدہ کو جاتے دیکھا ابھی کافی پریشان لگ رہی تھیں۔۔۔سب خیر تو ہے نا؟"

"!!مجھے تشویش ہو رہی ہے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ سیدھا قدر کے پاس آیا تھا جو اپنے بیڈ پر اوندھی لیٹی مزے سے سڈنی شیلڈن کی "اِف ٹُمارو کَمز" پڑھتے ہوئے چپس کھا رہی تھی۔

"!!تمہیں تو تشویش ہوگی ہی، تمہاری متوقع ساس جو ٹھہریں۔۔۔"

قدر نے طنز کیا تو ارسلان نے غور سے اسکا چہرہ دیکھا۔۔۔

"امید ہے اس پریشانی میں تمہارا کوئی ہاتھ نہیں ہوگا۔۔۔؟"

قدر نے ایک قہقہہ لگایا اور سیدھی ہو کر بالکل اسکے سامنے آبیٹھی اور تکیہ گود میں دھر لیا۔۔۔

"!!ایسی تیلی لگا کر آئی ہوں نا آج کہ بس ساری زندگی یاد رکھے گی کومل۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے ایک گہرا سانس خارج کیا۔۔اور بے ساختہ صوفے کی پشت سے سر ٹکا کر ٹائی کی گرہ ڈھیلی کی۔۔

یعنی میرا شک درست نکلا۔۔۔ خیر کیا کارنامہ انجام دے کر آئی ہو بتاؤ مجھے۔۔اور ہرگز"

"میں یہ سننے کی تمنا نہیں رکھتا کہ تم میرا پلان خراب کر چکی ہو؟

ارسلان کے انداز میں واضح دھمکی تھی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"ارے نہیں تم اسکی فکر مت کرو مائی ڈئیر کزن، بس یہ زور کا جھٹکا تھا جو زوروں سے لگانا ضروری تھا ورنہ کہانی میں کوئی سپائس نہ رہتا۔۔۔ویسے بھی قدر کو کوئی نظر انداز کرنے کی کوشش کرے اس سے پہلے ہی قدر اس شخص کو اسکی اوقات یاد دلا دیتی ہے۔۔۔کومل کو بھی اسکی اوقات یاد دلانا ضروری تھا۔۔۔پہلی اڑان پر ہی پر کٹیں گے تو دوبارہ اُڑنے کی کوشش نہیں کرے گی!!"

اس نے سفاک لہجے میں کہا۔۔۔

"ہوا کیا ہے آخر۔۔۔؟ یہ پہیلیاں بجھوانا بند کرو اور اصل بات بتاؤ۔۔۔!!"

ارسلان کے صبر کا پیمانہ لبریز ہونے کو تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"احتشام صاحب دو دن سے ناجانے کس بات پر منہ بنا کر اپنے بل میں گھسے ہوئے ہیں، نہ آفس کی کوئی خیر خبر نہ اپنا کوئی اتہ پتہ سوچا جاکر معلوم تو کروں آخر موصوف کو تکلیف کیا ہے۔۔۔مگر اسکے گھر جاکر علم ہوا کہ وہ گھر پر نہیں ہے لہذا میں واپس چلی آئی، کچھ ہی دیر بعد کومل میرے پاس آئی اور اس نے مجھے کہا کہ مجھے قریبی مارکیٹ سے چند کتابیں لینے جانا ہے اگر میرے گھر سے کوئی آئے تو یہی کہنا تمہارے پاس ہوں جلد آجاؤں گی۔۔۔پہلے پہل تو مجھے لگا اتفاق ہے مگر جب میں نے اپنی سوچ کے

URDU NOVEL BANK

گھوڑے دوڑائے تو معلوم ہوا یہ دونوں مجھ سے یعنی قدر سے ہی کھیل گئے۔۔۔بس میں نے بھی کوئی لگی لپٹی نہیں رکھی اور لگا دی جا کر تیلی۔۔۔ایسے تو پھر ایسے سہی۔۔۔!!"

وہ سر جھٹک کر زہر خند لہجے میں پھنکاری۔۔۔جبکہ ارسلان ماتھے پر بل ڈالے اسے گھور رہا تھا۔۔

"قدر۔۔۔قدر یہ تم نے کیا کردیا؟ بتاؤ مجھے آخر کیا کہا تم نے اسکے والدین سے۔۔۔سچ بتاؤ مجھے۔۔۔!!"

قدر نے ایک نظر ارسلان کی جانب دیکھا اور کندھے اچکا دیئے۔

"میں نے انہیں پہلے شک اور پھر یقین دلا دیا کہ کومل انہیں دغا دے کر کسی کے ساتھ گھر سے باہر آنکھ مٹکا کر رہی ہے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے قہر آلود نگاہوں سے اسے گھورا۔۔۔

"جی چاہ رہا ہے تمہارا حشر نشر کردوں، بے وقوف عورت۔۔۔ خود بھی تم کچھ نہ کر سکیں اور میرے منصوبے پر بھی پانی پھیر دیا۔۔۔!!"

وہ تلملایا۔

"میں تو صرف کومل کو سبق۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارسلان غصے سے غضبناک ہوکر اسکی جانب پلٹا۔

"منہ بند کرو اپنا۔۔۔ عقل گھاس چرنے گئی ہے کیا تمہاری؟ کیا جانتی نہیں اسکی باپ کی فطرت کو تم؟ وہ اسکو گھر بٹھا لے گا باہر نکلنے پر بھی پابندی لگا دے گا اور میرا آخری منصوبہ جو جیت کے بالکل قریب تھا اسے تم نے اپنی بے وقوفی اور کم عقلی سے خاک میں ملا دیا ہے۔۔۔" ارسلان نے غصے اور بے بسی سے دیوار پر مکا مارا۔۔۔"لیکن زیادہ خوش ہونے کی ضرورت نہیں ہے قدر، تمہاری یہ مکاری اس بار تمہیں ہی شکست سے دوچار کرے گی۔۔"اس نے جتاتی نگاہوں سے قدر کو دیکھا، وہ مزید الجھ گئی۔ارسلان بولتا رہا۔۔۔"نقصان اگر میرا ہوا ہے تو حاصل تمہیں بھی کچھ نہیں ہوگا۔۔۔کومل کے باپ کو اچھی طرح جانتا ہوں میں بدنامی کے خوف سے جلدی کومل کو احتشام سے بیاہ کر روانہ کر دے گا، وہ دونوں بڑی آسانی سے ایک ہو جائیں گے اور تم بیٹھی ماتم کرتی رہنا۔۔۔ ناکامی مبارک ہو۔۔!!"

قدر کے اعصاب پر دھماکے کرنے کے بعد وہ رکا نہیں بلکہ تیزی سے اسکے کمرے سے باہر نکل گیا۔۔۔قدر حق دق تہی دست بیٹھی رہ گئی۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پورے اڑھائی گھنٹے احتشام کی دلفریب و پرسکون سنگت میں گزارنے کے بعد کومل بے حد مسرور سی ہوکر واپس گھر آرہی تھی۔۔۔اسے احتشام کے ساتھ وقت گزارکر احساس ہوا تھا کہ زندگی بے حد حسین و رنگین ہے، لطیف احساسات سے مزین۔۔۔ایک رومان بھری بھرپور زندگی۔۔۔ جس میں صرف سکون ہی سکون تھا، خوشیوں کے سوا کچھ نہ تھا۔۔۔

"!!!احتشام میں کچھ کہنا چاہتی ہوں۔۔۔"

کالونی کے گیٹ پر اسکی بائیک سے اتر کر کومل نے سنجیدہ لہجے میں احتشام سے کہا۔

"حکم کرو میری پیاری سی بیگم۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ نثار ہوا۔۔۔

"میں بے حد سنجیدہ ہوں اور آخری بار آپ سے آج کہہ رہی ہوں کہ اگر آپ واقعی زندگی میں سکون چاہتے ہیں تو پلیز آپ قدر کے ساتھ یہ کاروبار مت کریں۔۔۔!!!"

احتشام نے بری طرح چونک کر اسے دیکھا۔۔۔گویا کومل جان گئی تھی احتشام کی اس حالت کی ذمہ دار قدر ہے۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مجھے پتہ نہیں کیوں ہمیشہ ایسا محسوس ہوتا ہے کہ آپ اس میں نقصان اٹھائیں گے،" سکون غارت ہو جائے گا۔۔۔میں نے کئی بار پہلے بھی آپکو احساس دلایا، اس بات کو لے کر ہمارا جھگڑا بھی ہوا مگر یہ آخری بار ہے احتشام اس کے بعد میں آپکو کبھی روکوں گی نہیں۔۔۔آپ اپنے ہر اچھے برے عمل، ہر نفع و نقصان کے ذمہ دار خود ہوں گے۔۔۔"

احتشام نے کومل کو بہت کم اتنا سنجیدہ دیکھا تھا۔۔۔وہ اسکے چہرے کو دیکھتا رہا مگر جواب کچھ نہ دیا۔۔۔ کومل خاموشی سے واپس پلٹ گئی، احتشام اسے دیکھتا رہا یہاں تک کہ وہ اسکی نظروں سے بالکل اوجھل ہو گئی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
©knza musannifa®

"بے حیا، بے غیرت۔۔۔۔کہاں سے منہ کالا کر کے آرہی ہے تو اس وقت۔۔۔؟"

محبت کے سحر میں مبتلا ابھی اس نے گھر میں قدم رکھا ہی تھا کہ ایک جانب سے امی چیل کی مانند لپکتی ہوئی آئیں اور اس پر جھپٹ پڑیں۔۔۔کومل کے لیے یہ حملہ بالکل

URDU NOVEL BANK

غیر متوقع تھا۔ اسکے بال امی کی گرفت میں تھے۔۔تکلیف کی شدت اور حیرت کی زیادتی کے باعث اسکی چیخیں حلق کے اندر گھُٹ سی گئیں۔۔۔

"حرافہ، بد ذات۔۔۔ اس دن کے لیے پیدا کیا تھا میں نے تجھے۔۔۔؟" امی نے چیختے ہوئے اسکے چہرے پر پے درپے تھپڑ مارے اور اسے بالوں سے کھینچتے ہوئے لاؤنج میں لاکر زور سے کارپٹ پر دھکا دیا جیسے کوئی شخص کسی بوری بندلاش کو لڑھکا کر ٹھکانے لگاتا ہے۔۔

"امی مم۔میں۔۔۔امی۔۔۔"

کومل نے درد کی شدت پر قابو پاتے ہوئے کچھ کہنے کی کوشش کی مگر امی نے اسے بولنے نہ دیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"الو کی پٹھی۔۔۔ ماں سے زبان لڑائے گی تو؟ صحیح کہتا ہے تیرا باپ تجھے پیدا ہوتے ہی مار دینا چاہیے تھا۔۔۔اسی قابل ہے تو" انہوں نے حیوانی انداز میں اس پر تھپڑوں کی بارش کردی۔۔۔"اسی قابل ہے تو۔۔۔!!"

وہ مارتی جا رہی تھیں اور ہذیانی انداز میں چلاتی جا رہی تھیں۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بول؟ کس یار کے ساتھ تھی تو---بول ---بولتی کیوں نہیں---کس کے ساتھ میری"

"عزت کا جنازہ نکال کر آئی ہے--- حرافہ، ڈائن، حرام----

امی ننگی گالیوں پر اتر آئی تھیں اور اب بھی کومل پر مکوں، لاتوں، گھونسوں کی برسات جاری تھی---

"میں تیرا خون پی جاؤں گی، نہیں چھوڑوں گی تجھے--تو میری سوکن ہے سوکن---"

ان کے اندر گویا کسی جن کی روح سرایت کر گئی تھی۔ اس کے ہونٹ بری طرح پھٹ چکے تھے---چہرے پر جابجا خراشیں اور ناخنوں کے نشان---بعض زخموں میں سے خون رِس رہا تھا--- مگر اب اسکی یہ حالت تھی کہ وہ بغیر چیخے چلائے مار کھاتی جا رہی تھی---بالکل کسی قسم کی آہ و بکا کے بغیر وہ امی کے تھپڑ سہے جا رہی تھی---اپنے دفاع میں اسکی زبان تک نہ کُھلی--- امی مارتے مارتے تھک گئیں---مگر وہ مار کھاتے کھاتے نہ تھکی تھی بالآخر وہ ہانپتے ہوئے اپنے کمرے میں چلی گئیں---کومل تنہا رہ گئی---ابا، حق نواز، سلیم نواز سب ناجانے کہاں چلے گئے تھے، یوں لگتا تھا دنیا میں کوئی نہ رہا تھا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسے حیرت صرف اس بات پر تھی کہ وہ اب تک زندہ کیسے ہے--؟ اور سانس کیوں لے رہی ہے؟ اسے یقیناً مر جانا چاہیے تھا---بالکل مر جانا چاہیے تھا--- پھر وہ کیوں زندہ ہے--؟؟ سارا دن وہ اسی حالت میں وہاں زمین پر پڑی رہی اس نے اٹھنے کی کوشش کی تھی کسی طرح خود کو گھسیٹ کر کمرے تک لیجانا چاہا تھا مگر وہ ایسا کر نہ سکی---اسے گمان گزرا تھا جیسے اسکا جسم مفلوج ہو چکا ہے اب کبھی اپنی اصل حالت میں واپس نہ آئے گا--- اس رات کوئی اپنے کمرے سے باہر نہ نکلا، کسی نے کھانا نہ کھایا---

وہ وہیں پڑے پڑے ناجانے کب اردگرد سے غافل ہو گئی تھی--- صبح جب اسکی آنکھ کھلی وہ اسی جگہ موجود تھی---گھر خالی تھا--یقیناً سب اپنے اپنے کام دھندوں کو سدھار چکے تھے-- اس نے بمشکل خود کو گھسیٹا مگر کراہ کر رہ گئی---زخموں سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں---لیکن کسی نہ کسی طرح وہ خود کو کمرے تک لے ہی آئی تھی۔ وہاں آکر اس نے بڑی دقت سے دروازہ مقفل کیا اور پھر اسکے بعد اسے کوئی ہوش نہ رہا---

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کوئی خیر خبر نہیں ملی اب تک، ناجانے کومل کا کیا حال ہوا ہوگا۔۔۔؟"

قدر نے خود کلامی کرتے ہوئے اپنا بے سکون دل سنبھالنے کی کوشش کی۔ اسے کومل کے والدین کی سطحی سوچ کا بخوبی علم تھا۔ وہ جانتی تھی کومل بہت بری حالت میں ہوگی۔۔۔بے سکونی دو چند ہوگئی۔ وہ بے چینی سے اٹھ کر کھڑکی کے پاس آکھڑی ہوئی۔۔ احتشام اور کومل کے دولہن دولہا بنے ہیولے اس کے حواس پر پے در پے بجلیاں گرائے دیتے تھے۔

"کیا مجھے احتشام کا خیال دل سے نکال دینا چاہیے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے دل سے سوال کیا۔۔۔

"ہرگز نہیں، تم بے وقوفی کر رہی ہو۔۔۔ اتنی عام سی لڑکی سے شکست تسلیم نہیں کر سکتی، یہ توہین ہے تمہاری۔۔۔!!"

دماغ نے للکارا۔

بالکل اسی وقت احتشام آفس میں داخل ہوا اس نے قدر کو وہاں دیکھا تو کومل کی باتیں از سر نو ذہن میں گردش کرنے لگیں۔

URDU NOVEL BANK

"!!قدر مجھے آپ سے ضروری بات کرنی ہے۔۔۔"

قدر نے اسکی جانب دیکھا تک نہیں، احتشام نے دوبارہ کھنکھار کر اسے متوجہ کیا وہ چونک کر پلٹی اور احتشام کو اپنے سامنے دیکھ کر خود کو سنبھالنے کے جتن کرنے لگی۔

"کیا ہوا؟ آپ رو کیوں رہی ہیں؟"

احتشام کچھ کہتے کہتے رکا اور رونے کی وجہ دریافت کی جبکہ قدر نے بے ساختہ اپنا ہاتھ چہرے تک لیجاتے ہوئے حیرت سے اپنے آنسو دیکھے۔۔۔اسے نہیں علم تھا وہ اشک بہا رہی ہے ۔

"از ایوری تھنگ اوکے قدر؟"

احتشام نے اسے گومگو کی کیفیت میں گھرا دیکھ کر دوبارہ استفسار کیا۔ قدر کو اتنا پریشان اس نے کبھی نہیں دیکھا تھا اس لیے اسکی حیرت بجا تھی۔۔

"!!ہاں؟ اوہ ہاں ۔۔ہاں میں ٹھیک ہوں۔۔۔"

بے ربط الفاظ میں دیا گیا اسکا جواب احتشام کو مزید الجھا گیا وہ جو کچھ کہنے آیا اس نے فی الوقت اپنا ارادہ ملتوی کردیا اور قدر کو کرسی پر بٹھا کر پانی کا گلاس پیش کیا۔

"ٹھیک نہیں ہو تم قدر۔۔۔بیٹھو یہاں اور بتاؤ کیا بات ہے، کیوں پریشان ہو؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے پانی گلاس دوبارہ میز پر رکھتے ہوئے حسرت بھری نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔ دماغ تیزی سے حساب کتب میں جٹا ہوا تھا۔اسے اس مختصر وقت میں کوئی اہم فیصلہ لینا تھا اور ظاہری سی بات ہے فیصلے کی گھڑی بے حد مختصر ہوتی ہے۔۔۔اس نے بے ساختہ اپنا چہرہ ہاتھوں میں چھپا کر رونا شروع کر دیا۔ احتشام کو قدر سے اس طرح رونے کی توقع نہیں تھی وہ بوکھلا گیا۔

"ارے قدر۔۔۔۔ تم رو کیوں آخر بات کیا ہے؟"

قدر نے کوئی جواب نہ دیا اور روتی رہی۔ احتشام نے ایک گہری سانس لی اور اسکے ہاتھ ہٹا کر چہرہ اوپر کیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"میں جس قدر کو جانتا ہوں وہ تو بہت بہادر ہے، یہ رونے دھونے والی قدر تو کوئی اور ہے۔۔۔!!"

احتشام نے کچھ ایسے انداز میں کہا کہ قدر روتے روتے یکدم خاموش سی ہو گئی۔۔۔اور پھر اشکبار آنکھوں کے ساتھ اسے دیکھتے ہوئے مسکرا دی۔۔۔

"بہت تنہا محسوس کر رہی ہوں خود کو۔۔۔ کبھی کبھی انسان سب کچھ ہونے کے باوجود تنہا رہ جاتا ہے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے اسے کندھے سے تھام لیا۔

"میں ہوں نا تمہارے پاس، مجھے بتاؤ کیا پریشانی ہے ---"

قدر نے اسکی جانب دیکھا اور ایک بار پھر آنسو اسکے گالوں پر پھسلنے لگے---

"تم کہاں ہو میرے پاس؟ تم تو کومل کے پاس ہو---میرے لیے تو کبھی کوئی آیا ہی نہیں---کبھی کسی نے مجھے سمجھا ہی نہیں---!!"

وہ روتے ہوئے کڑھ کر بولی---احتشام اسے دیکھتا رہ گیا--

"اچھا یہ رونا تو بند کرو---تمہارے آنسو مجھے تکلیف دے رہے ہیں--!!"

وہ قدر کے آنسو برداشت نہیں کر پا رہا تھا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا واقعی میرے رونے سے تمہیں تکلیف ہو رہی ہے احتشام؟"

قدر نے تڑپ کر اس سے پوچھا---احتشام بھی آخر اسی معاشرے کا مرد تھا، اپنے سامنے آنسو بہاتی عورت کے دل کی خواہش کو بھی بخوبی جانتا تھا---اسکے جذبات سے بے خبر نہیں تھا---بلکہ ان کے درمیان جتنی قربت رہ چکی تھی احتشام قدر کو بہت اچھی طرح سمجھ سکتا تھا مگر وہ چاہ کر بھی قدر کو کومل کا حق نہیں دے سکتا تھا۔ مگر سنگدل رویہ اختیار کرکے قدر کا دل بھی نہیں توڑنا چاہتا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر میں جانتا ہوں تم میرے لیے کیا جذبات رکھتی ہو ۔۔۔ مگر تمہیں یہ بھی سمجھنا ہوگا"
کہ کومل میرا سب کچھ ہے، میں اسے اپنے کسی عمل سے تکلیف میں مبتلا نہیں کرنا
"چاہتا۔۔۔

قدر نے اسکی بات سن کر اپنے آنسو بے دردی سے ہتھیلی کی پشت سے پونچھ
ڈالے۔۔۔۔

جانتی ہوں۔۔۔اچھی طرح جانتی ہوں احتشام، اسی لیے اندر ہی اندر گھٹ کر مر رہی"
"!!ہوں۔۔۔ کاش محبت پر انسان کا کوئی اختیار ہو سکتا۔۔۔

احتشام دم بخود اسے دیکھتا رہ گیا۔۔۔قدر نے پہلی بار اپنی محبت کا اظہارکیا تھا مگر کیسی
حالت میں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں تمہارے جذبات کی قدر کرتا ہوں، میری دعا ہے تمہیں دنیا کا بہترین شخص"
"ملے۔۔۔

قدر نے تڑپ کر اسکا چہرہ دیکھا۔۔۔

مجھے یہ بددعا مت دو احتشام۔۔۔مجھے بہترین کی آس نہیں ہاں مگر تمہارا کوئی نعم البدل"
"ہے تو بتاؤ؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کی آنکھوں میں آنچ دیتی چنگاریاں احتشام کا ضبط آزما رہی تھیں۔ وہ لاجواب سا ہوکر اسے دیکھے گیا۔۔۔ اور پھر اس نے بے ساختہ آگے بڑھ کر بغیر کچھ سوچے سمجھے قدر کو اپنے سینے سے لگا لیا، قدر نے اپنے بازو اسکی گردن کے گرد حمائل کر لیے اور آنکھیں موند لیں۔۔۔

چلو اب اچھے بچوں کی طرح یہ آنسو صاف کرو اور آؤ میرے ساتھ کہیں باہر چلتے"

"ہیں۔۔۔

کچھ دیر بعد وہ اس سے الگ ہوتے ہوئے نرمی سے بولا۔ قدر نے اپنا سر اثبات میں ہلایا اور اپنے بال درست کرتے ہوئے اسکے ساتھ چلی گئی۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

ایک بار پھر قدر اور احتشام کی قربت بڑھنے لگی تھی۔ احتشام کی نیت صاف تھی اس نے محض قدر کی دلجوئی کے لیے خود کو قدر کے سپرد کر دیا تھا۔ وہ شاید اس بات کی تلافی کرنا چاہ رہا تھا کہ قدر کے جذبات مجروح نہ ہوں ۔۔۔ وہ حقیقتاً تو اسکا ہو نہیں سکتا تھا مگر ایک دلاسہ تسلی تو دے سکتا تھا قدر کو تاکہ وہ خود کو اکیلا محسوس نہ کرے۔۔۔۔

قدر نے ان دنوں میں اسے اپنے بارے میں سب بتا دیا تھا، اپنا بچپن، اپنی جوانی، والدہ کی وفات، والد کی دوسری شادی اور دوسری بیوی میں گُم رہنا۔۔۔قدر سب کچھ ہوتے

URDU NOVEL BANK

ہوئے بھی محرومی کا شکار تھی۔ احتشام اس لیے بھی اسکی دلجوئی کرتا تھا تاکہ وہ اسکی اس محرومی کا ازالہ کر سکے جو وہ بچپن سے سہتی آئی ہے مگر اتنے سالوں کی محرومی بھلا چند دنوں میں کہاں بھلائی جا سکتی تھی۔۔۔

قدر تو بس اس بات پر خوش تھی کہ احتشام کا سارا دھیان اسکی جانب ہے وہ اس میں دوبارہ سے دلچسپی لینے لگا ہے۔ سچ بھی یہی تھا کومل کو وہ بالکل فراموش کر چکا تھا۔۔۔یہاں تک کہ اس دن کے بعد سے اس نے کومل کو کال تک نہیں کی تھی اسے علم ہی نہیں تھا کہ کومل کس عذاب میں مبتلا ہے۔۔۔وہ محض قدر کی دلجوئی میں مصروف رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آج ہم ڈنر ساتھ کریں گے، میں نے ایک بہت پیارا کیفے دیکھا ہے انٹرنیٹ پر۔۔۔"

ایک شام قدر نے احتشام سے چہک کر کہا۔ سامنے لیپ ٹاپ کھلا ہوا تھا۔۔۔احتشام نے اپنے کمپیوٹر کی اسکرین سے نظر ہٹا کر اسے حیرت سے دیکھا۔

"ڈِنر؟"

قدر نے مزے سے اثبات میں سر ہلایا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہرگز نہیں۔۔۔یہ قطعاً مناسب نہیں قدر تمہاری خالہ کیا سوچیں گی اور ویسے بھی میں رات کا کھانا ہمیشہ گھر پر فیملی کے ساتھ ہی کھاتا ہوں۔۔۔بہت کم ایسا ہوتا ہے کہ رات کا کھانا میں باہر کھاؤں۔۔۔!!"

احتشام نے متانت سے انکار کیا مگر قدر بگڑ گئی۔۔۔

"تم بھی کومل کی طرح دقیانوسی باتیں کرنا شروع ہوگئے؟ خدا کے لیے میرا موڈ خراب مت کرو اور سیدھی طرح ڈنر پر چلنے کے لیے تیار ہو جاؤ۔۔۔"

کومل کے نام پر احتشام کا دل تیزی سے دھڑکا تھا۔ قدر نے دھونس جمائی تو احتشام اسے دیکھ کر رہ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ضد مت کرو قدر، مجھے تم سے بڑھ کر تمہاری عزت کا احساس ہے۔۔۔!!"

"اوہ پلیز یہ فارمل ڈائیلاگز مجھ پر مت جھاڑو۔۔۔ مجھے خود اپنی عزت کی حفاظت کرنا آتی ہے۔۔۔!!"

قدر نے ہاتھ ہلا کر بے فکری سے کہا۔۔

"دیکھو قدر! سمجھنے کی کوشش کرو ہمارا معاشرہ اس چیز کو قبول نہیں کرتا۔۔۔"

احتشام کی بات پر قدر نے اسے جتاتی نظروں سے دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اچھاااا۔۔۔ویسے جب تم میرے ساتھ گھومتے پھرتے رہتے ہو تب یہ معاشرہ نہیں"
یاد آتا تمہیں؟ اور اب میری اس چھوٹی سی خواہش پر تمہیں معاشرہ یاد آگیا۔۔آخر ہو تو
تم روایتی مرد ہی نا، اپنی من مانی کرنے والے۔۔۔ چھوڑو رہنے دو مجھے نہیں جانا تمہارے
ساتھ کہیں، تمہیں مجھ پر اعتبار ہی نہیں ہے!!"

قدر کی بات پر احتشام کو شدید سبکی کا احساس ہوا، وہ اسے دیکھ کر رہ گیا۔ اس نے
بمشکل اپنے دل میں اترنے والی ناگوار سی لہر پر قابو پایا۔

بات سنو میری۔۔۔۔میں چاہوں تو بہت کچھ کر سکتا ہوں، ڈرتا ورتا نہیں کسی سے"
سمجھی تم۔۔۔میں کہا نا محض تمہاری عزت کا احساس کرکے انکار کیا تھا۔۔۔ مگر افسوس
تمہیں یہ میری بزدلی اور بے اعتباری دکھائی دے رہی ہے۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر نے آنکھوں میں آنسو بھر لیے۔۔۔اب وہ اکثر یونہی کرتی تھی۔

ساری زندگی کے لیے تو تم پر اختیار نہیں مگر چند لمحات تو تمہاری سنگت میں گزار ہی"
سکتی ہوں نا۔۔۔ ان یادگار دنوں کے سہارے ساری زندگی میں ہنس کر گزار لوں گی۔۔۔"

قدر کا رنجیدہ انداز اور گلوگیر لہجہ احتشام کو نادم کر گیا، اس کا غصہ فوراً ٹھنڈا پڑ گیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ آنسو مت بہایا کرو پلیز مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تمہارا یوں رونا۔۔۔ تم تیاری کرلو میں"
"بس یہ کچھ فائلز دیکھ لوں پھر چلتے ہیں۔۔۔

قدر خوشی سے اچھل پڑی۔

تھینک یو سو مچ احتشام تم بہت بہت بہت اچھے ہو۔۔۔میں اپنا سب سے پیارا لباس"
پہنوں گی آج۔۔۔تم اب ان فائلوں میں ہی گم مت رہنا بس جلدی سمیٹو سب کام،
"!!ہمیں جانا جو ہے۔۔۔

قدر نے خوشی سے بے قابو ہوئے کہا اور گاڑی کی چابی اچک کر باہر بھاگ گئی۔۔۔

احتشام اسکی اس حرکت پر زیر لب مسکرا کر رہ گیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کے جاتے ہی اسے کومل کی یاد نے بے چین کیا، اسے اچانک یاد آیا ایک ہفتہ ہو چکا ہے مگر کومل سے اس نے رابطہ نہیں کیا کوئی۔۔اور نہ ہی کومل کا کوئی پیغام موصول ہوا۔ اس نے اسی وقت اپنے موبائل فون سے کومل کی امی کے نمبر پر کال کی مگر کسی نے کال نہیں اٹھائی تھی۔۔۔احتشام کو کافی حیرت ہوئی کیونکہ کومل اسکی کال پہلی گھنٹی پر ہی اٹھا لیا کرتی تھی۔ اس نے پرسوچ انداز میں دوبارہ اپنا دھیان کمپیوٹر کی جانب مبذول کرلیا۔۔۔وہ گھڑی گھڑی بعد چیک کرتا رہا مگر کومل کا کوئی میسج نہیں آیا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھا۔ کسی کام میں مصروف ہونے کے باوجود وہ اسے میسج کر کے بتا دیا کرتی تھی مگر آج ایسا کچھ نہیں ہوا تھا۔ بالآخر احتشام نے یہی سوچا کہ وہ آرام سے رات کو ہر کام سے فارغ ہوکر کومل سے فون پر ڈھیر ساری باتیں کرے گا یقینا وہ اس سے اتنے دن بات نہ کرنے پر ناراض ہو گی مگر وہ یہ نہیں جانتا تھا کہ وہ ایسا کبھی نہیں کر پائے گا۔۔۔

©knza musannifa®

پورے آٹھ بجے وہ تیار ہو کر اسکے ساتھ گاڑی میں بیٹھ چکی تھی۔۔۔ سی گرین لمبی سی اسٹائلش فراک کے نیچے سفید کیپری پہنے وہ بے حد دلکش لگ رہی تھی۔۔۔کان اور گردن ہم رنگ جیولری سے مزین تھے اور چہرے پر زبردست سا میک اپ۔۔۔ احتشام نے ستائشی نگاہوں سے اسکا سراپا دیکھا۔۔ قدر کو اسکا یوں دیکھنا بہت اچھا لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"شاندار!!۔۔۔۔"

وہ کھانا کھانے کے بعد خوش دِلی سے بولا۔۔

"کہا تھا نا تم بہت انجوائے کرو گے۔۔۔؟"

قدر نے جتاتی نظروں سے اسے دیکھا۔۔

URDU NOVEL BANK

واقعی بھئی یہاں کی ہر شے بہترین ہے۔۔۔زبردست کھانا، سِٹنگ ارینجمنٹ، سیٹ"
"اپ۔۔۔سب کچھ جدت لیے ہوئے ہے۔۔۔

احتشام نے نیپکن واپس پلیٹ میں رکھتے ہوئے ہر شے کو کھلے دل سے سراہا۔۔۔ویٹر برتن اٹھانے آیا تھا جب قدر نے اسے اشارہ کیا۔۔۔احتشام سے یہ اشارے بازی مخفی نہ رہ سکی اس نے حیرت آمیز نگاہوں سے قدر کی جانب دیکھا۔

یہاں کا ایک قہوہ بہت مشہور ہے جسے گُڑ ڈال کر پیا جاتا ہے، وہ تم پیو گے تو"
"طبیعت بشاش ہو جائے گی۔۔۔

قدر نے مسکراتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بتایا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بھئی میں تو گردن تک فُل ہو چکا ہوں اب کچھ کھانے یا پینے کی حاجت نہیں رہی۔۔۔"
"!!میری طرف سے معذرت۔۔۔

احتشام نے صاف ہاتھ جھاڑے مگر قدر نے تیزی سے انکار میں سر ہلایا اور اسے قہوہ پینے پر قائل کرنے لگی۔

ہرگز نہیں۔۔۔یہ قہوہ ہی نہ پیا تو سمجھو ضائع گیا سب کھایا پیا۔۔۔اس جگہ کی اصل"
"!!جان تو یہ قہوہ ہی ہے دیکھو سب لوگ کتنے شوق سے پی رہے ہیں۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"ہاں مگر۔۔۔"

کوئی اگر مگر نہیں احتشام۔۔۔ اگر اب تم نے انکار کیا تو میں سچ میں ناراض ہو جاؤں"

"گی، تمہیں ہر حال میں پینا ہی پڑے گا۔۔۔

ویٹر نے مسکراتے ہوئے قدر کے سامنے ٹرے رکھی جس میں دو شیشے کے کپ قہوے سمیت موجود تھے، ساتھ ایک چینی کی رکابی میں گُڑ کی چھوٹی چھوٹی ڈلیاں رکھی ہوئی تھیں۔ اس نے قدر کو آنکھ سے کوئی اشارہ کیا جسے احتشام نہ دیکھ سکا اور واپس چلا گیا۔

"لو پی کر دیکھو، اتنا مزے دار قہوہ تم نے اپنی پوری زندگی میں نہیں پیا ہوگا۔۔۔"

قدر نے ایک پیالی اسکی جانب بڑھائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم تو یوں اس قہوے کے فائدے گنوا رہی ہو جیسے قہوہ نہ ہوگیا کوئی نشہ ہی ہوگیا جسکا"

"!!میں عادی ہو جاؤں گا۔۔۔

قدر نے اچانک ایک قہقہہ لگایا جس کی شاید فی الوقت کوئی خاص ضرورت نہیں تھی۔۔۔

"!!ہاں اسے نشہ ہی سمجھو۔۔۔ جو تمہیں اپنا دیوانہ کردے گا۔۔"

احتشام نے چونک کر اسے دیکھا اور لبوں سے قہوے کا کپ لگا لیا۔۔۔

"!!واہ بہت خوب، ذائقہ کمال ہے ویسے۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک چسکی بھر کر اس نے کپ واپس میز پر رکھ دیا۔۔۔اور اپنے فون کی جانب متوجہ ہوگیا۔۔۔

"کیا ہوا ہاتھ کیوں روک لیا تم نے؟ اور پیو نا۔۔۔۔"

قدر نے بےتاب ہوکر کہا۔

"اب تو واقعی مجھے شک ہو رہا ہے کہیں اس میں کوئی نشہ تو نہیں۔۔۔" احتشام نے زیرلب مسکرا کر کہا اور فون پر کوئی نمبر ڈائل کرنے لگا۔۔۔"کومل کو کال کر رہا ہوں شاید ناراض ہے مجھ سے۔۔۔میں بھی تو بالکل بھول جاتا ہوں اسے کبھی کبھی۔۔۔"

کومل کا نام سن کر قدر نے بے ساختہ تھوک نگلا۔۔۔ناجانے کیوں اسکا چہرہ سفید پڑ رہا تھا۔۔۔احتشام نے کال نہ ملنے پر مایوس سے انداز میں فون کان سے ہٹایا اور دوبارہ قہوے کی جانب متوجہ ہوگیا۔ اچانک اسکی نظر قدر کے چہرے پر پڑی تو وہ چونک گیا۔

"تمہیں کیا ہوا ہے؟ چہرہ کیوں سفید پڑ گیا۔۔۔؟"

قدر نے گھبرا کر اسکی جانب دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مم۔میں۔۔۔نہیں تو میں تو بالکل ٹھیک ہوں۔۔" قدر نے مسکرانے کی کوشش کی۔۔"وہ بس کھانا شاید زیادہ کھا لیا اب دقت ہو رہی ہے۔۔۔مگر یہ قہوہ ہے نا یہ سب ہضم کروا دے گا۔۔۔"

اس نے جلدی سے اپنے سامنے دھرا قہوے کا کپ لبوں سے لگا لیا۔۔۔ احتشام نے بغور اسکا چہرہ دیکھتے ہوئے اپنا کپ اٹھا لیا اور دو تین گھونٹ میں ہی خالی کر دیا۔۔۔

"!!یہ بہت ذائقے دار قہوہ ہے قدر، ہمیں اور منگوانا چاہیے۔۔۔"

احتشام نے قدر سے کہا تو قدر نے چونک کر اسکا چہرہ دیکھا اور مسکرا دی۔۔۔

"تمہیں اور طلب محسوس ہو رہی ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہاں اور پینا چاہتا ہوں لیکن گُڑ زیادہ ہونا چاہیے اس بار۔۔۔"

قدر خوشی خوشی ویٹر کو آوازیں دینے لگی، ویٹر پہلے ہی تیار تھا وہ قہوے کی پیالی لیے فورا حاضر ہوا اور احتشام کو پیش کی۔۔۔ احتشام گھونٹ گھونٹ اسے اپنے حلق میں اتارنے لگا۔۔۔

"پتہ نہیں کیوں سر بھاری بھاری سا ہو رہا ہے؟"

احتشام نے قدر سے کہا مگر انداز ایسا تھا جیسے خود کلامی کر رہا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاں میں بھی محسوس کر رہی ہوں۔۔۔تم قہوہ پیو نا اس سے سر کا درد بالکل غائب ہو"
"جائے گا۔۔

"ہمممم صحیح کہہ رہی ہو، ایک اور کپ لاؤ بھائی۔۔۔"

احتشام نے پاس سے گزرتے ویٹر کو ایک اور کپ لانے کا کہا۔۔۔قدر نے گُڑ کی دو ڈلیاں مزید اسکے کپ میں ڈال دیں۔۔۔اور مسکراتے ہوئے احتشام کا چہرہ دیکھنے لگی۔۔ انہیں یہاں آئے دو گھنٹے سے زیادہ ہو چکے تھے۔۔۔دس ساڑھے دس بجے تک وہ کھانے سے فارغ ہو چکے تھے اور گیارہ بجے تک قہوے کا دور چلتا رہا۔۔۔

"گاڑی میں ڈرائیو کرتی ہوں تمہارے سر میں درد ہے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے احتشام سے کہا جو خود پر قابو پانے کی کوششوں میں لگا ہوا تھا۔ اسے اپنی اس حالت پر غصہ بھی آرہا تھا۔۔۔کہ وہ خود کو اور اپنے اعصاب کو اتنا کمزور کیوں محسوس کر رہا ہے؟ قدر کی بات ماننے کے سوا کوئی چارہ نہ تھا وہ خاموشی سے گاڑی کا دروازہ کھول کر بیٹھ گیا، قدر گاڑی اسٹارٹ کر چکی تھی۔۔۔۔

میرے خیال سے مجھے ڈاکٹر سے چیک اپ کروا لینا چاہیے۔۔۔میں کافی بوجھل پن محسوس کر رہا ہوں۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

احتشام نے لڑکھڑاتی زبان میں کہا۔ اسکی آواز اتنی ہلکی تھی کہ وہ اپنے الفاظ صرف خود ہی سن پا رہا تھا۔۔۔اس نے سر جھٹک کر گاڑی سے باہر دیکھا مگر ہر چیز دھندلی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔وہ یہ تک نہ دیکھ پایا کہ گاڑی کسی نامعلوم راستے پر دوڑ رہی ہے۔

"!آؤ احتشام، اندر چلیں۔۔۔"

قدر نے اسکا ہاتھ تھام کر کہا تب وہ نیم غنودگی میں تھا مگر حواس بیدار تھے۔

"یہ کون سی جگہ ہے؟ ہم یہاں کیوں آئے ہیں؟"

اس نے ذہن پر زور ڈالتے ہوئے اردگرد دیکھ کر کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!تمہاری طبیعت ٹھیک نہیں ہے احتشام، جلدی آجاؤ باہر۔۔۔"

قدر نے اسکے بازو پر دباؤ ڈالتے ہوئے اپنے ہاتھ سے اسے باہر کی جانب کھینچا۔۔۔احتشام اسکے ساتھ ایک معمول کی طرح پھسلتا چلا گیا۔۔۔۔

"!!اب ہمیں گھر کی جانب چلنا چاہیے میں ٹھیک ہوں۔۔۔بس یہ سر درد اف۔۔۔"

اس بار قدر نے کوئی جواب نہیں دیا تھا۔ وہ کسی روبوٹ کی طرح اسکا بازو تھامے چلتی رہی اور جلد وہ ایک جدید طرز پر آرائش بڑے سے کمرے میں پہنچ گئے جہاں ضرورت و

URDU NOVEL BANK

آسائش کی ہر چیز موجود تھی۔۔۔اس نے احتشام کو بیڈ پر بٹھایا اور الجھی نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔۔۔ناجانے کیوں وہ بار بار اپنی انگلیاں چٹخا رہی تھی، ہونٹ چبا رہی تھی۔۔۔جیسے کوئی فیصلہ نہ کر پا رہی ہو۔۔۔پھر وہ سر جھٹکتے ہوئے اس کمرے سے ملحقہ دوسرے کمرے میں چلی گئی جو غالباً واش روم تھا۔

احتشام مضبوط اعصاب کا حامل لڑکا تھا۔ اسے نشے کی دوا کھانے میں ملا کر دی گئی تھی، وہ نشے کے اثر میں تھا حواس اب بھی بیدار تھے مگر مکمل طور پر نہیں۔۔۔ ہر شے دھندلی دکھائی دے رہی تھی۔۔۔اسکے اندر بے حد شور سا مچا ہوا تھا اور وہ اس جگہ سے بھاگ جانا چاہتا تھا اسے بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا، قدر کے جاتے ہی اسے اسکے دماغ نے اکسایا اور وہ اپنا چکراتا سر تھام کر بمشکل خود کو سنبھالتے ہوئے اس دروازے کی جانب بڑھا جہاں سے قدر اسے اپنے ساتھ گھسیٹتے ہوئے لائی تھی۔ دروازہ مقفل تھا، دھندلاہٹ کے باعث اسے اس عجیب و غریب دروازے کی چٹخنی نہیں مل رہی تھی۔ بالآخر اس نے اندازے سے ہاتھ کے ذریعے چٹخنی تلاش کی اور جیسے ہی وہ اسے تلاش کرنے میں کامیاب ہوا کوئی بالکل اچانک اسکی پشت سے آلگا۔۔۔احتشام کی پشت پر چیونٹیاں سی رینگنے لگیں۔۔۔ وہ قدر تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

©knza musannifa®

زندگی محض باورچی، کمرے اور جائے نماز تک محدود ہو کر رہ گئی تھی۔ کومل پر مصائب کا تنگ دور شروع ہو چکا تھا۔ اسکی زندگی ایک تلخ ترین دور میں داخل ہو چکی تھی۔ زندگی میں پہلی بار اسے احساس ہوا تھا کہ وہ اس دنیا میں اکیلی ہے۔۔۔۔

کیا ماں۔۔۔۔؟

کیا باپ۔۔۔؟

کیا بہن بھائی۔۔۔؟

اور کیا محبت۔۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

جب سزا کاٹنے کا وقت آتا ہے تب انسان تنہا ہی ہوتا ہے۔ تب کوئی اور انسان کے حصے کی سزا نہیں بھگت سکتا۔۔۔ وہ زندگی کا ایسا سبق پڑھ رہی تھی جو اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔

خاموشی تو پہلے بھی اسکی ذات کا حصہ تھی مگر اب بے حسی نے اسے ایک معمہ سا بنا دیا تھا۔ سارا دن وہ امی کی ڈانٹ، پھٹکار سنتی اور بنا کوئی لفظ منہ سے نکالے

URDU NOVEL BANK

اپنا کام کیے جاتی--- سلیم نواز اور حق نواز کیا کر رہے ہیں، اسے کیسی نگاہوں سے دیکھ رہے ہیں، محسوس کرنے کے باوجود وہ محسوس نہیں کرتی تھی۔ کھانا مختصر سے مختصر تر ہو کر اب چند لقموں تک آگیا تھا۔ رنگ پھیکا پڑ گیا تھا۔ آنکھیں بے نور سی ہو گئی تھیں اور خود کو وہ زندوں کی فہرست میں شمار رکھے ہوئے تھی--- یا پھر کوئی آس یا امید تھی جو اسے زندہ رکھے ہوئے تھی۔

ایک دن اسکی کالج کی دیرینہ دوست فارحہ کی کال آئی تب وہ برتن دھو کر فارغ ہوئی تھی اس نے کال اٹھا لی۔ ابھی گفتگو کا آغاز ہوا ہی تھا کہ امی نے پیچھے سے آکر اسکی چٹیا اپنی گرفت میں لے لی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"حرافہ، بازارو--- کس یار سے بات کر رہی ہے یہاں چھپ کر، بتا ذرا مجھے؟"

امی نے اسکے بالوں کو جھٹکا دیا تو تکلیف کی شدت سے اسکی چیخ نکل گئی۔

"ڈائن میرے سینے پر کب تک مونگ دلتی رہے گی ------ دفع دور کیوں نہیں ہو جاتی مر کیوں نہیں جاتی تو بے حیا بے غیرت؟"

کومل زبان سے کچھ نہ بولی مگر اس نے اپنے رب سے فریاد کی کاش اسے موت ہی آجائے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

زبان کیوں بند ہو گئی تیری؟ سچ بتا کون تھا جس نے تجھے میری غیر موجودگی میں فون"
کیا؟" کومل کی سسکاری نکل گئی۔۔"مجھے یہ ٹسوے بہا کر مت دکھا چنڈال، مکار،
"لعنتی۔۔ بتا مجھے ورنہ میں تیرا خون پی جاؤں گی۔۔۔

امی نے غضب ناک انداز میں چیختے ہوئے اسے دھکا دیا وہ ایک دھچکے سے باورچی خانے کے دروازے کے پاس آگری۔ اسکی کہنیاں چھل گئی تھیں اور ماتھے پر بھی چوٹ لگی تھی۔۔۔

"یہ آپ کیا کر رہی ہیں ثمینہ بہن؟"

اسے دو نرم نحیف ہاتھوں نے سنبھالتے ہوئے امی سے کہا۔ زیتون خالہ کو دیکھ کر امی کے چہرے کا رنگ فق ہوگیا۔ پہلے وہ سٹپٹا گئیں مگر اگلے ہی لمحے انہوں نے رونا شروع کر دیا۔ کومل خاموشی سے اٹھ کر بےتاثر چہرے کے ساتھ اپنے کمرے میں چلی گئی۔

اس گندی اولاد نے میرا جینا حرام کر کے رکھ دیا ہے آپا کیا بتاؤں میں اب آپکو، کیا اس"
دن کے لیے لوگ بیٹیاں پیدا کرتے ہیں؟ اس سے تو بہتر تھا پیدا ہوتے ہی اسے مار دیا
"!!ہوتا میں نے کم سے کم یہ ذلت تو نہ اٹھانی پڑتی۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی منہ پر ڈوپٹہ رکھے پھسڑ پھسڑ کر رو دیں۔ زیتون خالہ خاموشی سے انکی آہ و زاری سنتی رہیں۔۔۔جب امی بولتے بولتے تھک سی گئیں تب زیتون خالہ نے سنجیدگی سے بات کا آغاز کیا۔

"اولاد اللہ کا دیا گیا بہترین تحفہ ہے، بعض انسان ایسے بھی ہوتے ہیں جو بیٹیوں کے لیے ترستے تڑپتے ہیں مگر قسمت ہر کسی پر مہربان نہیں ہوتی جیسے کہ اب مجھے ہی دیکھ لیں۔۔۔میری بہت خواہش تھی کہ میری بیٹی ہو مگر اللہ نے بیٹا عطا کیا یہ اسکی رضا تھی اور اس پر میں شاکر ہوں۔۔۔مگر پھر ارسلان کے ابا کی وفات کے بعد مجھ پر ذمہ داریوں کے پہاڑ آن گرے اور میں فقط اپنے بیٹے کی ذات میں گم ہوکر رہ گئی۔۔۔مگر آپکو اللہ نے بیٹے بھی دیئے ہیں بیٹی بھی پھر آپ نے اسے گندی اولاد کا طعنہ کیوں دیا ثمینہ بہن میں یہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

زیتون خالہ ٹھہر ٹھہر کر سنجیدہ لہجے میں بات کرتی تھیں۔

"کرتوت جو ایسے ہیں کیا کروں میں۔۔۔ کیا ایسی ہوتی ہیں بیٹیاں جو خود اپنے ہاتھوں سے والدین کے سر پر خاک ڈال دیں۔۔۔آخر کس چیز کی کمی رکھی ہے ہم نے جو ایسی حرکتیں کرنے پر اتر آئی ہے یہ بد ذات۔۔۔کل کلاں کو کسی نے یہ چاند چڑھتے دیکھ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لیے اسکے تو کیا منہ دکھاؤں گی میں سارے زمانے کو؟ لوگ کیا کیا نہ باتیں کریں گے؟

"

امی کا غصہ کسی طرح کم نہ ہو رہا تھا۔

"!!باتیں تو لوگ اب بھی کر رہے ہیں ثمینہ بہن۔۔۔"

زیتون خالہ نے مبہم انداز میں کہا۔

"کیا مطلب؟"

امی نے بری طرح چونک کر انہیں دیکھا۔ ماتھے پر تفکرات کی لکیروں کا اضافہ ہوگیا۔

"سمجھنے کی کوشش کریں ثمینہ بہن، آپ کی یہ چیخ و پکار سارا محلہ سنتا ہے اور جب لوگوں کے کان میں آپکی بیٹی کے حوالے سے آپکی اس قسم کی باتیں پڑتی ہوں گی تو کوئی کسر نہیں رہ جاتی کہ تماشا نہ بنے۔۔۔آپ خود دعوت دے رہی ہیں سب کو خود پر ہنسنے کی۔۔۔انگلیاں تو یوں بھی اٹھیں گی!"

امی دم بخود انکا چہرہ دیکھتی رہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں نہیں جانتی معاملہ کیا ہے مگر فقط یہ پوچھنا چاہتی ہوں آپ نے کومل بیٹی کو" سامنے بٹھا کر پوچھا کہ کیا اس نے اپنی اخلاقیات کی حدود سے تجاوز کیا ہے یا پھر کیا "واقعی کوئی غلط قدم اٹھایا ہے؟

امی کا دل ایک پل کو نادم سا ہوا مگر اگلے ہی لمحے وہ ایک بار پھر تپ گئیں۔

آخر کب تک برداشت کریں ہم، اس سے کتنے چھوٹے اسکے بھائی ہیں مگر ان کے" سامنے شرمندہ ہوں اس بے غیرت کے کارناموں پر، باپ وہ ہے اسکا جو ایک پل نہ لگائے دو منٹ میں اس کے ساتھ مجھے بھی نکال باہر کرے، اٹھتے بیٹھتے طعنے دیتا ہے مجھے آپ ہی بتائیں کیا غلطی کی ہے میں نے ایسی اولاد پیدا کر کے؟ جب دیکھو کوئی نہ کوئی بات سننے کو ملتی ہے اس کی وجہ سے--- کیا ایسی ہوتی ہیں بیٹیاں؟ جینا حرام "!!ہوگیا ہے میرا تو---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے سینا کوبی کرتے ہوئے دُکھے دل کے پھپھولے پھوڑے۔ زیتون خالہ انہیں بغور دیکھتی رہیں۔

سننے، دیکھنے اور اصل بات جاننے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ وہ آپکی بیٹی ہے ثمینہ بہن" آپ نے اسکی پرورش کی ہے، اسکی تربیت کی ہے، اپنی زندگی کے بیش قیمت ماہ و سال

URDU NOVEL BANK

صرف کرکے اس کو پروان چڑھایا ہے۔ ذرا ٹھنڈے دل سے سوچیں کیا وہ کوئی غلط قدم اٹھا سکتی ہے؟"

اب کی بار امی حیرت سے انہیں دیکھتی رہ گئیں۔ انکے آنسو یکدم جامد ہو گئے۔

"میں۔۔۔میں دشمن نہیں ہوں کومل کی۔۔۔! ماں ہوں اسکی، میرا فرض بنتا اسکی خطا پر خبر لوں۔۔۔آپکی قدر کو اللہ خوش رکھے اس نے بروقت کچھ برا ہونے سے پہلے آگاہ کر دیا مجھے ورنہ پانی سر سے اوپر ہو چکا ہوتا بالکل۔۔۔" امی نے آنکھیں رگڑتے ہوئے رنجیدہ لہجے میں کہا۔ زیتون خالہ اب کہ الجھن بھری نگاہوں سے انہیں دیکھنے لگیں۔۔۔"آپکے پاس تو قدر جیسی نیک طبیعت و مخلص بچی ہے، آپ کا مثبت رہنا بنتا بھی ہے مگر میرے نصیب میں ہی شاید اولاد کا سُکھ دیکھنا نہیں لکھا، میں کیسے کچھ اچھا سوچوں زیتون آپا؟ ساری تربیت، پرورش دھری کی دھری رہ جاتی ہے، جب اولاد خودسر ہو جائے پھر وہ والدین کی قربانیاں تک فراموش کر دیتی ہے۔۔۔!!"

وہ گویا بے حد مایوسی کے عالم میں چلی گئی تھیں۔

"انسان کو غلطیوں سے پاک رکھنا ہوتا تو اللہ اسے فرشتہ کیوں نہ بنا دیتا؟ آخر انسان ہی کیوں بنایا؟ کیا وہ خطا کا پتلا نہیں ہے؟ کیا وہ اپنی غلطیوں سے سبق نہیں سیکھتا؟ ہم

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

والدین خود بھی ایک عمر گزار کر ایسے مقام تک پہنچتے ہیں جہاں اچھے برے کی پہچان کر سکیں ایک ایسی عمر جس میں ہم گرے پھر کھڑے ہوئے پھر گرے یعنی پھر غلطی کی پھر سنبھل گئے اور بالآخر ایک وقت ایسا آیا کہ ہم نے بار بار گرنے اور سنبھلنے سے وہ سبق سیکھ لیا جس نے ہمیں مزید گرنے سے بچا لیا۔۔۔جب ایسا ہے تو پھر اولاد کے لیے اتنا سخت رویہ کیوں؟ انہیں غلطی کرنے پر اتنی کڑی سزا کیوں؟ غلطی کرنے پر انہیں سامنے بٹھا کر وجہ جاننے اور باوقار انداز میں سمجھانے کی بجائے ڈنڈے سے چیر پھاڑ کرنا کہاں کی انسانیت ہے ثمینہ بہن؟" اس بات پر یکدم امی کا دل کانپ سا گیا۔۔۔ "کیا یہ رویہ نوجوان خون میں بغاوت پیدا نہ کرے گا؟ ڈھٹائی پیدا نہ کرے گا؟ آپکے بیٹے سلیم نواز کے ساتھ جو ہوا اس سے آپ کیوں سبق حاصل نہیں کر رہیں کیوں دوبارہ وہی غلطی دہرانا چاہتی ہیں؟ وہ تو بچہ ہے کسی نہ کسی طرح سنبھل جائے گا مگر کومل ایک مکمل جوان لڑکی ہے اس کی بغاوت خدانخواستہ شدید نقصان بلکہ ناقابل تلافی نقصان سے دوچار کر دے گی، اسے بھی اور آپکو بھی۔۔۔۔!"!

امی کے اندر بھڑکتا الاؤ پہلے ہی بجھ چکا تھا۔ اس بات نے انہیں مزید لرزا کر رکھ دیا۔۔۔ وہ کچھ کہہ ہی نہ سکیں۔۔۔زبان گویا تالو سے چپک کر رہ گئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کو اللہ ہدایت دے مگر اسکے والدین نے اسکو یعنی اپنی اکلوتی لاڈلی اولاد کو اپنی آنکھوں سے دور کر کے یہاں مجھ بڑھیا کے پاس کیوں بھیج دیا، کیا یہ سوچا ہے کبھی آپ نے؟"

جس طرح تابوت میں آخری کیل ٹھونکی جاتی ہے بالکل ویسے ہی زیتون خالہ کی باتوں نے امی کی روح کو بری طرح جھنجھوڑ کر رکھ دیا تھا۔ زیتون خالہ نے امی کے کندھے پر ہولے سے ہاتھ رکھا۔

میری کوئی بات طبیعت پر گراں گزری ہو تو معذرت چاہوں گی مگر میں چاہتی ہوں آپ" اس پہلو پر سوچیں۔۔۔آخری بات یہی کہوں گی کومل جیسی بیٹیاں لاکھوں میں ایک ہوتی ہیں ان کی قدر نہ کی جائے تو وہ خود اپنی قدر کھو دیتی ہیں اور ہمیشہ کے لیے بے مول ہو کر رہ جاتی ہیں۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

زیتون خالہ تو کہہ کر چلی گئی تھیں مگر امی کو نئے امتحان میں ڈال گئی تھیں۔ اب سوچنے کی باری انکی تھی۔

URDU NOVEL BANK

انسان جب غلطیاں کرتا ہے تب ہر غلطی کی کوئی نہ کوئی سزا ضرور ملتی ہے مگر بعض لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جن کی پکڑ پہلی غلطی پر ہی ہو جاتی ہے اور یہ کوئی ذلت کی بات نہیں بلکہ دیکھا جائے تو یہ خوش آئند بات ہے کہ انسان کو اپنی اصلاح کے لیے زیادہ تگ ودو نہیں کرنا پڑتی، اسے بروقت ہوش دلا دیا جاتا ہے۔۔۔!

"!!کومل کھانا کھا لو آکر۔۔"

امی نے اسکے کمرے میں جھانکا وہ سنگھار میز کے سامنے بیٹھی ماتھے کے زخم پر روئی کی مدد سے پائیوڈین لگا رہی تھی۔ کومل نے بے ساختہ ہاتھ روک کر شیشے میں نظر آتے امی کے عکس کی جانب دیکھا۔ یہ ان تین چار ہفتوں میں پہلی بار تھا کہ امی نے مارپیٹ کے بعد خود آکر کومل سے کھانے کا کہا تھا۔ وہ پائیوڈین کا ڈھکن بند کرکے اٹھی اور امی کے ساتھ خاموشی سے باہر نکل آئی، دستر خوان پر سب بیٹھے تھے۔ وہ بھی ہاتھ دھو کر آرام سے بیٹھ گئی، جس خاموشی سے کھانا کھایا اسی خاموشی سے اٹھ کر اپنے برتن سنک میں لاکر دھوئے اور کمرے میں واپس چلی گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی اسکی ایک ایک حرکت بغور ملاحظہ کر رہی تھیں۔ یہ تو ان کی کومل نہ تھی یہ تو کوئی روبوٹ تھا۔ احساسات سے عاری، محض ایک مشین۔۔۔۔ امی کا دل بے چین ہو گیا۔

دیکھو بیٹی والدین کے لیے اولاد سے بڑھ کر قیمتی شے کوئی نہیں ہوتی، اور خاص طور پر" بیٹی کی جہاں بات آجائے وہاں سب ہی محتاط ہو جاتے ہیں کیونکہ بیٹیوں کی عزت ایک آبگینے کی طرح ہوتی ہے جو کہ بے حد نازک ہوتا ہے۔۔۔" اسی رات امی اسکے کمرے میں موجود اسے سمجھا رہی تھیں، کومل تب قرآن پڑھ رہی تھی۔ امی کی آمد پر اس نے نشانی رکھ کے قرآن کو بند کیا اور سر جھکائے امی کی بات سنتی رہی۔۔۔ "میں مانتی ہوں تم بچی ہو، بچوں سے غلطی ہو جاتی ہے مگر اب تم ایسی کوئی حرکت نہیں کرو گی کہ جس سے مجھے یا تمہارے ابا کو صدمہ پہنچے اور مجھے معاف کردو۔۔" امی نے اسکے سامنے ہاتھ جوڑے، کومل کے مردہ وجود میں جنبش پیدا ہوئی اس نے چونک کر امی اور انکے جُڑے ہاتھوں کو دیکھا۔۔۔"میں نے اپنی پھول سی بچی پر ہاتھ اٹھایا مگر میں کیا کروں بیٹی؟ ایک ماں بہت بے بس، بہت مجبور ہوتی ہے۔۔۔ تمہارا ظالم باپ تمہارے ساتھ مجھے بھی گھر سے نکال دیتا یہ معاشرہ اور اسکی تمام تر سہولیات محض مرد کی ذات تک

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

محدود ہیں میری بچی ہم عورتوں کی آزادی و حقوق کی جہاں بات آتی ہے وہاں مرد آنکھیں پھیر لیتا ہے شقی القلب بن جاتا ہے--- اور میں نہیں چاہتی تھی کہ تمہارا تماشہ بنے اسلیے مجھے سختی کرنا پڑی---"

وہ باقاعدہ روتے ہوئے اس سے کہہ رہی تھیں۔ کومل نے ایک بار پھر سر جھکا کر ان کی باتیں سننا شروع کر دیں وہ انہیں یہ نہیں کہہ سکی کہ بات بیٹی کی عزت یا تماشے کی نہیں بلکہ اصل وجہ وہ خوف ہے جو امی اور امی جیسی دیگر خواتین کے دل میں مرد نے اپنی جھوٹی مردانگی و خوف و ہراس سے پیدا کر رکھا ہے اور یہ خوف عورت کے اعصاب پر اس قدر حاوی ہو چکا ہے کہ وہ اپنی آزادی و جائز حقوق تک کے لیے آواز نہیں اٹھا سکتی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

©knza musannifa®

پتہ ہے بعض مرد ایسے ہوتے ہیں جن سے محبت نہیں، ہمدردی کرنے کو جی چاہتا ہے اور تم ان میں سے ایک ہو---!!"

URDU NOVEL BANK

کومل نے دل جلا دینے والی مسکراہٹ سے احتشام پر ایک قاتلانہ نگاہ ڈالی اور سلگتے ہوئے سگریٹ کا کش لے کر اپنا سر جھٹکا۔۔۔ اسکے تراشیدہ بال لہرا کر اپنی خوبصورتی کا ثبوت دینے لگے۔۔۔ احتشام ابھی تک ساکت وجود کے ساتھ اسکے سامنے گھٹنے ٹیک کر بیٹھا ہوا تھا۔ وہ کومل کی خوبصورتی کو بنا پلکیں جھپکائے دیکھنا چاہتا تھا، محسوس کرنا چاہتا تھا اور آج۔۔۔آج جب وہ موقع ملا بھی تو کیسے۔۔۔۔؟ وہ مجرموں کی سی حالت میں روتے ہوئے اسے اسکی تمام حشر سامانیوں سمیت محض اسے دیکھنے پر مجبور تھا۔ اس نے کبھی کومل کو ایسی حالت میں دیکھنے کی خواہش نہیں کی تھی لیکن وہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ اسے دکھایا جانا تھا اور اسے دکھایا جا رہا تھا۔۔۔ کیونکہ ہر "قصوروار" کو ایک نہ ایک دن !!!اسکی پھیلائی گئی تباہی کا سامنا کرنا ہے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!کومل مجھے معاف کردو۔۔۔"

احتشام اسکے سامنے گڑگڑایا کومل نے ایک سفاک سی نگاہ اسکے چہرے پر ڈالی اور پھر دیکھتے ہی دیکھتے یکدم اسکے ہاتھ میں سلگتے سیگریٹ نے سب کچھ جھلسا کر رکھ دیا۔

"!!کومل ۔۔۔۔کومل۔۔۔"

احتشام مخدوش حالت میں حلق پھاڑ کر چلایا۔

URDU NOVEL BANK

"کک۔کیا ہوا؟ شانی بیٹا تم ٹھیک ہو نا؟"

امی کی تشویش بھری آواز پر احتشام نے اپنی لال انگارہ نگاہوں سے انکی جانب دیکھا، اسکا سارا جسم پسینے میں شرابور تھا اور وہ لمبے لمبے سانس لیتے ہوئے امی کی جانب عجیب انداز میں دیکھ رہا تھا۔ امی نے دہل کر اپنا دل تھام لیا۔

آج تین دن ہو گئے تھے کہ احتشام بخار میں بری طرح پھنک رہا تھا اور تین ہی دن سے اس قسم کے خواب نے اسکا جینا محال کر رکھا تھا۔ امی کو اس نے کچھ نہیں بتایا تھا انہیں بس اتنا معلوم تھا کہ دو دن پہلے صبح صبح احتشام کی گاڑی گھر کے آگے آکر رُکی تھی اور پھر وہ عجیب و غریب حلیے میں غیر متوازن قدم اٹھاتا اپنے کمرے میں بند ہو گیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

یہ کیا ہو رہا ہے تمہیں احتشام؟ کیا کومل نے کچھ کہا ہے تم سے؟بات کیا ہے آخر؟"

"!!کچھ تو بتاؤ مجھے بیٹا اپنی ماں کو یوں پریشان مت کرو---

امی نے روتے ہوئے اسکی منت کی، احتشام انکے رونے کی پرواہ کیے بغیر چند لمحے یونہی ٹکٹکی باندھے انہیں دیکھتا رہا پھر یکدم وہ بستر سے اٹھا اور تیزی سے بیرونی دروازے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کی جانب بڑھا مگر جتنی تیزی کے ساتھ اسکے قدم باہر کی جانب بڑھے تھے اسی تیزی سے وہ واپس پلٹا اور دیوار گیر آئینے کے سامنے آکر رک گیا۔

"کہاں جا رہے ہو تم؟"

امی نے غصے اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔ احتشام نے آئینے میں نظر آتے اپنے ملگجے عکس سے نظر ہٹائی اور بغیر کچھ کہے سپاٹ چہرے کے ساتھ اپنے کمرے کے غسل خانے میں بند ہوگیا۔ ٹھیک آدھ گھنٹے بعد وہ کومل کے گھر کے سامنے کھڑا تھا۔

---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ دودھ کا کپ اب تک یونہی بھرا پڑا ہے، حد ہوتی ہے ویسے لاپرواہی کی--- چلو جلدی ختم کرو اسے!!"

امی نے کمرے میں آتے ہی کومل کو گھرکا--- کومل کا قطعی جی نہیں چاہ رہا تھا مگر اس نے کچھ کہے بغیر بےتاثر چہرے کے ساتھ امی کی طرف دیکھے بغیر دودھ کا کپ اٹھایا اور لبوں سے لگا لیا مگر شاید بغیر رکے ایک سانس میں دودھ پینے کی کوشش کے

URDU NOVEL BANK

باعث اسے زور کی ابکائی آگئی۔۔۔وہ بھاگ کر غسل خانے میں گھس گئی اور امی اسکے بیڈ پر سن سی بیٹھی رہ گئیں۔ وہ باہر آئی تو امی کو مراقبے کی حالت بت بنے دیکھا مگر بغیر کچھ پوچھے وہ خاموشی سے اپنی جگہ پر آکر نیم دراز ہوگئی اور ایک بار پھر کتاب تھام لی۔ امی نے گردن موڑ کر اسکا چہرہ دیکھا، کسی قسم کی گھبراہٹ، شرمندگی، خوف و ندامت کے آثار نہ پاکر انکی پریشانی دو چند ہوگئی۔

"اس دن تم کس کے ساتھ باہر گئی تھیں کومل؟"

امی کی آواز پاتال کی گہرائی کو چھو کر اس تک پہنچی، کومل کے اندر کچھ ارتعاش برپا ہوا مگر اس نے خود پر قابو رکھا۔ امی جواب نہ پاکر کھسیا کر رہ گئیں، کومل کے چہرے کا سکون انکے اطمینان کو درہم برہم کر رہا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے اعتماد ہے تم پر بیٹی۔۔۔!" کومل کو ان کے یہ الفاظ حقیقی معنوں میں اذیت سے دوچار کرگئے، اس نے ضبط کرتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔۔۔"مگر ایک ماں ہونے کی حیثیت سے یہ بات پوچھنا میرا فرض ہے لہذا تمہیں مجھ سے کچھ نہیں چھپانا چاہیئے۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی کے انداز میں ہزار خدشات پنہاں تھے مگر اسے کومل کی سادگی کہیے یا اسکی ذہنی نہج ہی کہیں اور تھی کہ وہ امی کے وجود میں ابھرتے سنگین خدشات و شبہات تک پہنچ نہ پائی تھی۔ اس نے کتاب بند کرکے عجیب نگاہوں سے امی کو دیکھا جن کا مفہوم واضح تھا امی نے نظریں چرا لیں۔

بہت جلد آپکو یہ سوال یاد ایا؟ مگر امی اب ان سب سوالات کا کوئی فائدہ نہیں۔۔۔"

"!!وقت گزر چکا

وہ طنزیہ لہجے میں بدقت تمام بولی، رونا نہیں چاہتی تھی مگر ضبط کرتے کرتے اسکی نگاہیں ڈبڈبا گیئں۔ تب ہی باہر دروازے کی گھنٹی بجی مگر امی کا سارا دھیان کومل کی جانب تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل میں ماں ہوں تمہاری۔۔۔۔ایسا مت کرو میرے ساتھ مجھے۔۔۔"

کومل نے انکی بات کاٹی، آج وہ پہلی بار سرکشی پر اتری تھی۔

"امی میں۔۔۔۔"

اس سے پہلے کہ وہ مزید کچھ بولتی احتشام کے چلانے کی آواز آئی۔

"!!کومل۔۔۔۔؟؟؟ باہر آو کومل۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

کومل اور امی اپنی اپنی جگہ جامد رہ گئیں۔

"!!کومل ایک بار میری بات سن لو کومل۔۔۔خدارا۔۔۔"

اب کی بار اسکے چلانے کے علاوہ دروازہ دھڑدھڑانے کی آواز بھی شامل تھی۔

"احتشام ۔۔۔۔"

کومل کے لب حرکت میں آئے اور وہ باہر دوڑی۔ اسے پاوں میں جوتے کا ہوش تھا، نہ سر پہ چادر کا۔۔۔بس وہ دیوانہ وار گیٹ کی جانب بھاگتی چلی گئی۔

ارسلان اپنے کمرے میں بستر پر لیٹا ایک ایکشن مووی دیکھ رہا تھا جب اس کے کان میں احتشام کی اونچی آواز پڑی، وہ حیران ہو کر بالکونی کی جانب بھاگا، نیچے کومل کے گھر کے عین سامنے احتشام مجنوں کے سے حلیے میں کھڑا کومل کو اونچی اواز میں گلا پھاڑ پھاڑ کر پکار رہا تھا۔ اسے حقیقی معنوں میں احتشام کی دیدہ دلیری پر رشک آیا کیونکہ خود ارسلان آج تک کومل کا نام حقیقت تو دور خواب میں بھی اس قدر اونچی آواز میں نہیں لے سکا تھا اور یہاں احتشام نے پوری کالونی میں کومل کے نام کی گونج پیدا کر دی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھی۔ وہ قدرے متجسس انداز میں ذرا آگے کو جھکا مگر احتشام کے سامنے دروازے پر کون کھڑا ہے یہ وہ دیکھ نہ سکا۔

کومل کے بھاگتے قدم بے ساختہ رکے گیٹ پر احتشام کے بالکل سامنے ابا ایستادہ تھے۔ وہ بے حد غصے میں تھے۔

"یہ کیا تماشہ لگا رکھا ہے میرے گھر کے سامنے؟ کیسی رزالت ہے یہ؟؟"

وہ غضب ناک ہوئے تو کومل کا دل مٹھی میں آگیا۔ لوگ اپنے گھروں کی کھڑکیوں اور دروازوں میں سے جھانکنا شروع ہوگئے۔

"!!کومل سے کیوں نہیں ملنے دیا جا رہا مجھے؟ بلائیں اسے۔۔۔بات کرنی ہے مجھے"

احتشام نے ڈھٹائی کی انتہا کرتے ہوئے احتجاج کیا تو ابا کو اسکی دیدہ دلیری پر شدید طیش آگیا۔

"یہ کون سا طریقہ ہے کسی کے گھر پر آکر بات کرنے کا، میرے ضبط کا مزید امتحان مت لو اب تم جا سکتے ہو۔۔۔!!"

ابا نے دو ٹوک مگر سخت لہجے میں بات ختم کی اور گیٹ بند کرنے کے لیے آگے بڑھے مگر احتشام پر تو جیسے کوئی جنون سوار تھا وہ بھلا اپنے آپ میں تھا ہی کب۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل میری ہونے والی بیوی ہے کوئی غیر نہیں لہذا آپ مجھے اس سے بات کرنے سے نہیں روک سکتے، میں آخری بار کہہ رہا ہوں مجھے کومل سے بات کرنے دیں ورنہ انجام کے ذمہ دار آپ خود ہوں گے۔۔۔!!"

احتشام نے دونوں ہاتھوں سے گیٹ کو تھاما اور ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر ابا کو خبردار کیا۔ ابا اسکی اس بدتمیزی پر تلملا کر رہ گئے۔

"برخوردار میرے صبر کو مزید مت آزماو کہ میں کوئی سخت فیصلہ کر بیٹھوں، تم سے جانے کو کہا گیا ہے تو خاموشی سے چلے جاو یہ بدزبانی شرفا کا شیوہ نہیں، بڑوں کے ہوتے ہوئے بچوں کا بولنا قطعی مناسب نہیں جو بھی بات ہے اپنے والدین سے کہنا وہ آکر۔۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا کا لہجہ اس قدر سرد تھا کہ احتشام سن سا کھڑا رہ گیا۔

"یہ کیا ہو رہا ہے آخر، میں تمام معاملہ سمجھنے سے قاصر ہوں۔۔۔!!"

ارسلان الجھے ہوئے انداز میں قدر کے کمرے میں آیا تھا وہ اپنے گرد چادر لپیٹے بالکونی میں کھڑی کومل کے گھر کی جانب دیکھ رہی تھی۔ اس نے ایک نظر ارسلان کو دیکھا اور بغیر کچھ کہے بیڈ پر آکر نیم دراز ہوگئی۔ ارسلان بغور اسے دیکھتا رہا۔ یہ کوئی آج کی بات نہ تھی

URDU NOVEL BANK

وہ دو تین دن سے قدر کا یہ بدلا ہوا انداز دیکھ رہا تھا مگر وجہ کیا تھی یہ قدر کے سوا کوئی نہیں جانتا تھا۔

"یوں مت دیکھو مجھے۔۔" قدر اس کی نگاہوں سے نروس ہو کر بولی اور ایک پراسرار سی نگاہ بالکونی سے باہر دوڑائی۔۔"یہ تو ہونا ہی تھا۔۔!!"

اسکی مبہم بات پر وہ چونکا۔

"کیا مطلب؟ کیا ہونا تھا؟"

قدر نے سر جھٹکا اور اپنا ایک بازو آنکھوں پر دھر لیا۔

"اچھے لوگوں کا مسئلہ ہی یہ ہوتا ہے کہ کسی مسئلے میں انکی کوئی غلطی نہ ہو تب بھی وہ سب سے پہلے خود کو عدالت میں کھڑا کر لیتے ہیں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے آگے بڑھ کر اسکا بازو ہٹایا۔

"رو رہی ہو تم؟"

قدر نے اسکا ہاتھ ہٹایا اور تلخی سے مسکرائی۔

"ہے نا عجیب بات؟ جبکہ مجھے تو خوش ہونا چاہیے۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

اس نے اٹھ کر بیٹھتے ہوئے بے دردی سے اپنے آنسو پونچھ ڈالے۔ ارسلان اسے دیکھتے ہوئے یکدم پیچھے ہٹا اور ایک لمبا سانس لے کر سیگریٹ کیس نکالا۔ پہلے قدر کو پیش کیا اور پھر خود ایک عدد سیگریٹ سلگا لیا۔

"ہوں۔۔۔" اس نے ایک لمبا کش لیا۔۔۔"کونسا کارنامہ کر کے آئی ہو مائی ڈیئر کزن؟"

وہ دھوئیں کے مرغولوں میں قدر کا پراسرار چہرہ دیکھنے لگا۔۔۔قدر نے سیگریٹ کے دو تین کش لگا کے کچھ سوچا اور پھر اپنے پرانے مخصوص انداز میں مسکرا دی۔

"کیا تم یقین کرو گے اب احتشام مکمل طور پر میری مٹھی میں ہے۔۔؟؟"

ارسلان نے توصیفی نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"خوب! تو آخر تم نے یہ کر دکھایا مگر یہ ہوا کیسے؟ اور اگر واقعی ایسا ہے تو پھر احتشام کا پاگل پن کیا حیثیت رکھتا ہے۔۔۔؟؟"

ارسلان نے جتاتی نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا، وہ اپنے تجسس کو قطعی ظاہر ہونے نہیں دینا چاہتا تھا۔ قدر نے ایش ٹرے میں سیگریٹ مسلتے ہوئے ارسلان کو یوں دیکھا جیسے کوئی زیرک کھلاڑی کسی نادان بچے کو دیکھتا ہے۔۔۔

URDU NOVEL BANK

کامیابیاں یونہی نہیں مل جاتیں ارسلان، اسکے لیے بھاری قیمت ادا کرنا پڑتی ہے، بہت" بھاری قیمت۔۔۔!!" وہ عجیب سے انداز میں مسکرائی،"اور رہی بات احتشام کی تو تمہیں "!!اچھی طرح علم ہے کہ جس چراغ نے گل ہونا ہو وہ یونہی پھڑپھڑاتا ہے۔۔۔

اسکا قہقہہ بے ساختہ تھا۔ ارسلان سر دھننے لگا۔۔

"گویا اب احتشام تمہارا ہے؟"

"!!صرف میرا۔۔۔۔"

"!!اور کومل صرف میری۔۔۔"

ارسلان نے ایک پرسکون سی سانس خارج کرتے ہوئے آنکھیں موند لیں۔۔۔ کومل اتنی آسانی سے اسکی ہو جائے گی اس نے سوچا نہ تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!اس بات کی کوئی ضمانت نہیں میرے پاس۔۔۔"

ارسلان کو اسکے الفاظ بے حد چبھے۔۔۔اس نے آنکھیں کھول کر حیرت سے اسے دیکھا۔

میں جانتی ہوں تم مجھ سے ایسی توقع نہیں رکھتے تھے مگر تمہارے معاملے میں قدر" "!!بے بس ہے تمہیں اپنی جنگ خود لڑنا ہوگی ڈئیر کزن۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اسکا کندھا تھپک کر کمرے سے باہر نکل گئی، ابھی اسے بہت سے اہم کام کرنا تھے۔ ارسلان اسے سیڑھیوں سے نیچے جاتے ہوئے دیکھتا رہ گیا۔

احتشام کی منت سماجت پر اسکے والدین ہتھے سے اکھڑ گئے، خاص طور پر اسکی والدہ جو کہ پہلے ہی اسکی مرضی سے رشتہ کرنے پر خار کھائے بیٹھی تھیں اب مزید جھکنا ان کے لیے ممکن نہ تھا۔ احتشام جس ذہنی کیفیت کا شکار تھا اس سے اپنے والدین کا یہ رویہ برداشت نہ ہو سکا مزید یہ کہ وہ انہیں اس گناہ سے بھی آگاہ نہیں کر سکتا تھا جس نے اسکے دن رات عذاب کر رکھے تھے نتیجتا اس نے خودکشی کی کوشش کی اور تب زندگی میں پہلی بار اسکے ماں باپ کو اس سے خوف محسوس ہوا، اولاد جوان ہوتی ہے والدین خوف محسوس کرنے لگتے ہیں، بے بس ہو جاتے ہیں اور انہیں نا چاہتے ہوئے بھی شکست تسلیم کرنا ہی پڑتی ہے یہی حال ااحتشام کے والدین کا تھا انہوں نے احتشام کے ہر فیصلے کے آگے سر جھکا دیا تھا کیونکہ بالآخر احتشام اس دنیا میں انکا واحد سہارا اور واحد امید تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مجھے آپکے بیٹے سے ایسی فضول حرکت کی قطعی امید نہیں تھی یہ کوئی طریقہ نہیں کسی کے گھر تماشہ کرنے کا۔۔ اخر میری بھی ایک پہچان ہے، کیا جواب دوں گا میں لوگوں کے منہ تو بند نہیں کیے جا سکتے۔۔۔!!"

ابا نے احتشام کے والدین کے سامنے اسکی خوب کلاس لی اور جواب میں اسکے والدین بہت کچھ چاہنے کے باوجود کچھ کہہ تک نہ سکے۔ احتشام لب سیے سنتا رہا۔ یکدم وہ اٹھا اور ابا کے سامنے دو زانو بیٹھ گیا۔ امی بھی حیران تھیں۔

"مجھ سے ایک غلطی ہو گئی ہے مجھے معاف کردیں، آپ معاف کر دیں گے تو کومل بھی معاف کر دے گی اور اگر اس نے مجھے معاف نہ کیا تو میں کبھی خود کو معاف نہیں کر سکوں گا۔۔۔پلیز انکل۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ ملتجیانہ لہجے میں سر جھکائے ہوئے بولا تھا۔ ابا نے کچھ توقف کیا اور غور سے اسکی جانب دیکھا۔

"کیسی غلطی؟"

سب لوگ دم سادھے اسے ہی دیکھ رہے تھے نجانے وہ اب کیا کہنے والا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس دن کومل کو میں نے اصرار کرکے باہر بلوایا تھا وہ خود کبھی آنا نہیں چاہتی تھی"
بلکہ وہ تو شادی سے پہلے مجھ سے ملنا تک نہیں چاہتی تھی مگر میری ضد اور خود غرضی کی
وجہ سے وہ مجھ سے ملنے گھر سے باہر گئی۔۔۔اس میں کومل کی کوئی خطا نہیں وہ آج
بھی اتنی ہی پاک ہے جتنی پہلے تھی۔۔۔سب غلطی میری ہے مجھے ہی اسکو اتنا مجبور
"!!نہیں کرنا چاہیے تھا کہ اس پر کوئی مصیبت اترتی۔۔۔۔

دروازے کے باہر کھڑی کومل نے سختی سے آنکھیں میچ لیں۔

میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا کہ تم اس حد تک گر جاو گے، اپنے ماں باپ کی عزت"
تک کا خیال نہیں رہا تمہیں؟ کیا اس لیے تمہیں پال پوس کر اتنا جوان کیا کہ تم ہماری
ہی جڑوں میں بیٹھ جاو؟" احتشام کے ابو طیش میں آگئے۔۔۔"یہ رذیل حرکت کرنے سے
پہلے تمہیں اپنی جوان بہن کا خیال کیوں نہیں آیا جو گھر میں بیٹھی تمہاری راہ تک رہی
"ہے۔۔۔؟

وہ خاموش ہوئے تو کومل کی امی کا دل بھر آیا۔

کیا کیا نہ باتیں سنا دیں میں نے اپنی پھول سی بچی کو، شک جو کیا وہ الگ اور ہاتھ"
بھی اٹھایا یہ تک نہ سوچا کہ وہ کس عذاب سے گزر رہی ہے۔۔۔ بہت غلط حرکت کی تم

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

نے بیٹا، ہائے میں نے تو کبھی پھولوں کی چھڑی سے بھی نہیں چھوا تھا اپنی کومل کو۔۔۔!!"

امی نے روتے ہوئے اپنا دوپٹہ منہ پر رکھ لیا، احتشام کی شرمندگی میں اضافہ ہوا۔ کومل کو لگا اسکے زخموں کو ایک بار پھر سے ننگا کر کے ان پر نمک چھڑکا گیا ہے۔

"مجھے معاف کردیں ماں جی، ساری غلطی میری ہے۔۔۔بس میری خواہش تھی کہ جس طرح سب ملتے ہیں کومل بھی مجھ سے ملے مگر جب بھی میں ملنے کی بات کرتا تھا کومل انکار کردیتی تھی، اسکے مسلسل انکار سے میری ضد زور پکڑتی گئی میں نے اپنی خود غرضی میں یہ تک فراموش کردیا کہ کومل ایک شریف گھرانے کی لڑکی ہے اور شریف گھروں کی لڑکیاں اپنی حدود کے دائرے سے کبھی باہر نہیں نکلتیں، اسکے انکار کو، سمجھانے کو، روک ٹوک کو میں اسکا غرور سمجھتا رہا جبکہ وہ حق بجانب تھی۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کے والدین نے شرمندگی سے اپنا سر جھکا لیا۔ ابا خاموش بیٹھے تھے جبکہ امی سوچ رہی تھیں کہ کومل کا سامنا کیسے کریں گی۔

"ٹھیک ہے لیکن تم وعدہ کرو آئندہ ایسا کوئی قدم نہیں اٹھاو گے جس سے تمہارے والدین کو اور ہمیں پریشانی سے دوچار ہونا پڑے۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ دوسری بار تھا کہ امی ابا سے پہلے بول پڑی تھیں، ابا نے انہیں دیکھا مگر کہا کچھ نہیں---

"ممم--میں وعدہ کرتا ہوں---آپ پلیز کومل کا دل میری جانب سے صاف کر دیجئے وہ مجھ سے سخت نالاں ہے---!!"

"سب ٹھیک ہو جائے گا پریشان مت ہو اور ہمت سے کام لو---!!"

امی نے اسے تسلی دیتے ہوئے اٹھنے کا اشارہ کیا۔ احتشام ایک بار پھر صوفے پر جا بیٹھا۔

"ہمارا معاشرہ اس بات کی قطعی اجازت نہیں دیتا کہ کوئی لڑکا اور لڑکی نکاح سے پہلے تنہائی میں ملیں، مغرب کی دیکھا دیکھی اپنی روایات کو بدلا نہیں جا سکتا اور روایات بدل بھی جائیں تو یہ بات کبھی فراموش نہیں کی جا سکتی کہ ہم مسلمان ہیں اور مسلم معاشرہ ایسے کسی بھی قدم کو حرام قرار دیتا ہے---!"

ابا بے حد سنجیدگی سے احتشام اور اسکے والد کی جانب دیکھ کر بولے تب ہی اس نے آنکھ کے اشارے سے اپنی امی کی جانب دیکھ کر کچھ کہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دراصل بھائی صاحب! یہاں آنے کا ایک اہم مقصد یہ بھی تھا کہ احتشام کے ابو" چاہتے ہیں دونوں بچوں کو ابھی نکاح کے بندھن میں باندھ دیا جائے جبکہ رخصتی انشاء اللہ ----!!"

یکدم ابا نے ان کی بات کاٹی۔

ہرگز نہیں، نکاح کے بارے میں آپ سوچئے گا بھی نہیں---میں پہلے ہی رشتہ کرکے" پچھتا رہا ہوں نکاح کرکے کوئی نئی مصیبت نہیں مول لینا چاہتا، بہتر یہ ہے اس معاملے کو یہیں ختم کر دیا جائے---!!"

ابا قطعیت بھرے لہجے میں بات ختم کرکے ڈرائنگ روم سے باہر نکل گئے۔ ان کے جاتے ہی احتشام کے والدین بھی بگڑے تیور لیے گھر سے باہر نکل گئے----احتشام ایک نظر کومل کی والدہ کو دیکھ کر سست قدموں سے باہر نکل آیا۔

اس دن کے بعد سے امی کومل سے نا جانے کیوں شرمندہ شرمندہ سی رہنے لگی تھیں۔ ابا بھی نارمل رہتے تھے مگر کومل کی خاموشی میں کوئی فرق نہیں آیا تھا۔ اس نے قدر کی طرف جانا تقریبا بند کردیا تھا کچھ یہی حال قدر کا بھی تھا۔ وہ بھی جیسے کومل

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کو بھول ہی گئی تھی۔ احتشام اسے باتوں میں الجھانے کی کوشش کرتا مگر وہ ہوں ہاں سے زیادہ کچھ نہ بولتی۔۔۔ایک دن احتشام پھٹ ہی پڑا۔

"آخر تمہاری خاموشی کی وجہ کیا ہے کومل؟ کیا تم مجھ سے بیزار رہنے لگی ہو؟"

کومل نے اسکی بات کی تردید کرتے ہوئے نفی میں جواب دیا۔

"ایسی کوئی بات نہیں میں بھلا کیوں بیزار ہوں گی آپ سے؟"

"!!یہی تو مجھے سمجھ نہیں آرہی۔۔۔"

وہ بے چینی سے بولا۔ دل میں خدشہ سر اٹھاتا کہ کہیں قدر نے تو نہیں کومل کو کچھ بتا دیا۔ انہی سوچوں سے تنگ آکر ایک شام اس نے کومل کو سب سچ بتانے کا فیصلہ کیا

"!کومل۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی؟"

"کبھی مجھے چھوڑ کر تو نہیں جاو گی؟"

وہ کسی صورت اسے کھونا نہیں چاہتا تھا۔

" نہیں"

"کومل

URDU NOVEL BANK

"جی؟"

"!!میں تمہیں کچھ بتانا چاہتا ہوں"

"بتائیں؟"

کومل میں---" وہ رکا اور پھر کچھ سوچ کر ایک گہرا سانس لیا۔۔"مجھ سے ایک غلطی" ایک گناہ ہوا ہے مگر کومل---میرا یقین کرو ---مم۔مجھے پھنسایا جا رہا ہے---تمہیں "میری مدد، میرا ساتھ دینا ہوگا۔۔۔۔تم میرا ساتھ دو گی نا کومل؟

احتشام کو اپنی زندگی میں شاید پہلی بار کومل نے اس قدر پریشان دیکھا تھا۔ آخر ایسی کیا بات ہے تھی جس نے اسے اتنا بدحواس کر دیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیسا گناہ؟ کونسی غلطی؟"

کومل کا دل یکبارگی دھڑکا، وسوسوں نے سر اٹھانا شروع کردیا۔ جو بھی تھا وہ احتشام کو کسی آفت کا شکار نہیں دیکھ سکتی تھی۔ اس نے اس دنیا میں اول آخر احتشام کو مان لیا تھا تو بھلا کیسے ممکن تھا کہ وہ اسکا ساتھ چھوڑ دیتی، اسکے اندر موجود وفا کے پتلے نے جوش کھایا اور میدان میں قدم دھر لیا۔ وہ سوچنا شروع ہوگئی کہ احتشام سے اب تک کیا کیا غلطی ہوئی ہے اور مزید کون سی غلطی یا گناہ اس سے ہو سکتا ہے۔ وہ جتنا مرضی

URDU NOVEL BANK

دور تک سوچ لیتی مگر جو اسے احتشام بتانے والا تھا وہ تو اس نے کبھی خواب میں بھی نہیں سوچا تھا اور وہی بات کومل کی زندگی میں قیامت خیز طوفان لانے والی تھی۔

"زنا"

کچھ دیر بعد احتشام کی ڈری ڈری سی آواز آئی۔ کومل کے ہاتھ یکدم کام کرنا چھوڑ گئے اور موبائل فون چھوڑ کر نیچے جا گرا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد کومل بھی لہرا کر نیچے گر گئی۔ اس نے عالم غش میں جانے سے پہلے دھندلی بصارت سے ابا کو دوڑ کر اپنی جانب آتے دیکھا تھا۔

●●●●●●●●●●●●●●

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ہر وقت گھر پر کیوں نظر آتا ہے یہ نکما؟ میں پوچھتا ہوں کیا اسے کوئی کام دھندا نہیں"
"سوائے لوگوں کے گھر لیجا کر میری بے عزتی کروانے کے؟

آج پورا ایک ہفتہ ہو گیا کہ احتشام کے ابو اسے گھر میں دندناتے دیکھ کر اپنا بلڈ پریشر مسلسل تیز کیے بیٹھے تھے۔۔۔ کمرے سے نکل کر کھانا کھانے اور کھانا کھانے کے بعد دوبارہ کمرے میں بند ہونے کے علاوہ اس نے ان سات آٹھ دنوں میں جو کام کیا تھا

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ تھا موبائل فون کا استعمال، ہر وقت موبائل ہاتھ میں ہوتا تھا یا پھر اس کے کان سے لگا ہوتا تھا۔

"مجھ پر کیوں گرم ہو رہے ہیں، جا کر خود کیوں نہیں پوچھ لیتے؟ مجھے تو ویسے ہی کسی خاطر میں نہیں لاتا ہو سکتا ہے باپ کی ہی کچھ شرم کرلے---!!"

امی نے ہاتھ نچا کر اور منہ ٹیڑھا کر کے کہا تو ابو سر جھٹک کر اٹھ کھڑے ہوئے اور سیدھا احتشام کے کمرے کی جانب آئے اور زور سے دروازہ دھڑدھڑایا اگلے ہی لمحے احتشام آنکھیں ملتے ہوئے غصے سے باہر نکلا---

"کیا طریقہ ہے یہ امی--- کبھی کوئی انسان سو بھی رہا ہوتا ہے لیکن اس گھر میں کسی کو تمیز ہی نہیں کسی چیز کی---؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ تن فن کرتا ہوا جیسے ہی باہر نکلا سامنے ابا کو دیکھ کر اسے حیرت کا جھٹکا لگا۔

"دل تو کر رہا ہے تمہاری خوب پھینٹی اتاروں مگر تمہارا یہ گدھے جتنا قد کاٹھ دیکھ کر لحاظ کر جاتا ہوں---!!"

ابو کا بس نہیں چل رہا تھا کہ اس کے لہراتے بالوں کو سر سے اکھاڑ کر اسے گنجا کر دیتے---پتہ نہیں کس طرح سے خود پر قابو کیے ہوئے تھے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کوئی کام تھا آپکو مجھ سے؟"

اس نے بادل نخواستہ نظریں چرا کر کہا۔ ابو کو اسکی بے شرمی پر غصہ تو بہت آیا مگر مصلحت کے تحت پی گئے۔

"صاحبزادے یہ سوال کرتے ہوئے تمہیں خود کیوں غیرت نہ آئی۔ جوان جہان ہو کر گھر میں پڑے روٹیاں توڑ رہے ہو، باپ کس طرح اپنا خون پسینہ ایک کرکے ورکشاپ چلا رہا ہے کبھی سوچا ہے تم نے؟ نہیں نہیں تم بھلا کیوں سوچو گے۔۔۔۔تم تو کسی نواب کی اولاد ہو نا، تم کہاں کسی کی بات پر کان دھرو گے؟"

"ابو کیا ہو گیا ہے آپکو؟ مجھ سے مسئلہ ہے نا آپکو تو میں ہی اس گھر سے باہر چلا جاتا ہوں۔۔۔۔ آپکو نظر آوں گا نہ آپ کا خون کھولے گا۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام بھنا کر باہر کی جانب بڑھا، ابو کو اسکا انداز ایک آنکھ نہ بھایا۔

"مجھے مزید طیش مت دلاو تم ہڈحرام لڑکے، کوئی شرم حیا رہی بھی ہے یا سب بیچ کھائی؟ تمہاری عمر کے لڑکوں نے پورا پورا گھر سنبھالا ہوا ہے، خاندان کی کفالت کا ذمہ اپنے سر لیا ہوا اور تمہیں اس عمر میں مجھے خوار کرتے ہوئے بالکل شرم نہیں آتی؟"

URDU NOVEL BANK

ابو کم ہی غصے میں آتے تھے کیونکہ یہ کام زیادہ تر امی کیا کرتی تھیں۔ احتشام کو شرمندگی کے احساس نے گھیر لیا مگر وہ نظریں چرا کر باہر نکل گیا کیا کہ اسکے علاوہ ابھی وہ کچھ کر بھی نہیں سکتا تھا۔

●●●●●●●●●●●●●●

ڈرائنگ روم میں کومل کے ابا، احتشام کے مقابل صوفے پر بیٹھے تھے۔ دونوں حضرات کے چہرے کی سنجیدگی بتا رہی تھی کہ کسی اہم معاملے پر سوچ بچار کی جا رہی تھی۔

"تمام صورتحال کو مدنظر رکھتے ہوئے میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ بچوں کو اب شادی کے بندھن میں باندھ دیا جائے، سر پر پڑے گی تو سب جان جائیں گے ویسے بھی زمانہ بڑا استاد ہے اچھے اچھوں کو سیدھا کر دیتا ہے---!!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

احتشام کے ابو نے چشم تصور میں احتشام کو دیکھتے ہوئے اپنا خیال پیش کیا۔

"بالکل درست، بے شک میرے منہ کی بات چھین لی آپ نے، میں اس بات پر آپ کا ہم خیال ہوں--!"

کومل کے ابا نے انکے ارادے کو تقویت دی تو احتشام کے ابو فیصلہ کن انداز میں انکی جانب دیکھنے لگے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یوں ہتھیلی پر سرسوں جمانے کی بھلا کیا ضرورت ہے؟ اور اوپر سے آپ بغیر پوچھے"
"تاریخ رکھ آئے شادی کی، یہ کوئی بات ہوئی بھلا؟

احتشام کی امی کو پتہ چلا تو انہوں نے سارا گھر سر پر اٹھا لیا۔

"!اب کچھ نہیں ہو سکتا بیگم، ایسی نکمی اولاد کا واحد حل یہی ہے۔۔"

ابو کہہ کر بڑے آرام سے چلتے بنے انہیں بار بار ورکشاپ سے کال آرہی تھی۔ امی کلس کر انہیں دیکھتی رہ گئیں۔ دوسری طرف کومل کی امی بھی اس بات سے سخت پریشان تھیں مگر کومل کے ابا نے انکی ایک نہ سنی بلکہ الٹا آنکھیں ماتھے پر رکھ لی تھیں۔

●●●●●●●●●●●●●●

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے معاف کردو کومل، خدا کے لیے مجھ سے ناراض مت ہونا۔۔۔"

ایک دن میں یہ تقریباً اسکا سولہواں میسج تھا۔

وہ کبھی بے حد ترسا کرتی تھی احتشام کے وقت کے لیے، اسکی توجہ کے لیے لیکن احتشام کی مصروفیات بڑھ گئی تھیں یا دوست۔۔۔یہ وہ نہیں جانتی تھی۔ اسے اب بھی یاد تھا کہ ایک بار اس نے احتشام کی بے توجہی پر تنگ آکر اللہ سے دعا کی تھی کہ کاش

URDU NOVEL BANK

احتشام بھی اسکے لیے یونہی تڑپے جیسے وہ اسکے لیے تڑپ رہی ہے کیونکہ محبت صرف اس نے نہیں بلکہ احتشام نے بھی کی تھی تو تڑپ بھی دونوں میں ہونی چاہیے۔

اسے بڑی اچھی طرح احساس تھا کہ وہ احتشام کی محبوبہ ہے اور ہر محبوبہ کی طرح وہ اس بات پر خود کو حق بجانب سمجھتی تھی کہ اسے چاہا جائے، سراہا جائے، اسکی اہمیت کا احساس دلایا جائے، اسکی فکر کی جائے، قدر کی جائے یعنی وہ احتشام سے اپنی ذات کے لیے سب سے زیادہ توجہ چاہتی تھی۔ وہ اتنی سی خودغرضی کو جائز سمجھتی تھی کہ احتشام کی سوچ کا پہلا محور کومل کی ذات ہو۔۔۔بس اتنی سی خودغرضی اور کچھ نہیں۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کومل جواب دو نا۔۔۔مجھ سے ناراض تو نہیں تم؟"

احتشام کا میسج دیکھ کر کومل کی ڈبڈبائی آنکھوں سے آنسو پھسل گئے۔ آج جب وہ تڑپ رہا تھا تو کومل کو بالکل اچھا نہیں لگ رہا تھا۔ وہ اسکی بے شمار غلطیوں بلکہ گناہوں کے باوجود اس سے محبت کرتی تھی، اسکی عزت کرتی تھی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ کیوں وہ احتشام سے نفرت نہیں کر پا رہی۔۔جیسے اسکو کرنی چاہیے تھی۔۔۔

"میں آپ سے ناراض نہیں ہوں احتشام۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے سولہویں بار جواب لکھ کر اسے بھیجا۔

"سچ کہہ رہی ہو نا؟"

احتشام اب بھی بے یقین تھا۔

"کیسے یقین دلاؤں میں آپکو؟"

کومل کی بے بسی دیکھنے لائق تھی۔

"!!تم--کومل تم مجھے ناراض لگ رہی ہو"

اب اسے یہ فکر تھی کہ اگر کومل ناراض ہے تو اپنی ناراضگی کا اقرار کیوں نہیں کر لیتی آخر--- کیونکہ یہ دنیا میں کہیں بھی نہیں ہوتا کہ کوئی انسان ناراض ہونے والی بات پر بھی ناراض نا ہو---- اور کومل کہتی ہے کہ----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیوں---؟"

کومل کو اور کچھ سمجھ نا آیا تو اس نے جواباً سوال داغ دیا۔

"!!کیونکہ میں نے تمہارا دل توڑا ہے کومل---"

احتشام اقرار جرم میں تاخیر کا مرتکب بالکل نہیں ہوا تھا۔

!!دل ٹوٹنے پر ناراضگی نہیں " درد" ہوتا ہے احتشام اور مجھے بھی درد ہو رہا ہے---"

URDU NOVEL BANK

میں آپ سے ناراض ہو ہی نہیں سکتی، ہاں درد برداشت کر سکتی ہوں اور وہ میں کر رہی ہوں۔۔صرف آپکے لیے تاکہ آپ پرسکوں ہو جائیں۔"

کومل نے احتشام کو کچھ بولنے کے قابل ہی نا چھوڑا تھا۔ وہ اسے بتا نہ سکا اسکا یہ "درد" احتشام کی اذیت کو کم کرنے کی بجائے بڑھا گیا ہے۔۔۔ احتشام نے اپنے اندر پھیلے سناٹے سے گھبرا کر سگریٹ سلگا لیا۔ وہ اس ایک ہفتے میں چین اسموکر بن چکا تھا۔ اس نے سگریٹ کا کش لے کر اسکا دھواں فضا میں چھوڑا تو اس دھوئیں میں کومل کے غمگین چہرے کی شبیہ اُبھری۔۔۔احتشام نے تڑپ کر سگریٹ کا وہ ادھ جلا ٹکڑا نیچے پھینکا اور وحشت زدہ نگاہوں سے یہاں وہاں دیکھا، اسے خوف محسوس ہو رہا تھا۔ کومل نہ ہو کر بھی ہر جا موجود تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

چند ہی لمحوں میں اسے دوبارہ طلب محسوس ہوئی مگر اس نے زور زور سے نفی میں سر ہلایا۔۔۔

"نہیں کومل، میں سگریٹ نہیں پیوں گا، کبھی نہیں پیوں گا۔۔۔"

اب وہ اونچی آواز میں بول کر اپنی طلب کو کم کرنے کی کوشش کر رہا تھا مگر بے چینی تھی کہ بڑھتی ہی چلی جا رہی تھی۔ کومل سے اس نے وعدہ کیا تھا سگریٹ نہیں پیے گا

URDU NOVEL BANK

مگر وہ کومل سے کیا ہر وعدہ بہت آرام سے توڑ رہا تھا۔ اسکا شدت سے جی چاہا کہ وہ دھاڑیں مار مار کر روئے، اتنا روئے۔۔اتنا روئے کہ اسکا من ہلکا ہو جائے مگر من کیسے ہلکا ہو سکتا تھا بھلا؟ جو بوجھ اُس نے اِس بار خود پر ڈالا تھا، وہ اسکے وجود پر نہیں بلکہ اسکے ضمیر پر تھا۔۔۔ اور ضمیر پر دھرے بوجھ اپنا حساب پورا کیے بنا کہاں ٹلتے ہیں۔۔۔!

اس نے جو کیا تھا، اس سے بہتر تھا کہ وہ محبت میں بے وفائی کا مرتکب ٹھہر جاتا مگر "وہ" کبھی نا کرتا جو اس نے کر دیا تھا۔ دنیا کا کوئی انسان محبت میں بے وفائی کرنے کی خواہش نہیں کرتا مگر وہ کر رہا تھا۔۔۔یہ خواہش اب نکل رہی تھی مگر اب اسکا کوئی فائدہ نہیں تھا کیونکہ جو ہونا تھا وہ تو ہو چکا تھا۔ ہر ادھورے کاش کی طرح اسکا یہ کاش بھی حسرت بن کر رہ گیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل تم مجھ سے ناراض تو نہیں ہو نا؟ اللہ کے واسطے مجھ سے ناراض مت ہونا۔۔۔"

تھوڑی دیر بعد احتشام کا ایک اور میسج کومل کو موصول ہوا تھا۔

"!!پھر سے بھوک؟ اگر تمہارا یہی حال رہا تو موٹی ہو جاو گی قدر۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر نے خود کو تنقیدی نگاہ سے آئینے میں دیکھتے ہوئے خود کلامی کی مگر جلد ہی اسکی توجہ ایک بار پھر پیٹ میں دوڑتے چوہوں نے اپنی جانب مبذول کرلی اس نے لاپرواہی سے سر جھٹکا اور آلتی پالتی مار کر بیڈ پر آبیٹھی۔ اسی اثنا میں ارسلان وہاں سے گزرا تو قدر کو ندیدوں کی طرح کھانا کھاتے دیکھ کر ٹھٹھک گیا، آجکل وہ قدر کا یہی ایک خصوصی مشغلہ دیکھ رہا تھا یعنی کھانا پینا اور بس۔۔۔چند لمحے وہ یونہی کھڑا رہا اور پھر کچھ سوچتے ہوئے اندر چلا آیا۔ اسے دیکھ کر قدر کے چہرے کا زاویہ بگڑنے لگا۔ قدر کا بس چلتا تو سرخ ویران آنکھوں والے ارسلان کے چہرے پر پابندی لگا دیتی جن میں ہر پل مردنی سی چھائی رہتی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تم یہاں بیٹھ کر کھانے پر حملہ آور ہوتی رہو جبکہ وہاں تمہارے احتشام پر کوئی اور حملہ آور ہونے والا ہے۔۔۔!!"

ارسلان نے قدر کے کمرے میں آتے ہی تجسس پھیلانے کی کوشش کی، چکن روسٹ اور ٹھنڈی کوک کے ساتھ بھرپور انصاف کرتے ہوئے قدر نے اسکی بات کو مکمل اطمینان سے سنا تھا مگر اثر کوئی نہیں لیا تھا کیونکہ اسے معلوم تھا ارسلان کو مل کو حاصل نہ کر سکنے کی آگ میں بری طرح جل رہا ہوگا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور تم میرے نوالے گننا بند کرو ارسلان کونسا تمہارا کھاتی ہوں اپنے باپ کا ہی کھاتی"

"!!ہوں---

قدر نے گویا ناک پر سے مکھی اڑائی اور ارسلان کے اندر تک کچھ جل کر خس و خاشاک ہوگیا مگر اس نے بہت عجیب سی مسکراہٹ چہرے پر سجاتے ہوئے قدر کی جانب اپنی سرخ نگاہوں سے دیکھا۔

بہت خوب، پھر ایسا کرو یہاں بیٹھ کر اپنے باپ کا پیسہ اڑاتی رہو اور وہاں تمہارا احتشام" کوئی اڑا کر لیجانے والا ہے، بعد میں مجھ سے گلہ مت کرنا کیونکہ اس وقت تمہارا واحد خیر سمجھی

"!خواہ صرف میں ہی ہوں،

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکے لہجے میں کچھ تھا قدر اسکی پشت دیکھ کر سوچ میں پڑ گئی۔

رکو!" کھانے کا مشغلہ ترک کرکے وہ پوری طرح اسکی جانب متوجہ ہو چکی"

"تھی---"بات کیا ہے آخر بغیر پہیلیاں بجھوائے سیدھی طرح بتا سکتے ہو؟

وہ متجسس مگر متکبرانہ لہجے میں بولی۔ ارسلان نے پلٹ کر اسے جتاتی نظروں سے دیکھا۔۔

اس بار تمہارا ہوم ورک شاید مکمل نہیں تھا یا پھر جان بوجھ کر تم نے لاپروائی برتی"

کیونکہ مجھے ابھی ابھی خبر ملی ہے کہ کومل کی شادی ہو رہی ہے احتشام سے اور معلوم

URDU NOVEL BANK

پڑتا ہے کہ یی شادی کوئی عام شادی نہیں بلکہ ایک ایرجنسی شادی کے زمرے میں آتی ہے اور ۔۔۔۔۔"

وہ مزے لے لے کر اسے بتا رہا تھا شاید کچھ اور بھی کہتا مگر قدر نے چیخ کر اسکی بات کاٹی۔۔۔۔

"اوہ کم آن واٹ ربش! بس کردو تم اپنی انا کی آگ میں کسی بھی حد جا سکتے ہو یہ تو میں جانتی تھی مگر اس حد تک گر جاو گے ایسا نہیں سوچا تھا۔۔۔ یہ انتہائی بھونڈا مذاق تھا ویسے۔۔۔!!"

ارسلان نے اسکے غصے پر کوئی تاثر پیش نہیں کیا البتہ اظہار افسوس کرتے ہوئے مزید کہنے لگا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کاش کہ یہ ایک مذاق ہی ہوتا مگر یہ سچ ہے قدر، اگر تمہیں نہیں یقین تو خود نیچے چل کر دیکھ لو کومل کی والدہ ماجدہ بہ نفس نفیس میرے گھر تشریف لائی ہیں۔۔۔اور میں نے انہیں امی سے باتیں کرتے سنا کہ۔۔۔"

قدر نے بے یقینی سے اسکا چہرہ دیکھا اور نفی میں سر ہلایا پھر اسکی پوری بات سنے بغیر تیزی سے کمرے سے باہر نکل گئی۔۔۔ ارسلان وہیں کھڑا رہا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ثمینہ بہن اب رونے سے کوئی فائدہ نہیں، مردوں کے فیصلے یونہی ہوتے ہیں ان سے" باز پرس کرنا پتھر سے اپنا ہی سر پھوڑنے کے مترادف ہے۔۔۔آپ اللہ کا شکر ادا کیجئے ابھی پندرہ بیس دن کی مہلت مل گئی ہے آپکو ورنہ ایک دو دن یا ہفتہ بھر کی بات ہوتی "تو کیا کر لیتیں آپ؟

زیتون خالہ کے الفاظ سیڑھیوں سے نیچے آتی قدر کے کان میں پڑے تو اس نے بے یقینی سے اپنے منہ پر ہاتھ رکھ لیا، وہ اسی حالت میں نیچے اترتی چلی گئی۔۔۔پاوں من من بھر کے محسوس ہونے لگ گئے تھے۔

لہذا ان سب باتوں کو سوچنے کی بجائے ہوشمندی سے کام لیتے ہوئے یہ سوچیں کہ کم" وقت کے پیش نظر کس طرح تمام تر انتظامات سر انجام دینے ہیں، آپ محلے برادری میں اٹھنے بیٹھنے والی ہیں معاشرے میں ایک عزت ہے آپکی اور رب نواز بھائی کی، آپ کے گھر کی پہلی شادی ہے سب شریکہ برادری تاک میں ہوں گے کہ اکلوتی بیٹی کے بیاہ "!!میں کیسا انتظام و احتمام ہوتا ہے۔۔۔۔

کومل کی امی بہت غور سے انکی بات سن رہی تھیں اور یہ سچ تھا کہ زیتون آپا کی ایک ایک بات حرف بہ حرف، سولہ آنے درست تھی۔ انہیں بے حد ڈھارس ہوئی اور غالب

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گمان یہی ہے کہ وہ زیتون آپا کے پاس آئی ہی اس مقصد کے لیے تھیں کہ انکے بے چین دل کو کچھ قرار آسکے۔۔۔۔

اچھے لوگ یعنی باعلم، باعمل اور بامقصد لوگوں کو معاشرے میں سیکنڈ آپشن کے طور پر رکھا جاتا ہے کیونکہ وہ غیبت سے بچتے ہیں، عیب جوئی سے دور بھاگتے ہیں انکے گنے چنے الفاظ زیادہ تر لوگوں کو لفاظی لگتے ہیں یا پھر انکی منتقی باتیں بہت سوں سے ہضم ہی نہیں ہو پاتیں جبھی ان سے اکثر و بیشتر بیزاری کا معاملہ رکھا جاتا ہے، انکی خوش اخلاقی کو شک کی نظر سے دیکھا جاتا ہے حتی کہ محافل تک میں ان سے الگ تھلگ رہنے کی کوشش کی جاتی ہے یہ سوچے بغیر کہ وہ واقعی دنیا کی رنگینیوں میں گم لوگوں سے الگ تھلگ ہیں مگر کتنی عجیب بات ہے نا کہ دنیا کے دکھ حد سے بڑھ جائیں تو سکون اللہ کی ذات کے بعد انہی اچھے لوگوں کی صحبت میں ملتا ہے، کوئی چھپ کر، کوئی ڈھیٹ بن کر اور کئی دیدہ دلیری سے انکے تجربات و باعلم مشوروں سے فیض حاصل کرنے کے لیے انکے در کا رخ کرتے ہیں۔ انکی نپی تلی، سنجیدہ و مشفق گفتگو سے اطمینان پاتے ہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آپ خود سوچیں کہ اگر ایک "مصالحے دار" جملے میں سے اگر جھوٹ، غیبت، بناوٹ اور غیر ضروری تصنع کو نکال دیا جائے تو پیچھے بچتا ہی کیا ہے؟ صرف سچ؟ پھیکا سا غیر دلچسپ سا مختصر سا سچ؟ یہ لوگ بھی گویا اسی جملے کی مثل ہیں، ان میں بھی دلچسپی ضرورت کے وقت جنم لیتی ہے اور امی کو بھی زیتون خالہ کی یاد کم کم ہی آتی تھی حالانکہ دیوار سے دیوار ملی ہوئی تھی مگر دلچسپی تھی صفر بٹا صفر اور جب وقت پڑا تو محلے کی سب باتونی خواتین سے پہلے انہیں یاد آئی بھی تو زیتون خالہ کی---وجہ وہ یقین تھا جو امی کو ان تک کھینچ لایا تھا۔ انہوں نے بڑے دھیان سے زیتون خالہ کی تجربہ کار باتوں کو سنا اور ان سے انتظامات کی بابت دریافت کرنے لگیں کیونکہ خود امی کے گھر کا پہلا پہلا موقعہ تھا انہیں اتنا تجربہ نہ تھا مگر زیتون خالہ بھرے پرے گھر سے آئی تھیں علاوہ ازیں ہر ماہ محفل میلاد و قرآن خوانی میں ان کے گھر کی محافل کا انتظام دیکھنے لائق ہوتا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سب سے پہلے مہمانوں کی فہرست تیار کریں، کیا محلہ دار کیا رشتہ دار، عزیز و اقارب" سب کے نام لکھ رکھیے--- ان میں سے جن کو پہلے مدعو کرنا ہے انکو الگ کر لیجئے اور بقیہ بھی اسی طریقہ سے بالترتیب آئیں گے---جن مہمانوں کو شادی کے دنوں میں

URDU NOVEL BANK

گھر میں ٹھہرانا ہے انکی علیحدہ سے ایک فہرست مرتب کریں۔ ناشتہ، بستر، برتن، جگہ وغیرہ کا بندوبست علاوہ ازیں شادی کارڈ، شادی ہال کی بکنگ کا نمبر اسکے فوری بعد آتا ہے اسکی آپ چنداں فکر نہ کریں اللہ رکھے میرا ارسلان یوں بھی آپ کے گھرانے سے خاص انسیت رکھتا ہے وہ رب نواز بھائی کے ساتھ مل کر سب باہر کے انتظامات دیکھ لے گا----!!"

وہ نرمی و سادگی سے امی کو سب بتاتی چلی گئیں، امی نے بے حد ممنون نگاہوں سے انکی جانب دیکھا تب ہی انکی نظر سیڑھیوں کے پاس کھڑی قدر پر جا ٹھہری، اسکا انداز انہیں کچھ عجیب سا لگا زیتون خالہ نے بھی قدر کو بت بنے کھڑے دیکھا تو پکار بیٹھیں---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارے اچھا کیا بیٹی تم بھی چلی آئیں، دیکھو تو سہیلی کی شادی سر پر کھڑی ہے اور تم کو کوئی خبر ہی نہیں----!!"

امی بھی افسردگی سے مسکرا دیں۔

"ہاں کئی دنوں سے قدر کا چکر بھی تو نہیں لگا اس طرف----"

یکدم اس نے انکی بات کاٹی۔

URDU NOVEL BANK

"اس کا مطلب کومل کی واقعی شادی ہو رہی ہے احتشام کے ساتھ؟"

وہ عین ان کے سامنے آ کر کھڑی ہوگئی۔ اسکے چہرے کا رنگ لٹھے کی مانند سفید تھا جیسے وہ قدر نہیں کوئی مردہ قبر سے نکل آیا ہے۔۔۔۔اسکے انداز میں یہ غیر معمولی پن دیکھ کر زیتون خالہ تیزی سے اسکی جانب بڑھیں مگر وہ تب تک ہوش و خرد سے بیگانہ ہو چکی تھی۔

●●●●●●●●●●●●●●

گہرا سرخ اور سنہری عروسی لباس اسکے سامنے پھیلائے امی اسے جیولری کے مختلف ڈبے کھول کھول کر دکھا رہی تھیں۔ کومل کی آنکھیں ان حسین جھلمل کرتے رنگوں کی خیرہ کر دینے والی چمک سے چندھیانے لگی تھیں۔

Visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں کہتی ہوں یہ بھاری سیٹ رہنے دو کیونکہ قمیض پر کڑھا ہوا کام بھی بہت بھاری ہے زیادہ بھرمار لہنگے کی شو خراب کر دے گی۔۔۔" امی نے ایک ڈبے سے چند زیورات نکال کر قمیض کے ساتھ لگائے مگر مطمئن نہیں ہوئیں پھر انکی نظر ایک اور سیٹ پر پڑی۔۔۔۔"ویسے یہ بھی برا نہیں ہے بلکہ میرے خیال میں لہنگے کے ساتھ یہی سجے

URDU NOVEL BANK

گا، نفیس بھی ہے اور پھیلاو بھی زیادہ نہیں، یہ جھمکے ذرا دیکھو کیسا زبردست ڈیزائن ہے"---

آخرکار امی کو ان میں سے ایک سیٹ پسند آہی گیا تھا۔ کومل نے بھی پسندیدگی کا اظہار کیا---

چار چوڑیاں اور دو بڑے کنگن بھی کل شام تک انشاءاللہ حق نواز کے ساتھ جاکر سنار سے لے آوں گی، ائے ہاں اچھا یاد دلایا میں سوچ رہی تھی کہ تمہاری ساس کو دو کڑے ڈال دوں یا جھمکے ہی ٹھیک رہیں گے؟ تم ہی کچھ مشورہ دو---!!"

امی کے انداز میں عجلت ہی عجلت تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی آپ کیوں اتنی فضول خرچی کر رہی ہیں ابا کے سارے پیسے کیا مجھ ہی پر لگا دینے کا ارادہ ہے؟ رہنے دیں یہ زیورات وغیرہ کا بکھیڑا مجھے یوں بھی کوئی خاص شوق نہیں ان چیزوں کا----!!"

ہائیں کیوں شوق نہیں بھئی؟ شادی کے بعد تو انہی چیزوں سے پتہ چلتا ہے سہاگن کا اور یہ اپنے ابا کی تم نے خوب کہی ارے ان پر رہتی تو ایک چھلکا تک نہ بنا کر دیتے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یونہی خالی ہاتھ رخصت کردیتے مگر میں تو ماں ہوں ناں، ایسے کیسے رخصت کر دیتی خالہ "ہاتھ، جانے کب سے پائی پائی جوڑ کر جمع کیا اس ایک دن کے لیے۔۔۔۔

امی نے دوپٹے سے اپنے آنسو پونچھتے ہوئے گلوگیر لہجے میں کہا تو کومل کی آنکھیں بھی بھر آئیں۔

"کیا ہوا تم کیوں رو رہی ہو ایسے؟"

اسے روتا دیکھ کر امی پریشان ہوگئیں کومل نے نفی میں سر ہلایا مگر امی غیر مطمئن تھیں۔

"کیا بات ہے کومل مجھے سب سچ بتا دو میں ماں ہوں تمہاری۔۔ تم خوش نہیں ہو نا؟"

"!!پلیز امی بس کردیں آپ بس یونہی رونا آگیا تھا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اچھا۔۔" امی خاموش ہو گئیں مگر اسے دیکھتی رہیں۔۔۔"ایک بات پوچھوں تم خوش تو ہو نا چندہ؟ کئی دن سے دیکھ رہی ہوں خاموش خاموش سی لگ رہی ہو سوچا پوچھ لوں "!!دل میں اگر کوئی بات ہے تو۔۔۔۔

کومل نے غور سے انکا چہرہ دیکھا، کوئی شے پوری قوت لگا کر باہر آنے کی کوشش کر رہی تھی شاید کوئی بند ٹوٹنے والا تھا۔ وہ روکنا چاہتی بھی نہیں تھی یہ بوجھ بٹ جاتا تو اسکو

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سانس لینے میں ذرا آسانی ہو جاتی۔۔۔ اس نے کچھ کہنے کے لیے لب وا کیے ہی تھے کہ حق نواز شور مچاتا ہوا اندر آگیا۔ باہر نائی آیا تھا مہندی اور بارات کے کھانے کا مینیو پوچھنے کے لیے، امی کو جانا ہی پڑا۔

"!کاش آپ مجھ سے یہ سوال نہ پوچھا ہوتا امی"

کومل احساس اذیت سے لب کچل کر بولی۔ اس نے اپنے اندر جھانکا اور خود سے سوال کیا کہ کیا وہ خوش ہے؟ ناخوش ہونے کا کوئی جواز ہی نہیں بنتا تھا کہ اس نے جو چاہا تھا اسے ملنے جا رہا تھا مگر کیا واقعی اسے وہ ملنے جا رہا تھا جو وہ چاہتی تھی؟ یہ سوال کسی سنپولیے کی طرح بار بار سر اٹھا رہا تھا۔ وہ سن سی بیٹھی رہ گئی۔

●●●●●●●●●●●●●

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"احتشام کہاں ہے؟"

نہ کوئی سلام نہ دعا، وہ کھلے دروازے سے سیدھا اندر چلی آئی اور بنا رکے سعدیہ سے سوال کیا۔

"!!وہ تو نہیں ہے۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

سعدیہ سے قدر کی آنکھوں کے حلقے نظر انداز نہ کیے جا سکے۔ تبھی امی سامان سے لدی پھندی باہر سے اندر آئیں۔۔۔ قدر کو دیکھ کر وہ کچھ جزبز سی ہوئیں۔ مگر وہ ایک نظر انہیں اور انکے ہاتھ میں پکڑے شاپنگ بیگ پر ڈال کر باہر نکل گئی۔ گاڑی میں روڈ پر لاتے ہی اسے احتشام نظر آگیا۔۔۔وہ سست روی سے چلتے ہوئے سیگریٹ سکتا رہا تھا۔ چال میں بوجھل پن واضح تھا۔ گاڑی احتشام کے قریب آکر رکی تو اس نے جلدی سے سیگریٹ کا ادھ جلا ٹکڑا نیچے پھینک دیا اور قدر کو دیکھ کر اسکے ماتھے پر بل پڑ گئے۔

"کیوں بھاگ رہے ہو مجھ سے؟"

قدر نے سرد لہجے میں پوچھا۔ احتشام بغیر کچھ کہے سپاٹ چہرے کے ساتھ چلتا رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کچھ پوچھا ہے تم سے؟"

اب کہ اس نے جھنجھلا کر پوچھا۔

"!میں تم سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتا، اب تم جا سکتی ہو"

قدر کو اسکے رویے سے بے حد ہتک کا احساس ہوا۔

حقیقت سے نظریں چرانا مسئلے کا حل نہیں احتشام ہیں اس بارے میں بات کرنا"

"!ہوگی۔۔۔گاڑی میں بیٹھو

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس بار وہ بھی بغیر کسی لگی لپٹی کے بولی تو احتشام اسکی بے شرمی و ڈھٹائی پر حیران رہ گیا۔

"تم جانتے ہو کس اذیت سے گزر رہی ہوں میں؟ شب و روز عذاب بن گئے ہیں میرے۔۔" احتشام کے گاڑی میں بیٹھتے ہی وہ رونا شروع ہوگئی۔۔ "مگر تم کیوں سوچو گے تم تو مرد ہونا جو نہ کچھ کرنے سے پہلے سوچتا ہے اور نہ بعد میں۔۔۔"

اس نے بڑی زبردست چوٹ کی تھی احتشام پر وہ مارے خفت و شرمندگی کے بل کھا کر رہ گیا۔

"مگر میرے ساتھ ہی کیوں ایسا ہوا، آخر میرا قصور ہی کیا تھا جو میرے ساتھ ایسا۔۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کی خاموشی سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے مظلوم بننے کی پوری کوشش کی۔

"احتشام میں تم سے ۔۔۔۔۔"

اس نے روتے ہوئے احتشام کے کندھے پر ہاتھ رکھا جسے اس نے بری طرح جھٹک دیا، قدر کو اسکی جانب سے ایسے رد عمل کی توقع نہیں تھی۔

URDU NOVEL BANK

"بس! بہت کہہ لیا تم نے اور بہت سن لیا میں نے۔۔۔۔ تم کیا سمجھتی ہو دودھ پیتا بچہ ہوں میں؟ یا میرا دماغ کام نہیں کرتا جو تم جیسی مکار لڑکی کی باتیں چپ چاپ سن لوں؟ تم پر افسوس ہے مجھے شدید افسوس کہ ایک ناجائز خواہش اور ناپاک عزائم کے لیے تم نے کسی کی سادگی کا سودا کیا، میں نے آج تک خود کو سنبھال کر رکھا تھا کسی پتھر کی طرح اور تم نے اس پتھر کو پل بھر میں ریت بنا ڈالا؟ بہت غلط کیا تم نے قدر اور اسکا انجام تمہیں ضرور بھگتنا پڑے گا یہ بات کبھی فراموش مت کرنا۔۔۔"

قدر کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی شدید لہر دوڑ گئی۔

"نہیں احتشام۔۔یہ۔۔۔۔یہ تم کیا کہہ رہے ہو؟ ایسا مت کہو پلیز۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے سمجھ نہیں آرہی تھی کہ آخر اب کیا بولے۔۔۔زبان نے گویا الفاظ کا ساتھ دینے سے انکار کر دیا تھا۔

"تم نے جو چاہا اس میں کامیاب ہو گئی مگر میرے دل سے ہمیشہ کے لیے نکل گئی ہو میں نے اپنے دل میں تمہارا جو ایک بت تراشا تھا اسے مسمار کر دیا ہے تم نے آئندہ میں تمہاری شکل بھی دیکھنا نہیں چاہتا۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے بے حد متنفر انداز میں کہتے ہوئے گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔قدر کا وجود مسلسل دھماکوں کی زد میں تھا۔ گرم آنسو گال پر تیزی سے بہنے لگے اس نے جیسے ہی احتشام کو گاڑی کا دروازہ کھولتے دیکھا اسکا دل جیسے مٹھی میں آگیا، عمر بھر کا فیصلہ تھا جو اس نے لمحہ بھر میں کر لیا تھا یہ اسکی غلطی تھی۔۔۔

ایسے مت کرو میرے ساتھ، اس حال میں مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتے تم۔۔۔۔"

"!میں۔۔۔۔ مم۔ میں تمہارے بچے کی ماں بننے والی ہوں احتشام

الفاظ تھے یا پگھلا ہوا سیسہ، احتشام کو لگا وہ کبھی سانس نہیں لے پائے گا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!جھوٹ۔۔۔بکواس ہے یہ"

وہ پوری قوت سے دھاڑا، قدر سر جھکا کر روتی رہی۔

"!!یا خدا۔۔۔یا خدا۔۔۔۔"

احتشام نے اپنا سر ہاتھوں میں تھام کر اپنے بال زور سے مٹھیوں میں جکڑ لیے اور بے یقینی کی کیفیت میں بیٹھا رہ گیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم فکر مت کرو میں ابارشن کروا لوں گی، تمہاری عزت پر کوئی آنچ نہیں آنے دوں"
"!!اگی--

"!!!چٹاخ----"

ایک زوردار تھپڑ قدر کے گال پر رسید ہو چکا تھا۔ وہ ہربڑا کر رہ گئی اور بے یقینی سے سر اٹھا کر احتشام کی جانب دیکھا جو اسے قہرآلود نگاہوں سے گھور رہا تھا۔

بند کرو اپنی بکواس، تمہارے اندر ذرا بھی شرم نہیں رہی؟ کس بے شرمی سے تم اس"
"!طرح کی بات کر رہی ہو؟ اور ہاں مجھے تم پر ایک فیصد بھی یقین نہیں ہے سمجھی تم

قدر کے اندر ناقابل برداشت غصے کی لہر اٹھی--- احتشام گاڑی سے نکلا تو وہ بھی تیر کی سی تیزی سے اس تک آئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

" سمجھتے کیا ہو تم خود کو؟ تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی گھٹیا انسان؟"
کوئی آتش فشان تھا جو پھٹ پڑا تھا۔ وہ اسکا گریبان پکڑ کر چلائی، احتشام نے متنفر نظروں سے دیکھ کر اسے پیچھے دھکیل دیا---

تم کیا سمجھتے ہو اتنی آسانی سے بچ نکلو گے؟ ہرگز نہیں تمہیں اسکا پورا پورا حساب دینا"
ہوگا احتشام، سمجھے تم؟ میں سب کو چیخ چیخ کر بتا دوں گی تمہاری حقیقت--- کومل

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تمہاری ہوگی نہ تم اسکے۔۔۔۔میں کبھی تم دونوں کو ایک نہیں ہونے دوں گی، تمہیں میرے ساتھ کھیلے گئے اس کھیل کے تمام حساب چکتا کرنے ہوں گے۔۔۔!!"

قدر پر تو جیسے پاگل پن ہی سوار ہو گیا تھا۔ اسے اپنا ہوش تھا نہ اس بات کا کہ وہ کہہ کیا رہی ہے اور نہ ہی اس بات کا کہ راہ چلتے لوگ اسے کیسی نگاہوں سے دیکھ رہے تھے۔

تمہیں جو کرنا ہے کر لو اور کومل کا نام آئندہ اپنی گندی زبان سے مت لینا وہ میری ہے اور صرف میری ہی رہے گی۔۔۔!!"

قدر اسکی بات پر بالکل خاموش ہو گئی اور بنا پلکیں جھپکائے احتشام کا چہرہ دیکھتی رہی جس پر اسکے لیے نفرت اور حقارت کے سوا کچھ درج نہ تھا۔ کب احتشام اسی نظروں سے اوجھل ہوا اسے پتہ نہ چلا، کافی دیر بعد اسکے وجود میں جنبش پیدا ہوئی وہ آہستگی سے چلتی کسی روبوٹ کی مانند گاڑی تک آئی۔۔

میں تمہیں تمہاری اوقات ضرور یاد دلاوں گی احتشام!"

اس نے گویا خود سے عہد کیا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

عورت بغاوت پر اتر آئے تو اسے کوئی کچھ بھی کرنے سے روک نہیں
سکتا کیونکہ وہ رک سکتی ہی نہیں، ہوش پر جوش غالب آچکا ہوتا ہے۔۔۔موت کو گلے
!لگا لے گی مگر کسی کے کہنے سے رک جائے یہ قطعی ناممکن ہے۔۔۔

●●●●●●●●●●●●

سارے گھر میں "سفیدی" ہو چکی تھی۔ تازہ پینٹ کی خوشبو نے گھر بھر کا گھیراؤ کیا ہوا تھا۔ مغرب سے ذرا دیر پہلے کومل چائے کی ٹرے تھامے کچن سے نکلی۔ لاونج میں سبھی موجود تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سلیم نواز فضول ضد مت کرو، میں کہاں ماری ماری پھروں گی تمہارے ساتھ بازاروں"
"!میں، اپنی پسند سے خریداری کرلو نا ارسلان کے ساتھ جا کر۔۔۔

امی نے چائے کا کپ ٹرے سے اٹھا کر تھکے ہوئے انداز میں کہا۔ سلیم نواز نے غصے سے منہ پھیر لیا۔

میں نے کہا نا آپ سے مجھے نئے کپڑے لینے ہی نہیں ہیں پھر کیوں فضول ضد کر"
"!رہی ہیں؟بس ختم کریں اس بحث کو۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اے یہ نئی سن لو، گھر میں شادی ہے اور یہ میاں الگ ہی ڈیڑھ اینٹ ہی مسجد بنا کر بیٹھے ہوئے ہیں، کومل کے ابا اب آپ ہی سمجھائیں اسے کچھ میری تو ایک نہیں سنتا یہ لڑکا---"

امی نے اکتا کر کہا تو سلیم نواز اپنا کپ میز پر رکھ کر کمرے میں غائب ہو گیا۔ ابا نے امی کی طرف دیکھا۔

"کیوں الجھ رہی ہو اس سے ثمینہ، میں ساتھ لے جاوں گا بازار----"

امی نے خشمگین نگاہوں سے سلیم نواز کو جاتے دیکھا۔

"!چائے تو پی جاو اپنی----"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!آپ ہی پیئیں، مجھے نہیں پینی---"

اندر سے تڑخ کر جواب آیا تھا۔

"ذرا کچھ کہہ دو تو اس لڑکے کا موڈ خراب ہو جاتا ہے خیر میری بلا سے----"

امی نے ملائی کھسکا کر چائے کا گھونٹ بھرا تو اندر تک سکون کی لہر اتر گئی۔

"کومل تم نہا کر جلدی سے لباس تبدیل کرلو چندہ! ذرا دیر میں لڑکیاں آجائیں گی ڈھولک لے کر---"

URDU NOVEL BANK

کومل کے سر میں درد سے ٹیسیں اٹھ رہی تھیں اسے چائے کی شدید طلب محسوس ہو رہی تھی مگر امی نے ان دنوں چائے پر سخت قسم کی پابندی لگا رکھی تھی اور صرف دودھ پینے پر زور دیا ہوا تھا۔ وہ چپ چاپ کمرے میں چلی آئی۔

"!!کیا ضرورت ہے اس شور شرابے کی، خوامخواہ کی فضولیات پال رکھی ہیں۔۔۔۔"

ابا کا اشارہ ڈھولک کی طرف تھا امی نے کٹیلی نگاہوں سے انکی جانب دیکھا تو ابا نے جلدی سے چائے کا کپ لبوں سے لگا کر اپنا دھیان ٹیلیوژن کی جانب مرکوز کرلیا۔

●●●●●●●●●●●●●

ڈھولک کی تھاپ پر لڑکیاں ہم آواز ہوکر اپنے سر بکھیر رہی تھیں کومل نظریں جھکائے انکے درمیان بیٹھی احتشام کے بارے سوچ رہی تھی۔ کچھ دیر بعد امی فون لیے اس کی جانب آتی دکھائی دیں کومل کا دل یکبارگی دھڑکا، وہ بغور امی کا چہرہ دیکھتی رہی جس پر سنجیدگی رقم تھی ایسی سنجیدگی جسے وہاں صرف کومل محسوس کر سکتی تھی۔

"!!!احتشام کی کال ہے۔۔۔"

امی اسے فون تھما کر چلی گئیں۔ احتشام کا نمبر دیکھ کر کومل کی دھڑکن ایک بار پھر تیز ہوئی مگر دل بھی بے چین ہو گیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!مجھے تم سے ایک بہت ضروری بات کرنی ہے کومل۔۔۔۔"

کومل کے سلام کے جواب میں احتشام کا یہ جملہ اسے پریشان کرنے کے لیے کافی تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ اس سے کچھ دریافت کرتی احتشام مزید بولا۔۔۔

"کیا تم مجھ سے مل سکتی ہو کہیں، جہاں بھی تم کہو۔۔۔۔؟"

وہ بے حد سنجیدہ تھا۔

"!!!نہیں۔۔۔"

کومل نے ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر قطعیت بھرے لہجے میں کہا تھا دوسری جانب احتشام نے ایک گہرا سانس بھرا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ہوں۔۔۔ جیسے تمہاری مرضی۔۔۔"

وہ رکا، کومل کا دل خدشات میں گھر گیا۔

"بات کیا ہے احتشام؟"

اس نے ڈرتے ڈرتے پوچھا، احتشام کو اس لمحے ناجانے کیوں اس پر ٹوٹ کر پیار آیا، اسکا جی چاہا کومل کی باہوں میں سما کر اپنے سب غم غلط کرلے مگر اس ظالم دنیا میں فی الحال ایسا دور دور تک ممکن ہوتا دکھائی نہیں دیتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

کومل میں چاہتا ہوں تم ایک بار پھر سوچ لو، یہ شادی کسی دباؤ میں آکر کرو گی تو ساری" عمر میں پچھتاوے کی آگ میں جلتا رہوں گا اور تم بھی خوش نہیں رہو گی۔۔۔اور میں ایسا ہرگز نہیں چاہوں گا تم جانتی ہو۔۔۔!!"

احتشام کے لہجے میں چٹان کی سی سختی تھی کومل اندر سے کانپ کر رہ گئی۔

"یہ۔۔۔یہ کیسی باتیں کر رہے۔۔۔۔ہیں آپ؟"

اسکی زبان پر لرزہ طاری تھا، احتشام نے خود کو ضبط کے آخری مراحل پر کھڑا محسوس کیا۔

کومل خدا کے لیے تم سمجھو میری بات کو، دیکھو خود کو۔۔۔پوچھو خود سے کیا تم خوش" ہو؟ کیا میں ہوں تمہارے قابل؟ اپنے ساتھ یہ ناانصافی مت کرو، میں تمہاری خوشی کے لیے تم سے دستبردار ہونے کو بھی تیار ہوں۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آخری جملہ بولتے ہوئے اسکی اپنی آواز لرز رہی تھی جسے کومل نے واضح طور پر محسوس کیا اور اسکی آنکھیں بھر آئیں۔ اس نے بھلا کیا سوچنا تھا، کیا پوچھنا تھا خود سے وہ تو ازل سے وفا کی پیکر تھی اس کے لیے ایسا کچھ سوچنا بھی بے وفائی کے زمرے میں آتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس بارے میں مجھے کچھ سوچنے کی یا کسی سے کچھ پوچھنے کی قطعی کوئی ضرورت نہیں"
ہے، مجھے ہر حال میں آپ کا ساتھ قبول ہے اور اس دنیا میں یہی میری واحد خوشی
"!!ہے--

اسکا لہجہ بے حد مستحکم تھا۔ احتشام بے یقینی اور شرمندگی سے سسک پڑا۔

مجھے کبھی چھوڑ کے مت جانا کومل، میں تمہارے بنا کبھی خوش نہیں رہ پاوں گا، میں"
"بے حد ڈرا ہوا ہوں کومل---- میں---

وہ جملہ مکمل نہ کر سکا، احتشام رو رہا تھا--- کومل نے خود اذیتی کے عالم میں اپنے
لب کچل ڈالے---احتشام کو اس حال میں دیکھنے کی تمنا اس نے کبھی خواب میں
بھی نہیں کی تھی۔ اسکا درد آج بھی کومل کا درد تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میں خود کو تمہارا مجرم محسوس کرتا ہوں مگر تمہارے بغیر زندہ بھی نہیں رہ سکتا، تم میری"
"!واحد امید ہو کومل---

"!جانتی ہوں---"

کومل نے آہستگی سے کہا تھا۔

●●●●●●●●●●●●

URDU NOVEL BANK

"یہ تم نے اپنا کیا حال بنا لیا ہے قدر؟"

ارسلان نے اسے بالکونی میں بیٹھے دیکھا تو وہیں چلا آیا۔۔۔ قدر نے اپنی ویران نگاہیں اسکی جانب اٹھائیں اور ایک بار پھر سامنے نظر جما لی جہاں کومل کے گھر کی چھت پر برقی قمقمے لگائے جا رہے تھے، مغرب کا وقت تھا حق نواز اور اسکے دوستوں کا شوروغل اور قہقہے پوری کالونی میں پھیل رہے تھے۔

"!!تم اتنے پرسکون کیسے ہو مجھے تم پر واقعی حیرت ہے ارسلان۔۔"

قدر نے خاموش گیلی لکڑی کی طرح چٹخ کر کہا، نظریں ہنوز سامنے تھیں۔ ارسلان نے ہلکا سا قہقہہ لگایا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!خیر چھوڑو یہ باتیں آؤ سوشی کھاتے ہیں۔۔۔"

سوشی کا نام سنتے ہی قدر کو زور کی ابکائی آگئی۔ وہ منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنے واش روم کی طرف بھاگ گئی۔ ارسلان اس اچانک رد عمل کی توقع نہیں رکھتا تھا جو قدر نے ظاہر کیا تھا کیونکہ سوشی اسے بے حد مرغوب تھی۔ قمقمے جل اٹھے تھے اور ہر سو روشنی بکھر چکی تھی۔ ارسلان کندھے اچکا کر سوشی کھانے چل دیا۔ اب کی بار اسکی آنکھوں میں سرخی زیادہ تھی۔

●●●●●●●●●●●●●●

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام سے کال پر بات کرنے کے بعد کومل کا جمود یکسر ٹوٹ چکا تھا۔ اسے اپنے اس سوال کا جواب مل چکا تھا جس کو جاننے کے لیے وہ بے چین تھی۔ وہ جان گئی تھی احتشام کے سوا وہ کسی کے ساتھ کبھی خوش نہیں رہ سکتی تھی خواہ وہ جو بھی تھا جیسا بھی تھا اسکے لیے تو وہی سب کچھ تھا کیونکہ انسان اس شخص سے کبھی علیحدہ ہونا نہیں چاہتا جس نے اسے محبت کے معنی بتائے ہوں، دھڑکنوں کی دھن پر رقص کرنے والا نام محض ایک تھا اور وہ تھا احتشام۔۔۔۔

"پیاری تو کومل پہلے بھی تھی باجی مگر آج جو روپ آیا ہے نا نظریں ہی نہیں ہٹنے کا نام"

"لے رہیں ہائے ماشااللہ ایسا روپ آیا ہے جیسے کوئی سچی مچی کی گڑیا ہو۔۔

پنکی خالہ کومل کو عروسی لباس میں سجا سے سنورا دیکھ کر صدقے واری جا رہی تھیں۔

امی کی آنکھیں بھر بھر آئیں۔

"اچھا کیا جو اس فہد کے ساتھ نہیں بیاہ دیا تھا ہونہہ ساری دنیا کا چھٹا ہوا بدمعاش، اتنی پیاری بچی ہے آپکی۔۔۔ عمر بھر بیٹی کی شکل دیکھنے کے لیے ترستی رہ جاتیں آپ"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک اور خاتون نے ڈرامائی انداز میں کہا امی نے بے ساختہ جھرجھری سی لی اور ایک نظر کومل کو دیکھا۔ گہرے سرخ اور سنہری لہنگا اور شارٹ شرٹ کے ساتھ متناسب میک اپ اور نفیس سی جیولری نے کومل کو بالکل الگ روپ دے دیا تھا۔ اسکے سر پر بھاری دوپٹے کو ایک الگ اور منفرد انداز میں سیٹ کیا گیا تھا جو دیکھنے والوں کو رک کر حیران ہونے پر مجبور کر دیتا تھا۔ وہ شرما رہی تھی اور شرماتے شرماتے جب وہ نگاہیں جھکا لیتی تو یوں لگتا آسمان سے کوئی حور اتر آئی ہے۔ جو بھی دیکھتا بس دیکھتا ہی رہ جاتا تھا۔ وہ سب کی تعریفیں سن رہی تھی مگر یہ سب تعریفیں اس ایک ستائشی نظر کے سامنے ہیچ پڑ گئیں جو احتشام نے اس پر ڈالی تھی۔ تب کومل کو کزنز کے نرغے میں برائیڈل روم سے اسٹیج تک لایا جا رہا تھا۔ وہ سہج سہج کر قدم اٹھا رہی تھی، دوسری جانب سے احتشام کو لایا گیا اور یوں ان دونوں کو اسٹیج پر لیجا کر بٹھا دیا گیا تھا اور اب سفید گلاب اور موتیے کے پھولوں کی ایک چادر کو دونوں کے درمیان حائل کیا جا رہا تھا، اس سارے عرصے میں احتشام نے جی بھر کر کومل کو آنکھوں کے ذریعے دل میں اتارا۔ کومل کی نگاہیں حیا کے بوجھ سے جھکی رہیں اور اٹھنے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل اتنی پیاری لگ رہی تھی کہ احتشام پلکیں ہی جھپکانا بھول گیا تھا گویا وہ کسی اوردنیا میں پہنچ گیا تھا جہاں کومل اور احتشام کے سوا تیسرا کوئی نہ تھا۔ وہ حیران بھی تھا کہ اسکا گھبرانا، شرمانا اور یہ سجنا،سنورنا سب احتشام کے لیے تھا وہ بس گم صم سا اسے دیکھے گیا۔ اسکا دھیان تب ہٹا جب کومل کے چہرے کو سرخ جھالر والے رومال سے ڈھک دیا گیا جس پر سنہری شیشوں کا جال سا بنا ہوا تھا۔ وہ اب سرخ و سنہری جھالروں کے پیچھے سے اسکی نظروں کی بے باکیاں دیکھ سکتی تھی۔ دو دل ایک ساتھ دھڑکنے کو بےتاب تھے جب ان میں کوئی فاصلہ حائل نہ ہوتا۔۔۔۔

ہر کوئی ستائشی نگاہوں سے دیکھ رہا تھا دونوں کو، ایک اگر ملکہ تھی تو دوسرا بھی کسی سلطنت کے بادشاہ سے کم نہ تھا۔ اس نے میرون نگینوں سے مزین آف وائٹ شیروانی اور آف وائٹ کلہ پہن رکھا تھا جس پر ایک بڑا سا سنہری اور میرون پتھر جگمگا رہا تھی۔ احتشام پر بھی بے تحاشا روپ آیا تھا۔ یہ لباس اس نے زندگی میں پہلی بار زیب تن کیا تھا جو اسکی شخصیت کی وجاہت کو بے طرح بڑھا گیا تھا۔

"ہر چیز شاندار اور ایک سے بڑھ کر ایک اور یہ شادی ہال تو بڑا ہی زبردست بک کرایا ہے، اتنے کم وقت میں کیسے کر لیا تم نے سب انتظام ثمینہ؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

انکی بھاوج نے جلن سے مجبور ہو کر آخر پوچھ ہی لیا۔ امی نے مسکرا کر زیتون خالہ کی جانب دیکھا تب وہ اتفاق سے امی کے ساتھ ہی کھڑی تھیں۔

"بس شائستہ بھابھی کرنے والی اللہ کی ذات ہے، ہم انسانوں کی بھلا کیا اوقات؟"

"ہوں ۔۔کومل تو بڑی پیاری لگ رہی ہے کون سے پارلر سے تیار کروایا ہے؟"

"ماشااللہ۔۔۔"

زیتون خالہ نے بیچ میں لقمہ دیا تو شائستہ بھابھی نے ناپسندیدہ نگاہوں سے انکی جانب دیکھا۔

"کالونی کے پارلر سے ہی تیار کروایا زیادہ دور بھیجنے کی اجازت نہیں ملی کومل کے ابا سے، بس دعا کریں بھابھی اللہ میری کومل کا نصیب بھی اتنا ہی اچھا کرے جتنی اچھی میری بچی خود ہے۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے مختصر بات کرتے ہوئے ابا کی جانب دیکھا جو ارسلان کے ساتھ مل کر مہمانوں کا استقبال کر رہے تھے۔ ارسلان آج بے حد خوش لگ رہا تھا اور یوں خوش اخلاقی سے سب کا خیر مقدم کر رہا تھا گویا یہ شادی احتشام کی نہیں بلکہ اسکی خود کی ہے اور یہ بات وہاں احتشام کے علاوہ شاید کسی نے محسوس تک نہیں کی تھی۔

URDU NOVEL BANK

کافی دیر سے ارسلان نظر نہیں آرہا تھا۔ ابا اسے ڈھونڈتے ہوئے بڑے سے منقش داخلی دروازے کی طرف گئے جب انکو وہاں سے کالونی کے مولانا صاحب جو کہ نکاح خواں بھی تھے، اندر آتے دکھائی دیئے۔۔۔۔

ارے مولوی صاحب آیئے آیئے آپ ہی کا انتظار ہو رہا تھا، یہاں سے تشریف لے آیئے۔۔"

ابا ایک جانب اشارہ کرتے ہوئے انہیں میرج ہال کے اندر لے گئے۔ ابا کو مولانا صاحب کے ساتھ آتے دیکھ کر خواتین میں بھگدڑ سی مچی، امی بھی عجلت میں پنکی خالہ کے ساتھ ابا کی طرف آئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نکاح خواں آگیا مگر ارسلان کی کوئی خیر خبر نہیں ایک گواہ اسکو بھی تو بننا تھا، تم زیتون آپا سے معلوم کرو ذرا۔۔۔میں وہاں نکاح کے انتظامات دیکھ لوں ایک نظر۔۔۔!!"

ابا عجلت میں کہہ کر آگے نکل گئے۔ بیٹی کا نکاح تھا ان کے اپنے ہاتھ پاؤں پھولے ہوئے تھے۔ امی کے چہرے پر تشویش لہرائی۔

ائے ہاں اچانک ہی غائب ہوگیا یہ لڑکا، آؤ آپا سے معلوم کریں پنکی۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی بولتے بولتے زیتون خالہ کے ٹیبل کی جانب بڑھیں مگر اسی لمحے ایک کونے سے ارسلان آتا دکھائی دیا تب امی کی سانس میں سانس آئی۔

© Knza Musannifa ®

"چند لمحوں بعد جانتی ہو کیا ہونے والا ہے؟"

احتشام کی سرگوشی سے کومل کا دل یکدم زور سے دھڑکا۔ اس نے اپنا سر مزید جھکا لیا کہ اس لمحے اس کے احساسات ناقابلِ بیاں تھے۔

"تاریخ بدلنے والی ہے، سب کچھ بدلنے والا ہے کومل جانتی ہو کیوں کیونکہ تم ہمیشہ کے لیے میری ہونے والی ہو، اب جدائی کا کٹھن سفر تمام ہونے کو ہے---!!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کومل کی آنکھوں میں نمی چمکی اس نے وفور جذبات سے لبریز ہو کر احتشام کا آنچ دیتا چہرہ دیکھا، دونوں کی نظر ملتے ہی دھڑکنوں میں عجیب سا شور مچ گیا جسے مولانا صاحب کی آمد نے منتشر کیا۔ احتشام کا چہرہ خوشی سے چمک رہا تھا وہ جلدی سے اٹھ کر مولانا صاحب سے بغلگیر ہوا، کومل کا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایک لمحے کی تاخیر کے بغیر جلد از جلد

URDU NOVEL BANK

اپنا نکاح پڑھوا لیتی مگر کیا کرتی مشرقیت کا تقاضا تھا لب سی لیے جائیں اور صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹنے نہ پائے اس نے بھی بالآخر یہی کیا۔

"چلیں مولوی صاحب بسم اللہ کریں آپ، نکاح شروع کریں۔۔۔"

ابا نے دھیمی آواز میں عرض کی۔ ارسلان کو آتے ہوئے وہ دیکھ چکے تھے اس لیے مطمئن تھے۔ مولانا صاحب نے تعوذ و تسمیہ کی ابتدائی رسومات کی ادائیگی کے ساتھ اپنا مخصوص رجسٹر کھولا اور اپنا امامہ سر پر درست کرتے ہوئے گلا کھنکھارا۔۔۔ تب ہی امی ابا کو لے کر ایک جانب چلی آئیں انکے چہرے پر بلا کی تشویش تھی۔

ارے بھئی یہ کون سا وقت ہے اس طرح کی فضولیات کا۔۔۔وہاں نکاح خواں منتظر ہے اور تم؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابا کو اس بے وقت مداخلت پر سخت کوفت ہوئی تھی وہ سخت خائف تھے مگر امی نے کچھ کہنے کی بجائے ارسلان کی طرف اشارہ کیا جو بے حد سنجیدہ اور پریشان صورت لیے وہاں ایک طرف کھڑا تھا۔ اس نے ہاتھ میں چند کاغذات کا پلندہ سا تھام رکھا تھا۔ سرخ نگاہیں اسکے چہرے کی پریشانی کو مزید واضح کر رہی تھی۔ ابا نے سوالیہ نگاہوں کے ساتھ پہلے امی اور پھر ارسلان کی جانب دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

انکل خوشی کے اس موقع پر آپکو ایسی افسوس ناک خبر سنانے کی تمنا میں نے کبھی" نہیں کی تھی مگر آپ تک یہ خبر پہنچانا بھی بے حد ضروری تھا کہ یہ آپکی بیٹی کی عزت کا "معاملہ ہے۔

اسکے لہجے میں بلا کا کرب تھا۔ ابا نے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھا۔ امی ایک طرف دیوار کا سہارا لیے بت بنے کھڑی تھیں جیسے انکے جسم سے کوئی جان نکال رہا تھا۔

بات کیا ہے آخر برخودار، کیوں میرے ضبط کا امتحان لیتے ہو؟ جو کہنا چاہتے ہو سیدھی" "طرح کہو میاں؟

ابا نے غصے، تشویش اور حیرت کی ملی جلی کیفیت میں کہا تو ارسلان نے سر جھکا لیا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

انکل احتشام کی لاابالی طبیعت سے تو آپ خوب واقف ہیں مگر وہ اس حد تک گر جائے" گا یہ میں نے کبھی نہیں سوچا تھا۔ میری بہن کو اپنی جھوٹی محبت کے خواب دکھا کر اس نے اسکے ساتھ جو گھناؤنا کھیل کھیلا ہے میں نہیں چاہتا کومل کے ساتھ بھی وہ ایسا ہی کوئی مکروہ کھیل رچائے۔۔۔" اسکی نگاہوں کی سرخی بدستور بڑھتی جا رہی تھی اور یوں وہ اور زیادہ عجیب لگنے لگا تھا۔۔۔ "یہ دیکھیں قدر کی رپورٹس، احتشام کے کیے کا خمیازہ بھگت رہی ہے وہ، اسکے پیٹ میں احتشام کی اولاد پل رہی ہے کس منہ سے دنیا

URDU NOVEL BANK

کے سامنے اسکی اصلیت رکھوں میں، قدر کو اسکے بابا نے ہمارے پاس اس لیے بھیجا تھا کہ اسکی حفاظت کے ذمہ دار ہم ہیں اب آپ بتائیے کس منہ سے انکا سامنا کروں گا "میں اور میری بوڑھی والدہ---؟

اس نے ہاتھ میں پکڑی رپورٹس ابا کی جانب بڑھاتے ہوئے تلخ لہجے میں کہا، ابا نے ان رپورٹس کو ہاتھ تک نہیں لگایا بس ہکا بکا اسکا چہرہ دیکھتے رہے یا شاید وہ اس کی بات پر یقین کرنے کی کوشش کر رہے تھے۔

اب کیا ہو گا میری کومل کا؟ سارا خاندان جمع ہے باہر کیا منہ دکھائیں گے سب" "کو؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے روتے ہو کہا۔ ابا نے تشویش بھری نگاہوں سے امی کی طرف دیکھا---

"یہ سب کیسے؟ مم۔میرا مطلب ہے یہ کیسے ہو سکتا ہے---؟"

ابا کو زندگی میں پہلی بار بولنے میں دشواری ہو رہی تھی۔ ارسلان نے آگے بڑھ کر انکے کندھے پر ہاتھ رکھا۔

یہ شادی ہرگز ممکن نہیں انکل، کومل کی زندگی کو خطرہ ہے اور ویسے بھی سب سے" پہلے میں اپنی بہن قدر کے لیے انصاف چاہتا ہوں---اسکے ساتھ جو گھٹیا سلوک کیا گیا

URDU NOVEL BANK

اسکا پورا پورا بدلہ لینا چاہتا ہوں اس خبیث انسان سے۔۔۔ احتشام نے ایک نہیں دو دو زندگیوں کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے بلکہ اب تک ناجانے کتنی زندگیوں کے ساتھ کھلواڑ کر چکا ہو گا اور میں اسے کیفر کردار تک پہنچائے بغیر سکون سے نہیں بیٹھوں گا۔۔۔!!"

یکدم وہ بھڑک اٹھا تھا۔ ابا نے اسے بمشکل باہر جا کر کوئی تماشا کرنے سے روکا اور کچھ دیر بعد برائیڈل روم میں چند مزید لوگوں کا اضافہ ہو چکا تھا جن میں احتشام اور اسکے والدین بھی شامل تھے۔ احتشام کے چہرے پر ہوائیاں اُڑی ہوئی تھیں جبکہ اسکے والدین یہ سنتے ہی ہتھے سے اُکھڑ گئے تھے کہ ان کے بیٹے پر اس قدر سنگین اور گھناؤنا الزام عائد کیا جا رہا ہے۔ ہر جانب سے بحث جاری تھی مگر احتشام خاموش بیٹھا تھا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

"میں مان ہی نہیں سکتی کیونکہ میرا بیٹا ایسی قبیح و رذیل حرکت کبھی کر ہی نہیں سکتا، اب تک تو جو ہوا سو ہوا مگر برداشت کی بھی کوئی حد ہوتی ہے میرے بچے کے کردار پر کیچڑ اچھالنے کی ہمت کیسے ہوئی آپ لوگوں کی میں دیکھ لوں گی ایک ایک کو۔۔۔!!"

احتشام کی والدہ غصے سے بپھر کر ہاتھ نچاتے ہوئے اٹھیں۔ کومل کی والدہ نے انکی اس جذباتی کیفیت پر ناگواری سے انہیں دیکھا اور منہ پھیر لیا۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ایک بار اپنے بیٹے سے بھی پوچھ کر دیکھ لیجئے ہو سکتا ہے اسی کی بات کا یقین کر لیں"
"!!آپ---

ارسلان نے مکمل طور پر بدلحاظی کا مظاہرہ کرتے ہوئے انکی توجہ احتشام کی طرف دلوائی جو اب تک خاموشی سے بت بن کر بیٹھا اپنی قسمت کے فرمان کے جاری ہونے کا منتظر بیٹھا تھا۔ احتشام کی والدہ نے کھا جانے والی نگاہوں سے ارسلان کو گھورا، کیا سوچتی آئی تھیں اب تک اسکے بارے میں مگر وہ نکلا کیا---انکے دل سے آہ نکلی اور اسکے ساتھ ہی نفرت کی ایک شدید لہر رگ و پے میں سرایت کر گئی۔

برخوردار تم لب سیے کس بات کے منتظر ہو، کیا والدین کی عزت کا جنازہ یوں نکالنے"
"کی نیت کیے بیٹھے ہو؟ آخر منہ سے پھوٹتے کیوں نہیں کچھ؟

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

اس سے پہلے کہ احتشام کی والدہ ایک بار پھر کسی قسم کی جذباتیت ک اظہار کرتیں، اسکے والد نے کڑی نگاہوں سے گھورتے ہوئے سخت لہجے میں پوچھا --- کمرے میں موجود تمام نفوس بنا پلکیں جھپکائے احتشام کی طرف دیکھ رہے تھے اور پھر چند لمحوں بعد احتشام نے بغیر کچھ کہے سر جھکا دیا۔ جیسے ہی اسکا سر جھکا، ارسلان کا سر فخر سے بلند ہوگیا وہ سینہ تان کر اگلی چال چلنے کی تیاری کرنے لگا۔

URDU NOVEL BANK

"احتشام ---بیٹے کیا یہ؟"

احتشام کے والد ایک پل کو سانس لینا ہی بھول گئے اور انہیں یہ بھی بھول چکا تھا کہ وہ آگے کیا بولیں---بولنے کو کچھ بچا ہی کب تھا بیٹے کی خاموشی نے سب کہہ دیا تھا۔ اس سے ملتی جلتی کیفیت بلکہ شدید بے یقینی کی کیفیت میں اسکی اپنی والدہ کھڑی تھیں پھر انہیں چکر سا آیا اور وہ پاس پڑے صوفے پر گرنے کے انداز میں بیٹھ گئیں۔

"جھوٹ ہے یہ، سازش ہے میرے بیٹے کے خلاف---" وہ مارے دکھ و بے یقینی کے دو ہتڑ مارتے ہوئے چلائیں--"شانی تم بولتے کیوں نہیں؟ کیوں نہیں سب کے سامنے کہہ دیتے کہ یہ جھوٹ ہے بکواس ہے، بہتان ہے تم پر؟ تمہاری خاموشی بہت سے طوفان کھڑے کر دے گی خدارا مت خاموش رہو---تمہیں میری--اپنی ماں کی قسم ہے!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام آہستگی سے اٹھ کر انکے قریب آیا سب کی طرف ایک نظر ڈال کر گویا ہوا---

"میں آج کتنی ہی بڑی قسم کیوں نہ کھا لوں آپ میں سے کوئی میری بات کا یقین نہیں کرے گا مگر یہ سچ ہے کہ مجھ سے یہ گناہ ہوا نہیں بلکہ زبردستی کروایا گیا ہے، مجھے دھوکے سے نشہ آور مشروب پلا کر پہلے پھنسایا گیا اور پھر دھوکے سے----"

URDU NOVEL BANK

اسکی بات ادھوری رہ گئی کیونکہ ارسلان اسکا گریبان پکڑ چکا تھا۔

"بند کرو یہ لفاظی کا ڈھونگ کیونکہ کم از کم میں تمہاری لچھے دار باتوں میں آنے والا نہیں، پہلے تم نے قدر کو برباد کیا اور اب یہ جھوٹی کہانی سنا کر ہمدردیاں سمیٹنا چاہتے ہو؟ مگر میری ایک بات کان کھول کر سن لو تم، قدر کو تو تباہ کر دیا تم نے لیکن میں تمہیں اب کسی صورت کومل کی زندگی برباد کرنے نہیں دوں گا۔۔۔!!"

وہ اپنی سرخ نگاہیں احتشام کی آنکھوں میں تقریباً گاڑ کر جنونی انداز میں غرایا۔ احتشام نے ایک جھٹکے سے اسے خود سے الگ کیا اور عجیب سے انداز میں مسکرایا۔

"تم نہیں کہو گے تو اور کون کہے گا یہ سب؟ آخر تم بھی تو برابر کے شریک کار ہو اس سارے کھیل میں۔۔۔شروع سے کومل پر تمہاری گندی نیت جانتا ہوں میں مگر جو تم چاہتے وہ کبھی ہوگا نہیں یہ بھی ذہن نشین کرلو۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کے لہجے میں کچھ ایسا تھا کہ ارسلان چند لمحے تو کچھ بولنا ہی بھول گیا مگر اس وقت کمزوری دکھانا اسے مہنگا پڑ سکتا تھا اس لیے اس نے تمام ہمت مجتمع کرتے ہوئے ایک بار پھر خود کو میدان میں اتارنے کے لیے تیار کیا۔

URDU NOVEL BANK

اتنی گھٹیا سوچ کا شاید کبھی کوئی تصور بھی کر سکتا تھا مگر آخر تم نے اپنی سوچ کے"
مطابق ہی بات کرنا تھی، مجبوری ہے تمہاری۔۔۔۔ارے او غافل! وہ بہنوں جیسی ہے
میری نظر میں، تمہارے ذہن میں جو خناس بھرا ہوا ہے اسے نکال باہر کرو اور مجھے یہ بتاؤ
میری بہن کے ساتھ اتنا گھناؤنا کھیل کیوں کھیلا تم نے؟ کون ہو گا اس بچے کا ذمہ
"!!دار؟ کون شادی کرے گا اب قدر سے؟ مجھے قدر کے لیے انصاف چاہیے۔۔۔

وہ احتشام اور اسکے والدین کی جانب دیکھ کر ہاتھ میں پکڑی رپورٹس لہرا کر قطعی انداز میں
بولا، اسکی بات سن کر نئے سرے سے احتشام کے والدین کا فشارِ خون بلند ہوا۔

یعنی بات اس حد تک بڑھ چکی ہے اور کسی کو کانوں کان خبر تک نہ ہوئی، آج تم"
نے ساری دنیا کے سامنے مجھے رسوا کر دیا، خدا ایسی اولاد کسی کو نہ دے جو والدین کا
"!!سر شرم سے جھکا دے۔۔۔

وہ بولے تو احتشام کی والدہ نے بے چین ہو کر شوہر کے چہرے کے تاثرات نوٹ کیے،
انکے چہرے پر اتنی سختی اور قطعیت تھی گویا آج فیصلہ کر کے ہی اٹھیں گے۔

بیٹیاں سب کی سانجھی ہوتی ہیں، انکی عزت و آبرو کا خیال ہر صورت کرنا ہی پڑتا ہے،"
وہ بن ماں کے بچی اپنے منہ سے کبھی کچھ نہیں بولے گی، اسے تو خوابوں کے شجر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

دکھائے گئے اور وہ کم عقل محبت کی بھوکی اپنی نادانی میں ماری گئی مگر اسکے دکھ کا مداوا کون کرے گا؟ کون اس ظالم معاشرے میں اسکا سہارا بنے گا؟ کل کو اسکا باپ سوال کرے گا تو میں اور میری بوڑھی والدہ کیا جواب دیں اور کس منہ سے سامنا کریں گے ان کا؟ آپ بھی بیٹی والے ہیں ذرا انصاف کیجئے---!!"

ارسلان نے دلگیر لہجے میں کہتے ہوئے بڑی گہری نگاہوں سے سب کا جائزہ لیا، اسکی آخری بات پر تو واقعی احتشام کے والد تڑپ ہی اٹھے۔ کومل کی امی کی سسکیاں کمرے میں تواتر سے گونج رہی تھیں جبکہ ابا ادھ موئے سے ہوکر ایک جانب بیٹھے تھے اور مسلسل یہی سوچ رہے تھے کہ اب وہ کس طرح سب کا سامنا کریں گے۔ انکی وہاں بیٹھے واحد فکر یہی تھی باقی انہیں کسی بات سے کوئی غرض نہ تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انصاف ہوگا اور ضرور ہوگا بلکہ آج ہی ہو کر رہے گا--- میں مزید کسی کی آہ و بددعا" نہیں لے سکتا--- جرم اگر میری اولاد نے کیا ہے تو سزا بھی اسے ہی بھگتنی پڑے گی---"

احتشام کے ابو نے فیصلہ کن انداز میں اپنی نشست سے کھڑے ہوکر ارسلان سے کہا۔ احتشام نے آنکھیں پھاڑ کر انکا چہرہ دیکھا اور تڑپ کر اٹھ کھڑا ہوا---

URDU NOVEL BANK

ابو آپ ایسا کیسے کر سکتے ہیں؟" وہ بے یقینی سے بولا، " یہ---یہ مجھے پھنسایا جا رہا" ہے، جان بوجھ کر---ابو خدا کے لیے ایسا مت کریں-- میری بات سمجھنے کی کوشش "!!کریں ابو---

ابو نے ہاتھ اٹھا کر اسکی بات کاٹی---

بات اب حد سے بڑھ چکی ہے اور جہاں تک تعلق ہے جرم کا تو بہرحال تمہیں سے ہوا" ہے اور انصاف کا تقاضا یہی ہے کہ تم اس بچی، کیا نام تھا ہاں---قدر---قدر کو اپنا نام دو گے، اس سے نکاح کرکے اپنے گھر کی عزت بناؤ گے تاکہ وہ ساری زندگی در در کی "!!ٹھوکریں کھانے سے بچ سکے----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کے جسم کے آر پار بہت سی لہریں گزریں اور حیرت، غصہ و بے یقینی سے اسکی رگیں تن سی گئیں۔

ناممکن---!!" وہ بے ساختہ اٹھ کھڑا ہوا اور باپ کے مقابل چلا آیا--"ابو میں کسی" قیمت پر اس دھوکے باز لڑکی کو اپنی زندگی میں شامل نہیں کر سکتا، میں --میں مانتا ہوں مجھ سے غلطی ہوئے ہے مگر اسکی ذمہ دار بھی قدر خود ہے--- وہ بہت شاطر اور "چالاک---

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

غلطی؟ تمہارے نزدیک محض یہ غلطی ہے؟" ابو نے غصے سے دھاڑ کر اسکی بات" کاٹی۔۔۔"تمہیں تو شرم سے ڈوب کر مر جانا چاہیے مگر تم ہو کے بے شرمی و دھڑلے سے باپ کے سامنے زبان چلا رہے ہو؟ اگر ذرا سی بھی شرم و حیا باقی بچی ہے تمہارے اندر تو اپنی زبان کو کچھ بھی کہنے سے روک لو ورنہ دوسری صورت میں، تمہیں میں خود "!!پولیس کے حوالے کرکے آؤں گا کہ مجرم کی اصل جگہ جیل ہے، گھر نہیں۔۔۔

وہ احتشام اور اسکی والدہ کے اعصاب پر دھماکے کرکے کومل کے ابا کی جانب پلٹے۔

رب نواز صاحب میں آپ سے اپنے بیٹے کی غیر ذمہ دارانہ اور قبیح حرکت پر بے حد" شرمندہ ہوں، آپ کا اس ضمن میں جو نقصان ہوا اسکی تلافی کی پوری پوری ذمہ داری "!!میرے سر ہے، میں تلافی کرنے کو تیار ہوں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انکے لہجے میں ندامت تھی۔

نقصان تو وہ ہوا ہے جس کی تلافی شاید ساری زندگی نہ ہو سکے، ایک مجبور باپ کیا کر" "سکتا ہے آخر۔۔۔؟

ابا ٹوٹے ہوئے لرزیدہ لہجے میں فقط اتنا ہی کہہ سکے، باہر سارا شریکہ برادری منتظر کھڑا تھا اور اندر وہ قیامت خیز لمحات کی زد مین گھرے بیٹھے تھے اتنی بھی ہمت نہ تھی ذرا بھر کو

URDU NOVEL BANK

اٹھ کر اپنی تباہی کا ماتم ہی کر سکتے، زندگی بڑے سنگین امتحان لے لیتی ہے بعض اوقات۔۔۔۔ احتشام کے والد نے شرم سے پانی پانی ہوتے ہوئے سر جھکا لیا کہ کومل کے ابا کی بات سولہ آنے درست تھی۔ چند لمحے یونہی گزر گئے ماحول پر معنی خیز سا سناٹا طاری رہا پھر اچانک احتشام کے ابو نے کسی دھیان سے چونک کر سر اٹھایا اور غور سے ارسلان کا چہرہ دیکھا۔

"بیٹا تم تو ایک سمجھدار اور باشعور انسان معلوم ہوتے ہو، تم ہی یہ ایک نیکی کیوں نہیں کر لیتے آخر؟"

انہوں توقف کیا تو انکی بات پر ارسلان نے چونک کر انکا چہرہ دیکھا ، دل کی دھڑکن نے اس لمحے چلنے سے ہی گویا انکار کر دیا تھا۔۔۔ اسی لمحے احتشام نے بے یقینی سے اپنے باپ کی شکل دیکھی، وہ خود اسکے ارمانوں کا گلا گھونٹنے جا رہے تھے، کیسے باپ تھے وہ۔۔۔

"جی میں؟ میں کچھ سمجھا نہیں؟"

ارسلان گھگھیاتے ہوئے بولا اور ایک سرسری نظر کومل کے ابا کے چہرے پر دوڑائی جو اب تک دکھ سے نڈھال ہوئے بیٹھے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم ماشااللہ جوان ہو، عقل مند ہو یقیناً برسرروزگار بھی ہو گے، آخر تم کیوں نہیں ان"
"مجبور والدین کا سہارا بن کر انکا بوجھ ہلکا کر دیتے؟

وہ نرمی سے اسے قائل کرنے والے انداز میں بولے۔ اب کہ کومل کے ابا نے یوں چونک کر ارسلان کو دیکھا جیسے وہی انکا آخری مسیحا تھا، کچھ یہی حال ثمینہ بیگم کا بھی تھا۔ وہ دونوں دم بخود ارسلان کے جواب کے منتظر تھے جبکہ ارسلان کی یہ حالت تھی کہ جیسے جسم کا سارا خون جمع ہو کر چہرے پر آگیا تھا۔

مگر یہ کیسے ہو سکتا ہے میں تو کومل کو کبھی اس نظر سے۔۔۔میرا مطلب ہے کومل تو"
"!!بالکل میری بہنوں جیسی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسے بات مکمل کرنا دو بھر لگ رہا تھا، تبھی کومل کے ابا نے اسکی بات کاٹ کر حوصلہ افزا انداز میں اسکی جانب دیکھا، یکدم جسم میں توانائی سی آگئی تھی۔

برخوردار یہ تو تمہارا ظرف ہے کہ تم نے کبھی غلط نگاہ سے میری بیٹی کی جانب نہیں"
"دیکھا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ اتنا کہہ کے خاموش ہو گئے مگر بے ساختگی میں خاص عندیہ دے گئے تھے۔ ارسلان نے سعادت مندی سے سر جھکا دیا۔ احتشام اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتا تھا وہ اچانک اٹھا اور تڑخ کر بولا۔۔۔

"ابو یہ ٹھیک نہیں کر رہے آپ لوگ، کومل کی زندگی عذاب بنا دے گا یہ خبیث ۔۔۔ خدارا میری بات کو سمجھیں خواہ میرے ساتھ کومل کی شادی مت کریں مگر اس جیسے نفسیاتی انسان کو بھی یہ حق مت دیں کہ کومل کی زندگی تباہ و برباد کرے۔۔۔ میں یہ کبھی نہیں ہونے دوں گا۔۔۔!!"

ارسلان کے چہرے پر اس لمحے ناجانے کیوں ایک رنگ سا آکر گزرا، احتشام کے ابو نے غضب ناک نگاہوں سے احتشام کی جانب دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"پھر سے شروع ہو گئے؟ تمہیں کیا میں نے اپنی زبان کو بند رکھنے کا نہیں کہا تھا؟ خبردار جو اب تم نے ٹانگ اڑانے کی کوشش کی۔۔۔ تم سے تو خیر میں بعد میں نمٹوں گا پہلے کومل بیٹی کا معاملہ انجام تک پہنچانا ضروری ہے کہ باہر سب منتظر ہیں اور پریشان کھڑے ہیں۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ ایک بار پھر ارسلان کی جانب متوجہ ہوئے مگر احتشام نے جھنجھلا کر انکی بات شروع ہونے سے پہلے کاٹ دی۔

"شادی میں دونوں فریقین کی رضا مندی کا ہونا ضروری ہے، آپ لوگ کومل سے اسکی مرضی جانے بغیر اسے اس اندھی کھائی میں نہیں دھکیل سکتے۔۔۔ میں آپکی ہر بات پر سر جھکانے کو تیار ہوں مگر ایک بار کومل سے اسکی مرضی جان کر اتنا بڑا فیصلہ کیا جائے، اگر کومل مان گئی تو ٹھیک ورنہ میں خاموشی سے یہاں سے چلا جاؤں گا اور جیسا آپ کہیں گے بالکل ویسا کروں گا۔۔۔!!"

اچانک ماحول میں پیدا ہونے والا تکدر ارسلان کو بہت بھاری محسوس ہوا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل میری بیٹی ہے اور ابھی وہ اتنی سمجھدار نہیں کہ دنیا کو سنجیدگی سے دیکھ سکے، جب وہ تمہاری حقیقت جان لے گی تو ہرگز تم سے شادی کرنے پر رضامند نہیں ہو گی لہذا تمہاری یہ ضد فضول ہے۔۔۔!!"

ابا نے دو ٹوک انداز میں احتشام کو ٹالا مگر وہ سر دھڑ کی بازی لگانے کو تیار بیٹھا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل کو سب معلوم ہے، وہ میری ہر بات سے واقف ہے اور اسکی مرضی سے ہی یہ نکاح ہونے کی نوبت آئی ہے۔۔۔اگر یقین نہیں تو آپ خود پوچھ سکتے ہیں اس سے۔۔۔ بس مجھے اسکے علاوہ کچھ نہیں کہنا۔۔۔!!"

وہ بے حد اعتماد سے بولا تھا۔ انداز اس قدر برجستہ تھا کہ سب کو سانپ سونگھ گیا۔

"میری بیٹی نے تمہارا انتخاب کر کے ایک غلطی تو کر لی کیونکہ وہ نادان ہے مگر اسے تم جیسے انسان کی زندگی میں شامل کر کے میں کسی قسم کی کوئی غلطی نہیں کروں گا بلکہ یہ باب ہی ختم کر دوں گا۔۔۔" ابا نے سفاک لہجے میں احتشام کو دیکھ کر کہا تو وہ بے یقینی کے مارے کچھ کہنے کے قابل ہی نہ رہا سارا اعتماد ریت کی دیوار کی طرح بہتا چلا گیا۔۔۔"آج ابھی اسی وقت کومل کا نکاح ارسلان سے ہوگا اگر ارسلان کو کوئی اعتراض نہیں ہے تو۔۔۔!!"

امی نے ابا کی طرف سراسیمہ ہوکر دیکھا مگر وہ فیصلہ سنا کر گویا قلم ہی توڑ چکے تھے۔

برسوں سے دستور چلا آیا ہے اور اب تو والدین کے ذہنوں پر گویا نقش ہو چکا ہے کہ والدین اپنی اولاد کے بارے میں ان سے زیادہ بہتر فیصلے کر سکتے ہیں

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیونکہ انہوں نے "دنیا" دیکھ رکھی ہے، ان میں اکثر ایسے بھی ہیں واقعی جنہوں نے دنیا دیکھی ضرور ہوتی ہے مگر سبق پھر بھی نہیں لیا ہوتا بس روایات و دنیا داری کے رواجوں میں اپنی انا کے شملے اٹھائے پھرتے ہیں اور جس ننھے سے دماغ نے انکے ان بھاری شملوں کا بوجھ اٹھایا ہوتا ہے اسکو بروئے کار لانا مناسب نہیں سمجھتے بالکل ویسے جیسے بت پرست و ستارہ پرست وغیرہ اپنے باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر اسلام کی جانب دیکھنا تو درکنار اسکے بارے میں سوچنا بھی پسند نہیں کرتے کیونکہ ان کے کان، ناک، آنکھوں اور دل پر اللہ نے مہر لگا رکھی ہے وہ سن سکتے ہیں، دیکھ سکتے ہیں مگر سمجھ کچھ نہیں سکتے۔۔۔ اور اسی روایت پر عمل پیرا ہو کر بہت سے والدین بیٹیوں سے یا بیٹوں سے انکی مرضی جانے بغیر انکی زندگی کے اتنے بڑے فیصلے کر دیتے ہیں کہ اولاد کو تو کانٹوں پر چلنا پڑتا ہی ہے مگر چین سے فیصلے کرنے والے بھی نہیں بیٹھتے۔۔۔ اور زندگی بھر ٹھنڈی آہیں بھر کر ہر آئے گئے کے سامنے اولاد کی بدنصیبی کا رونا روتے رہتے ہیں۔

"مگر سنیں میں کہتی ہوں ایک بار اگر کومل۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے پست آواز میں کچھ کہنے کی کوشش کی تو ابا نے انکی بات کاٹ کر انہیں جیسی نگاہوں سے گھورا تھا دوبارہ امی کی بولنے کی ہمت ہی نہ ہوئی۔ آناً فاناً ہونے والے فیصلے اور پھر اس قسم کے فیصلے ناجانے کیوں عجیب و غریب وہموں میں مبتلا کیے دے رہے تھے مگر ظلم کی اس داستان کو شاید یونہی رقم ہونا تھا۔

"!!مجھے کوئی اعتراض نہیں اگر میری امی کو کوئی اعتراض نہیں۔۔"

ارسلان نے سر جھکا کر مجرموں کے انداز میں کہا۔ تب ہی وہاں زیتون آپا کی غیر موجودگی جو کہ بہت اہم تھی شدت سے محسوس ہوئی۔ ابا نے امی کی جانب دیکھا مگر امی نے دکھ سے منہ موڑ لیا لاکھ انہیں ارسلان پسند تھا مگر کومل سے بات کیے بغیر اتنا بڑا فیصلہ کر لینے پر وہ سخت کبیدہ خاطر نظر آتی تھیں۔ ابا کڑی نگاہوں سے انہیں دیکھ کر خود باہر گئے اور زیتون خالہ کو کسی کونے سے تلاش کرکے مخصوص کمرے کی جانب لائے جس کے دروازے پر خاندان کے بہت سے لوگوں کی پُرتجسس آنکھیں جمی ہوئی تھیں۔

"!!یہ نہیں ہو سکتا، میں کسی قیمت پر مناسب نہیں سمجھتی یہ نکاح۔۔۔"

ابا کی بات سن کر زیتون خالہ نے وہ جواب دیا جس کی وہاں کسی کو بھی امید نہ تھی سوائے ارسلان کے وہ ہنوز سر جھکائے بیٹھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"مگر کیوں؟ آخر اعتراض کی کوئی وجہ بھی تو ہو؟"

امی نے بے ساختہ پوچھ لیا کیونکہ سب سے زیادہ حیرت انہی کو تھی۔

"وجہ؟" زیتون خالہ نے بے چینی سے رُخ موڑا اور ایک نظر ارسلان کا جھکا ہوا سر دیکھا۔۔۔"وجہ بس یہی ہے کہ کومل مجھے بہت عزیز ہے وہ بہت اچھی لڑکی ہے اسکے لیے کسی اچھے لڑکے کا انتخاب ہونا چاہیے ۔۔۔!!"

وہ ماتھے پر آیا پسینہ صاف کرکے بدقت تمام بولیں۔ ایک بار پھر سب نے الجھن بھری نظروں سے انہیں دیکھا۔ بات کچھ سمجھ نہ آتی تھی۔

"دیکھئے بہن اب جب تمام بات آپکے گوش گذار کی جا چکی ہے اور وہ بھی اس صورت میں کہ بچی آپکی دیکھی بھالی ہے آپکا بیٹا برسر روزگار ہے اور سب سے اہم بات اسے کومل سے شادی پر کوئی اعتراض بھی نہیں تو پھر اس وقت ارسلان سے زیادہ اچھا لڑکا کومل کے لیے کون ہو سکتا ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کے والد نے گفتگو میں حصہ لینا مناسب سمجھا۔

"آپکا بیٹا احتشام۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

زیتون خالہ نے فوراً سے پہلے جواب دیا تھا اور بغیر سوچے سمجھے دیا تھا جو کہ انکا خاصا نہیں تھا۔ امی مزید الجھ کر انہیں دیکھ رہی تھیں ان کو کم از کم زیتون خالہ سے ایسی امید نہیں تھی۔ اپنے بیٹے کی باری آئی تو دل ہی پتھر کر لیا واہ اوروں کو نصیحت خود میاں فضیحت؟ ہونہہ!

"یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں؟"

احتشام کے ابو بے حد حیران تھے۔ کچھ یہی حال ابا کا تھا۔

"قدر کے باپ کے پاس بہت دولت ہے وہ سو راستے تلاش کر سکتا ہے اپنی بیٹی کو سیٹل کرنے کے ویسے بھی وہ آج کے تیز زمانے کو سمجھتی ہے جلد سنبھل جائے گی مگر کومل کو اس وقت مضبوط سہارے کی ضرورت ہے جو آپ بہتر طور پر دے سکتے ہیں میری زندگی کا کیا بھروسہ آج ہوں کل نہیں---!!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

زیتون خالہ کا انداز مسلسل ٹالنے والا تھا وہ کسی صورت ارسلان اور کومل کا نہیں سوچ رہی تھیں بلکہ یوں محسوس ہوتا تھا کہ ان دونوں کا سوچ کر ہی انہیں جھرجھری سی آرہی تھی۔ احتشام کو بھی زیتون خالہ سے ایسی بات کی توقع نہیں تھی اسکے دل میں موہوم سی امید نے سر اٹھایا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میری نالائق اولاد اس قابل ہوتی تو مجھے آج یوں شرمندہ ہی کیوں ہونا پڑتا؟" وہ دل"
گرفتگی سے بولے، "اگر یہ واقعی سمجھدار، ہوشمند اور سنجیدہ ہوتا تو قدر سمیت کومل کی ذمہ
داری بھی اسی کے سر ڈالتا مگر سارا رونا اس بات کا ہے کہ کسی قابل نہیں، ایک غیر
ذمہ دار اور لاابالی شخص کو آٹے دال کا بھاؤ کہاں معلوم ہوتا ہے؟ مگر آپ تو ایک ماں
ہیں آپ نے آخر کہیں نہ کہیں تو بیٹے کی شادی کرنا ہی ہے تو کیوں نہیں اس نیکی
"!!میں ان مجبور لوگوں کا خیال کرتیں؟ آخر دولت ہی سب کچھ نہیں ہوتی---
بات دولت کی ہرگز نہیں، دولت کبھی خوشیوں کی ضمانت نہیں ہوا کرتی---" انہوں"
نے بے چینی سے پہلو بدل کر کہا انداز میں ترشی تھی، احتشام کے والد اس سے زیادہ
دباؤ نہیں ڈال سکتے تھے ان پر---سب مایوس ہو چکے تھے۔ تقریباً سبھی اسے زیتون خالہ
کی منافقت و انا قرار دے چکے تھے جب اچانک انکی کمزور سی آواز کمرے میں
گونجی---"ٹھیک ہے اگر اللہ کو یہی منظور ہے تو پھر میں کون ہوتی ہوں کسی قسم کی
"!!رکاوٹ پیدا کرنے والی؟ باقی بچی کی قسمت---اسکا نصیب---
انہوں نے مرے مرے انداز میں کہا تو گویا سب کے چہروں پر خوشی کی لہر دوڑا دی
تھی۔ ارسلان نے جھکا ہوا سر اٹھایا اور فاتحانہ نگاہوں سے احتشام کی جانب دیکھ، احتشام

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسی کو دیکھ رہا تھا اندر سے کٹ کر رہ گیا۔ ٹھیک ایک گھنٹے بعد دروازہ کھلا اور سب افراد ایک ایک کرکے باہر آنا شروع ہوئے۔۔۔۔

"کیا ہوا؟ سب خیریت تو ہے نا؟"

مہمانوں میں چہ مگوئیاں شروع ہوئیں۔

"کچھ خاص نہیں بس نکاح سے پہلے کچھ ضروری امور کے سلسلے میں سب بڑے سر جوڑے بیٹھے تھے۔۔۔۔!!"

پنکی خالہ نے ستے ہوئے چہرے کے ساتھ بہت سی خواتین کو ٹالا مگر لوگوں کا تجسس ہنوز قائم تھا۔ کومل کو جھٹکا تب لگا جب نکاح خواں نے احتشام کی بجائے ارسلان کا نام لیا، اس نے بدک کر امی کی تلاش میں نظریں گھمائیں مگر بالکل سامنے ابا کھڑے تھے ان کے چہرے پر کرختگی واضح تھی۔ کومل کا دل یکدم سکڑ کر یوں بھنچ گیا کہ پسلیوں میں درد کی شدید لہر اُٹھنا شروع ہو گئی اس سے سانس نہیں لیا جا رہا تھا۔

"بیٹی کیا آپکو یہ نکاح قبول ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مولوی صاحب نے اس بار قدرے اونچی آواز میں کومل سے پوچھا مگر اسکے وجود میں جنبش پیدا نہ ہوئی وہ مستقل سکتے کی کیفیت میں تھی۔ ابا کے ماتھے پر بل پڑے انہوں نے امی کو گھورا تو وہ جھک کر کومل کے قریب ہوئیں۔۔۔۔

کومل ہاں کہہ دو، تمہارے باپ کی عزت اس وقت تمہاری ہاں میں چھپی ہے۔۔۔" امی" نے کومل کی پیٹھ تھپتھپا کر سرگوشی کی تو اس نے تڑپ کر سر اٹھایا۔۔۔وہ بہت کچھ کہنا چاہتی تھی، چیخنا چاہتی تھی، چلانا چاہتی تھی مگر حلق ہی سوکھ کر کانٹا ہو چکا تھا۔۔۔"احتشام ٹھیک لڑکا نہیں دھوکے باز ہے وہ اس لیے تمہارے ابا کو عجلت میں یہ فیصلہ کرنا پڑا، تمہارے لیے یہی بہتر ہے اچھی بیٹی کی طرح ماں باپ کی عزت کا مان رکھ لو۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور پھر دنیا کی بہت سی "اچھی" بیٹیوں کی طرح کومل نے بھی خود کو گرا کر ماں باپ کا مان رکھ لیا تھا۔ وہ جانتی تھی کہ اس نے خود اپنے ہی ہاتھوں سے اپنا گلا گھونٹ ڈالا ہے مگر اسے اسکے علاوہ کچھ اور کرنے کا اختیار نہیں دیا گیا تھا۔۔۔کومل کی زندہ لاش کو ارسلان کے گھر لیجایا جا رہا تھا۔

© Knza Musannifa ®

URDU NOVEL BANK

امی نے تمام صورتحال سے آگاہ کرکے کومل پر واضح کر دیا تھا کہ اسکے ابا کا بروقت فیصلہ اسکے حق میں کس قدر سود مند ثابت ہوگا اور یہ بھی کہ وہ ارسلان کے ساتھ ایک "بہتر" زندگی گزارے گی۔ کومل نے امی کی ہر بات بےتاثر چہرے کے ساتھ سُنی تھی اور جواب میں خاموشی کے سوا اسکے پاس اب کچھ نہیں رہا تھا۔ امی کے جانے کے بعد زیتون خالہ کافی دیر اسکے پاس بیٹھی رہیں، انہوں نے کیا کہا، کیا سمجھایا کومل کو کچھ پتہ نہیں تھا وہ محض سائیں سائیں کرتے دماغ کے ساتھ یہ سوچ رہی تھی کہ اس کے ساتھ ہو کیا گیا ہے؟ قدر اپنے کمرے سے باہر نہیں نکلی تھی، دو تین گھنٹے بعد ارسلان کمرے میں آیا تو زیتون خالہ خالی خالی نگاہوں سے کومل کے جھکے سر کو دیکھنے لگیں، وہ جب سے آئی تھی مستقل ایک ہی پوزیشن میں بیٹھی ہوئی تھی جیسے اس میں زندگی کی کوئی رمق باقی نہ رہی تھی۔ زیتون خالہ اسکی کیفیت اور دکھ کو محسوس کرتے ہوئے آبدیدہ ہو گئیں۔۔۔ انہوں نے آہستگی سے کومل کے سر پر ہاتھ پھیرا اور دروازے کی جانب بڑھیں۔۔۔

"!!یہ تم نے بالکل اچھا نہیں کیا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

انہوں نے آہستہ مگر سخت آواز میں ارسلان سے شکوہ کیا، ارسلان اپنے کف لنک اتارنے میں یوں مگن رہا جیسے اس نے کچھ سنا ہی نہیں۔۔۔زیتون خالہ کے جانے کے بعد اس نے پلٹ کر ایک نظر کومل کو دیکھا اور پھر واش روم میں گھس گیا جب وہ واپس آیا تو نائٹ گاؤن میں ملبوس تھا۔

"بھوک لگی ہے تو کھانا منگواؤں؟"

وہ کافی دیر کومل کو دیکھتے رہنے کے بعد بیڈ پر اسکے قریب بیٹھتے ہوئے بولا تھا۔ اپنے بے حد قریب مردانہ آواز سن کر کومل کے اعصاب جھنجھنا اُٹھے، اس نے یکدم سر اٹھایا تو نگاہ ارسلان کی سرخ نگاہوں سے ٹکرائی۔۔۔ خوف کی ایک لہر کومل کے سارے وجود میں دوڑ گئی۔ وہ یونہی آنکھیں پھاڑے دیکھتی رہی جیسے کسی بھوت کو دیکھ لیا ہو۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"بھوک؟ کھانا؟"

ارسلان کو اسکی آنکھوں کے سامنے ہاتھ ہلا کر دوبارہ کہنا پڑا کومل کسی ٹرانس سے باہر نکلی اور غائب دماغی کے ساتھ نفی میں گردن ہلا کر بستر سے اتر آئی۔ وہ ذہن میں ان الفاظ کو بھی ترتیب دے رہی تھی جو ارسلان کی اتنی بڑی بلکہ عظیم "نیکی" کے ضمن میں ادا کرنا چاہتی تھی مگر بولنے میں بے حد دقت ہو رہی تھی۔ اسے اور کچھ نہ سوجھا تو

URDU NOVEL BANK

ڈریسنگ ڈور کے سامنے کھڑے ہوکر اپنے عروسی دوپٹے کی پنیں اتارنے لگی اور بظاہر ارسلان کی موجودگی کو گویا قطعاً فراموش کر دیا تھا۔

"گُڈ!" ارسلان مسکرایا، "یہاں سے فارغ ہونے کے بعد آپ واش روم میں چلی جائیے گا، آپکا نائٹ ڈریس وہیں ہینگ کر رکھا ہے میں نے۔۔۔"!!

"میرا نائٹ ڈریس؟"

کومل کے ہاتھ بے ساختہ رُکے، اس نے تعجب سے آئینے میں نظر آتے اسکے عکس کو دیکھا۔۔۔

"جی ہاں، چند دن پہلے پیرس سے پاکستان واپس آتے ہوئے مجھے آپکے لیے پسند آیا تھا میں نے فوراً خرید لیا۔۔۔جیسے بنا ہی آپکے لیے تھا۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکا لہجہ پرجوش اور دوستانہ تھا۔

کومل نے پہلے چونک کر اور پھر بے حد الجھ کر ارسلان کی بات سنی۔ جذبات تو یوں بھی منجمد ہو ہی چکے تھے مگر اس وقت وہ کچھ لمحے کے لیے اپنی پریشانی اور دکھ کو پس پشت ڈال کر دوسری بہت سی غور طلب چیزوں کو سوچ رہی تھی۔ جیسے کہ چند دن پہلے

URDU NOVEL BANK

ارسلان نے اسکے لیے نائٹ سوٹ کیوں خریدا تھا؟ جبکہ اسے اچھی طرح علم تھا کہ کومل !!کی شادی احتشام سے ہونے والی ہے---

"!!کومل تو میری بہن جیسی ہے--"

اسکے دماغ میں ارسلان کا اکثر مواقع پر کہا جانے والا جملہ گونجا---اسکی الجھن میں بے طرح اضافہ ہوا اور پھر اچانک اسے یہ بھی خیال ہوا کہ ارسلان زبردستی کے اس نکاح میں بے حد پرسکون اور بہت خوش معلوم ہوتا ہے۔ اسکی جگہ کوئی اور ہوتا تو زندگی میں آنے والی اس غیر متوقع تبدیلی پر پریشان نہ سہی حیران ضرور ہوتا مگر ہاں اُلٹی گنگا بہہ رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا سوچنے لگیں کومل؟"

اسے بالکل قریب ارسلان کی عجیب سی سرگوشی سنائی دی تو وہ بے ساختہ اچھل کر دو قدم پیچھے ہٹ گئی اور سراسیمہ نگاہوں سے اسے دیکھا۔

"وہ---میں سوچ رہی تھی کہ----"

ارسلان نے اسکی بات کاٹی۔

URDU NOVEL BANK

کہ میں نے آپکے لیے نائٹ ڈریس پہلے سے کیسے پلان کر لیا، ارے ابھی آپ کو یہ"
نہیں پتہ کہ جب پہلی بار آپکو دیکھا تھا، یہاں۔۔۔بالکل اس جگہ۔۔۔" وہ مسرت آمیز لہجے
میں کہتا ہوا اسے لیے اپنے کمرے کی بالکونی تک آیا، "میں نے تو اس وقت ہی بہت
سی چیزیں پلان کر لی تھیں۔ وہ وارڈروب دیکھ رہی ہیں آپ؟" کومل دھماکوں کی زد میں
تھی مگر ارسلان اپنی ہی جون میں اسے کپڑوں کی بڑی الماری تک لایا، وہ کٹھ پتلی کی
طرح ساتھ گھسٹتی چلی گئی۔ جسم ہی جسم تھا خود وہ تو وہاں موجود ہی نہیں تھی۔"یہ تمام
ڈریسز میں مختلف برانڈز اور بوتیکس سے آپکے لیے سیلیکٹ کروائے تھے، ان میں سے
"!!کسی ایک کا ماپ بھی آپکے اس حسین جسم کے برابر نہ ہوا تو میرا سر آپکے جوتی۔۔۔۔
وہ پُرلطف انداز میں قہقہہ لگا کر بولا تو کومل اس بار حیران ہونے کی بجائے سہم گئی۔ ٹکر
ٹکر سامنے لگی الماری میں جگمگاتے کپڑوں کو دیکھنے لگی۔

وہ ابھی کم عمر تھی اور یوں بھی اپنی ذات مگن رہنے والی لڑکی تھی۔ اسے کیا
علم تھا دنیا کی شاطرانہ چالوں کا۔۔۔اسکے نازک اعصاب پر ہونے والے پے در پے وار
بے حد بھاری ثابت ہو رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کتنی حیرت کی بات ہے نا کومل؟" ارسلان نے اسکی کمر میں بازو ڈال کر اپنی لال" انگارہ آنکھوں سے اسکا سراپا دیکھتے ہوئے کہا، یوں معلوم ہوتا تھا اسے ہرنی کی طرح سہمی ہوئی کومل کو دیکھ کر بہت لطف آرہا ہے بلکہ سکون مل رہا ہے۔ وہ سکون جو کسی کو اپنا مقصد حاصل کرنے کے بعد ملتا ہے۔ کومل نے غیر ارادی طور پر اسے پیچھے دھکیلنے کی کوشش کی مگر بے سود۔۔۔"میں اکثر لوگوں کو یونہی حیران کیا کرتا ہوں مجھے لوگوں کو "یوں حیران کرنا بہت اچھا لگتا ہے۔۔۔

وہ فخریہ لہجے میں اسے اپنے پسندیدہ مشغلے کے بارے میں بتا رہا تھا جبکہ انداز رازدارانہ تھا۔ کومل اس سے زیادہ کی متحمل نہ ہوسکی، جیسے ہی اس کے اعصاب نے مزید ذہنی جھٹکے سہنے سے انکار کیا وہ غش کھا کر ارسلان کے بازوؤں میں جھول گئی۔ ارسلان ساری رات اسے کارپٹ پر بے ہوشی کی حالت میں لٹائے محبت سے دیکھتا رہا، کبھی اسکی شریر زلفوں کو کان کے پیچھے اڑس دیتا اور کبھی دونوں لب ایک دوسرے میں پیوست کرکے غیر مطمئن انداز میں نفی میں گردن ہلاتے ہوئے دوبارہ ان قید شدہ زلفوں کو آزاد کر دیتا۔ اسے ہوش و خرد سے بیگانہ کومل، جیتی جاگتی کومل سے زیادہ دلچسپ لگی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

صبح جب اسکی آنکھ کھلی تو وہ بیڈ پر آڑی ترچھی پڑی تھی۔ جسم پر عروسی لباس جوں کا توں موجود تھا۔ وہ چند لمحے غائب دماغی سے اندھیرے میں کسی نادیدہ سمت دیکھتی رہی مگر پھر تمام وسواس و اوہام کو بالائے طاق رکھتے ہوئے بستر سے اٹھ کر الماری میں سے ایک سادہ سا سوٹ نکالا اور واش روم میں چلی گئی۔ نہانے کے بعد جب وہ باہر آئی تو کمرے کا دروازہ کھلا ہوا تھا، بستر صاف ستھرا اور سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا یقیناً کوئی جھانک کر گیا تھا۔ وہ مرے مرے قدموں سے چلتی ڈریسنگ ڈور تک آئی اور گیلے بال تولیے سے آزاد کرکے جھٹکنے لگی تب ہی اسکے کان میں اپنی امی کی آواز پڑی۔ ماں کی مہک پاتے ہی وہ بے چین ہو گئی اور برش نیچے رکھ کر باہر چلی آئی۔ ارسلان خوش اخلاقی کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان سے اِدھر اُدھر کی باتیں کر رہا تھا۔ کومل کو وہاں دیکھ کر وہ بے حد دلفریب انداز میں مسکرایا۔ گزری رات کی تاریکی اور ویرانی کا شائبہ تک نہ تھا کومل اسے مکمل طور پر نظرانداز کرکے امی کی جانب متوجہ ہو گئی۔ ارسلان اس سے کچھ بھی پوچھتا یا بات کرتا تو وہ تب بھی اسکی جانب متوجہ نہ ہوئی۔ ارسلان ہنوز مسکراتا رہا مگر آنکھوں میں انگارے دہک رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آپ لوگ باتیں کیجئے میں ذرا کچھ ضروری کام نمٹا کر آتا ہوں، کومل اپنا خیال رکھیے"
"!گا---

ارسلان اٹھ کر جیسے ہی باہر نکلا، امی نے کومل پر سوالات کی بوچھاڑ کر ڈالی۔ کومل ارسلان کے جانے سے کچھ پرسکون ہو گئی تھی مگر امی کے سوالات الگ عذاب میں مبتلا کر رہے تھے۔ وہ بھلا ان کے سوالات کا کیا جواب دیتی؟ جب انکی منشا کے مطابق سر تسلیم خم کر ہی دیا تھا تو پھر شکوہ کیسا، شکایت کیسی----

"!بیٹا اب تم بھی آرام کرو، تھکاوٹ ہو جائے گی"

امی کے جانے کے بعد وہ یونہی ہاتھ پہ ہاتھ دھرے بیٹھی خالی خالی نظروں سے کسی نادیدہ نقطے کو گھور رہی تھی جب اچانک زیتون خالہ کی آواز پر بری طرح چونک گئی اور سر اٹھا کر زیتون خالہ کی جانب عجیب انداز میں دیکھنے لگی۔ اسکے رد عمل پر زیتون خالہ نے بغور اسکا چہرہ دیکھا اور محبت و شفقت سے اسکے سر پر ہاتھ پھیر کر قریب ہی بیٹھ گئیں۔ زیتون خالہ کی بے حد شفیق شخصیت کی وہ ہمیشہ سے مداح رہی تھی۔ کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ خوشی سے پھولے نہ سماتی مگر اب اسے باقی سب سمیت ان کے وجود سے بھی الجھن محسوس ہو رہی تھی۔ سب اپنے دشمن معلوم ہوتے تھے۔ وہ کسی روبوٹ کی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

طرح اٹھی اور اپنے کمرے میں آگئی۔ زیتون خالہ اسکی اتنی خستہ حالت پر خود بھی اندر سے بکھر کر رہ گئیں، ایک گہری سانس لے کر وہ گھٹنوں پر وزن ڈالتے ہوئے اٹھ کھڑی ہوئیں۔

©knza musannifa®

اسے کہتے ہیں ایک تیر سے دو شکار، میرا جو تم پر احسان ہے اسے زندگی بھر فراموش"
"!!نہیں کرو گی اس بات کی گارنٹی دیتا ہوں تمہیں---

ارسلان نے اپنے مخصوص انداز میں مسکرا کر قدر کو جتایا، قدر نے سیگریٹ کی راکھ جھاڑ کر اسکی جانب تحسین آمیز انداز میں دیکھا--- واقعی اسے ارسلان سے ایسی بھرپور کارکردگی کی توقع نہیں تھی۔ اسے خود پر بھی افسوس ہوا کہ پہلے ہی کیوں ارسلان پر اعتبار نہیں کر لیا تھا، عزت بھی گئی اور اپنی کم مائیگی پر رہ رہ غصہ آرہا تھا۔ کبھی احتشام کا بھرپور لمس یاد آجاتا تو مچل کر رہ جاتی اور اسکی تڑپ میں اضافہ ہو جاتا، اسکی واحد دلچسپی شروع دن سے ہی جسم تھا، دل اور روح کے معاملات میں اپنا وقت ضائع کرنا وہ بے وقوفی خیال کرتی تھی۔ اس نے اپنے باپ سے صاف کہہ دیا تھا کہ وہ پاکستان میں اپنی مرضی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سے شادی کر رہی ہے اور حسب توقع انہوں نے مکمل لاپروائی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسے کسی قسم کی روک ٹوک میں نہیں الجھایا تھا۔ ایک خطیر رقم بھیج کر اپنا فرض ادا کر دیا گیا تھا۔ زیتون خالہ ناچاہتے ہوئے بھی بھانجی کی خوشیوں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لے رہی تھیں کہ انکے علاوہ قدر کو رخصت کرنے والا کوئی نہ تھا حتی کہ اسکا زندہ باپ بھی نہیں۔

تین دن بعد ایک چھوٹی سی تقریب رکھ دی گئی تھی جس میں احتشام اور قدر کا نکاح سادگی سے ہونا قرار پایا تھا۔ ارسلان ہی اس تقریب کا تمام کرتا دھرتا تھا کہ اس نے خوش اسلوبی سے اس "کارِخیر" میں حصہ لیا تھا۔ کومل بجھی بجھی سی ایک جانب بیٹھی رہی جیسے اس کا وہاں ہونا نہ ہونا برابر ہی تھا۔ کسی زاویے سے بھی وہ نئی نویلی دلہن نہیں نظر آتی تھی۔ نکاح کے بعد قدر کے پاؤں زمین پر نہیں ٹِک رہے تھے۔ کومل نے پتھرائی نظروں سے اسکا گلاب کی طرح کھلا ہوا چہرہ دیکھا اور لاشعوری طور پر اپنا موازنہ اس سے کرنے لگی، یعنی ساری خسارے میرے حصے میں آئے ہیں؟ اس نے خود سے سوال کیا جواب میں اندر گہری خاموشی چھا گئی، اس نے بے ساختہ دل مسوس لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام تو نکاح کے بعد سے گھر سے غائب تھا۔ اسکی امی اور بہن نے جب قدر سے پہلے اسکے قیمتی سامان کو گھر میں اترتے دیکھا تو حیرت سے انکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔ لہجوں میں آپ ہی چاشنی بھر آئی اور قدر کو ہاتھوں ہاتھ لیا گیا۔ قدر اپنی توقع کے مطابق اپنا استقبال ہوتا دیکھ کر مطمئن تھی۔ انتظار تھا تو احتشام کا جو نکاح کے بعد سے دکھائی ہی نہیں دیا تھا، وہ بے چینی سے اسکا انتظار کرنے لگی، جانتی تھی احتشام اس سے خفا ہے بلکہ بے حد ناراض ہے مگر اسے خود پر اور خود سے زیادہ اپنی دولت پر یقین تھا کہ وہ احتشام کو اپنی جانب راغب کر ہی لے گی۔۔۔

میں بہت تھکن محسوس کر رہی ہوں کچھ دیر آرام کرنا چاہتی ہوں، میرا کمرہ صاف ہے"

"نا۔۔۔؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آدھ گھنٹے بعد وہ اکتا کر خود ہی اٹھ کھڑی ہوئی اور بے حد اعتماد سے سعدیہ کی طرف دیکھتے ہوئے پوچھا جو اسکی دیدہ دلیری پر منہ کھولے کھڑی تھی۔ یقیناً اس نے آج تک کسی دلہن کو یوں منہ پھاڑ کر اپنے کمرے میں جانے کی جلدی کرتے نہیں دیکھا تھا۔ صرف وہی نہیں بلکہ وہاں موجود سبھی خواتین اسے حیرت و دلچسپی سے دیکھ رہی تھیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یوں تو اس آناً فاناً ہونے والے نکاح کے باعث وہ ویسے ہی معمہ بنی ہوئی تھی اس پر مزید اسکی حرکات حیران کیے دے رہی تھیں بہرحال اسے کسی کی کوئی پرواہ نہ تھی۔

©knza musannifa®

رات کے تین بجے کا وقت تھا جب احتشام نے کمرے میں قدم رکھا۔ قدر کی نیندیں حرام ہو چکی تھیں وہ احتشام کو دیکھ کر فوراً بیڈ سے اتری اور اپنا اسمارٹ فون سائیڈ ٹیبل پر رکھ کر اسکے قریب چلی آئی مگر یہ کیا احتشام نے اسے ایک نظر دیکھا تک نہیں تھا۔ اسکا قیمتی لباس، بیش قیمت زیور، مہنگا میک اپ، حسین سراپا نظرانداز کیے جانے کے لائق تو ہرگز نہ تھا۔ وہ کچھ دیر وہیں کھڑی اپنی سانسیں درست کرتی رہی اور پھر نئے سرے سے ہمت کرکے احتشام کے قریب چلی آئی اور اسکی پشت سے خود کو ٹکا لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اس قدر ناراض ہو مجھ سے؟"

جواب ندارد، وہ الماری میں ناجانے کیا تلاش کر رہا تھا۔

"آخر کبھی تو ختم ہوگی تمہاری یہ ناراضگی اور مجھے خود پر۔۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

اسکی بات ادھوری رہ گئی، احتشام اسے پیچھے ہٹا کر واش روم میں جا چکا تھا۔ قدر اس توہین آمیز رویے کی توقع نہیں کر رہی تھی۔ وہ جلتی بھنتی ڈریسنگ تک آئی اور بددل ہوکر تمام زیورات ایک ایک کرکے اتارنے لگی، کچھ دیر بعد دروازہ کھلا۔۔۔احتشام تولیے سے بال رگڑتا باہر آیا اور قدر کی جانب نگاہ غلط ڈالے بغیر بستر پر دراز ہو گیا۔۔۔صرف یہی نہیں بلکہ قدر کے دیکھتے دیکھتے تھوڑی ہی دیر بعد اسکے ہلکے ہلکے خراٹے بھی کمرے میں گونج رہے تھے۔ یہ تھی اسکی شب عروس، جسے وہ اپنی محنت سے منفرد بنانا چاہتی تھی مگر حیرت انگیز طور پر یہ شب بغیر محنت کے ہی منفرد ہو گئی تھی۔

©knza musannifa®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

آہ۔۔۔شکر" ارسلان نے بیڈ پر لیٹتے ہوئے کومل کی جانب دیکھا جو بدستور سپاٹ" چہرے کے ساتھ خود کو کسی نہ کسی کام میں الجھائے ہوئے تھی۔۔۔"یہ کام تو پایہ "تکمیل کو پہنچا۔۔۔

URDU NOVEL BANK

ارسلان نے جملہ مکمل کیا اور آنکھیں موند لیں۔ کومل نے کن اکھیوں سے اسکی جانب دیکھا، وہ ہمیشہ ارسلان کی موجودگی میں الجھن اور بے چینی محسوس کرتی تھی اگرچہ وہ اسکا شوہر تھا مگر۔۔۔

"!!ذرا یہاں میرے قریب آئیے۔۔۔"

وہ اسی طرح آنکھیں بند کیے اچانک بولا تو کومل ڈر گئی، جیسے اپنی چوری پکڑے جانے کا خوف ہو۔۔۔۔ وہ آہستگی سے اسکے پاس چلی آئی اور بیڈ کی پائنتی پر ٹِک گئی۔

"میں بھی اسی دنیا کی مخلوق ہوں پھر مجھ سے اس بے معنی فاصلے کا مطلب؟"

ارسلان نے دکھ بھرے لہجے میں پوچھا تو کومل کو کوفت سی ہونے لگی۔ ٹھیک ہے کہ وہ اسکا شوہر تھا مگر پچھلے ایک ہفتے میں وہ اس سے شاذ و نادر ہی ہم کلام ہوا تھا اور کومل بھی اس بات پر خیر منا رہی تھی بلکہ اسکی خواہش تھی ساری زندگی وہ اس سے کوئی بات نہ کرے مگر۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا آپکو مجھ سے شکوہ ہے کوئی؟"

وہ پھر پوچھ رہا تھا کومل نے نفی میں سر ہلایا۔

"!!ایسا کچھ نہیں۔۔۔ میں ذرا کچھ کام میں مصروف"

URDU NOVEL BANK

ارسلان نے اچانک اسکا ہاتھ پکڑا تو بات ادھوری رہ گئی، اس نے قدرے غیر آرام دہ محسوس کرتے ہوئے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑا لیا اور اس سارے عرصے میں حتی المقدور اسکی جانب دیکھنے سے گریز کیا۔

"یہ کام اتنے ضروری نہیں ہیں کومل، جتنا ضروری ایک بیوی کے لیے اپنے شوہر کا خیال رکھنا ہے، سمجھ رہی ہیں نا آپ؟"

کومل کا سر جھکا رہا۔

"اب جائیے اور جاکر وہ نائٹ ڈریس پہن کر میرے سامنے آئیے جو میں نے بطور خاص آپکے لیے خریدا تھا، چلیں جلدی سے جائیے شاباش!"

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

کومل نے حکم کی تعمیل کرنے میں دیر نہ لگائی، ناجانے کیوں ڈھیر سارے آنسو آنکھوں میں جمع ہو رہے تھے۔وہ بہت سا رونا چاہتی تھی اور اسی نیت سے واش روم میں آئی تھی کہ اچانک اسکی نظر ارسلان کے خریدے گئے "نائٹ ڈریس" پر پہنچ گئی اور حیرت کی شدت سے اسکا دل کانپ کر رہ گیا۔ وہ جو دل و دماغ میں لاتعداد خدشات لیے اس لباس کے بارے میں مختلف گمان کر رہی تھی حقیقت ان الٹی سیدھی قیاس آرائیوں کے بالکل برعکس تھی۔ وہ پھٹی پھٹی آنکھوں سے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ آئی اور بے یقینی

URDU NOVEL BANK

سے چھو کر دیکھا۔ سفید اور بھورا، درمیانے سائز کے بھالو کی کھال کا بنا ہوا ٹیڈی بیئر سوٹ۔۔۔۔

کیا یہ کوئی مذاق تھا؟

مگر کیوں؟

یہ کس قسم کا مذاق ہے بھلا؟

کوئی مجھ سے آخر ایسا مذاق کیوں کرے گا؟ اس نے خود کو سوالات کے نرغے میں پھنسا محسوس کیا، پھر بے اختیار ہو کر آنکھیں بند کرلیں اور ایک گہری سانس کے ساتھ خود کو کمپوز کیا۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں کومل حیران ہونا چھوڑ دو، تمہیں اپنے لیے نہیں دوسروں کے لیے جینا ہے، فقط" دوسروں کے لیے۔۔۔وہ جو باہر کمرے بیٹھا ہے وہ تمہارا شوہر ہے، پہلے باپ کی مرضی پر سر جھکایا اب شوہر کے حکم کی تعمیل کرنا ہوگی۔۔۔"!!

وہ بے دردی سے اپنے آپ کو سمجھاتے ہوئے "نائٹ ڈریس" پہن رہی تھی۔ پھر باہر نکل آئی۔۔۔۔ ارسلان بے چینی سے کمرے میں ٹہل رہا تھا۔

"۔۔۔آہا!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کو دیکھ کر وہ خوشی سے چلایا، اب سے پہلے کومل نے اسے اتنا خوش کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ اسکے اطراف گھوم کر اسے پرشوق نگاہوں سے دیکھ رہا تھا اور پھر ناجانے اسے کیا ہوا، اس نے کومل کو اپنے بازوؤں میں بھینچ لیا۔ جیسے کوئی بچہ اپنے پسندیدہ کھلونے کو اپنی گرفت میں لے لیتا ہے۔ کومل کا سانس رک رہا تھا۔ اسے سمجھ نہیں آرہی تھی اس ساری صورتحال میں کیا رد عمل ہونا چاہیے۔۔۔ارسلان کی گرفت شدید سے شدید تر ہوتی جا رہی تھی۔

اُف یہ۔۔۔یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟۔۔۔چھوڑیں۔۔۔چھوڑیں مجھے۔۔۔" کومل نے بمشکل اپنے بچاؤ کے لیے آواز نکالی مگر ارسلان پر کوئی اثر نہ ہوا، جب کومل کو لگا اسکی سانس بالکل بند ہو جائے گی، اس نے یکدم زوردار دھکا دے کر ارسلان کی گرفت سے "آزاد ہونے کی کوشش کی،" میں نے کہا چھوڑیں مجھے۔۔۔!! کیا حرکت ہے یہ؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان جو اپنی ہی دنیا میں گم تھا لڑکھڑا سا گیا اور اس نے منہ بسور کر کومل کی طرف دیکھا، جیسے اسے کومل کے دھکا دینے سے بے حد رنج پہنچا تھا۔ وہ اسی انداز میں پلٹا اور دیوار کی طرف منہ کر کے کھڑا ہوگیا۔ جیسے کوئی ننھا سا بچہ ناراضگی کا اظہار کر رہا ہوتا ہے۔ کومل کے لیے یہ پہلے سے زیادہ صبر آزما مرحلہ تھا، وہ حیرت و الجھن سے چھ فٹ

URDU NOVEL BANK

کے اس مرد کو دیکھ رہی تھی جو اسکے سامنے ننھا بچہ بنا منہ موڑے کھڑا تھا گویا اب اسے منایا جائے۔۔۔وہ کئی لمحے الجھن بھری نظروں سے اسے دیکھتی رہی پھر اس نے بے ساختہ تھوک نِگلا اور آگے بڑھی۔۔۔

"آ۔۔ار۔۔۔ارسل۔۔۔؟ارسلان۔۔۔؟"

پتہ نہیں کیوں خوف آڑے آرہا تھا مگر وہ ٹس سے مس نہ ہوا۔

"کیا ہوا ارسلان؟؟"

اس نے اسے چھُوا تو ناراض نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بیڈ پر اوندھے منہ لیٹ گیا۔۔ کومل جہاں کی تہاں کھڑی رہ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسا کیوں کر رہے ہیں آپ؟ طبیعت ٹھیک ہے آپکی؟ زیتون خالہ کو بلواؤں؟"

اس نے تشویش بھرے لہجے میں ذرا جھک کر پوچھا تو ارسلان نے منہ اٹھا کر ذرا کی ذرا کومل کی جانب دیکھا۔۔۔

"!!کَٹی؟ میں نئیں بولتا۔۔۔"

کومل نے بے یقینی سے اسے ایسا کرتے دیکھا۔

"!!یا میرے اللہ۔۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

.وہ بے ساختہ دھپ سے بیڈ پر گر گئی اور اپنا سر دونوں ہاتھوں سے تھام لیا۔

©knza musannifa®

"لگتا ہے آپکو میری بات ایک بار سمجھ نہیں آئی، آخر کیوں تنگ کر رہی ہیں؟ مجھے میری مرضی سے زندگی جینے دیں، یہی بہتر ہوگا آپکے لیے۔۔۔۔!!"

احتشام اپنے دھیان میں بہت تیزی سے سیڑھیاں چڑھ کر اوپری منزل پر جا رہا تھا، جب اسکے کان میں قدر کی تلخ و تیز آواز گونجی۔ اسکے قدم بے ساختہ رُک گئے۔ وہ پلٹا اور خاموشی سے دو تین سیڑھیاں اُتر کر نیچے لاؤنج کا منظر دیکھنے لگا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"لو بھلا یہ کوئی بات ہے غصہ کرنے کی؟ اے بیٹی یہ تو رسم ہوتی ہے نئی بہو کے ہاتھ کا میٹھا جب تک نہ بنے وہ باورچی خانہ نہیں سنبھال سکتی۔۔۔انہی چیزوں سے تو پتہ چلتا ہے گھر میں بہو آئی ہے۔۔۔!!"

احتشام کی امی سمجھانے کے انداز میں قدر سے بولیں مگر قدر نے بیزاری سے انکی بات کاٹی۔

URDU NOVEL BANK

اوہ پلیز آنٹی، مجھے ان فضول رسموں سے دور ہی رکھیں۔۔ویسے بھی مجھے بالکل انٹرسٹ"
"!!نہیں اس قسم کی تھرڈ کلاس رسومات میں۔۔۔

احتشام کی امی نے اپنا سر پکڑ لیا۔ قدر کی پنسل ہیل کی ٹک ٹک دور جاتی محسوس ہوئی تو انہوں نے سر اٹھایا، سامنے سینے پر ہاتھ باندھے احتشام کھڑا تھا۔ اسکے چہرے پر بے حد سنجیدگی تھی۔ اسے اپنی ماں کے چہرے پر عجیب سی بے بسی و بیچارگی نظر آرہی تھی۔ اس نے ہمیشہ انہیں ٹھونک بجا کر بات کرتے دیکھا اور سنا تھا مگر آج ایک بیس بائیس سال کی لڑکی کے آگے انکا سارا طنطنہ ہوا ہو گیا تھا۔

کیا ایسی لڑکی کی خاطر آپ کومل جیسی انمول اور پاکباز لڑکی کی کردارکشی کرتی رہی"
"تھیں؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام کا چبھتا ہوا لہجہ انہیں سلگا گیا، وہ فضول توقع کر رہی تھیں کہ بیٹے کی جانب سے ہمدردی ملے گی مگر بیٹا بہو سے بھی چار ہاتھ آگے تھا۔

بجائے ماں کی طرفداری کرنے کے تم میرے سامنے حساب کتاب لے کر بیٹھ گئے؟"
اے میں کہتی ہوں کیا بالکل شرم و حیا نہیں رہی تم میں؟ تمہاری بیوی یہ جو ابھی ابھی تمہاری آنکھوں کے سامنے مجھے اتنا ذلیل کرکے گئی ہے چٹیا سے پکڑ کر نکال باہر کیوں

URDU NOVEL BANK

نہیں کیا اسے؟ اُلٹا تم مجھ سے سوال جواب کرنے بیٹھ گئے۔۔۔تمہاری غیرت کہاں مر گئی ہے شانی؟"

وہ اسے غیرت دلا کر اپنی حمایت میں کھڑا کرنا چاہتی تھیں کیونکہ قدر کی خودسری روزبروز بڑھتی جا رہی تھی، انہیں شاید خود بھی اندازہ نہیں تھا کہ قدر کو قابو کرنا خاصہ مشکل ہوگا۔ احتشام کے چہرے پر سایہ سا لہرایا اور ان کی بات کا کوئی بھی جواب دیئے بغیر وہ وہاں سے ہٹ گیا۔

ہادیہ اور شایان کی آمد سے گھر میں رونق سی آگئی تھی۔کومل کا دھیان بھی بٹ گیا تھا یوں ذہنی انتشار کچھ تھم سا گیا۔آج صبح ہی دس گیارہ بجے کے قریب امی،پنکی خالہ کے ساتھ اسکے گھر آئی تھیں۔ ہادیہ اور شایان بھی ساتھ تھے جنہیں دیکھتے ہی کومل سب چھوڑ چھاڑ ان دونوں میں مگن ہوگئی۔ یہ ایک طرح سے امی اور پنکی خالہ کے اعصاب شکن سوالات سے بچنے کا طریقہ بھی تھا۔ امی یا پنکی خالہ اس سے اسکی ازدواجی زندگی کے متعلق کچھ بھی پوچھتیں یا استفسار کرتیں تو کومل جواب دینے کی بجائے ہادیہ اور شایان کی جانب متوجہ ہو جاتی، صاف ظاہر تھا کہ وہ اس موضوع پر کوئی بات نہیں کرنا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

چاہتی تھی۔ وہ دونوں چند دیر مزید بیٹھیں اور پھر زیتون خالہ سے اجازت لے کر گھر واپس آگئیں جبکہ شایان اور ہادیہ کا فی الحال کومل کے پاس سے ہٹنے کا کوئی ارادہ نہ تھا۔

جس وقت ارسلان نے گھر میں قدم رکھا بالکل اسی وقت کومل باورچی خانے سے گرما گرم فرائز کی پلیٹ تھامے باہر نکل رہی تھی,اسکے چہرے پر پھیلی مسکراہٹ بہت پیاری لگ رہی تھی۔ وہ ہادیہ اور شایان میں اس قدر منہمک تھی کہ ارسلان کی موجودگی بھی محسوس نہ کر سکی۔ ارسلان کے ماتھے پر پہلے تفکر اور پھر غصے کی لکیر کھنچ گئی وہ خاموشی سے اسکے عین سامنے آکر بیٹھ گیا اور تب کومل نے وہاں اسکی موجودگی کا نوٹس لیا۔ وہ خاموشی سے اُٹھ کر باورچی خانے میں چلی گئی، اسکے جانے کے بعد ننھے شایان نے وقفے وقفے سے ذرا جھجھک کر ارسلان کی جانب دیکھا اور پھر جیسے کچھ سوچ کر مدبرانہ انداز میں ہادیہ کو اشارہ کرتے ہوئے ارسلان کی جانب ہاتھ بڑھایا، اسکے والدین نے اسے یہی سکھایا تھا۔۔۔

"السلام علیکم انکل، کیسے ہیں آپ؟"

ننھے ہاتھ کا لمس ملتے ہی ارسلان اپنی جگہ سے اچھل کر پیچھے ہٹا اور آنکھیں پھاڑ کر بچوں کو گھورنے لگ گیا۔ دونوں بچے اسکے یوں دیکھنے سے سہم گئے۔ پانی کا گلاس لے کر

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

لاؤنج میں آتے ہوئے کومل نے ارسلان کا یہ عجیب انداز بہت گہرائی سے محسوس کیا، ناجانے کیوں وہ تیزی سے اس کے قریب آئی اور جھک کر پانی کا گلاس اسکے سامنے یوں رکھا کہ گلاس کی دھمک سے ارسلان کومل کی جانب متوجہ ہوگیا۔

"!پانی---"

کومل نے اسکا دھیان پانی کی جانب دلوایا۔

"!!پانی؟ اوہ ہاں پانی--- پانی--"

اس نے جلدی جلدی گلاس منہ سے لگایا، اس جلد بازی میں پانی چھلک کر کپڑوں پر گرتا چلا گیا۔ کومل نے بچوں کو وہاں سے لے کر ہٹ جانا مناسب سمجھا اور کمرے میں آکر روم ایل ای ڈی پر کارٹون موی لگا کر بچوں کو بیڈ پر بٹھا دیا۔ بچے تو چند لمحوں میں ہی سب بھول بھال گئے مگر کومل اب صرف ارسلان کے بارے میں سوچ رہی تھی۔ وہ ایہ حساس لڑکی تھی اور اب حقیقت پسند بھی ہو چکی تھی۔ احتشام سے شادی نہ ہونا بے شک بے حد دکھی کر دینے والا فیصلہ تھا مگر اس نے اس بارے میں کسی سے بات نہیں کی تھی کہ یہ فیصلہ اس پر صادر کرنے والا کون تھا اس نے سب اللہ کے سپرد کر دیا تھا اور اس جستجو میں لگ گئی تھی کہ اگر اسکی شادی احتشام سے نہیں ہوئی تو

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کیوں نہیں ہوئی؟ یعنی وہ قدرت کے اس فیصلے کے پیچھے چھپی حکمت جاننے کے لیے بے قرار تھی۔ کبھی اسے یوں بھی لگتا تھا کہ اسکے ساتھ یہ سب اس لیے ہوا کیونکہ اس نے کسی غیر محرم کو دل میں جگہ دی، اسے تو صرف اللہ سے محبت کرنی چاہیے تھی اس نے احتشام سے کیوں کی؟ مگر پھر وہ اپنا دفاع کرتے ہوئے یہ بھی سوچ لیتی کہ وہ تو نادان تھی اسے کیا معلوم تھا کہ ان جذبات پر قابو کیسے پایا جا سکتا ہے۔ اس نے اسکول کی کسی کتاب میں محبت سے بچنے کا سبق نہیں پڑھا تھا۔ اسے پتہ ہوتا کہ اسکی شادی احتشام سے نہیں ہوگی تو وہ اس سے محبت کرتی ہی کیوں؟ غرض یہ جوڑ توڑ اکثر اسکے اندر چلتی ہی رہتی تھی مگر اسکے ساتھ ساتھ اس نے گھر کی بہت سی ذمہ داریاں بھی اپنے سر لے لی تھیں کیونکہ زیتون خالہ جیسی مشفق ہستی سے وہ چاہ کر بھی نالاں نہیں رہ سکتی تھی۔ انکا نحیف وجود ہی دراصل اس گھر میں زندہ رہنے کا واحد سہارا تھا ورنہ ارسلان کی عجیب و غریب حرکات نے اسے اندر سے خوفزدہ اور پریشان کر رکھا تھا۔

آپ دونوں آرام سے بیٹھ کر مووی دیکھو میں زیتون خالہ کو لنچ سرو کر کے ابھی آتی"

"ہوں، ٹھیک ہے؟

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے ہادیہ اور شایان کے بالوں میں نرمی سے ہاتھ پھیرتے ہوئے کہا تو دونوں نے شدومد سے سر اثبات میں ہلا دیا اور ایک بار پھر سے کارٹون مووی میں کھو گئے۔ یہ رنگوں سے بھری دنیا بچوں کو کیسے مبہوت کر دیتی ہے۔۔۔؟یہی سوچتے ہوئے وہ باورچی خانے تک آئی اور فریج سے گوندھا ہوا آٹا نکال کر کچن کاؤنٹر پر رکھا۔ زیتون خالہ ارسلان کے گھر آنے کے بعد ہی دوپہر کا کھانا کھاتی تھیں، انہیں کومل نے بہت کم بات کرتے ہوئے دیکھا تھا۔ دراصل انکی اپنی ذات بھی خود میں ایک معمہ ہی تھی اور کومل کو لگتا تھا کہ یہ معمہ بھی اسی دن حل ہوگا جس دن ارسلان کا سچ سامنے آئے گا، گویا وہ جان گئی تھی کہ اس سے کچھ چھُپایا جا رہا ہے بلکہ چھُپایا گیا ہے۔ روٹیاں ہاٹ پاٹ میں رکھ کر اس نے سالن مائیکرو ویو اوون میں رکھا اور خود زیتون خالہ کو بلانے انکے کمرے میں چلی آئی، وہ بستر پر نیم دراز تھیں۔ تسبیح ہمیشہ کی طرح ہاتھ میں تھام رکھی تھی۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

ارسلان کو وہاں نہ پاکر اسے خوشگوار حیرت ہوئی ورنہ اسکا اندازہ یہی تھا کہ وہ زیتون خالہ کے کمرے میں موجود ہوگا۔ کومل زیتون خالہ کو کھانے کا کہہ کر دوبارہ باورچی خانے میں آگئی، گرم سالن اوون میں سے نکال کر ہاٹ پاٹ سمیت ڈائننگ ٹیبل پر رکھا اور

URDU NOVEL BANK

فریج سے سلاد اور کوک نکال کر اسے یونہی خیال سا آیا جیسے کمرے سے بچوں کی آواز آرہی ہے مگر وہ اسے اپنا وہم سمجھتے ہوئے کھانے کی میز سجانے میں مگن رہی، "ارسلان کھانا نہیں کھائے گا آج؟"

انہوں نے اپنی کرسی سنبھالتے ہوئے نحیف لہجے میں استفسار کیا، کومل نے الجھ کر انہیں دیکھا۔۔

"مجھے لگا آپ نے انہیں کہہ دیا ہوگا۔۔"

"نہیں وہ تو میرے پاس آیا ہی نہیں، خیر چھوڑو تم بیٹھو وہ آجائے گا۔۔۔"

وہ معمول کے انداز میں کہہ رہی تھیں مگر ناجانے کیوں اس لمحے کومل کا دل ہی دھڑکنا بھول گیا۔لمحے کے ہزارویں سیکنڈ میں اسے ارسلان کا بچوں کو عجیب کھا جانے والی لال انگارہ نگاہوں سے گھورنا یاد آگیا۔ وہ تیر کی تیزی سے تقریباً بھاگتے ہوئے اپنے کمرے تک آئی اور بغیر سانس لیے دروازہ کھول دیا مگر سامنے کا دلخراش منظر دیکھ کر اسکی نگاہیں پتھرا گئیں، وہ اس قدر دلبرداشتہ و حواس باختہ ہو چکی تھی کہ اس سے چیخا چلایا جا رہا تھا نہ قدم ہی بڑھایا جا رہا تھا۔۔۔ اسکے سامنے ایک انسان نما حیوان پشت کیے کھڑا تھا۔

© Knza Musannifa ®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں نے تو پتہ نہیں کس عذاب کو سر پر پال لیا ہے، نہ روایات کی پاسداری کا کچھ لحاظ ہے اور نہ ہی اٹھنے بیٹھنے کی تمیز --- اے اس سے اچھی تو کومل ہی تھی، پتہ نہیں میری مت کیوں ماری گئی تھی اِس نکمی آوارہ لڑکی کو اپنے گھر لے آئی---!!"

احتشام کی امی نے گھر میں رکھتے ہی دوپٹہ اتار کر دور پھینکتے ہوئے کہا اور پنکھے کے بٹن کو ہاتھ مار کر وہیں لاؤنج کے بڑے صوفے پر بیٹھ گئیں۔ سعدیہ نے پیچھے آتے ہوئے منہ بنا کر انکی جانب دیکھا اور فہمائشی انداز میں ابرو اچکائے۔

"اب بس بھی کر دیں امی، مانا کہ قدر کو ہمارے ساتھ مکس اپ ہونے میں وقت لگ رہا ہے اسکا یہ مطلب تو نہیں آپ اس بے تکی کومل کے نام کی مالا چھپنے لگ جائیں؟ قدر کے کپڑے دیکھے ہیں آپ نے، اف کیا جدید ڈیزائن کے ملبوسات ہوتے ہیں اور اسکے جوتے امی مہنگے مہنگے باہر کے برانڈ کے جوتے پہنتی ہے اور اسکی جیولری ؟ ہائے امی---"

"بس بس زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں میرے سامنے---ایک ہی بیٹا تھا میرا اسے بھی ڈبو دیا میں نے، دوسروں کی حرام اولادیں بھی پالوں اور صلے میں جو ذلت ملے وہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

الگ۔۔۔ اے ہے یہ بال دھوپ میں سفید نہیں کیے میں نے دیوانی لڑکی! کہے دیتی ہوں بہت کام کی لڑکی کو ہم نے گنوا دیا، طریقہ سلیقہ ہو تو ہی گھر چلتا ہے یہ مار فیشن کی دکان لے کر کبھی گھر نہیں بسا کرتے۔۔۔ہونہہ قدر یہ تو قدر وہ۔۔۔ شکل مومناں،کرتوت کافراں!!"

سعدیہ اس بار حیرت سے گنگ ہوکر انہیں دیکھ رہی تھی۔

"آخر ایسا بھی کیا ہو گیا جو آج آپکو کومل کی اتنی یاد آرہی ہے؟"

ہونا کیا ہے، آج گئی تھی میں زیتون آپا کی طرف، سارا گھر شیشے کی طرح چمکا رکھا ہے" مار بالشت بھر کی لڑکی نے اور اس پر مزید یہ پہننے اوڑھنے کا سلیقہ الگ، ایک بار بھی جو اس نے مجھے کچھ جتایا یا غصے کا اظہار کیا، اتنے سلیقے سے کھانے پینے کی چیزیں میرے سامنے سجائیں کہ الٹا مجھے ہی شرم محسوس ہونا شروع ہوگئی، کوئی فضول گوئی نہیں کوئی شوخی نہیں، اے میں کہتی ہوں لڑکی کے منہ میں تو جیسے زبان ہی نہیں ہے۔۔۔زیتون آپا کی قسمت اچھی ہے جو بازی لے گئیں، عمر بھر عیش کریں گی۔۔۔۔ ہائے اور ایک میری پھوٹی قسمت ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

وہ منہ بھر بھر کر اپنی قسمت کو کوسنا شروع ہو چکی تھیں۔ اوپری زینے پر کھڑا احتشام جو کومل کا ذکر سنتے ہی اپنی جگہ بت سا بن گیا تھا، بے حد دکھے دل کے ساتھ واپس پلٹا مگر اپنے پیچھے قدر کے دھواں دھواں ویران چہرے کو دیکھ کر رک گیا،آج اسے قدر پر غصہ نہیں رحم آیا تھا۔ اسے ترحم بھری نگاہوں سے دیکھ کر سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گیا قدر اپنی جگہ سے ہل بھی نہ سکی۔۔۔ شادی کو تین ماہ ہو چکے تھے ایک بار بھی احتشام نے اس سے سیدھے منہ بات نہیں کی تھی۔ شوہر کے ساتھ گھومنا پھرنا تو دور اس نے تو ڈھنگ سے کچھ پہنا تک نہیں تھا، کوئی سراہنے والا نہ ہو تو سارے زیور اور سنگھار دھرے رہ جاتے ہیں، بے وقعت ہوجاتے ہیں۔۔۔ وہ خود بھی بے وقعت ہو گئی تھی اور اسکا سب "سازوسامان" بھی۔۔۔ کمر میں اٹھتی درد کی ٹیسوں کو دباتے ہوئے وہ ہاتھ کے سہارے سے صوفے پر بیٹھ گئی۔ وہ بازی ہار چکی تھی یا اس نے جیت کر ہار دی تھی، اس بات کا فیصلہ بھی خود اسی نے کرنا تھا۔ بے سکونی اسکے رگ و پے میں دوڑ رہی تھی مگر وہ بے بس تھی، کوئی نہیں تھا جس سے حالِ دل کہہ کر خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر سکتی۔ باپ نے پلٹ کر خبر نہیں لی تھی اور زیتون خالہ سے وہ خود ہی خار کھاتی تھی۔ کوئی ایسا نہیں تھا جس کے ساتھ اس نے نبھا کر رکھی تھی۔ کومل کے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ساتھ وقت گزارنا اسے بہت اچھا لگتا تھا مگر جب سے ان کے درمیان احتشام ۔۔۔۔۔

"اوہ ہاں احتشام۔۔۔!" اس نے اچانک سوچا، "اصل قصوروار تو یہ احتشام ہی ہے، نہ یہ میری زندگی میں آتا اور نہ مجھے کومل کے ساتھ یہ سب۔۔۔اُف!" اذیت سی اذیت تھی۔۔۔۔وہ اندرونی اذیت کا شکار ہو رہی تھی جو انسان کو کہیں کا نہیں رہنے دیتی۔ اسے احتشام پر بے تحاشہ غصہ آیا، اتنا کہ وہ سامنے ہوتا تو اسکو تہس نہس کر دیتی۔ بمشکل خود کو سنبھال کر وہ اٹھی اور کمرے میں آکر دروازہ بند کر لیا۔ اس وقت اسکو سکون مہیا کرنے والی ایک ہی چیز تھی اور وہ چیز تھی "نشہ"۔۔۔اس نے سائیڈ ٹیبل سے سیگریٹ کا پیکٹ ڈھونڈ کر نکالا اور اسے سلگا کر ایک گہرا کش لے کر بیڈ پر دراز ہو گئی۔ ایک، دو، تین۔۔۔۔سیگریٹوں کی تعداد بڑھتی چلی گئی اسے نہیں پتہ تھا اسکے آنسوؤں کی مقدار بھی بڑھ رہی ہے، وہ بے آواز رو رہی تھی۔

© knza musannifa ®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اعجاز خالو کی گاڑی رُکنے کی آواز آئی تو پنکی خالہ نے حیرت سے گھڑی کی جانب دیکھا، ابھی تو عصر بھی نہ ہوئی تھی وہ لینے بھی چلے آئے۔۔۔ وہ کسلمندی سے اٹھ کر بیٹھ

URDU NOVEL BANK

گئیں، دل عجیب بھاری سا ہو رہا تھا پتہ نہیں کیوں۔۔۔اس پر مزید شوہر کی اچانک آمد نے الجھن میں مبتلا کر دیا۔ وہ آہستگی سے امی کے کمرے کا دروازہ بند کر کے باہر نکل آئیں، وہ سو رہی تھیں۔ حق نواز ان سے پہلے اعجاز خالو کا استقبال کر چکا تھا۔

"ارے آپ یوں اچانک۔۔۔بتایا بھی نہیں؟"

سلام کرنے کے بعد انہوں نے چھوٹتے ہی پوچھا۔

"ہاں بس سوچا شایان کی کچھ چیزیں خرید لوں، کافی دن سے فینٹیسی لینڈ جانے کی ضد بھی لگا رکھی تھی۔۔بچے کہاں ہیں؟نظر نہیں آرہے؟"

انہوں نے اِدھر اُدھر بے قرار سی نظر دوڑاتے ہوئے بیگم سے بچوں کی بابت استفسار کیا اور کولڈ ڈرنک کا گلاس لبوں سے لگایا جو حق نواز ابھی انکے سامنے رکھ کے گیا تھا۔ اعجاز خالو کے سامنے وہ کافی شرافت کا مظاہرہ کیا کرتا تھا کیونکہ وہ کافی طرح دار سے تھے۔

"بچے تو کومل کی طرف ہیں صبح سے، آپ کہیں تو بلوا لوں؟ میرا اپنا دل بے چین سا ہے ناجانے کیوں۔۔۔بیٹے حق نواز جاؤ ذرا بچوں کو تو لے آؤ کومل کی طرف سے۔۔۔!!"

پنکی خالہ نے اعجاز خالو کی بات کا جواب دیتے ساتھ ہی حق نواز کو پچکار کر کہا۔ اعجاز خالو بغور انکا چہرہ دیکھ رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم خود جاؤ، اکیلے بچے کو بھیجنا مناسب نہیں۔۔۔بیٹی کے سسرال کا معاملہ"
"!!ہے۔۔۔
پنکی خالہ انکی بات پر ہولے سے ہنس دیں۔
آپ بھی نا شایان کے بابا کبھی کبھی حد ہی کرتے ہیں، ارے بھئی یہ کونسا دور ہے"
بھلا ایسی باتوں کا؟ اور ویسے بھی زیتون آپا بہت بھلی مانس انسان ہیں وہ ان باتوں کا
"تردد نہیں کرتیں۔۔۔خیر آپکی تسلی کی خاطر میں خود بھی چلی جاتی ہوں۔۔۔
وہ کہتے ساتھ ہی دوپٹہ درست کرتے ہوئے باہر کی جانب چل دیں۔۔۔۔اعجاز خالو
مسکرا بھی نہ سکے وہ عجیب سی بے چینی محسوس کر رہے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ وحشت ناک تاثرات کے ساتھ ان معصوم بچوں کو گلے سے پکڑ کر ہوا میں معلق کیے ہوئے تھا۔ ہادیہ تو بالکل بے دم ہو چکی تھی مگر ارسلان نے پھر بھی اسے نہیں چھوڑا تھا جبکہ شایان کی چیخیں اب غوں غاں اور خرخراہٹوں میں تبدیل ہو کر معدوم ہونے کے قریب تھیں۔ کومل کے منجمد وجود میں لاوا سا ابلا، ناجانے کب سے وہ شقی القلب انسان نما حیوان ان ننھی معصوم جانوں کے ساتھ یہ ظلم کر رہا تھا۔ کومل میکانکی انداز

URDU NOVEL BANK

میں آگے بڑھی اور جو شے ہاتھ لگی بغیر دیکھے اس نے تھام لی اور پوری قوت سے ارسلان کے سر پر اس سے وار کیا۔ ارسلان بے حد مطمئن انداز میں یہ کاروائی انجام دے رہا تھا یکدم سر پر پڑنے والی زوردار ضرب سے چکرایا اور اسکے ہاتھوں کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی، بچوں کی گردنیں اسکے ہاتھ سے چھوٹ گئیں اور وہ نیچے گر گئے۔ نیچے صوفہ نہ ہوتا تو وہ دونوں شاید لہولہان ہو چکے ہوتے۔ ارسلان نے گھوم کر اپنے پیچھے دیکھا اور کومل کو دیکھ کر وہ ہنس دیا، کومل کے مردہ وجود میں بجلی سی پیدا ہوئی۔وہ پوری قوت سے چلائی اور ایک زوردار ضرب اسکے منہ پر ماری، وہ چکرا کر نیچے گر گیا۔۔۔آنکھوں کے آگے اندھیرا چھانے سے پہلے اس نے کومل کو لہرا کر نیچے گرتے دیکھا تھا۔۔۔کچھ بھاگتے قدموں کی آہٹیں اور پھر اسے کچھ ہوش نہ رہا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

●●●●●●●●●●●

کومل کے لئے یہ واقعہ قطعاً فراموش کر دینے لائق نہیں تھا۔ وہ کبھی خواب میں بھی اس قسم کی درندگی کے بارے میں نہیں سوچ سکتی تھی۔امی نے صاف کہہ دیا تھا کہ کومل اب واپس اس گھر میں نہیں جائے گی۔ابو تذبذب کا شکار تھے مگر فی الحال خاموش تھے۔ وہ کل شام سے اپنے میکے میں قیام پذیر تھی اور ارسلان کے لیے یہ بات بالکل قابلِ قبول نہ تھی، شادی کے بعد سے اب تک وہ اسکی نظروں سے ایک دن تو کیا

URDU NOVEL BANK

ایک شب کے لیے بھی دور نہ ہوئی تھی۔ وہ کسی بھی قسم کا لحاظ کیے بغیر کومل کو لینے چلا گیا۔ اسے دروازے پر کھڑا دیکھ کر امی کا میٹر گھوم گیا تھا اس سے پہلے کہ وہ کوئی سخت سست سنا بیٹھتیں ابا نے انہیں کچھ بھی کہنے سے روک دیا اور کومل کو ارسلان کے ساتھ بھیجنے سے انکار کر دیا۔ ارسلان واپس اپنے کمرے میں آکر رات ہونے کا انتظار کرنے لگااور رات کے بارہ بجتے ہی وہ آہستگی سے چھت پر آیا،پہلے اس نے کومل کے اور اپنے گھر کا فاصلہ ماپا پھر تمام ہمت مجتمع کرکے ایک زوردار چھلانگ لگائی دوسرے ہی لمحے وہ کومل کی چھت پر موجود تھا۔اسکی قسمت اچھی تھی جو وہ زندہ سلامت اپنے پاؤں پر کھڑا تھا ورنہ اسکی ہڈی پسلی بھی ٹوٹ سکتی تھی۔وہ دبے پاؤں سیڑھیاں اتر کر نیچے چلا آیا اوربغیرآگے پیچھے دیکھے کومل کے کمرے میں گھس گیا۔ کومل نماز ادا کر رہی تھی، کسی کی دبے پاؤں کمرے میں آمد سے اسکا انہماک تو ٹوٹا ہی تھا اسکے ساتھ خوف سے دل بھی لرز کر رہ گیا۔ جیسے تیسے نماز مکمل کرکے سلام پھیرا اور ارسلان کو دیکھ کر اسکا شک یقین میں بدل گیا۔وہ بےتاثر چہرے کے ساتھ اسکی جانب متوجہ ہوئی اور سوالیہ نگاہیں اسکے چہرے پر جما دیں۔

"وہ--وہ مجھے نیند نہیں آ رہی تھی تو--تو میں تمہیں لینے آیا ہوں---"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اتنا کہہ کے وہ اسکا چہرہ دیکھنے لگ گیا کہ کومل کس قسم کے ردِ عمل کا مظاہرہ کرتی ہے۔ مگر وہ ہنوز انہی نگاہوں سے اسے دیکھتی رہی۔

"!چلو۔۔چلو چلیں کومل۔۔اپنے گھر۔۔۔"

ارسلان نے اٹھ کر اسکا ہاتھ تھام لیا مگر کومل نے جھٹکے سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوا کر دونوں بازو سینے پر باندھ لیے اورتنک کر غصیلی نگاہوں سے ارسلان کی جانب دیکھا۔

"میں اب کبھی آپکے ساتھ نہیں جاؤنگی سمجھ گئے آپ؟جس راستے سے اندر آئے ہیں اسی راستے سے واپس چلے جائیں، وہ رہا دروازہ۔۔۔!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے باقاعدہ ہاتھ کے اشارے سے اسے باہر کا راستہ دکھایا۔ وہ حتی المقدور ارسلان کی جانب دیکھنے سے احتراز برت رہی تھی۔ ارسلان بے یقینی سے نفی میں سر ہلانے لگا۔

"!یہ۔۔یہ۔۔۔یہ تم کیا کہہ رہی ہو کومل؟ تم بیوی ہو میری ۔۔تمہیں میرے ساتھ۔۔"

"بس!!"کومل نے پلٹ کر غضب ناک نگاہوں سے اسے گھورا۔۔"تھوڑی سی شرم باقی ہے تو چپ چاپ واپس چلے جائیں یہاں سے ۔۔آپکی ہمت کیسے ہوئی یہانتک آنے کی؟

URDU NOVEL BANK

آخر لینے کیا آئے ہیں آپ یہاں اور کس منہ سے آئے ہیں؟انسانیت نام کی کوئی شے ہے بھی یا نہیں آپکے اندر؟"

وہ واقعی اسکی ڈھٹائی پر حیران تھی۔وہ خود پر جبر کرتے ہوئے پلٹ گئی جیسے اسکی شکل تک نہ دیکھنا چاہ رہی ہو۔اسکے علاوہ اسے یہ بھی احساس ہو رہا تھا کہ وہ بہت زیادہ بول گئی ہے، اسکی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ اسکی ارسلان سے کبھی اتنی بات ہی نہیں ہوئی تھی۔

!!اب بس کرو نا کومل مجھے بہت نیند آ رہی ہے۔۔چلو اپنے گھر چلتے ہیں۔۔

کومل نے بے یقینی سے پلٹ کر اسکی جانب دیکھا، تب ہی یکدم دروازہ کھول کر ابا اندر چلے آئے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بے غیرت انسان تجھے میں بتاتا ہوں ابھی، تو رک ذرا۔۔!"ابا اپنا جوتا اتار کر اسکی جانب لپکے۔۔"الو کے پٹھے،تیری ہمت کیسے ہوئی۔۔؟"

کومل حواس باختہ سی ایک جانب کھڑی تھر تھر کانپ رہی تھی۔ اسکی ہمت نہ ہوئی ابا کو روک سکتی،ابا نے کھڑے کھڑے ارسلان کی اچھی خاصی دھلائی کر دی تھی اسکا

URDU NOVEL BANK

اطمینان بھی قابلِ دید تھا مزے سے مار کھاتا رہا۔شور کی آواز سن کر سبھی کومل کے کمرے میں بھاگے چلے آئے

دفعان ہو جاؤ یہاں سے ابھی اسی وقت اور کوئی ضرورت نہیں دبارہ میرے گھر کی طرف دیکھنے کی۔۔

یہ آپ لوگ ٹھیک نہیں کر رہے اس گھر کا داماد ہونے کی حیثیت سے میرے ساتھ آپکا یہ سلوک آپکو۔۔آپ سب کو دائمی نقصان سے دوچار کر سکتا ہے۔

ارسلان نے انہیں دھمکی دینے کی ناکام کوشش کی کیونکہ ابا کا ہاتھ ایک بار پھر جوتے کی جانب جاتا دکھائی دے رہا تھا۔کومل کا دل خوف سے سکڑ رہا تھا۔وہ تیزی سے اسکے پاس آئی اور اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگی اور پھر ایک دم اسکے سامنے ہاتھ جوڑ دیئے۔ابا نے پہلے حیرت اور پھر غصے سے اسکی جانب دیکھا، وہ کومل سے اس چیز کی بالکل توقع نہیں کر رہے تھے۔ کچھ یہی حال امی کا بھی تھا۔

خدا کے لیے چلے جائیے یہاں سے میں آپکے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں،مجھے مزید عذاب میں مت مبتلا کریں، چلے جائیں یہاں سے۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارسلان نے ایک نظر کومل کے التجائیہ انداز کو دیکھا اور پھر جتاتی نظر کومل کے والدین پر ڈالی۔

ٹھیک ہے ابھی تو میں جا رہا ہوں مگر میں جلدی آؤں گا اپنی کومل کو لینے۔۔اچھی طرح !ذہن نشیں کر لیں یہ بات آپ لوگ۔۔

ارسلان یہ کہہ کر رکا نہیں بلکہ باہر نکل گیا۔

خبیث انسان،کوئی ضرورت نہیں اسکے سامنے خوف کھانے کی، میں صبح ہی اسکی رپورٹ درج کرواتا ہوں تھانے جا کر ،چار دن جیل کی ہوا لگے گی تو خود ہی عقل ٹھکانے آجائے گی، ایسوں کا یہی علاج ہے۔۔

ابا نے غصے سے دانت پیستے ہوئے کومل کو گھور کر کہا اور اسکے کمرے سے باہر نکل گئے۔کومل گرنے کے سے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی۔امی اسکی حالت دیکھتے ہوئے پاس ہی بیٹھ گئیں اور اشارے سے سلیم نواز اور حق نواز کہ وہاں سے جانے کا کہا۔۔

دوسرے ہی لمحے کمرہ خالی تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پریشان مت ہو تمہارے ابا کے ہوتے کوئی تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا، اللہ غارت کرے ناجانے کب سے بری نظر ڈالے بیٹھا تھا۔کن عزائم سے یہاں آیا تھا۔۔ایسے ہی تو ہوتی ہیں وارداتیں ،ہائے شومئ قسمت ہم تو بے خبری میں ہی مارے گئے۔

امی نے ہاتھ ملتے ہوئے دکھی لہجے میں کہا تو کومل نے بے ساختہ انکی جانب دیکھا، تھوڑی دیر کے لیے اسکے آنسو بھی تھم گئے تھے۔وہ بغیر پلکیں جھپکائے انکی جانب دیکھتی رہی،کیا کوئی بیٹی اپنے ماں باپ کو یہ کہہ سکتی ہے کہ اسکو تباہ کرنے والے خود اسکے والدین ہی ہیں؟ اسکے اندر سے سوال اٹھا یا شاید اس نے خود سے پوچھا تھا۔جو بھی تھا،کم ازکم وہ اس سوال کا جواب نہیں جانتی تھی مگر اس وقت وہ اونچی آواز میں ساری دنیا کے سامنے چیخ چیخ کریہ کہنا چاہتی تھی کہ اسکا سب کچھ بگاڑنے والے اسکے ماں باپ ہی ہیں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایسے کیا دیکھ رہی ہو بیٹی؟

امی نے کومل کے یوں دیکھنے پر اس سے پوچھا کومل نے اپنی نگاہ کا زاویہ تبدیل کر لیا اور اپنے اندر سے اٹھتے طوفانی شور کو دباتی اٹھ کھڑی ہوئی۔

مجھے اس وقت تنہا چھوڑ دیں امی ، میں کسی سے کوئی بات نہیں کرنا چاہتی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ انکی طرف دیکھ بھی نہیں رہی تھی۔امی نے ایک دکھ بھری نظر اسکی پشت پر ڈالی اوراُٹھ کر تسلی کی خاطر اسکے کندھے پر ہاتھ رکھنا چاہا مگر ناجانے کیاسوچ کر اپنا ارادہ موقوف کر دیا اور خاموشی سے باہر چلی گئیں۔

★★★★★★

سعدیہ نے آج اپنی سہیلی کی طرف جانا تھا۔ وہ چاہتی تھی قدر کا کوئی اچھا سا جوڑا پہن کر خوب شو مارے ، امی سے پوچھتی تو صلواتوں کے علاوہ کچھ سننے کو نہیں ملنا تھالہذا اس نے یہی مناسب سمجھا کہ خود قدر سے یہ فرمائش کرکے دیکھے۔ اپنی سوچ کو عملی جامہ پہنانے کی غرض سے وہ اسکے کمرے میں چلی آئی مگر دروازہ کھولتے ہی اس نے جو منظر دیکھا اسکی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں۔قدر بے ترتیب حلیے میں اسکے سامنے فرش پر گری ہوئی تھی اور یقیناً بے ہوش تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی۔۔امی۔۔جلدی آئیں دیکھیں قدر کو کیا ہو گیا؟

اس نے لمحہ بھر مینچخ چیخ کر سارے گھر کو اکٹھا کر لیا تھا۔ جمعے کا دن تھا سبھی گھر پر تھے۔ابو نے احتشام سے قدر کوفوری اسپتال لے جانے کا حکم دیا،وہ نہ بھی کہتے تو وہ یہی کرنے والا تھا۔اس نے سنجیدگی سے ریسکیو 1122 کو کال ملا کر ایمبولینس منگوائی

URDU NOVEL BANK

اور قدر کو فرش سے اٹھا کر بستر پر منتقل کیا، اسکی دل کی دھڑکن بہت آہستہ چل رہی تھی۔ ابو اب بھی پاس ہی تھے،انکا دھیان یکدم کسی چیز نے اپنی جانب مبذول کرایا ، وہ دو قدم چل کر آگے بڑھ آئے اور جھک کر بیڈ کے پاس گری سیگریٹ کی ڈبیہ اُٹھا لی۔ سیگریٹ کی بدبو تو وہ کمرے میں آتے ہی محسوس کر چکے تھے مگر اس وقت سنجیدگی سے ہاتھ میں پکڑی ڈبیہ کو دیکھ رہے تھے۔انہوں نے بے ہوش پڑ ی قدر کا چہرہ بغور دیکھا ،ایک طائرانہ نظر کمرے پرڈالی۔۔ایش ٹرے ایک گلدان کے پیچھے پڑی نظر آگئی تھی۔ انہوں نے ایک گہرا سانس لیا اور خاموشی سے سیگریٹ کی وہ ڈبیہ جیب میں ڈال لی۔ باہر ایمبولینس آچکی تھی۔ ٹھیک آدھ گھنٹے بعد احتشام لیڈی ڈاکٹر کے سامنے بیٹھا ہوا تھا۔ اسپتال میں اس وقت زیادہ رش نہ ہونے کی وجہ سے ڈاکٹر نے جلدی وقت دے دیا تھا۔احتشام نے کرسی سنبھال کر ڈاکٹر صاحبہ کا بے حد سنجیدہ چہرہ دیکھا۔

کیا آپ جانتے تھے کہ آپکی وائف کا تھرڈ منتھ چل رہا تھا؟

تھا کہ لفظ پر احتشام نے چونک کر ڈاکٹر کا چہرہ دیکھا۔وہ کوئی جواب نہ دے سکا۔

افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ وہ بچہ مناسب نگہداشت نہ ہونے کے سبب لگ بھگ آٹھ گھنٹے پہلے ضائع ہو چکا ہے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ڈاکٹر نے جیسے کوئی دھماکہ کیا تھا۔احتشام نے پھٹی پھٹی آنکھوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔

دراصل اپنے احساسات سے وہ خود ہی بے خبر تھا۔

!آیئے میرے ساتھ۔۔

ڈاکٹر نے کرسی سے اٹھتے ہوئے کہا تواحتشام میکانکی انداز میں کرسی سے اُٹھ کھڑا ہوااور لیڈی ڈاکٹر کے پیچھے چلتا قریبی کمرے میں چلا آیا، قدر اردگرد سے بے خبرعالمِ غش میں تھی۔درد کے نشان اب بھی اسکے چہرے پر رقم تھے،چمکدار جلد پر زردی کھنڈی ہوئی تھی اور ہونٹوں پر جمی پپڑی اسے بے حد عجیب بنا رہی تھی۔احتشام کی آنکھیں بھر آئیں ،اس سے مزید نہ دیکھا گیا۔۔آخر انسان ہی تو تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دیکھیں مسٹر احتشام آپ اس وقت جن احساسات سے دوچار ہیں میں انہیں بخوبی سمجھ سکتی ہوں مگر اس دنیا میں آنے والا ہر وجود اپنے مقررہ وقت سے زیادہ زندگی کی مہلت نہیں لے سکتا۔ہاں مگر ایک بات میں ضرور کہوں گی کہ اس حادثے کی ساری ذمہ داری قدرت پر عائد کر دینا بھی مناسب نہینکیونکہ کچھ قصور آپکا اپنا بھی ہے۔

ڈاکٹر پیشہ ورانہ انداز میں بولتے ہوئے اسے قدر کے نزدیک لے آئی۔احتشام نے اسکی بات پر سر اٹھا کر حیرے سے اسکا چہرہ دیکھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

جی ہاں!پیشنٹ کی حالت دیکھ رہے ہینآپ؟یہ حال تب ہوتا ہے جب زچہ کی مناسب دیکھ بھال نہ کی گئی ہواور اس حالت میں تو ویسے بھی بے حد احتیاط کی ضرورت ہوتی ہے۔۔پہلے تین ماہ بہت اہمیت کے حامل ہوتے ہیں ،ان تین ماہ میں ہر طرح کی احتیاط لازم ہے۔

بات کرتے کرتے وہ قدر کا بلڈ پریشر بھی چیک کر رہی تھی اور نوٹ پیڈپر تمام ضروری نکات درج کرتی جا رہی تھی۔

آپکو یہ سب باتیں اس لیے بتائی جا رہی ہیں کیونکہ آپ انکے شوہر ہیں ،آپ سے زیادہ ان کے نزدیک فی الحال کوئی نہیں۔۔اگر اللہ انہیں دبارہ زندگی عطا کرتا ہے تو آپ ہی کو انکا ہر طرح سے خیال رکھنا ہے۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

دوبارہ زندگی؟

احتشام نے اسکی بات کاٹ کر پوچھا۔

پیشنٹ کی حالت بے حد سیریئس ہے کیونکہ انہیں ابھی تک ہوش میں نہیں لایا جا سکا،جس قدر خون بہہ چکا ہے یقینی طور پر کچھ بھی کہنا ممکن نہیں،اسی لیے خود کو ذہنی طور پرکسی بھی خبر کے لیے تیار رکھیں !۔۔

URDU NOVEL BANK

احتشام نے بے یقینی سے آنکھیں پھیلا کر ڈاکٹر کا چہرہ دیکھامگر وہ ضروری سامان اور چند دواؤں کا پرچہ اسے تھما کر جا چکی تھی۔اسکے جانے کے بعداحتشام سست قدموں سے قدر کے قریب جھکا اور درد کی ایک عجیب سی کیفیت کو اپنے دل میں محسوس کیا۔۔

قدر؟

وہ کئی مہینوں بعد اسے پکار رہا تھامگر قدر نے بولنا تھا وہ نہ بولی۔احتشام نے آکسیجن ماسک کے پیچھے اسکا کمزور چہرہ دیکھا اور سختی سے آنکھیں میچ لیں۔بہت سے آنسوؤں بند باندھنے کی ایک کوشش۔۔۔

یہ اپنا کیا حال بنا لیا ہے تم نے؟کیا تھی تم اور کیا بن گئی ہو؟کیاملا تمہیں یہ سب کرکے ۔۔۔؟آخر کیا؟اپنی آنکھیں کھولو اور جواب دو مجھے،سن رہی ہو نا تم؟قدر؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے اسے اٹھانےکی بہت کوشش کی مگر ناکام رہا اور وہاں سے اُٹھ کر خستہ حالی کی کیفیت میں واپس چلا آیا۔۔امی نے ساری بات سننے کے بعد سب سے پہلے شکرانے کے دو نفل ادا کیے تھے۔

URDU NOVEL BANK

اعجاز خالو نے تو صاف کہہ دیا تھا کہ وہ ہر حال میں ارسلان کے خلاف مقدمہ دائر کر کے رہیں گے،انکے خیال میں یہ معاملہ عدالت تک ضرور جانا چاہیے تاکہ دوسرے جرائم پیشہ عناصر بھی اس سے سبق حاصل کر سکیں۔امی انکی پشت پناہی میں آگے آگے تھیں جبکہ ابا کے پاس گہری چپ کے سوا فی الحال کچھ نہیں تھا مگر صاف ظاہر تھا کہ کوئی بھی کومل کو دوبارہ ارسلان کے پاس بھیجنے کے حق میں نہیں۔ کومل کے دن رات عجیب انتشار میں گزر رہے تھے۔وہ ہر وقت سوچ میں گم نظر آتی تھی۔

اس دن امی، حق نواز کے ساتھ صبح ناشتے کے بعد پنکی خالہ کی طرف چلی گئی تھیں جبکہ کومل باورچی خانے میں دن کے کھانے کی تیاری میں مصروف تھی۔ ارسلان کی کال دیکھ کر کومل نے فون ایک جانب رکھ دیا مگر وہ مستقل مزاجی سے دوسری، تیسری اور اب چوتھی بار کال کر رہا تھا۔ کومل نے بیزاری کے باوجود کال اٹھا لی۔

"شکر ہے کومل تم نے کال تو اٹھائی،مجھے پتہ تھا تم میری کال اگنور نہیں کر سکتی۔۔۔!!"

ارسلان نے پراعتماد مگر عجیب انداز سے کہا تو کومل کے دل میں بیزاری کچھ مزید بڑھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کہیے کیوں فون کیا تھا؟"

کومل نے سپاٹ لہجے میں پوچھا تو ارسلان نے فوراً جواب دیا۔

"میں جانتا ہوں تمہارے گھر والے تمہیں مجھ سے کبھی ملنے نہیں دیں گے مگر میں صرف ایک آخری بار تم سے ملنا چاہتا ہوں، پلیز کومل انکار مت کرنا۔۔۔" کومل نے تنگ آکر اسکی بات کو کاٹنا چاہا مگر ارسلان نے اسے بولنے کا موقع نہیں دیا،"صرف ایک آخری موقع دے دو مجھے میں اپنی زندگی کے اُس راز سے تمہیں آشنا کروانا چاہتا ہوں جس نے مجھے ایسا بنا دیا ہے، میرا تم سے وعدہ ہے میری پوری بات سننے کے بعد تمہارا جو بھی فیصلہ ہوگا میں بلا چوں چراں اس پر سر جھکا دوں گا۔۔۔!!"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اتنا کہہ کر وہ خاموش ہوگیا دوسری جانب کومل سوچ میں پڑ گئی کہ ارسلان پر یقین کرے یا نہ کرے چونکہ وہ خود بھی ارسلان کی عجیب و غریب حرکات سے عاجز آچکی تھی اس لیے یہ تجسس بھی اپنی جگہ برقرار تھا کہ آخر وہ کون سا راز ہوگا جو ارسلان اسے بتانا چاہتا ہے۔۔۔

"ٹھیک ہے مگر اسکے بعد جو فیصلہ میرے والدین کریں گے آپکو اسے ہر حال میں ماننا ہی ہوگا۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے قطعی انداز میں جواب دیا تو ارسلان نے اسے بھرپور انداز میں یقین دہانی کروائی یوں وہ ٹھیک آدھ گھنٹے بعد کومل کے گھر موجود تھا۔ سلیم نواز ہاتھ میں کتاب تھامے دروازے تک گیا مگر ارسلان کو دیکھ کر بری طرح چونک گیا اس نے ناگوار انداز میں ارسلان کو باہر کا رستہ دکھانا چاہا مگر ارسلان نے یہ کہہ کر روک دیا کہ وہ یہاں کومل کے بلانے پر آیا ہے، سلیم نواز نے الجھ کر اسکا چہرہ دیکھا اور پھر کومل کو دیکھ کر ایک طرف ہٹ گیا۔

اب بتائیں کیا تھی وہ ضروری بات؟ کون سا راز ہے جو آپکو بے چین کیے ہوئے ہے؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کومل اسے ڈرائنگ روم میں لے آئی تھی، اسکے بیٹھتے ہی سوالات کی بوچھاڑ کردی۔

ارسلان اسکی عجلت اور اکتاہٹ محسوس کرکے محظوظ ہوا، اس بات پر کومل کو مزید کوفت محسوس ہو رہی تھی وہ کافی دیر خاموش بیٹھا رہا یوں معلوم ہوتا تھا کسی اندرونی کشمکش کا شکار ہے مگر اس سے پہلے کہ وہ کوئی بات شروع کرتا ابا آگئے یقیناً سلیم نواز نے انہیں خبر پہنچا دی تھی۔ ارسلان کو دیکھ کر انکا پارہ چڑھ گیا۔ وہ غم و غصے سے اسکی جانب بڑھے۔ کومل خوفزدہ ہوکر بے ساختہ اپنی جگہ سے کھڑی ہوگئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم یہاں کیا کر رہے ہو؟ میرے منع کرنے کے باوجود تمہاری اتنی ہمت کیسے ہوئی کہ"
"میرے گھر کی دہلیز پار کرسکو؟

ابا کی غراہٹ پر ارسلان کا اطمینان دیدنی تھا۔

"!!میں یہاں اپنی بیوی کی مرضی سے آیا ہوں، چاہیں تو پوچھ سکتے ہیں۔۔۔۔"

اس نے اسی اطمینان سے خوف سے کانپتی کومل کی جانب اشارہ کیا تو ابا کومل کو حیرت و غصے سے گھورنے لگ گئے۔ کومل نے پشیمانی و شرمندگی سے نظریں جھکا لیں۔

تمہاری کسی بکواس پر کان نہیں دھر سکتا میں تم جیسے خر دماغ انسان سے کوئی بعید"
"!!نہیں، تم ہی نے ورغلایا ہے میری بیٹی کو۔۔۔ابھی اسی وقت یہاں سے چلے جاؤ

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!میں کومل سے بات کیے بغیر نہیں جاؤں گا۔۔"

ابا اسکی دیدہ دلیری پر لال پیلے ہو گئے اور جو ان کے منہ میں آیا بولتے چلے گئے۔

کومل میری بانکاح بیوی ہے،اس پر میرا پورا حق ہے میں جیسے چاہوں اس سے بات کر"
سکتا ہوں۔۔اگر اب آپ لوگوں نے مجھے اس سے ملنے سے روکا یا کسی بھی قسم کی بدمزگی
کا مظاہرہ کیا تو میں پولیس طلب کرنے پر مجبور ہو جاؤں گا، پھر نہ آپ مجھے اس سے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ملنے سے روک سکیں گے اور نہ کوئی اور بلکہ ساری زندگی عدالت کے چکر کاٹتے رہیے گا،بہتر یہ ہے کہ میرے راستے سے ہٹ جائیں۔۔۔۔"!!

ارسلان نے ابا کی دس باتوں کے جواب میں واضح طور پر دو ٹوک جواب دیا تھا۔ابا غصے سے تلملا کر رہ گئے۔

" تم اس قسم کی فضول دھمکیاں کسی اور کو جا کر دینا کیونکہ کومل کا اور تم جیسے درندہ صفت انسان کا ایک ساتھ رہنا ناممکن ہے، تمہیں اسے طلاق دینا ہوگی۔۔"!!

"ٹھیک ہے مگر اس بات کا فیصلہ بھی کومل ہی کرے گی،آپ نہیں"!!

اسکا انداز چیلنج دینے والا تھا۔ابا کا بس نہیں چلتا تھا اسے زندہ درگور کر دیتے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مجھے تم سے تنہائی میں کچھ بات کرنی ہے،کیا تم میرے ساتھ چلو گی؟"

وہ کومل کی جانب پلٹ کر بولا۔

"کومل تمہارے ساتھ کہیں نہیں جائے گی۔۔"!

ابا نے بھڑک کر کہا مگر ارسلان نے کومل کے چہرے کو فوکس میں رکھا۔

" میں آپکے ساتھ کہیں نہیں جا سکتی ارسلان ،اپنا وقت ضائع مت کریں اور چلے جائیں یہاں سے۔۔۔"!!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بالآخر کومل نے تنفر سے منہ پھیر کر کہا۔ ارسلان نے حیرت سے اسکی طرف دیکھا۔۔۔ مگر پھر عجیب انداز میں مسکرایا۔

"تمہیں بات کرنا ہوگی کومل! یہ ہماری زندگی کا معاملہ ہے۔۔۔صرف ایک بار میری بات سن لو پھر جو تمہارا فیصلہ ہوگا میں اس پر بغیر کچھ کہے سر جھکا دوں گا۔اب چلیں؟"

ارسلان نے اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا، کومل نے بیزاری و تنفر سے اسکا چہرہ دیکھا پھر پتہ نہیں کیا سوچ کر ابا کو دیکھا، ایک گہری سانس لی اور اسکے ساتھ چل دی۔ اسکی نگاہوں میں التجا تھی، ابا نے سر جھٹک کر غصے سے منہ پھیر لیا۔

"!!جو بھی بات کرنی ہے یہاں میرے کمرے میں کیجئے اور جلدی کیجئے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے محض خانہ پری کرنے کی کوشش کی فیصلہ تو پہلے ہی ہو چکا تھا۔ارسلان اسے کئی لمحے جی بھر کر دیکھتا رہا، کومل تحمل اور برداشت کا دامن تھامے بیٹھی رہی کیونکہ اسے ارسلان کے یوں دیکھنے کی عادت کا علم تھا۔

"کومل میں بہت چھوٹا تھا جب امی نے ابو سے علیحدگی اختیار کر لی اور مجھے لے کر نانا کے گھر آگئیں۔نانا کا گھر بہت بڑا تھااور وہ امی سے بہت پیار بھی کرتے تھے مگر نانا کی وفات کے بعد ماموں نے امی کی دوسری شادی کر دی چونکہ ماموں کی کوئی اولاد

URDU NOVEL BANK

نہیں تھی اس لیے مجھے انہوں نے اپنے پاس رکھ لیا اور امی کے سسرال والوں کی خواہش بھی یہی تھی کہ میں ماموں کے پاس رہوں۔امی کے ساتھ میرا تعلق اتنا مضبوط کبھی نہیں رہا تھا،وہ ہر وقت کتابوں کی دنیا میں گم رہتیں یا پھر اپنی سہیلیوں میں مگن رہتی تھیں میرا زیادہ وقت نانا کے بعد ماموں کی سنگت میں گزرنے لگا،دوسری شادی کے بعد امی پہلے جیسی نہیں رہی تھیں وہ اب زیادہ ترخاموش رہتی تھیں ۔اکثر میں نے انہیں ماموں کے پاس بیٹھ کر روتے بھی دیکھا تھا مگر میری ان کے ساتھ اتنی فرینکنس نہیں تھی کہ خود جا کے انکے رونے کی وجہ معلوم کر سکتا بس اتنا یاد ہے کہ جب بھی وہ روتی تھیں مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا تھا۔پھر وقت یونہی گزرنے لگا ، امی ہفتہ دس دن بعد آتیں تھوڑی دیر میرے پاس بیٹھتیں،چند ادھراُدھر کی باتیں کرتیں اورپھر واپس چلی جاتیں، ماموں کے پاس اب وہ بہت کم بیٹھتی تھیں۔مجھے اب امی کی آمد سے ڈر لگنے لگا تھا کیونکہ ہر بار انکے جانے کے بعد ممانی مجھے بہت مارتی تھیں اور پھر کمرے میں بند کرکے سارا دن بھوکا رکھتی تھیں،کچھ کھانے کو نہ دیتیں۔۔۔ایک دن باتوں باتوں میں میں نے امی سے کہہ دیا کہ امی آپ یہاں مت آیا کریں تو وہ بہت حیران ہوئیں اور مجھے خود سے لپٹا لیا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیوں بیٹا؟"

انہوں نے میرے بال سنوارتے ہوئے مسکرانے کی کوشش کی،ابھی میں انہیں وجہ بتانے ہی لگا تھا کہ ممانی کمرے میں آگئیں اور میں ڈر کر خاموش ہوگیا۔امی اور ممانی باتوں میں مگن رہیں اورپھر امی شاید میری بات کو بھول بھال کر اپنے گھر چلی گئیں۔

،اس رات مجھے ممانی نے بہت مارا

"اب تو گھر کی باتیں بتائے گا اس ڈائن کو؟ہاں ،بتا ذرا؟"

بہت زیادہ مارا کومل---یہاں---یہاں--اور یہاں---

ارسلان اسے بچوں کی طرح اسے بتا رہا تھا۔کومل دم سادھے اسکی بات سن رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس دن کے بعد سے میرے اندر ایک بہت بڑی تبدیلی آئی، اب میں نے کسی بھی چیز کے لیے ضد کرنا چھوڑ دی تھی،چپ چاپ اسکول جاتا،چپ چاپ مار کھاتا اور کھانا اگر مل جاتا تو وہ بھی چپ چاپ کھا لیتا۔۔میں نے کھلونوں کی فرمائش کرنا چھوڑ دی تھی بلکہ جو کھلونے امی لے کر آتیں میں انہیں بھی توڑ پھوڑ دیتا تھا۔سب کہتے تھے میں بہت بدتمیز ہو گیا ہوں جبکہ مجھے ایسا بالکل بھی نہیں لگتا تھا۔اب میں چھ سال کا ہو چکا تھا،مجھے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گھر سے زیادہ باہر کی دنیا میں دلچسپی محسوس ہونے لگی مگر ممانی نے مجھ پر گھر سے باہر جانے پر بھی پابندی لگا دی۔

اس چیز کا نتیجہ یہ نکلا کہ کوئی بھی ہم جماعت اگر مجھ سے باہر کی کوئی بھی بات کرتا تو میں اسے بری طرح دھنک کے رکھ دیتا،ماموں ممانی کا حلقہ احباب بے حد وسیع تھا کوئی بھی ملنے والا گھر میں آتا تو میں انکے بچوں کی خوب پٹائی کرتا اور اس چیز سے مجھے عجیب سی تسکین ملتی تھی۔سب مجھ سے ڈرنے لگے تھے، سہمے ہوئے بچوں کو دیکھ کر میرے دل میں ٹھنڈ سی پڑ جاتی تھی۔

ایک دن مجھے پتہ چلا کہ ماموں کے ہاں جلد ننھا مہمان آنے والا ہے، ان دنوں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بہت خوش رہا کرتے تھے اور ممانی نے بھی اب مجھے مارنا چھوڑ دیا تھا۔ مجھے یہ سب عجیب لگا کیونکہ انکے مارنے سے مجھے تحریک ملتی تھی اور میں زیادہ جانفشانی سے بچوں کو مارا کرتا تھا۔اب وہ سلسلہ چونکہ موقوف ہو چکا تھا اس لیے میں بے چین رہنے لگا۔جان بوجھ کر ایسے کام کرتا جس سے ممانی کو غصہ آئے اور وہ میری پٹائی کریں اور واقعی ایسا ہوتا بھی تھا۔

جس دن ماموں کی بیٹی دنیا میں آئی وہ دن مجھے آج بھی یاد ہے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!ارسل آؤ بیٹا ڈرو نہیں ---دیکھو یہ بہن ہے تمہاری"

ماموں نے ننھی سی بچی میری جانب بڑھاتے ہوئے کہا تو ممانی جان نے تڑپ کر انہیں دیکھا۔

"کک۔کیسی باتیں کرتے ہیں آپ؟بچہ ہے وہ ابھی---"

"بچہ نہیں ہے شیر ہے میرا شیر--"

انہوں نے بڑے فخر سے میری جانب دیکھ کر کہا تھا اور نومولود بچی میرے ہاتھ میں تھما دی۔گلابی کمبل میں لپٹی وہ بچی دنیا کی واحد بچی تھی جسے دیکھ کر میرے دل میں اسے مارنا تو دور چھونے تک کا خیال نہیں آیا۔میرے لیے باعث مسرت جو چیز تھی وہ ممانی کے چہرے پر پھیلا خوف تھا اور انکا سہما ہوا انداز مجھے کتنی تسکین پہنچا رہا تھا میں بتا نہیں سکتا۔پھر تو جیسے میرے ہاتھ اچھی خاصی سرگرمی لگ گئی۔میں نے جب بھی ممانی کو ڈرانا ہوتا تھا یونہی انکی بیٹی سامعہ کو آلہ کار بنا لیا کرتا تھا، اگر وہ مجھے بچی تھمانے سے انکار کرتیں تو میں ماموں کو شکایت لگانے کی دھمکی دے ڈالتا اور وہیں وہ رُک جاتیں--یہ مشغلہ یونہی چلتا رہا اور جیسے جیسے میرا حوصلہ بڑھتا گیا،میں نے انہیں تنگ کرنے کے نت نئے طریقے اپنانا شروع کر دیئے،وہ تمام طریقے میرے اپنے ایجاد

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کردہ ہوتے تھے۔ایک بار میں سامعہ کولے کر کچن میں چلا گیااور برنر کے قریب اسے ہوا میں اچھالنے لگا،مجھے پتہ تھا ممانی سامعہ کو تلاش کرتی ہوئی یہاں ضرور آئیں گی اور واقعی بالکل ایسا ہی ہوا۔ بس اس دن ایک عجیب بات یہ ہوئی کہ انکی غیر متوقع چیخ سن کر میرا توازن بگڑ گیا اور سامعہ ہوا میں اچھل کر سیدھا برنر کے اوپر آگری، اسکی قسمت اچھی تھی جو چولہے میں آگ نہیں جل رہی تھی ورنہ وہ جل کر خاک ہو چکی ہوتی۔۔اس دن گھر میں بہت ہنگامہ ہوا،ممانی ایک دن بھی مجھے اپنے گھر میں رکھنے کی روادار نہ تھیں جبکہ ماموں اس بات پر بضد تھے کہ ارسلان ایک چھوٹا سا سات سال کا بچہ ہے وہ ایسی خطرناک حرکت کبھی نہیں کر سکتا۔۔بہرحال اس بحث کا اختتام ہمیشہ کی طرح ممانی کی ہار اور ماموں کی جیت پر ہوا۔اب ہم دونوں ایک دوسرے کے پکے دشمن بن چکے تھے۔وہ مجھے میرے نانا کے گھر سے نکالنے کے منصوبے بناتیں اور میں انہیں اور زیادہ سہمانے اور خوفزدہ کرنے کے۔۔۔یہ سلسلہ یونہی چلتا رہتا اگر ایک دن ماموں مجھے خود اپنی آنکھوں سے سامعہ کی گردن دباتے نہ دیکھ لیتے، وہ دن اس گھر میں میرا آخری دن تھا۔مجھے یہ کہہ کر میری امی کے گھر بھیج دیا گیا کہ ہم اس قدر بگڑے ہوئے بچے کی ذمہ داری نہیں لے سکتے،کل کلاں کو کوئی اونچ نیچ ہو گئی تو الزام ہم پر ہی آئے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گااس لیے بہتر یہی ہے کہ اپنے بچے کو خود سنبھالو۔۔امی کے ہاں یوں بھی کوئی اولاد نہ تھی،اس لیے میری وہاں آمد پراس بار کسی نے کوئی اعتراض نہیں کیا تھا۔

امی کے ساتھ رہنا آسان نہ تھا۔وہ ایک ماں کی حیثیت سے مجھ میں دنیا کی ناجانے کون کون سی خامیاں محسوس کرتی تھیں اور خاص طور پر تب انکا ڈپریشن حد سے بڑھ جاتا جب وہ مجھے میری عمر کے دیگر بچوں کی طرح کھیلتا،کودتا یا فرمائشیں کرتا نہ دیکھتیں۔۔۔اکثر میں نے انہیں فون پر ماموں کے سامنے غصے سے یہ کہتے سنا تھا کہ "آپ نے میرے بیٹے کے ساتھ اچھا نہیں کیا، اسے بگاڑ کے رکھ دیا ہے۔۔۔"ناجانے وہاں سے کیا جواب آتا وہ فون کا ریسیور پٹخ کر رونا شروع کر دیتیں اورپھر میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ جایا کرتی تھیں۔۔۔انکا ہر وقت کا سمجھانا بجھانا اورڈانٹ ڈپٹ مجھے باغی بننے پر مجبور کر رہا تھا۔میرا نو سالہ ذہن کچھ ایسا کرنے کے منصوبے بنانے لگا کہ جس سے مجھے اس گھر سے رہائی مل سکتی، میری "شرارتوں" سے گھر بھر میں لڑائی کی فضا قائم رہتی تھی میں نہیں جانتا تھا امی کو میری وجہ سے کس کس کی کیا کیا بات سننا پڑتی ہے،بس انکے رونے سے میں بے چین سا ہو جاتا تھا۔میں نے امی کی نند کی بیٹی کے بال جلا دیئےاور یوں اس بار میرے ساتھ ساتھ امی کو بھی اس گھر سے نکال دیا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

گیا۔میں اب کافی مطمئن تھا۔امی کو سرکاری اسکول میں اچھی نوکوی مل گئی تھی جس کے ساتھ رہائش مفت تھی۔امی ایک بار پھر سے کتابوں کی دنیا میں گم ہو گئیں اور میں اپنی سرگرمیوں میں ۔۔۔ایک دن میں نے کھانا کھاتے ہوئے بڑے فخر سے امی کو بتایا کہ میں نے کیسے انکی نند کی بیٹی کے بال جلائے تھے تاکہ امی کواس قید سے رہائی مل سکے کیونکہ میں نے اکثر دیکھا تھا وہ امی سے بہت جھگڑا کرتی تھیں۔امی حیرت سے مجھے دیکھتی رہ گئیں۔انہوں نے اس دن اور مزید کئی دن مجھ سے بات نہیں کی تھی۔ وہ ماموں سے رابطہ استوار کرنے میں جُٹ گئیں تھیں اور یوں پھر سے دونوں گھروں میں آمدورفت شروع ہو گئی۔امی نے ماموں کے بہت اصرار پر بھی انکے گھر رہنے پر آمادگی ظاہر نہ کی تھی بلکہ اپنی ساری توجہ اور امی نے بہت کوشش کی کہ میں ایک نارمل زندگی گزار سکوں مگر یہ ممکن نہ ہو سکا میں جب لوگوں کو خوش دیکھتا ہوں تو سوچ میں پڑ جاتا ہوں کہ یہ سب مسکرا کیسے لیتے ہیں کیونکہ جب میں مسکراتا ہوں تو بچے تک ڈر جاتے ہیں،کوئی مجھ سے تعلق قائم کرنا پسند نہیں کرتا مگر جس دن تمہیں میں نے پہلی بار وہاں چھت پر دیکھا میں نے خود سے عہد کر لیاکہ تم سے خوش رہنے کا ہنر ضرور سیکھوں گا کیونکہ میں اب تھک گیا ہوں کومل یہ بوجھ مجھ سے مزید برداشت نہیں

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہوتا،مجھے تھام لو کومل ۔۔۔تم نے بھی تنہا چھوڑ دیا تو میں خودکشی کر لوں گا اور اسکی ذمہ دار ہوگی صرف تم!

وہ رقت بھرے انداز میں کہتے ہوئے اٹھ کھڑا ہوا ۔

میں کل آؤں گا تم سے جواب طلب کرنے،تمہارا ہر فیصلہ مجھے قبول ہوگا۔۔!

ارسلان چلا گیا تھا اور کومل کو کٹھن مقام پر کھڑا کر گیا تھا۔فیصلہ کرنے کا اختیار زندگی میں پہلی بار ملا تھا اور اسکے لیے خاصا مشکل تھا یہ کام۔۔امی نے پوچھنے کی بہت کوشش کی مگر کومل نے خاموشی کے سوا کوئی جواب نہ دیا۔

"ڈرنے یا گھبرانے کی کوئی ضرورت نہیں ہے ، تم تنہا نہیں ہو کومل!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

واقعی وہ تنہا نہیں تھی،اللہ کی ذات اسکے ساتھ تھی۔۔۔اس نے اس رات خوب عبادت کی اور اللہ سے مدد مانگی کیونکہ وہ جان گئی تھی اللہ کے سوا کوئی مدد نہیں کر سکتا،وہ واحد مددگار ہے۔ بہت سی سوچیں اسکے دماغ میں جنم لے رہی تھیں۔

بہت زیادہ سوچنے کے بعد بھی اسکا ذہن خالی خالی سا تھا، جیسے وقت چلتے چلتے رُک گیا ہو۔۔۔ وہ ایک پورا دن پژمردگی کے عالم میں مختلف سوچوں کے اندر گھری رہی، نہ کھانا

URDU NOVEL BANK

کھایا نہ کسی سے ٹھیک طرح بات کر سکی اچانک جیسے نارمل زندگی گزارنا اسکے اختیار میں نہ رہا تھا۔ امی کے بہت زیادہ اصرار پر اس نے بمشکل رات کا کھانا کھا لیا جو کہ محض چند نوالوں پر مشتمل تھا۔ اس رات اسے فوراً نیند نے آلیا، وہ خود بھی تمام سوچوں سے پیچھا چھڑا کر سو جانا چاہتی تھی۔

صبح وہ جب سو کر اٹھی تو دس بج چکے تھے، عموماً وہ اتنی دیر تک سوئے رہنے کی عادی نہ تھی۔ کافی دیر بستر پر ہی لیٹے لیٹے وہ کمرے کی چھت کو بے معنی انداز میں گھورتی رہی، باہر سے بھن بھن کی صورت کچھ لوگوں کی باتوں کی آواز آرہی تھی، اس نے لاشعوری طور پر ان آوازوں کو پہچاننے اور ان باتوں کو سننے کی کوشش کی تو حیرت انگیز طور پر آوازیں اسکی سماعت پر واضح ہونے لگیں وہ محلے کی کچھ خواتین تھیں جو کومل کے متعلق امی سے باتیں کر رہی تھیں اور جواب میں امی منہ بھر بھر کر ارسلان کو اور اسکی پچھلی نسلوں کو بدعائیں دے رہی تھیں۔ پھر ان میں کسی ایک نے قدر کا ذکر چھیڑ دیا اور اس عورت کی یہ بات سن کر کہ قدر بہت بری حالت میں زندگی اور موت کی کشمکش میں اسپتال کے بستر پر پڑی ہے کومل کا انہماک ٹوٹ گیا۔ وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور بے یقینی کے عالم میں اٹھ بیٹھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"قدر اسپتال میں ہے؟"

اس نے خود سے پوچھا۔

"اور۔۔۔ وہ تو بہت خوش تھی مگر کیوں؟؟" ایک اور سرگوشی "کیا ہوا ہوگا اسے؟

"!!!احتشام

احتشام کا نام لبوں پر آتے ہی اس پر سکتہ سا طاری ہوگیا۔ آج بہت عرصے بعد احتشام کی مجسم یاد نے اسے ستایا تھا۔ وہ کافی دیر اسکے خیالات اور باتوں سے پیچھا چھڑانے کی ناکام کوشش کے بعد تیر کی سی تیزی سے اٹھ کر کمرے سے باہر نکل آئی۔ امی لاؤنج میں اکیلی تھیں۔ اسے دیکھتے ہی ناشتے کا پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"قدر اسپتال میں داخل ہے؟"

اس نے امی کی بات سُنی ہی نہیں تھی۔ امی نے اثبات میں سر ہلا دیا۔

"ہاں بیٹی اسی کو کہتے ہیں مکافاتِ عمل۔۔۔ ڈاکٹروں نے جواب دے دیا ہے۔"

امی نے ہاتھ ملتے ہوئے کہا۔ کومل بے یقینی سے آنکھیں پھیلائے انہیں دیکھتی رہ گئی۔

"مگر کیوں امی؟ وہ تو بالکل ٹھیک تھی پھر اسپتال کیسے؟"

وہ ان کے قریب ہی سر پکڑ کر بیٹھ گئی۔

URDU NOVEL BANK

تمہیں اب بھی اس لڑکی کی فکر ہو رہی ہے؟ اتنا کچھ ہو جانے کے بعد بھی؟ افسوس"
"!!سے زیادہ حیرت ہو رہی ہے مجھے---

امی کی بات پر کومل نے چونک کر انکا چہرہ دیکھا۔

"تو کیا مجھے خوش ہونا چاہیے؟"

اس نے خود سے پوچھا تو اندر ہاں، ناں کی گردان شروع ہو گئی۔ وہ سٹپٹا کر رہ گئی۔

"اف یہ میں کیا سوچ رہی ہوں؟ اور کیوں سوچ رہی ہوں؟"

وہ اپنی ہی سوچ پر حیران و پریشان تھی۔ احتشام اسے بے حد قریب محسوس ہو رہا تھا۔ خوشی جیسے ایک ہاتھ کی دوری پر تھی----

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اور ارسلان، اسکا کیا ہوگا؟ اسکی آخری امید تو میں ہوں، میں بھی ساری دنیا کی طرح" اسے تنہا چھوڑ دوں؟ نہیں! میں ایسا نہیں کر سکتی، میں اپنی خوشی کی خاطر کسی اور کی "خوشی کو خاکستر نہیں کر سکتی---

اس نے ضمیر کی عدالت میں حاضری لگواتے ہی اپنا احتساب شروع کر دیا تھا۔ دیکھنا یہ باقی تھا کہ آخری فیصلہ کیا آتا ہے؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مگر یہ بھی تو ہو سکتا ہے کہ ارسلان جھوٹ بول رہا ہو؟ یہ اسکا کوئی نیا ڈھونگ ہو۔۔۔"

"اور میری خوشیاں؟ انکا کیا؟

آنسو اسکے گالوں پر لکیروں کی صورت بہنے لگے۔ اس شام اس نے ارسلان کو کال کرکے بلا لیا اور اپنا سامان سمیٹ کر امی اور ابا کی ناراضگی کی پرواہ کئے بغیر اسکے ساتھ چلی گئی۔

"!!شاید اچھی بیٹی کبھی نہ بن سکوں، اچھی بیوی ضرور بننا چاہتی ہوں۔۔۔"

اس نے دہلیز پار کرنے سے پہلے مڑ کر کہا تھا۔ امی اور ابا اپنی جگہ ساکت رہ گئے تھے۔

© Knza Musannifa ®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر کو تین دن بعد ہوش آیا تھا، اس دن اتفاق سے احتشام اسپتال میں ہی موجود تھا۔ ڈاکٹر نے قدر کی موجودہ صورتحال کو دیکھ کر ابھی کوئی حتمی رائے نہیں قائم کی تھی۔ ہوش میں آنے کے بعد اسکے کچھ ٹیسٹ ہونا باقی تھے، اس کے بعد قدر کو ڈسچارج کیا جانا تھا۔ احتشام ہر معاملے میں پیش پیش تھا۔ وہ ماتھے پر شکن لائے بغیر قدر کے تمام امور ذمہ داری سے سرانجام دے رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

دیکھئے احتشام صاحب، مریضہ کو ہوش تو آچکا ہے مگر آپکے لیے ایک بری خبر"
ہے۔۔۔!!" اس شام ڈاکٹر نے احتشام کو بلا کر کہا، احتشام نے اس بات پر فکرمند
ہوتے ہوئے ڈاکٹر کے چہرے کو غور سے دیکھا۔۔ڈاکٹر نے ہاتھ میں پکڑی رپورٹ سے
"!!نظر اٹھا کر احتشام کا چہرہ دیکھا۔۔۔"قدر اب کبھی ماں نہیں بن سکتی۔۔۔
احشام کے اعصاب پر بجلی سی گِری، اس نے حیرت و بے یقینی سے ڈاکٹر کا چہرہ دیکھا۔
میں جانتی ہوں یہ بات آپکے لیے کسی شاک سے کم نہیں مگر مجھے افسوس ہے کہ یہی"
سچ ہے۔ دورانِ حمل نشہ آور ادویات کی بھاری مقدار لیتے رہنے کی وجہ سے انکا تولیدی
نظام بری طرح متاثر ہوکر رہ گیا ہے، مزید معلومات کے لیے یہ رپورٹس آپکے سامنے ہیں،
"!!آپ انکا مطالعہ کر لیجئے گا۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ڈاکٹر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے سامنے پڑے کاغذات احتشام کی جانب کھسکا
دیئے۔ احتشام میکانکی انداز میں ان کاغذات کو اٹھا کر قدر کے کمرے میں آگیا۔ اس
نے کمرے میں داخل ہونے سے پہلے ایک گہرا سانس لے کر خود کو نارمل کرنے کی
کوشش کی تھی تاکہ قدر اسکی حالت سے پریشان نہ ہو جائے مگر کمرے میں آتے ہی
اسکے سینے پر دھرا بوجھ ہٹ گیا کیونکہ قدر اس وقت سو رہی تھی۔ وہ شکستہ سی چال چلتا

URDU NOVEL BANK

ہوا اسکے بیڈ تک آیا، کئی لمحے قدر کا زرد چہرہ دیکھتا رہا اور پھر بے ساختہ پاس پڑی کرسی پر بیٹھ گیا۔ اس نے تھک کر آنکھیں موند لی تھیں۔ قسمت کے کھیل سے وہ ناواقف تھا مگر پھر بھی سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا کہ اسکے ساتھ آخر ہو کیا رہا ہے؟

"کیا کہا ڈاکٹر نے؟"

قدر کی آواز پر اس نے فوراً آنکھیں کھولیں۔

"جاگ رہی تھیں تم؟"

اس نے سیدھے ہوتے ہوئے کہا تو قدر کے لب پھیلے، غالباً وہ مسکرانا چاہ رہی تھی۔

"یہ میری بات کا جواب نہیں ہے۔" اس نے کہہ کر سر جھکا لیا اور اپنے ہاتھوں سے کھیلنے لگ گئی۔ "میں جانتی ہوں، وہ نہیں رہا اب---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے بغیر سر اٹھائے کہا، احتشام سانس روکے اسی کو دیکھ رہا تھا۔ قدر نے کوئی جواب نہ پاکر احتشام کی جانب دیکھا پھر خود ہی مزید بول پڑی۔

"میرا بچہ---"

اسکی آواز میں کرب محسوس کرکے احتشام نے نظریں چرا لیں۔

URDU NOVEL BANK

اچھا ہی ہوا، اسکا نہ آنا زیادہ بہتر تھا۔۔۔ورنہ ماں کے حصے کی سزا ساری زندگی اسے بھی" بھگتنا پڑتی۔۔۔!!"

وہ زہرخند لہجے میں بولی تو احتشام نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور کرسی سے اٹھ کر کھڑا ہوگیا۔

تمہاری حالت اب کافی بہتر محسوس ہو رہی ہے لہذا ڈاکٹر نے تمہیں ڈسچارج کر دیا" ہے۔۔۔!!"

احتشام چاہ کر بھی اسے حقیقت سے آگاہ نہ کر سکا۔ ایک ہفتے بعد وہ اسکے ساتھ گھر واپس آرہی تھی جہاں وہ کبھی واپس آنا نہیں چاہتی تھی۔ گھر میں اسکا خیر مقدم کرنے والا کوئی نہ تھا۔ امی تو کمرے سے نکلی ہی نہیں تھیں جبکہ سعدیہ آپی رسمی سلام دعا کے بعد ادھر اُدھر ہوگئی تھیں۔

© knza musannifa ®

زندگی ایک روبوٹ کی طرح چل رہی تھی، ارسلان کی والدہ اب کافی کمزور رہنے لگی تھیں کومل اپنا زیادہ وقت انہی کے ساتھ گزارتی تھی۔ اس گھر میں آنے کی واحد وجہ زیتون

URDU NOVEL BANK

خالہ تھیں جن کا اپنا وجود ایک کتاب جیسا تھا جس کا ہر صفحہ پلٹنے پر نیا سبق سیکھنے کو ملا کرتا تھا۔ ان کے خیالات اور زندگی سے حاصل شدہ تجربات بلاشبہ نایاب تھے۔ کومل انکی ہر بڑی چھوٹی بات کو غور سے سنتی اور سن کر سمجھنے کی کوشش کرتی تھی۔ وہ بالکل اس کم سن بچے کی طرح تھی جس کی ماں نے اسے وطن سے دور اچھے استاد کے پاس نیک تربیت کے لیے بھیجا تھا۔۔۔ اسکے ساتھ بھی کچھ ایسا ہی معاملہ تھا۔ اسے خود اللہ نے یہاں بھیجا تھا جو اپنے بندوں کو ستر ماؤں سے زیادہ پیار کرتا ہے۔

"کومل بیٹی! اب تم بھی کوئی خوش خبری سنا ہی دو، شاخ تو ہری بھری اچھی لگتی ہے!"۔۔۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

امی کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی وہ صبح ارسلان کے جانے کے بعد زیتون خالہ کو بتا کر امی کے پاس چلی آئی تھی۔ تب ہی محلے کی ایک خاتون امی کا پتہ لینے چلی آئیں۔۔۔ کومل کو دیکھا تو پوچھے بنا نہ رہ سکیں مگر کومل نے محض مسکرانے کے علاوہ کوئی جواب نہیں دیا بلکہ چائے کے بہانے اٹھ کر باورچی خانے میں چلی آئی تھی۔ امی کی گہری نظروں نے اسکا دور تک پیچھا کیا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل میری بچی میں جانتی ہوں تم جن حالات کا مقابلہ کر کے زندگی گزار رہی ہو وہ کچھ ڈھکا چھپا نہیں مجھ سے مگر حمیدہ کی بات بھی ٹھیک ہے---!!"

وہ امی کو دوا کھلا کر چیزیں سمیٹ رہی تھی جب انہوں نے اسے اشارے کنائیے میں کچھ سمجھانا چاہا۔

"امی چھوڑیں ان سب باتوں کو آپ مجھے یہ بتائیں کہ آج کھانے میں کیا بناؤں؟"

اس نے دواؤں کا ڈبہ دراز میں رکھ کر امی سے کھانے کا پوچھا، انداز ٹھوش مگر صاف ٹالنے والا تھا۔

"کومل چھ ماہ ہونے کو آگئے کس کس کی زبان پکڑو گی تم؟ ویسے بھی عورت کے قدم تب ہی مضبوط رہتے ہیں جب اسکا پاؤں بھاری ہو جائے---ورنہ یہ دنیا---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے بے ساختہ انکی بات کاٹی---

"اوہو امی! بس کردیں کیا ہوگیا ہے آپکو؟ ڈاکٹر نے آپکو ٹینشن لینے سے منع کیا ہے اور آپ ہیں کہ فضول باتوں کی ٹینشن لے رہی ہیں۔"

امی نے اسے ناراض نگاہوں سے دیکھا۔

URDU NOVEL BANK

"یہ فضول باتیں ہیں؟ اے لڑکی! میں کہتی ہوں کوئی ہوش کے ناخن لو بھئی۔۔۔ کیا ساری زندگی دیواروں سے سر ٹکراتی پھرو گی؟ ایک آدھ بچے سے ذرا زندگی سہل ہوجائے گی، کچھ تمہارا بھی جی لگا رہے گا کہ نہیں؟"

انہوں نے قائل کرنے والے انداز اسے سمجھانا چاہا تو کومل ایک گہرا سانس لے کر انکے قریب ہی بیٹھ گئی۔

"امی جیسا آپ سوچ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہو سکتا۔۔۔ اس لیے آپ یہ خوش خبری والی بات اپنے ذہن سے نکال دیں پلیز!"

کومل نے قطعی انداز میں کہا تو امی نے حیرت و تعجب سے اسکا چہرہ دیکھا۔

"ہائیں؟ کیوں نہیں ہو سکتا بھئی؟ یوں تن تنہا بھی زندگی گزرتی ہے بھلا؟ اے اللہ خیر خیریت سے اچھا وقت لائے، باؤلی ہوئی ہے کیا؟ ایسے بدفال منہ سے نہیں نکالتے!!"

"خدا کے لیے امی سمجھنے کی کوشش کریں آپ یہ ممکن نہیں اور پلیز یہ ضد چھوڑیں اب۔۔۔!!"

کومل نے اکتا کر کہا تو امی نے دل ہی تھام لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہائے میرے اللہ---کومل مجھے سچ سچ بتا بات کیا ہے بیٹی؟ سب ٹھیک تو ہے نا؟"

"کہیں اس نیم پاگل نے تمہارے ساتھ کچھ---

کومل نے تیزی سے انکی بات کاٹی۔

"!!اف نہیں امی کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟ انہوں نے تو مجھے چُھوا تک نہیں---"

کومل کی بات سن کر امی کو یوں محسوس ہوا جیسے کسی نے یخ ٹھنڈے پانی کی بالٹی بھر کر ان پر انڈیل دی تھی۔

یہ---یہ تم کیا کہہ رہی ہو کومل؟" امی نے پتھرائی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے"

"بمشکل پوچھا---"کہیں ارسلان میں تو کوئی کمی---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ دانستہ خاموش ہو گئیں اور سوالیہ انداز میں کومل کا چہرہ پرکھنے لگیں۔ کومل نے کندھے اچکا دیئے۔

یہ تو مجھے نہیں علم مگر آپکو شاید یقین نہ آئے مگر سچ یہ ہے کہ میں اس طرح زندگی گزار" کر زیادہ سکون میں ہوں، ارسلان کے ساتھ دوبارہ واپس جانے کی وجوہات میں سے ایک "یہ بھی تھی---

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل نے جتنے اطمینان سے اپنی بات مکمل کی تھی اتنی ہی فکرمندی سے امی نے اس کا چہرہ دیکھا تھا۔ معاملہ کافی نازک تھا وہ اس بات کو نظرانداز نہیں کر سکتی تھیں۔

کومل؟" انہوں نے اسے پچکارا تو کومل نے چونک کر ان کا چہرہ دیکھا۔۔۔"یہاں آؤ"

"!!میرے پاس، شاباش بیٹھو ادھر

انہوں نے اسے قریب بلا کر کہا۔

دیکھو میں صرف ماں ہی نہیں بلکہ دوست بھی ہوں۔" کومل نے حیران ہوکر انہیں"

دیکھا۔۔"تو کیا ہوا، مائیں بھی تو دوستوں کی طرح ہی ہوتی ہیں بلکہ ان سے بڑھ کے ہوتی

"ہیں۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اسکی حیرت پر امی نے وضاحت کرنا ضروری خیال کیا تھا۔

بیٹا تم سمجھدار ہو ماشااللہ، کیا نکاح کے بعد سے تمہارا اور ارسلان کا کوئی ازدواجی تعلق"

"نہیں رہا؟

کومل نے نفی میں سر ہلایا تو امی نے اپنا سر پکڑ لیا۔

مگر آپ اس بات پر اتنی پریشان کیوں ہیں؟ جبکہ میں آپکو بتا چکی ہوں کہ میں اس"

"!!حال میں زیادہ پرسکون ہوں۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کے خیال میں امی کی پریشانی بلاسبب تھی۔

"تم تو ہو ہی سدا کی بے وقوف، کوئی بات ڈھنگ کی تمہاری عقل میں نہیں سما سکتی مگر ایک بات یاد رکھنا میری عورت سے نسل بڑھتی ضرور ہے مگر چلتی مرد سے ہی ہے، وہی خاندان کی بنیاد رکھتا ہے۔۔۔مجھے سچ سچ بتاؤ کہ آخر بات کیا ہے؟ میں وعدہ کرتی ہوں کسی سے کچھ نہیں کہوں گی!!"

امی نے گہری نظروں سے اسے دیکھا تو کومل چڑ کر اپنی جگہ سے اٹھ کھڑی ہوئی۔

"امی کیوں فضول میں ایک بے معنی سی بات کو طول دے کر بحث کا رنگ دے رہی ہیں آپ؟ میں نے کہا نا کوئی بات نہیں ہے، سب ٹھیک ہے بالکل، میں اپنی زندگی سے الحمدللہ ثمہ الحمدللہ بے حد مطمئن اور خوش ہوں۔۔۔خدارا اب ان خدشات کو ذہن سے نکال کر خود کو پرسکون کریں۔"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

اس نے اپنی طرف سے بات ختم کی۔

"یہ فضول بات ہے؟"

باقی تمام باتیں ایک طرف مگر اتنی اہم بات کو "فضول بات" کہنے پر امی نے اسے کڑی نگاہوں سے گھورا تھا۔

URDU NOVEL BANK

جسے تم فضول بات کہہ رہی ہو وہ انسانی جبلت کا سب سے اہم حصہ ہے، ابھی تمہیں" یہ سب فضول لگ رہا ہے زرا وقت سرکنے دو ماں کی باتیں خوب سمجھ جاؤ گی--- کچھ ہوش کے ناخن لو کومل! اولاد کے بغیر نہ گھر میں جگہ ملتی ہے نہ کسی کے دل میں، اوپر سے دنیا والوں کی باتیں الگ سننے کو ملتی ہیں----اور مجھے یہ بتاؤ نا زرا کہ اتنی بڑی بات ہو گئی اور تم نے مجھ سے کبھی ذکر تک نہیں کیا آخر کیوں؟ کیا ارسلان کی طرف سے کوئی دباؤ تو نہیں تم پر؟"

کومل نے بیزاری سے ان کا چہرہ دیکھا۔

"کیا مطلب؟ کیا بتاتی میں آپکو؟"

اس نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر پوچھا تو امی نے لاجواب ہو کر غصے سے رُخ پھیر لیا۔

زیادہ زبان چلانے کی ضرورت نہیں، آ لینے دو اپنے ابا کو ان سے دوٹوک بات کرتی ہوں" پتہ نہیں کون سی منحوس گھڑی تھی جب میں نے اس خبطی، پاگل لڑکے کا خیال دل میں سوچا تھا۔ میری بچی کی زندگی برباد کر کے رکھ دی، اللہ غرق کرے ایسے نامراد کو-- اچھی بھلی زندگی اجیرن کر کے رکھ دی ہے ہم سب کی---"!!

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی منہ پر دوپٹہ رکھے رو رہی تھیں کومل نے ایک گہرا سانس خارج کیا اور وہاں سے ہٹ گئی، اس کے سوا فی الوقت کوئی چارہ نہ تھا۔

اسی شام امی نے ابا سے کچھ ڈھکے چھپے الفاظ میں بات کی تو وہ بھی اس بات کو سن کر کچھ پریشان ہو گئے۔

"دیکھیں کومل کے ابا، کومل کی ابھی عمر ہی کیا ہے؟ وہ تو نادان ہے ان باریکیوں کو سمجھتی نہیں مگر ہم ہاتھ پر ہاتھ دھر کر بیٹھے نہیں رہ سکتے۔۔۔!!"

ابا نے پرسوچ انداز میں ہنکارہ بھرا۔

"ہوں۔۔بظاہر دیکھا جائے تو ارسلان ایک صحت مند انسان معلوم ہوتا ہے ثمینہ بیگم مگر یہ بات خاصی عجیب ہے کہ ایک صحت مند انسان کسی تعلق کے بغیر ازدواجی زندگی گزار رہا ہو، یہ اخلاقی طور پر بھی مناسب نہیں یا پھر ممکن ہے کوئی ایسی بات ہو جو اب تک ہم سے پوشیدہ ہے؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے تنفر سے سر جھٹکا۔

"ہونہہ! ہم پر عیاں ہی کیا تھا؟ روز کسی نئے راز سے پردہ اُٹھ جاتا ہے۔۔۔لوگ اپنے بچوں کی شادی کرکے سکون کا سانس لیتے ہیں اور ایک ہم ہیں جو کسی آفت کا شکار ہو

URDU NOVEL BANK

چکے ہیں گویا، نہ کہیں آنے جانے کے قابل رہے۔۔اعجاز نے تو جیسے مکمل بائیکاٹ کر رکھا ہے، خود آتا ہے نہ بیوی بچوں کو ہی آنے دیتا ہے"!!

امی کے پاس آجکل اس قسم کی باتوں کے سوا کوئی دوسری، تیسری بات نہ ہوتی تھی۔

ابا کسی سوچ میں گم تھے۔

© Knza Musannifa ®

دو دن بعد کی بات ہے، امی کومل کے گھر چلی آئیں۔

"!!بھئی واہ ثمینہ، آپ تو جیسے عید کا چاند ہی ہو گئی تھیں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

زیتون خالہ نے امی کا پرجوش سا استقبال کرتے ہوئے کہا تو امی بمشکل تمام مسکرا سکیں۔۔۔اور اپنی طبیعت خرابی کا عذر پیش کیا۔

ارے آپ کھڑی کیوں ہیں بیٹھیے نا اور یہ ہاتھ میں کیا ہے؟ خوشبو تو بے حد اشتہا انگیز"

"!!لگ رہی ہے۔۔۔

زیتون خالہ نے متجسس نگاہوں سے امی کے ہاتھ میں پکڑا درمیانے چھوٹے سائز کا ڈونگا دیکھ کر پوچھا تھا۔

URDU NOVEL BANK

بھنا ہوا گوشت بنایا تھا آج سوچا کومل کے لیے بھی نکال لوں کچھ، کتنی کمزور ہو گئی"
ہے ناجانے اپنا خیال رکھتی بھی ہے یا نہیں، میں تو کہہ کہہ کر تھک گئی اب آپ ہی
"!!کہیے اسے، شاید آپکی کچھ سن لے---

امی نے سامنے سے آتی کومل کو دیکھ کر کہا تو وہ کچھ خفیف سی ہو گئی۔ آج ارسلان گھر پر تھا، وہ اسی کو سُلا کر آرہی تھی۔

"!!امی آپ بھی نا بس---"

اس نے ان کے قریب بیٹھتے ہوئے کہا تو امی چمک کر زیتون خالہ کی طرف دیکھا۔

اے لو، بتاؤ بھلا--- زیتون آپا آپ ہی سمجھائیے اسے کہ یہ مقوی غذائیں ہی طاقت"
مہیا کرتی ہے کل کلاں کو اللہ خیر سے کوئی امید لگائے تو مولے یہ برگر پزے کام
"نہیں آئیں گے بیٹا، جان مارنی پڑتی ہے بچے پیدا کرنا آسان تھوڑی ہیں؟

امی ہاتھ نچا کر بولیں تو کومل کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ کیسی کیسی باتیں تھیں جن کا اس نے کبھی تصور بھی نہیں کیا تھا۔ وہ چُپ کی چُپ بیٹھی رہ گئی۔

"!!امی ٹھیک کہہ رہی ہیں کومل بیٹا، آپکو اپنی ڈائٹ کا خاص خیال رکھنا چاہیے---"

کومل نے سر جھکا لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاں سن لو اب۔۔۔" امی نے اسے گھُرک کر کہا پھر مزید بولیں،" بس میری تو اپنے"
اللہ سے ایک ہی دعا ہے کہ اللہ گود بھر دے میری بچی کی، اولاد کے بغیر تو ہر عورت
سُونی سُونی سی لگتی ہے۔۔۔زیتون آپا! کیا آپکا جی نہیں چاہتا پوتے پوتیوں کو گود میں
"کِھلانے کا؟؟

کومل نے سراسیمہ نگاہوں سے امی کی جانب دیکھا مگر وہ تو آج گھر سے تہیہ کرکے آئی
تھیں کہ خوش خبری لیے بغیر نہ لوٹیں گی۔

بالکل دل کرتا ہے بلکہ میری تو دعا ہے اللہ جلد اس گھر کی رونق دوبالا کردے ننھی"
"!!قلقاریوں سے۔۔۔

زیتون خالہ نے بے ساختہ کہا، اسی چیز سے انکے شوق کا اظہار ہوتا تھا۔

ہاں ہاں! یہی تو دن ہیں خوشیوں کے۔۔۔میں تو کہتی ہوں میری مانیں تو یہاں سے دو"
کلومیٹر دور ایک بڑے مشہور بابا جی کا مزار ہے، بہت بڑے ولی ہو کر گزرے ہیں۔۔۔
ان کے مزار پر حاضری دے کر دعا کروائیں دونوں میاں بیوی سے، ان شا اللہ جلد مراد
"!!ہو جائے گی آپ دیکھئے گا زیتون آپا۔۔۔۔بڑی کرامت والے ہیں وہ بابا جی۔۔۔

زیتون خالہ نے کچھ متفکر ہوکر کومل کی جانب دیکھا اور نفی میں سر ہلایا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارے نہیں ثمینہ ایسا مت کہیں آپ، میں بچوں کو ان چکروں میں الجھانا نہیں" چاہتی---یہ کام ایسے تھوڑی نہ ہوتے ہیں؟ جب اللہ نے چاہا وہ عطا کردے گا---!!"

زیتون خالہ نے متانت بھرے لہجے میں کہا تو کومل چائے کا کہہ کر وہاں سے اٹھ گئی۔

بے شک آپکی بات سے کوئی انکار نہیں مگر یہ بھی تو دیکھیں وقت کیسے سرکتا چلا جا رہا" ہے بالکل پتلی ڈور کی طرح، کسی چیز کو پانے کے لیے حیلہ تو کرنا ہی پڑتا ہے زیتون آپا۔ ویسے بھی اگر آپکو پیری فقیری والے معاملات سے مسئلہ ہے تو ڈاکٹر کو دکھا دیں--- !!"جو بھی مسئلہ ہوگا سامنے آجائے گا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے گہری نظروں سے زیتون خالہ کا چہرہ دیکھتے ہوئے کہا تھا پتہ نہیں وہ کس چوری کو پکڑنا چاہ رہی تھیں۔

"نہیں نہیں خدانخواستہ کیوں ہونے لگا کوئی مسئلہ؟"

زیتون خالہ پریشانی سے امی کا چہرہ دیکھنے لگیں۔

URDU NOVEL BANK

آپ دراصل سمجھی نہیں، مسئلے سے میری یہ مراد تھی کہ ارسلان کو بھی اپنا میڈیکل" چیک اپ کروا لینا چاہیے بلکہ کومل اور ارسلان دونوں کو۔۔۔ ڈاکٹر بہتر بتا سکتے ہیں کہ "دیر کیوں ہو رہی ہے؟

زیتون خالہ نے امی کی بات میں چھپے مطلب کو سمجھنے کی کوشش کی۔

"کیا مطلب ہوا بھلا اس بات کا؟ میں سمجھی نہیں؟کیا کومل نے کچھ کہا ہے؟"

زیتون خالہ نے الجھ کر پوچھا۔ اس سے پہلے کہ امی انہیں کوئی جواب دیتیں کومل چائے کی ٹرے اٹھائے چلی آئی اور یوں امی اسے دیکھ کر خاموش ہو گئیں کہ آج کے لیے اتنا کافی ہے۔ ویسے بھی انہیں پکا یقین تھا کہ زیتون خالہ عقلمند خاتون ہیں ضرور انکی بات کو سوچیں گی۔ انکے فرشتوں کو بھی علم نہیں تھا کہ ارسلان اپنے کمرے میں ان کی تمام باتیں سن رہا ہے۔ اسکی آنکھوں کے گوشے سرخ ہو رہے تھے۔

"!!بس اسی کی کسر رہ گئی تھی۔۔۔"

اس نے اپنا سر بیڈ کے کراؤن سے ٹکا کر آنکھیں موند لیں۔ کچھ دیر بعد وہ کمرے سے نکلا اور گاڑی کی چابی انگلی پر گھماتا ہوا لاؤنج سے گزرا، عجیب سے انداز میں کومل کی امی کو دیکھا اور بغیر کسی سلام دعا کے باہر نکل گیا۔ امی پتہ نہیں کیوں اسکی اس

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

حرکت پر ڈانواڈول سی ہو گئی تھیں کہیں ارسلان نے ان کی باتیں نہ سن لی ہوں، کومل بھی ارسلان کی اس حرکت کے بارے میں سوچ رہی تھی اور یہ بھی کہ اس وقت وہ کہاں چلا گیا۔ شام کو امی قدر کا پتہ لینے احتشام کی طرف چلی گئیں، انہوں نے کومل کو بہتیرا چلنے کو کہا مگر اسکا دل نہیں چاہ رہا تھا۔ احتشام سے سامنا ہونے کا خیال ہی اسے منجمد کر دیتا تھا، اس لیے اس نے زیتون خالہ کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا۔۔۔کاش وہ اس دن ان کے ساتھ چلی جاتی اس بات کو سوچ کر وہ اپنی آنے والی زندگی میں کئی بار پچھتائی تھی۔

اس نے زیتون خالہ کے جانے کے بعد کچن سمیٹا اور کمرے میں آکر کتاب پڑھنے میں مگن ہو گئی۔تب ہی ارسلان بھی چلا آیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل نے کتاب بند کرکے ایک طرف رکھی "بغیر بتائے کہاں چلے گئے آپ؟"

"تھے آپ، کھانا گرم کروں؟

اس نے روزمرہ کے معمول کے مطابق بات کا آغاز کیا۔

"!!نہیں میں کھانا کھا چکا ہوں۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

مختصر جواب تو اسکی ذات کا حصہ تھے ہی مگر آج اسکے لہجے میں عجیب سا سناٹا بول رہا تھا۔

"!!مجھے بتا ہی دیتے، میں انتظار نہ کرتی۔۔۔یونہی انتظار کیا۔۔۔"

وہ الماری سے ارسلان کے کپڑے نکالتے ہوئے کسی روبوٹ کی طرح بولی۔ اس نے اب یہ عادت بنا لی تھی، نہ چاہنے کے باوجود ارسلان کا خیال رکھنا، اس سے باتیں کرنا، اسکا خیال رکھنا، خواہ کومل کو ٹھیک جواب دے یا نہیں مگر وہ کسی روبوٹ کی طرح یہ چیزیں ضرور کیا کرتی تھی۔ ارسلان بھی پہلے کی نسبت اس کے ساتھ کافی نارمل انداز میں پیش آتا تھا مگر پھر بھی نفسیاتی دورے پڑتے رہتے تھے۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"آپکی والدہ مجھے نامرد تصور کرتی ہیں، ایسا ہی ہے نا؟"

یکدم اسکی آواز سے کمرے میں ارتعاش برپا ہوا، کومل نے عالمِ تحیر میں پلٹ کر اسے دیکھا۔۔۔ پہلی بار اسے احساس ہوا ارسلان کی سرخ انگارہ آنکھیں بے حد وحشت زدہ ہیں۔

"ایسا۔۔ ایسا تو کچھ نہیں ۔۔۔ کچھ کھانے کو لاؤں آپکے لیے؟"

اس نے نظریں چرا کر کہا تو ارسلان نے نفی میں سر ہلایا۔

"نہیں میں نے ضرورت سے زیادہ کھا لیا تھا۔۔۔ "

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس کی نظریں کومل پر جیسے جم سی گئی تھیں۔۔۔ کومل کو اسکا یوں بہت عجیب سا محسوس ہو رہا تھا۔ وہ کسی تنہا گوشے میں بیٹھ کر اپنا غم غلط کرنا چاہتی تھی۔

"پتہ ہے کومل میں کبھی نہیں چاہتا تھا ہمارے درمیان " بچہ "آئے کیونکہ بچہ ہمارے رشتے کو کمزور بنا دے گا۔۔۔!!"

وہ کومل کے پاس آگیا اور اسکے بازو پر انگلی پھیر کر بولا۔ کومل نے تعجب سے اسکا چہرہ دیکھا، دنیا کے تمام ازدواجی بندھن بچے کی آمد سے مضبوط ہوتے ہیں جبکہ ارسلان کی منطق اس بارے میں بھی الٹ تھی۔

"آپکے لیے یہ کافی نہیں کہ مجھے آپ سے کوئی مسئلہ نہیں؟ آپ ایسا کچھ مت سوچیں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے اپنے تئیں اسے پرسکون کرنا چاہا مگر ارسلان کے تاثرات سے اسکے دل کی کیفیت کا اندازہ لگانا مشکل تھا۔

"ہاں کومل ٹھیک کہہ رہی ہو، اسی لیے تو میں خود بچہ بن جاتا تھا تاکہ تمہیں کبھی ایک عدد بچے کی کمی محسوس نہ ہو۔۔۔" وہ اپنی انگلی اسکی ٹھوڑی تک لے آیا اور اسی انگلی

URDU NOVEL BANK

سے اسکا سر اونچا کیا۔۔۔"مگر تمہاری والدہ کو جواب دینا بھی تو ضروری ہے تاکہ وہ مجھے "نامرد سمجھ کر تمہیں مجھ سے الگ کرنے کی کوئی نئی سازش نہ کر سکیں۔۔۔

کومل کو اسکی لال آنکھوں میں ایک مخصوص حیوانی چمک نظر آئی جسے محسوس کرکے کومل کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی۔ وہ بے ساختہ دو قدم پیچھے ہٹ کر کھڑی ہوگئی۔

"!!مجھ سے ڈرو مت کومل، ورنہ تم مجھے اور زیادہ اچھی لگو گی۔۔۔"

کومل کا سہما ہوا انداز دیکھ کر ارسلان نے مسکراتے ہوئے کہا۔

"مجھے لگتا ہے باہر کوئی آیا ہے۔۔۔میں زرا۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل کو عجیب سی گھٹن محسوس ہو رہی تھی اس نے وہاں سے نکلنا چاہا مگر ارسلان نے جیسے سنا ہی نہیں تھا۔

بعض اوقات انسان کو کسی اور کے حصے کی سزا بھگتنی پڑتی ہے تاکہ دوسرا شخص" مستقبل میں اس کے سایے سے بھی بچنے کی کوشش کے۔۔۔۔ تمہیں بھی ایک سزا "!!بھگتنی ہے کومل

URDU NOVEL BANK

اس نے کومل کا گلا دبایا اور اسے کھینچ کر بیڈ پر پٹخ دیا۔ کومل کی آنکھیں خوف سے پھیل گئیں۔ اس نے اکثر کہانیوں میں درندوں کے بارے میں پڑھا سنا تھا مگر آج پہلی بار اس نے کسی ایسے ہی درندے کی حیوانیت کو سہا تھا۔ ارسلان کے چنگل میں ملنے والی ہر ضرب ایک ایک کرکے احتشام کے دکھائے حسین و دلکش خوابوں کو بے دردی سے اُڑا رہی تھی۔ آج وہ آخری چیز بھی اس سے چھین لی گئی تھی اور وہ تھی بے فکری، آزادی۔۔۔ وہ اپنی آہوں سسکیوں اور چیخوں میں قید ہو گئی تھی۔

اگلے دن حق نواز کے کچھ دوست آرہے تھے اس نے ضد لگا رکھی تھی کہ کومل کے ہاتھ کے ہانڈی کباب بنوا کر دیں۔ اسی سلسلے میں امی صبح صبح کومل کو بلانے آئی تھیں مگر اسکی حالت دیکھ کر انکی چیخ نکل گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"مبارک ہو امی، آپکا داماد ایک مرد ہے!!" اس نے زخمی مسکراہٹ کے ساتھ ان سے کہا، "جائیے پوری دنیا میں جا کر اس خوش خبری کا اعلان کر دیجئے۔۔۔!!"

اس کے داغدار چہرے پر آنسو بے دردی سے گر رہے تھے۔ امی نے بے ساختہ منہ پر ہاتھ رکھ لیا۔

URDU NOVEL BANK

امی کیوں اپنا خون جلا رہی ہیں آپ؟ اتنی ٹینشن لینے سے آپکی صحت پر برا اثر پڑے"
"!!گا۔۔۔

سعدیہ نے امی کو منہ سر لپیٹے دیکھا تو کہے بنا نہ رہ سکی۔

"!!اے ہٹاؤ بھئی۔۔۔خوش ہونے کا موقع بھی تو ملے۔۔۔"

انہوں نے بگڑے موڈ کے ساتھ ذرا کی ذرا آنکھوں سے بازو اٹھایا اور دوبارہ پھر اسی پوزیشن میں لیٹ گئیں۔ قدر کی واپسی نے انکا سکون غارت کر دیا تھا۔ وہ تو کب کی اس پر فاتحہ پڑھ چکی تھیں۔

میں جانتا ہوں آپ کی پریشانی کی وجہ قدر ہے۔" احتشام کی آواز آئی تو دونوں نے"
کمرے کے دروازے کی جانب دیکھا، وہ سنجیدگی سے بولتا ہوا اندر چلا آیا اور امی کے پاس بیٹھ گیا۔"مگر امی اگر دیکھا جائے تو قدر ایک انسان بھی ہے، اسے صحیح غلط کی عینک اتار کر دیکھیں تو آپکو وہ صرف ایک جیتا جاگتا وجود نظر آئے گی۔۔۔اسے بھی سانس لینے کے
"!!لیے آپ سب کی محبت و توجہ کی ضرورت ہے۔۔

اسکا انداز سمجھانے والا تھا۔ امی نے قدرے ناگواری سے گھور کر اسے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ آج تم کیسے بیوی کے نام کا کلمہ پڑھنے لگے؟ تم تو خود اس سے بات تک نہیں"
"کرتے تھے؟

احتشام نے ایک گہرا سانس لے کر سر جھٹکا۔

آپ نہیں سمجھیں گی امی مگر اسپتال میں دیکھا ہے میں نے، جس تکلیف سے وہ گزر"
کر آئی ہے وہ ایک بے حد اذیت ناک عمل تھا۔ اس نے جو بھی غلط کیا اسے اسکی سزا
مل چکی ہے اب ہمارا بھی اخلاقی طور پر یہ فرض بنتا ہے کہ ہم اسکا خیال رکھیں، دل
میں جگہ نہ ہو تو گھر میں جگہ دے دینی چاہیے، جب وہ گُھل مل جائے گی تب خود ہی
"!!دل میں بھی جگہ بنا لے گی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ سچائی سے کہہ رہا تھا۔

زیادہ ہمدردی جتانے کی ضرورت نہیں، اس قسم کی لڑکیاں گھر نہیں بسایا کرتیں دل"
میں جگہ بنانا تو دور کی بات ہے۔۔۔ویسے بھی تم تو بے وقوف ہو مگر میں آنکھیں بند
کرکے نہیں بیٹھ سکتی۔۔۔مجھے اسی معاشرے میں رہنا جینا ہے، لوگوں کو کیا منہ
"دکھاؤں گی میں؟

انہوں نے تنفر سے سر جھٹکا تو احتشام نے افسوس بھری نگاہوں سے انکا چہرہ دیکھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"اتنا زہر بھرا ہوا ہے آپکے دل میں قدر کے لیے؟"

"!!ہونہہ زہر؟ ارے مجھے تو ایک آنکھ نہیں بھاتی وہ چلتر لڑکی۔۔۔"

وہ تنفر سے پھنکاری، احتشام حیرت سے ہنس دیا۔

"!!جبکہ اسی لڑکی کو بہو بنانے کے آپ خواب دیکھا کرتی تھیں۔۔۔۔"

"!!ہاں بس یہی تو غلطی ہے میری جو مجھے لے ڈوبی۔۔۔"

"!!اب پہلی غلطی کو سدھارنے کے لیے دوسری غلطی مت کیجئے گا۔۔۔"

وہ بہت گہری بات کہہ گیا تھا۔

© Knza Musannifa ®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان پتہ نہیں کیوں اب خوف زدہ رہنے لگا تھا۔ کومل کا رویہ اسکے ساتھ بے حد سخت ہو چکا تھا۔ اس کے ساتھ بات کرنا درکنار وہ اسکی طرف دیکھتی تک نہیں تھی۔

"کومل؟"

رات کے دو بجے ارسلان کی بے چین سی آواز آئی تو کومل نے کتاب سے نظر اٹھائے بغیر جواب دیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا بات ہے؟"

انداز پھاڑ کھانے والا تھا۔

"مم۔مجھے سردی لگ رہی ہے کومل۔۔۔"

وہ گھگھیا کر بولا تو کومل نے بےتاثر چہرے کے ساتھ پہلے کتاب بند کی اور پھر لائٹ بند کرکے لیٹ گئی۔

"!!مجھے تنگ مت کریں چپ چاپ سونے کی کوشش کریں۔۔۔"

اب وہ اسکے ساتھ یوں ہی بات کیا کرتی تھی۔ اگلی صبح وہ زیتون خالہ کو ناشتہ کروا رہی تھی جب انہوں نے ارسلان کی خیریت دریافت کی کیونکہ وہ ناشتے کی ٹیبل پر نہیں آیا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!کمرے میں ہی ہیں اب تک، جب بھوک ہوگی تو کہہ دیں گے"

اس نے بےتاثر لہجے میں جواب دیا تو زیتون خالہ نے بغور اسکا چہرہ دیکھا۔

"!!کوئی بات ہوئی ہے کیا؟ تم پریشان معلوم ہوتی ہو۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

کومل نے انکا چہرہ دیکھا، پتہ نہیں وہ جان بوجھ کر ایسا کرتی تھیں یا واقعی انہیں اسکے زخم دکھائی نہیں دیتے تھے۔ اسکے اندر اشتعال کی ایک تیز لہر پیدا ہوئی جسے اس نے بمشکل تمام دبا لیا۔

"!!نہیں، کوئی بات نہیں ہوئی۔۔۔"

وہ کہہ کر پلٹ گئی۔ کمرے میں آکر دیکھا ارسلان اب تک بستر پر لیٹا تھا، اس نے پردے ہٹا دیئے اور کمرے میں روشنی پھیلتی چلی گئی۔ الماری سے کپڑے نکالتے ہوئے اچانک اسے یوں محسوس ہوا جیسے ارسلان کراہ رہا ہے لیکن اس نے نظرانداز کر دیا۔ دوبارہ پھر اسے ارسلان کے کراہنے کی آواز آئی تو وہ نہ چاہتے ہوئے بھی ارسلان کی جانب متوجہ ہوگئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!کومل۔۔۔کومل۔۔۔"

وہ اسکا نام پکار رہا تھا۔ کومل کو دیکھتے ہی اس نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا جسے کومل نے فوراً جھٹک دیا تھا۔ ایسا لگا تھا جیسے کسی انگارے نے اسے چھو لیا، اتنا گرم ہاتھ۔۔۔ ارسلان بخار میں پھنک رہا تھا۔ ایک انسان ہونے کی حیثیت سے وہ اس چیز کو نظرانداز نہ کر

URDU NOVEL BANK

سکی، اس نے فوراً ارسلان کے لیے دوا کا بندوبست کیا اور مناسب دیکھ بھال سے ایک آدھ دن میں ہی اسکا بخار رفع ہوگیا۔

"کومل؟"

شام آفس سے واپس آکر اس نے کومل کو آواز دی۔

"!!کام کر رہی ہوں میں۔۔۔"

اس نے کچن سے آواز لگا کر جواب دیا۔

"!!جلدی سے کمرے میں آئیں۔۔"

وہ سنجیدگی سے بولا تو کومل کے اندر جوار بھاٹا سا پھوٹ پڑا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کہیے کیا بات ہے؟"

وہ تنک کر بولی۔

"!!بیٹھیے یہاں۔۔۔"

ارسلان اسکے جارحانہ انداز کے بدلے سادہ انداز میں بولا تو کومل کو اسکی مکاری پر اور غصہ آیا۔

"!!جو بھی بات ہے جلدی کہیے، میں مصروف ہوں۔۔۔"

URDU NOVEL BANK

وہ دروازے کے پاس کھڑے کھڑے تلخ لہجے میں بولی۔

"!!یہاں آئیے، بیٹھ کے بات کرتے ہیں۔۔"

ارسلان کے اوپر تو جیسے چنداں فرق نہیں پڑا تھا۔ کومل تن فن کرتی اسکے پاس آکر بیٹھ گئی۔

"آپ کا یہ بدلا ہوا رویہ۔۔۔۔اسکی وجہ جان سکتا ہوں میں؟"

کومل نے غصے سے اسکی طرف دیکھا اور پھر تنفر سے منہ پھیر لیا۔

"آپکو نہیں معلوم؟"

اس نے تنک کر پوچھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!بیوی ہیں آپ میری، میرا حق ہے آپ پر۔۔۔"

کاش وہ نارمل انسان ہوتا تو اسکے یہ الفاظ کومل کو خوب بھلے لگتے مگر افسوس وہ خوش بھی نہیں ہو سکتی تھی۔

"!!ایک حیوان کے منہ سے یہ بات محض مذاق کے سوا اور کچھ نہیں لگتی۔۔۔"

وہ زہریلی مسکراہٹ کے ساتھ بولی۔ ارسلان کے چہرے پر ایک سایہ سا آکر گزر گیا۔

URDU NOVEL BANK

میں چاہتا ہوں آپ مجھے نظرانداز مت کریں، مجھے اپنا آپ نظرانداز کیا جانا بالکل پسند"
"!!نہیں---

وہ اپنی کنپٹی دباتے ہوئے بے چینی سے بولا۔

"!!آپ اسی قابل ہیں---"

ارسلان غور سے اسکا چہرہ دیکھنے لگ گیا پھر مسکرا دیا۔

کومل آپ نے مجھ سے وعدہ کیا تھا آپ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جائیں گی---یاد ہے"
"نا آپکو؟

وہ ارسلان کی بات سن کر سابقہ انداز میں مسکرائی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

تو کس نے کہا کہ میں کہیں جارہی ہوں؟ میں آپکو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں گی بلکہ"
"!!آپ خود مجھ سے پیچھا چھڑانے کی کوشش کریں گے---

یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں کومل؟ آپ بیوی ہیں میری یہ ناممکن ہے--- مجھے اس پوری"
"!!دنیا میں محض آپ سمجھ سکتی ہیں--

اس نے کومل کا ہاتھ تھام لیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

مت چھوئیں مجھے اپنے ان غلیظ ہاتھوں سے، خبردار جو میرے قریب بھی پھٹکنے کی"
"!!کوشش کی تو---

وہ غصے سے اسکا ہاتھ جھٹک کھڑی ہو گئی۔

"کیوں گھبراتی ہیں آپ میری قربت سے؟"

ارسلان کو جیسے اسکا ہتک آمیز رویہ حیران و پریشان کر گیا تھا۔

"!!کراہت محسوس ہوتی ہے مجھے آپ سے، آپ کے وجود سے---"

وہ نفریں لہجے میں بولی اور پھر پتہ نہیں کیوں یکدم اسے رونا آگیا، وہ روتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com
© Knza Musannifa ®

قدر نے اپنے تمام قیمتی کپڑے سعدیہ کو دے دیئے تھے۔ وہ پھولی نہ سما رہی تھی جبکہ احتشام کی امی کے تاثرات بالکل اسکے برعکس تھے۔

دیکھو بی بی یہ بُری عادتیں مت ڈالو میری سیدھی سادی بیٹی کو اور تم کیا سمجھتی ہو یہ"
"سب کرکے تم اپنا سکہ جما لو گی؟ ایسا کبھی بھی نہیں ہوگا، سمجھی تم؟

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

آج تو انہوں نے وہ ڈھکا چھپا لحاظ بھی بالائے طاق رکھ چھوڑا تھا جس کی آڑ میں وہ دن رات قدر پر طعن و تشنیع کیا کرتی تھیں۔ کچھ لمحے قدر انہیں حیرت بھری نگاہوں سے دیکھتی رہی پھر کمزور سے انداز میں مسکرا دی۔

"مجھے کوئی ضرورت نہیں کہ اس گھر میں اپنا سکہ جماؤں ویسے بھی اس کام کے لیے مجھے ان کپڑوں وغیرہ کے حیلے کی ضرورت نہیں بس میرا دل اچاٹ ہو چکا تھا اس لیے میں نے وہ کپڑے سعدیہ آپی کو دے دیئے اس میں کوئی بڑی بات نہیں---!!"

اسکے لب و لہجے میں ایک مخصوص سی رعونت ہوا کرتی تھی امی کو بے حد غصہ آیا۔

"زیادہ پٹڑی سے اترنے کی ضرورت نہیں، تم جیسی لڑکیوں کو خوب سمجھتی ہوں میں---" قدر کے چہرے پر سایہ سا لہرا گیا---"اپنی بیٹی پر تمہارا سایہ بھی پڑنے نہیں دینا چاہتی لہذا بہتر یہی ہے کہ اس سے دور رہو---اور ہاں ہمیں نہیں ضرورت تمہاری ان نوازشات کی آئندہ ایسا ہوا تو نکال باہر کروں گی تمہیں، تمہارے اس سامان سمیت---!!"

وہ ہاتھ نچا نچا کر بولتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئیں۔ قدر وہیں کھڑی رہ گئی۔ اتنی تذلیل اس نے کب برداشت کی تھی بھلا؟ وہ تو کسی کی دوسری بات تک سننے کی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

روادار نہ ہوتی تھی اور کہاں کھڑے کھڑے اسے گھر سے بے دخل کرنے کی دھمکی بھی دی جا چکی تھی۔

"قدر تم یہاں کیوں کھڑی ہو؟"

احتشام نے اسے بت بنے دیکھ کر پوچھا تو وہ ہوش میں آئی اور نفی میں سر ہلا کر الماری کی جانب بڑھ گئی۔ جس کا ایک پٹ کھلا ہوا تھا۔

"آج تیار رہنا شام کو میرے ایک دوست کی طرف دعوت ہے۔۔۔ میں واپسی پر تمہیں پک کرلوں گا۔۔!!"

قدر نے خوشگوار سی حیرت سے احتشام کا چہرہ دیکھا وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا۔ چہرے پر سنجیدگی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ایسے کیا دیکھ رہی ہو؟"

اس نے جان بوجھ کر پوچھا۔

"کچھ نہیں، بس حیرت ہو رہی تھی۔۔۔!!"

وہ کہے بغیر نہ رہ سکی۔

"حیران ہونا چھوڑ دو اب۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

وہ گھمبیر لہجے میں کہہ کر باہر نکل گیا۔ قدر خوشگوار سی کیفیت میں گھری رہ گئی۔ آج اسے پہلی بار احتشام اور اپنے درمیان کوئی تعلق محسوس ہوا تھا ورنہ اب سے پہلے وہ ایک کمرے میں ہوتے ہوئے بھی میلوں کے فاصلے پر کھڑے رہا کرتے تھے۔ اس نے اپنے سارے کپڑے سعدیہ کو دے دیئے تھے۔ دوبارہ مانگنے کا تو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا تھا لہذا وہ اپنا کارڈ اور والٹ نکال کر مارکیٹ کی جانب نکل گئی۔ خوب دل لگا کر اچھی سی شاپنگ کی اور احتشام کی پسند کے لباس خریدے۔ بہت دن بعد وہ خود میں نئی روح محسوس کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شام کو جب وہ گھر میں داخل ہوا تو قدر اس وقت سیڑھیاں اتر کر نیچے آرہی تھی، اسکی لہراتی زلفوں میں جھلک دکھاتے چہرے کو دیکھ کر احتشام کو اندازہ ہوا کہ وہ بے حد خوش نظر آرہی ہے، گہرے سبز ایمبرائیڈرڈ فراک اور ہمرنگ پلازو میں وہ کافی حد تک جاذب نظر بھی لگ رہی تھی شاید بہت عرصے بعد وہ دل سے تیار ہوئی تھی۔ یہ تبدیلی خوش کن سی معلوم ہو رہی تھی لہذا وہ دلچسپ نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے آگے بڑھا اور بالکل تب ہی پتہ نہیں کیوں اسے قدر کی بجائے وہاں کومل کا معصوم سا چہرہ نظر آنے لگ

URDU NOVEL BANK

گیا، اسکے قدم بے ساختہ اپنی جگہ رُک گئے اور وہ پلکیں جھپکائے بغیر بے یقینی سے "کومل" کو دیکھتا رہ گیا۔

قدر حیران سی اسکے نزدیک آکر رُک گئی، احتشام کی بے باک دیوانی سی نگاہوں نے تو اسکی دھڑکنیں ہی منتشر کر دی تھیں۔

"احتشام؟"

اس نے مسکرا کر اسے پکارا تو وہ ہڑبڑا کر یہاں وہاں دیکھنے لگقص گیا مگر اسکی متلاشی نگاہیں واپس قدر پر آکر رُک گئیں اور پھر ان آنکھوں میں درد کی اِک خفیف سی لہر سُرخی بن کر دوڑنے لگ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!تم گاڑی میں بیٹھو میں پانچ منٹ میں آیا---"

وہ سنجیدہ لہجے میں کہتے ہوئے سیڑھیاں چڑھ گیا، اب وہ اسے دیکھنے سے احتراز برت رہا تھا جو کہ قدر کو کافی عجیب لگا مگر پھر بھی وہ کندھے اچکا کر گاڑی میں آبیٹھی، اس کے لیے یہی بہت تھا کہ احتشام اس پر توجہ دے رہا ہے۔ پانچ منٹ بعد وہ دوبارہ گاڑی میں بیٹھ رہا تھا مگر اسکا وہ نظر التفات پھر قدر کو حاصل نہ ہو سکا جس کے لیے اسکا دل تڑپ رہا تھا۔

URDU NOVEL BANK

© Knza Musannifa ®

"کومل آپکا دل بہت بڑا ہے آپ ارسلان کو معاف کردیں، اس کے ساتھ ایسا رویہ روا مت رکھیں کیونکہ ایک آپ ہی ہیں جو اسے بہتر انسان بننے میں مدد دے سکتی ہیں---!!"

آج صبح وہ انہیں ناشتے کے لیے اٹھانے آئی تو وہ بخار میں جل رہی تھیں کومل کچھ پریشان سی ہو گئی اور اسی پریشانی میں اس نے ڈاکٹر کو کال کرکے گھر پر بلوا لیا تھا اور اسکی ہدایات کے مطابق زیتون خالہ کا خیال رکھ رہی تھی۔ ناشتہ انہوں نے کمرے میں ہی کرلیا تھا کیونکہ اٹھ کر باہر ڈائننگ تک جانے کی سکت تھی نہ ہمت----کومل بھی ان کے پاس ہی بیٹھ کر ناشتہ کر رہی تھی جب انہوں نے اچانک ارسلان کا تذکرہ چھیڑ دیا۔ کومل نے ان کی بات پر حیرت سے انکی جانب دیکھا گویا وہ اتنی بھی بے خبر نہ تھیں۔

"معافی غلطی کی ہوتی ہے آنٹی انہوں نے کیا غلط کیا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اس نے ان کی آنکھوں میں دیکھ کر پوچھا، دل کرچی کرچی ہو رہا تھا۔ زیتون خالہ نے نظریں چرا لیں۔

"!!پھر بھی آپ اسے معاف کردو بیٹی۔۔۔"

پتہ نہیں وہ آج اتنی بے چین کیوں تھیں مگر کومل کے اندر کچھ چٹخ رہا تھا۔ وہ نہیں چاہتی تھی کہ زیتون خالہ اسکے سامنے اپنے بیٹے کی کسی قسم کی کوئی وکالت کریں۔ اسکا خود پر سے ضبط کھو رہا تھا۔

ایک زندہ لاش سے آپ کیا امید رکھتی ہیں؟ وہ کسی کو کیا معاف کرے گی بھلا؟ روز" ڈھیٹ بن کر صبح اٹھ جاتی ہوں، پیٹ کا دوزخ بھرتی ہوں، سانس لیتی ہوں مگر ایمانداری سے بتائیے کیا آپکو لگتا ہے میں زندہ ہوں؟ یا مجھ میں زندگی کی کوئی رمق باقی ہے؟ دنیا میں جینے کے لیے کوئی ٹھوس وجہ چاہیے ہوتی ہے اور میرے پاس ایسی کوئی وجہ نہیں آنٹی۔۔۔!!"

وہ ٹھوس لہجے میں کہہ رہی تھی، چہرہ پر سنجیدگی طاری تھی مگر آنکھوں سے آنسو نکل رہے تھے اور لبوں پر کپکپاہٹ تھی۔ زیتون خالہ اسکے درد کو محسوس کرکے ریشہ خطمی سی ہو گئیں۔ نئے سرے سے احساس شرمندگی پنپنا شروع ہو گیا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کسی بھی انسان کو اللہ نے بے کار نہیں بنایا میری بچی، اس دنیا میں جینا بھی بھلا کوئی جینا ہے؟---یہ جینا تو ایک امتحان ہے---اصل زندگی موت کے بعد ہے بیٹی، وہاں نہ غم ہوگا نہ دنیا کی بے ثباتی---جب زندگی آپکے مطابق نہ چل رہی ہو تو اسے اللہ کی طرف سے آزمائش سمجھ کر اسکا سامنا کرنا چاہیے کیونکہ آزمائش زندگی کا حصہ ہے---خود سوچیں کہ آپ کی جگہ یہاں، اس گھر میں کوئی اور بھی ہو سکتا تھا مگر آپ ہی کیوں؟ ان باتوں پر غور کیا کریں، اللہ سے اپنے تعلق کو مضبوط بنائیں آپ کا مقصد خود بخود آپکے سامنے آجائے گا اور ہاں جس قدر آپ اپنی آزمائشوں پر صبر کر رہی ہیں اسکا اجر ہو ہی نہیں سکتا کہ آپکو نہ ملے، بس برداشت کا دامن مت چھوڑنا کبھی----!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

انہوں نے بے حد شفقت سے اسکو سمجھایا کومل کے آنسوؤں میں روانی آگئی---

"میں کیا کروں آنٹی، میری بے بسی خود میری اپنی سمجھ سے باہر ہے--- شاید اس لیے کہ میں خود کو تنہا محسوس کرتی ہوں---!"

کومل اپنی ہتھیلی کو دیکھ کر مایوس لہجے میں بولی۔

"یوں نہیں کہتے بیٹا، میں ہوں نا آپکے ساتھ---!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پتہ نہیں کیوں انکی بات سن کر اسکے آنسو تھم گئے اور دل سخت سا ہوگیا۔ کومل نے ایک استہزایہ نگاہ ان پر ڈالی اور سر جھٹک دیا۔

"کیا واقعی آپکو لگتا ہے آپ میرے ساتھ ہیں؟ آپکو یہ بات کہنے سے پہلے غور کرنا چاہیے کہ کہیں میرا ساتھ دیتے دیتے آپ اپنے نفسیاتی طور پر بیمار بیٹے کا دفاع تو نہیں کر رہیں؟" وہ پھٹ ہی تو پڑی۔ زیتون خالہ اسکی اس بات پر سوچوں میں گھری خاموش بیٹھی تھیں کومل بھی خاموش ہو جانا چاہتی تھی مگر اس کے اندر بھڑکتے شعلے اس کی تمام تر کوششوں کو ناممکن بنا رہے تھے۔۔۔"آپ نے تو ان پانچ، چھ ماہ میں کبھی مجھ سے یہ بات تک نہیں شیئر کی کہ آخر ارسلان بظاہر ایک صحت مند انسان ہونے کے باوجود نفسیاتی مریض کیوں ہے؟؟ آپکو میرا واقعی احساس ہوتا اگر تو آپ مجھ سے یہ سب باتیں شیئر کرتیں تاکہ ہم مل کر اس مسئلے کا کوئی یقینی حل نکال سکتے مگر دیکھیں میری بے بسی کہ میں اس محاذ پر بھی تنہا فوجی کی طرح کھڑی ہوں۔۔۔کیا واقعی میں آپکو "اپنے ساتھ سمجھوں؟

زیتون خالہ پر حقیقت کے دروازے کھلے چھوڑ کر وہ خود ان دروازوں سے باہر نکل آئی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

© Knza Musannifa ®

بہت عرصے بعد وہ ایک اچھا دن گزار کر جب احتشام کی معیت میں گھر واپس آئی تو اسکا دل بے حد مسرور تھا۔ اسے یقین ہو گیا تھا کہ احتشام اب اسکا ہو جائے گا اور وہ اس کے دل پر راج کر سکے گی یعنی برے دن تمام شد۔۔۔وہ اندر سے بہت مطمئن سی تھی ایک دن میں ہی اتنی بڑی تبدیلی پر وہ شاد تھی۔

"کہاں سے رنگ رلیاں منا کر آرہی ہو آدھی رات کو؟"

احتشام کی امی کی پاٹ دار آواز سے اسکا تمام ارتکاز ٹوٹ گیا۔ اس نے ناگواری سے انہیں تنک کر اپنے سامنے کھڑے دیکھا۔ اِس وقت اپنے خوش کن تصورات میں کسی کی مداخلت بے حد کُھلی تھی۔

"!!میں احتشام۔۔۔"

اس نے کچھ کہنا چاہا مگر انہوں نے اسکی بات کاٹ کر خود بولنا شروع کر دیا۔

"میرے سیدھے سادے بیٹے کو بھی اپنے جیسا بنانا چاہتی ہو؟؟ میری بات کان کھول کر سُن لو لڑکی یہاں یہ سب نہیں چلنے والا، شریف گھرانوں میں ان باتوں کو معیوب

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سمجھا جاتا ہے اور ویسے بھی اس گھر میں صرف تم اکیلی نہیں رہتی، شانی کی جوان جہان بہن بھی موجود ہے، اس کے سامنے یوں دندناتی پھرو گی تو کیا اثر لے گی وہ؟"

وہ تلخ و زہریلے لہجے میں بول رہی تھیں۔ قدر غصے سے ان کی طرف دیکھ رہی تھی۔

تو اس جوان جہان بہن کا کوئی اچھا سا رشتہ دیکھ کر اسے رخصت کیوں نہیں کر دیتیں آپ؟ کیوں گھر بٹھا کر رکھا ہوا ہے؟؟"

اس نے کھٹ سے جواب دیا اور سیڑھیاں چڑھ گئی۔ آج اس نے ثابت کردیا تھا کہ اسکے منہ میں بھی زبان ہے۔ احتشام تک بھی آوازیں پہنچی ضرور تھیں مگر قدر کی جرات پر وہ کچھ حیران ضرور تھا۔ اسے پکا یقین تھا کہ امی قدر کی زبان درازی کا شکوہ کرنے ضرور اس تک آئیں گی اور ایک نیا محاذ کھل جائے گا مگر حیرت انگیز طور پر ایسا کچھ نہ ہوا بلکہ ایک سناٹا سا پھیل گیا، اس نے شکر ادا کیا اور بستر پر دراز ہوکر فوراً آنکھیں بند کرلیں۔

صبح اس کے جانے کے کچھ دیر بعد سعدیہ آپی غصے میں منہ پھیلائے قدر کے کمرے میں چلی آئیں ہاتھوں میں بیگز اور کچھ سامان تھام رکھا تھا، قدر نے سوالیہ نگاہوں سے انکی طرف دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں تمہارا یہ سامان تمہارے منہ پر مارنے آئی ہوں، مجھے کوئی ضرورت نہیں تمہاری"
"!خیرات کی۔۔۔ہونہہ

قدر نے چبھتی مسکراہٹ اچھال کر انہیں دیکھا۔

چلیں یہ اچھا ہے کہ آپکو خود ہی خیال آگیا آپی۔۔۔ خیر منہ پر مارنے کی ضرورت نہیں" آپ یہ سب چیزیں وہ سامنے صوفے پر رکھ دیں۔۔" اس نے انگلی سے صوفے کی طرف اشارہ کرکے کہا تو سعدیہ کے تن بدن میں آگ ہی لگ گئی، "اور ہاں پلیز آپی جاتے "وقت دروازہ بند کرتی جائیے گا، باہر شور سے میں بہت ڈسٹرب ہوتی ہوں۔۔۔

اس نے کہتے ساتھ ہی منہ موڑ لیا۔ سعدیہ نے تلملاتے ہوئے دروازہ زور سے بند کیا اور باہر نکل گئی۔ قدر سے ایسے ٹکے جواب کی امید نہ تھی اور اتنا قیمتی سامان جو ہاتھ سے وہ دکھ الگ۔

شام احتشام کے آنے سے پہلے وہ اچھی طرح تیار ہوکر بیٹھ گئی تھی۔ احتشام کے آتے ہی وہ نیچے اتری اور اسکے ساتھ مارکیٹ چلی گئی۔ رات دیر سے واپسی پر امی انہیں اپنی منتظر ملی تھیں۔احتشام تو کنی کترا کر باہر نکل گیا مگر قدر وہیں رُک گئی۔ آج تو گویا دو طرفہ گولہ باری کا آغاز ہوا تھا۔ سب گھر والے لاؤنج میں اکٹھے ہوگئے۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ کیسا شور ہے؟ بند کرو یہ فضول لڑائی جھگڑے۔۔۔بندہ کوئی وقت کا لحاظ کرلیتا"
"ہے، آدھی رات کو بھی سکون نہیں؟
ابو نے گرجتے ہوئے بیچ میں کودنا مناسب سمجھا۔
مجھ سے کیا پوچھتے ہیں؟ سوال کرنا ہے تو اس کلموہی، ڈائن سے پوچھیں جو پتہ نہیں"
کہاں سے میرے سینے پر مونگ دلنے آگئی ہے۔۔۔ ہمت دیکھیں زرا اسکی ایک تو غلط
"اوپر سے زبان دراز؟ ارے میں کہتی ہوں کس جرم ہے مجھے اس عمر میں؟
خاموش رہو تم، احتشام یہ کیا تماشہ ہے؟ میں اپنے گھر میں یہ رزالت برداشت نہیں"
"کروں گا۔۔۔۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

انکی طبیعت یوں بھی ان دنوں ناساز ہی رہتی تھی اس پر مزید شور شرابے نے ہائی بلڈ
پریشر میں مبتلا کر دیا تھا۔ احتشام نے بے چارگی سے ان کی طرف دیکھا۔
ابو مجھے تو اس سب سے بری الذمہ ہی سمجھیں، میں نہیں جانتا امی کو قدر سے کیا"
"!!شکایات ہیں۔ بس میں اتنا چاہتا ہوں کہ گھر کا سکون برباد نہ ہو
احتشام نے سنجیدگی سے کہہ کر سر جھکا لیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہ لو! یہ دیکھو جورو کا غلام--- اے ہے پھوٹی قسمت میری کیا اس دن کے لیے تجھے" پیدا کیا تھا شانی؟ نامراد بجائے ماں کا ساتھ دینے کے تو اپنی اس آوارہ بیوی کا ساتھ دے رہا ہے؟ بے غیرت میں تجھے اپنا دودھ نہیں بخشوں گی--"!!

"میں کہتا ہوں بس کردو تم لوگ، بند کرو یہ ---"

ابا نے بات پوری کیے بغیر لرزنا شروع کردیا۔ ان کی حالت دیکھ کر احتشام لپک کر آگے بڑھا اور ابا کو تھام لیا ایک لمحے کی تاخیر سے وہ ڈھیر ہو سکتے تھے۔ سب کو جیسے سانپ سونگھ گیا تھا۔

"ابو---؟ابو کیا ہوا آپ کو---؟ابو آنکھیں کھولیں ابو"!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ خود حواس باختہ ہو گیا تھا۔

"ڈاکٹر---ڈاکٹر کے پاس لے کر جائیں---ایمبولینس بلوائیں جلدی---"!!

قدر نے بروقت ہوش کے ناخن لیتے ہوئے احتشام کا کندھا ہلایا۔ وہ فوراً فون کی طرف لپکا۔

URDU NOVEL BANK

اس حرافہ کی وجہ سے ہوا ہے یہ سب، ہائے میرا گھر برباد کر دیا، اللہ تجھے تباہ و برباد" کرے، کبھی خوش نہ رہ سکے تو ڈائن---تیری وجہ سے میرے گھر کا سکون برباد ہوکر رہ "!!گیا---

امی نے روتے ہوئے قدر کو بدعائیں دیں۔

اسکی ذمہ دار آپ خود ہیں، اپنی خوامخواہ کی لڑائی جھگڑے کی عادت کی وجہ سے ٹینشن" "!!پیدا کرتی ہیں آپ---ویسے بھی اپنا کیا ہی آپکے آگے آرہا ہے---

قدر نے بھی بغیر ڈرے جواب دیا تھا۔ احتشام کی امی کے منہ سے مغلظات کا طوفان بہہ نکلا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

خدا کے لیے بس کردیں امی، جب ابو بالکل ختم ہوجائیں گے تب خاموش ہوں گی" "آپ؟

احتشام کمرے میں آکر چیخا مگر اسکی بات سچ ہوگئی۔ ابو کو جب ایمبولینس میں اسپتال لے جایا جا رہا تھا انہوں نے راستے میں ہی دم توڑ دیا تھا۔ یہ خبر اسکی والدہ پر بجلی بن کر گری---کیونکہ مکافات عمل کا آغاز ہوا چاہتا تھا۔

URDU NOVEL BANK

اس بات کے دو دن بعد انہوں نے کومل کو اپنے پاس کمرے میں بلوایا تھا، ایک خاص سندیسہ--- کومل سمجھ گئی۔

"آپ نے ناشتہ کیوں نہیں کیا آج؟"

کومل نے از راہ تکلم پوچھا تو انکے نحیف چہرے پر کمزور سی مسکراہٹ رینگ کر غائب ہو گئی۔

جب سے اپنے گریبان میں جھانکنے کا موقع ملا ہے بھوک پیاس بے معنی ہو گئے ہیں" کیونکہ یہ کبھی میری آخرت آسان نہیں کر سکتے، میری آخرت آسان کریں مگر صرف میرے اعمال---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس مبہم جواب میں اس قدر گہرائی تھی کہ کومل اسکے اثر میں آگئی---"میں نے آج تک ارسلان کا سچ سب سے چھپائے رکھا شاید اپنے آپ سے بھی، یہی وجہ ہے کومل بیٹی کہ کبھی آپ کے سامنے مجھے خیال ہی نہ آیا مگر آپ نے مجھے احساس دلا کر بہت اچھا کیا شاید مرنے سے پہلے میں ایک بہت بڑے بوجھ سے آزاد ہو جاؤں ارسلان کی اس حالت کی ذمہ دار دراصل اسکی اپنی ماں یعنی میں خود ہوں---میں نے زندگی کو کبھی

URDU NOVEL BANK

پریکٹیکل ہوکر گزارہ ہی نہیں۔۔۔خود کو کتابوں میں غرق کرکے فلسفوں کی نذر کر دیا۔

"اس سب میں علم نہ ہو سکا کہ کب اپنی اولاد کو نظرانداز کرتی چلی گئی۔

وہ تھوڑی سی بات کرکے خاموش ہو جاتی تھیں پھر کچھ دیر ٹھہر کر ہمت جمع کرکے دوبارہ بات کا آغاز کرتی تھیں یعنی انہیں بولنے کے لیے کافی ہمت چاہیے تھی۔

جب مجھے اس سنگین صورتحال کا اندازہ ہوا تب بہت دیر ہو چکی تھی۔ ارسلان کو کبھی" میں اپنا بیٹا نہ بنا سکی۔۔۔کتنی عجیب بات ہے نا؟ میرے بطن سے جنم لینے والا میرا بیٹا نہیں تھا۔۔۔ میں نے کہا نا قصوروار میں خود ہوں۔۔۔کیونکہ اسکی وہ عمر تو گزر چکی تھی جس میں ایک بچہ ماں سے مانوس ہوکر زندگی کے آداب سیکھتا ہے۔۔۔ اب میرے سامنے ایک ایسا کم سن نوجوان بچہ تھا جو نفسیات پر کسی برے واقعے کا گہرا اثر لے چکا تھا، اس نے کبھی مجھ سے کچھ شیئر نہیں کیا، میری لاکھ کوشش، پیار، وقت دینے کے باوجود وہ مجھے اعتبار میں نہ لے سکا۔۔۔بس اتنا علم تھا کہ اسکی اس تمام تر جنونی "کیفیت کا تعلق اسکی ممانی سے تھا اور اس نے اپنی ممانی کو ہی ختم کر دیا۔۔۔

کومل نے دہل کا انکا چہرہ دیکھا۔

"ختم کر ڈالا مطلب؟ مار دیا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہاں۔۔! مگر دیکھو بُرے کو ختم کر دینے سے برائی ختم نہیں ہوتی، وہ کسی نہ کسی" صورت باقی رہتی ہے۔۔۔ارسلان کب، کس وقت، کیا سوچتا ہے یہ بات پورے یقین و وثوق سے کوئی نہیں کہہ سکتا، کسی نے پیدائشی نقص کہہ کر ٹرخا دیا کوئی مینٹل ہاسپٹل کا مشورہ دیتا رہا اصل بات کسی کی بھی سمجھ سے باہر ہے، اس پر دنیا کے تمام اطباء و حکماء بے بس ہیں"!!

کومل سائیں سائیں کرتے ذہن کے ساتھ انکی جانب دیکھتی رہ گئی، ایک قاتل کے ساتھ ایک ہی گھر کی چھت تلے رہنے کا خیال بلاشبہ جان فزوں تھا۔ اس کے بعد زیتون خالہ نے کیا کہا؟ کتنے وعدے لیے؟ وہ کچھ سن سکی نہ سمجھ سکی بلکہ وہ سارا دن اور ساری رات خوف میں اس نے گزاری تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وحشت ہی اتنی تھی کہ آنکھ بند کرتے ہی ایسا گمان ہونے لگتا جیسے ارسلان خنجر لیے اس کے اوپر جھکا ہوا ہے وہ پٹ سے آنکھیں کھول دیتی اور اردگرد دیکھنے لگتی مگر ارسلان کو سوتا دیکھ کر اسے اچانک یاد آجاتا کہ اس نے تو دودھ میں نیند کی گولیاں ملا کر دی تھیں، ارسلان کیسے جاگ سکتا ہے۔۔۔وہ ایک گہری سانس خارج کرکے پھر سے لیٹ جاتی مگر دو منٹ بعد پھر وہی کیفیت۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اگلی صبح اسکی امی آگئیں اور کومل کی مخدوش حالت دیکھ کر پریشانی میں گھر گئی گویا وسوسے بے کار نہیں گئے تھے۔ ویسے بھی ماں کو وسوسے ستاتے ہی کب ہیں ان پر الہامات کی بارش ہوتی ہے۔ انہوں نے بہتیرا پوچھا مگر کومل کیا بتاتی وہ خود ایک عجیب سی کیفیت کا شکار تھی۔

"امی میرے سارے جسم میں درد ہے، بے حد درد۔۔۔ میں کیا کروں امی؟"

بالآخر وہ ان کے سینے سے لگ کر پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"کتنی کمزور ہوگئی نہ ٹھیک سے کچھ کھاتی ہو نہ پیتی ہو درد تو اٹھے گا نا؟" انہوں نے اسے تھپک کر کہا اور اپنے ساتھ لگائے صوفے پر بٹھایا۔۔"ناشتہ کیا یا نہیں ابھی تک؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کومل نے آنسو پونچھ کر نفی میں سر ہلایا تو انہوں نے افسوس بھری نظر اس پر ڈالی۔

"تم بیٹھو یہاں میں اپنے ہاتھوں سے ناشتہ تیار کروں گی آج۔۔۔"وہ دونوں ٹانگوں پر زور ڈال کر اٹھتے ہوئے بھرپور انداز میں بولیں تو کومل نے انہیں روکنا چاہا،" خبردار کوئی بات نہیں سنوں گی میں تمہاری، مجھے بس یہ بتاؤ کہ زیتون آپا بھی نہیں سمجھاتی تمہیں کہ اپنی صحت کی فکر کیا کرو؟ اتنی لاپروائی اچھی نہیں ہوتی کومل۔۔۔"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

زیتون خالہ کے ذکر پر کومل کو ندامت ہوئی کہ اس نے ان سے ناشتے کا پوچھا تک نہیں، وہ امی کو کچن میں تنہا چھوڑ کر انکے کمرے میں آئی وہ پرسکون سو رہی تھیں اس نے اٹھانا مناسب نہ سمجھا اور آہستگی سے دروازہ بند کر کے باہر آگئی۔

"!!امی بس میں اور نہیں کھاؤں گی، آپ ضد نہ کریں اب"

ایک پورا پراٹھا کھلا کر امی بضد تھیں کہ کومل دوسرا پراٹھا بھی کھائے مگر کومل نے انکار کردیا۔

"چلو تم یہ برتن رکھو کچن میں، میں ذرا زیتون آپا سے حال احوال کرلوں۔۔۔ اس وقت تو جاگ رہی ہوں گی ناں؟ کہیں میں مخل نہ ہو جاؤں!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"جی ہاں! بلکہ آج تو کچھ زیادہ نیند لے لی ہے، ابھی ناشتہ بھی نہیں کیا انہوں نے۔۔۔"

"!!تمہیں ان کے ناشتے کا وقت پر خیال کرنا چاہیے تھا بیٹی۔۔"

کومل انہیں کیا بتاتی کہ اسے اپنا ہوش نہیں تھا ناشتہ تو پھر ایک الگ موضوع ہے۔

تھوڑی ہی دیر بعد امی حواس باختہ سی کمرے سے باہر آئیں کومل برتن پکڑ کر سنک تک لا رہی تھی۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی زیتون خالہ کو باہر لے آیئے، وہ میرے کئی بار کہنے کے باوجود ہر وقت کمرے میں بند رہتی ہیں شاید آپ ہی کی سن لیں۔۔۔"!!

اس نے اپنے دھیان میں ان کی جانب دیکھے بغیر کہا۔۔۔

"!!کومل ۔۔۔کومل زیتون آپا تو سانس ہی نہیں لے رہیں۔۔۔"

امی نے گویا اس کے سر پر دھماکہ کیا۔ اسکے ہاتھ میں دبا کانچ زمین پر گر کر ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا، وہ بے یقینی سے امی کیطرف دیکھنے لگ گئی اور بھاگ کر زیتون خالہ کے کمرے میں گئی۔۔۔ امی بھی پیچھے پیچھے تھیں۔ زیتون خالہ بستر پر بے سدھ لیٹی ہوئی تھیں۔ چہرے پر بلا کا سکون پھیلا ہوا تھا۔۔ کومل نے انکو ہلایا جلایا کئی بار پکارا، بہتیری آوازیں دیں مگر وہ دنیا کی ظالم قید سے رخصت لے چکی تھیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

مجھے لگتا ہے زیتون آپا اب اس دنیا میں نہیں رہیں۔۔۔ ان کی سانس بالکل بند ہے۔۔" اِنا للہ وَاِنا اِلَیہِ رَاجِعُون۔۔۔" امی نے دکھ سے اسکے کندھے پر ہاتھ رکھا، " میں تمہارے ابا کو خبر کرتی ہوں۔۔آؤ میرے ساتھ!!"

URDU NOVEL BANK

امی نے اسے اپنے ساتھ لیجانے کے لیے اسکا ہاتھ پکڑا مگر کومل زیتون خالہ کو پلکیں جھپکائے بغیر دیکھتی رہی۔۔۔امی نے کچھ پریشان ہوکر اسے دیکھا مگر وہ زیادہ دیر توازن برقرار نہ رکھ سکی اور غش کھا کر گر پڑی۔

© Knza Musannifa ®

اس ایک ہفتے میں اوپر تلے دو اموات ہوئی تھیں، احتشام کے والد کی وفات کے فوراً بعد ارسلان کی والدہ کا چلے جانا پوری کالونی کو سوگوار سی خاموشی میں ڈبو گیا تھا۔

کومل اب تک اپنی امی کی طرف تھی۔ صرف وہ ہی نہیں ارسلان بھی اسکے ساتھ ساتھ تھا۔ وہ بے حد سنجیدگی اور ہوشمندی سے تمام معاملات سر انجام دے رہا تھا۔ کہیں سے بھی اس پر کسی نفسیاتی مریض کا گمان نہیں ہوتا تھا۔ کئی لوگ کومل کی خوش قسمتی پر رشک کر رہے تھے کہ اتنا اچھا لڑکا اور اکیلا گھر بیٹھے بٹھائے مل گیا مگر امی سے جب بھی کوئی اس قسم کا اظہار خیال کرتا وہ ایک ٹھنڈی سانس بھر کر رہ جاتیں۔۔۔ایک ہوک سی اٹھتی تھی کہ کومل جس عذاب میں گرفتار ہے یہ لوگ اگر جان جائیں تو شاید توبہ توبہ کریں۔کومل کے ہوش میں آنے کے بعد جب سے اسکے حاملہ

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ہونے کا پتہ چلا تھا وہ پریشان رہتی تھیں کوئی اور وقت ہوتا تو شاید وہ خوشی سے نہال ہو جاتیں مگر اب---

"!!کومل اب ہمیں چلنا چاہیے، اپنے گھر سے زیادہ دیر غافل رہنا ٹھیک نہیں"

اس دن وہ نہا کر دھوپ میں بیٹھی ہوئی تھی جب ارسلان نے اس سے گھر چلنے کو کہا۔

"آپ کو اپنی امی کی وفات کا کوئی دکھ نہیں ہے؟"

اس نے ترش لہجے میں پوچھا۔

ایسا ہرگز نہیں، میری ماں تھی وہ--- لیکن سکون اس بات کا ہے اب وہ اس جگہ"

"!!ہیں جہاں انہیں دکھ والم نہ ملیں گے---وہ محفوظ ہیں--

اس نے بے حد سنجیدگی سے کہا تھا۔ کومل اسے دیکھ کر رہ گئی۔

"آپ اپنا سامان وغیرہ پیک کرلیں---میں شام کو آکر لے جاؤں گا۔"

وہ جب یہ بات کر رہا تھا کومل کی امی وہاں چلی آئیں اور اسکے جانے کا سن کر پریشان ہوگئیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل کچھ دن یہیں رہے گی میرے پاس، اس حالت میں اسے کہیں نہیں جانے دوں گی---!!"

ارسلان خاموش رہا، کومل نے امی کی طرف دیکھا۔

"امی اب میری حالت کافی بہتر ہے، میں ٹھیک ہوں اب---!!"

اس کی طرفداری پر امی مضطرب ہوگئیں۔

"نہیں ہرگز نہیں، ڈاکٹر نے سختی سے منع کیا ہے زیادہ کام کاج سے، اس حالت میں تم میرے پاس رہو تمہارا اچھے سے خیال تو رکھ سکوں کم از کم---!!"

اس بار کومل سے پہلے ارسلان نے امی کی طرف دیکھا تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"ڈاکٹر نے؟ مگر کیوں؟"

ارسلان نے خوفزدہ سے لہجے میں پوچھا۔

"کیونکہ کومل امید سے ہے--" امی نے زوردار دھماکہ کیا---"شروع کے کچھ دن ریسٹ ضروری ہے۔ دو تین ماہ میرے پاس گزار لے پھر بے شک لے جانا---اب میں نے کہہ دیا ہے بس!!"

URDU NOVEL BANK

امی نے بات ختم کرتے ہوئے دونوں کو دیکھا۔ ارسلان تیزی سے اٹھ کر باہر چلا گیا۔ کومل بھی حیرت زدہ نظر آرہی تھی۔

"اسے کیا ہوا؟ عجیب ہے بجائے خوش ہونے کے یوں باہر نکل گیا جیسے میں نے کوئی بری خبر سنائی ہے۔۔ عجیب بندہ ہے بھئی!"

شام کو وہ امی کی بے حد مخالفت کے باوجود ارسلان کے ساتھ واپس آگئی تھی۔ زیتون خالہ کے بعد اسے ارسلان کو تنہا چھوڑنا اپنی خود غرضی کے مترادف محسوس ہوا تھا۔ ارسلان بہت بے چین دکھائی دیتا تھا۔ کومل نے ایک دو ہفتے خوف کی حالت میں گزار دیئے، اسے ہر وقت ارسلان کی جانب سے کسی حملے کی توقع رہتی تھی۔ دن میں وہ امی کے پاس رہتی تھی، شام کے وقت وہ اپنے گھر آجاتی تھی۔ امی نے طرح طرح کی چٹنیاں، مربے، دیسی گھی سے تیار کرکے مقوی دالیں اور کئی قسم کے حلوے اسکے کچن میں رکھ دیئے تھے، خود بھی کبھی شام میں وہ اسکے گھر چکر لگاتی رہتی تھیں۔

اس دن امی کومل کو ڈاکٹر کے پاس سے چیک کروا کر واپس لارہی تھیں جب راستے میں ایک پڑوسن نے امی کو روک لیا، کومل اسکے سوالات سے تنگ آکر پیدل چلتی ہوئی گھر کی طرف چلی آئی تب ہی راستے میں اسکا سامنا احتشام سے ہوگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کا شکستہ حلیہ اور درد سے چُور کمزور وجود دیکھ کر اسکا دل کٹ کر رہ گیا۔ اس نے تو ایک بار بھی احتشام کی طرف نہیں دیکھا تھا، اپنے ہی خیالوں میں چل رہی تھی۔

احتشام بے حد ضبط کے باوجود خود کو روک نہ سکا اور اسے پکار ہی لیا۔

"!!کومل۔۔۔"

کومل خاص لہجے میں اپنا نام سن کر ہڑبڑائی اور اپنے قریب احتشام کو دیکھ کر اسکی آنکھیں پھیل گئیں۔

"یہ تم نے اپنا کیا حال بنا لیا ہے کومل؟"

وہ گلوگیر لہجے میں بول رہا تھا مگر پلکیں جھپکائے بغیر اسے دیکھتا چلا جا رہا تھا۔ کیا نہیں تھا اسکی نگاہوں میں۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!میں اپنے حال میں خوش ہوں احتشام۔۔۔"

وہ نظریں جھکا کر بولی تو احتشام کا دل دُکھ سے پھٹ کر رہ گیا۔

"کومل میں۔۔۔"

اس سے بولا ہی نہیں گیا اور وہ اپنے آنسو پیتا ہوا تیزی سے آگے بڑھ گیا۔ کومل ایک بار پھر اردگرد سے بیگانہ ہوکر چلنے لگی تھی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارسلان بے حد خاموش اور سنجیدہ ہو گیا تھا۔ اس نے حمل کے پہلے ماہ میں کوئی ایسی حرکت نہ کی جس سے اسکے مرض کا اظہار ہوتا یہاں تک کہ کومل نے اس سے خوفزدہ ہونا چھوڑ دیا اور ایک بار پھر سے خود کو زندگی کے ریلے میں بہنے دیا۔

ایک دن جب وہ اپنے دفتر سے واپس آیا تب کومل کی والدہ اسکے پاس بیٹھی ہوئی تھیں۔ وہ کافی دیر کومل کا انتظار کرتا رہا مگر جب وہ کمرے میں نہ آئی تو اسے خود باہر آنا پڑا۔۔۔

"!!کومل میرا لائٹ براؤن شلوار سوٹ کہاں ہے، پلیز نکال دیں آکر۔۔۔"

کومل اس وقت شدید سر درد محسوس کر رہی تھی، اس نے اٹھنا چاہا تو امی نے دوبارہ بٹھا لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اے ہے میاں عجیب باتیں کرتے ہو تم، دیکھ نہیں رہے کیا کس تکلیف میں ہے" وہ؟ دیکھو! اول تو ایک کُل وقتی ملازمہ کا انتظام کرو دوم یہ کہ کومل کا خیال رکھا کرو، "!!مجھے لگتا ہے تم اس کی بالکل پرواہ نہیں کرتے۔۔۔

امی نے اچھی خاصی کلاس لے ڈالی تھی انکا انداز کھڑے کھڑے بے عزتی کرنے والا تھا۔ کومل کچھ جزبز ہو کر انہیں دیکھنے لگی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!امی بس کردیں آپ، میں ٹھیک ہوں اب۔۔۔"

اس نے دبا دبا سا احتجاج کیا۔ ارسلان کی آنکھوں میں سرخی سی تیر گئی۔

کومل یہ شوہر ہے تمہارا، اس سے نہ کہوں تو کس سے کہوں۔۔۔کیوں ارسلان ٹھیک"

"کہہ رہی ہوں نا میں؟

وہ محض مسکرا دیا، آنکھیں بے تحاشا سرخ ہونے لگی تھیں۔ کومل اب ان نگاہوں کی سرخی کے معنی کچھ کچھ سمجھنے لگی تھی۔ اس نے کسی بھی طرح امی کو وہاں سے روانہ کیا اور دم سادھے ارسلان کی جانب سے کسی پیش رفت کا انتظار کرنے لگی مگر حیرت انگیز طور پر وہ بالکل نارمل رہا۔۔۔ اس نے کوئی عجیب و غریب حرکت نہ کی تھی البتہ ٹھیک چار دن بعد وہ شام کو اصرار کرکے اسے اپنے ساتھ ایک شاندار گھر میں لے آیا۔ یہ جگہ شہر سے خاصے فاصلے پر تھی۔ کومل اتنا پیارا گھر دیکھ کر حیران سی رہ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ تو بہت خوبصورت گھر ہے۔۔۔مگر ہے کس کا؟"

وہ ایک دیدہ زیب سی پینٹنگ کو چھو کر بولی تو ارسلان مسکرا دیا۔

"کومل کا۔۔۔اور میرا"

کومل حیرت زدہ ہوتے ہوئے اسکی جانب پلٹی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"!!میں سمجھی نہیں--"

میں نے یہاں ایک بزنس اسٹارٹ کیا ہے، نگرانی کے لیے بااعتماد لوگ میسر نہیں اس" لیے میں یہاں رہتے ہوئے خود اپنے انڈر سارا کام کروانا چاہتا ہوں---اور جس کمپنی کے ساتھ میں نے کانٹریکٹ سائن کیا ہے انہوں نے مجھے رہائش کے طور پر یہ گھر دیا ہے---!!"

وہ بے حد سنجیدہ و پراعتماد لہجے میں اسے بتا رہا تھا۔ کومل نے اپنی والدہ کو ساری صورتحال بتائی تو پہلی فکر انہیں کومل کی "اس حالت" کی ہوئی۔ اتنی دور وہ کیسے اس سے ملنے جایا کریں گی۔ یہاں تو دیوار سے دیوار ملی ہوئی تھی آنے جانے میں آسانی تھی۔

"!تم کومل کو ہمارے پاس چھوڑ جاؤ نا بیٹا---جب چھٹی ملے تب آکر مل لیا کرنا"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

امی نے لجاجت سے کہا تو پتہ نہیں کیوں ارسلان نے سر جھکا لیا یوں جیسے وہ اپنا قہقہہ روکنا چاہتا تھا۔

اتنی دور سے آنا جانا میرے لیے آسان نہیں اور پھر کومل میری نظروں کے سامنے رہے" "!!گی تو میں بھی پرسکون رہ سکوں گا، یہاں چھوڑا تو فکر ہی لگی رہے گی----

اس کا انداز جتانے والا تھا۔

URDU NOVEL BANK

"!!اے ہے فکر کیسی، ماں کے پاس چھوڑ کر تو تمہیں بلکہ زیادہ بے فکر رہنا چاہیے۔۔۔"
امی کو ارسلان کی یہ بات پسند نہ آئی تھی۔
یہی تو زیادہ فکر کی بات ہے۔۔۔" ارسلان نے ان کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر"
کہا۔۔۔"اور ویسے بھی آپکے حکم کے مطابق کُل وقتی ملازمہ کا انتظام کرلیا ہے میں نے،
"!!تجربہ کار عورت ہے۔۔۔وہ خیال رکھے گی کومل کا۔۔۔
کومل اپنے نئے گھر میں شفٹ ہو چکی تھی اور ارسلان اپنے منصوبے میں کامیاب ہو چکا
تھا۔ اب وہ ہر طرح سے بے فکر اور مطمئن تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

بانو بی واقعی ایک تجربہ کار خاتون تھیں سوائے ایک چیز کے، اب پتہ نہیں اسے خوبی
کہا جائے یا خامی وہ اس بات کو پسند نہیں کرتی تھیں کہ انکے تجربات کو شک کی نگاہ
سے دیکھا جائے یا پھر انکے ایجاد کردو نسخوں اور ٹوٹکوں کو کوئی مسترد کر سکے۔ بہرحال جو
بھی تھا کومل کے لیے تو کم از کم وہ فائدہ مند ہی ثابت ہوئی تھیں، ہر طرح سے اسکا
خیال رکھ رہی تھیں۔ کھانے پینے سے لے کر کومل کی ضروری دیکھ بھال تک وہ بخوبی سر
انجام دے رہی تھیں۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

صرف اُن ہی دنوں انکے مزاج میں چڑچڑاپن غالب رہتا تھا جب کومل کی امی کی آمد ہوتی تھی۔ دو طرفہ جنگ کو قابو کرنے کی کوشش میں کومل خود کو ہلکان کیے رکھتی تھی۔ امی اپنے طریقے سے کومل کو ہدایات دیا کرتی تھیں جبکہ بانو بی انکے پچگانہ مشورے سُن کر لال پیلی ہوئی جاتی تھیں۔ موقع ملتے ہی کومل کے کان میں بات ڈال جاتیں کہ یُوں کرو گی تو ووُں ہوگا اور کومل بیچاری پریشان ہوجاتی کیونکہ زیادہ تر انکی باتیں سچ ہی ثابت ہوتی تھیں۔ بہرحال اللہ اللہ کرکے وہ دن بھی آن پہنچا جب کومل نے ایک بے حد صحت مند بیٹے کو جنم دیا، ہر طرف گویا خوشیوں کے شادیانے بج اُٹھے۔ ارسلان ہر موقع پر کومل کا ساتھ نبھا رہا تھا، اس نے شہر کے مہنگے ترین اسپتال میں بہترین ڈاکٹروں کی زیر نگرانی تمام انتظامات کروائے تھے صرف یہی نہیں وہ اس قدر بدل چکا تھا کہ اب کومل کے ساتھ ساتھ امی اور ابا بھی اس بات پر یقین لے آئے تھے کہ ارسلان ٹھیک ہوگیا ہے، اسکا مرض بالکل ختم ہو چکا تھا۔ کوئی اوُٹ پٹانگ حرکت تو دور وہ ایسی کوئی بات تک نہیں کرتا تھا جس سے کسی کو پریشان ہونے کا موقع ملتا۔ یہی وجہ تھی کہ امی سمیت ابا نے بھی اس سے ڈھنگ سے بات کرنا شروع کر دی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ڈیلیوری کے بعد سے وہ چالیس دن تک امی کے پاس ہی
تھی۔ انہی دنوں حق نواز اور سلیم نواز کے فائنل امتحانات کا رزلٹ آؤٹ ہوا، سلیم نواز ٹاپ فائیو کی فہرست میں جلوہ افروز ہوا تھا جبکہ حق نواز کچھ نمبروں سے پیچھے رہ گیا تھا اور محض اسی بات پر اسکی خوب درگت بن رہی تھی۔ سلیم نواز اب ایک سنجیدہ اور کم گو نوجوان تھا۔ اسے زندگی نے جو سبق سکھایا تھا اس نے وہ گنوایا نہیں اور نہ ہی خود کو اندھیروں میں گُم ہونے دیا بلکہ اسکی سوچ میں وسعت اور گہرائی نے جنم لیا تھا۔

امی بات بات پر اسکی مثالیں حق نواز کو دیا کرتی تھیں جس سے وہ شدید
قسم کی جلن محسوس کرتا تھا۔ اب تو اسکا کرکٹ کھیلنا اور دوستوں کے ساتھ گھومنا پھرنا بھی دوبھر ہو چکا تھا۔ ہر بار ضد کرنے پر امی کی جانب سے ایک ہی جملہ تیر کی طرح آکر لگتا تھا۔

visit for more novels.
www.urdunovelbank.com

اس منحوس کرکٹ اور ان آوارہ دوستوں کی وجہ سے ہی تم پیچھے رہ گئے ہو، دیکھو ذرا" سلیم نواز کو، کیسے دل لگا کر محنت کی ہے میرے بچے نے اور ظاہر ہے کامیابی بھی پھر محنت کرنے والوں کو ہی ملتی ہے--!!"

وہ جل کڑھ کر خس و خاشاک ہو جاتا۔

URDU NOVEL BANK

جی ہاں وہی تو آپکا واحد بچہ ہے، مجھے تو کوئی پھینک گیا تھا نا آپکے اس عظیم محل"
"!!میں---

اس بات پر امی کو اسکی ایک اور خامی نظر آجاتی۔

"ماں کے ساتھ زبان درازی تم نے انہی آوارہ دوستوں سے سیکھی ہے نا؟ آلینے دو ذرا اپنے ابا کو آج ہی میں ان مردودوں سے جان چھڑاتی ہوں، کسی قابل نہیں چھوڑا، پڑھائی میں بھی اسی وجہ سے تمہارا دل نہیں لگتا نا؟"

حق نواز کا کچھ بس نہ چلتا اور بیچارہ اپنے بال نوچ کر رہ جاتا۔

"یہ مسخریاں میرے سامنے مت کرو، جاؤ دیکھو سلیم نواز کیا کر رہا ہے، اسکے ساتھ اٹھا بیٹھا کرو، بھائی سے کچھ سیکھو بیٹے یہی آگے کام آئے گا، نہ کہ تمہارے آوارہ دوست---! زرا خود انصاف کرو انہی دوستوں کے سبب تم سلیم سے پیچھے رہ گئے ناں---؟"

"امی اب آپ ناانصافی کر رہی ہیں میں کون سا فیل ہو گیا ہوں جو آپ مجھے اتنی باتیں سنا رہی ہیں؟ صرف چند نمبروں سے میں ٹاپ فائیو پر نہیں آسکا اس کا یہ مطلب تھوڑی ہے کہ آپ مجھ پر اتنے سنگین الزامات تھوپنا شروع کردیں---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی کو اتنی باریکی میں جانا پسند نہیں تھا نہ وہ ضروری سمجھتی تھیں۔

"میں کہتی ہوں زبان کو لگام ڈال لڑکے، نکما نہ ہو تو--- یہ چلے ہیں ماں کو سکھانے !!"ہونہہ پہلے خود تو کسی قابل ہو جائیں---

تب ایسی ہی کسی نازک صورتحال میں سلیم نواز کسی کونے سے جھانک کر اسے طیش دلاتا اور حق نواز چیخ پڑتا---

"سلیم--- تو رُک ذرا---تیری ہی لگائی ہوئی آگ ہے یہ، آج تو بچ میرے ہاتھ !!"سے---

امی سر پکڑ کر ہائے وائے کرتی رہ جاتیں جبکہ حق نواز مار مار کر سلیم نواز کا بھرکس نکال دیتا--- سلیم نواز کے قہقہے اور چیخیں مل جل کر کمرے سے باہر کا رُخ کرتیں تو کالونی والے سمجھ جاتے آج رب نواز صاحب کے دو جناتی سپوت اپنے جوہر دکھانے والے ہیں۔

کومل کے بیٹے کا نام ابا نے ابراہیم رکھا تھا۔ کومل نے جب محسوس کیا ابراہیم کو سنبھالنا اکیلے امی اور اسکے بس کی بات نہیں تو اس نے بانو بی کو اپنے پاس بلوا لیا تھا--- ارسلان اپنے بیٹے کے لیے مہنگے ترین کپڑے، جوتے اور کڈز پراڈکٹس خرید

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کر ڈھیر لگا دیتا تھا۔ اسے بس ایک ہی بات پر اعتراض تھا اور وہ یہ تھی کہ کومل اپنی امی کے گھر کی بجائے اپنے گھر رہے۔ اس نے ایک دو بار بات کی بھی تھی مگر کومل نے بچے میں مصروفیت کے باعث اسکی بات کو سنجیدگی سے نہیں لیا تھا۔

"!!مجھے بھی کبھی میرے بیٹے کے ساتھ کھیلنے دیا کریں میڈم۔۔۔"

ایک دن کومل ابراہیم کو تیار کرکے اس سے اسکی زبان میں باتیں کر رہی تھی ساتھ ساتھ بے تحاشہ پیار بھی کرتی چلی جا رہی تھی، جیسے ایک ماں بے خود ہوکر اپنے ننھے نونہال کو کرتی ہے۔ تب ہی اچانک ارسلان نے آکر بچے کو اس سے لے لیا۔ کومل پہلے تو بوکھلا گئی مگر پھر تمام اوہام کو نظرانداز کرکے مسکرا دی کہ چلو اچھا ہے ارسلان کو باپ ہونے کی حیثیت سے اپنے بیٹے سے محبت و انسیت ہے۔ وہ ابراہیم کی چیزیں سمیٹنے میں مشغول ہوگئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"!!میں ذرا اپنے بیٹے کو سیر کروا لاؤں۔۔۔"

ارسلان کے پاس بچہ بے حد خوش تھا مگر کومل پھر بھی پریشان ہوگئی۔

"اسے مت لے جائیں، یہ بہت چھوٹا ہے ابھی۔۔۔گرم سرد ہوا لگ گئی تو بیمار پڑ جائے گا۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

کومل نے گھبرا کر کہا۔

"!!میں اسے ہر گرم و سرد ہوا سے بچاؤں گا، بیٹا ہے میرا۔۔۔"

ارسلان نے رسان سے سمجھایا اور ابراہیم کو باہر لے گیا۔

"ہائے میرے اللہ، اے میاں باولے ہوئے ہو کیا؟ یہ تم کہاں لیے جا رہے ہو ننھے سے بچے کو؟"

لاؤنج میں امی چیخیں۔ کومل بھی پریشان سی صورت لیے باہر چلی آئی۔ بانو بی پہلی بار امی کی ہم خیال تھیں۔

"کیسی باتیں کر رہی ہیں آپ؟ یہ بیٹا ہے میرا۔۔۔!!" ارسلان نے حیرت سے انہیں دیکھا۔۔"کیا ایک باپ اپنے بیٹے کو پکڑ بھی سکتا؟ اس کے ساتھ کھیل نہیں سکتا؟ اسے جیسے دکھ ہوا تھا۔

"میرا وہ مطلب تھوڑی تھا بیٹا ارے میں تو اس لیے کہہ رہی ہوں کہ ابھی تم ناسمجھ ہو، ناتجربہ کار ہو۔۔۔بچہ تھوڑا بڑا ہو جائے تو جہاں جی چاہے لیے جانا۔۔۔اس میں بھلا کوئی دو بات تھوڑی ہے؟"

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی نے سمجھایا تو ارسلان کی آنکھوں میں سرخی دوڑ گئی۔ "مجھے جتنا تجربہ ہے آپکو علم نہیں، اس لیے آئندہ مجھے کبھی روکیے گا مت۔۔۔کومل شام تیار رہیے گا ہم اپنے گھر جا رہے ہیں آج۔۔۔"!!

بچہ کومل کو تھما کر وہ باہر نکل گیا۔

"ایسی بھی کیا بات کردی تھی میں نے؟"

امی شرمندہ سی ہوگئی تھیں۔

"ارے چھوڑو آپا، بھلا ان مردوؤں کو کیا پتہ بچے پیدا کرکے پالنا کس جوکھم کی بات ہے؟ یونہی جو منہ میں آیا بول دیا۔۔"!!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

بانو بی نے معاملہ رفع دفع کرنے کی اپنی سی سعی کی، کومل منہ لٹکائے کمرے میں آگئی، ابراہیم کو بھوک لگی تھی۔ اسکا یہاں اتنا دل لگا ہوا تھا مگر ارسلان کو تو جیسے موقع چاہیے تھا، وہ دل مسوس کر رہ گئی۔

"بانو بی، ابراہیم کو سُلا دیں آپ۔۔اسے نیند آئی ہے۔۔۔"!!

اس نے بانو بی کو کمرے میں آتے دیکھ کر اداس لہجے میں کہا اور ابراہیم انکے ہاتھ میں تھما دیا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بیٹی یوں اداس نہیں ہوتے، ان چھوٹی چھوٹی باتوں پر---یہ سارے مرد ایسے ہی"
"!!ہوتے سرپھرے سے

انہوں نے اپنے انداز میں کومل کی دلجوئی کی تو کومل کے چہرے پر افسردہ سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

"!!!ابراہیم کر سُلا کر سامان باندھ لیجئے گا، میں ذرا آرام کرلوں---"

وہ تھکے تھکے لہجے میں کہہ کر لیٹ گئی۔

ماشااللہ ماشااللہ، کتنی سمجھدار بچی ہے، ورنہ ایسے موقعوں پر لڑکیاں ضد بازی پر اتر آتی"
"!!ہیں اور یونہی اپنے گھر توڑ لیتی ہیں---

کومل نے کوئی جواب نہ دیا، آنکھیں بند کرلیں۔ بانو بی اسے دعائیں دیتی رہیں۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© Knza Musannifa ®

کومل اب پہلے کی نسبت کافی پراعتماد ہو چکی تھی۔ اس نے اچھا پہننا اوڑھنا شروع کر دیا تھا۔ اپنی جسامت کا خیال رکھنا اور لباس سے لے کر اسکے جوتوں تک کا انتخاب قابل دید ہوتا تھا۔ وہ زیادہ جیولری نہیں پہنتی تھی مگر جب کبھی وہ کوئی زیور پہنے نظر آتی تو وہ

URDU NOVEL BANK

بے حد نفیس اور اعلیٰ معیار کا ہوتا۔۔۔دیکھنے سے پتہ چل جاتا تھا کہ چیز اپنی قیمت خود بتا رہی ہے۔کومل کی امی ہر بار اسکی نظر اتارتے ہوئے یہی کہتی تھیں کہ یہ لباس یا زیور تم پر خوب سج رہا ہے یوں معلوم ہوتا ہے یہ بنا ہی تمہارے لیے تھا۔

ابراہیم ماشااللہ چھ ماہ کا ہوگیا تھا اور بانو بی اس گھر کا حصہ لگنے لگی تھیں۔ ارسلان کومل کا بے حد خیال رکھنے لگا تھا، اسے اپنے ساتھ بزنس گیدرنگ میں بھی لے جایا کرتا تھا اور انہی بیگمات میں اٹھ بیٹھ کر کومل نے بہت کچھ سیکھا بھی تھا۔ جب وہ اپنی قیمتی گاڑی میں سے اتر کر صحت مند بچے کو گود میں لیے اپنی امی کے گھر جاتی تو کالونی کے دروازے اور کھڑکیاں، کان اور آنکھیں بن جاتی تھیں۔ حسد و رشک کی ملی جلی نظریں اسے اپنے اردگرد طواف کرتی نظر آتی تھیں۔ کومل کو لیکن ان سب چیزوں سے آج بھی فرق نہیں پڑا تھا وہ بے حد حسین ہو گئی تھی مگر اسکے حسن میں ایک سوز قائم تھا جو اسے مزید جاذب نظر بناتا تھا۔ جیسے ایک ادھوری حسرت ذدہ تصویر بہت سے ان کہے مطالب کے ساتھ۔۔۔۔

وہ اکثر سوچتی تھی کہ اس کے پاس دولت ہے، گھر ہے اور اولاد بھی ہے

پھر وہ کیوں اداس رہتی ہے؟ کیا اداسی اسکی روح کا حصہ بن گئی ہے؟ یا زندگی میں

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کوئی تشنگی باقی ہے؟ کبھی وہ سوچتی کیا احتشام کے سنگ زندگی نہ گزارنے کے باعث ایسا ہے؟ مگر اندر سے نفی میں جواب آتا، اسے تو کبھی احتشام کی یاد آئی ہی نہ تھی، شدید محبت کے باوجود بھی کبھی یاد نہ آئی تھی۔۔۔اسکے اندر خاموشی تھی بس خاموشی۔۔۔ جب یہ سب باتیں بہت ستاتیں تو وہ ہر چیز سے کنارہ کش ہو کر ایک کونے میں قید ہو جاتی وہاں صرف وہ اور اسکا رب گفتگو کرتے تھے۔ وہ ان خاص دنوں میں بہت خاص قسم کا سکون محسوس کیا کرتی تھی۔

© Knza Musannifa ®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

قدر اور احتشام، ساتھ رہتے ہوئے بھی ایک دوسرے سے بے حد دور تھے۔ قدر نے جس حد تک وہ کر سکتی تھی کوشش کی تھی مگر جو فاصلے ان دونوں کے درمیان حائل تھے وہ جسموں کے نہیں بلکہ روح کے فاصلے تھے، احساسات و خیالات کے فاصلے تھے جو جسمانی قربتوں سے کبھی کم نہیں ہو سکتے۔ ایسا فاصلہ اللہ کے بعد وہی پُر کر سکتا ہے جو احساسات کی اس زبان سے آشنا ہو اور وہ محض روحانی ساتھی ہوتا ہے، روح کا ساتھی، دل کے قریب۔۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ اپنی بے اعتنائی کا سارا نزلہ احتشام کی والدہ اور اسکی بہن پر نکالنا شروع ہو گئی تھی یہی ایک راستہ اس نے چُن لیا تھا اپنی بھڑاس نکالنے کا۔۔۔ احتشام گھر کے ماحول سے سخت بیزار تھا ہر وقت کے لڑائی جھگڑے سے وہ سخت نالاں تھا۔ اس نے زیادہ تر وقت گھر سے باہر رہنا شروع کر دیا تھا۔ امی جب اسے قدر کی شکایت کرنے کی کوشش کرتیں وہ یہ کہہ کر جان چھڑا لیتا کہ "امی آپ نے جو نیک، شریف اور معصوم لڑکی کے ساتھ زیادتی کی ہے اسی کی سزا ہے، قدر جیسی لڑکی آپکا اپنا انتخاب ہے میرا نہیں۔۔۔لہذا آپ مجھے اس جھنجھٹ سے دور رکھیں، جو آپکا دل کرتا ہے کریں، میں کسی کی طرفداری نہیں کروں گا۔۔۔کیونکہ قدر میری بیوی ہے اور آپ میری ماں ہیں!!" قدر اس بات پر مزید بدلحاظ ہوتی جا رہی تھی۔ وہ اپنی دولت اور اسٹیٹس جھاڑنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہ دیتی تھی۔ بات بات پر سعدیہ کی بے عزتی کر کے رکھ دیتی تھی اور اگر امی اسے کچھ کہہ دیتیں تو پھر انکے ساتھ بھی بدزبانی پر اتر آتی تھی۔ اسکی دیدہ دلیری اس قدر بڑھ چکی تھی کہ وہ مکمل بے شرمی و بے باکی سے گھر میں سیگریٹ سلگا کر دندناتی پھرتی تھی۔ اسے بڑوں کا ادب رہا تھا نہ لحاظ، احتشام کی امی جب بول بول کر

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھک جاتیں تو رونے لگ جاتی تھیں۔ ایک دن ان کی ہمت جواب دے گئی تو طویل جھگڑے کے بعد ہانپتے ہوئے وہیں بیٹھ گئیں۔

"آخر کیا چاہتی ہو تم؟"

وہ ہانپ کر روتے ہوئے اس سے پوچھ رہی تھیں، قدر نے منہ پھاڑ کر جواب دیا۔

"یہی کہ آپ اپنی شکل گُم کرلیں اور دفعان ہو جائیں اپنی اس خارش ذدہ بیٹی کے ساتھ جسے نہ بسانے کی آپ قسم کھا کر دنیا میں آئی تھیں---!!"

سعدیہ یہ سن کر طیش میں آگئی---

"زبان کو لگام دو قدر، تم حد سے بڑھ رہی ہو!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"تم کس منہ سے اپنی ماں کی وکالت کر رہی ہو میری تو سمجھ سے باہر ہے، کیا تمہارے پاس دماغ نہیں یا تم نے بالکل ہی آنکھوں پر پٹی باندھ رکھی ہے؟ ارے یہ عورت سب سے بڑی دشمن ہے تمہاری--- خود سوچو تمہارا دل نہیں جلتا ہوگا جب تم مجھے اپنے بھائی کے ساتھ چُھپ چُھپ دیکھتی ہو؟"

احتشام کی امی اسکی بات پر بلبلا اُٹھیں---

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

منہ سنبھال کر بات کر خبیث عورت! میری بیٹی کیوں ایسی حرکت کرے گی؟ تیری" طرح ہاتھ سے نکلی ہوئی نہیں ہے---!!"

قدر کا زوردار قہقہہ دل دہلا دینے والا تھا۔

اچھاااا؟ تو پوچھیں ذرا اسے سامنے کھڑی ہے----!!" قدر نے سعدیہ آپی کی طرف" اشارہ کیا تو امی نے بے یقینی سے سعدیہ کا چہرہ دیکھا، وہ غصے سے قدر کو گھور رہی تھی---"خدا سے ڈریں اور کوئی بندوبست کریں اس بیچاری کا ورنہ آپ نے تو مر ہی جانا ہے مگر مرنے کے بعد بھی اسکی بد دعائیں آپکا پیچھا نہ چھوڑیں گی، خود ساری زندگی مزے کیے، عیش کی اب بیٹی کی باری آئی تو آنکھیں ماتھے پر رکھ لیں؟ کتنی خود غرض ماں ہیں آپ، شرم سے ڈوب کے مر جانا چاہیے آپکو---!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

سعدیہ اسکو کہو چپ کر جائے میرا دل پھٹ جائے گا ورنہ---!!"

سعدیہ نے بجائے کچھ کہنے کے کھا جانے والی نگاہوں سے قدر کو دیکھا اور اندر کسی کمرے میں غائب ہوگئی۔

وہ بیچاری کیا کہہ سکتی ہے؟ ہوش کے ناخن تو آپکو لینے چاہییں---!! ہر وقت مجھ" سے الجھنے کی بجائے اسکے ہاتھ پیلے کرنے پر دھیان دیں---- دکھ نہیں ہوتا اسکی بھری

URDU NOVEL BANK

جوانی کو یوں اپنے ہاتھوں سے رولتے ہوئے؟ مجھے تو اسکی حسرت زدہ شکل دیکھ کر ہی خوف آنے لگتا ہے کیونکہ میں نے کہیں سنا تھا ایسی لڑکیوں کی نظر جلدی لگتی ہے---

میں آخری بار کہہ رہی ہوں جتنی جلدی کوئی انتظام کر سکتی ہیں کرلیں ورنہ باندھ لیں دونوں اپنا رخت سفر----اس سے زیادہ برداشت نہیں کر سکتی میں----!!"

قدر انہیں ساکت چھوڑ کر اپنے کمرے میں چلی گئی۔ اس دن کے بعد کسی نے اس گھر سے لڑائی جھگڑے کی آواز نہ سنی بلکہ وہ ہو گیا جس کی شاید کسی نے امید بھی نہ کی تھی۔

© knza musannifa ®

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابراہیم ایک سال کا ہوا تو بانو بی ایک دن چپکے سے چل بسیں۔ کومل سمیت تمام لوگوں کے لیے یہ واقعہ کسی سانحے سے کم نہ تھا۔ کومل پہلے زیتون خالہ اور اب بانو بی کے چلے جانے سے بے حد رنجیدہ خاطر تھی۔ اس نے بہت مشکل سے اس حقیقت کو تسلیم کیا اور بہرحال ابراہیم کی وجہ سے زندگی پھر سے رواں ہو گئی، اب کومل پہلے کی نسبت زیادہ مصروف ہو گئی تھی ظاہری سی بات ہے پہلے بانو بی نے ابراہیم کی آدھی سے زیادہ

URDU NOVEL BANK

ذمہ داری خود لے رکھی تھی کومل کو تو کبھی پریشانی کا سامنا کرنا ہی نہ پڑا تھا۔ اب جب بچے کی مکمل ذمہ داری اللہ نے اسکے سپرد کی تو اسے خود سے بھی غافل ہونا پڑا، اسی دوران اسے یہ بھی پتہ چلا کہ ارسلان اس معاملے میں بالکل معاون نہیں ہے وہ ابراہیم کو بہت کم اٹھاتا تھا زیادہ تر اپنے کمرے میں مصروف رہتا، بانو بی کے ہوتے اس نے یہ بات زیادہ محسوس نہ کی تھی کیونکہ تب وہ اور بانو بی ابراہیم کے لیے کافی تھیں مگر اب وہ ارسلان سے اس قسم کا شکوہ کرتی تو وہ گھبرا جاتا،

"!!میں جلد کسی اچھی سی گورنس کا انتظام کرتا ہوں۔۔۔"

اسکے پاس سب سے اچھا جواب یہی ہوتا تھا مگر کومل بانو بی کے علاوہ کسی پر اعتماد کرنے کو راضی نہ تھی۔ اسکا دل مانتا ہی نہیں تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ایک دن وہ ابراہیم کو سلا کر نہانے کی غرض سے واش روم میں چلی گئی،

واپس آئی تو ابراہیم غائب، وہ پریشانی میں بھاگی بھاگی باہر آئی تو ارسلان نے ابراہیم کو اٹھا رکھا تھا وہ اسکی گود میں مزے سے بیٹھا کھیل رہا تھا، کومل کو بے حد طمانیت محسوس ہوئی وہ یہ دیکھے بغیر پلٹ گئی کہ بچہ تو مگن کھیل رہا ہے مگر ارسلان بچے کو عجیب نگاہوں سے گھور رہا ہے۔

URDU NOVEL BANK

چند ہی دن بعد کی بات ہے ارسلان نے کومل سے ایک بزنس پارٹی میں جانے کا تذکرہ کیا مگر کومل نے ابراہیم کی وجہ سے انکار کر دیا، یہ تیسری بار تھا جب وہ ارسلان کو انکار کر رہی تھی۔اس دفعہ ارسلان پتہ نہیں کیوں مسکرا دیا۔ کومل اس وقت ابراہیم کا فیڈر بنا رہی تھی اچانک ابراہیم نے کھیلتے کھیلتے ننھا سا قہقہہ لگایا تو کومل نے نہال ہوتے ہوئے اسے چٹا چٹ چوم ڈالا اور گدگدانے لگی۔۔بچے کی قلقاریاں سارے میں گونجنے لگیں۔۔۔ارسلان خاموشی سے باہر نکل آیا اور اپنا سر دونوں ہاتھوں میں تھام کر نیچے ٹھنڈے فرش پر بیٹھ گیا، اس سے بھی سکون نہ ملا تو زور زور سے اپنی کنپٹیاں دبانے لگا۔۔۔وہ شدید بے چینی محسوس کر رہا تھا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا اور یہ کہتے ہوئے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔۔"میرا پیارا بیٹا ابراہیم۔۔۔!!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابراہیم چونکہ ارسلان کے پاس بہت خوش رہتا تھا اسی لیے کومل نے شکر ادا کیا تھا کہ ارسلان نے ابراہیم کو سنبھالنے میں اسکا ساتھ تو نبھانا شروع کیا، وہ اتنی سی بات سے ہلکی پھلکی ہو گئی تھی۔ اس دن ارسلان گھر پر تھا لہذا ابراہیم کو اسکے سپرد کرکے کومل گھر کی جھاڑ پونجھ میں لگ گئی، اسی دوران سالن چولہے پر چڑھا کر وہ صفائی والی خاتون کو اسٹور روم کی صفائی کا کہنے گئی جو کہ کافی دن سے بند پڑا تھا۔ کومل کا

URDU NOVEL BANK

خیال تھا کہ اس کمرے کی تفصیلی صفائی بھی ضروری ہے۔ تھوڑی دیر بعد وہ عورت پھولی سانسوں سمیت کومل کے پاس آئی۔

"!!کومل باجی۔۔۔کومل باجی وہ ابراہیم۔۔۔وہاں اسٹور میں۔۔۔جلدی آئیں کومل باجی" پتہ نہیں وہ کیا کہنا چاہ رہی تھی مگر کومل نے ابراہیم کا نام سن کر دوڑ لگا دی مگر اسٹور روم کے دروازے سے اندر داخل ہوتے ہی اسے کوئی خاص بات نظر نہ آئی کومل نے سوالیہ نگاہوں سے اس عورت کا چہرہ دیکھا تو وہ زور و شور سے اپنی بات کا یقین دلانے لگی۔

"میرا یقین کریں کومل باجی میں نے خود اپنی آنکھوں سے ار۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ابھی وہ بات بھی مکمل نہ کر پائی تھی کہ ارسلان وہاں چلا آیا۔

"!!کومل میں کسی کام سے باہر جا رہا ہوں ابراہیم کو سُلا دیں کافی کھیل چکا ہے۔۔۔" ابراہیم اسکے بٹن سے کھیل رہا تھا کومل نے سکون کا سانس لے کر اپنے بیٹے کو دیکھا اور پکڑ کر کمرے میں لے گئی۔ ابراہیم اتنا صابر بچہ تھا ہر کسی کے پاس بغیر روئے آجاتا تھا اور کھیلتا رہتا تھا۔ اس نے کبھی کومل کو بھی زیادہ تنگ نہیں کیا تھا۔ جب کبھی وہ ابراہیم کو لے کر امی کی طرف جاتی سب کالونی والوں کی کوشش ہوتی کہ

URDU NOVEL BANK

ابراہیم کو اپنے گھر لے کر جائیں، بچے تو اسے دیکھتے ہی کومل کے گرد منڈلانے لگتے تھے، خود ابراہیم بھی بچوں کے ساتھ خوش رہتا تھا۔ امی کو ہر وقت فکر رہتی تھی کہ ابراہیم کو نظر نہ لگ جائے اور حق نواز کو یہ شکوہ رہتا تھا کہ ابراہیم کو محلے کے گھروں میں بھیجنے کی کیا ضرورت ہے مگر کومل اسے سمجھاتی تھی کہ وہ انکار کر کے کسی کا دل نہیں توڑنا چاہتی۔۔ حق نواز سر جھٹک کر رہ جاتا۔ الیم نواز کم گو تھا وہ زیادہ تر خود میں مصروف رہتا تھا مگر اسکی کوشش یہی ہوتی تھی کہ کومل پورا چیک اینڈ بیلنس رکھے کہ ابراہیم کس کے گھر میں کیا کر رہا ہے، محفوظ تو ہے نا؟ مگر اس قدر محبتوں میں ساری احتیاطیں دھری کی دھری رہ جاتیں۔ اتنا پیارا صاف ستھرا بچہ اٹھانے اور اس سے کھیلنے کی، باتیں کرنے کی آرزو تقریباً سبھی کرتے ہیں۔ ابا کے آجانے کے بعد کسی کی مجال نہیں ہوتی تھی ابراہیم کو ان سے جُدا کر سکتا، وہ ان کے دفتری کاغذات اور دیگر کتب کو یوں آنکھیں پھیلا کر حیرت سے دیکھا کرتا تھا جیسے ان میں کسی خاص شے کو کھوجنا چاہتا ہے۔ اسکا پسندیدہ مشغلہ اپنی زبان میں ابا سے باتیں کرنا اور ان کے بیگ میں سے چیزیں نکال نکال کر باہر رکھنا اور باہر سے دوبارہ اندر رکھنا تھا۔ ابا کبھی اسے سینے سے لگائے

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

باہر کی سیر کروانے نکل جاتے کبھی دوستوں میں بیٹھ کر بڑے فخر سے بتاتے یہ میرا نواسہ ہے۔ اتنا صحت مند بچہ دیکھ کر سبھی حسرت ذدہ رہ جاتے۔

کومل کے جاتے ہی ارسلان نے صفائی والی عورت کی طرف بڑے پیار سے دیکھا۔

"کیا دیکھا تھا تم نے؟"

اسکی ریڑھ کی ہڈی میں خوف کی تیز سی لہر دوڑ گئی۔

"مم۔میں ---میں نے تو کچھ نہیں ---کچھ نہیں دیکھا---"

"!!بہت اچھی بات ہے---"

وہ کہہ کر باہر نکل گیا، اسکے بعد وہ عورت کومل کو کبھی نظر نہیں آئی تھی۔ کومل کئی دن اسکے انتظار میں سوچتی رہی کہ ناجانے وہ کومل سے کیا کہنا چاہتی تھی اسے اسکی بات سن لینی چاہیے تھی ۔ ایک دن وہ ویکیوم کر رہی تھی جب اسے اچانک یوں لگا ابراہیم رو رہا ہے، اس نے مشین بند کرکے کمرے میں دیکھا ابراہیم نہیں تھا مگر وہ بری طرح رو رہا تھا وہ اسکی آواز کے سہارے تلاش کرتے ہوئے سب سے اوپری چھت پر آئی تو دیکھا چھت کے کھردرے ٹھنڈے فرش پر ارسلان سویا ہوا ہے اور ساتھ ابراہیم کو

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

بھی فرش پر لٹایا ہوا ہے، ابراہیم کے جسم پر لباس کے نام پر صرف پیمپر بندھا ہوا تھا۔
کومل نے تڑپ کر ابراہیم کو خود سے لپٹا لیا اور نیچے کمرے میں لے آئی۔
اس دن کے بعد سے وہ بہت احتیاط برتنے لگی تھی۔ ابراہیم کو حتی المقدور
ارسلان سے دور رکھتی مگر ایک دن جب وہ اسے سُلا کر باورچی خانے میں دودھ ابالنے کی
غرض سے گئی تو ارسلان نے ابراہیم کو اٹھا لیا، کومل بے چین ہوگئی اسکا ایک پاؤں
کمرے میں ہوتا تو دوسرا کچن میں مگر ارسلان ابراہیم کے ساتھ کھیل رہا تھا لاڈ کر رہا تھا
وہ کچھ مطمئن ہوکر واپس پلٹ گئی مگر دودھ پر جالی دے کر اور چولہا بند کرکے جب وہ
کمرے میں آئی تو ارسلان پاگلوں کی طرح ابراہیم کو چوم رہا تھا، ابراہیم گھبرا رہا تھا۔ کومل
نے تڑپ کر ابراہیم کو اس سے لے لیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"یہ کیا کر رہے ہیں آپ؟"
"!!کچھ بھی تو نہیں میں پیار کر رہا تھا اپنے بیٹے کو، جیسے آپ کرتی ہیں کومل۔۔۔"
اس نے سادہ انداز میں کہا، کومل حیرت و بے یقینی سے اسکو دیکھ کر باہر چلی گئی پھر
تو جیسے ارسلان نے عادت ہی بنا لی جہاں ابراہیم اسے سکون سے لیٹا نظر آتا وہ اسے پکڑ
کر وہ حرکات شروع کر دیتا جنہیں سرسری طور پر دیکھنے سے کچھ خاص پتہ نہ چلتا مگر ذرا

URDU NOVEL BANK

غور کرنے پر وہ ایک ننھے بچے کے ساتھ غیر انسانی رویہ محسوس ہوتا۔ کبھی وہ ابراہیم کو ہوا میں اتنی دور اچھالنے لگ جاتا کہ کومل کی چیخیں نکل جاتیں اور وہ کومل کو سہما ہوا دیکھ کر بہت راحت محسوس کرتا تھا۔

ارسلان کی جنونی کیفیات بڑھتی چلی جا رہی تھیں کومل نے ناچاہتے ہوئے بھی امی سے ذکر کر ہی دیا، وہ بھی پریشان ہو گئیں اور کومل کو یقین دلایا وہ جلد اسے اور ابراہیم کو اپنے پاس لے آئیں گی کیونکہ کومل اور ابراہیم وہاں غیر محفوظ ہیں۔ کومل نے تو اپنا اور ابراہیم کا ضروری سامان بھی باندھ رکھا تھا۔ خود اسکی اپنی ذات کی بات ہوتی تو شاید وہ ارسلان کے آگے اف تک نہ کرتی مگر اسے محض اپنے بیٹے کی زندگی عزیز تھی۔

اگلے دن وہ کافی خوش اور پرسکون تھی، اسکی ابا سے بات ہو گئی تھی وہ کل اسے لینے آرہے تھے۔ اس نے سوچ لیا تھا وہ کوئی نہ کوئی بہانہ کرکے ارسلان سے بات کرلے گی کہ کچھ دن کے لیے وہ امی کی طرف رہنے جا رہی ہے بعد میں کسی بھی طرح مستقل وہیں رہائش کروالے گی اپنے پرانے گھر میں۔۔۔ یہی سب سوچتی ہوئی وہ باہر لان سے جب اندر کمرے میں آئی تو ابراہیم وہاں نہیں تھا اسکی آواز بھی نہیں آرہی تھی۔ کومل پریشان ہوگئی۔ پہلے جب وہ روتا تھا کومل اسکی آواز کے سہارے اسے تلاش کرتی ہوئی

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

پہنچ جاتی تھی مگر آج تو ابراہیم کی آواز ہی غائب تھی کومل نے سارا گھر چھان مارا مگر ابراہیم کہیں نہ ملا وہ روتی بلکتی اسٹور کے پاس سے گزری تو بے ساختہ اسکے قدم رک گئے اس نے پلٹ کر جب دروازے پر ہاتھ رکھا تو وہ کُھلتا چلا گیا۔ اندر بلب کی تیز روشنی سے اسکی آنکھیں چندھیا گئیں۔

"ٹِونکل ٹِونکل لِٹل اسٹار۔۔۔ہاؤ آئی ونڈر واٹ یُو آر۔۔۔"

ارسلان نے ابراہیم کے چہرے سے تکیہ اٹھاتے ہوئے کہا، ننھے ابراہیم کی دلخراش چیخ بلند ہوئی۔۔۔اسکی سانس ہی نہیں مل رہی تھی ناجانے کب سے ارسلان اسکے ساتھ یہ سب کر رہا تھا، تب ہی اس نے ایک بار پھر تکیہ اسکے منہ پر رکھ کر زور سے دبایا، ابراہیم کی چیخیں اس میں دب گئیں۔۔ یہ وہی لمحہ تھا جب کومل چیل کی طرح اس پر جھپٹی اور تکیہ دبوچ کر دور پھینکا۔۔۔

ابراہیم۔۔۔؟؟ ابراہیم؟ میرے بیٹے ۔۔۔ماما آگئی ہیں۔۔۔کچھ نہیں ہوگا میرے بیٹے کو"

"!!۔۔۔ماما آ گئی ہیں۔۔۔

مگر ابراہیم اس بار ساکت تھا۔۔۔

"!!میرا پیارا بیٹا ابراہیم۔۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ارسلان پہلے ابراہیم اور پھر کومل کی طرف دیکھ کر مسکرایا۔

کومل کے بے تحاشہ پکارنے، بھنچنے اور جھنجھوڑنے کے بعد بھی ابراہیم کے وجود میں کوئی حرکت نہ ہوئی، اسکی ننھی آنکھیں بے یقینی کے عالم میں کھلی ہوئی تھیں، پیانی کی ایک بوند کو ترستے سوکھے ننھے لب یوں بے تابانہ وا تھے جیسے سانس لینے کو ترس رہے ہوں مگر سانس۔۔۔۔ سانس اب آ سکتی تھی نہ جا سکتی تھی۔

تم نے مار دیا میرے بیٹے کو؟"وہ مارے صدمے کے ارسلان کی طرف گھومی۔۔۔"مم۔۔"

"!!میں تمہیں مار دوں گی۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ بپھری ہوئی شیرنی کی طرح اس پر جھپٹ پڑی، ارسلان اس سے مار کھاتا رہا جیسے بچپن میں اپنی ممانی سے کھاتا تھا۔ اسکے چہرے، سینے اور بازوؤں پر جابجا کومل کے ناخنوں کے نشان تھے، کچھ زخموں میں سے خون رس رہا تھا۔ کومل اسے مارتے مارتے جب تھک گئی تو ایک طرف گر گئی اور بری طرح ہانپتے ہوئے اپنے سامنے پڑا ابراہیم کا ساکت وجود دیکھا۔ اسکی آنکھیں وا تھیں اور یوں معلوم ہوتا تھا ان ننھی معصوم آنکھوں میں اس قدر بے یقینی ہے جیسے وہ اس بے رحم دنیا سے اپنا قصور پوچھ رہی ہوں۔۔۔ پانچ منٹ بعد وہ

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ابراہیم ابراہیم کہتے ہوئے اُٹھی مگر اسے مردہ پاکر ایک بار پھر ارسلان کو پاگلوں کی طرح مارنا شروع کر دیا، وہ سر جھکائے بیٹھا رہا۔۔۔کومل بھلا کتنا مار سکتی تھی اسکے اپنے ہاتھ لہولہان ہو گئے، اس پر بھی اس نے بس نہیں کیا کیونکہ وہ ہوش میں نہیں تھی بلکہ خون آشام نظروں سے اسے دیکھتی ہوئی باورچی خانے میں گئی اور وہاں سے چھری تلاش کرنے کی ناکام کوشش کے بعد اسے برچھی نما کوئی شے نظر آئی وہ اسے ہاتھ میں پکڑ کر اسٹور روم میں لائی اور پوری قوت سے ارسلان کی پیٹھ میں گھونپ دیا۔ ارسلان کی دلخراش چیخ بلند ہوئی اور وہ اسی حالت میں آگے کی جانب جھک کر بے سُدھ ہوگیا۔

کومل نے ابراہیم کی لاش کو دونوں بازوؤں میں اٹھایا اور ننگے پاؤں لڑکھڑاتی ہوئی گیٹ سے باہر سڑک پر نکل آئی، وہ اس قدر مخدوش حالت میں تھی کہ صاف پتہ چل رہا تھا کہ اسکے حواس قائم نہیں، اردگرد سے بیگانہ، وحشت زدہ نگاہوں سے پلکیں جھپکائے بنا اپنے بیٹے کا چہرہ دیکھتے ہوئے وہ چلتی جا رہی تھی اور بس چلتی جا رہی تھی۔۔۔۔!

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© Knza Musannifa ®

URDU NOVEL BANK

قدر نے احتشام کی والدہ اور بہن کو سرعام گھر سے جانے کی دھمکی دی ہے، یہ بات جب امی نے احتشام سے کہی تو اس نے بالکل یقین نہ کیا اور الٹا امی کو سمجھانے لگ گیا کہ وہ اب قدر کی طرف سے اپنا دل صاف کرکے اسے اپنانے کی کوشش کریں۔۔۔ ورنہ گھر میں کبھی سکون قائم نہیں ہو سکے گا نتیجتاً وہ قدر کے ساتھ احتشام کو بھی کوسنے لگ جاتی تھیں۔ شوہر کے دنیا سے جانے کے بعد انہیں ایک دم احساس ہوا تھا کہ ان کا ساتھ دینے والا اب کوئی نہیں رہا۔ انہوں نے آخری حربہ استعمال کرتے ہوئے قدر پر جادو ٹونے کروانا شروع کر دیئے لہذا گھر سے جب سوئیاں اور تعویذات نکلنے لگے تو قدر نے احتشام کو بتایا مگر وہ ان فرسودہ باتوں کو نہیں مانتا تھا۔ ایک دن قدر نے وہ سب تعویذات نکال کر گھر کی دہلیز پر رکھ کر جلائے تاکہ سب محلے والے تماشہ دیکھ سکیں اور پولیس کو کال کرکے دونوں ماں بیٹی کو یہ کہہ کر گرفتار کروا دیا کہ ان دونوں نے مجھے جان سے مارنے کی کوشش کی ہے۔۔۔ احتشام کو جب پتہ چلا تو وہ حیرت سے گنگ رہ گیا، اس نے گھر آکر قدر سے جب پوچھ تاچھ کی تو قدر نے ٹکا سا جواب دیا کہ "میرا اس میں کوئی قصور نہیں میں نے تو تمہیں کئی بار بتانے کی کوشش مگر تم نے دھیان نہیں دیا ان دونوں کے کام ہی ایسے تھے کہ پولیس پکڑ کر لے گئی۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام اس پر بری طرح سیخ پا ہوا۔

"یہ تم نے کیا کردیا قدر؟ تم۔۔۔تم ایسی گھٹیا حرکت کرنے سے پہلے ایک بار مجھ سے پوچھ تو لیتی کم از کم۔۔۔ تم مطلب تمہاری ہمت کیسے۔۔۔"

اس سے بات مکمل نہ ہو پا رہی تھی بہرحال کسی بھی طرح کرکے قدر نے اپنا بیان واپس لیا اور احتشام اپنی والدہ اور بہن کو گھر واپس لے آیا مگر مذاق تو وہ تھا جو ان کا ایک بار بن چکا تھا اب کبھی وہ چیز واپس نہیں ہو سکتی تھی، ابھی یہ آفت ختم ہوئی تھی کہ نئے صدمے نے سب کو ہلا کر رکھ دیا۔ چند دن بعد صبح سعدیہ اپنے کمرے میں مردہ پائی گئی، اس نے خود کشی کر لی تھی اور اپنی ماں کے نام ایک لمبا چوڑا شکایتی خط لکھا جسے سن کر وہ نیم پاگل سی ہوگئیں، قدر کی بات درست ثابت ہوئی تھی۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

کسی جوان لڑکی کا خود کشی کرلینا کوئی عام بات نہیں ہوتی۔۔۔ساری کالونی، سارا محلہ انگشت بدنداں تھا۔ قدر بھی جیسے سعدیہ کی اچانک موت پر حیرت زدہ تھی، اسے سعدیہ سے اتنے بڑے قدم کی توقع نہیں تھی، اس کا سارا دم خم ہوا میں تحلیل ہوچکا تھا۔ اسے اکثر سعدیہ کا وجود اپنے اردگرد گردش کرتا محسوس ہوتا تو وہ خوفزدہ ہو کر رہ جاتی۔ امی سارا سارا دن گھر کے دروازے میں بیٹھ کر سعدیہ کو یاد کرکے روتی رہتی تھیں اور

URDU NOVEL BANK

ہر آنے جانے والے سے کہتی تھیں "میری سعدیہ مجھ سے ناراض ہے، اس سے کہو مجھ سے راضی ہو جائے!!"۔۔۔۔

احتشام نے کئی بار انہیں سمجھانے کی کوشش کی کہ سب کے سامنے یوں مت کہا کریں لوگ باتیں بناتے ہیں مگر وہ کچھ سمجھنے کی پوزیشن میں تھیں ہی کب۔۔۔؟ اسی دوران احتشام کو پتہ چلا کہ کومل کے خاوند نے اسکے ایک سال کے بیٹے کا گلا دبا کر اسے مار دیا ہے اور کومل اپنے بیٹے کی موت پر نیم مردہ حالت میں زندگی کے دن گزار رہی ہے۔۔۔۔وہ اس قدر مضطرب ہوا کہ پوری دو راتیں سو نہ سکا۔۔۔ اس نے پہلی بار اللہ سے رو رو کر دعا کی کہ "اے اللہ میرے حال پر رحم فرما، میں خود کو بے حد بے بس و کمزور محسوس کر رہا ہوں۔۔۔" اپنے دکھ وہ برداشت کر رہا تھا مگر کومل جو اسکی کچھ نہیں تھی، اسکا دکھ احتشام سے برداشت نہ ہوا جبکہ قدر کی طرف سے تو وہ بالکل ہی غافل ہو چکا تھا۔ قدر کو اکثر مائنر مائیگرین رہتا تھا جو اب آہستہ آہستہ شدت اختیار کرتا جا رہا تھا۔ اکثر اسکے سر کا یہ درد اتنی شدت اختیار کر جاتا کہ اسے لگتا اب وہ زندہ نہ رہ پائے گی مگر تھوڑی دیر بعد سر کا وہ درد عارضی طور پر غائب ہو جاتا۔۔۔ ڈاکٹر نے اسکو سٹریس لینے سے منع کیا تھا اور خاص تاکید کی تھی جس قدر ہو سکے خوش رہا کرے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

قدر کو پوری امید تھی کہ جلد احتشام کی ماں سے بھی جان چھوٹ جائے گی پھر وہ مکمل طور پر احتشام کو اپنے قابو میں کر سکے گی مگر افسوس ایسا ممکن نہ ہو سکا، اسکے بے تحاشہ چاہنے کے باوجود احتشام اسکی جانب متوجہ نہ ہو سکا بلکہ مزید غافل ہوتا چلا گیا، قدر جانتی تھی وہ کس بات کا غم منا رہا ہے۔ اس نے ایک دو بار کوشش کرنے کے بعد احتشام کو اسکے حال پر چھوڑ دیا اور خود پر توجہ دینا شروع کردی۔ ایک دن وہ پارلر سے ماہانہ سکن کیئر ٹریٹمنٹ لینے کے بعد جب گھر آئی تو احتشام کو باورچی خانے میں چائے بناتے دیکھ کر وہیں چلی آئی۔

"کیا کر رہے ہو؟ چائے بنا رہے ہو؟" اس نے اپنا ہینڈ بیگ ڈائننگ پر رکھتے ہوئے احتشام کی جانب دیکھا تو اس نے اثبات میں سر ہلا دیا۔۔۔"اف میرے سر میں بہت درد ہے آج پلیز میرے لیے بھی ایک کپ بنا لینا، میں کمرے میں تمہارا ویٹ کر رہی ہوں۔۔۔!!"

ایک ہاتھ سے اپنا سر دباتے ہوئے وہ باورچی خانے سے باہر نکل گئی، اسکے جانے کے بعد احتشام نے ایک طائرانہ نگاہ بکھرے ہوئے گھر پر دوڑائی، کوئی چیز اپنی جگہ پر نہیں تھی، صوفوں سے لے کر ڈیکوریشن کی اشیاء تک بے ترتیبی کا منظر پیش کر رہی تھیں ،

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

فرنیچر پر گرد کی دبیز تہہ دور سے دکھائی دے رہی تھی، وہ ایک گہری سوچ میں ڈوب گیا اور پھر ایک ٹھنڈی سانس بھر کر تھکاوٹ بھرے انداز میں کرسی کھینچ کر بیٹھ گیا۔۔۔ تھوڑی دیر بعد وہ اٹھا اور دو کپوں میں چائے ڈال کر امی کے کمرے میں چلا گیا۔

© Knza Musannifa ®

پتھریلی سڑک نے اسکے قدم لہولان کر دیئے مگر وہ احساس اذیت کو فراموش کیے چلتی رہی۔ مین روڈ پر آکر ایک جانب پولیس کا ناکہ لگا ہوا تھا، انہوں نے جب ایک مفلوک الحال عورت کو یوں بچہ اٹھائے سڑک کے بیچوں بیچ چلتے دیکھا تو اسے قریبی پولیس اسٹیشن لے آئے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

میرا نام کومل ہے اور یہ میرا بیٹا ہے ابراہیم، میرے پاگل شوہر نے میرے بیٹے کو" مارنے کی کوشش کی اس لیے میں نے اسے قتل دیا۔۔۔میرا نام کومل ہے اور یہ میرا "بیٹا ہے ابراہیم، میرے پاگل شوہر نے۔۔۔

URDU NOVEL BANK

وہ اس سے جو بھی سوال پوچھتے کومل کسی ٹیپ ریکارڈر کی طرح انہیں یہی جواب دیتی۔۔۔قتل کا سن کر پولیس فوراً حرکت میں آچکی تھی۔ انہوں نے کومل کے قدموں کے نشانات کے ذریعے اسکے گھر تک پہنچ کر ارسلان کو گرفتار کیا، وہ زندہ تھا۔۔۔

پولیس وین جب کالونی میں کومل کے گھر کے سامنے آکر رُکی تو ایک جھمگھٹا سا لگ گیا۔ کومل نے بچے کو خود سے جدا نہیں کیا تھا بلکہ اسے اس حال میں دیکھ کر کہرام ہی برپا ہو گیا تھا۔ امی کومل کومل چیختی ہوئی اسکے پاس آئیں، کومل کے ہاتھ میں ابراہیم کا ساکت وجود تھا اور وہ امی کو اجنبی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی۔

"کومل یہ۔۔۔یہ کیا ہوا ابراہیم کو؟ کومل تم کچھ بولتی کیوں نہیں ہو؟"

میرا نام کومل ہے اور یہ میرا بیٹا ہے ابراہیم، میرے پاگل شوہر نے میرے بیٹے کو"

"مارنے کی کوشش ۔۔۔

وہ بولتی جا رہی تھی اور امی اسے دیکھتے ہوئے دھاڑیں مار مار کر رونے لگیں۔ ذرا دیر میں وہ چیخ و پکار مچی کہ کسی قیامت خیز منظر کا سماں بندھ گیا۔ کوئی چیخ اُٹھتا وہ بچہ نہیں فرشتہ تھا۔۔۔کہیں سے آہ سنائی دیتی، ہائے ایسا صابر بچہ کبھی دیکھا نہ سنا، اپنا وقت ہی تھوڑا لایا تھا۔ کوئی ٹکڑا لگاتی، نظر کھا گئی بچے کو، تھا بھی تو اتنا صحت مند، گل گوتھنا

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سا۔۔۔جتنے منہ اتنی باتیں مگر ہر آنکھ اشک بار تھی۔ کومل صدمے کی وجہ سے اپنے حواس کھو بیٹھی تھی۔ نہ روتی تھی، نہ کچھ بولتی تھی۔۔۔بس ٹکر ٹکر کسی ایک سمت دیکھے چلی جاتی۔۔۔ امی کو ڈر تھا کہیں اسے نہ کچھ ہو جائے مگر ڈاکٹر کا کہنا تھا کہ وہ شدید صدمے میں ہے۔

وہ جان چکی تھی کہ ارسلان زندہ ہے، ایک رات وہ چھری ہاتھ میں دبائے گھر سے باہر نکل گئی۔۔۔ دروازہ کھول کر وہ بھاگتی چلی گئی۔۔۔دروازہ کُھلنے کی آواز پر ابا نے اپنا چشمہ اٹھا کر آنکھوں سے لگایا مگر جب تک وہ گیٹ پر پہنچے کومل نظروں سے دور ہو چکی تھی۔ انہوں نے شور مچا دیا، حق نواز اور سلیم نواز دوڑے چلے آئے۔۔۔امی بھی دوڑیں کوئی میری کومل کو پکڑو۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ تیز قدموں سے چلتی ہوئی کالونی کے گیٹ تک پہنچ کر ہانپنے لگ گئی۔ اب یہ ایک اتفاق ہی تھا کہ اس وقت احتشام اپنے گھر آ رہا تھا۔ اس نے بائیک روک کر آنکھوں پر زور ڈالا پہلے جو اسے شک ہوا تھا جلد ہی یقین میں بدل گیا، وہ کومل ہی تھی۔۔۔ اس نے جلدی سے بائیک روک کر کومل کو پکارا مگر وہ بغیر سنے آگے بڑھ گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کومل۔۔۔کومل رکو کہاں جا رہی ہو؟۔۔۔ کومل، رُک جاؤ۔۔۔!" وہ تیز قدم اٹھاتا اسکے نزدیک پہنچ کر زور سے بولا، کومل نے اجنبی، ویران نگاہوں سے اسکا چہرہ دیکھا۔ارسلان کو اس پر کسی زندہ لاش کا گمان ہوا تھا جو اذیت ناک انداز میں آدھی رات کو یوں بھٹک رہی تھی،"کہاں جا رہی ہو تم اس وقت؟کچھ تو بتاؤ مجھے؟"

اسکے لہجے میں پتہ نہیں کیوں ہچکچاہٹ در آئی تھی۔

"میں اپنے شوہر کو قتل کرنے جا رہی ہوں ورنہ وہ میرے بیٹے کو مار دے گا۔۔۔!!"

بے تاثر لہجے میں اسے جواب دے کر کومل ایک بار پھر آگے بڑھ گئی۔ احتشام اسے دیکھ کر رہ گیا، اسکا دل کسی نے آری سے چیر ڈالا تھا۔ جنہیں دل میں بسایا ہو انہیں اس حال میں دیکھنا بھلا آسان ہوتا ہے؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل واپس جاؤ، چلو شاباش۔۔۔۔گھر واپس چلو۔۔۔!!"

وہ خود پر ضبط کرکے آگے بڑھا اور اسکے راستے میں کھڑا ہوگیا۔

"میرے راستے سے ہٹ جاؤ احتشام، مجھے ایسے سکون نہیں آئے گا، میں اس پاگل شخص کو ختم کرکے دم لوں گی، وہ میرے ابراہیم کو مجھ سے چھین لے گا۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

کومل کی متوحش و سفاک نگاہیں احتشام کو خوفزدہ کیے دے رہی تھیں، صاف ظاہر تھا احتشام کی کوئی بات اس وقت اس پر اثر کرنے والی نہیں تھی۔

"کومل!" وہ سختی سے بولا، "یہاں دیکھو میری طرف، ابراہیم اب اس دنیا میں نہیں ہے---!" کومل کو اسکے جملے سے تکلیف ہوئی، اس نے غصے میں اسے گھورتے ہوئے ہاتھ میں پکڑی چھری سے احتشام پر وار کرنے کی کوشش کی، جسے اس نے اپنے ہاتھ سے روک لیا، "ہوش میں آؤ کومل---ابراہیم اب نہیں رہا، وہ اللہ سے اتنا ہی وقت لکھوا کر لایا تھا اس دنیا میں، خدا کے لیے قبول کرلو اس حقیقت کو---!!"

احتشام نے اسے جھنجھوڑتے ہوئے کہا تو کومل تیزی سے نفی میں سر ہلانے لگی---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

نہیں---ہرگز نہیں---ایسا نہیں ہو سکتا---جھوٹ ہے یہ---میرا ابراہیم تو ابھی بہت چھوٹا ہے وہ مجھے چھوڑ کر نہیں جا سکتا---!!"

وہ بے یقینی سے بولی، ایک آنسو اسکی آنکھ کے گوشے سے لڑھک کر گریبان میں غائب ہوگیا اس نے ایک بار پھر خود کو چھڑانے کی کوشش کی مگر احتشام نے اسے سختی سے روک دیا، کچھ دیر کومل حجت کرتی رہی مگر جلد ہی احتشام نے اسے حقیقت قبول کرنے پر مجبور کر دیا اور پھر جیسے جھڑی ہی لگ گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

یہی سچ ہے، تمہیں ماننا ہو گا اس بات کو ورنہ پاگل ہو جاؤ گی تم۔۔۔ اب چلو واپس"
"!!گھر، ارسلان کو پولیس سزا ضرور دے گی تمہارے ساتھ ضرور انصاف ہوگا کومل۔۔۔
وہ بے حد ضبط سے خود کو روکے ہوئے تھا ورنہ خود اسکی اپنی حالت پھوٹ پھوٹ کر رو دینے والی تھی۔

اس نے میرے بیٹے کو مار دیا۔۔۔اس نفسیاتی انسان نے میرے ابراہیم کو بھی نہ "
"!!چھوڑا۔۔۔

وہ بلک بلک کر رو رہی تھی، احتشام سے دیکھا نہ گیا۔ اس نے پلٹ کر دیکھا، حق نواز اور سلیم نواز آنکھوں میں آنسو لیے کھڑے تھے۔ احتشام نے ان دونوں کو اشارہ کیا اور اپنی بائیک اسٹارٹ کرکے خود پر قابو پانے کی کوشش کرنے لگا۔ حق نواز اور سلیم نواز کومل کو اپنے ساتھ گھر لے آئے تھے۔ پہلے اسکی آنکھ سے ایک آنسو تک نہ گرا تھا اور اب آنسو رکنے کا نام نہیں لیتے تھے۔ وہ ساری رات اور اگلا سارا دن اس نے مستقل روتے ہوئے گزارا، سبھی کو اسکی صحت کی جانب سے تشویش لاحق ہو چکی تھی۔۔۔ کبھی وہ راتوں کو چیختے ہوئے ابراہیم کو تلاش کرنے نکل کھڑی ہوتی کبھی دن میں اسے وہم

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ستاتے کہ ابراہیم اسے پکار رہا ہے، وہ بھوکا ہے، اسے ماں کی ضرورت ہے۔ کسی سے بھی اسکی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی تھی۔

ارسلان ابھی تک پولیس کی حراست میں تھا۔ اس نے اپنا جرم قبول کرلیا تھا کہ وہ ہی اپنے بیٹے کی موت کا ذمہ دار ہے۔ کومل کے ابا ہر صورت اسے پھانسی کے پھندے سے لٹکا دیکھنا چاہتے تھے مگر پولیس کی اپنی کاروائی ابھی چل رہی تھی، اس لیے عدالت سے کوئی حتمی نوٹس آنے تک وہ خاموش تھے۔ ایسا انوکھا کیس ہو اور میڈیا کی نظر سے بچ جائے یہ ممکن ہی نہیں، اس خبر کو خوب بڑھا چڑھا کر اخبارات کی زینت بھی بنا دیا گیا، ابراہیم کی معصوم صورت دیکھ کر ہر آنکھ اسکے ساتھ ہوئے ظلم پر اشک بار تھی۔ عوام ارسلان کے اس غیر انسانی عمل کے خلاف بھرپور مذمت کر رہی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© Knza Musannifa ®

تمہاری دادی مجھے مار کر ہی دم لے گی، بیٹا خدا کے واسطے مجھے چھوڑ کے مت جایا"

"!!اکرو۔۔۔میرے پاس رہا کرو

URDU NOVEL BANK

احتشام نے امی کی خاطر آج چھٹی کی تھی۔ انکی صحت دن بدن گرتی چلی جا رہی تھی۔ صبح قدر کے اٹھنے کا ناکام انتظار کرنے کے بعد وہ امی کا اور اپنا ناشتہ بنا کر انکے کمرے میں لے آیا۔۔۔

"!!یہ آپ کیا کہہ رہی ہیں امی، دادی کو اس دنیا سے گئے کئی سال ہو چکے ہیں۔۔۔" بکواس بند کرو میں ماں ہوں تمہاری بھلا تم سے کیوں جھوٹ بولوں گی وہ دیکھو۔۔۔دیکھو" ذرا وہ سامنے" انہوں نے اپنے مخصوص انداز میں کہہ کر دروازے کی طرف اشارہ کر کے کہا،" کیسے مجھے گھور رہی ہے، مجھ سے بدلہ لینے آئی ہے میں جانتی ہوں اس عورت کو "!!اچھی طرح، وہ نہیں چھوڑے گی مجھے۔۔۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام انکو فکرمند نظروں سے دیکھ کر رہ گیا۔

اچھا چھوڑیں یہ سب، میں ہوں نا آپکے ساتھ۔۔۔آئیں ہم ناشتہ کرتے ہیں۔۔۔دیکھیں" "!!کیا مزے دار ناشتہ ہے۔۔۔

اس نے انہیں ناشتے کی جانب متوجہ کرتے ہوئے کہا، وہ سوچ رہا تھا کہ کسی اچھے ڈاکٹر سے اپائنٹمنٹ لے کر امی کا چیک اپ کروائے گا۔ دروازے کے باہر کھڑی قدر تنفر سے سر جھٹک کر اپنے کمرے میں آگئی۔۔۔

URDU NOVEL BANK

"بڑھیا کی اداکاری اس عمر میں بھی کمال ہے میں بھی دیکھتی ہوں کب تک ان ڈھکوسلوں سے اپنا دل بہلائے گی، ہونہہ!"

اسکا جلن سے برا حال تھا۔احتشام کے پیچھے وہ اس قدر جنونی ہوجاتی تھی کہ جہالت کے نئے باب جنم لینے لگتے۔

"قدر تم امی کے ساتھ کچھ وقت گزارا کرو انہیں اس وقت ہماری ضرورت ہے، تم انکی حالت دیکھ رہی ہو؟ کیسی باتیں کرنا شروع ہو گئی ہیں وہ۔۔۔میں بے حد تشویش میں مبتلا ہوں، سارا دن کمرے میں بند رہیں گی تو ایسا ہی ہوگا، تم سن رہی ہو ناں میری بات؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

ارسلان نے کمرے میں آکر الماری سے اپنی شرٹ نکالتے ہوئے اس سے بے حد نرم انداز میں بات کی تو قدر نے برا سا منہ بنا کر محض "ہوں" کہا۔

"تم انکے کھانے پینے کا بھی خاص خیال رکھا کرو۔۔۔!!"

اس بار وہ کچھ نہ بولی۔۔۔

"ان سے اِدھر اُدھر کی چھوٹی موٹی باتیں کرو گی تو انکا بھی دل لگا رہے گا، سعدیہ کے بعد اب تم ہی انکی بیٹی ہو۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اسکا انداز مشفق اور سمجھانے والا تھا۔ عام طور پر وہ یوں بات کرتا نہیں تھا نا جانے کہاں سے اس نے یہ اخلاقیات سیکھ لی تھیں۔

"تم ہو نا ہر وقت ان سے باتیں کرنے، انکا خیال رکھنے کے لیے۔۔۔انہیں بھلا میری کیا ضرورت ۔۔۔"

وہ کہہ کر طنزیہ مسکرائی، احتشام نے پلٹ کر اسکا چہرہ دیکھا۔

"ایسے کیا دیکھ رہے ہو، کچھ غلط کہا میں نے؟ کبھی تم نے مجھ سے پوچھا کہ مجھے تمہاری کتنی ضرورت ہے؟ میں جتنا بھی سج سنور کے تمہارے سامنے آجاؤں تمہیں تو فرق ہی نہیں پڑتا ناں؟ میں تمہاری لگتی ہی کیا ہوں؟ تمہیں فکر ہے تو بس اپنی ماں کی، بیوی جاۓ بھاڑ میں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

وہ تلخ لہجے میں پھنکاری تو احتشام نے ایک گہری سانس لے کر سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا۔

"اگر مجھے تمہاری فکر نہ ہوتی تو آج تم اس گھر میں آزادنہ گھوم پھر نہ رہی ہوتی، آج جہاں میری بہن ہے وہاں تم ہوتی۔۔۔نہ صرف یہ بلکہ ہر وقت طعن و تشنیع کے گھاؤ بھی سہتی کیونکہ تم جانتی ہو تم کون سا فعل انجام دے کر اس گھر میں آئی ہو،" قدر اسکی

URDU NOVEL BANK

بات سن کر سناٹے میں رہ گئی۔۔۔"تمہارا یہ سجنا سنورنا مجھے کوئی فائدہ نہیں دے گا ہاں اگر تم میرا ساتھ دو گی، مجھے اپنا شوہر سمجھتے ہوئے زندگی کو سہل بنانے میں میری مدد کرو گی تو میں عمر بھر تمہارا مشکور رہوں گا کیونکہ اس وقت مجھے صرف اور صرف تمہارے ساتھ کی ضرورت ہے قدر اور کسی چیز کی نہیں۔۔۔یہ گھر دیکھو۔۔۔کیا تمہیں یہ گھر لگ رہا ہے؟ جب تم آئی تھی کیا یہ ایسی ہی اجڑی ہوئی حالت میں تھا؟ عورت ہی گھر کو بناتی ہے اور عورت ہی گھر کو اجاڑتی بھی ہے، تم دیکھ لو تمہیں ان میں سے کیا کرنا ہے؟ مرضی کا حق میں تم ہی پر چھوڑتا ہوں۔۔۔"!!

وہ بہت اعلیٰ طریقے سے دو منٹ میں قدر کو اسکی اوقات یاد دلا گیا تھا۔ وہ جہاں تھی، وہیں بیٹھی رہ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© Knza Musannifa ®

بالآخر اس نے اس حقیقت کو قبول کرلیا تھا کہ ابراہیم اس دنیا سے جا چکا ہے۔۔۔ زندگی کی طرف لوٹ آنا آسان کام ہرگز نہ تھا، وہ مر جانا چاہتی تھی مگر موت اسکے اختیار میں نہیں تھی۔ وہ کتابوں میں گم رہتی یا جائے نماز پر پائی جاتی۔۔۔گھر کے کام جب دل

URDU NOVEL BANK

چاہتا کرلیتی ورنہ گھنٹوں کمرے میں بند رہتی مزید ایک دو ماہ گزرے تو خلہ کے بعد ابا اور امی کے پرزور اصرار پر اس نے ابا کے توسط سے ایک اچھے اسکول میں نوکری شروع کر دی، بچوں میں دل بہلا تو وہ اپنا غم بھلانے کی سعی کرنے لگی ساتھ اس نے پرائیویٹ بی اے کی کلاسز بھی لینا شروع کر دی تھیں۔ پتہ نہیں کیوں مگر کئی بار اس نے احتشام کو اپنے اسکول کے گرد محسوس کیا تھا مگر جب وہ اسے ڈھونڈنے کی کوشش کرتی تو وہ اسے کہیں نظر نہ آتا۔ اسکول میں نوکری کرتے دوسرا مہینہ گزرا تھا کہ ایک روز کسی طالب علم کی والدہ کومل کے گھر چلی آئیں، تھوڑی دیر بعد عقدہ کھلا کہ پیرنٹس میٹنگ میں انکے بیٹے نے کومل کو دیکھا تھا اور بس وہیں وہ کومل کی سادگی پر دل ہار بیٹھا تھا۔۔۔ کومل اس بات پر بے حد سنجیدہ ہوگئی اور امی بھی کچھ پریشان نظر آئیں تو ان خاتون نے وجہ پوچھی، وجہ جان کر وہ خود بھی حیران رہ گئیں، اتنی چھوٹی سی عمر میں اس قدر دکھ جھیلنے والی لڑکی کی ہمت پر وہ حیران تھیں خیر اس وقت تو وہ چلی گئیں مگر بعد میں ایک دو اور رشتے آگئے کومل اس صورتحال سے پریشان ہوگئی تھی۔ وہ ذہنی طور پر ابھی تک ابراہیم کی جدائی کو قبول نہیں کر پائی تھی اسی وجہ سے یہ باتیں اور خوشی کا تصور اسے دکھ دیتا تھا، امی کا خیال تھا کہ کومل کو اس بارے میں سنجیدگی

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سے سوچنا چاہیے مگر کومل نے سختی سے انکار کردیا۔ وہ ایک بار زبردستی اور اپنی مرضی کا نتیجہ بھگت چکی تھیں، اب دوبارہ اس پر دباؤ ڈالنے کی ہمت ان میں تھی نہ ابا میں۔۔۔۔

****

"!!اب آپ کبھی ماں نہیں بن سکتیں۔۔۔۔"

سیدھی صاف سڑک پر چلتے ہوئے ڈاکٹر کا کہا جملہ ابھی تک ذہن میں گردش کر رہا تھا۔ کئی دن سے وہ نقاہت اور معدے میں تکلیف محسوس کر رہی تھی۔ احتشام کی اس دن والی باتوں کے بعد اس سے کچھ کہنا وہ اپنی توہین سمجھتی تھی اس لیے اس نے خود ہی ڈاکٹر کے پاس چکر لگانے کا سوچا تھا کہیں اندر ہی اندر اسے اپنے حاملہ سے ہونے کی بھی امید تھی اور یہی ایک چیز تھی جس کے ذریعے وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو سکتی تھی مگر ڈاکٹر نے اسے جو خبر سنائی تھی قدر کے پیروں تلے سے زمین کھینچنے کے لیے کافی تھی۔ وہ کسی بھی قسم کی وجہ جانے بغیر وہاں سے اُٹھ آئی۔

"کیا رہ گیا ہے اب میرے پاس؟"

چلتے چلتے اس نے خود سے سوال کیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"کیا لوگ اس لیے محبت کرتے ہیں، اس رسوائی کے لیے؟ کیوں ہو رہا ہے میرے ساتھ یہ سب؟ صرف محبت کرنے کی اتنی بڑی سزا؟"

بہت سے سوالات ذہن میں گڈ مڈ ہو رہے تھے، اسے پتہ نہیں چلا کب تک وہ چلتی رہی اور کب وہ گھر پہنچی۔۔۔مگر دروازے کی گھنٹی بجانے پر اسے یکدم احساس ہوا کہ وہ اپنے نہیں بلکہ کومل کے گھر پر ہے۔۔۔اس نے پلٹنا چاہا تو دروازہ کھل گیا۔ سلیم نواز سامنے کھڑا تھا۔

"کومل سے۔۔۔!" اسے اور کچھ سمجھ نہ آیا تو کومل کا نام زبان پر لے آئی۔۔۔"وہ کومل۔۔۔!!ملنا تھا مجھے۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے جملہ مکمل کیا اور سلیم نواز کے چہرے پر ناگواری کے تاثرات نظر آئے، قدر کو بے حد عجیب سا محسوس ہونا شروع ہو گیا، اس نے کن اکھیوں سے اردگرد نظر دوڑائی اکا دکا عورتیں وہاں سے گزرتے ہوئے اسے دیکھ رہی تھیں۔

"کومل کی طبیعت ٹھیک نہیں، وہ پہلے ہی بہت تکلیف میں ہے ڈاکٹر نے کسی بھی قسم کی ٹینشن دینے سے منع کیا ہے۔۔۔!!"

وہ اسے کیا جتانا چاہ رہا تھا قدر شرم سے پانی پانی ہوگئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

"میں بس اس سے ملنا چاہتی ہوں۔۔۔میں۔۔میرا مطلب ہے کہ۔۔۔"

اس سے پتہ نہیں کیوں بات نہیں ہو پا رہی تھی۔ وہ واپس پلٹ جانا چاہتی تھی مگر پھر بھی وہیں کھڑی تھی۔

"!!خیال رکھیے گا کومل کو کوئی بات بری نہ لگے۔۔۔"

بالآخر سلیم نواز نے اخلاقیات نبھاتے ہوئے اسے اندر آنے کا عندیہ دیا، قدر سر جھکائے اندر چلی آئی ۔۔۔ عصر کا پہلا دورانیہ تھا امی سو رہی تھیں قدر کومل کے کمرے میں چلی آئی۔ وہ ابراہیم کی تصویر کو ہاتھ میں تھامے گم سُم سی بیٹھی ہوئی تھی قدر کو دیکھتے ہی وہ کھڑی ہو گئی۔ بولی کچھ نہیں بس کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے۔۔۔ قدر خود ہی کرسی پر ایک طرف ٹِک گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

کیسی ہو تم؟" قدر نے پوچھ تو لیا مگر ساتھ ہی اپنی حماقت کا بھی احساس ہوا،"میں"

"!!دراصل، وہ ابراہیم کا پتہ چلا تھا مجھے۔۔۔۔

قدر نے بالآخر کسی نہ کسی طرح بات کا سِرا ڈھونڈ ہی لیا۔

"تم خوش ہو اپنی زندگی میں؟"

URDU NOVEL BANK

کومل نے اچانک سوال کیا تو قدر کو بالکل ایسا ہی محسوس ہوا جیسے کسی نے کَس کر اسکے منہ پر تھپڑ مارا ہے۔

"تم اس شکستہ حال میں میرے بیٹے ابراہیم کا افسوس کرنے نہیں بلکہ اپنی ہار کا ماتم کرنے آئی ہو اور ایسا میں نہیں کہہ رہی بلکہ یہ بات تمہارے چہرے پر لکھی نظر آرہی ہے---!!"

کومل نے بےتاثر لہجے میں اسے دیکھتے ہوئے کہا، پتہ نہیں کیوں اس وقت قدر کی آنکھوں میں بہت سا پانی اکٹھا ہو گیا--- وہ ڈبڈبائی نگاہوں سے کومل کا چہرہ دیکھ کر رہ گئی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"میں جانتی ہوں تم مجھ سے ناراض ہو مگر میرا یقین کرو کومل محبت انسان کو بے بس کرکے رکھ دیتی ہے، کیا صحیح ہے کیا غلط کچھ سمجھ نہیں آتا، شاید مجھ سے فیصلہ کرنے میں غلطی ہو گئی تھی، احتشام نے مجھے کہیں کا نہیں چھوڑا---!!"

وہ ہاتھوں میں چہرہ چھپائے پھوٹ پھوٹ کر رو دی۔

"تباہ کر دیا ان سب نے مل کر مجھے، کیا تھی میں اور کیا بن گئی---بہت کم ظرف نکلا احتشام، اس نے مجھ جیسی زندہ دل لڑکی کو بستر سے لگا دیا---کیا بتاؤں میں تمہیں

URDU NOVEL BANK

کیا کیا برداشت کیا ہے میں نے، میرا یقین کرو تم خوش قسمت ہو کہ احتشام جیسے لڑکے سے تمہاری جان چھوٹ گئی، ورنہ شاید تم آج زندہ نہ ہوتی---!!"

"تمہیں لگتا ہے میں زندہ ہوں؟"

قدر سناٹے میں رہ گئی--- اس نے غور سے اس لڑکی کو دیکھا جو آج بھی احتشام کے دل میں راج کر رہی تھی۔ احتشام کو نہ حاصل کر کے بھی وہ اتنی مضبوط کیسے تھی؟ وہ لڑکی جسے بولنے سے پہلے ہزار بار سوچنا پڑتا تھا آج وہ قدر کے سامنے یوں بات کر رہی تھی کہ قدر کچھ بولنے کے قابل نہ رہی تھی۔ وہ لڑکی جو بات کرنے سے پہلے رو پڑتی تھی اس میں یہ جرات، یہ ہمت کیسے آگئی؟

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کومل میں تمہاری دوست ہوں، تمہیں سمجھتی ہوں--- ہمارا رشتہ اتنا کمزور نہیں جو احتشام جیسے کسی لڑکے کی وجہ سے ٹوٹ سکے، وہ محض میری نادانی تھی جو میں ایسے فریبی لڑکے کو اپنانے کی ضد کر بیٹھی--- تم مجھ سے بے فکر ہو کر اپنے دل کی ہر بات کر سکتی ہو، جیسے پہلے کرتی تھی---!!"

وہ رونا دھونا بھول کر کومل کو اپنی صفائیاں دینے لگ گئی، صاف ظاہر تھا اسے بالکل شرمندگی نہیں اپنی غلطی بلکہ گناہ پر--- کومل کے چہرے پر زخمی سی مسکراہٹ

URDU NOVEL BANK

پھیل گئی گویا کچھ لوگ ایسے بھی ہوتے ہیں جو کئی زندگیاں، جن میں خود انکی اپنی زندگی بھی شامل ہوتی ہے، برباد کرکے بھی کوئی سبق نہیں سیکھتے بلکہ دیدہ دلیری سے روابط کو واپس اسی جگہ لانے کی کوشش کرتے ہیں جہاں سے تباہی کا آغاز ہوا تھا، ایسے ہی لوگ ہوتے ہیں جن کو یہ بتانا بہت ضروری ہوتا ہے کہ شیشہ ٹوٹنے کے بعد کبھی جُڑ نہیں سکتا کیونکہ نقصان اس کے صرف ایک حصے کو نہیں بلکہ کرچی کرچی کو ہوتا ہے اور گزرا وقت دوبارہ کبھی واپس نہیں آسکتا نہ وہ دوستی، عزت، وقار واپس آسکتا ہے جو فضول قسم کی ضد کے باعث کھو چکا ہو۔

"ایک بات یاد رکھنا قدر! ضد سے حاصل کی گئی کسی چیز کو انسان اپنے پاس رکھ کر اپنے نفس کو خوش کر سکتا ہے مگر ضد اور جھوٹ سے ہتھیائے گئے رشتوں کو وہ کبھی قائم نہیں رکھ سکتا کیونکہ رشتوں کو نبھانا پڑتا ہے اور قدر تم زندگی میں کبھی کوئی رشتہ نبھا نہ سکی--- حتیٰ کہ تم نے اپنے باپ کو بھی یاد کیا تو صرف پیسے کے لیے یاد کیا--- تم سوچ رہی ہو میں تم پر الزام تراشی کر رہی ہوں؟ اپنے ضمیر کو للکارو جان جاؤ گی میری بات میں کس حد تک سچائی ہے اور جانتی ہو یہ سچائی مجھے کیسے معلوم ہوئی؟ میں تمہیں بتاتی ہوں کیسے معلوم ہوئی، میں تمہیں بہت سوچا ہے قدر، جب جب مجھے ایک دوست

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کی ضرورت محسوس ہوئی میں نے تمہیں سوچا، کتنی عجیب بات ہے نا کہ یاد تم مجھے کبھی نہ آئی مگر سوچا میں نے تم کو ہی اور اتنا سوچا۔۔۔ اتنا سوچا کہ تمہارے اندر تک جھانک آئی۔۔۔۔ ایک نہیں بلکہ تین تین زندگیوں کے ساتھ کھلواڑ کیا ہے تم نے، سب سے زیادہ اپنا نقصان کیا کیونکہ چند بدبودار، تکلیف دہ لمحوں کے لیے تم نے اپنی عصمت داغدار کردی، میرا یہ سوال ہے کہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ اور اگر کیا تو تمہیں اسکا کیا ثمر ملا؟"

قدر پر منوں بوجھ آن گرا تھا، جسم کے آرپار ہوتی ندامت کی لہریں اذیت ناک تھیں مگر کومل نے بھی بغیر کوئی لگی لپٹی رکھے اسے خوب آڑے ہاتھوں لیا۔ اس دوران قدر حسد سے غصہ، غصے سے توہین اور توہین سے احساسِ شکست تک سفر کر آئی تھی، بجائے جواب دینے کے اس نے اپنا ہینڈ بیگ اٹھایا اور دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کوشش کرنا احتشام کے دل نہ اترو اور اگر بدقسمتی سے اتر چکی ہو تو اسے کھونا مت، اپنے خلوص، چاہت، خدمت اور وفاداری سے اسے اپنا بنا لو، تمہاری زندگی سنور جائے گی، وہ آخری سہارا ہے تمہارا۔۔۔!!"

URDU NOVEL BANK

کومل کے یہ الفاظ اسکے بوجھ کو مزید بڑھا گئے تھے۔ اسکے جانے کے بعد کومل نے بیڈ کراؤن سے ٹیک لگا لی، ایک آنسو خاموشی سے گال پر پھسل آیا۔

"کومل میں بہت تھک چکا ہوں اور جانتا ہوں تم نے بھی بہت تکلیف کاٹی ہے، مجھے ایک موقع دو میں تمہارے تمام دکھوں کا مداوا کروں گا، مجھے اس وقت تمہاری بے حد ضرورت ہے۔۔۔میری زندگی میں شامل ہو جاؤ!!"

آج صبح ہی تو احتشام نے کومل کو کال کی تھی، اسکی بھیگی آواز میں کہے یہ جملے کومل کیسے فراموش کر سکتی تھی۔ اسکے لہجے میں آس تھی، امید تھی۔۔۔ وہ واقعی ٹوٹا ہوا لگ رہا تھا۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"اللہ کسی جان پر اسکی برداشت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اور ہماری برداشت کی حد کیا ہے یہ بھی صرف اللہ ہی جانتا ہے، ظاہری سی بات ہے اگر ہم ابھی تک برداشت کرتے کرتے مرے نہیں تو یقیناً ابھی تک ہماری ہمت قائم ہے لہذا اسی پر صابر رہیں جو اللہ نے آپکو دیا ہے۔۔۔!!"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

میں قدر کے ساتھ زندگی نہیں گزار سکتا، کیا میں اتنا گنہگار ہوں کہ مجھے ایک اچھا جیون" ساتھی نہ مل سکے، قدر کے ساتھ رہنا ساری زندگی خود کو سزا دینے کے مترادف ہے۔۔۔ "!!رحم کھاؤ مجھ پر۔۔۔

وہ کومل کو بے حس تصور کر رہا تھا۔

بات گنہگار ہونے کی نہیں ہے آپکو سمجھ کیوں نہیں آرہی یہ فیصلے محض اللہ کے" ہوتے ہیں ان میں انسان کا کوئی عمل دخل نہیں ہوتا۔۔۔" وہ جیسے زچ ہوکر بولی تھی، احتشام اس بار کچھ نہ بولا۔۔"ہمیں دلہا دلہن بنا کر ساری دنیا کے سامنے لیجا کر بتایا گیا ہے کہ جتنی بھی کوشش کرلو ہونا وہی ہے جو اللہ کی رضا ہے، ہم لوگوں کو قصوروار سمجھتے ہیں جبکہ یہ ثانوی بات ہے کہ قصوروار کون ہے، پہلی اور حقیقی بات یہ ہے کہ ہماری زندگیوں پر اختیار کس کا ہے؟ محض اس کا جس نے زندگی دی۔۔۔ سیدھی سی بات ہے فیصلہ بھی اسی کا ہوگا، اس کی رضا ہوتی تو ساری دنیا کی مخالفت کے باوجود ہم "!!ایک ہوتے۔۔۔

دروازے کے باہر کھڑے ابا بے حد متاثر ہوئے تھے، انکو کومل پر کسی بہت بڑے عالم کا گمان ہوا، انسان کے اندر اللہ نے کیا قابلیت رکھی ہے یہ جاننا بہت ضروری ہوتا ہے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اور انہوں نے کبھی جاننے کی کوشش ہی نہ کی تھی کہ ان کے کس بچے میں کون سی ظاہر و چھپی ہوئی صلاحیت و قابلیت ہے، کومل کی باتیں سن کر وہ پہلی بار احساس ندامت سے دوچار ہوئے تھے کہ جیسے ان سے کہیں کوئی غلطی ہوئی ہے۔۔۔

"کیا خوشیوں پر ہمارا کوئی اختیار نہیں؟"

بہت دیر بعد احتشام بولا، اس بار اسکا لہجہ دھیما تھا۔

"اللہ کی رضا میں ہی ہماری رضا(خوشی) ہے اور ہونی چاہیے، دنیاوی خوشی کا تو یہ عالم ہے کہ اللہ نے مجھے ابراہیم دے کر واپس اسے اپنے پاس بلا لیا۔۔۔" اسکی آواز بھرا گئی، ضبط کمال کا تھا "وہ میری واحد خوشی تھی اللہ کو اچھی طرح پتہ تھا میں نے اسکا دیا ہر دکھ خوش دلی سے قبول کیا بس ابراہیم کے سہارے ساری زندگی گزار لوں گی، میری یہ خواہش بھی وہ جانتا تھا اور دیکھیں اللہ نے اسے بھی اپنے پاس بلا لیا، کیا ان سب باتوں سے آپکو اندازہ نہیں ہوتا اسکی رضا کیا ہے؟"

وہ اس سے پوچھ رہی تھی، احتشام کو لگا کوئی اونچی ہستی اس سے مخاطب ہے، ایک ایسا انسان جو عام انسان کے مقام سے کچھ آگے ہو۔۔۔ اس نے خود کو لب بستہ پایا۔

visit for more novels: www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

اللہ کی رضا یہ ہے یعنی اللہ یہ چاہتا ہے کہ ہم صرف اسکی محبت کو دل میں رکھیں باقی" سب محبتوں کو نکال دیں یا کم از کم ثانوی حیثیت دیں، ہمیں بھی یہی کرنا ہے احتشام۔۔۔قدر کو آپکی زندگی میں کیوں شامل کیا گیا، اللہ کی اس میں کیا رضا ہے یہ آپکو جاننا چاہیے۔۔۔ اسکو آپکے پاس بھیجنے کا مقصد ضرور ہے اللہ کے ہاں، آپ اسے تلاش کریں۔۔۔اللہ کی محبت میں اسکی دی گئی ہر شے کو قبول کریں، اللہ آپکو ایسا سکون قلب عطا کرے گا کہ آپکو میری خواہش ہی نہیں رہے گی۔۔۔!!"

سچ تو یہ ہے کہ کومل کی باتوں کا اس پر عجیب ہی اثر ہوا تھا۔ وہ اللہ سے کتنا دور ہے اسے آج علم ہوا تھا جب اس نے اسے پکارنے کی کوشش کی تھی، اس نے تو کبھی نماز بھی باقاعدگی سے نہ پڑھی تھی پھر تعلق کیسے مضبوط ہوتا۔۔۔؟ احساس ندامت رگ و پے میں سرایت کرگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© Knza Musannifa ®

گھر آکر اس نے خود کو کمرے میں بند کرلیا اور الماری میں سے اپنا سب سے سادہ سوٹ نکال کر زیب تن کیا، پورا ایک گھنٹہ وہ گھٹنوں میں سر دیئے بیڈ پر بیٹھی رہی ، اس

URDU NOVEL BANK

دوران مائیگرین کا شدید حملہ بھی اس پر ہوا مگر وہ اسی طرح بیٹھی رہی۔۔۔ شام ہوئی تو وہ کمرے میں سے باہر نکل کر احتشام کی امی کے کمرے میں چلی آئی، وہ وہاں موجود نہیں تھیں۔ اس نے سارا گھر دیکھ لیا مگر وہ اسے گھر کے پیچھے بنی مختصر سی لانڈری میں احتشام کے کپڑے دھوتی نظر آئیں، جینز کی گیلی بھاری پینٹ کو بڑی مشکل سے وہ کسی بھی طرح پانی کی بالٹی سے نکال کر ڈرائیر تک لائیں مگر راستے میں وہ فرش پر گر گئی اور انہیں خود پر غصہ آیا مگر پھر بھی وہ ہمت کرتے ہوئے دوبارہ جینز کو فرش سے صاف پانی کی بالٹی تک لائیں اور ایک بار پھر ہمت مجتمع کرتے ہوئے ڈرائیر اور اپنے درمیان کا فاصلہ ماپا، قدر نے جینز ان کے ہاتھ سے لے کر ڈرائیر میں ڈال دی مگر احتشام کی امی کو اسکی یہ مدد ایک آنکھ نہ بھائی لہذا وہ اسکا ہاتھ جھٹک کر خود احتشام کے باقی کپڑوں کو ڈرائیر تک لانے کی کوشش کرنے لگیں، قدر کو خود سے پہل کرنا آتا ہی کب تھا اور اگر پہل کر بھی لی تھی تو ایسا رد عمل برداشت سے باہر تھا، وہ وہاں سے ہٹ گئی۔۔۔

"!!میں پاپا سے بات کرنا چاہتی ہوں۔۔۔"

احتشام گھر آیا تو اس نے کہا، آج پتہ نہیں کیوں پاپا کی بہت یاد آرہی تھی۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

احتشام نے کمپیوٹر کنیکٹ کر کے اسے دے دیا، کال جاتی رہی مگر وہاں سے کوئی" ریسیو نہیں کر رہا تھا۔۔۔قدر نے مایوس ہوتے ہوئے ان کے لیے ایک لمبا سا میسج چھوڑا اور کمپیوٹر بند کردیا۔

احتشام کی روٹین یکسر بدل چکی تھی، وہ اب زیادہ وقت اپنی امی کی خدمت کے علاوہ عبادت میں گزارتا تھا، دو ہفتوں میں پنجگانہ نماز اسکا معمول بن گیا پھر جلد ہی اس نے قرآن کو بھی اپنی روٹین میں شامل کرلیا۔چھُٹی کے دن وہ گھر پر مصروفِ عبادت تھا، قدر باورچی کھانے میں نئ سیکھی کوئی ترکیب آزما رہی تھی بالآخر اس نے امور خانہ داری میں دلچسپی لینا شروع کر دی تھی کہ اچانک اسے زوردار قے آئی، وہ بھاگ کر واش بیسن پر جھک گئی مگر خون دیکھ کر اسکا سر چکرایا اور بے ہوش ہوگئی۔ جب ہوش آیا تو وہ احتشام اسے قریب بیٹھا نظر آیا۔۔۔قدر نے اسکی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا تھا مجھے؟ "

"!!کچھ نہیں معمولی سا چکر آگیا تھا۔۔۔ اب ٹھیک ہو تم۔۔۔"

اسے مختصر سا جواب دے کر وہ ایک بار پھر ہاتھ میں پکڑی کتاب میں گُم ہوگیا۔ معمولی سا چکر آنے پر وہ اسپتال کیسے پہنچ گئی، اس نے سوچا مگر پوچھا نہیں۔۔۔ تھوڑی دیر بعد

URDU NOVEL BANK

وہ اسکی رپورٹ لینے لیبارٹری گیا تو قدر نے سائیڈ ٹیبل کی دراز سے جھانکتے لفافے کو پکڑ کر باہر نکالا، اس میں لکھا تھا قدر کینسر کی مریضہ ہے، لفافہ اسکے ہاتھ سے گِر گیا اور وہ بت بن گئی۔

"یہ سوپ پی لو، تم نے صبح سے کچھ نہیں کھایا۔۔۔!!" آدھ گھنٹے بعد احتشام ہاتھ میں کچھ چیزیں لیے اندر آیا مگر قدر نے کھانے کی طرف ہاتھ تک نہیں بڑھایا تھا، اسکا لٹھے کی مانند سفید پڑتا چہرہ دیکھ کر احتشام نے اسے تسلی دی، "پریشان مت ہو، سب ٹھیک ہو جائے گا۔۔۔!!"

"میں کینسر کی کس اسٹیج پر ہوں؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس کے الفاظ تھے یا کوئی بم احتشام نے حیرت سے سائیڈ ٹیبل پر ادھ کھلے لفافے کی جانب دیکھا، گویا وہ جان چکی تھی۔۔۔

"ابھی خطرناک صورتحال نہیں ہے، بچنے کے چانسز زیادہ ہیں، میں علاج شروع کروا چکا ہوں۔۔۔!!"

وہ بولا تو قدر کی آنکھوں سے آنسو چھلک آئے۔۔۔

"مجھے پاپا سے بات کرنی ہے۔۔۔وہ۔۔کیا وہ جانتے ہیں۔۔؟"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم ایک بار ٹھیک ہو جاؤ پھر ان سے بات کرلینا، ابھی یہ سوپ پی لو ٹھنڈا ہو جائے"
"!!گا---

نہیں پاپا سے بات کرنی ہے مجھے، ہر حال میں بات کرنی ہے---مجھے---مجھے ان"
"!!سے معافی مانگنی ہے---

وہ روتے ہوئے بولی--

"!!ٹھیک ہے، رات کو تمہاری بات کروا دوں گا تم یہ سوپ ختم کرو---"

مگر وہ کبھی ان سے معافی نہ مانگ سکی کیونکہ اسکے پاپا اب اس دنیا میں نہیں تھے ان کا ایک کار حادثے میں ایک ماہ قبل انتقال ہوا تھا--- قدر کے ذہن پر اس چیز کا شدید اثر ہوا اور وہ صدمے سے کئی دن بے ہوش رہی۔ اسکے اعصاب پے در پے ملنے والے صدمات سے بے حد کمزور ہو چکے تھے۔ وہ اپنی زندگی سے اس قدر مایوس ہو چکی تھی کہ اس کے اندر صحت مند ہونے کی تمنا ہی نہ رہی تھی۔ ڈاکٹروں کا کہنا تھا کہ وہ اپنی قوت ارادی کے بل بوتے پر جلد صحت یاب ہو سکتی ہے مگر اسکی قوت ارادی ہی جواب دے چکی تھی۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© Knza Musannifa ®

URDU NOVEL BANK

کوئی مستقل دروازہ پیٹے چلا جا رہا تھا، امی تن فن کرتی دروازے تک آئیں تو دروازے پر احتشام کی والدہ کو دیکھ کر حیران رہ گئیں۔ وہ کافی خستہ حال معلوم ہوتی تھیں۔ دونوں پیروں میں مختلف جوتی تھی۔

"!!مجھے بہت بھوک لگ رہی ہے۔۔۔"

امی نے ان کو اندر بٹھایا تو انہوں نے چند لمحوں بعد کہا، یہ دوسرا جھٹکا تھا جو امی کو انکی بات سن کر لگا۔

"ہائے کومل مجھے تو لگتا ہے بیٹی اور شوہر کی موت کا اثر ہوگیا ہے۔۔۔اور یہ قدر کو تو دیکھو ذرا ویسے کتنی طرحدار بنی پھرتی تھی مگر ساس کس حال میں ہے یہ نہیں پتہ۔۔سچ پوچھو تو میرا دل بڑا دکھا ہے اس عورت کا یہ حال دیکھ کر۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

امی نے سالن گرم کرتے ہوئے کہا تو کومل کو احتشام کی امی کا یہ حال سن کر بے چینی سی ہوئی، اس نے روٹی سینک کر رومال میں لپیٹی اور ٹرے میں سجا کر باہر لے آئی۔۔۔احتشام کی امی کھانا دیکھتے ہی ٹرے پر ٹوٹ پڑیں۔۔۔کومل کی آنکھوں میں آنسو آگئے۔۔۔امی نے تو باقاعدہ گال ہی پیٹ ڈالے۔۔۔بڑا ہی درد بھرا سا منظر تھا۔

URDU NOVEL BANK

"!!میرے احتشام کو معاف کردو، اسکا کوئی قصور نہیں --- قصوروار میں ہوں---"

کھانا کھانے کے بعد وہ کومل کے سامنے ہاتھ جوڑ کر بیٹھ گئیں۔ کومل نے امی کی جانب دیکھا اور تیزی سے اٹھ کر اپنے کمرے میں چلی آئی۔ ایک دن وہ اکیڈمی سے واپس آرہی تھی جب احتشام کی والدہ اپنے دروازے میں گم سم بیٹھی ہوئی تھیں، اسے دیکھ کر وہ اپنا بھاری بھرکم وجود سنبھالے اسکے پاس آئیں---

مجھے معاف کردیا نا تم نے؟ میری سعدیہ بڑی ناراض ہے مجھ سے، تم بھی تو بیٹی ہو"

"معاف کردو مجھے----کرو گی نا معاف---؟؟

کومل نے مارے خفت کے ادھر اُدھر دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر انکے ہاتھ نیچے کیے--

ایسا کچھ نہیں ہے، آئیں میرے ساتھ میں آپکے لیے کھانا لگا دیتی ہوں، آپکو بھوک لگ"

"!!رہی ہوگی---

وہ انہیں اپنے ساتھ لے آئی اور کھانا کھلایا--- پہلے کبھی کبھار اور پھر وہ اکثر آنے لگی تھیں، کومل کو ان سے خاص انسیت سی ہونے لگی تھی--اکثر احتشام کو انہیں لینے آنا پڑتا تھا--- ورنہ انکا بس چلتا تو وہ کومل کے گھر ہی اپنا بستر لگا لیتیں۔ قدر کی حالت کبھی بہتر ہو جاتی کبھی خطرناک، احتشام کے سر پر دو دو ذمہ داریاں تھیں---اس نے

visit for more novels...
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

باہر کی دنیا سے اپنا تعلق تقریباً ختم ہی کر ڈالا تھا۔۔۔سارا دھیان گھر اور گھر کی مصروفیات کی جانب تھا۔۔۔جو فارغ وقت ملتا اس میں وہ قرآن پڑھتا نظر آتا۔۔۔ قدر جب کبھی بہتر ہوتی تو باورچی خانے میں مصروف نظر آتی یا ملازمہ کے ساتھ گھر کی صفائی میں، مگر زیادہ وقت اسکا بستر پر ہی گزرتا تھا۔۔۔وہ ہر وقت کھوئی رہتی تھی اسکی آنکھوں کے گرد حلقے بڑھنے لگے تھے۔ احتشام جب قرآنی آیات پڑھ کر اس پر دم کرتا تھا تو وہ بے حد سکون محسوس کرتی تھی، وہ اسکے لیے بہترین لمحات ہوتے تھے۔ چھ ماہ بعد اچانک اس کے بال جھڑنا شروع ہوگئے، جسم ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آنے لگا، ہر شے کا ذائقہ اجنبی ہوگیا، نظر دھندلا گئی۔۔۔ وہ ہر وقت روتی رہتی تھی۔ کبھی تنگ آکر موت کی تمنا کرنے لگتی اور کبھی موت کے خوف سے کئی کئی دن آنکھ نہ بند کرتی کہ کہیں موت نہ آجائے۔۔۔ بالآخر مزید چار ماہ کے اذیت ناک عرصے کے بعد ایک دن وہ اپنے کمرے میں مردہ پائی گئی۔ احتشام نے تجہیز و تکفین کے بعد اللہ سے اسکی بخشش کی خصوصی دعا کی، جتنی تکلیف اس نے دنیا میں سہہ لی تھی شاید وہی کافی تھی۔۔۔ چند دن بعد اسے پتہ چلا قدر اپنی تمام دولت اور فیکٹری احتشام کے نام کر گئی ہے۔۔۔ وہ قدرت کے اس عجب فیصلے پر حیرت سے دوچار تھا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

کومل کو کئی بار ابا نے شادی کے بارے میں سوچنے کا مشورہ دیا مگر وہ سختی سے انکار کر دیتی تھی۔ احتشام کی والدہ جو چاہتی تھیں وہ بھی کومل بخوبی جانتی تھی مگر اس بارے میں کوئی بات تک نہیں کرتی تھی۔۔۔

"!!شاید میں تمہاری قدر ہی نہ کر سکی۔۔۔"

یہ کہہ کر وہ بھاری دل کے ساتھ واپس آجاتی تھیں گھر آکر احتشام کے سر ہو جاتیں مگر وہ بھی اس بارے میں کوئی بات نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"امی میں جس حال میں ہوں بہت خوش ہوں مجھے صرف اللہ کی محبت درکار ہے، آپ بس یہ دعا کریں کہ وہ مجھ پر نظر کرم فرما دے۔۔۔ اس کے سوا اب میری کوئی خواہش نہیں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اتنی سی عمر میں یہ بڈھے بابوں والی باتیں کیوں کرنے لگے تم؟ پہاڑ جیسی زندگی یوں کاٹے نہیں کٹتی۔۔۔میں نہ رہی تو کوئی تو ہو تمہیں پوچھنے والا، خیال کرنے والا۔۔۔بیٹا تم ایک بار ہاں تو کرو میں کومل کے پاؤں پڑنے کو تیار ہوں۔۔۔!!"

وہ پینترا بدل کر شیریں لہجے میں اسکی خوش آمد کرتے ہوئے کہتیں۔۔۔تو احتشام اپنا سر پکڑ لیتا۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

امی بات کومل کی نہیں ہے، مجھے دراصل شادی کرنی ہی نہیں ہے، آپ کیوں خود کو"
"!!ہلکان کر رہی ہیں؟ میرا یقین کریں میں بہت خوش ہوں اپنے حال پر----
پر میں خوش نہیں ہوں بالکل، اس بڑھاپے میں تم نے مجھے خوار کرنے کا تہیہ کر لیا"
"!!ہے شاید---

"!!!اچھا ٹھیک ہے امی آپ کرلیں اپنی مرضی، میں تو بے بس ہوں آپکے آگے---"

اس نے بالآخر ایک دن انکے جذباتی وار سے بچتے ہوئے کہہ ہی دیا اور دو ہفتوں بعد اسے غیر متوقع خبر سنائی گئی کہ کومل کے گھر والوں نے ہاں کردی ہے، اسے یقین نہ آیا بلکہ احتشام کو تب تک یقین نہ آیا جب تک اسکا نکاح کومل کے ساتھ نہ ہوگیا۔

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

شبِ عروس وہ دھڑکتے دل کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا، سُرخ جوڑے میں کومل بیڈ پر بیٹھی اسکی منتظر تھی۔ موتیے اور گلاب کی خوشبو نے ماحول خوابناک سا بنا رکھا تھا مگر اس وقت اسکا دل شدید گھبراہٹ کا شکار تھا۔

"!!بہت اچھی لگ رہی ہو--"

سلام دعا کے بعد اس نے جھجھکتے ہوئے کہا تو کومل کو کافی حیرت ہوئی، اسکا انداز یکسر مختلف تھا۔ وہ شوخی اور چلبلا پن غائب تھا جو اسکی ذات کا حصہ ہوا کرتا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تم ٹھیک ہو نا کومل؟" اسے خاموش پاکر وہ بولا تو کومل نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔""

"!!جی بس دل بہت زیادہ گھبرا رہا ہے پتہ نہیں کیوں۔۔

"!!ہوں یقین تو مجھے بھی نہیں آرہا مگر شاید یہی اللہ کی رضا ہے۔۔۔"

بالآخر احتشام اسے زندگی کی طرف لاتے ہوئے بولا، کومل نے ڈبڈبائی نگاہوں سے اس کی جانب دیکھا، احتشام اسے ہی دیکھ رہا تھا۔۔۔لمبے سفر کی مسافت تھی دونوں کو تھکاوٹ اتارنے میں وقت تو لگنا ہی تھا مگر آغاز انہوں اس ذات کا شکر ادا کرکے کیا جس کی رضا سے وہ ایک ہوئے تھے۔

ولیمے کی اتنی حسین دلہن شاید کسی نے آج تک نہ دیکھی تھی۔ ہلکے گلابی اور سنہری رنگ کے امتزاج کا نفیس سا شرارہ پہنے جب وہ احتشام کے ساتھ ہال میں داخل ہوئی تو ہر آنکھ حقیقتاً چندھیا گئی۔ لوگ اسکی کس چیز کو سراہتے، زیور پر نظر پڑتی تو لباس توجہ بٹور لیتا وہاں سے نظر ہٹتی تو مہندی کا رنگ کشش پیدا کرتا اور جو ایک بار اسکی زندہ و جوان مسکراہٹ دیکھ لیتا اسے اور کچھ دیکھنے کی حاجت نہ رہتی۔۔۔ احتشام نے نیوی بلیو ڈنر سوٹ پہنا تھا، سلیقے سے سیٹ کروائے بالوں نے اسے کیا سے کیا بنا ڈالا تھا، ان کی جوڑی کو جتنا سراہا جاتا کم تھا۔ دونوں کے چہرے اندرونی طمانیت اور سکون کے غماز

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

تھے۔ دونوں ایک دوسرے کو نظر بچا کر دیکھ رہے تھے اور پکڑے جانے پر شریر سی مسکراہٹ دونوں کے لب پر پھیل جاتی۔ میاں بیوی کے تعلق کی حقیقی لذت کیا ہے، کومل ایک رات میں بخوبی جان گئی تھی، جسمانی قربت بھی تب ہی سکون دیتی ہے جب دل میں ایک دوسرے کے لیے عزت، احساس اور فکر قائم رہے ورنہ ایک مشینی زندگی اگزارتے رہنا کوئی خاص بات نہیں۔۔۔

© Knza Musannifa ®

"!!کومل میری چابیاں نہیں مل رہیں۔۔۔"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

احتشام نے قدر کی فیکٹری دوبارہ اسی کے نام سے شروع کرنے کا سوچا تھا، اس کے ساتھ ساتھ وہ ابو کی ورکشاپ کو بھی سنبھالے ہوئے تھا، کومل نے اس بارے میں اسکی بھرپور معاونت کی تھی۔ آج اسکا شادی کے بعد آفس میں پہلا دن تھا، کومل امی کے سر میں تیل لگا کر بالوں کی چھوٹی سی چٹیا بنا رہی تھی، جلدی سے ہاتھ صاف کرکے کمرے میں آئی۔

میں نے رکھی تو تھیں ناشتے کی ٹیبل پر، آپکو بتایا بھی تھا۔۔کیا یاد نہیں آپکو؟"

URDU NOVEL BANK

وہ فکرمند نظروں سے سائیڈ ٹیبل کی درازیں دیکھتے ہوئی پلٹی تو احتشام سے ٹکرا گئی، وہ چابیاں ہاتھ میں لہراتا ہوا شوخ نگاہوں سے اسے دیکھ رہا تھا۔۔۔" ارے یہ چابیاں تو۔۔۔" کومل نے حیرت سے اسکا چہرہ دیکھا مگر کچھ محسوس کرکے جملہ ادھورا چھوڑ دیا، احتشام نے اس کے نزدیک ہوتے ہوئے ماتھے پر بوسہ دیا اور گلے سے لگا کر اپنا خیال رکھنے کی تاکید کرتے ہوئے باہر نکل گیا۔ کومل پہلے تو بُت بنی کھڑی رہی، پھر اچانک گرنے کے انداز میں بیڈ پر بیٹھ گئی، گال پر ابھی بھی احتشام کے لبوں کی تپش محسوس ہو رہی تھی۔۔۔اسکی آنکھیں نم ہوگئیں۔

"یہ بھی زندگی کا حصہ ہے۔۔۔ احتشام نہ ہوتا تو مجھے کون بتاتا؟"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

اس نے خود سے پوچھا۔ احتشام نے صرف اسی پر اکتفا نہیں کیا بلکہ زندگی اور اس رشتے کی خوبصورتی کیا ہے وہ اسے وقتاً فوقتاً بتاتا رہتا تھا۔۔۔ وہ اکثر و بیشتر اسے یونہی حیران کر دیا کرتا تھا۔ کبھی پھول لے آتا، کبھی یہ فرمائش ہوتی کہ آج فلاں لباس زیب تن کرنا ہے، کبھی گھر واپسی پر اسکے ہاتھ میں کومل کی پسندیدہ شے یا کتاب ہوتی۔۔۔وہ نہیں جانتی تھی کہ احتشام کو اسکی پسند کیسے یاد رہ جاتی ہے بس اتنا پتہ تھا کہ احتشام کی لائی ہوئی ہر چیز اسکے ذوق کے عین مطابق ہوتی تھی۔ وہ بھی بہت تیز تھا بہانے بہانے

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

سے اس سے اگلوا لیا کرتا تھا کومل کو بعد میں احساس ہوتا تو سر پیٹ کر رہ جاتی۔ جب یہ سب نہ ہوتا تو احتشام کی امی خود ان دونوں کو باہر گھومنے پھرنے بھیج دیتی تھیں، کبھی ان کے اصرار پر ساتھ خود بھی چلی جاتی تھیں، کومل کی ان کے گھر میں آمد بہت بہتری اور خوشحالی لائی تھی، وہ ان کا اور احتشام کا کھانے سے لے کر سونے تک ہر طرح سے خیال رکھتی تھی یہی وجہ تھی کہ اب امی تندرست ہو چکی تھی۔ احتشام نے اپنا وہ ہر وعدہ پورا کیا جو اس نے کومل سے کیا تھا، کومل ہر خوشی پر اللہ کا شکر ادا کرتے نہیں تھکتی تھی۔ پھر کبھی وہ دن بھی آتے جب ماضی کو یاد کر کے دونوں تنہا گوشوں میں مقید ہو جاتے، کومل، ابراہیم کو یاد کر کے بہت رویا کرتی تھی احتشام بے چین ہو جاتا تھا---

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

© knza musannifa ®

کتنی بار منع کیا ہے ہر وقت نہ خود کو ہلکان کیے رکھے مگر اس لڑکی کے کان پر جوں" تک نہیں رینگتی، باورچی خانے سے نکلتی ہے تو واشنگ مشین لگا لیتی، وہ نہیں کپڑے

URDU NOVEL BANK

استری، وہ نہیں تو صفائی ستھرائی۔۔۔ بھئی اس لڑکی کو آرام نہیں۔۔۔لے دے کے کر لیا نہ نقصان اپنا۔۔۔اتنا بھی انسان کو نہیں خود سے غافل ہونا چاہیے۔۔!!"

امی کو آج کومل پر بڑا ہی غصہ آیا ہوا تھا، وہ باورچی خانے میں برتن دھوتے ہوئے اچانک چکر آنے پر گر پڑی تھی۔ پچھلے کئی دن سے اسکے سر میں درد رہنے لگا تھا۔

احتشام کی امی جو کہ ان چار پانچ ماہ میں اب کومل اور احتشام کی مشترکہ امی بن چکی تھیں، اسے کئی بار آرام کرنے کی تاکید کر چکی تھیں مگر ملازمہ کے ہوتے ہوئے بھی اسے آرام سے بیٹھنا دشوار لگتا تھا، آج جب اسے چکر آیا تو انکے صبر کا پیمانہ بھی لبریز ہو گیا، خوب سخت سست سنائی تب تک احتشام بھی آچکا تھا وہ فوراً کومل کو ڈاکٹر کے پاس لے گیا واپس آیا تو امی ان دونوں کے خوشی سے گلنار چہروں کو دیکھ کر حیران ہوئیں۔

visit for more novels
www.urdunovelbank.com

"کیا ہوا کومل کو؟ کیا کہا ڈاکٹر نے؟"

کومل سر جھکا کر کمرے میں چلی گئی جبکہ امی نے سوالیہ نگاہوں سے احتشام کو گھورا۔

امی آپکی بہو امید سے ہے، اب پوتے پوتی کو کھلانے کی تیاری شروع کریں بس۔۔۔"

"!!تین ماہ کی پریگننسی ہے اور محترمہ کو پتہ نہیں

URDU NOVEL BANK

احتشام بے حد خوش تھا، امی کو گویا یقین ہی نہ آیا۔۔۔

"کیا واقعی؟ ہائے شکر میرے اللہ کان ترس گئے تھے میرے یہ خبر سننے کو ۔۔۔ ویسے پوتے پوتی سے تمہاری کیا مراد ہے شانی؟"

امی نے اچانک پوچھا تو احتشام کی مسکراہٹ گہری ہوگئی۔

"ڈاکٹر نے الٹراساؤنڈ کیا تھا، جڑواں بچے ہیں۔۔۔!!"

خوشی اس کے انگ انگ سے پھوٹتی نظر آرہی تھی، حالت دیوانوں جیسی تھی۔ امی بھی خوشی سے بے حال ہوگئیں۔

"اب ہمیں کومل کا بہت خیال رکھنا ہوگا، ڈاکٹر نے کہا ہے اسے مکمل ریسٹ کروائیں۔۔۔!!"

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

"اے ایسی ویسی ریسٹ۔۔۔؟ تم دیکھو تو سہی زرا اب میں خود اس لڑکی کے سر پر ڈنڈا لے کے ریسٹ کرواؤں گی۔۔۔ویسے بھی میری ایک نہیں سنتی۔۔!!"

وہ کومل کے کمرے کی طرف جاتے ہوئی نئے ولولے اور جوش میں بولیں تو ان کے انداز پر احتشام کا قہقہہ نکل گیا۔ کومل کے لبوں پر بھی خفیف سی مسکراہٹ پھیل گئی۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com

URDU NOVEL BANK

ختم شد

visit for more novels:
www.urdunovelbank.com

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com